پل صراط، حساب کتاب، قیامت اور جنت و دوزخ
کے تذکرے پر مشتمل 816 صفحات کی مستند کتاب

اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ فِیْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَۃ

ترجمہ بنام

آخرت کے حالات

مؤلف

جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
(وفات ۹۱۱ھ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

پل صراط، محشر، حساب کتاب، شفاعت، حوض کوثر اور جنت و دوزخ وغیرہ کا بیان

اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَہ فِیْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَہ

ترجمہ بنام

آخرت کے حالات

مُؤَلِّف

اِمام جلال الدّین عبدُالرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات ۹۱۱ھ)

مُتَرجِم: ابو حمزہ محمد عمران عطاری مدنی

نظرِثانی: محمد امجد خان عطاری مدنی ، محمد آصف عطاری مدنی

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

(شعبہ تراجِم کُتُب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَہ فِیْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَہ

مُصَنِّف : اِمام جلالُ الدِّین عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات ۹۱۱ھ)

ترجمہ بنام : آخرت کے حالات

مُتَرْجِمِیْن : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجمِ کُتُب)

پہلی بار : ربیع الاول ۱۴۴۱ھ، نومبر 2019ء

تعداد : 3000 (تین ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۰ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۰ھ   حوالہ نمبر: ۲۲۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَہ فِیْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَہ" کے ترجمہ بنام "**آخرت کے حالات**" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

18 – 03 – 2019

WWW.dawateislami.net,E.mail:ilmia@dawateislami.net

اِجمالی فہرست

آسمانوں میں شہرت رکھنے والے

حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگوں کی ارواح کو اللہ کریم قبض فرماتا ہے اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر غائب ہوں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا، موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ ہوتے ہیں مگر آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل و بے علم شخص انہیں دیکھتا ہے تو بیمار گمان کرتا ہے جبکہ وہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ انہیں اللہ پاک کا خوف دامن گیر ہوتا ہے قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(مسند الفردوس، ۱/ ۲۳۵، حدیث: ۱۶۵۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”آخرت سنوارو جنت پاؤ“ کے 17 حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: (۱) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”**اللّٰہ**“ کا مبارک آئے گا وہاں **پاک یا کریم** اور جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ** اور **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (۷) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَالضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۹) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۰) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۱) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۲) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۳) اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۴) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۵) **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا۔ (۱۶) عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیا کروں گا۔ (۱۷) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلَماو مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲)شعبہ تراجمِ کُتُب (۳)شعبہ درسی کُتُب

(۴)شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵)شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶)شعبہ تخریج[1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بَشُمول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنَّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

[1]... تادمِ تحریر مزید 10 شعبے قائم ہوچکے ہیں: (۷) فیضانِ قُرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واَہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت مَدَّظِلُّہٗ (۱۲) فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا وعُلَما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**)

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ اور اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَہ

سچ تو یہ ہے کہ حقیقی سفر، آخرت کا سفر اور حقیقی منزل آخرت کی منزل ہے، ہر عقل مند آدمی اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے راستے کی معلومات ضرور لیتا ہے اور پھر اس کے مطابق اپنا زادِ راہ تیار کرتا ہے، امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آخرت کی پہلی منزل قبر یعنی عالمِ برزخ کا تفصیلی بیان ''شَرْحُ الصُّدُوْر بِشَرْحِ حَالِ الْمَوْتٰی وَالْقُبُوْر'' میں بیان کیا، جس کا ترجمہ ''شرح الصدور'' کے نام سے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مصنف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُخروی معاملات کو باب در باب قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمایا اور اس کتاب کا نام ''اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَہ فِیْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَہ'' رکھا جس کا ترجمہ ''احوالِ آخرت'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ غافل کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتا اور خوفِ خدا رکھنے والے کے دل میں شوقِ آخرت پیدا کرتا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ میں درج ذیل چند باتوں کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے:

﴿1﴾... اصل کتاب کے عنوانات کو باقی رکھتے ہوئے ابواب کے تحت ذیلی عنوانات کا اضافہ کیا گیا ہے جو کتاب کی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ قاری کے لیے بھی انتہائی مفید ہے۔

﴿2﴾... آیاتِ مبارکہ کا بار بار تقابل کیا گیا ہے تاکہ غلطی کی گنجائش نہ ہونے کے برابر ہو۔

﴿3﴾... احادیثِ مبارکہ کی اصل مآخذ سے تخاریج دی گئی ہیں البتہ اقوال وآثار کی تخریج کا التزام نہیں کیا۔

﴿4﴾... طوالت سے بچتے اور قارئین کی آسانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے احادیث، روایات اور حکایات کی پوری سند کے بجائے صرف آخری راوی کا ذکر کیا گیا ہے۔

﴿5﴾... تعارفِ مصنف ''شرح الصدر'' میں تفصیلی بیان کیا گیا تھا لہٰذا اِس کتاب میں اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔

﴿6﴾... البدور السافرہ کے مختلف نسخہ جات کو مدِ نظر رکھا گیا اور کہیں کسی روایت کی کمی بیشی ہوئی تو وہاں نمبر شمار کے ساتھ ''الف'' اور ''با'' لکھ کر واضح کیا گیا۔

﴿7﴾... اجمالی اور تفصیلی ہر دو طرح کی فہرست مرتب کی گئی ہے۔

﴿8﴾... ترجمہ کرتے ہوئے کوشش کی گئی ہے کہ آسان اردو استعمال کی جائے تاکہ ایک کم پڑھا لکھا شخص بھی فائدہ حاصل کر سکے۔

مُصَنِّف ایک نظر میں

نام و نسب اور وِلادتِ باسعادت:

جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر کمال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ بروز اتوار یکم رَجَبُ الْمُرَجَّب ۸۴۹ھ بمطابق 3 اکتوبر 1445ء کو بعد از مغرب مصر کے شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔[1]

دو لاکھ احادیث کے حافظ:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اگر مجھے اس سے زیادہ احادیث ملتیں تو میں انہیں بھی یاد کر لیتا۔[2]

تدریسی خدمات:

۸۷۱ھ میں آپ نے فتوی نویسی شروع کی اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے فتاوی مشرق و مغرب اور عَرَب و عَجَم میں مشہور ہو گئے۔ ۸۷۲ھ میں آپ نے جامع طُولُونی میں حدیث شریف کا اِملاء کرانا شروع کیا جہاں آپ سے پہلے حضرت سیِّدُنا حافِظُ الحدیث امام اِبْنِ حجر عَسْقَلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث پاک کا اِملاء کرایا کرتے تھے جن کے انتقال کے بعد 20 برس تک یہ سلسلہ موقوف رہا جسے آپ نے دوبارہ زندہ کیا۔[3]

۸۷۷ھ میں آپ مدرسہ شَیْخُونِیہ میں شَیْخُ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔[4] ۸۹۱ھ میں آپ کو خانقاہ بَیْبَرسِیہ میں شَیْخُ الصُّوفِیہ کا منصب ملا اور ۹۰۶ھ تک آپ اس منصب پر فائز رہے۔[5]

عزتِ علما کی حفاظت:

امام جامع غَمْری حضرتِ سیِّدُنا شیخ امین الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ میں نے علامہ جلالُ الدین

---

1 ...حسن المحاضرة، ۱/۲۸۸، الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجهوده فی الحدیث وعلومه، ص۶۹، ۸۱، التحدث بنعمة اللّٰه، ص۵، ۶

2 ... الکواکب السائرة، ۱/۲۲۹، رقم: ۴۶۱، عبد الرحمن بن ابی بکر الاسیوطی

3 ...التحدث بنعمة الله، ص۸۸

4 ...التحدث بنعمة الله، ص۹۰

5 ...الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجهوده فی الحدیث وعلومه، ص۱۶۵، ۱۶۶

سُیُوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مَرضُ الموت میں یہ فرماتے سنا: گواہ ہو جاؤ! میں نے اُن سب لوگوں کو معاف کر دیا جن کے متعلق مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ میری عزت کے درپے ہوئے ہیں البتہ میں اُن لوگوں کو زجراً معاف نہیں کرتا جنہوں نے علما کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔[1]

بیعت واِرادت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلہ شاذِلِیّہ میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ کامل محمد بن عُمر شاذِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بیعت ہوئے اور علامہ شیخ کمالُ الدین ابن امامُ المالکیہ محمد بن محمد شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی سے خرقہ تصوُّف پہنا جنہوں نے آپ کو کعبہ مُشَرَّفہ کے سامنے ذکر کی تلقین کی اور خرقہ تصوُّف کو آگے دینے کی اجازت دی۔[2]

پہلی تصنیف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۸۶۶ھ میں تصنیف و تالیف کا آغاز فرمایا اور پہلی کتاب "شَرْحُ الْاِسْتِعَاذَۃ وَالْبَسْمَلَۃ" لکھی۔ آپ نے "حُسْنُ الْمُحَاضَرَۃ" میں اپنی 300 کُتُب کا ذکر کیا ہے۔[3]

سَفَرِ آخرت:

پیکرِ علم و عمل حضرت سیِّدُنا ابو الفضل امام عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے سات دن تک بائیں کلائی کے ورم میں مبتلا رہ کر بروز جُمُعَۃُ المبارک ۱۹ جُمادَی الاُولٰی ۹۱۱ھ بمطابق 17 اکتوبر 1505ء کو دریائے نیل کے کنارے واقع رَوْضَۃُ الْمِقْیَاس میں اِنتقال فرمایا اور قاہرہ میں باب قَرافہ کے قریب آپ کی تدفین ہوئی۔

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بجاہ النبی الکریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص ۸۸

2... الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص ۱۲۰، ۱۲۲

3... حسن المحاضرۃ، ۱/ ۲۸۹

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

دنیا کی عمر چاہے جتنی ہو ایک دن اس نے ختم ہو کر رہنا ہے...زمین پر آباد ہر شے نے ایک دن فنا ہو جانا ہے... ہر جان اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی ہے...یہاں کسی کو قرار نہیں...کوئی ہمیشہ یہاں نہیں رہے گا...کیونکہ یہ دنیا عارضی ٹھکانا ہے...جیسے کوئی کھیل کود...بچے کچھ دیر کھیلتے ہیں...کھیل میں دل لگاتے ہیں...اور پھر سب چھوڑ کر چلے جاتے ہیں...یہی حال اس دنیا کا ہے...اصل حیات اور حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے...ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ (پ۲۱، العنکبوت: ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچّی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔

معلوم ہوا کہ آخرت کی زندگی ہی پائیدار ہے...دائمی و ہمیشگی والی ہے...اس میں موت نہیں...اور زندگانی کہلانے کے لائق بھی وہی ہے...کیا ہی اچھا ہو ہم دنیا اور آخرت کی حقیقت کو صحیح معنوں میں سمجھ جائیں...اور فانی دنیا کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیں...قیامت کا ایک دن طے ہے...وہ 50 ہزار سال کا دن جس کی ہولناکیاں، دہشتیں اور دشوار گزار گھاٹیاں انتہائی ہوشربا منظر پیش کریں گی...نشہ میں نہ ہونے کے باوجود اُس دن لوگ نشہ میں دکھائی دیں گے...آج پیٹھ کیے چار ہزار سال کی راہ پر رہنے والا سورج اُس دن ایک میل پر ہوگا اور اُس کا منہ لوگوں کی طرف ہوگا...پسینہ اتنا نکلے گا کہ 70 گز زمین میں جذب ہو جائے گا...جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا...کسی کے ٹخنوں، گھٹنوں، کمر، سینے اور کسی کے گلے تک پہنچے گا...اور کافر اپنے پسینہ میں ڈُبکیاں کھائے گا...اُس وقت کی پیاس کی شدت بیان نہیں کی جاسکتی...زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی...کسی کی زبان منہ سے باہر نکل آئے گی...جیسے گناہ کیے ہوں گے ویسی سزا ہوگی...ہزارہا ایسی شدید و سخت مصیبتیں ہوں گی کہ خدا کی پناہ!!!

اس وقت میزان رکھی جائے گی...لوگوں کے اچھے بُرے اعمال تولے جائیں گے...جنت یا دوزخ جانے کے احکامات صادر ہوں گے...اپنے نامہ اعمال میں درج اچھے اور بُرے عمل پڑھ کر سنانے پڑیں گے...دوزخ کے اوپر پل صراط کو رکھا جائے گا...کچھ لوگ پلک جھپکتے یا بجلی کی طرح یا آندھی کی مانند یا گھوڑے کی رفتار سے سلامتی کے ساتھ...اور بعض زخمی ہو کر اُس پل سے گزر جائیں گے...اور کچھ کٹ کٹ کر جہنم میں گریں گے۔

دنیا میں کچھ لوگ تو ہر وقت آخرت کے لیے تیار رہتے ہیں...ان کی تمنا ہوتی ہے کہ بس کسی طرح اس گناہوں بھری دنیا سے رہائی پا کر جلد ربّ العالمین کے جوارِ رحمت میں پہنچ جائیں...دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جو آخرت کا زادِ راہ اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں...ہمیشہ موت کی تیاری میں لگے رہتے ہیں...اور مکمل تیاری کے ساتھ محبوب حقیقی سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں...اور تیسری قسم اُن لوگوں کی ہے جو دنیا کی عیش وعشرت اور رنگینوں میں کھوئے ہوئے ہیں...ایسے لوگ آخرت اور موت کی یاد سے غافل رہتے ہیں...اور کبھی یاد بھی کرتے ہیں تو اس حسرت کے ساتھ کہ دنیا ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی...حال جو بھی ہو موت آکر ہی رہے گی...موت کو یاد رکھنے والا فائدے میں رہتا ہے...وہ توبہ واستغفار میں لگا رہتا ہے...قناعت اپناتا ہے...اور اُسے عبادت کا جذبہ ملتا ہے...جبکہ موت سے غافل شخص توبہ کو ٹالتا رہتا... ناشکری کرتا...اور عبادت میں سستی وکاہلی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

پیش نظر کتاب "اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ فِیْ اَحْوَالِ الْآخِرَۃ" موت وآخرت سے غافل لوگوں اور شریعت کی حدود توڑنے والوں کو خواب غفلت سے جگانے کے لیے تحریر فرمائی گئی ہے...یہ عظیم کتاب 206 ابواب پر مشتمل ہے: جن میں مرنے کے بعد اٹھنے، قبروں سے نکلنے کی کیفیت، میدان محشر کے احوال، قیامت کے طویل عرصے، حساب کتاب، میزان، نامہ اعمال کے کھولے جانے، سایہ عرش، شفاعتِ عظمیٰ، حوض کوثر، پل صراط، مختلف لوگوں کے شفاعت کرنے اور جنت ودوزخ وغیرہ کا تفصیلی بیان ہے...کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت **دعوتِ اسلامی** کی علمی، تحقیقی اور اشاعتی مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" کے شعبہ **"تراجم کتب"** (عربی سے اردو) کے حصہ میں آئی...اس پر ترجمہ، تقابل، نظرثانی، تخریج اور پروف ریڈنگ وغیرہ کاموں میں 8 اسلامی بھائیوں کا حصہ رہا بالخصوص: **(1) ابو حمزہ محمد عمران عطاری مدنی (2) محمد امجد خان عطاری مدنی (3) محمد آصف اقبال عطاری مدنی (4) ابو رجب آصف عطاری مدنی اور (۵) ابو محمد عمران الٰہی عطاری مدنی**... اور شرعی تفتیش **"دارالافتاء اہلسنت"** کے **مفتی محمد شفیق عطاری مدنی** اور **مفتی محمد کفیل عطاری مدنی** نے فرمائی ہے۔

پیارے **اسلامی بھائیو!** اس کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ کیجئے بلکہ دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے **اللہ** ہمیں بے حساب مغفرت سے نوازے...اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب فرمائے اور جنّتُ الفردوس میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اعلیٰ پڑوس عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجم کتب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

خُطبَۃُ الکِتاب

تمام تعریفیں اللہ کریم کے لیے جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا……اندھیروں اوراُجالوں کو بنایا……انسان کو وجود بخشا……اس پر تقدیر کے فیصلے جاری فرمائے……اسے جہان دنیا میں مختلف آزمائشوں اور مصیبتوں میں مبتلا کیا……پھر اسے عالَمِ برزخ کی طرف منتقل کر دیا……اس کی روح کو خاص مقام میں اور جسم کو قبر میں رکھا……پھر قیامت کے دن اسے دوبارہ زندہ فرمائے گا……اوراُس سے کھجور کی گٹھلی بلکہ گٹھلی کے چھلکے تک کا حساب لے گا……توجو کامیابی سے ہمکنار ہو گا وہ خوشی ومسرت پائے گا اور جو ناکام ہو گا وہ ہلاکت وموت مانگتا پھرے گا……میں ہر بناوٹ اور جھوٹ کو مٹانے والی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اوررسول ہیں……جومقامِ محمود کے مالک اورلِواءُ الْحَمْد(یعنی حمد کا جھنڈا) اُٹھانے والے ہیں……اللہ کریم قیامت تک آپ پر، آپ کے آل واَصحاب اوردوستوں پر پے درپے درود وسلام نازل فرماتا رہے۔

جان لیجیے کہ یہ وہی کتاب ہے جس کے لکھنے کا وعدہ ہم نے اپنی تصنیف ”کتابُ الْبَرْزَخ[1]“ کے خطبے میں کیا تھا کہ اس کتاب میں علومِ آخرت کا اطمینان بخش بیان ہو گا……جیسے صور پھونکنے، مرنے کے بعد اٹھنے، میدانِ قیامت میں جمع ہونے، قیامت کی گھبراہٹوں، حوضِ کوثر، میزانِ عمل، اعمال پیش کیے جانے، حساب وقِصاص اور جنت و دوزخ کے حالات کا بیان……میں ان اُمور کے بیان میں آیاتِ مبارکہ، مرفوع اَحادیثِ طیّبہ اور حکم کے لحاظ سے مرفوع رِوایات تلاش کر کر کے ذکر کروں گا……کتاب میں مذکورآیاتِ مُقَدَّسہ کی تفسیر فرامینِ مصطفےٰ اوراَقوالِ صحابہ سے کرنے کا اہتمام کروں گا……اَحادیثِ مُبارَکہ کی وضاحت مُحَدِّثِین ومُحَقِّقِین کے کلام سے کروں گا……اور تواتُر کے ثبوت کے لئے حدیثِ پاک کی مختلف سندوں کو تلاش کر کے ذکر کروں گا۔

میں نے اس کتاب کا نام ”اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ فِیْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَۃ“ رکھا ہے……اللہ پاک اسے خالص اپنی رضا اور اپنی بارگاہ میں میری کامیابی کا ذریعہ بنائے……اور اپنی بارگاہ میں حاضری کے دن اپنے فضل وکرم سے اسے

[1]…یعنی ”شَرْحُ الصُّدُوْر بِشَرْحِ حَالِ الْمَوْتٰی وَالْقُبُوْر“ اس کا ترجمہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے شائع ہو چکا۔

لکھنے اور پڑھنے والے کے لیے نفع بخش بنائے ...... اور وہ ہمیں کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

باب نمبر1: دنیا کے فنا ہونے اور صور پھونکنے کا بیان

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین اور آسمانوں کی تخلیق کے بعد **اللہ** پاک نے صور کو پیدا فرمایا اور وہ صور حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو دے دیا۔ اب وہ اسے اپنے منہ پر رکھے عرش کی طرف نگاہیں جمائے انتظار کر رہے ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! صور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک سینگ ہے۔ میں نے عرض کی: وہ کیسا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: وہ بہت بڑا ہے اس کا منہ زمین و آسمانوں کی چوڑائی جتنا بڑا ہے۔ اس صور میں تین بار پھونکا جائے گا، پہلی گھبراہٹ کی پھونک، دوسری بے ہوشی کی پھونک اور تیسری پھونک بارگاہِ الٰہی میں کھڑا کرنے کے لیے ہوگی۔ **اللہ** کریم حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پہلی پھونک کا یوں حکم فرمائے گا: گھبراہٹ کی پھونک مارو۔ وہ پھونک ماریں گے تو زمین و آسمان والوں پر گھبراہٹ طاری ہو جائے گی، مگر جسے **اللہ** چاہے وہ محفوظ رہے گا۔ بحکمِ الٰہی حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام پھونک کو لمبا اور طویل کریں گے اور سُستی نہیں کریں گے۔ اسی کے متعلق **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ (پ۲۳، صٓ: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی جسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔

پہاڑ بادلوں کی طرح چلیں گے اور دُور سے پانی کا دھوکا دینے والی ریت کی طرح ہو جائیں گے، زمین اپنے بسنے والوں کے ساتھ خوب تھر تھرائے گی اور وہ سمندر میں موجود اس بھری کشتی کی طرح ہو جائے گی جسے موجیں ہچکولے دے رہی ہوں، یا چھت سے لٹکتی اس قِندیل کی طرح ہو جائے گی جسے ہوائیں زور زور سے ہلا رہی ہوں۔ اس کو **اللہ** کریم یوں بیان فرماتا ہے:

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۶، ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

زمین اپنی پشت پر موجود لوگوں کو لے کر کانپے گی، دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں

گی، حمل والیاں اپنا حمل ڈال دیں گی، بچے بوڑھے ہو جائیں گے، شیاطین گھبراہٹ کے مارے اڑتے پھریں گے حتّٰی کہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں گے، وہاں انہیں فرشتے ملیں گے جو اُن کے منہ پر ماریں گے تو وہ پلٹ آئیں گے۔لوگ ایک دوسرے کو پکارتے اور پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہوں گے، اس منظر کو رب کریم یوں بیان فرماتا ہے:

یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ (پ۲۴، المؤمن: ۳۲، ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن پکار مچے گی جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے۔

اسی دوران اچانک زمین پھٹ کر ٹکڑے ہو جائے گی، لوگ بہت بڑا معاملہ دیکھیں گے، پھر آسمان کی طرف نظر کریں گے تو وہ پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو گا پھر وہ پھٹ پڑے گا، تارے جھڑ جائیں گے اور چاند سورج بے نور ہو جائیں گے۔ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس روز مُردوں کو اس میں سے کسی چیز کا علم نہیں ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے اپنے فرمان:

اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۲۰، النمل: ۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر جسے خدا چاہے۔

میں کن لوگوں کو الگ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شہداء ہوں گے اور یہ گھبراہٹ تو عام زندوں کو پہنچے گی جبکہ شہدا تو اپنے ربّ کریم کے ہاں ایسے زندہ ہیں کہ انہیں روزی بھی دی جاتی ہے، اللہ کریم انہیں اس دن کی گھبراہٹ سے بچالے گا اور انہیں اس سے محفوظ رکھے گا، یہ عذاب اللہ پاک اپنی بدترین مخلوق پر بھیجے گا اور اسی کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ﴿۱﴾ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ﴿۲﴾ (پ۱۷، الحج: ۱، ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی اپنا گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے۔

جب تک اللہ پاک چاہے گا لوگ اس عذاب میں رہیں گے۔ پھر حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمائے گا تو وہ صور میں بے ہوشی کی پھونک ماریں گے۔ جنہیں اللہ کریم بچائے گا ان کے علاوہ سب آسمان و زمین

والے بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: الٰہی! جسے تو نے چاہا اس کے علاوہ سب زمین و آسمان والے موت کی آغوش میں جا چکے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اب کون باقی رہ گیا ہے؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ! تو باقی ہے، ایسا زندہ اور ہر شے کو قائم رکھنے والا ہے جو موت سے پاک ہے، عرش اٹھانے والے فرشتے باقی ہیں اور جبرائیل و میکائیل اور میں باقی ہیں۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: جبرائیل اور میکائیل بھی فوت ہو جائیں۔ تو وہ دونوں بھی فوت جائیں گے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: جبرائیل اور میکائیل بھی موت کی آغوش میں چلے گئے۔

پھر ارشاد فرمائے گا: اب کون باقی رہ گیا ہے؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ! موت سے پاک تیری ذاتِ اقدس باقی ہے، اب صرف تیرا عرش اٹھانے والے فرشتے اور میں باقی ہوں۔ ارشاد فرمائے گا: عرش اٹھانے والے فرشتے فوت ہو جائیں۔ تو وہ بھی فوت ہو جائیں گے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے: تیرا عرش اٹھانے والے فرشتے بھی موت کی آغوش میں جا چکے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اب کون باقی ہے؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ! تو باقی ہے جو زندہ اور ہر شے کو باقی رکھنے والا ہے جسے موت نہیں آنی اور اسرافیل اور میں باقی ہوں۔ ربِّ کریم کے حکم سے عرش حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام سے صور لے گا، پھر ارشاد فرمائے گا: اسرافیل فوت ہو جائے۔ تو وہ بھی فوت ہو جائیں گے۔ اب ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہ ربُّ الْعِزت میں عرض کریں گے: اسرافیل بھی موت کی آغوش میں جا چکے۔

اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اب کون باقی ہے؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! موت سے پاک تیری ذاتِ اقدس باقی ہے اور میں باقی ہوں۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تم بھی میری مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہو، میں نے تمہیں جس کام کے لئے بنایا تم نے اُسے دیکھ لیا اب تم فوت ہو جاؤ۔ چنانچہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام بھی فوت ہو جائیں گے۔ اب ایک اکیلا اللہ پاک باقی ہو گا، وہ آسمانوں اور زمین کو یوں لپیٹ لے گا جیسے سجل نامی فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے۔ پھر تین بار ارشاد فرمائے گا: اَنَا الْجَبَّارُ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ میں جبّار ہوں، آج کس کی بادشاہی ہے؟ کوئی جواب دینے والا باقی نہ ہو گا۔ پھر خود اپنے لئے ارشاد فرمائے

گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ایک اللہ کی بادشاہی ہے جو سب پر غالب ہے۔

پھر ربِّ کریم اس زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دے گا اور زمین کو ایسے پھیلا دے گا کہ تم اس میں اونچا نیچا کوئی ٹیڑھا پن نہیں دیکھو گے، پھر اللہ پاک تمام مخلوق کو ایک بار زجر کرے (یعنی ڈانٹے) گا تو مخلوق اس بدلی ہوئی زمین پر اس طرح آجائے گی جیسے وہ پہلے والی زمین پر تھی۔ جو پہلی زمین میں دفن تھا وہ اِس میں بھی دفن ہی رہے گا اور جو باہر تھا وہ اِس پر بھی باہر رہے گا۔ پھر اللہ کریم عرش کے نیچے سے ان پر پانی برسائے گا اور آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو وہ 40 دن تک بارش برساتا رہے گا حتّٰی کہ مخلوق پر پانی بارہ ہاتھ کے برابر بلند ہو جائے گا، پھر ربِّ کریم جسموں کو اُگنے کا حکم دے گا تو وہ سبزیوں کی طرح اگنے لگیں گے یہاں تک کہ جب ان کے جسم پہلے کی طرح مکمل ہو جائیں گے تو حکم ہو گا کہ میرا عرش اٹھانے والے فرشتے زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے، پھر حکمِ الٰہی سے حضرت اسرافیل عَلَیْهِ السَّلَام صور پکڑیں گے اور اپنے منہ پر رکھ لیں گے۔ پھر اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: جبرائیل اور میکائیل زندہ ہو جائیں تو وہ دونوں بھی زندہ ہو جائیں گے۔

پھر ربّ کریم روحوں کو بلائے گا تو روحیں حاضر کی جائیں گی، مسلمانوں کی روحیں نور سے چمک رہی ہوں گی اور باقی روحیں اندھیرے میں ہوں گی۔ اللہ کریم سب کو صور میں ڈال دے گا اور حضرت اسرافیل عَلَیْهِ السَّلَام کو حکم فرمائے گا کہ وہ دوبارہ اٹھنے اور جمع کرنے والی پھونک ماریں۔ پس وہ پھونک ماریں گے تو روحیں صور سے شہد کی مکھیوں کی طرح نکل کر زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو بھر دیں گی۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! ضرور ہر روح اپنے جسم ہی کی طرف لوٹے گی۔ پس روحیں زیرِ زمین اپنے اَجسام کی طرف جائیں گی اور ناک کے بانسوں سے داخل ہو کر جسم میں یوں سرایت کر جائیں گی جیسے ڈنک زدہ کے جسم میں زہر سرایت کرتا ہے۔

نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر زمین تمہارے اوپر سے کھول دی جائے گی اور سب سے پہلے میں اپنی قبر انور سے باہر آؤں گا۔ تم لوگ اپنی قبروں سے اپنے ربّ تعالیٰ کی طرف جلدی کرتے نکلو گے، بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے۔ کافر کہیں گے: یہ دن سخت ہے۔ تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ آؤ گے، پھر تمہیں 70 سال تک ایک جگہ کھڑا کر دیا جائے گا، نہ تو تمہاری طرف نظر کی جائے گی اور نہ ہی تمہارا حساب گا۔

تم اتنا روؤ گے کہ آنسو خشک ہو جائیں گے پھر آنکھیں خون کے آنسو بہائیں گی، تمہارا پسینہ اس قدر بہے گا کہ وہ تمہارے جبڑوں یا تمہاری ٹھوڑیوں تک پہنچ جائے گا، تم چیختے چلاتے ہوئے کہو گے : کوئی ہے جو ہمارے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری یہ سفارش کرے کہ وہ ہمارا حساب فرما دے؟ بعض کہیں گے: تمہارے باپ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے زیادہ اس کا حقدار کون ہو سکتا ہے؟ اللہ کریم نے انہیں اپنے دست قدرت سے بنایا، ان میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور سب سے پہلے ان سے کلام فرمایا۔ چنانچہ لوگ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ آپ انکار کرتے ہوئے فرمائیں گے: مجھے اس کا اختیار نہیں۔ لوگ ایک کے بعد ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوتے رہیں گے، مگر جس بھی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہوں گے، وہ شفاعت کرنے سے انکار کر دیں گے۔

رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں ساتھ لے کر چل پڑوں گا حتی کہ مقام فَحْص پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فَحْص کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: عرش کے سامنے ایک مقام ہے۔ میں حالتِ سجدہ میں ہی ہوں گا کہ اللہ پاک ایک فرشتہ بھیجے گا جو میرا بازو تھام لے گا۔ (اللہ کریم ارشاد فرمائے گا:) اے محمد! میں عرض کروں گا: میرے ربّ! میں حاضر ہوں۔ ارشاد فرمائے گا: کیا بات ہے؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے، تو میری شفاعت اپنی مخلوق کے حق میں قبول فرما! لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری عرض قبول کی، میں اپنی شان کے مطابق آؤں گا اور ان کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر میں لوٹ آؤں گا اور لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو جاؤں گا، ہم کھڑے ہوں گے کہ اسی دوران میں ہمیں آسمانوں سے شدید آواز سنائی دے گی اور آسمانِ دنیا کے بسنے والے نیچے اتریں گے جو تعداد میں زمین پر موجود انسانوں اور جنات کے برابر ہوں گے حتّٰی کہ جب وہ زمین سے قریب ہوں گے تو زمین ان کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور پھر فرشتے قطار بنالیں گے۔ ہم ان سے دریافت کریں گے: کیا تم میں ہمارا ربّ ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں! وہ (اپنی شان کے مطابق) تجلی فرمائے گا۔ پھر ہر آسمان والے پہلے سے دُگنی تعداد میں اُتریں گے۔

پھر ربِّ کریم چھائے ہوئے بادلوں میں تجلی فرمائے گا اور فرشتے اُتریں گے، اس روز عرش آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جبکہ آج چار فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے۔اُن فرشتوں کے قدم نچلی زمین کی تہہ پر ہوں گے، زمین و آسمان ان کی کمر پر اور عرش ان کے کاندھوں پر ہو گا۔ان کی تسبیح کی آواز گونج رہی ہو گی، وہ یہ تسبیح پڑھ رہے ہوں گے: سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا یَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ، سُبْحٰنَ رَبِّنَا الْاَعْلٰى رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبْحٰنَ رَبِّنَا الْاَعْلَى الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ وَلَا یَمُوْتُ یعنی پاک ہے عزت و عظمت والا، پاک ہے اقتدار و بادشاہت والا، پاک ہے وہ زندہ جسے موت نہیں آئے گی، پاک ہے وہ جو مخلوق کو موت دیتا ہے اور اسے موت نہیں آنی، ہر نقص و عیب سے بالکل پاک ہے، پاکی ہے ہمارے بلند و برتر رب کے لیے جو فرشتوں اور جبریل امین کا رب ہے، پاکی ہے ہمارے بلند و برتر رب کے لیے جو مخلوق کو پیدا کرتا ہے اور اسے موت نہیں آئے گی۔ پھر اللہ پاک اپنی زمین پر جہاں چاہے گا اپنی کرسی رکھے گا، (وہی جانتا ہے کہ وہ کیسی کرسی ہے) اور ارشاد فرمائے گا: اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا اس دن سے آج تک تم سے باز پرس نہیں کی، تمہاری گفتگو بھی سنتا تھا اور تمہارے اعمال بھی دیکھ رہا تھا، آج تم میرے حضور خاموش رہو! یہ تمہارے اعمال نامے ہیں جو تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے، تو جو اِس میں بھلائی پائے تو وہ ربِّ کریم کا شکر ادا کرے اور جو اس کے سوا کچھ اور پائے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ پھر اللہ پاک جہنم کو حکم دے گا تو اس میں سے اندھیرے میں ڈوبی ایک لمبی گردن نکلے گی۔ پھر ارشاد فرمائے گا:

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ

(پ۲۳، یٰس: ۵۹، ۶۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو! اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا۔

اللہ کریم لوگوں کو الگ الگ کر دے گا، خوف کے مارے لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ (پ۲۵، الجاثیة: ۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔

اللہ کریم جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمادے گا، وحشی جانوروں اور چوپایوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دِلایا جائے گا۔ جب جانوروں کا حساب ہوچکے گا اور کسی کا بدلہ دوسرے پر باقی نہ رہے گا تو ربِّ کریم ان سے ارشاد فرمائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ انہیں مٹی ہوتے دیکھ کر کافر کہے گا: ہائے! میں بھی کسی طرح خاک ہوجاتا۔

پھر اللہ پاک بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، سب سے پہلے قتل کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔ چنانچہ راہِ خدا میں قتل کرنے والا ہر مجاہد آئے گا اور اللہ کریم ہر مقتول کو حکم دے گا تو وہ اپنے سر کو یوں اٹھائے ہوئے آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں سے خون بہتا ہوگا، وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! اس شخص سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ ربِّ کریم قتل کرنے والے سے پوچھے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں نے اِسے اس لیے قتل کیا تاکہ عزت تیرے ہی لیے ہو (یعنی کلمہ حق کی بلندی ہو) اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تو نے سچ کہا۔ پس اللہ کریم اس کے چہرے کو آسمانوں کے نور جیسا فرمادے گا اور فرشتے اسے جنت کی طرف لے چلیں گے۔ پھر ہر اس قاتل کو لایا جائے گا جس نے اسلام کے علاوہ کسی وجہ سے قتل کیا ہوگا، ربِّ کریم اس سے بھی پوچھے گا: تو نے اسے قتل کیوں کیا؟ وہ کہے گا: تاکہ مجھے عزت ملے۔ ارشاد فرمائے گا: تو ہلاک ہو۔ پھر قتل ہونے والی ہر جان کے بدلے اس کے قاتل کو قتل کیا جائے گا اور ہر ظالِم سے ظلم کا بدلہ لیا جائے گا، اب ربّ کریم کی مرضی چاہے تو اسے عذاب دے، چاہے تو اس پر رحم فرمائے۔

پھر اللہ پاک اپنی باقی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا حتّٰی کہ کسی کے ذِمّے کسی کا حق باقی نہیں رہے گا، ظالم سے مظلوم کو اس کا حق دلوائے گا، یہاں تک دودھ میں پانی ملا کر بیچنے والے کو یہ سزا دی جائے گی کہ وہ دودھ کو پانی سے علیحدہ کرے۔ جب اللہ کریم ان کا حساب فرماچکے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جسے تمام مخلوق سنے گی، وہ کہے گا: ہر قوم اپنے ان معبودوں کے ساتھ ہوجائے جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی۔ چنانچہ جو بھی شخص اللہ کے سوا کسی اور کو پوجتا تھا اس کے سامنے اس کے معبود کی مثالی صورت بنادی جائے گی، اللہ پاک اس روز ایک فرشتے کو حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر کردے گا اور ایک فرشتے کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت کا بنادے گا۔ یہودی حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت والے فرشتے کے اور عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ

السَّلَام کی صورت والے فرشتے کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر کفار کو ان کے خود ساختہ خدا جہنم تک لے چلیں گے۔ انہی کے بارے میں ربّ کریم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَاؕ وَ كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر یہ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا۔

جب مؤمنین باقی رہ جائیں گے اور ان میں کچھ منافق بھی ہوں گے تو اللہ کریم اپنی شان کے مطابق ان کے پاس آکر فرمائے گا: اے لوگو! دیگر لوگ تو چلے گئے اب تم بھی اپنے خداؤں اور معبودوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وہ عرض کریں گے: خدا کی قسم! اللہ پاک کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں، ہم نے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی۔ ربِّ کریم اپنی شان کے مطابق ان سے علیحدہ ہو کر جب چاہے گا دوبارہ تشریف لائے گا اور فرمائے گا: اے لوگو! دیگر لوگ تو چلے گئے اب تم بھی اپنے خداؤں اور معبودوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وہ عرض کریں گے: خدا کی قسم! اللہ پاک کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں، ہم نے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ساق ظاہر فرمائے گا (جس کی حقیقت کو صرف وہی جانتا ہے) اور ان کے لیے تجلّی فرمائے گا اور ان پر اپنی عظمت ظاہر فرمائے گا، مسلمان پہچان لیں گے کہ یہی ہمارا ربّ ہے تو وہ اس کو سجدہ کریں گے جبکہ ہر منافق اپنی گدی کے بل گر پڑے گا۔ اللہ کریم منافقوں کی پیٹھوں کو گائے کے سینگوں کی طرح سخت کر دے گا۔ پھر بحکمِ الٰہی مسلمان اپنے سروں کو سجدے سے اٹھا لیں گے۔

اللہ پاک پل صراط کو جہنم کے دونوں کناروں پر رکھ دے گا، پل صراط بال کی طرح باریک اور تلوار کی دھار کی طرح تیز ہو گا، اس پر سعدان نامی بوٹی کے کانٹوں کی مثل تیزی سے اُچکنے والے آنکڑے ہوں گے۔ پل صراط پر ڈگمگانے اور پھسلانے والی اشیاء ہوں گی۔ لوگ اس پر سے آنکھ جھپکنے، بجلی چمکنے، عمدہ گھوڑوں کی رفتار، عمدہ سواروں کی تیزی یا پھر تیز رفتار مردوں کی طرح گزر رہے ہوں گے۔ کوئی نجات پانے والا بالکل صحیح سلامت ہو گا، کوئی چہرے پر زخم و خراش لیے پل پار کر لے گا اور کچھ جہنم میں گر پڑیں گے۔ جب جنتی جنت کے پاس پہنچیں گے تو آپس میں گفتگو کریں گے کہ ہمیں ربّ عَزَّوَجَلَّ سے جنت میں داخلے کی اجازت کون لے کر دے گا؟ بعض کہیں گے: تمہارے باپ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے بڑھ کر اس کام کے لائق کون ہو سکتا ہے،

ربِّ کریم نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے بنایا، ان میں اپنی طرف کی خاص روح پھونکی، سب سے پہلے ان سے کلام فرمایا اور انہیں فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ چنانچہ لوگ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے اور ان سے سفارش کرنے کی گزارش کریں گے تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اپنی لغزش کا اظہار کرتے ہوئے فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں۔ لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچ کر مقصود عرض کریں گے تو وہ بھی کسی لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے: یہ کام مجھ سے نہیں ہو گا، ہاں! تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنایا ہے۔ لوگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست کریں گے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ، اللہ پاک نے انہیں مناجات کے لیے قربِ خاص عطا فرمایا، ان سے بلا واسطہ کلام فرمایا اور ان پر تورات کو نازل فرمایا۔ لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے اپنی عرضی پیش کریں گے تو وہ اپنی لغزش کو یاد کرتے ہوئے فرمائیں گے: میں تمہاری عرض پوری نہیں کر سکتا، تم حضرت عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ! جو رُوْحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر کر اپنا مُدَّعا عرض کریں گے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا، تم حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں چلے جاؤ۔

رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور میرے پیارے ربّ کے پاس میری تین شفاعتیں ہیں جن کا اس نے مجھے وعدہ دیا ہے۔ پس میں چلتا ہوا جنت تک آؤں گا اور جنت کے دروازے کا دستہ پکڑ کر دروازہ کھلواؤں گا تو اسے کھول دیا جائے گا، مجھے سلام اور مرحبا کہا جائے گا۔ جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو اپنے ربّ کریم کا دیدار کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ کریم مجھے ان کلمات کے ذریعے اپنی حمد و بزرگی بیان کرنے کی اجازت دے گا جس کا اذن اس نے اپنی مخلوق میں سے میرے سوا کسی کو بھی نہیں دیا۔ پھر اللہ پاک پر شاد فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو! تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کرو! تمہیں عطا کیا جائے گا۔ جب میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا، تو اہلِ

جنت کے متعلق میری شفاعت قبول فرمالے اور انہیں جنت میں داخل فرمادے۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری شفاعت ان کے حق میں قبول کی اور میں انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہوں۔

جنتی بیویوں کے پاس جانے کا حال:

ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! جتنا تم دنیا میں اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کو پہچانتے ہو، جنتی اس سے کہیں زیادہ اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کو پہچانیں گے۔ ہر جنتی 72 بیویوں کے پاس جائے گا جنہیں اللہ کریم نے جنت میں پیدا فرمایا ہے اور دو انسانی عورتوں کے پاس جائے گا، ربِّ کریم جس پر چاہے گا ان دو کو فضیلت بخشے گا، انہیں یہ انعام دنیا میں اللہ پاک کی عبادت کرنے کے سبب عطا ہوگا۔ وہ ان دونوں میں سے ایک کے پاس ایک یاقوت سے بنے کمرے میں جائے گا، جس میں موتیوں جڑا سونے کا تخت بچھا ہوگا اور اس پر باریک اور موٹے ریشم کی 70 تہیں ہوں گی۔ پھر وہ مرد اپنی جنتی بیوی کے کاندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھے گا تو وہ بیوی کے کپڑوں، کھال اور گوشت سے پار سینے کی طرف سے اپنا ہاتھ دیکھ لے گا، جنتی اس کی پنڈلی کے گودے کو یوں دیکھے گا، جیسے تم میں سے کوئی شخص پروئے گئے یاقوت میں سے دھاگے کو دیکھتا ہے۔ دونوں کے سینے ایک دوسرے کے لیے آئینہ ہوں گے، وہ جب بھی اپنی جنتی بیوی کے ساتھ مشغول ہوگا وہ اس سے بیزار نہ ہوگی اور نہ وہ بیوی سے اکتائے گا۔ وہ جنتی مرتبہ اس کے پاس جائے گا اسے کُنواری پائے گا۔ وہ اسی عالَم میں ہوگا کہ ایک آواز آئے گی: ہم جانتے ہیں کہ نہ تو تم اکتاؤ گے اور نہ یہ تم سے بیزاری ہوگی، یہاں نہ انزال ہے نہ موت ہے، مگر تمہارے لیے اس کے سوا دیگر بیویاں بھی ہیں۔ پھر وہ وہاں سے نکلے گا تو ایک ایک کر کے سب بیویوں کے پاس جائے گا، وہ جب بھی کسی بیوی کے پاس جائے گا تو وہ کہے گی: خدا کی قسم! ہم نے جنت میں تم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا اور جنت میں تم سے بڑھ کر ہمیں کوئی محبوب نہیں۔

جب جہنمیوں کو جہنم میں پھینکا جائے گا تو تمہارے پیارے ربّ کی مخلوق میں سے بہت لوگ جہنم رسید ہوں گے، انہیں ان کے اعمال ہلاکت میں ڈالیں گے، ان میں سے بعض کو آگ نے قدموں تک پکڑ رکھا ہوگا وہ اس سے تجاوز نہ کرے گی، بعض کے آگ نصف پنڈلی تک اور بعضوں کے گھٹنوں تک پہنچے گی، جبکہ بعض کی کمر

تک اور بعضوں کے چہرے کے علاوہ تمام جسم پر آگ ہی آگ ہو گی، اللہ پاک نے چہروں پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا۔ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میں بارگاہِ الٰہی میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میرے جو امتی جہنم میں ڈالے گئے ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالے۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: جنہیں تم پہچانتے ہو انہیں باہر نکال لو۔ چنانچہ ان سب کو جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا، پھر ہر نبی اور شہید شفاعت کرے گا۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: تم جس کے دل میں دینار برابر بھی ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو۔ پس اُنہیں نکالا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں دینار برابر ایمان والا کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ پاک شفاعت کی اجازت دے گا اور فرمائے گا: جس کے دل میں دو تہائی دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو! پھر نصف دینار، پھر تہائی دینار، پھر چوتھائی دینار، پھر ایک قیراط، پھر رائی کے دانے برابر ایمان والوں کو نکالنے کا حکم دے گا۔ پس ان سب کو جہنم سے نکال لیا جائے گا، حتّٰی کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔

اب جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس نے ایک بار بھی اللہ کریم کی رضا کے لئے عَمَلِ خیر کیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا مسلمان رہے گا جس کی شفاعت نہ کی گئی ہو حتّٰی کہ رحمتِ الٰہی کو دیکھتے ہوئے ابلیس کو بھی اپنی شفاعت کی امید ہو چلے گی۔ پھر اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ابھی میں باقی ہوں، میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ پھر ربِّ کریم اپنے دستِ قدرت سے جہنم میں سے اتنوں کو باہر نکالے گا جن کی تعداد اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ کوئلے کی طرح ہوں گے، انہیں نہرِ حیات میں ڈال دے گا، وہ یوں اُگنے لگیں گے جیسے سیلابی مٹی میں دانہ اُگتا ہے کہ جس کو دھوپ ملتی ہے وہ تو سرسبز ہوتا ہے اور جو سائے میں ہو اس کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ وہ گھاس کی طرح اُگیں گے حتّٰی کہ موتیوں کی مثل ہو جائیں گے۔ ان کی گردنوں پر "عُتَقَاءُ اللہ" (یعنی اللہ کریم کے آزاد کردہ) لکھا ہو گا۔ اہلِ جنت انہیں اسی تحریر سے پہچانیں گے کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ جتنا ربّ کریم چاہے گا وہ اسی تحریر کے ساتھ جنت میں رہیں گے۔ پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! اس تحریر کو ہم سے مٹادے۔ تو وہ تحریر مٹا دی جائے گی۔[1]

[1] ...مسند اسحاق، ۱/ ۸۴، حدیث: ۱۰

حدیثِ دجال:

﴿2﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سامنے دجّال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ ایک گروہ دجّال کی پیروی کرے گا، ایک گروہ اپنے آباءواجداد کی سرزمین میں گھاس اُگنے کی جگہ ہو گا اور ایک گروہ نہرِ فرات کا کنارہ اختیار کرے گا۔ دجال ان سے اور یہ دجال سے قتال کریں گے یہاں تک کہ مسلمان شام کی مغربی جانب جمع ہو جائیں گے، پھر اس طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جس میں تیز رفتار چتکبرے گھوڑے پر ایک فرد سوار ہو گا، پھر وہ قتال کریں گے اور کوئی بھی فرد پیچھے نہ ہٹے گا۔ پھر حضرت سیِّدُنا مسیح عَلَیْہِ السَّلَام نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین میں پھیل کر فساد کریں گے پھر حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کی:

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۹۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے۔

پھر اللہ پاک ان پر کیڑے بھیجے گا، وہ ان کے کانوں اور ناکوں میں داخل ہو جائیں گے، جس سے وہ سب مر جائیں گے۔ ان کی لاشوں سے زمین بدبو دار ہو جائے گی، زمین پر بسنے والے بارگاہِ الٰہی میں اس بدبو سے نجات کے لیے گڑگڑائیں گے، اللہ کریم ان پر بارش برسائے گا اور زمین کو ان سے پاک کر دے گا۔ پھر ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، یہ ہوا روئے زمین پر موجود ہر مسلمان کے لیے کافی ہو گی (یعنی انہیں موت آجائے گی)۔ پھر بدترین لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔ زمین و آسمان کے درمیان ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام صور لئے کھڑے ہوں گے اور اس میں پھونکیں گے، جس سے تمام مخلوق مر جائے گی سوائے اس کے جسے ربِّ کریم چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکنے کے درمیانی عرصے میں اللہ پاک جو چاہے گا وہی ہو گا۔ اس دوران زمین میں کوئی آدمی نہیں ہو گا مگر اس کا اتنا ہی نشان بچا ہوا ہو گا جو ربّ کریم نے بچایا۔ پھر عرش کے نیچے سے پانی بھیجے گا، جو مادہ تولید کی طرح گاڑھا ہو گا، اس پانی سے لوگوں کے گوشت اور جسم یوں اُگیں گے جیسے چشمے کے پانی سے زمین میں سبزہ اُگتا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَاللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہے جس نے بھیجی ہوائیں کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ (پ۲۲، فاطر: ۹) کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے یونہی حشر میں اٹھنا ہے۔

پھر ایک فرشتہ صور لئے زمین و آسمان کے درمیان کھڑا ہوگا اور اس میں پھونک مارے گا تو ہر روح اپنے جسم کی طرف چلے گی اور اس میں داخل ہوجائے گی، چنانچہ لوگ کھڑے ہوجائیں گے اور رَبُّ الْعٰلَمِیْن کے حضور ایسے حاضر ہوں گے گویا ایک ہی آدمی آرہا ہو۔ پھر اللہ کریم مخلوق کے سامنے اپنی شان کے لائق ظاہر ہو گا اور اُن پر تجلی فرمائے گا، مخلوق اللہ پاک کے سوا جس کو بھی پوجتی تھی اسے بلند کردیا جائے گا اور اس کے پجاری اس کے پیچھے چلیں گے۔ یہودیوں سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: عزیر کی۔ پھر ان سے کہا جائے گا: کیا تم پانی کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ سَراب کی صورت میں جہنم انہیں دکھایا جائے گا۔ پھر حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت کی:

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے۔

پھر عیسائیوں سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: مسیح کی۔ ان سے بھی کہا جائے گا کہ کیا تم پانی پینا پسند کروگے؟ وہ کہیں گے: ہاں! پس انہیں بھی جہنم سراب کی صورت میں دکھایا جائے گا۔ اسی طرح ہر اس گروہ کے ساتھ ہوگا جو اللہ پاک کو چھوڑ کر کسی اور کو پوجتا ہوگا۔ پھر حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۙ﴿۲۴﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔

پھر مسلمان گزریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کریم کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ انہیں ایک دو مرتبہ جھڑک کر بھی پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ مسلمان کہیں گے: ہم اللہ پاک کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ پوچھنے والا پوچھے گا: کیا تم اپنے ربّ کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: سُبْحٰنَ اللہ! جب وہ ہمیں دیدار کروائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

چنانچہ ربِّ کریم اپنی ساق[1] ظاہر فرمائے گا تو ہر مومن سجدہ ریز ہو جائے گا اور منافق باقی رہ جائیں گے، اُن کی پشت تختے کی طرح ہو جائے گی، (وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے) گویا ان کی پُشتوں میں سلاخیں ہوں۔ پھر مسلمان کہیں گے: تو ہمارا ربّ ہے۔ وہ فرمائے گا: تم سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم اس حکم کو پورا کرتے تھے۔ پھر اللہ پاک پل صراط بچھانے کا حکم دے گا تو پل صراط دوزخ پر بچھا دیا جائے گا۔ لوگوں کا پہلا گروہ اپنے اعمال کے مطابق بجلی چمکنے کی طرح گزر جائے گا، پھر لوگ ہوا کی طرح گزریں گے، پھر پرندے کی طرح اور پھر تیز رفتار چوپایوں کی طرح گزریں گے، لوگ اسی طرح گزرتے رہیں گے حتّٰی کہ کوئی دوڑتا ہوا آئے گا، کوئی چلتے چلتے گزرے گا یہاں تک کہ ان میں سے آخری آدمی اپنے پیٹ کے بل گھسٹتے ہوئے آئے گا اور عرض کرے گا: اے اللہ! تو نے مجھے سست رفتار کر دیا ہے۔ ارشاد فرمائے گا: تجھے تیرے اعمال نے سست کر دیا ہے۔ پھر شفاعت کا اِذْن دے گا تو سب سے پہلے شفاعت کرنے والے حضرت سیّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے (اس پر آگے حاشیہ دیکھیے)، پھر حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پھر حضرت سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام۔ پھر چوتھے تمہارے نبی عَلَیْہِ السَّلَام شفاعت کرنے کھڑے ہوں گے، آپ کے بعد کوئی شفاعت نہیں کرے گا اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کا اللہ کریم نے آپ سے یوں وعدہ فرمایا ہے:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۷۹)
(پ۱۵، بنی اسرآءیل: ۷۹)

ترجمۂ کنز الایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا ربّ ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

کوئی جان ایسی نہیں ہوگی جو جنت کے ٹھکانے اور جہنم کے ٹھکانے کی طرف نہ دیکھ رہی ہو۔ پس فرمایا جائے گا: کاش! تم عمل کرتے۔ وہ حسرت کا دن ہوگا، جہنمی جنت میں موجود گھر دیکھے گا تو اس سے کہا جائے گا: اگر تم عمل کرتے تو یہ تمہارے لیے ہوتا۔ جنتی جہنم میں موجود گھر کو دیکھیں گے تو ان سے فرمایا جائے گا: اگر اللہ پاک کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تمہارے لئے یہ ہوتا۔ پھر فرشتے، انبیا، شہدا، صالحین اور مؤمنین شفاعت کریں گے تو اللہ کریم ان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں سب رحم کرنے والوں سے

1 ...اسلاف کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض (سپرد) کرتے ہیں۔ (خزائن العرفان، ۳۰، القلم، تحت الآیۃ: ۴۲)

بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں! چنانچہ ربِّ کریم اپنی رحمت سے اس مقدار سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا جتنے تمام لوگوں کی شفاعت سے نکالے گئے تھے حتّٰی کہ جس میں کچھ بھی بھلائی ہو گی اُسے جہنم میں نہیں رکھا جائے گا۔ پھر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ (پ۲۹، المدثر: ۴۲تا۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ سے چار کا عقد بنا کر کہا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے چار انگلیوں سے عقد بنایا پھر فرمایا: جن کا آیت میں ذکر ہے تم ان میں کوئی ایک بھی بھلائی پاتے ہو؟ جب اللہ پاک چاہے گا کہ اب جہنم سے کوئی بھی نہ نکلے تو وہ اہل جہنم کے چہروں اور رنگوں کو بدل دے گا۔ چنانچہ مؤمنین میں سے ایک شخص آئے گا اور شفاعت کا سوال کرے گا تو اس سے کہا جائے گا: جو مسلمان جسے جانتا ہو اسے جہنم سے نکال لے۔ وہ شخص آکر جہنم میں دیکھے گا مگر کسی کو پہچان نہیں سکے گا۔ ایک دوزخی اس مرد کو دیکھ کر پکارے گا: اے فلاں! میں فلاں شخص ہوں۔ یہ سن کر وہ جنتی شخص کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا۔ پھر جہنمی کہیں گے:

رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۷، ۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے ربّ ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ربّ فرمائے گا دُھتکارے (ذلیل ہو کر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔

اللہ پاک جب یہ ارشاد فرمائے گا تو ان پر جہنم کو بند کر دیا جائے گا، پھر اس سے کوئی بشر نہیں نکل سکے گا۔[1]

اِمام ابو الحسن ہیثمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ”مَجْمَعُ الزَّوَائِد“ میں فرمایا: یہ حدیث موقوف ہے (اس میں جو مذکور ہوا کہ حضور شفاعت کرنے والے چوتھے فرد ہوں گے۔) یہ اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جس میں حضور اکرم صَلَّی اللہُ

[1] ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، باب ماذکر فی الفتنۃ الدجال، ۸/۶۷۵، حدیث: ۱۸۷، بتغیر قلیل

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ“ (یعنی میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں[1]۔)[2]

پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام کی غیبی خبریں:

﴿3﴾... حضرت سیِّدُنا لقیط بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو آپ لوگوں کو سکھاتے ہیں اور جو آپ جانتے ہیں وہ ہمیں بھی تعلیم فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم نے جتنا دنیا میں رہنا ہے اتنا رہو گے پھر تمہارے نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) کا وصال ہو جائے گا، پھر تم دنیا میں رہو گے جتنا رہنا مقدر ہے، پھر چنگھاڑ ہو گی ۔ تیرے ربّ کی قسم! روئے زمین پر کوئی شخص زندہ نہیں بچے گا اور بارگاہِ الٰہی میں موجود فرشتے بھی فوت ہو جائیں گے، زمین خالی ہو جائے گی، تیرا ربّ عرش کے نیچے سے بارش برسانے والا بادل بھیجے گا، تیرے ربّ کی قسم! روئے زمین پر ہر مقتول و مدفون کی قبر کھل جائے گی، پھر سر کی جانب سے اس کا جسم بننے لگے گا یہاں تک کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ تیرا ربّ دریافت کرے گا: تیرا کیا حال ہے؟ بندہ اپنا حال بیان کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک ہمیں کیسے جمع فرمائے گا حالانکہ ہواؤں، آفتوں اور درندوں نے ہمیں ریزہ ریزہ کر دیا ہو گا؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کریم کی نعمتوں میں سے تمہیں اس کی مثال دیتا ہوں، زمین جو خشک ڈھیلے کی طرح ہوتی ہے تم کہتے ہو کہ یہ کبھی زندہ نہیں ہو گی پھر ربِّ کریم اس پر بارش برساتا ہے تو کچھ ہی دنوں میں وہ زمین زندہ ہو جاتی ہے یہ تو صرف ایک گھونٹ ہے، تمہارے ربّ کی قسم! وہ زمین سے سبزہ اُگانے سے کہیں زیادہ بڑھ کر تمہیں جمع کرنے پر قادر ہے، چنانچہ تم اپنی قبروں سے نکلو گے تو سب ایک ساتھ اپنے ربّ کا دیدار کرو گے اور وہ تمہاری طرف نظر فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا حالانکہ وہ واحد ہے اور ہم زمین بھر، پھر وہ ہمیں اور ہم اسے کیسے دیکھیں گے؟ مہربان و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ پاک کی نعمتوں میں سے تمہیں اس کی ایک

1... یعنی میں ہی سب سے پہلے گناہ گاروں کی شفاعت کروں گا شفاعت کے تمام تر احکام میں مجھ سے پہلے نہ کوئی فرشتہ شفاعت کر سکے گا نہ کوئی انسان۔ (فیض القدیر، ۳/ ۵۴، تحت الحدیث: ۲۶۹۲)

2... مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب امارات الساعة وقیامھا، ۱۰/ ۵۹۶، تحت الحدیث: ۱۸۳۰۵

مثال دیتا ہوں، سورج اور چاند اللہ کریم کی قریبی نشانیاں ہیں یہ دونوں اس کی عظمت کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہیں، تم ان دونوں کو اور وہ دونوں تمہیں ایک ہی وقت میں دیکھتے ہیں، تم سب کے دیکھنے کے باوجود آپس میں کوئی ٹکڑاؤ نہیں ہوتا۔ تمہارے ربّ کی قسم! تمہارے چاند سورج کو دیکھنے سے کہیں زیادہ بڑھ کر وہ اس پر قادر ہے کہ تم اس کا دیدار کرو اور وہ تمہیں دیکھے۔

میں نے عرض کی: جب ہم اپنے ربّ سے ملاقات کریں گے تو وہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا؟ ارشاد فرمایا: تم اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگے تو تمہارے نامۂ اعمال اس کے سامنے کھلے ہوں گے اور تمہاری کوئی بھی چھپی شے اس پر پوشیدہ نہیں ہوگی، تمہارا ربّ اپنے دستِ قدرت سے ایک چلّو پانی لے گا اور تمہاری طرف چھڑکے گا، تمہارے ربّ کی قسم! تم میں سے ہر ایک کے چہرے پر اس کا چھینٹا پڑے گا، اس چھینٹے کی برکت سے مومن کا چہرہ سفید اجلے کپڑے کی طرح ہوجائے گا اور وہ چھینٹا کافر کے چہرے کو انتہائی سیاہ کوئلے کی طرح کردے گا، پھر تمہارے نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) چلیں گے اور ان کے پیچھے نیک لوگ چلیں گے، پھر تم آگ کے پل پر چلو گے جب تم میں کسی کا قدم انگارے پر پڑے گا تو اس کے منہ سے آہ نکلے گی۔ پھر تم میرے حوض پر پیاسے آؤ گے، خدا کی قسم! اس وقت ایسی پیاس ہوگی جس کی مثل میں نے نہیں دیکھی، تیرے ربّ کی قسم! جو بھی ہاتھ پھیلائے گا اس کے ہاتھ پر پیالہ رکھ دیا جائے گا، سورج اور چاند کو قید کرلیا جائے گا تم ان دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھو گے۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پھر ہم اس دن کیسے دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: جس شے کے ذریعے تم ابھی دیکھ رہے ہو۔ یہ کلام سورج طُلُوع ہونے سے پہلے ہو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اپنی نیکیوں اور برائیوں کا کیا بدلہ ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ایک نیکی کے بدلے دس ملیں گی اور ایک برائی کے بدلے ایک ہی ہوگی یا پھر اسے معاف کردیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: جنّت اور دوزخ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیرے ربّ کی قسم! جنّت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک سوار 70 سال میں طے کرتا ہے، جبکہ جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک سوار 70 سال میں طے کرتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنّت میں ہمیں کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: صاف و شفاف شہد کی اور دودھ کی

ایسی نہریں جن کا ذائقہ نہیں بدلے گا، پانی کی ایسی نہریں جن کا پانی بدبودار نہیں ہوگا اور ایسی شراب کی نہریں جس کے پینے سے دردِ سر ہو نہ شرمندگی ہو اور تمہیں جنت میں طرح طرح کے پھل ملیں گے۔ تمہارے ربّ کی قسم! تم نہیں جانتے تمہیں ان جیسی بہت سی نعمتیں اور پاکیزہ بیویاں ملیں گی۔ میں نے عرض کی: کیا جنّت میں ہمیں نیک و پاکیزہ بیویاں بھی ملیں گی؟ ارشاد فرمایا: نیک بیویاں نیک مردوں کے لئے ہیں، وہ تم سے اور تم ان سے اسی طرح لُطف اندوز ہوگے جس طرح دنیا میں لُطف اٹھاتے تھے مگر جنّت میں اولاد نہیں ہوگی۔[1]

باب نمبر2: اللہ پاک کے بعض فرامین کی تفسیر

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ (پ۲۳، یٰسٓ: ۴۹، ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ انہیں آئے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے تو نہ وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (پ۹، الاعراف: ۱۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تم پر نہ آئے گی مگر اچانک۔

﴿4﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: لوگ راستوں، بازاروں اور اپنی بیٹھکوں میں ہوں گے حتّٰی کہ دو شخصوں کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا، وہ آپس میں بھاؤ طے کر رہے ہوں گے، ان میں سے ایک نے کپڑا اٹھایا ہی ہوگا کہ صور میں پھونکا جائے گا جس سے لوگ مرجائیں گے۔ فرماتے ہیں: اس فرمانِ باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے:

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ (پ۲۳، یٰسٓ: ۴۹، ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ انہیں آئے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے تو نہ وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں۔

---

[1]... مسند احمد، مسند المدنیین، ۵/۴۷۲، حدیث: ۱۶۲۰۶، ملتقطًا۔

التوحید لابن خزیمة، باب ذکر البیان ان رؤیة اللہ... الخ، ۲/ ۴۶۰، حدیث: ۲۷۱، ملتقطًا

﴿5﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لوگ بازاروں میں خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، کپڑا ناپ رہے ہوں گے، اونٹنی کا دودھ دوہ رہے ہوں گے اور اپنے اپنے کاموں میں مگن ہوں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی، نہ وَصِیَّت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں گے۔

﴿6﴾... حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: کوئی شخص کپڑے کی پیمائش کر رہا ہو گا اور کوئی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ۠ ﴿۵۰﴾ (پ۲۳، یٰسٓ: ۵۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں۔

﴿7﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت ضرور قائم ہو گی اور حال یہ ہو گا کہ دو مرد درمیان میں کپڑے پھیلائے ہوں گے، ابھی ان میں باہمی خرید و فروخت ہوئی ہو گی نہ انہوں نے کپڑا لپیٹا ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کی مرمت کر رہا ہو گا اور اس نے اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر پلٹا ہو گا پس وہ اسے پی بھی نہ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک شخص نے لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہی ہو گا کہ اسے کھانے سے پہلے ہی قیامت آ جائے گی۔[1]

﴿8﴾... حضرت سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے تم پر مغرب کی جانب سے ڈھال کی مانند ایک سیاہ بادل ظاہر ہو گا، وہ آسمان میں بلند ہوتا اور پھیلتا چلا جائے گا حتّٰی کہ آسمان کو بھر دے گا، پھر ایک منادی ندا کرے گا: اے لوگو! ربِّ کریم کا حکم آ چکا اب تم اس کی جلدی مت چاہو۔ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! دو مرد کپڑا بچھائے ہوں گے مگر اسے لپیٹ نہ پائیں گے، کوئی اپنے حوض کو لیپ رہا ہو گا مگر اسے اس سے پانی پینے کا بالکل موقع نہ ملے گا اور کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوھے گا مگر اسے کبھی پی نہ سکے گا (کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔)[2]

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب ۴۰، ۴/ ۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۶

2... معجم کبیر، ۱۷/ ۳۲۵، حدیث: ۸۹۹، ملتقطاً

﴿9﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: سب سے آخر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہوں کا حشر ہو گا، وہ مدینہ طیبہ کا رخ کئے اپنی بکریوں کو چراتے ہوئے جا رہے ہوں گے، انہیں مدینہ طیبہ سنسان نظر آئے گا حتّٰی کہ جب وہ دونوں ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع کے مقام پر پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔[1]

﴿10﴾... امام حاکم نے حضرت سیِّدُنا ابو سریحہ غِفَّاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حوالے سے مذکورہ حدیثِ پاک روایت کی جس کے آخر میں ہے: جب وہ دونوں ثنیۃ الوداع پر پہنچیں گے تو وہاں مقرر دو فرشتے اُنہیں پاؤں سے پکڑ لیں گے اور گھسیٹ کر محشر کی زمین تک لے جائیں گے، ان دونوں کا حشر سب لوگوں سے آخر میں ہو گا۔[2]

﴿11﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چنگھاڑ سے پہلے ایک منادی ندا دے گا: اے لوگو! تم پر قیامت آچکی، اس منادی کی آواز زندہ مردہ سب لوگ سنیں گے پھر اللہ پاک اپنی شان کے لائق آسمانِ دنیا پر نزول فرمائے گا، پھر ایک منادی ندا کرے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ آج کس کی بادشاہی ہے؟ ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے۔[3]

ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی:

﴿12﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امّت میں دجال نکلے گا اور 40 تک رہے گا، راوی کہتے ہیں: معلوم نہیں کہ 40 دن فرمایا یا 40 مہینے یا 40 سال۔ پھر اللہ کریم حضرت عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجے گا، وہ عروہ بن مسعود (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کی طرح لگتے ہوں گے، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دجّال کو تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے، پھر آپ سات سال تک لوگوں کے درمیان رہیں گے، اس عرصہ میں دو لوگوں کے درمیان بھی عداوت نہ ہو گی۔ پھر شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، روئے زمین پر جس شخص کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو گا وہ ہوا اس کی روح

1... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب من رغب عن المدینۃ، ۳/۶۱۷، حدیث: ۱۸۷۴، ملتقطاً

2... مستدرک، کتاب الاھوال، أخر من یحشر راعیان من مزینۃ، ۵/ ۷۸۲، حدیث: ۸۷۳۴

3... البعث لابن ابی داود، ص ۲۶، حدیث: ۱۹

قبض کرلے گی، حتّٰی کہ تم میں سے اگر کوئی کسی پہاڑ کی کھوہ میں گھسا ہوگا تو وہ ہوا وہاں بھی اس کے پاس پہنچ کر اس کی روح قبض کرلے گی۔ پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے، جو پرندوں کی طرح جلد باز اور درندہ صفت ہوں گے وہ اچھائی کو اچھا جانیں گے نہ برائی کو برا سمجھیں گے، پس شیطان کوئی روپ دھار کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانو گے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ شیطان انہیں بت پرستی کا حکم دے گا تو وہ بت پرستی میں لگ جائیں گے، ان پر رزق کی فراوانی ہو جائے گی اور زندگی عیش و عشرت میں گزر رہی ہوگی کہ صور پھونک دیا جائے گا، جو بھی صور کی آواز سنے گا وہ ایک جانب گردن جھکائے گا اور دوسری جانب اٹھالے گا۔ جو شخص اس آواز کو سب سے پہلے سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض مرمت کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دیگر لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے، پھر ربِّ کریم شبنم کی طرح بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگ جائیں گے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے ربّ کے پاس جاؤ! (فرشتوں کو حکم ہوگا:) انہیں ٹھہراؤ! ان سے سوال ہونا ہے۔ پھر کہا جائے گا: دوزخ کے لیے ایک گروہ نکالو۔ عرض کی جائے گی: کتنے لوگوں کا؟ حکم ہوگا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اسی دن ساق کھولی جائے گی۔[1]

﴿13﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔[2]

کائنات کا سب سے بڑا مرغ:

﴿14﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کا بنایا ہوا ایک مرغ ہے، جس کے دونوں پروں میں زبرجد، موتی اور یاقوت جڑے ہیں، اُس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے، اُس کے پیر سب سے نچلی زمین میں ہیں اور اس کا سر عرش

1 ...مسلم، کتاب الفتن، باب فی خروج الدجال... الخ، ص ۱۲۰۳، حدیث: ۷۳۸۱

2 ...مسلم، کتاب الفتن، باب قرب الساعة، ص ۱۲۰۸، حدیث: ۷۴۰۲

کے نیچے ہے، جب سحر کا وقت ہوتا ہے تو وہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے، پھر کہتا ہے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ غَیْرُہٗ یعنی ہمارا ربّ پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس وقت (دنیا کے) تمام مرغ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے اور تسبیح کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: اپنے پروں کو سمیٹ لے اور اپنی آواز کو دھیمی کر لے، جس سے آسمان اور زمین والے جان جائیں گے کہ قیامت قریب آچکی ہے۔[1]

باب نمبر 3: کڑک اور صور کا پھونکنا جمعہ کے دن ہوگا

﴿15﴾... حضرت سیِّدُنا اَوس بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے دنوں میں افضل ترین جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق ہوئی، اسی میں آپ کی روح قبض کی گئی، اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں کڑک ہو گی۔[2]

﴿16﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ "انسانوں اور جنوں کے علاوہ زمین پر چلنے والا ہر جاندار جمعے کے دن صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک قیامت کے خوف سے چیختا ہے۔[3]

﴿17﴾... حضرت سیِّدُنا ابو لُبابہ بن عبد المنذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔[4]

﴿18﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو انسان کے علاوہ خشکی و تری کی ہر مخلوق گھبرا جاتی ہے۔

باب نمبر 4: فرمانِ باری تعالیٰ "وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ" کی وضاحت

﴿19﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے مدینہ منورہ کے بازار میں دورانِ گفتگو یوں قسم کھائی: اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تمام انسانوں پر منتخب فرمایا۔ اس کی

1... العظمة لابی شیخ، ذکر خلق جبریل، ص۱۸۷، حدیث: ۵۲۹

2... أبو داود، کتاب الصلاة، باب فضل یوم الجمعة ولیلة الجمعة، ۱/ ۳۹۱، حدیث: ۱۰۴۷

3... أبو داود، کتاب الصلاة، باب فضل یوم الجمعة ولیلة الجمعة، ۱/ ۳۹۰، حدیث: ۱۰۴۶، ماخوذاً

4... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنّة، باب فی فضل الجمعة، ۲/ ۸، حدیث: ۱۰۸۴، ماخوذاً

بات سن کر ایک انصاری صحابی نے ہاتھ اٹھا کر اسے تھپڑ رسید کیا اور فرمایا: تو یہ بات کہہ رہا ہے حالانکہ ہمارے درمیان سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موجود ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اس بات کا ذکر بارگاہِ رسالت میں کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

پھر ارشاد فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو اپنے سر کو بلند کرے گا تو جبھی میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) عرش کے پایوں سے ایک پائے کو پکڑے ہوں گے، میں خود سے نہیں جانتا ہوں گا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ اُن افراد میں سے ہیں جن کا اللہ کریم نے استثناء فرمایا ہے۔[1]

﴿20﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت جبریل سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔

وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ کریم بے ہوش نہیں کرنا چاہتا؟ تو انہوں نے کہا: وہ شہدا ہیں جو عرش کے گرد اپنی تلواریں گردن میں لٹکائے ہیں۔[2]

﴿21﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمانِ باری تعالیٰ:

اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر جسے اللہ چاہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ شہدا ہیں جو عرش کے گرد اپنی گردنوں میں تلواریں لٹکائے ربِّ کریم کی ثناء بیان کر رہے ہیں۔

---

1 ...بخاری، کتاب الخصومات، باب ما یذکر فی الاشخاص... الخ، ۲/ ۱۱۳، حدیث: ۲۴۱۱، دون قولہ: اتقوا ھذا وفینا رسول اللّٰہ۔

2 ...عمدۃ القاری، کتاب التفسیر، باب قولہ تعالٰی ونفخ فی الصور... الخ، ۱۳/ ۲۷۶

﴿22﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائی:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ پاک نے استثناء فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل اور عرش اٹھانے والے فرشتے (عَلَیْہِمُ السَّلَام)۔ جب اللہ کریم مخلوق کی روحیں قبض فرمائے گا تو ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: اب کون باقی ہے؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! تجھے پاکی ہے تو بڑی برکت و بلندی والا ہے، اے جلال و بزرگی والے! جبریل، میکائیل اور عزرائیل (ملک الموت) باقی رہ گئے ہیں۔ ارشاد فرمائے گا: اسرافیل کی روح قبض کرلو۔ ملک الموت حضرت اسرافیل کی روح قبض کرلیں گے۔ ارشاد فرمائے گا: ملک الموت! اب کون باقی ہے؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے رب! تجھے پاکی ہے تو بڑی برکت و بلندی والا ہے، اے جلال و بزرگی والے! جبریل، میکائیل اور عزرائیل باقی ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میکائیل کی روح قبض کرلو۔ ملک الموت حضرت میکائیل کی روح قبض کریں گے تو وہ بلند و بالا پہاڑ کی طرح زمین پر تشریف لے آئیں گے۔ ارشاد فرمائے گا: اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ وہ عرض کریں گے: جبرائیل اور عزرائیل باقی رہ گئے ہیں۔ حکم ہوگا: اے ملک الموت! مرجاؤ۔ تو وہ بھی انتقال کرجائیں گے۔ پھر ارشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! کون باقی ہے؟ عرض کریں گے: تیری باقی اور ہمیشہ رہنے والی ذات اور مرنے و فنا ہونے والا جبرائیل باقی ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: جبرائیل کی موت بھی ضروری ہے۔ چنانچہ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) اپنے پروں کو حرکت دیتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے۔ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: وہ حضرت میکائیل پر گر پڑیں گے (اور اُن کی روح قبض ہو جائے گی)، بے شک حضرت میکائیل حضرت جبرائیل کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک پہاڑ کے سامنے چھوٹا سا ٹیلہ۔[1]

---

[1] ...درِمنثور، پ۲۴، الزمر، تحت الآیۃ: ۶۸، ۷/ ۲۵۰

﴿23﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعاً اس کی تفسیر مروی ہے کہ "اللہ کریم نے جن کا استثناء فرمایا ہے وہ تین ہیں: (۱)... حضرت جبرائیل (۲)... حضرت میکائیل اور (۳)... حضرت عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام۔ ربِّ کریم ملک الموت سے دریافت فرمائے گا، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: اے ملک الموت! کون باقی رہ گیا ہے؟ وہ عرض کریں گے: تیری ہمیشہ باقی رہنے والی ذات اور تیرے بندے جبرائیل، میکائیل اور عزرائیل باقی رہ گئے ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میکائیل کو وفات دے دی جائے۔ پھر دریافت فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: اے ملک الموت! اب کون باقی رہ گیا ہے؟ وہ عرض کریں گے: تیری ذات جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، تیرے بندے جبرائیل اور ملک الموت باقی ہیں۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: جبرائیل کو وفات دے دی۔ پھر دریافت فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: اے ملک الموت! اب کون باقی رہ گیا ہے؟ وہ عرض کریں گے: تیری ذات جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور تیرا بندہ ملک الموت باقی رہ گیا جسے موت آنی ہے۔ ارشاد فرمائے گا: تم بھی فوت ہو جاؤ۔ پھر اللہ پاک ندا فرمائے گا: میں ہی مخلوق کو پہلے پیدا کرنے والا اور پھر انہیں دوبارہ زندہ کرنے والا ہوں، کہاں ہیں طاقتور حد سے بڑھنے والے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہو گا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ آج کس کی بادشاہی ہے؟ اس کا جواب دینے کو بھی کوئی نہ ہو گا، پھر خود ارشاد فرمائے گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ایک اللہ سب پر غالب کی بادشاہی ہے۔ پھر صور دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔[1]

﴿24﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جن کا اللہ کریم نے استثناء فرمایا ہے وہ بارہ ہیں: (۱)... جبرائیل (۲)... میکائیل (۳)... اسرافیل (۴)... عزرائیل اور عرش اٹھانے والے آٹھ فرشتے (عَلَیْہِمُ السَّلَام)۔

﴿25﴾... مقاتل بن سلیمان نے فرمانِ باری تعالیٰ: "وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ" کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا کہ صور سے مراد سینگ ہے، حضرت سیِّدُنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا منہ اس سینگ پر رکھا ہے، وہ سینگ بگل کی طرح ہے،

1... درمنثور، پ۲۴، الزمر، تحت الآیۃ: ۶۸، ۷/ ۲۵۰

اس سینگ کا دہانہ زمین و آسمان کی چوڑائی جتنا ہے، حضرت سیِّدُنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام عرش کی جانب نگاہیں جمائے منتظر ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔ پس وہ پہلی بار صور میں پھونکیں گے تو زمین و آسمان میں موجود زندہ مخلوق اس چنگھاڑ کی شدت اور خوف سے مر جائے گی سوائے ان کے جنہیں اللہ پاک چاہے۔ اُن مستثنیٰ افراد میں حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں۔ پھر اللہ کریم حضرت ملک الموت کو حضرت میکائیل کی، پھر حضرت جبرائیل کی اور پھر حضرت اسرافیل عَلَیْہِمُ السَّلَام کی روح قبض کرنے کا حکم دے گا، پھر بحکمِ الٰہی حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام بھی موت سے ہم کنار ہو جائیں گے۔ پہلی بار صور پھونکے جانے کے بعد مخلوق 40 سال تک عالَمِ برزخ میں ٹھہری رہے گی، پھر اللہ پاک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو زندہ فرمائے گا اور انہیں دوسری بار صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ اسی سے متعلق یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ(۶۸)

(پ۲۴، الزمر:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

﴿26﴾... حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ چار فرشتے ہیں جنہیں ربِّ کریم نے مخلوق میں سب سے پہلے پیدا فرمایا، سب سے آخر میں موت دے گا اور سب سے پہلے زندہ فرمائے گا، حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام، کاموں کی تدبیر کرنے اور انہیں تقسیم کرنے والے یہی فرشتے ہیں۔

کن پر موت واقع نہیں ہوگی؟

فائدہ:

بعض روایات میں شہدا اور بعض میں مخصوص فرشتوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے ان روایات کے درمیان کوئی تضاد نہیں کیونکہ سب کو جمع کیا جانا ممکن ہے اس طرح کہ سب مستثنیٰ ہیں، شہدا کا استثنا تو اس لیے درست ہے کہ شہدا اپنے ربّ کے پاس زندہ ہیں اور روزی پاتے ہیں۔ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ حور، غلماں (جنتی خادم)، خازنِ جنت، خازنِ دوزخ اور جہنم میں موجود سانپ بچھو بھی مستثنیٰ ہیں۔

امام حلیمی نے ماسوا شہدا کے دیگر کے مستثنیٰ ہونے کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ آیت میں جن کا استثنا کیا گیا ہے وہ زمین اور آسمان کے رہنے والوں میں سے ہوں گے، لہٰذا حاملینِ عرش اور ان کے ساتھ جن دیگر فرشتوں کا مستثنیٰ ہونا ذکر کیا گیا ہے وہ زمین و آسمان کے مکینوں میں سے نہیں ہیں کیونکہ عرش اور حاملین عرش آسمانوں کے اوپر ہیں جبکہ حضرت جبریل اور ان کے ساتھ تین فرشتے عرش کے گرد طواف کرنے والوں میں سے ہیں، رہا جنت و دوزخ کا معاملہ تو وہ دونوں الگ سے مستقل جہاں ہیں جنہیں ہمیشہ باقی رہنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے لہٰذا وہ دونوں فنا ہونے والے جہاں سے جدا ہوں گے اور ان میں بسنے والے آیت کے حکم میں داخل نہیں ہوں گے، یونہی تمام جنتیں بھی آیت کے حکم میں داخل نہیں کیونکہ وہ بھی آسمانوں سے اوپر ہیں اگرچہ عرش سے نیچے ہیں۔ نیز مذکورہ آیت میں حورِ عین، غلمان اور خازن جنت کی موت کا قول بھی نہیں کر سکتے کیونکہ جنت ہمیشہ کا گھر ہے، جو اس میں داخل ہو گا وہ کبھی نہیں مرے گا اگرچہ اس میں مرنے کی صلاحیت ہو لہٰذا جو پیدا ہی جنت میں ہوا تو بدرجہ اولیٰ ماننا پڑے گا کہ وہ کبھی نہ مرے، ایک وجہ یہ بھی ہے کہ موت مُکلَّفِین کو مغلوب کرنے اور انہیں ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل کرنے کے لیے ہے جبکہ جنتی مخلوق مُکلَّف نہیں ہے لہٰذا انہیں موت سے بھی محفوظ رکھا گیا۔

جہاں تک بات ہے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ؕ (پ٢٠، القصص:٨٨) ترجمۂ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔

کی تو اس کا مطلب ہے اس کی ذاتِ پاک کے سوا ہر چیز فنا کے قابل ہے اور ہر حادث ہلاک ہو سکتا ہے اگرچہ ہلاک نہ ہو، قدیم اَزَلی (یعنی ہمیشہ سے موجود ذات) کا معاملہ اس کے برعکس ہے، اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ عرش کے ہلاک ہونے پر کوئی روایت نہیں ہے لہٰذا جنت کا معاملہ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے کہ وہ بھی فنا نہ ہو۔

ایک اور محقق کا کہنا ہے: تحقیق یہ ہے کہ آیت میں "بے ہوشی" کا جو ذکر ہے وہ موت سے عام ہے کہ اس سے بعض افراد تو مر جائیں گے اور بعض پر فقط بے ہوشی طاری ہو گی۔ پھر جب دوسرا نَفْخَہ ہو گا تو جو مر چکے تھے وہ زندہ ہو جائیں گے اور جو بے ہوش تھے انہیں ہوش آ جائے گا۔ یہ بے ہوشی حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر طاری ہو گی، حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اُس نفخہ اُولیٰ سے بے ہوش ہوں گے یا نہیں؟ اس میں تردُّد ہے۔ بالفرض اگر وہ اس نفخہ کے نتیجے میں بے ہوش نہیں ہوں گے تو کوہِ طور پر

ان پر طاری ہونے والی بے ہوشی اس کے قائم مقام ہو جائے گی۔ نفخہ اولیٰ کے بعد حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر بے ہوشی طاری نہ ہونا آپ کے حق میں بہت بڑی فضیلت ہے، لیکن آپ کی اس فضیلت سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **افضل** ہیں کیونکہ یہ جزوی بات کل کو ثابت نہیں کرتی۔

حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ارواح قبض ہونے کے بعد **اللہ پاک** دوبارہ ان کی ارواح ان کے جسموں میں لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام **اللہ** کریم کے یہاں شہدا کی طرح زندہ ہیں۔ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو جنہوں نے مرنا ہو گا وہ مر جائیں گے، یہ موت اپنے جمیع لوازمات کے ساتھ نہ ہو گی بلکہ بس شعور چلا جائے گا (یعنی بے ہوشی طاری ہو جائے گی)۔ اگر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ان افراد میں سے ہیں جن کا ربِّ کریم نے استثناء فرمایا ہے تو پھر ان پر اس حالت میں بے ہوشی طاری نہیں ہو گی اور کوہِ طور والی بے ہوشی اس کے قائم مقام ہو جائے گی۔

(علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ اگر ''صَعِق'' سے موت مراد لی جائے تو پھر مذکورہ تحقیق سے یہ ترجیح واضح ہو جاتی ہے کہ آیت میں جن کا استثناء ہے وہ وہی فرشتے ہیں جن کا پیچھے بیان ہوا اور اگر ''صعق'' سے بے ہوشی مراد لی جائے تو حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی مستثنیٰ افراد میں ہوں گے، پس اس صورت میں ''صعق'' کے دونوں معنی موت اور بے ہوشی ایک ساتھ مراد ہوں گے اور استثنا ہر دو صورتوں پر ہو گا۔ نیز بے ہوشی کی صورت میں شہدا کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں کیونکہ جب یہ بے ہوشی حضرات انبیائے کرام حتّٰی کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی طاری ہو گی تو شہدا پر تو بدرجہ اولیٰ طاری ہو گی۔

فائدہ:

حضرت سیِّدُنا امام نَسَفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ''بَحْرُ الکلام'' میں فرمایا: اہلسنت وجماعت یہی کہتے ہیں کہ سات چیزیں فنا نہیں ہوں گی: (۱)... عرش (۲)... کرسی (۳)... لوح (۴)... قلم (۵)... جنت و دوزخ اپنے جمیع اہل کے ساتھ (۶)... حور عین اور (۷)... اَرواح۔

باب نمبر5: صور اور اس پر مقرر فرشتے کا بیان

﴿27﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں صور کے

بارے میں سوال کیا تو اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔[1]

﴿28 تا 31﴾... حضرت سیّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ صور والے فرشتے نے صور منہ میں لے رکھا ہے اور پیشانی جھکائے، کان لگائے منتظر ہے کہ کب اسے (پھونکنے کا) حکم دیا جاتا ہے۔ چنانچہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یہ سن کر پریشان ہو گئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو: حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللہِ تَوَکَّلْنَا یعنی اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا۔[2]

﴿32﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جب سے صور پھونکنے والے کو صور پر مقرر کیا گیا ہے وہ بغیر پلکیں جھپکے عرش کی طرف دیکھے جا رہا ہے، اس خوف سے کہ کہیں پلک جھپکنے سے قبل صور پھونکنے کا حکم نہ دے دیا جائے، اس کی آنکھیں گویا دو روشن ستارے ہیں۔[3]

﴿33﴾... حضرت سیّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل اس کی دائیں جانب ہے اور میکائیل بائیں جانب ہیں اور وہی صور پھونکنے والا فرشتہ ہے،[4] یعنی اسرافیل۔

﴿34﴾... امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امتوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو فرشتہ صور پھونکے گا وہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام ہی ہیں۔

﴿35﴾... حضرت سیّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الصور، ۴/ ۱۹۴، حدیث: ۲۴۳۸

2 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الصور، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۳۸-۲۴۳۹۔ معجم کبیر، ۱۲/ ۱۰۰، حدیث: ۱۲۶۷۰
ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الزمر، ۵/ ۱۶۴، حدیث: ۳۲۵۴

3 ...مستدرک، کتاب الاھوال، باب ینتظر صاحب الصور متی یؤمر بنفخہ، ۵/ ۷۷۴، حدیث: ۸۷۱۹

4 ...ابو داود، کتاب الحروف والقراءات، ۴/ ۵۱، حدیث: ۳۹۹۹

ہر صبح صور پر مقرر دو فرشتے اس بات کے منتظر ہوتے ہیں کہ کب انہیں حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دیں۔[1]

﴿36﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صور پھونکنے والے دو فرشتے اپنے ہاتھوں میں دو سینگ لیے نگاہیں جمائے منتظر ہیں کہ کب (صور پھونکنے کا) حکم دیا جاتا ہے۔[2]

﴿37-38﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سُراقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (صور) پھونکنے والے دونوں فرشتے دوسرے آسمان میں ہیں، اُن میں سے ایک کا سر مغرب میں ہے اور پاؤں مشرق میں ہیں، دونوں منتظر ہیں کہ کب انہیں صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ پھونک دیں۔[3]

علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ احادیث اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ایک دوسرا فرشتہ بھی صور پھونکے گا۔ ہو سکتا ہے اس کے پاس دوسرا سینگ ہو جس میں وہ پھونکے گا۔

(علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ابنِ ماجہ کی حدیثِ پاک میں اس کی صراحت ہے۔

حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے پَر:

﴿39﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے: میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کعب احبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کا تذکرہ کیا تو سیِّدہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: مجھے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: آپ لوگوں کے پاس تو ان کے متعلق علم موجود ہے۔ اُمُّ المؤمنین نے فرمایا: ہاں! مگر پھر بھی تم ہمیں بتاؤ۔ حضرت کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے چار پر ہیں، جن میں سے دو تو فضا میں ہیں، ایک پَر سے انہوں نے خود کو ڈھانپ رکھا ہے اور ایک پَر

1... مستدرک، کتاب الاھوال، باب ینتظر صاحب الصور متی یؤمر بنفخۃ، ٥/ ٧٧٥، حدیث: ٨٧٢٢

2... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر البعث، ٤/ ٥٠٤، حدیث: ٤٢٧٣

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ٢/ ٦٢٥، حدیث: ٦٨١٨، عن عبد اللہ بن عمرو

ان کے کاندھے پر ہے، عرش بھی ان کے کاندھے پر ہے اور قلم ان کے کان پر ہے، جب وحی نازل ہوتی ہے تو قلم اس کو لکھ لیتا ہے، پھر دیگر فرشتے اس کو پڑھ لیتے ہیں جبکہ صور پر مقرر فرشتہ اپنے ایک گھٹنے کو بچھائے، دوسرے کو کھڑا کئے، صور کو منہ میں لیے اور پیٹھ جھکائے بیٹھا ہے، اسے حکم ہے کہ وہ جیسے ہی حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پَر سمیٹتا دیکھے صور پھونک دے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے یہ سن کر فرمایا: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طرح فرماتے سنا۔[1]

سیِّدُنا حافظ ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ صور پھونکنے والا فرشتہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ ہے۔ روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے یہ فرشتہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پَر سمیٹتے دیکھ کر پہلا یعنی بے ہوشی کا نفخہ پھونکے گا، پھر حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام دوسرا یعنی قبروں سے اٹھائے جانے کا نفخہ پھونکیں گے۔

﴿40﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر ہُذلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بے شک جس فرشتے کو صور پھونکنے پر مقرر کیا گیا ہے اُس کا ایک قدم ساتویں زمین کے نیچے ہے، وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا ہے، جب سے اللہ پاک نے اسے پیدا فرمایا ہے اس نے پلک نہیں جھپکائی، وہ دیکھ رہا ہے کہ کب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام اُسے اشارہ کریں اور وہ صور میں پھونک دے۔

﴿41﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ”صور“ سینگ کی طرح ہے جس میں پھونکا جائے گا۔[2]

﴿42﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم نے صاف شفاف شیشے کی طرح سفید موتی سے صور کو بنایا ہے، پھر اللہ پاک نے عرش سے فرمایا: صور کو تھام لے، پس صور عرش کے ساتھ معلق ہو گیا، پھر ربِّ کریم نے فرمایا: ”کُن“ (یعنی ہو جا)۔ تو حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام وجود میں آ گئے۔ پھر اللہ پاک نے انہیں صور پکڑنے کا حکم فرمایا تو آپ نے حکمِ الٰہی کے مطابق اسے تھام لیا۔ اس صور میں پیدا ہونے والی روح اور ہر جان کا اپنا سوراخ ہو گا، دو روحیں بھی ایک سوراخ سے نہیں نکلیں گی، اس صور کے درمیان میں زمین و آسمان کی گولائی جیسا

---

1 ...معجم اوسط، ٦ / ٣٢٥، حدیث: ٩٢٨٣

2 ...معجم کبیر، ٩ / ٣٥٣، حدیث: ٩٧٥٥

ایک سوراخ ہے، حضرت سیِّدُنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام اس پر منہ رکھے ہوئے ہیں، اللہ کریم نے ان سے فرمایا: میں نے تجھے اس صور پر مقرر کیا ہے، تو نفخہ (صور پھونکنے) اور صیحہ (چنگھاڑ والی آواز) کے لیے مقرر ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام عرش کے ابتدائی حصے میں چلے گئے، اپنا دایاں پاؤں عرش کے نیچے داخل کیا اور بائیں پاؤں کو آگے بڑھادیا اور جب سے اللہ پاک نے انہیں پیدا فرمایا انہوں نے پلک نہیں جھپکی اور حکم کے منتظر ہیں۔

باب نمبر 6:

دو نفخوں کی درمیانی مدّت کا بیان

﴿43﴾... اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ (پ۱۶، مریم: ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اُسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آیت طیبہ کے اس حصے "مَا بَیْنَ ذٰلِكَ یعنی جو اس کے درمیان ہے" کے تحت فرماتے ہیں: اس سے دو نفخوں کی درمیانی مدت مراد ہے۔

﴿44﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو نفخوں کے درمیان 40 ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) 40 دن؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے انکار کیا تو لوگوں نے کہا: 40 ماہ؟ میں نے پھر انکار کیا۔ لوگوں نے کہا: 40 سال؟ میں نے اس کا بھی انکار کیا (اور حدیث پاک کو جاری رکھتے ہوئے کہا) پھر اللہ کریم آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو لوگ یوں اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے، انسان کی ہر چیز گل چکی ہو گی سوائے عَجْبُ الذَّنَب[1] نامی ایک ہڈی کے اور بروزِ قیامت اسی

---

[1]... عَجْبُ الذَّنَب کے لفظی معنی ہیں دم گچھ، عجب بمعنی اصل ذنب بمعنی دم، جانور کی دم اس ہڈی کے کنارہ سے شروع ہوتی ہے اس کا نام ہے، ریڑھ کی جو گردن سے شروع ہوتی ہے چوتڑ پر ختم ہوتی ہے اسی پر انسان بیٹھتا ہے یہ اس کے لیے ایسی ہے جیسے دیوار کے لیے بنیاد، اگر یہاں یہ ہی ہڈی مراد ہے تو حدیث کے معنی یہ ہیں کہ یہ ہڈی جلد فنا نہیں ہوتی، اسے خاک سو برس کے بعد گلاتی ہے اور اگر اس سے مراد ہیں اجزاء اصلیہ جو انسان کی جسم کی اصل ہیں تو وہ واقعی کبھی نہیں فنا ہوتے یہ ایسے باریک اجزاء ہیں جو خوردبین سے بھی دیکھنے میں نہیں آتے، انہیں انگریزی میں ایٹم کہتے ہیں۔ عربی میں اجزاء لاتجزی۔ انسان جل جاوے، اسے شیر کھا جاوے اور پاخانہ بن کر اس کے پیٹ سے نکل جاوے وہ اجزاء ویسے ہی رہے ہیں حتی کہ غذا خون نطفہ میں یہ اجزاء ہوتے ہیں انہیں اجزاء سے انسان پہلے بھی بنا تھا اور آئندہ بھی بنے گا اس لیے ہم بڈھے کو کہتے ہیں کہ یہ وہ ہی ہے جو

ہڈی پر مخلوق کو دوبارہ بنایا جائے گا۔[1]

عَجْبُ الذَّنَب کیا ہے؟

﴿45﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سوائے عَجْبُ الذَّنَب کے انسان کی ہر شے کو مٹی کھا جاتی ہے۔ عرض کی گئی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم! عَجْبُ الذَّنَب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: رائی کے دانے کی مثل ہے، اُسی سے تم دوبارہ اُگو گے۔[2]

﴿46﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: قبروں سے اٹھائے جانے سے پہلے 40 دن تک لوگوں پر گاڑھے پانی کی بارش ہو گی۔

﴿47﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صور میں پھونکا جائے گا اور صور سینگ کی مانند ہے، صور کی آواز سن کر جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب مر جائیں گے اور دونوں نفخوں کے درمیان 40 سال کی مدّت ہے، اللہ پاک ان 40 سالوں میں بارش برسائے گا تو لوگ اس بارش سے یوں اُگیں گے جیسے سبزی اُگتی ہے۔ انسان کی ایک ہڈی جسے زمین نہیں کھا سکتی، وہ ہڈی عَجْبُ الذَّنَب ہے، بروزِ قیامت اسی ہڈی سے انسانی جسم کو مرکب کیا جائے گا۔[3]

﴿48﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے روایت کیا کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَجْبُ الذَّنَب کے سوا زمین آدمی کی ہر چیز کو کھا جائے گی، اسی سے انسان دوبارہ اُگے گا، اللہ کریم آسمان سے آبِ حیات اتارے گا، لوگ اس سے یوں اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے، حتّٰی کہ جب جسم پورے ظاہر ہو جائیں گے تو ربِّ کریم روحوں کو بھیجے گا، ہر روح پلک جھپکنے سے بھی زیادہ تیزی سے اپنے جسم تک پہنچے گی، پھر صور

پہلے بالشت بھر کا بچہ بلکہ نطفہ تھا وہ ہی کیسے کہا جاتا ہے انہیں اصلی اجزاء کو یہ خوب یاد رہے۔ زائد اجزاء میں فرق ہوتا رہتا ہے کہ بیماری میں گل کر نکل جاتے ہیں آدمی دبلا ہو جاتا ہے، عیش میں اور اجزاء بڑھ جاتے ہیں مگر اصل اجزاء اسی طرح رہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۵۵)

1... بخاری، کتاب التفسیر، باب یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا، ۳/ ۳۷۲، حدیث: ۴۹۳۵

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۵۷، حدیث: ۱۱۲۳۰

3... البعث لابن ابی داود، ص ۴۳، حدیث: ۴۲

پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔[1]

﴿49﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: دو نفخوں کی درمیانی مدت 40سال ہے، ان دو نفخوں کے درمیان عرش کی جڑ سے پانی کی ایک وادی بہے گی، جس سے ہر گلی ہوئی مخلوق اُگ آئے گی خواہ وہ انسان ہو، پرند ہو یا چوپایہ، ان کے پاس سے گزرنے والا شخص اگر انہیں پہلے پہچانتا تھا تو اب بھی پہچان لے گا پھر روحوں کو بھیجا جائے گا تو وہ روحیں اپنے جسموں کے ساتھ مل جائیں گی، اسی کے متعلق اللہ پاک کا یہ فرمان ہے:

وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۪ۙ(۷) (پ۳۰، التکویر: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب جانوں کے جوڑ بنیں۔

﴿50﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: عرش کی جڑ سے ایک وادی بہے گی تو ہر جان سطح زمین پر اگ آئے گی، پھر روحیں اُڑیں گی تو انہیں جسموں میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا، اللہ کریم کے اس فرمان میں یہی بیان ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ۗۖ(۲۷) ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۚ(۲۸) فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ(۲۹) وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۠(۳۰) (پ۳۰، الفجر: ۲۷تا۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے ربّ کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

﴿51﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ آسمان ان پر پھوار برساتا ہو گا۔[2]

اِس باب کی پہلی حدیث پاک کے متعلق حضرت علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یہ فرمانا کہ "میں نے انکار کیا"۔ اس کی دو تاویلیں ہیں: پہلی تاویل میں اس کا معنی یہ ہے کہ میں اس مدت کے بیان اور وضاحت سے رُکا رہا، مطلب یہ کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن کر اس مدت کا علم تھا مگر کسی حکمت کے تحت بیان نہ فرمایا۔

دوسری تاویل یہ ہے کہ میں نے اپنے آپ کو باز رکھا کہ اس مدت کے بارے میں رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

1... السنۃ لابن ابی عاصم، باب الایمان بالبعث، ص ۲۱۲، حدیث: ۹۱۸

2... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۵۳۱، حدیث: ۱۳۸۱۵

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کروں۔ اس تاویل پر حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اس مدّت کا علم نہیں ہو گا۔

علامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلی تاویل زیادہ واضح ہے اور مدت کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس لیے بیان نہ کیا کیونکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی، جبکہ بعض دیگر طرق سے منقول ہے کہ دونفخوں کی درمیانی مدت 40 سال ہے۔

﴿52﴾... حافظ ابن حجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کئی طرق سے یہ منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے صراحت فرمائی کہ ان کے پاس اس مدت کی تعیین کا علم نہیں ہے۔

﴿53﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے جب لوگوں نے دریافت کیا: 40 کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے ایسا ہی سنا ہے (یعنی 40 کی مراد کا مجھے علم نہیں)۔

﴿54﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے خیال میں دونفخوں کی درمیانی مدت 40 سال ہے۔

علامہ حلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: روایات اس پر متفق ہیں کہ دونفخوں کے درمیان 40 سال کا عرصہ ہے۔ پہلے نفخہ سے **اللہ** پاک ہر زندہ کو موت دے گا اور دوسرے نفخہ سے ہر مردہ کو زندہ کرے گا۔

تنبیہ:

صور پھونکے جانے والی حدیث میں گزر چکا کہ **اللہ** کریم ان دونفخوں کے درمیان فرمائے گا: ”لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ“ یعنی آج کس کی بادشاہی ہے۔ تو کوئی اسے جواب دینے والا نہ ہو گا۔

امام نَحَّاس نے ”معانی القرآن“ میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے نقل کیا کہ **اللہ** پاک یہ کلام حشر کے بعد فرمائے گا۔ امام نحاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس قول کو جبکہ علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پہلے قول کو راجح قرار دیا ہے۔

حافظ الحدیث علامہ اِبنِ حجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان دونوں اقوال کو جمع کرنا یوں ممکن ہے کہ **اللہ** کریم یہ کلام دو بار فرمائے گا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ربِّ کریم یہ کلام جنت میں فرمائے گا تو جنتی جواب دیں گے: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ایک **اللہ** سب پر غالب کی۔

باب نمبر 7:

دوبارہ اٹھائے جانے کے لیے صور پھونکنے اور تمام مخلوق حتی کہ چوپایوں، وحشی جانوروں اور پرندوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا بیان

صور پھونکے جانے کے متعلق پانچ فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

﴿2﴾...

يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ (پ۳۰، النبا: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن کہ صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔

﴿3﴾...

وَ نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ (پ۲۳، یٰس: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے۔

﴿4﴾...

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۶، ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

﴿5﴾...

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (پ۷، الانعام: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اُڑتا ہے مگر تم جیسی اُمتیں۔

﴿55﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾'' سے پہلا نفخہ اور ''تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾'' سے دوسرا نفخہ مراد ہے۔

﴿56﴾... حضرت سَیِّدُنا مِقْدام بن مَعْدیکَرِب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کچے بچے سے لے کر شیخ فانی تک ہر ایک کا بروزِ قیامت حشر ہو گا۔[1]

علامہ حَلِیمی اور علامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے فرمایا: یہ بات اس کچے بچے کے بارے میں ہے جس کی پوری صورت بن گئی ہو اور اس میں روح پھونک دی گئی ہو اور جس میں روح نہ پھونکی گئی ہو اس کا یہ معاملہ نہیں۔

﴿57﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ (پ۳۰، التکویر: ۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر شے کا حشر ہو گا حتّٰی کہ مکھی کا بھی حشر ہو گا۔

﴿58﴾... حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ جو لوگ سمندر میں ڈوب جاتے ہیں، ان کا گوشت مچھلیاں نوچ لیتی ہیں پھر ان میں سوائے چمکتی ہڈیوں کے کچھ نہیں رہتا، پھر سمندر کی موجیں ان ہڈیوں کو الٹتی پلٹتی رہتی ہیں حتّٰی کہ انہیں خشکی پر ڈال دیتی ہیں، پھر وہ ہڈیاں ایک عرصہ تک پڑے رہنے کے سبب گل سڑ کر خستہ اور پارہ پارہ ہو جاتی ہیں، چنانچہ وہاں سے اونٹوں کا گزر ہوتا ہے تو وہ انہیں کھا کر چل پڑتے ہیں اور پھر مینگنیوں کی صورت میں نکال دیتے ہیں، اس کے بعد کچھ لوگ وہاں پڑاؤ کرتے ہیں اور ان مینگنیوں کو اٹھا کر ان سے آگ جلا کر انہیں راکھ کر دیتے ہیں، پھر ہوا چلتی ہے اور اس راکھ کو زمین پر بکھیر دیتی ہے، پس جب صور پھونکا جائے گا تو یہ راکھ ہو جانے والے لوگ اور قبروں میں مدفون لوگ برابر نکلیں گے۔

ایک عجیب وغریب سمندر:

﴿59﴾... حضرت سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: سلگتے ہوئے سمندر کا ابتدائی حصّہ علم الٰہی میں اور اس کا آخری حصّہ ارداۂ الٰہی میں ہے، اس سمندر کا پانی مرد کے مادہ تولید کی طرح گاڑھا ہے، اس میں ایک موج کے بعد دوسری موج 70 سال بعد آئے گی اور پہلی موج سے نہ مل سکے گی، جب اللہ پاک مخلوق کو موت دینا چاہے گا تو اس سمندر سے مخلوق پر بارش برسائے گا، پہلا اور دوسرا صور پھونکنے کے درمیان 40 دن کا

[1] ...معجم کبیر، ۲۰/ ۲۸۰، حدیث: ۶۶۴، ملتقطاً

فاصلہ ہو گا، پھر اللہ کریم مخلوق کو زندہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو اس سلگتے سمندر سے ان پر بارش برسائے گا۔ پس اس بارش سے وہ سیلاب کی مٹی میں اُگنے والے دانوں کی طرح اُگنے لگیں گے۔ مسلمانوں کی ارواح جنّت سے اور کافروں کی روحیں جہنم سے جمع کر کے صور میں اکٹھی کر دی جائیں گی پھر ربِّ کریم حضرت سیِّدُنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔ جس کے بعد ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔ پھر حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دے گا کہ وہ اپنا ہاتھ زمین کے نیچے داخل کریں۔ وہ اپنا ہاتھ داخل کر کے اسے حرکت دیں گے تو زمین پھٹ جائے گی، پھر حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صور پھونکیں گے اور حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام صور کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ کو حرکت دیں گے اور تمام مدفون لوگوں کو زمین پر ڈال دیں گے جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

﴿60﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ (پ۲۶، قٓ: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کان لگا کر سنو جس دن پکارنے والا پکارے گا ایک پاس جگہ سے۔

حضرت سیِّدُنا یزید بن جابر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: حضرت سیِّدُنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام بیتُ المقدس کی چٹان پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کریں گے: اے گلی سڑی ہڈیو! ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے والی کھالو! اور بکھرے ہوئے بالو! اللہ پاک تمہیں حکم دیتا ہے فیصلہ کر دینے والے حساب کے لیے جمع ہو جاؤ۔

فائدہ:

اہلِ سنّت کا اجماع واتفاق ہے کہ اجسام جیسے دنیا میں تھے ویسے ہی اپنے اَعْیان، اَعْراض اور رنگ واَوصاف کے ساتھ دوبارہ لوٹائے جائیں گے۔

﴿61﴾... حدیثِ صور کی ایک روایت جو حضرت سیِّدُنا علی بن مَعْبَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ہے اس میں ہے کہ ”تم قبروں سے جوان نکلو گے، تم میں سے ہر ایک 33 سال کا ہو گا، اُس دن زبان سریانی ہو گی، تم اپنے ربّ کی طرف دوڑتے چلو گے۔“[1]

---

[1] ...العظمۃ لابی شیخ، صفۃ اسرافیل وما وکل بہ، ص۱۳۹، حدیث: ۳۸۸، عن ابی ہریرۃ

صور کتنی بار پھونکا جائے گا؟

نفخات کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کی تعداد تین ہے: (۱)... نفخہ فَزَع (گھبراہٹ کی پھونک) (۲)... نفخہ صَعِق (موت و بے ہوشی کی پھونک) (۳)... نفخہ بَعْث (مردوں کو زندہ کرنے کی پھونک) اس کی دلیل درج ذیل فرامین باری تعالیٰ ہیں:

﴿1﴾...

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ﴿۸۷﴾ (پ۲۰، النمل: ۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس دن پھونکا جائے گا صور تو گھبرائے جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے خدا چاہے اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے عاجزی کرتے۔

﴿2﴾...

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

اس قول کو حضرت علامہ ابن عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اختیار فرمایا ہے اور ''حدیث صور'' جو پہلے بیان ہوئی، اس میں اس بات کی تصریح ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ نفخے دو ہوں گے: (۱)... نفخہ فزع (یعنی گھبراہٹ کا) (۲)... نفخہ صعق (یعنی موت و بے ہوشی کا) اور یہ دونوں باتیں لازم و ملزوم ہیں کہ جب لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے تو اسی شدید گھبراہٹ سے مرجائیں گے۔ امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی قول کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح گھبراہٹ والے نفخہ میں بعض لوگوں کا استثنا آیا ہے اسی طرح موت والے نفخہ میں بعضوں کا استثنا آیا ہے اور یہ بات ثابت کرتی ہے کہ دونوں نفخوں سے مراد ایک ہی ہے۔

علامہ حلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جن لوگوں کے جسم بکھر چکے یعنی درندوں کے پیٹوں میں، سمندری

جانوروں کے پیٹوں میں، آگ سے جل کر راکھ ہو جانے والوں، سمندر میں غرق ہو جانے والوں، سورج کی تپش سے گل جانے والوں اور جنہیں ہواؤں نے اڑا کر بکھیر دیا، ان سب کو اللہ پاک جمع فرمائے گا اس کے بعد نفخہ بعث ہو گا (یعنی دوبارہ اٹھائے جانے کے لیے صور پھونکا جائے گا)، جب اللہ کریم تمام اجسام کو جمع فرما کر ہر بدن کو اسی طرح مکمل کر دے گا جیسے وہ پہلے اپنے رنگ و جسم کے ساتھ تھے اور پھر روحیں ہی رہ جائیں گی تو ربِّ کریم تمام ارواح کو صور میں جمع کر دے گا اور حضرت سیِّدُنا اسرافیل عَلَیْهِ السَّلَام کو حکم دے گا تو وہ صور میں پھونک کر صور کے سوراخوں سے ان روحوں کو بھیجیں گے پس ہر روح حکمِ الٰہی سے اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے گی۔

فوت شدہ صور کی آواز کیسے سنیں گے:

امام قرطبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مردہ لوگ قبروں سے نکالنے والی چنگھاڑ (صور کی آواز) کیسے سن پائیں گے؟ تو میں اس کا جواب یہ دوں گا کہ قبروں سے اٹھانے کے لیے جو نفخہ ہو گا وہ کافی طویل ہو گا، اس نفخہ کا ابتدائی حصہ لوگوں کو زندہ کرنے کے لیے اور بعد والا حصہ انہیں قبروں سے نکالنے کے لئے ہو گا۔ چنانچہ نفخہ کا وہ حصہ جو انہیں زندہ کرنے کے لئے ہو گا اسے تو وہ نہیں سن سکیں گے البتہ نفخہ کا وہ حصہ جو انہیں قبروں سے نکالنے کے لئے ہو گا اسے وہ سنیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابتدائی سُننا صور میں موجود روحوں کے لیے ہو۔

باب نمبر 8:

حشر کس جگہ ہوگا؟

﴿62﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: تمہارا حشر وہاں ہو گا۔[1]

﴿63﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: جسے شک ہو کہ محشر شام میں ہو گا وہ یہ آیت پڑھ لے:

هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؔ (پ۲۸، الحشر: ۲)

ترجمۂ کنز الایمان: وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لیے۔

ان کتابیوں سے اس دن رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا: نکل جاؤ۔ ان لوگوں نے عرض

1 ...مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ حٰمٓ سجدۃ، ۳/ ۲۲۹، حدیث: ۳۶۹۸

کی: ہم کدھر جائیں ؟ ارشاد فرمایا: محشر کی زمین کی طرف۔[1]

﴿64﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُندُب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے فرمایا کرتے تھے: بلاشبہ تمہارا حشر بیت المقدس میں ہو گا پھر قیامت کے دن تمہیں جمع کیا جائے گا۔[2]

﴿65﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک بیتُ المقدس کی چٹان سے فرمائے گا: میں ضرور تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا، ضرور تجھ پر اپنی مخلوق کا حشر کروں گا اور اس روز (حضرت) داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام) سوار ہو کر تیرے پاس آئیں گے۔

﴿66﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بیتُ المقدس ہے۔

باب نمبر9:

چار فرامینِ باری تعالیٰ کی تفسیر

﴿1﴾...

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ (پ۳۰، التکویر: ۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے۔

﴿2﴾...

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ (پ۳۰، الانشقاق: ۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب آسمان شق ہو۔

﴿3﴾...

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا جیسے سرخ نری (سرخ رنگا ہوا چمڑا)۔

﴿4﴾...

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ (پ۲۹، المعارج: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن آسمان ہو گا جیسی گلی چاندی۔

1... الکامل لابن عدی، رقم ۸۱۱، سعید بن مرزبان... الخ، ۴/ ۴۳۴

2... مسند بزار، مسند سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ، ۱۰/ ۴۷۳، حدیث: ۴۶۷۰

﴿67﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی آنکھوں سے قیامت دیکھنا چاہے تو اسے چاہیے "اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ"، "اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ" اور "اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ" پڑھ لے۔[1]

﴿68﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر بڑھاپے کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ اور سورۂ اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔[2]

﴿69﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ان فرامین باری تعالیٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ" (ترجمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے۔ (پ۳۰، التکویر:۱)) یعنی اندھیرا چھا جائے گا، "وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ" (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تارے جھڑ پڑیں۔ (پ۳۰، التکویر:۲)) یعنی مُتَغَیَّر ہو جائیں، "وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ" (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب سمندر بہا دیئے جائیں۔ (پ۳۰، الانفطار:۳)) یعنی سب ایک ساتھ ملا دیئے جائیں۔

﴿70﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا "وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۪ۙ" (ترجمۂ کنز الایمان: اور جب سمندر سلگائے جائیں۔ (پ۳۰، التکویر:۶)) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ سلگائے جائیں گے حتّٰی کہ آگ بن جائیں گے۔

﴿71﴾... حضرت سیِّدُنا ابن ابو مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے منقول ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ" کا معنی یہ بیان فرمایا کہ سورج کو جہنم میں لپیٹ دیا جائے گا۔ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ" کا معنی یہ بیان کیا کہ ستارے جہنم میں جھڑ کر گر پڑیں گے اور ہر وہ شے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ پوجا جاتا ہے وہ جہنم میں ہوگی سوائے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی والدہ مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے، بالفرض اگر وہ بھی اپنی عبادت کیے جانے پر راضی ہوتے تو اُس میں داخل ہوتے۔[3]

﴿72﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا "اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اذا الشمس کورت، ۵/ ۲۲۰، حدیث: ۳۳۴۴

2 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الواقعۃ، ۵/ ۱۹۳، حدیث: ۳۳۰۸

3 ...تفسیر ابن ابی حاتم، پ۳۰، التکویر، تحت الآیۃ: ۲، ص۳۴۰۲، رقم: ۱۹۱۴۱

پاک قیامت کے دن سورج، چاند اور ستاروں کو لپیٹ کر سمندر میں ڈال دے گا پھر دَبُور نامی ہوا بھیجے گا، یہ ہوا سمندر میں پھونکے گی یہاں تک کہ وہ آگ بن جائے گا۔

بعض علما نے فرمایا: جب سورج کو سمندر میں ڈالا جائے گا تو اس سے سمندر کھولنے لگے گا حتّٰی کہ آگ بن جائے گا۔

﴿73﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا۔[1]

قیامت سے پہلے چھ نشانیاں:

﴿74﴾... حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی، لوگ اپنے بازاروں میں ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی چلی جائے گی، ابھی وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ پہاڑ سطحِ زمین پر گر پڑیں گے، زمین میں زلزلہ آجائے گا، جنات ڈر کر انسانوں کی اور انسان خوف کے مارے جنات کی پناہ ڈھونڈیں گے، چوپائے، پرندے اور وحشی جانور ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ قرآن پاک فرماتا ہے: وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں۔(پ۳۰، التکویر:۵)) یعنی ایک ساتھ مل جائیں گے ۔ فرمانِ الٰہی ہے: وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں چھوٹی پھریں۔(پ۳۰، التکویر:۴)) یعنی ان کے مالک انہیں چھوڑ دیں گے۔ نیز فرماتا ہے: وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب سمندر سلگائے جائیں۔ (پ۳۰، التکویر:۶))۔ جنات انسانوں سے کہیں گے: چلو سمندر کی طرف چلتے ہیں، جب وہ سمندر پر پہنچیں گے تو وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہو گا، ابھی وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ زمین ساتویں زمین تک اور آسمان ساتویں آسمان تک پھٹ پڑیں گے، وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ایک ہوا چلے گی جو انہیں موت کی نیند سلادے گی۔

﴿75﴾... اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ (پ۳۰، الانشقاق:۱۹)　ترجمۂ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے۔

حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: آسمان پھٹے گا پھر اس میں شگاف پڑے گا

---

[1]... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر بحسبان، ۲/ ۳۷۸، حدیث: ۳۲۰۰

اور وہ سرخ ہو جائے گا۔

آسمان کے بدلتے رنگ:

﴿76﴾... حضرت سیّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: آسمان کے کئی رنگ ہوں گے، گلی ہوئی چاندی کی طرح، رنگے ہوئے چمڑے کی طرح، پھر وہ کمزور ہو کر پھٹ جائے گا اور اس کی حالت بدلتی چلی جائے گی۔

﴿77﴾... حضرت سیّدُنا محمد بن کعب قرظی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر اندھیرے میں ہو گا، آسمانوں کو لپیٹ دیا جائے گا، ستارے جھڑ جائیں گے، سورج و چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی اور ایک منادی ندا دے گا تو لوگ اس کی آواز کے پیچھے ہو لیں گے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے:

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۰۸)	ترجمۂ کنز الایمان: اُس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی۔

باب نمبر 10:

چھ (6) آیاتِ مبارکہ کی تفسیر

﴿1﴾...

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۸)	ترجمۂ کنز الایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔

﴿2﴾...

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۷)	ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے۔

﴿3﴾...

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۴)	ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سِجِل فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے۔

﴿4﴾...

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ (پ۳۰، الانشقاق: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب زمین دراز کی جائے۔

﴿5﴾...

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ (پ۲۹، الحاقۃ: ۱۳، ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ اُٹھا کر دفعۃً چورا کر دیئے جائیں۔

﴿6﴾...

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ (پ۳۰، الفجر: ۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے۔

زمین بدل دی جائے گی:

﴿79-78﴾... فرمان باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔

اس فرمان کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: زمین کو ایسی زمین سے بدلا جائے گا جو چاندی کی طرح سفید ہو گی، اس میں نہ تو حرام خون بہایا گیا ہو گا اور نہ اس زمین پر کوئی گناہ ہوا ہو گا۔

﴿80﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: وہ زمین ایسی سفید ہو گی گویا چاندی کی ڈلی ہو۔

﴿81﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ایک یہودی عالم بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوا اور کہا: جب اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ "یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ[1]" تو آپ کے خیال میں اس وقت مخلوق کہاں ہو گی؟ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ کریم کے

1... ترجمۂ کنزالایمان: یعنی جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا۔ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۸)

مہمان ہوں گے، جو ربِّ کریم کے پاس ہے وہ انہیں ہر گز عاجز نہیں کرے گا۔[1]

﴿82﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بروزِ قیامت اللہ پاک اس زمین کو چاندی کی ایسی زمین سے بدل دے گا جس پر گناہ نہیں کیا گیا ہو گا۔

﴿83﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس روز زمین چاندی کی طرح سفید ہو گی۔[2]

﴿84﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ زمین چاندی کی ہو گی اور جنت سونے کی ہے۔

﴿85﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: زمین چاندی کی طرح ہو گی اور آسمان بھی اسی طرح ہوں۔

﴿86﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ اس زمین کو لپیٹ دیا جائے گا اور اس کے پہلو میں دوسری زمین بچھا دی جائے گی، لوگوں کو اِس زمین سے نکال کر اُس دوسری زمین میں جمع کیا جائے گا۔

سرخی مائل سفید زمین:

﴿87﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بروزِ قیامت لوگوں کا حشر سرخی مائل سفید چٹیل زمین پر ہو گا جو آٹے کی صاف روٹی کے مانند ہو گی[3]۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اس میں کسی کے لیے کوئی نشانی نہ ہو گی۔

﴿88﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت مبارکہ:

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد ہموار جگہ ہے۔

1... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۱۳، ابرٰھیم، تحت الآیۃ: ۴۸، ۷/ ۲۲۵۳، حدیث: ۱۲۳۱۲

2... تفسیر طبری، پ۱۳، ابرٰھیم، تحت الآیۃ: ۴۸، ۷/ ۴۸۳، حدیث: ۲۰۹۷۶

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب یقبض اللہ الارض، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۶۵۲۱

﴿89﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اللہ پاک کے فرمان: "یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس زمین میں کمی بیشی کی جائے گی، اس زمین کے ٹیلے، پہاڑ، وادیاں، درخت اور اس میں موجود ہر شے ختم ہو جائے گی۔ پھر چاندی جیسی سفید زمین کھال کی طرح بچھادی جائے گی جس پر خون بہا ہو گا نہ ہی کبھی گناہ نہ ہوا ہو گا اور آسمانوں کے چاند، سورج اور ستارے سب ختم ہو جائیں گے۔

﴿90﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو زمین کو کھال کی طرح بچھا دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کو جمع فرمائے گا۔[1]

﴿91﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت عظمتِ رحمٰن کے لیے زمین کو خوب پھیلا دیا جائے گا، پھر انسان کے لیے صرف اپنے قدم رکھنے جتنی ہی جگہ ہو گی، پھر لوگوں میں سب سے پہلے مجھے بلایا جائے گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر مجھے سجدہ سے سر اٹھانے کا اذن ملے گا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے ربّ! مجھے اس یعنی جبریل نے بتایا کہ تو نے اسے میرے پاس بھیجا تھا۔ اس وقت حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام رب کریم کے دائیں جانب ہوں گے، خدا کی قسم! جبرائیل نے اس سے پہلے کبھی اللہ پاک کا دیدار نہیں کیا ہو گا۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہیں گے کچھ کلام نہیں کریں گے، حتّٰی کہ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: تم نے سچ کہا۔ پھر اللہ کریم مجھے شفاعت کی اجازت دے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! تیرے بندوں نے زمین کے گوشوں میں تیری عبادت کی ہے۔ پس یہی مقام محمود ہے۔[2]

زمین روٹی بن جائے گی:

﴿92﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے روایت کیا کہ رَسُولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت زمین ایک روٹی کی طرح ہو گی، جنتیوں کی مہمانی کے لیے اللہ پاک اسے اپنے دستِ قدرت سے پلٹے گا جس طرح تم میں سے کوئی دستر خوان میں روٹی کو پلٹتا ہے۔[3]

1 ...مستدرک، کتاب الاھوال، ٥/ ٧٩٤، حدیث: ٨٧٥٦

2 ...مستدرک، کتاب الاھوال، ذکر المقام المحمود، ٥/ ٧٨٨، حدیث: ٨٧٤٢

3 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب یقبض اللہ الارض، ٤/ ٢٥٢، حدیث: ٦٥٢٠

علامہ داؤدی نے فرمایا: یہاں ”مہمانی“ سے وہ اشیاء مراد ہیں جو کھانا شروع کرنے سے قبل مہمانوں کو پیش کی جاتی ہیں۔ مطلب یہ کہ بندہ میدانِ محشر میں ان کو کھائے گا اور اسی حال میں جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابن مرجان کا قول ہے کہ زمین کو روٹی بنا دیا جائے گا اور مومن اپنے پاؤں کے سامنے سے کھائے گا اور حوض سے سیراب ہو گا۔

حافظ علامہ ابن حجر رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه فرماتے ہیں: اس حدیث پاک سے مستفاد ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو میدانِ حشر میں طویل عرصہ تک رہنے کے دوران بھوک کا عذاب نہیں دیا جائے گا، بلکہ اللہ کریم اپنی قدرت سے زمین کی فطرت کو تبدیل کر دے گا حتّٰی کہ مسلمان اس میں سے اپنے قدموں کے نیچے سے بغیر محنت و بغیر تکلیف کے جب تک ربِّ کریم چاہے گا کھائیں گے۔ اس حدیث پاک کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ

﴿93﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه نے فرمایا کہ ”زمین سفید روٹی ہو جائے گی مومن اپنے قدموں کے نیچے سے لے کر کھائے گا۔“

﴿94﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه بیان کرتے ہیں: اس زمین کو بدل کر سفید روٹی جیسا کر دیا جائے گا، مسلمان اس میں سے کھاتے رہیں گے حتّٰی کہ حساب سے فارغ ہو جائیں۔

روزِ محشر کھانے پینے اور پہننے والے:

﴿95﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللهُ عَنۡه بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت لوگوں کو جمع کیا جائے گا، وہ اس قدر بھوکے ہوں گے کہ پہلے کبھی اتنے بھوکے نہ تھے، ایسے برہنہ ہوں گے کہ اس سے پہلے ایسے برہنہ کبھی نہ ہوئے، ایسے پیاسے ہوں گے کہ اس سے قبل ایسے پیاسے نہ ہوئے ہوں گے اور ایسے تھکے ہارے ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی ایسے نہ تھکے ہوں گے۔ پس جس نے اللہ کے لئے کسی کو کھلایا ہو گا اللہ پاک اسے کھلائے گا، جس نے اللہ کے لئے کسی کو پلایا ہو گا اللہ کریم اسے پلائے گا، جس نے اللہ کے لئے کسی کو لباس پہنایا ہو گا ربِّ کریم اسے لباس پہنائے گا اور جس نے اللہ کے لئے عمل کیا ہو گا اللہ پاک اسے کافی ہو گا اور جس نے اللہ کے دین کی مدد کی ہو گی تو اللہ کریم اس دن اسے راحت عطا فرمائے گا۔

﴿96﴾... حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللهُ عَنۡه نے مذکورہ بالا آیتِ مقدسہ کی تفسیر میں فرمایا: آسمان جنتیں ہو

جائیں گے، سمندر آگ ہو جائے گا اور اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا۔

﴿97﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت پوری زمین آگ ہو جائے گی۔

﴿98﴾... حضرت سیِّدُنا کَعب اَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سمندر کی جگہ آگ ہو گی۔

کفار کے چہروں پر گرد و غبار:

﴿99﴾... حضرت سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے فرمان:

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ (پ۲۹، الحآقۃ:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کر دیئے جائیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: زمین اور پہاڑ غبار بن کر کفار کے چہروں پر آجائیں گے یہ گرد و غبار مسلمانوں کے چہروں پر نہ ہو گا اور اللہ کریم کے اس فرمان میں بھی یہی بیان ہے:

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ (پ۳۰، عبس: ۴۰، ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد پڑی ہو گی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے۔

﴿100﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کے فرمان: "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ (1)" کی تفسیر میں فرمایا: زمین اور پہاڑ تھر تھرائیں گے اور یہ زلزلہ ہو گا۔ "تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ (2)" یعنی زمین اور پہاڑ یکبارگی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

لوگ پل صراط کے پاس ہوں گے:

﴿101﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور پوچھا: جس روز اِس زمین کو دوسری زمین سے بدلا جائے گا اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ پل صراط کے پاس اندھیرے میں ہوں گے۔ (3)

1... ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی۔ (پ۳۰، النزعت:۶)

2... ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔ (پ۳۰، النزعت:۷)

3... مسلم، کتاب الحیض، باب بیان صفۃ منی الرجل والمراۃ... الخ، ص۱۴۲، حدیث:۷۱۶

﴿102﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم! اللہ پاک کے فرمان: ”یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ“ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا پل صراط پر۔[1]

﴿103﴾... حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْه نے حدیث پاک کے اس جزء کہ ”وہ پل صراط پر ہوں گے“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: یہ کلام بطریقِ مجاز ہے، مراد یہ ہے کہ وہ پل صراط عبور کر چکے ہوں گے، اس صورت میں یہ حدیث پاک، حدیثِ ثوبان کے موافق ہو جائے گی جس میں ذکر ہے کہ وہ ”پل صراط کے پاس ہوں گے“ کیونکہ اس حدیث پاک میں ایک بات زائد ہے اور وہ ثابت بھی ہے لہٰذا اسی کی طرف رجوع کرنا متعین ہے، ایک دوسری وجہ یہ ہے کہ ایسا اس حشر کے وقت ہوگا جب لوگوں کو دنیاوی زمین سے میدانِ محشر والی زمین کی طرف منتقل کیا جائے گا۔

زمین و آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے:

﴿104﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ پاک زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟[2]

﴿105﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْه بیان کرتے ہیں: اللہ کریم بروزِ قیامت آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر (اپنی شان کے مطابق) انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر ربّ تعالیٰ زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لے گا (جیسے اس کی شان ہے) پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟[3]

﴿106﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنی مٹھی میں لے گا، پھر ارشاد

---

1 ...مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب فی البعث والنشور... الخ، ص ١١٥٠، حدیث: ٧٠٥٦

2 ...بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ملک الناس، ٤/ ٥٣٣، حدیث: ٧٣٨٢

3 ...مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار... الخ، ص ١١٤٩، حدیث: ٧٠٥١

فرمائے گا: میں **اللہ** ہوں، رحمٰن ہوں، بادشاہ ہوں، قدّوس ہوں، میں ہی امان دینے والا ہوں، میں ہی حفاظت کرنے والا، میں ہی عزت والا، میں عظمت والا اور میں ہی تکبر والا ہوں، میں ہی ہوں جس نے دنیا کو پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ نہ تھی اور میں ہی اسے پھر لوٹاؤں گا۔ کہاں ہیں بادشاہ؟ کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟[1]

لپیٹنے سے کیا مراد ہے؟

امام قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لپیٹنے سے مراد ہے "چلے جانا اور ختم ہو جانا" اہلِ عرب کہتے ہیں: قَدِ انْطَوٰی عَنَّا مَا کُنَّا فِیْہِ وَجَاءَ نَا غَیْرُہٗ یعنی ہم جس حال میں تھے ہماری وہ حالت ختم ہوگئی اور ہمارے پاس دوسرا حال آ گیا۔

(حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) احادیث میں جہاں ہاتھ اور دائیں، بائیں کا ذکر کیا ہے تو یہ ان صفات کے باب سے ہے جن کے ظاہر کا اعتقاد ہم نہیں رکھتے بلکہ ان کا معنیٰ **اللہ** کریم کے سپرد کرتے ہیں کہ وہی مراد جانتا ہے یا ان صفات کی ایسی تاویل کرتے ہیں جو شانِ اُلُوہِیَّت کے لائق ہو۔ اس امر کی تحقیق میں نے "الاتقان" میں کر دی ہے۔

تبدیلی زمین کے متعلق اقوال

حضرت ابن ابو حمزہ کی رائے:

بدل جانے والی زمین کے بارے میں وارد احادیث اور آثار باہم مختلف ہیں، یہ اختلاف سلف صالحین سے ہی چلا آ رہا ہے کہ آیا اس زمین کی حقیقت ہی بدل جائے گی یا پھر اس کی صفات تبدیل ہوں گی؟ پہلے قول کو حضرت سیِّدُنا ابن ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے راجح قرار دیا اور اشارہ فرمایا کہ دنیاوی زمین تھر تھرائے گی اور ختم ہو جائے گی اور حشر کے لیے نئی زمین بنائی جائے گی کیونکہ وہ دن عدل اور حق کے ظہور کا ہو گا تو حکمت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ یہ عدل و انصاف ایسی سرزمین میں ہو جو گناہوں اور ظلم سے پاک صاف ہو اور اس لیے بھی کہ **اللہ** پاک کی اپنے ایماندار بندوں پر تجلی ایسی زمین پر ہو جو اس کی عظمت کے لائق ہو۔

حافظ ابن حجر کی رائے:

حضرت سیِّدُنا حافظ ابن حجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: زمین تبدیل ہونے والی حدیث اور ان احادیث میں

---

[1] ...العظمة لابی الشیخ، ذکر شان ربنا تبارک وتعالٰی...الخ، ص٦١، حدیث: ١٣٤

جن میں زمین کو دراز کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کا ذکر ہے باہم کوئی منافات نہیں ہے، کیونکہ دنیاوی زمین کے بیان کردہ اوصاف کی تبدیلی کے بعد لوگوں کو جھڑکتے ہوئے محشر کی زمین کی طرف جمع کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ وہ احادیث جن میں سے بعض میں زمین کا روٹی بننا، بعض میں غبار بن جانا اور بعض میں آگ بن جانا آیا ہے ان میں بھی باہم منافات نہیں ہے کیونکہ ان تمام ہی احادیث کے درمیان تطبیق کرنا ممکن ہے، وہ یوں کہ زمین کا بعض حصّہ روٹی، بعض غبار اور بعض حصّہ آگ ہو جائے گا اور جو حصّہ آگ بنے گا حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی روایت کے مطابق وہ سمندر کی زمین ہو گی۔

امام قرطبی کی رائے:

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ان احادیث مبارکہ کے درمیان "صاحب الافصاح (یعنی حسین بن قاسم طبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)" نے تطبیق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ زمین و آسمان کا تبدیل کیا جانا دو بار ہو گا:

پہلی تبدیلی یہ ہو گی کہ زمین و آسمان کے اوصاف کو تبدیل کر دیا جائے گا، اور یہ معاملہ موت یا غشی کا صور پھونکنے سے پہلے ہو گا، یہ تبدیلی یوں ہو گی کہ تارے جھڑ جائیں گے، سورج و چاند بے نور ہو جائیں گے اور آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا، پھر اسے سروں پر سے کھینچ لیا جائے گا، پہاڑ چلنے لگیں گے، سمندر آگ کے ہو جائیں گے، زمین میں زلزلہ آئے گا اور وہ پھٹ جائے گی، یہاں تک کہ اس کی موجودہ حالت باقی نہیں رہے گی۔ پھر دو نفخوں کے درمیانی عرصے میں آسمان اور زمین کو لپیٹ دیا جائے گا اور آسمان کو دوسرے آسمان سے بدل دیا جائے گا۔ اللہ پاک کے اس فرمان میں یہی بیان ہوا ہے کہ

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (پ۲۴، الزمر: ۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نور سے۔

زمین کو بدل کر کھال کی طرح دراز کر دیا جائے گا اور پہلی حالت پر واپس لوٹا یا جائے گا کہ جیسے پہلے اس میں قبریں، اس کی پشت پر انسان اور پیٹ میں مردے تھے۔

دوسری تبدیلی اس وقت ہو گی جب لوگ میدانِ محشر میں ہوں گے، اس وقت زمین کو "ساهرة" نامی زمین سے بدل دیا جائے گا، لوگ اس پر منتقل ہو جائیں گے، وہ خالص سفید چاندی کی ہو گی، اس میں نہ تو حرام خون بہایا گیا ہو گا اور نہ کبھی گناہ کیا گیا ہو گا، اس تبدیلی کے وقت لوگ پل صراط پر ہوں گے جبکہ وہ تمام مخلوق

کے لیے کافی نہ ہوگا۔ جو بچ جائیں گے وہ پل صراط کے اس حصے پر ہوں گے جو جہنم پر نصب ہوگا، جہنم اس وقت پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہوگا جبکہ زمین کے بارے میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: بلاشبہ وہ زمین آگ کی ہوگی۔ جب نجات یافتہ لوگ پل صراط پار کر جائیں گے اور جہنمیوں کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور جنتی پل صراط کے دوسری طرف کھڑے ہوں گے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حوضوں سے پانی پیتے ہوں گے اس وقت زمین کو سفید آٹے کی روٹی کی مانند تبدیل کر دیا جائے گا، جنتی لوگ اپنے قدموں کے نیچے سے اٹھا کر اسے کھاتے ہوں گے اور ان کے جنت میں داخلے کے وقت وہ زمین ایک روٹی بن جائے گی جس سے جنت میں داخل ہونے والے سارے لوگ کھائیں گے، جنتی بیل اور جنتی مچھلی کی کلیجی ان کا سالن ہوگا۔

ماقبل مذکور مسلم شریف کی دو احادیث کے درمیان تطبیق کی صورت کے بارے میں امام بیہقی کا کلام پہلے آچکا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان تمام احادیث کا تعارض ختم ہوا۔

﴿107﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مساجد کے سوا تمام ہی زمین فنا کر دی جائے گی اور مساجد کو ایک دوسری سے ملا دیا جائے گا۔[1]

باب نمبر 11:

چند فرامین باری تعالٰی کی تفسیر

﴿1﴾...

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَاۙ(۱) وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَاۙ(۲) (پ۳۰، الزلزال: ۱، ۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔

﴿2﴾...

وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْۙ(۴) (پ۳۰، الانشقاق: ۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔

﴿3﴾...

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ(۱) (پ۱۷، الحج: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

[1]...معجم اوسط، ۳/ ۱۰۷، حدیث: ۴۰۰۹

﴿4﴾...

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۴تا۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن (سوراخ) کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرّے پھیلے ہوئے۔

﴿5﴾...

یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ (پ۲۹، المزمل: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا۔

﴿6﴾...

وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ۙ﴿۱۰۵﴾ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِیْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا ؕ﴿۱۰۷﴾ یَوْمَىٕذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۰۵تا۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ انہیں میرا ربّ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز۔

﴿7﴾...

وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ﴿۴۷﴾ (پ۱۵، الکھف: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے اور ہم انہیں اٹھائیں گے تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے۔

﴿8﴾...

وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ (پ۲۰، النمل: ۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال۔

﴿9﴾...

وَّ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔

(پ۳۰، النبا: ۲۰)

﴿10﴾...

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی (دھنی ہوئی) اُون۔

(پ۳۰، القارعۃ: ۱تا۵)

زمین مردے باہر نکال دے گی:

﴿09-108﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ”اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾“[1] کی تفسیر میں فرمایا: زمین کا سب سے نچلا حصّہ حرکت کرے گا اور ”وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾“[2] کی تفسیر میں فرمایا: بوجھ سے مراد مردے ہیں۔

﴿110﴾... وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین اپنا بوجھ باہر پھینک دے گی۔ کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: یعنی مردے اور خزانے نکال دے گی۔

﴿111﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ”وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾“[3] کی تفسیر میں فرمایا: زمین سونے کے کنگن باہر ڈال دے گی۔

﴿112﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اللہ پاک کے فرمان ”رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾“ میں لفظ ”رُجَّت“ کا معنیٰ تھرتھرانا کیا ہے اور ”بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾“ میں ”بُسَّت“ کا معنیٰ یہ کیا کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں

1... ترجمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔ (پ۳۰، الزلزال: ۱)

2... ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔ (پ۳۰، الزلزال: ۲)

3... ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔ (پ۳۰، الانشقاق: ۴)

گے اور ''فَکَانَتۡ ھَبَآءً ''میں ''ھَبَآءً '' کا معنیٰ یہ کیا کہ (پہاڑ غبار بن کر) سورج کی شعاعوں کی طرح پھیل جائیں گے۔

﴿113﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا نے فرمایا: ''ھَبَآءً '' آگ کے شراروں سے اڑنے والے ذرّات کو کہتے ہیں، جب وہ گرتے ہیں تو کچھ بھی نہیں ہوتے یعنی معدوم ہو جاتے ہیں۔

﴿114﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا نے اللہ پاک کے فرمان: ''کَثِیۡبًا مَّهِیۡلًا ﴿۱۴﴾ '' کا معنیٰ بہتی ریت بیان کیا ہے۔

﴿115﴾... حضرت سیِّدُنا ابن جریر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا بیان ہے کہ قریش نے استفسار کیا: یا محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡكَ وَسَلَّم) بروزِ قیامت آپ کا ربّ ان پہاڑوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ یَنۡسِفُهَا رَبِّیۡ نَسۡفًا ﴿۱۰۵﴾ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰی فِیۡهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمۡتًا ﴿۱۰۷﴾ یَوۡمَئِذٍ یَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا ﴿۱۰۸﴾

(پ۱۶، طٰہٰ: ۱۰۵ تا ۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ انہیں میرا ربّ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز۔

﴿116﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا نے مذکورہ آیتِ مبارکہ میں الفاظ کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''قَاعًا'' بمعنیٰ ہموار ہے، ''صَفۡصَفًا'' ایسی زمین جس پر نباتات کا نام و نشان تک نہ ہو، ''عِوَجًا'' بمعنیٰ نیچی ''اَمۡتًا'' بمعنیٰ اونچائی ''خَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ'' میں خَشَعَتۡ بمعنیٰ ٹھہر جانا اور ''هَمۡسًا'' بمعنیٰ پست و ہلکی آواز۔

﴿117﴾... ایک اور روایت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے منقول ہے کہ ''هَمۡس'' کا معنیٰ قدموں کی چاپ ہے۔

﴿118﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے اللہ کریم کے فرمان: ''وَ تَرَی الۡاَرۡضَ بَارِزَةً ۙ'' (پ۱۵، الکھف: ۴۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے۔'' میں مذکور لفظ ''بَارِزَةً'' کی تفسیر میں فرمایا: یعنی زمین پر کوئی عمارت ہوگی نہ کوئی درخت۔

﴿119﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کا بیان ہے کہ رَسُوۡلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین

تمہیں یوں ہچکولے دے گی جیسے گائے مست ہو کر اچھلتی کودتی ہے۔ یعنی زمین پر زلزلہ طاری ہو جائے گا۔[1]

زمین اندر سے خالی ہو جائے گی:

﴿120﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **اللہ** پاک کے فرمان: ”اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، الانشقاق:۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب آسمان شق ہو“ کی تفسیر میں فرمایا: سب سے پہلے میرے لیے زمین کھلے گی، میں اپنی قبر میں بیٹھ جاؤں گا، پھر میرے سر کی جانب سے آسمان کی طرف ایک دروازہ کھولا جائے گا حتّٰی کہ میں عرش کو دیکھوں گا، پھر میرے نیچے کی سمت میرے لیے ایک دروازہ کھولا جائے گا حتّٰی کہ میں ساتویں زمین کو دیکھ لوں گا، پھر میرے لیے ایک دروازہ کھولا جائے گا حتّٰی کہ میں ثریٰ (یعنی ساتوں زمینوں کے نیچے کی مٹی) دیکھ لوں گا، پھر میرے لیے میری دائیں سمت ایک دروازہ کھولا جائے گا حتّٰی کہ میں جنت کو اور جنت میں اپنے صحابہ کے گھروں کو دیکھوں گا، بلاشبہ زمین مجھے لے کر حرکت کرے گی تو میں اس سے کہوں گا: اے زمین! تجھے کیا ہوا ہے؟ وہ عرض کرے گی: مجھے میرے ربّ نے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میرے بطن میں ہے، میں اسے باہر نکال دوں اور خالی ہو جاؤں، جیسا کہ میں ابتداء میں تھی کہ مجھ میں کوئی چیز نہیں تھی، پس یہی **اللہ** کریم کے اس فرمان کا معنٰی ہے کہ ”وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ (پ۳۰، الانشقاق:۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔“[2]

زلزلہ صور پھونکے سے پہلے یا بعد؟

آیاتِ مذکورہ میں جس زلزلہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اس کے واقع ہونے میں اختلاف ہے کہ یہ دوسری بار صور پھونکے جانے اور لوگوں کے قبروں سے اٹھنے کے بعد ہو گا یا یہ زلزلہ پہلی بار صور پھونکے جانے کے وقت ہو گا؟ علامہ حلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پہلے قول کو اور امام ابن عربی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دوسرے قول کو اختیار کیا ہے جبکہ علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختار یہ ہے کہ زلزلہ پہلی بار صور پھونکے جانے سے بھی پہلے آئے گا، کیونکہ یہ زلزلہ قیامت کی ایسی علامت ہے جس کا وقوع دنیا میں ہو گا۔ اس پر قرینہ یہ ہے کہ دودھ پلانے

1... مسند بزار، مسند ابی ھریرۃ، ۱۵/۱۵۱، حدیث: ۸۴۷۹

2... کتاب الدیباج للختلی، الجزء الثالث، ص ۱۰۲، حدیث: ۳۴

والیوں کا دودھ پیتے بچوں کو بھول جانا اور حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جانا، یہ سب امور دنیا میں ہوں گے ان میں سے کوئی بھی معاملہ آخرت میں نہیں ہو گا۔

علامہ حلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ سورہ حج کی آیت میں مذکورہ اُمور دودھ پلانے والی عورتوں کا اپنے دودھ پیتے بچّے وغیرہ کو بھول جانا، یہ بطورِ مجاز اور تمثیل کے ہے، یہاں قیامت کی شدید گھبراہٹ وہولناکی کو بیان کیا جارہا ہے، یہ کلام (صنعت بلاغت) ہے اور یہ حقیقت کے قبیل سے نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کا یہ فرمان ہے:

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ (پ۲۹، المزمل: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

قیامت کے دن بچہ حقیقۃً بوڑھا نہیں ہو گا بلکہ یہاں اس دن کی ہولناکیوں کی شدت کے پیش نظر اسے مجازاً ذکر کیا جارہا ہے۔ علامہ حلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے درج ذیل حدیث پاک سے استدلال کیا ہے۔

﴿121﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں تھے کہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ﴿۱﴾ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ﴿۲﴾ (پ۱۷، الحج: ۱، ۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی اپنا گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے۔

اس وقت دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو وہ کون سا دن ہو گا؟ یہ وہ دن ہو گا جس میں اللہ پاک حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: جہنمی گروہ کو الگ کر دو![1]

ہر ہزار میں سے 999 جہنمی:

﴿122﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

[1]... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحج، ۵/ ۱۱۳، حدیث: ۳۱۷۹

فرمایا: اللہ کریم بروزِ قیامت ارشاد فرمائے گا: اے آدم! کھڑے ہو جاؤ اور اپنی اولاد میں سے جہنمی گروہ کو الگ کرو۔ وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! دوزخی گروہ کیا ہے؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ پس ہزار میں سے ایک فرد باقی رہ جائے گا، اس وقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا، ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ نشہ میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے، مگر یہ کہ ربِّ کریم کی پکڑ سخت ہے۔ لوگوں پر یہ بات گراں گزری تو انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں جائیں گے اور ایک باقی رہ جائے گا تو وہ ایک کون ہو گا؟ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہزار یاجوج وماجوج میں سے ہوں گے اور وہ ایک تم میں سے ہو گا، تم تعداد میں دیگر امّتوں کے مقابلے میں ایسے ہو جیسے سفید رنگ کے بیل میں سیاہ بال۔ یا فرمایا: سیاہ رنگ کے بیل میں سفید بال۔[1]

دوسرے قول کو اختیار کرنے والے یعنی علامہ ابن عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ حدیث پاک اس پر دلالت نہیں کر رہی کہ مذکورہ زلزلہ دوزخی لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے کے حکم کے وقت ہو گا بلکہ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ زلزلہ اُسی دن ہو گا اور دوزخی گروہ کو جہنم میں داخل کرنے کا حکم زلزلہ کے بعد ہو گا۔ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اس زلزلہ کی خبر دی جو پہلی بار صور پھونکے جانے کے وقت ہو گا تو آپ نے ان بڑی مصیبتوں اور گھبراہٹوں کا بھی ذکر فرمایا جو اس دن ہوں گی، ان میں سے ایک ہولناک بات حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اس بات کا حکم دیا جانا بھی ہے کہ دوزخی گروہ کو دوزخ میں بھیج دو، پس یہ کام اس دن ہو گا اور اس حدیث سے لازم نہیں آتا کہ یہ حکم نفخۂ اولیٰ کے بالکل متصل (یعنی ساتھ ملا) ہو۔

باب نمبر 12: سب سے پہلے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی قبرانور سے تشریف لائیں گے

﴿123﴾... رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس پر سے زمین کھلے گی وہ میں ہوں۔[2]

﴿124﴾... رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو سب سے

1... بخاری، کتاب التفسیر، باب وتری الناس... الخ، ۳/۲۷۷، حدیث: ۴۷۴۱، ملتقطاً

2... مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق، ص ۹۶۲، حدیث: ۵۹۴۰

پہلے میں اپنی قبر سے نکلوں گا۔[1]

﴿125﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شان سے مسجد میں داخل ہوئے کہ آپ کی دائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کا ہاتھ تھام رکھا تھا جبکہ بائیں جانب حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کا ہاتھ بھی پکڑا ہوا تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان دونوں پر سہارا لیے ہوئے تھے، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ہم یونہی اٹھائے جائیں گے۔[2]

صدیق و فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ساتھ اٹھوں گا:

﴿27-126﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں ابو بکر اور عمر کے درمیان اٹھایا جاؤں گا، پھر میں بقیعِ غرقد والوں کے پاس جاؤں گا تو انہیں بھی اٹھا کر میرے ساتھ کر دیا جائے گا، پھر میں اہلِ مکہ کی طرف دیکھوں گا حتّٰی کہ وہ بھی میرے پاس آجائیں گے پس میں مکہ و مدینہ والوں کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔[3]

﴿128﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن منکدر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں (قبروں سے اٹھانے کے لیے دی جانے والی) چنگھاڑ سنوں گا تو بقیع کی طرف نکل آؤں گا اور میرا حشر (اٹھنا) ان کے ساتھ ہوگا۔[4]

﴿129﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میرا حشر ابو بکر اور عمر کے درمیان ہوگا حتّٰی کہ میں مکہ و مدینہ کے درمیان کھڑا ہو جاؤں گا تو اہلِ مدینہ اور اہلِ مکہ (میرے پاس) آجائیں گے۔[5]

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل النبی، ۵/۳۵۲، حدیث: ۳۶۳۰

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر کلیھما، ۵/۳۷۸، حدیث: ۳۶۸۹

3 ...مسند حارث، کتاب البعث، باب کیف البعث، ص ۱۰۰۰، حدیث: ۱۱۲۰

4 ...مسند حارث، کتاب البعث، باب کیف البعث، ص ۱۰۰۱، حدیث: ۱۱۲۱

5 ...مسند حارث، کتاب البعث، باب کیف البعث، ص ۱۰۰۰، حدیث: ۱۱۲۰، ملخصاً

70ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں:

﴿130﴾... حضرت سیّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: کوئی فجر طلوع نہیں ہوتی مگر آسمان سے 70 ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں، وہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر انور سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور قبر انور کے گرد جمع ہو کر آپ کے لیے دعا کرتے اور آپ پر درود پڑھتے ہیں حتّٰی کہ شام ہو جاتی ہے تو یہ واپس اوپر چلے جاتے ہیں اور دوسرے 70ہزار فرشتے اتر کر اگلی صبح تک یہی کرتے ہیں اور یہ معاملہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔جب قیامت کا دن آئے گا تو دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 70ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں مزارِ پُرانوار سے باہر تشریف لائیں گے، یہ فرشتے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم و توقیر کرتے ہوں گے۔

باب نمبر13: قبروں سے اٹھتے وقت لوگ کیا کہیں گے؟

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

(پ۱۵، بنی اسرآءیل: ۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے۔

ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ﱃ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

(پ۲۳، یٰسٓ: ۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا۔

مومنوں کو وحشت نہ ہوگی:

﴿131﴾... حضرت سیّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہنے والوں کو نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت اور نہ قبروں میں گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں چنگھاڑ کے وقت مسلمان اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے یہ کہتے اٹھ رہے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور فرمادیا۔[1]

[1]...معجم اوسط، ۶/ ۲۸۰، حدیث: ۸۷۴۲۔ البعث والنشور للبیہقی، باب قول اللہ: ربما یود الذین... الخ، ص۹۲، حدیث: ۸۲، ملتقطاً

﴿132﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا مرفوعًا روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام نے خبر دی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مسلمان کو اس کی موت کے وقت، اس کی قبر میں اور قبر سے نکلتے وقت اُنسیت دیتا ہے۔ یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ انہیں قبروں سے نکلتے وقت دیکھیں گے تو وہ اپنے سروں کو جھاڑتے ہوں گے، کوئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہہ رہا ہو گا اور اس کہنے والے کا چہرہ روشن ہو گا اور کوئی یوں چیختا ہو گا کہ ہائے میری حسرت! اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ پاک کے بارے میں کی اور اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔[1]

باب نمبر 14: لوگوں کو نیتوں، خواہشوں اور اعمال کے مطابق اٹھائے جانے کا بیان

﴿133﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: مسلمانوں کو بروزِ قیامت ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا۔[2]

﴿134﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر جان کا حشر اس کی چاہت پر ہو گا۔ چنانچہ جس نے کفار سے محبت کی وہ کافروں کے ساتھ ہو گا اور اس کا عمل اُسے کچھ نفع نہ دے گا۔[3]

﴿135﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بندے کو اسی (عمل) پر اٹھایا جائے گا جس پر اسے موت آئی تھی۔[4]

سیِّدُنا فضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے روایت ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اِن مراتب (یعنی جہاد، حج یا کسی اور نیک کام) میں سے کسی مرتبے پر مرے گا بروزِ قیامت اسی پر اٹھایا جائے گا۔[5]

1... التذکرۃ للقرطبی، باب یبعث کل عبد علی مامات علیہ، ص ۱۷۹

2... الفوائد لتمام، الجزء الرابع، ۱/ ۱۰۲، حدیث: ۲۲۶

3... معجم اوسط، ۶/ ۳۳۹، حدیث: ۸۹۷۹

4... مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلہا، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی عند الموت، ص ۱۱۷۸، حدیث: ۷۲۳۲

5... مسند احمد، مسند فضالۃ بن عبید الانصاری، ۹/ ۲۴۶، حدیث: ۲۴۰۰۰

﴿136﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جو راہِ خدا میں زخمی ہو اور اللہ پاک اپنی راہ میں زخمی ہونے والے کو بہتر جانتا ہے، وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہو گا، جس کا رنگ تو خون جیسا مگر خوشبو مشک جیسی ہو گی۔[1]

راہِ حج میں فوت ہونے والا تلبیہ پڑھتا اُٹھے گا:

﴿137﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: ایک احرام والے کو اس کی اونٹنی نے گرا دیا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ انتقال کر گیا، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِسے پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو، اسے دو کپڑوں میں کفناؤ، اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کے سر کو ڈھانپنا کیونکہ بروزِ قیامت یہ اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ تلبیہ پڑھتا ہو گا۔[2]

﴿138﴾ ... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک موذن اور تلبیہ پڑھنے والے بروز قیامت اپنی قبروں سے یوں اٹھیں گے کہ موذن اذان کہتا اور تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ پڑھتا ہو گا۔[3]

نشہ کرنے والے کا عبرتناک انجام:

﴿139﴾ ... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ جو دنیا سے نشہ کی حالت میں گیا وہ قبر میں بھی نشہ کی حالت میں ہو گا اور جب اُسے قبر سے اٹھایا جائے گا اس وقت بھی وہ نشہ کی حالت میں ہو گا۔[4]

﴿140﴾ ... حضرت سیِّدُنا صَفْوان بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک مُخَنَّث (یعنی ہجڑے) نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گانا گانے کی اجازت مانگی تو محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اجازت نہیں دی،

1 ...مسلم، کتاب الجھاد، باب فضل الجھاد والخروج فی سبیل اللہ، ص۸۰۳، حدیث: ۴۸۶۲، دون قولہ: والذی نفسی

2 ...بخاری، کتاب جزاء الصید، باب سنة المحرم اذامات، ۱/۶۱۱، حدیث: ۱۸۵۱

3 ...معجم اوسط، ۲/۳۶۶، حدیث: ۳۵۵۸

4 ...مسند الفردوس، ۲/۲۷۶، حدیث: ۵۹۸۸، ملخصًا

جب وہ چلا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان نافرمانوں میں سے جو بغیر توبہ کیے مر جائے گا اللہ پاک بروزِ قیامت اسے ایسے ہی اُٹھائے گا جیسے وہ دنیا میں مُخَنَّث تھا، برہنہ حالت میں، کپڑے کے کسی چیتھڑے سے بھی لوگوں سے پردہ نہ کر سکے گا، جب بھی کھڑا ہو گا تو چکرا کر گر جائے گا۔[1]

باب نمبر15:

اپنے جیسے عمل والوں کے ساتھ حشر ہوگا

﴿1﴾... اللہ کریم فرماتا ہے:

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۲۲) ترجمۂ کنزالایمان: ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ہانکو۔

﴿2﴾... ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ (پ۳۰، التکویر: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب جانوں کے جوڑ بنیں۔

﴿141﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سنا انہوں نے یہ آیت طیبہ تلاوت کی:

وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ (پ۳۰، التکویر: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب جانوں کے جوڑ بنیں۔

پھر فرمایا: اس سے مراد ایسے دو شخص ہیں جو کوئی عمل کرتے ہیں اور اُس کے سبب جنت یا دوزخ میں داخل ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے امیر المؤمنین کو یہ آیت مقدسہ تلاوت کرتے سنا:

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۲۲) ترجمۂ کنزالایمان: ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ہانکو۔

پھر فرمایا: اس سے مراد ظالم اور ان کے ساتھی ہیں۔

﴿142﴾... اسی روایت کو امام سعید بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا کہ جنت میں نیکوکار کو نیکوکار کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور جہنم میں بدکار کو بدکار کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

﴿143﴾... فرمان باری تعالیٰ ہے:

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۲۲) ترجمۂ کنزالایمان: ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ہانکو۔

سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اس کی تفسیر میں فرمایا: اُن کے جوڑوں سے اُن کے جیسے لوگ مراد ہیں۔

[1]... ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب المخنثین، ۳/۲۵۶، حدیث: ۲۶۱۳، ملتقطًا

﴿144﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی: وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (پ۳۰، التکویر: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب جانوں کے جوڑ بنیں۔ پھر فرمایا: ایک جیسوں کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے جیسا عمل کرنے والوں کے ساتھ ہو گا۔" اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۟ؕ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۟ؕ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۟ؕ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۟ۙ (پ۲۷، الواقعۃ: ۷تا۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے۔ [1]

باب نمبر16:

لوگوں کا حشر ننگے پاؤں، ننگے بدن غیر ختنہ شدہ حال میں ہو گا

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے۔

﴿145﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور انہیں وعظ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ پاک کی بارگاہ میں اس حال میں جمع کیے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہو گے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝۱۰۴ (پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا۔

---

[1]... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۲۷، الواقعۃ، تحت الآیۃ: ۱۰/ ۳۳۳۰، حدیث: ۱۸۷۷۴

پھر فرمایا: مخلوق میں سے سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے۔[1]

﴿146﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تمہارا حشر اس حال میں ہو گا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مرد وعورت ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اس دن معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہو گا۔[2]

پسینہ لگام ڈالے ہوئے ہو گا:

﴿147﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سودہ بنت زَمعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہوں گے، انہیں ان کے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہو گی اور وہ پسینہ کانوں کی لو تک پہنچ جائے گا۔ میں نے عرض کی: ہائے ہماری شرمگاہیں! کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: لوگ اس سے غافل ہوں گے، اس دن ہر ایک کو ایک فکر ہو گی وہی اس کو کافی ہو گی۔[3]

نامۂ اعمال میں ذرّہ ذرّہ لکھا ہو گا:

﴿148﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا بیان ہے کہ میں نے رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بروزِ قیامت لوگوں کا حشر اس حال میں ہو گا کہ وہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے پردے کے مقامات کا کیا ہو گا؟ کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: لوگ اس کام سے بے پرواہوں گے۔ میں نے عرض کی: انہیں کیا چیز بے پروا کرے گی؟ فرمایا: اعمال ناموں کا کھلنا جن میں ذرّوں اور رائی کے دانے برابر کی گئی نیکی بدی بھی لکھی ہو گی۔[4]

1... بخاری، کتاب التفسیر، باب کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا، ۳/۲۷۱، حدیث: ۴۷۴۰

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، ۴/۲۵۳، حدیث: ۶۵۲۷

3... معجم کبیر، ۲۴/۳۴، حدیث: ۹۱

4... معجم اوسط، ۱/۲۴۳، حدیث: ۸۳۳

﴿149﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رَسُوۡلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا حشر اس حال میں ہو گا کہ وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ ہوں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ نے عرض کی: کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ تو ارشاد فرمایا: اے فلاں! اس دن ہر ایک کو ایک فکر ہو گی وہی اس کو کافی ہو گی۔ [1]

﴿150﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارا حشر اس حال میں ہو گا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ ہو گے۔ [2]

حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے روایت ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن بغیر ختنہ کے اٹھائے جائیں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مرد عورتوں کی طرف نہیں دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: اس دن ہر ایک کو ایک فکر ہو گی وہی اس کو کافی ہو گی۔ [3]

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی:

﴿151﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کا حشر ننگے پاؤں، ننگے بدن ہو گا۔ ایک خاتون نے عرض کی: یارَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اس حالت میں ایک دوسرے کو کیسے دیکھ سکیں گے؟ ارشاد فرمایا: بے شک آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ پھر آپ نے اپنی مبارک نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔ [4]

فائدہ:

احادیث میں بغیر ختنہ کا جو ذکر آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ختنہ کے وقت جو کھال کاٹی گئی تھی وہ واپس آجائے گی، یونہی جسم سے جدا ہونے والا ہر جز جو زندگی میں الگ ہو گیا تھا مثلاً: بال اور ناخن وغیرہ وہ سب بھی

1... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب التفسیر، باب سورۃ عبس، ۶/۵۰۶، حدیث: ۱۱۶۴۷

2... مسند بزار، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۵/۳۸۹، حدیث: ۲۰۲۳

3... معجم اوسط، ۱/۹۷، حدیث: ۲۹۴، بتغیر

4... معجم کبیر، ۳/۹۰، حدیث: ۲۷۵۵

واپس جسم کا حصہ بن جائیں گے تاکہ ثواب کی لذت اور عذاب کے درد کا ذائقہ چکھیں۔

علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مذکورہ احادیث میں ہے کہ لوگوں کا حشر برہنہ حالت میں ہوگا جبکہ دوسری حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ مُردے اپنے کفنوں میں ملبوس قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ ان دونوں احادیث مبارکہ میں باہم کوئی تضاد نہیں کیونکہ قبروں میں مُردوں کا ملاقات کرنا عالم برزخ میں ہے مگر یہ قبروں سے اٹھیں گے تو برہنہ ہوں گے سوائے شہداء کے، اس کی وضاحت عنقریب آئے گی۔

باب نمبر17: مُردوں کو کفنوں سمیت اٹھائے جانے والی احادیث کا بیان

﴿152﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جب وقتِ وصال قریب آیا تو آپ نے نئے کپڑے منگوائے اور انہیں پہن لیا، پھر فرمایا: میں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بلاشبہ مردے کو انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اس کا انتقال ہوگا۔[1]

مُردوں کو اچھے کفن دو:

﴿153﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنی والدہ کو دفنایا تھا، آپ کے حکم پر والدہ کو نئے کپڑوں کا کفن دیا گیا، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اپنے مردوں کو اچھے کفن دو کیونکہ انہی کفنوں میں اُنہیں اٹھایا جائے گا۔

﴿154﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اپنے مردوں کو اچھے کفن دو کیونکہ بروز قیامت انہیں انہی کفنوں میں اُٹھایا جائے گا۔

حضرت علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ احادیثِ مبارکہ بظاہر اُن احادیث کے خلاف ہیں جن میں انسانوں کے برہنہ اٹھائے جانے کا بیان ہے چنانچہ بعض علمانے ان احادیث مبارکہ کے ظاہر کو لیا ہے جبکہ اکثر علمانے ان احادیث کو شہدا پر محمول کیا (جن میں مردوں کا کفن کے ساتھ اٹھایا جانا مذکور ہے) کیونکہ شہید کے بارے میں حکم ہے کہ اسے انہی کپڑوں میں دفنایا جائے جس میں اسے قتل کیا گیا تاکہ قیامت میں اُس کا اٹھانا

[1]... ابو داود، کتاب الجنائز، باب ما یستحب من تطہیر ثیاب المیت عند الموت، ۳/ ۲۵۴، حدیث: ۳۱۱۴

اس کے خون کے ساتھ ہو۔

سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے شہید کے بارے میں حدیث پاک سنی مگر اسے عموم پر ہی محمول کیا۔

حضرت امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ان احادیث میں تطبیق دی جا سکتی ہے وہ اس طرح کہ بعض کو برہنہ اور بعض کو ان کے کپڑوں میں اٹھایا جائے گا یا پھر یوں کہ سب مردے قبروں سے تو اپنے کپڑوں میں نکلیں گے مگر حشر کی ابتداء میں ہی ان کا لباس تار تار ہو جائے گا چنانچہ وہ برہنہ حالت میں جمع کئے جائیں گے۔

بعض علما نے اس حدیث پاک کہ "میت کو اس کے لباس میں اٹھایا جائے گا" کا معنی یہ بیان کیا کہ یہاں لباس سے مراد عَمَلِ صالح ہے اور اس کی تائید اللہ پاک کے اس فرمان سے ہوتی ہے:

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ (پ۸، الاعراف: ۲۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بھلا۔

باب نمبر18: نیکوکار کو سوار، گناہ گار کو پیادہ اور کافر کو گھسیٹے ہوئے اٹھائے جانے کا بیان

﴿1﴾ ... ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۘ﴿۸۶﴾ (پ۱۶، مریم: ۸۵، ۸۶)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

﴿2﴾ ... اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم انھیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

﴿3﴾ ... ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو جہنم کی طرف ہانکیں جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ۔

جنّتی اونٹنیوں پر سواری:

﴿155﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے مذکورہ آیت مبارکہ کی تلاوت کر کے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! مہمانوں کا حشر نہ تو پیروں پر ہو گا اور نہ ہی انہیں ہانکا جائے گا بلکہ ان کے لئے جنّتی اونٹنیاں لائی جائیں گی جن کی مثل مخلوق نے نہ دیکھی ہوں گی، ان اونٹنیوں پر سونے کے کجاوے ہوں گے اور ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی، وہ ان پر سوار ہوں گے حتّٰی کہ جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

﴿156﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ (پ۱۶،مریم: ۸۵-۸۶)	ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْه نے فرمایا: پرہیزگار سوار ہو کر آئیں گے اور مجرم پیاسے۔

اہلِ محشر کے تین گروہ:

﴿157﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین گرہوں کی صورت میں لوگوں کا حشر ہو گا: ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے والوں کا، دوسرا گروہ ان لوگوں کا جو اونٹوں پر دو، تین، چار اور دس تک سوار ہوں گے باقی تیسرے گروہ کو آگ اکٹھا کرے گی، جہاں وہ لوگ دن گزاریں گے آگ ان کے ساتھ دن گزارے گی اور جہاں رات گزاریں گے آگ ان کے ساتھ رات گزارے گی۔[1]

علامہ ابن حجر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی رائے:

حافظ الحدیث علامہ ابن حجر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: رغبت کرنے والا ڈرنے والا پہلا گروہ ہو گا اور یہ عام مؤمنین ہوں گے، دوسرا گروہ جو سوار لوگوں کا ہو گا وہ صاحبِ فضیلت ہوں گے، نیز حدیث میں یہ بیان نہیں کہ کوئی شخص تنہا بھی اونٹ پر سوار ہو گا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی الگ اپنی

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، ۴/۲۵۲، حدیث: ۶۵۲۲

اپنی سواریاں ہوں گی۔

حضرت امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رغبت رکھنے والوں سے نیکوکاروں کی طرف اور ڈرنے والوں سے مخلصین کی طرف اشارہ ہے جو خوف وامید کے درمیان رہتے تھے اور جن لوگوں کو آگ جمع کرے گی وہ کفار ہوں گے۔

امام حلیمی کی رائے:

﴿158﴾... حضرت امام حلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی کی مثل بیان کرکے یہ اضافہ کیا کہ نیکوکار سے مراد متقی لوگ ہیں، انہیں جنّت کی عمدہ اونٹنیوں پر لے جایا جائے گا اور جن لوگوں کو اونٹوں پر سوار کیا جائے گا وہ نیکیوں کے ساتھ ساتھ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے ہوں گے، ممکن ہے یہ جنتی اونٹ ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ دنیاوی اونٹ ہوں جنہیں بروز قیامت زندہ کرکے اٹھایا جائے۔ دوسرا احتمال زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو خوف وامید کے درمیان ہوں گے اس لیے ان کی حالت کے مناسب نہیں کہ وہ حساب وکتاب کے لیے میدان محشر میں جنت کی اونٹیوں پر سوار ہو کر آئیں۔

مزید فرمایا: ان لوگوں کی تخصیص کرنا یوں بھی مناسب ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے گناہ حساب کے وقت معاف کر دیئے جائیں گے اور انہیں عذاب نہیں دیا جائے گا اور جنہیں عذاب دیا جائے گا وہ اپنے پیروں پر چل کے آرہے ہوں گے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ گناہ گار مسلمان کچھ وقت پیدل چلیں پھر سوار ہو جائیں اور جب میدان محشر کے قریب پہنچیں گے تو سواریوں سے اتر کر دوبارہ پیدل چلنے لگیں، جہاں تک کفار کی بات ہے تو وہ اپنے چہروں کے بل گھسٹتے ہوئے آئیں گے۔

چہرے کے بل کیسے چلیں گے؟

﴿159﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کا حشر تین قسم پر ہوگا: سوار، پیدل اور چہرہ کے بل۔ ایک شخص نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ ارشاد فرمایا: جو ذات انہیں قدموں پر چلا سکتی

ہے وہ چہروں کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔[1]

﴾160﴿... حضرت سیّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا گیا کہ کافر کا حشر چہرے کے بَل کیسے ہو گا؟ ارشاد فرمایا: وہ ذات جس نے اسے دنیا میں پیروں کے بل چلایا کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ بروز قیامت اسے چہرے کے بل چلا سکے؟ (یقیناً قادر ہے)۔[2]

﴾161﴿... حضرت سیّدُنا معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم پیدل اور سوار جمع کئے جاؤ گے اور تمہیں تمہارے چہروں کے بل گھسیٹا جائے گا۔

حضرت سیّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین گروہوں کی صورت میں ہو گا: ایک گروہ خوب سیر ہو کر، لباس پہنے سوار ہو کر آئے گا، ایک گروہ پیدل چلتے اور دوڑتے ہوئے آئے گا اور ایک گروہ کو فرشتے چہروں کے بل گھسیٹتے ہوں گے۔[3]

اذان اور گواہی دیتے آئیں گے:

﴾162﴿... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا حشر چوپایوں پر ہو گا، وہ ان پر سوار ہو کر محشر تک پہنچیں گے، حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی اونٹنی پر اٹھایا جائے گا، مجھے براق پر اٹھایا جائے گا اور میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین دو جنتی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، بلال بھی جنتی اونٹنی پر سوار صرف اذان اور دو برحق شہادتیں دیتے آئیں گے حتّٰی کہ جب وہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہیں گے تو اگلے پچھلے ایمان والے ان کے ساتھ گواہی دیں گے چنانچہ جس نے (دنیا میں) اس گواہی کو قبول کیا تھا اس کی گواہی قبول کر لی جائے گی اور جس نے اس جھٹلایا تھا اس کی قبول نہ کی جائے گی۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ۵/۹۲، حدیث: ۳۱۵۳

2 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب الذین یحشرون علی وجوھھم... الخ، ۳/۲۹۱، حدیث: ۴۷۶۰

3 ...نسائی، کتاب الجنائز، باب البعث، ص ۳۵۰، حدیث: ۲۰۸۳

4 ...معجم صغیر، ، ۲/۲۵۶، حدیث: ۱۱۱۸، ملتقطاً

اچھا اور بُرا عمل استقبال کرے گا:

﴿163﴾ ... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قیس ملائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مسلمان جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوبصورت شکل اور بہترین خوشبو کی صورت میں اس کا استقبال کرے گا اور اس سے پوچھے گا: تم مجھے پہچانتے ہو؟ بندہ کہے گا: نہیں! مگر اتنا ضرور ہے کہ اللہ پاک نے تمہاری بُو کو معطر اور صورت کو حسین بنایا ہے۔ وہ کہے گا: دنیا میں تم بھی اسی طرح تھے میں تمہارا نیک عمل ہوں، جب تک تم دنیا میں رہے میں تم پر سوار رہا آج کے دن تم مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ پھر انہوں نے آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ (پ۱۶، مریم: ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پر ہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر۔

جبکہ کافر کا عمل اس کا استقبال بدترین صورت اور سخت بدبو کے ساتھ کرے گا اور پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ کافر کہے گا: نہیں! مگر اتنا ضرور ہے کہ اللہ کریم نے تمہیں بدصورت بنایا اور تمہاری بو کو انتہائی بدبودار بنایا۔ وہ کہے گا: تم بھی دنیا میں ایسے ہی تھے، میں تمہارا برا عمل ہوں دنیا میں تم مجھ پر سوار رہے، آج میں تم پر سوار ہوں گا۔ پھر انہوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ (پ۷، الانعام: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں۔

تنبیہ:

حضرت امام حلیمی اور حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما نے اس بات پر جزم کیا کہ جن لوگوں کا حشر سواری پر ہوگا وہ اپنی قبروں سے سوار ہو کر نکلیں گے۔

حضرت امام اسماعیلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مسلمان اپنی قبروں سے میدان حشر تک پیدل چل کر آئیں گے پھر میدان حشر میں سوار ہو جائیں گے۔ آپ نے یہ تاویل مذکورہ حدیث اور صحیحین کی اس حدیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لیے کی جس میں یہ بیان ہوا کہ لوگوں کا حشر برہنہ اور پیدل ہو گا۔ ان میں سے پہلا قول زیادہ بہتر ہے جیسا کہ امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی فرمایا۔

باب نمبر19: ارشادِ الٰہی ''وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيْدٌ'' کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ (پ۲۶، قٓ: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ۔

﴿164﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: ہانکنے والا جان کو اللہ پاک کے امر کی طرف ہانک کر لے جائے گا اور اس جان نے جو عمل کیا ہو گا گواہ اس کی گواہی دے گا۔

﴿165﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں: ''سَائِقٌ'' ایک فرشتہ ہو گا اور ''شَهِيْدٌ'' اس بندے کا عمل ہو گا۔

(حضرت علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں: ہم برزخ کے موضوع پر اپنی کتاب ''شرح الصدور'' کے باب ''فتنہ قبر'' میں حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعًا حدیث نقل کر چکے کہ جب قیامت قائم ہو گی تو بندے کی نیکیاں اور برائیاں لکھنے پر مقرر فرشتے نیچے اتر آئیں گے اور بندے کے گلے میں لٹکی کتاب کھول دیں گے، پھر یہ دونوں اس بندے کے ساتھ موجود رہیں گے، ایک ہانکے گا اور دوسرا اس پر گواہی دے گا۔[1]

بندہ مومن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی:

﴿166﴾... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سورہ حٰمٓ سجدہ کی تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔

اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب مسلمان بندہ اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا تو دو فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہا کرتے تھے آئیں گے اور کہیں گے: نہ ڈرو اور نہ کچھ غم کرو! اور جنت کی خوشخبری لو جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ مزید فرمایا: اللہ کریم اس کا خوف امن سے بدل دے گا اور اس کی

[1] ...حلیۃ الاولیاء، محمد بن علی الباقر، ۳/۲۲۱، رقم: ۳۷۷۵

آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔

محشر میں جھنڈوں کے ساتھ:

﴾167﴿... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! جنازہ کے ساتھ چلنے والے کی کیا جزا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں فرشتوں کو جھنڈے دے کر بھیجوں گا جو قبر سے میدانِ محشر تک اس بندے کے پیچھے چلیں گے۔

﴾168﴿... حضرت سیِّدُنا داوٗد بن ہلال نصیبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفے میں لکھا ہے: اے دنیا! جن نیک لوگوں کے لیے تو سجتی سنورتی ہے ان کے نزدیک تو سب سے زیادہ حقیر ہے، میں نے ان لوگوں کے دلوں میں تیرا بغض اور تجھ سے دوری اختیار کرنا ڈال دیا ہے، میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہ فرمائی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ بے وقعت ہو، تیرا ہر حال حقیر ہے، تو فنا کی طرف گامزن ہے۔ جس دن میں نے تجھے پیدا کیا اس دن سے میں نے فیصلہ کر دیا کہ نہ تو کسی کے لیے ہمیشہ رہے گی نہ کوئی ہمیشہ تیرے لئے رہے گا، اگرچہ تیرے چاہنے والے تجھے لے کر بخل کریں اور تیری کثرت پر کنجوسی کریں۔ ان نیکوکاروں کے لیے خوشخبری ہے جو میرے فرماں بردار ہیں، جن کے دلوں کو میں نے اپنی رضا سے بھرا ہوا پایا ہے اور میں نے جن کے باطن میں صدق اور استقامت ملاحظہ کی، ان کے لیے خوشخبری ہے۔ ان کے لیے میرے پاس یہ بدلہ ہے کہ جب وہ اپنی قبروں سے اٹھ کر میرے حضور آئیں گے تو اُن کا نور ان کے آگے دوڑتا ہو گا، فرشتے انہیں گھیرے ہوں گے حتّٰی کہ میں انہیں اس مقام تک پہنچا دوں گا جس کی وہ میری رحمت سے امید رکھتے ہیں۔

باب نمبر20: ہر گروہ کا امام اپنے گروہ کے آگے آگے ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ (پ۱۵، بنی اسرآءیل: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: محدثین کے لیے یہ بہت بڑا شرف ہے کیونکہ ان کے امام رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

﴿169﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک محبوب ترین لوگ غربا ہیں۔ عرض کی گئی: غربا کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو اپنا دین بچانے کے لئے راہ فرار اختیار کرتے ہیں، بروزِ قیامت ان لوگوں کو حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ جمع کیا جائے گا۔[1]

حضرت معاذ علما کے امام ہوں گے:

﴿170-71﴾... سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) علما سے اتنا آگے ہوں گے جتنی دور تیر جاکر گرتا ہے۔[2]

﴿172﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت علما کے سامنے معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کا ایک منفرد مقام ہو گا۔[3]

﴿173﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔[4]

(حضرت علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں: اسی کا نتیجہ ہے کہ حضرت سیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بروزِ قیامت تمام علما کے آگے ہوں گے اور علما آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت سیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جن علما کے آگے آگے جلوہ فرما ہوں گے وہ حلال و حرام کا علم رکھنے والے علما ہوں گے اور یہی علما حاملینِ شریعت ہیں۔

﴿174﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت جب علما حاضر ہوں گے تو حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُن سے اتنا آگے ہوں گے جتنی دور پتھر پھینکا جاتا ہے۔

---

1 ...الزھد لامام احمد، حکمۃ عیسی علیہ السلام، ص ۱۱۳، حدیث: ۴۰۴

2 ...معجم کبیر، ۲۰/۳۰، حدیث: ۴۱

3 ...الطبقات لابن سعد، معاذ بن جبل، ۲/۲۶۴

4 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل...الخ، ۵/۴۳۵، حدیث: ۳۸۱۵

قرآن پڑھنے والوں کی جزا:

﴿175﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، اس میں موجود احکامات پر عمل کیا اور جماعت میں رہتے ہوئے ہی انتقال کر گیا تو بروزِ قیامت اللہ پاک اسے لکھنے والے، عزّت والے نیکوکار (فرشتوں) کے ساتھ اٹھائے گا اور جو قرآن پڑھے پھر بھول جائے مگر وہ پڑھنا نہ چھوڑے تو اللہ کریم اُسے دوبار اجر عطا فرمائے گا۔ جو قرآن پڑھنے پر حریص ہو لیکن پڑھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور پڑھنے کی کوشش کرتا رہے تو قیامت کے دن ربِّ کریم اسے ان افضل ترین اہلِ قرآن کے ساتھ اٹھائے گا جنہیں دیگر مخلوقات پر یوں فضیلت دی گی جیسے گِدھ کو سارے پرندوں پر فضیلت دی گئی، جیسا کہ آنکھ کی سیاہی کو ارد گرد کے حصّہ پر فضیلت دی گئی۔ پھر ایک منادی پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں چوپایوں کی دیکھ بھال میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہیں کرتی تھی؟ چنانچہ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان میں سے ایک کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا، دائیں ہاتھ میں کامیابی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا، پھر اگر اس کے والدین مسلمان تھے تو انہیں ایک سبز حلّہ پہنایا جائے گا جو دنیا ومافیہا سے بہتر ہو گا۔ یہ حلہ پا کر وہ عرض کریں گے: ہمیں یہ حلہ کس طرح مل گیا، ہمارے اعمال تو ایسے نہیں تھے؟ ان سے فرمایا جائے گا: اس لیے کہ تمہارا بیٹا قرآن کی تلاوت کیا کرتا تھا۔[1]

﴿176﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلال کتنا اچھا آدمی ہے، قیامت کے دن یہ تمام مؤذنوں کا سردار ہو گا اور قیامت کے دن سب سے اونچی گردنیں مؤذنوں کی ہوں گی۔[2]

شاعروں کا لیڈر:

﴿177﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: امرؤ القیس شاعروں کا جھنڈا اٹھائے جہنم کی طرف جا رہا ہو گا۔[3]

1 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۷۲، حدیث: ۱۳۶

2 ...معجم کبیر، ۵/ ۲۰۹، حدیث: ۵۱۱۹

3 ...مسند احمد، مسند أبي هريرة، ۳/ ۵، حدیث: ۷۱۳۰

﴿178﴾... تاریخ ابن عساکر میں یہ حدیث پاک ان الفاظ کے ساتھ ہے: امروالقیس جہنم کی طرف جانے والے شاعروں کے گروہ کا لیڈر ہو گا کیونکہ اُسی نے سب سے پہلے اشعار کے قافیے ایجاد کئے۔[1]

باب نمبر21: لوگوں کا حشر مختلف صورتوں میں ہونے کا بیان

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۲۴، ۱۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا (دیکھنے والا) تھا۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾ (پ۱۵، بنی اسرآءیل: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے اور اور بھی زیادہ گمراہ۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

سود خور حواس باختہ ہو گا:

﴿179-80﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سود خور قیامت کے دن اسی علامت سے پہچانے جائیں گے، وہ اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جو حواس باختہ ہو اور اس کا گلا گھونٹا جا رہا ہو۔

﴿181﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت ہر نیک و بد کو کھڑے ہونے کا اذن ملے گا، سوائے سود خور کے کہ وہ یوں کھڑا ہو گا جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھو کر حواس

[1] ...ابن عساکر، رقم ۸۰۶، امرؤ القیس بن حارثۃ الکلبی، ۹/۲۳۵، حدیث: ۲۳۵۳

خراب کر دیئے ہوں۔

﴿182﴾...حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے گناہوں سے بچو جن کی بخشش نہیں ہے: (۱)...مالِ غنیمت میں خیانت کرنا، جس نے خیانت سے کوئی چیز دبائی ہو گی بروزِ قیامت وہ اسے لے کر آئے گا (۲)...سود کھانا، پس جس نے سود کھایا ہو گا بروزِ قیامت وہ حواس باختہ پاگل کی طرح ہو کر اٹھے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔ [1]

منہ سے آگ نکل رہی ہو گی:

﴿183﴾...حضرت سیِّدُنا ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ایک قوم کو اللہ پاک ان کی قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے منہ سے بھڑکتی ہوئی آگ نکل رہی ہو گی۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (پ۴، النسآء: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں۔ [2]

کوڑھی ہو کر ملنے کا مطلب:

﴿184﴾...حضرت سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم پڑھا پھر اسے بھول گیا تو اللہ کریم سے ملاقات کے دن کوڑھی ہو کر ملے گا۔ [3]

1...معجم کبیر، ۱۸/۶۰، حدیث: ۱۱۰

2...مسند ابی یعلی، حدیث ابی برزۃ الاسلمی، ۶/۲۷۲، حدیث: ۷۴۰۳

3...ابو داود، کتاب الوتر، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیہ، ۲/۱۰۷، حدیث: ۱۴۷۴

اس فرمان کے مختلف معنٰی بیان کئے گئے ہیں:(۱)...ابن قُتَیبہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں وہ سچ مچ کوڑھی ہو کر ملے گا۔(۲)...ابن اعرابی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہو گی۔(۳)... بعض نے کہا: مطلب یہ ہے کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو گا۔(۴)... بعض نے اس کا معنی یہ بیان کیا کہ اس کے پاس پیش کرنے کو کوئی دلیل نہ ہو گی۔

﴿185﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے اس حال میں ملا کہ وہ اس کے عہد کو توڑنے والا تھا تو وہ کوڑھی ہو کر ملے گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والوں کو بروز قیامت چیونٹیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔[2]

متکبرین چیونٹیوں کی شکل میں:

﴿186﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک بروزِ قیامت بعض لوگوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائے گا، لوگ انہیں اپنے قدموں سے روندتے ہوں گے۔ پھر پوچھا جائے گا: یہ جو چیونٹیوں کی صورت میں ہیں ان کا کیا معاملہ ہے؟ بتایا جائے گا: یہ لوگ دنیا میں تکبر کرنے والے تھے۔[3]

﴿187﴾... سیِّدُنا عَمْرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چھوٹی چیونٹی کی مثل مگر انسانی صورت میں اٹھایا جائے گا، ہر جگہ ذلّت انہیں گھیرے ہو گی، پھر انہیں جہنم کے بولس نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا، پھر ان پر آگوں کی آگ بلند ہو گی اور انہیں جہنمیوں کے زخموں کا نچوڑ یعنی خون اور پیپ پلایا جائے گا۔[4]

1...مسند الشامیین، ۳/۴۰۸، حدیث: ۲۵۶۲، ملتقطاً

2...مسند بزار، مسند ابی هريرة، ۱۴/۳۳۹، حدیث: ۸۰۲۱

3...الترغیب والترهیب، کتاب البعث واهوال یوم القیامة، فصل فی العشر وغیرہ،۔۔۔باب۔۔۔، ۴/۲۱۶، حدیث: ۵۴۹۸

4...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۴۷، ۴/۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰

جہنمیوں کے زخموں کا نچوڑ:

﴿188﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ظالموں اور متکبروں کو لایا جائے گا، وہ چھوٹی چیونٹیوں کی صورت والے مرد ہوں گے، اللہ پاک کے ہاں ان کے رسوا ہونے کے سبب لوگ انہیں روندتے ہوں گے حتّٰی کہ اللہ کریم لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، پھر ان لوگوں کو نارُ الاَنیار کی طرف لے جایا جائے گا۔ عرض کیا گیا: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نارُ الاَنْیار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے زخموں کا نچوڑ۔[1]

﴿189﴾... حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک اشجعی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن اللہ پاک چھوٹی چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائے گا کیونکہ وہ کریم کے نزدیک ذلیل ہوں گے، انہیں جن و انسان اور چوپائے اپنے پیروں سے روندتے ہوں گے یہاں تک کہ ربِّ کریم اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔[2]

﴿190﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے سوال سے بے نیاز کرنے والی چیز پاس ہونے کے باوجود بھی سوال کیا تو بروزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے پر خراشیں بن کر ظاہر ہو رہا ہو گا۔[3]

﴿191﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی روایت میں یہ ہے کہ "بروزِ قیامت اس کا حشر اس حال میں ہو گا کہ اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔"[4]

چہرے پر گوشت نہیں ہو گا:

﴿192﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... الزھد لامام احمد، ص ۵۵، حدیث: ۱۲۱

2... الکامل لابن عدی، رقم ۴۴۶، الحسن بن دینار، ۳/ ۱۲۰

3... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب من تحل لہ الزکاۃ، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۶۵۰

4... معجم اوسط، ۴/ ۱۳۲، حدیث: ۵۴۶۷

فرمایا: بندہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کی بوٹی تک نہ ہو گی۔[1]

﴿193﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا سے مرفوعًا روایت ہے: جس نے لوگوں سے سوال کیا، حالانکہ اسے نہ تو فاقہ پہنچا تھا اور نہ ہی اس کی ایسی اولاد تھی جن کے اخراجات کو پورا کرنے کی اسے طاقت نہ ہو تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہو گا۔[2]

تلاوت کا عوض لینے کی سزا:

﴿194﴾... حضرت سَیِّدُنا زاذان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں: جس نے اس لیے قرآن پڑھا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھائے تو بروزِ قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے کی ہڈیوں پر کچھ گوشت نہ ہو گا۔

﴿195-96﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوۡلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے آدھی بات کے ذریعے بھی کسی مسلمان کے قتل میں مدد کی ہو گی، بروزِ قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا: یہ شخص **اللہ** پاک کی رحمت سے ناامید ہے۔[3]

سمت قبلہ تھوکنے والے کی رسوائی:

﴿197﴾... حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قبلہ کی طرف تھوکا ہو گا بروزِ قیامت وہ اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہو گا۔[4]

﴿198﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوۡلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قبلہ کی طرف تھوکنے والا بروزِ قیامت یوں اٹھایا جائے گا کہ اس کا تھوک اس کے چہرے پر ہو گا۔[5]

---

1 ...بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب من سأل الناس تکثراً، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۴۷۴

2 ...تھذیب الآثار للطبری، مسند عمر بن الخطاب، ۲/ ۱۸، حدیث: ۲۱۔

3 ...ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلما، ۳/ ۲۶۲، حدیث: ۲۶۲۰

4 ...ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب فی اکل الثوم، ۳/ ۵۰۵، حدیث: ۳۸۲۴

5 ...ابن خزیمۃ، کتاب فضائل المسجد وبنائھا وتعظیمھا، باب النھی عن التنخم فی قبلۃ المسجد، ۲/ ۲۷۸، حدیث: ۱۳۱۳

﴿199﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قبلہ کی طرف تھوکا، پھر اس تھوک کو نہیں چھپایا، تو بروزِ قیامت وہ تھوک انتہائی گرم ہو کر آئے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان آگرے گا۔[1]

آگ کے دو چہروں والا:

﴿200﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو دنیا میں دوڑخا ہو گا بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے آگ کے دو چہرے ہوں گے۔[2]

﴿201﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دو زبانوں والا ہو گا اللہ پاک آگ سے اس کی دو زبانیں بنائے گا۔[3]

﴿202﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو بیویاں ہوں پھر وہ ان کے درمیان عدل سے کام نہ لے تو قیامت کے دن وہ یوں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ شل ہو گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ "اس کا آدھا دھڑ گر چکا ہو گا۔"[4]

حشر 10 صورتوں میں ہو گا:

﴿203﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ (پ۳۰، النبا:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔

میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! "تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں" اس کا کیا مطلب

---

1 ...معجم کبیر، ۸/ ۲۴۵، حدیث: ۷۹۶۰

2 ...معجم اوسط، ۴/ ۳۷۰، حدیث: ۶۲۷۸

3 ...معجم اوسط، ۶/ ۳۱۳، حدیث: ۸۸۸۵

4 ...ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی التسویۃ بین الضرائر، ۲/ ۳۷۵، حدیث: ۱۱۴۴، ابوداود، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النکاح، ۲/ ۳۵۲، حدیث: ۲۱۳۳

ہے؟ارشاد فرمایا: میری امّت کا حشر دس گروہوں کی صورت میں ہوگا، ایک قسم بندروں کی صورت پر ہوگی، یہ قدریہ[1] ہوں گے، دوسری قسم خنزیر کی شکل پر ہوگی یہ مرجئہ[2] ہوں گے، تیسری قسم کتّوں کی شکل میں ہوگی یہ حروریہ[3] ہوں گے، چوتھی قسم گدھوں کی صورت پر ہوگی یہ رافضی[4] ہوں گے، پانچویں قسم چیونٹیوں کی صورت پر ہوگی یہ متکبرین ہوں گے، چھٹی قسم چوپایوں کی صورت پر ہوگی یہ سود خور ہوں گے، ساتویں قسم درندوں کی صورت پر ہوگی یہ زندیق (یعنی بے دین) ہوں گے، آٹھویں قسم کے لوگوں کو منہ کے بل جمع کیا جائے گا یہ لوگ تصویر بنانے والے، سامنے اور پیچھے سے عیب بیان کرنے والے اور چغل خور ہوں گے، نویں قسم سواروں کی ہوگی یہ مقرّبین ہوں گے اور دسویں قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی یہ اہلِ یمین (یعنی عام جنتی) ہوں گے۔[5]

﴿204﴾... حضرت سیِّدُنا خطیب بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیث پاک کو یوں روایت کیا: میری امّت کا حشر 10 الگ الگ قسموں پر ہوگا، ان میں سے بعض بندر کی صورت میں ہوں گے یہ چغل خور ہوں گے، بعض سور کی شکل پر ہوں گے اور یہ ناجائز و حرام مال کھانے اور ظلماً ٹیکس لینے والے ہوں گے، بعض اوندھے ہو کر آئیں گے، ان کے سر نیچے اور پاؤں اوپر ہوں گے، انہیں چہروں کے بل گھسیٹا جائے گا یہ سود خور ہوں گے، بعض اندھے ہوں گے جو یہاں وہاں بھٹک رہے ہوں گے یہ ناانصافی سے فیصلہ کرنے والے ہوں گے، بعض گونگے بہرے ہوں گے کہ کچھ نہیں سمجھتے ہوں گے، یہ اپنے اعمال پر خود پسندی کرنے والے ہوں گے، بعض اپنی زبانوں کو چبا رہے ہوں گے، ان کی زبانیں سینوں پر لٹکتی ہوں گی، ان کے منہ سے پیپ بہہ رہا ہوگا، اور تمام اہلِ محشر اُن سے گھن کریں گے، یہ وہ علما اور واعظین ہوں گے جن کے قول و فعل میں تضاد تھا، بعضوں کے ہاتھ پیر کٹے ہوئے ہوں گے، یہ پڑوسیوں کو ایذا دینے والے ہوں گے، بعضوں کو آگ کے تنوں پر سولی دی جائے گی یہ لوگوں کی جھوٹی شکایتیں بادشاہ تک پہنچانے والے ہوں گے، بعض کی بدبو مردار کی بدبو سے بھی بری ہوگی یہ شہوات اور لذّات

1... قدریہ: وہ فرقہ جو تقدیر کا منکر ہے اور اُن کے نزدیک بندے اپنے افعال کے خود خالق ہیں۔

2... مرجیہ: یہ وہ فرقہ تھا جن کے نزدیک مسلمان کو کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا جس طرح کافر کو کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔

3... حروریہ: خارجی فرقے کا وہ گروہ جو حروراء بستی میں رہتا تھا۔

4... رافضی: وہ فرقہ جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر طعن و تشنیع کرتا ہے۔

5... ابن عساکر، رقم ۳۵۴۷، عبد اللہ بن محمد النشار، ۳۲/۳۸۴، حدیث: ۶۶۹۷، ملخصًا

سے فائدہ اٹھانے والے اور اپنے مالوں میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرنے والے ہوں اور بعضوں کو تارکول کی چادریں پہنائی جائیں گی یہ تکبر کرنے والے، فخر کرنے والے اور شیخیاں بگھارنے والے ہوں گے۔[1]

تہمت لگانے والے کتوں کی شکل میں:

حضرت سیِّدُنا علاء بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: منہ پر عیب لگانے والے، پیٹھ پیچھے بدی کرنے والے، چغلی کھانے والے اور نیک لوگوں پر تہمت لگانے والوں کو اللہ پاک بروز قیامت کتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔[2]

﴿205﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حالت میں مرا کہ منہ پر اور پیٹھ پیچھے عیب بیان کرنے والا اور لوگوں کے برے نام رکھنے والا تھا تو بروزِ قیامت اس کی علامت یہ ہو گی کہ اللہ پاک اس کی دونوں باچھوں سے لے کر اس کی ناک تک داغ لگائے گا۔[3]

باب نمبر22:

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا۔

زمین پر ناجائز قبضہ کی سزا:

﴿206﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کی بالشت بھر زمین بھی ناحق لی ہوگی بروزِ قیامت ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔[4]

1... تفسیر قرطبی، پ۳۰، نبا، آیت: ۱۷تا۲۰، الجزء التاسع عشر، ۱۰/ ۱۲۴

2... الجامع فی الحدیث، باب العزلۃ، ۲/ ۵۳۴، حدیث: ۴۲۸

3... معجم کبیر، ۱۳/ ۴۷، حدیث: ۱۶۰، عن ابن عمرو

4... بخاری، کتاب المظالم، باب اثم من ظلم شیا من الارض، ۲/ ۱۲۹، حدیث: ۲۴۵۳

﴿207﴾... حضرت سیِّدُنا یعلیٰ بن مرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس شخص نے کسی کی بالشت بھر زمین چھینی ہوگی اللہ پاک اسے اس زمین کے کھودنے کا پابند کرے گا حتّٰی کہ وہ ساتویں زمین کے آخر تک پہنچ جائے گا، پھر اللہ کریم قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دے گا یہاں تک کہ ربِّ کریم لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادے۔(1)

﴿208﴾... ایک روایت میں ہے کہ "جس نے ناحق کسی کی زمین لی ہوگی اسے پابند کیا جائے گا کہ وہ میدانِ محشر تک اس زمین کی مٹی اٹھائے ہوئے آئے۔"(2)

﴿209﴾... طبرانی کی روایت یوں ہے کہ "جس نے ظلماً کسی کی بالشت برابر زمین لی ہوگی اسے اس زمین کی کھدائی کرنے کا پابند کیا جائے گا یہاں تک کہ پانی نکل آئے پھر اس مٹی کو اٹھائے میدانِ محشر تک آئے۔"(3)

﴿210﴾... حضرت سیِّدُنا حاکم بن حارث سلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کے راستے کی ایک بالشت زمین بھی لی ہوگی وہ اس کے بدلے ساتوں زمینیں اٹھائے ہوئے آئے گا۔(4)

سات زمینوں کا طوق:

﴿211﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظلماً بالشت برابر زمین لی ہوگی بروزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کا طوق ہوگا۔(5)

﴿212﴾... حضرت سیِّدُنا ابومالک اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی خیانت ناحق لی گئی ایک ہاتھ زمین ہے، تم دو مردوں کو مکان یا

---

1 ...مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۱۸۰، حدیث: ۱۷۵۸۲

2 ...مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۱۸۰، حدیث: ۱۷۵۸۰

3 ...معجم کبیر، ۲۲/ ۲۷۱، حدیث: ۶۹۵

4 ...معجم کبیر، ۳/ ۲۱۵، حدیث: ۳۱۷۲

5 ...معجم اوسط، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۵۵۱۹

زمین میں شریک پاؤ پھر ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے حق میں سے ایک ہاتھ جتنی زمین دبالے تو اس نے قیامت کے دن اپنے لیے سات زمینوں کا طوق الگ کر لیا۔[1]

ناحق مال لینے والے کو تنبیہ:

﴿213﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حمید ساعدی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ ازد کے اِبنِ لُتَیْبِیَہ نامی ایک شخص کو صدقات جمع کرنے پر مقرر فرمایا، جب وہ صدقات وصول کرکے واپس آیا تو کہا: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ ملا ہے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر اقدس پر کھڑے ہوئے، اللہ کریم کی حمد و ثنا بیان کرکے ارشاد فرمایا: امّا بعد! بے شک میں تم میں سے ایک شخص کو کسی ایسے کام پر مقرر کرتا ہوں جس پر اللہ پاک نے مجھے والی بنایا ہے، پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے بطورِ تحفہ ملا ہے۔ اگر وہ شخص واقعی سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں بیٹھا نہ رہا کہ اس کا تحفہ اس تک پہنچ جاتا، خدا کی قسم! تم میں سے جو بھی کوئی چیز ناحق لے گا بروزِ قیامت وہ اللہ کریم سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس شے کو اٹھائے ہوگا، میں اچھی طرح پہچانتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا، یا گائے اٹھائی ہوگی جو ڈکراتی ہوگی یا پھر بکری جو منمناتی ہوگی۔[2]

﴿214﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن عمیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ہم سے سوئی یا اس سے بھی چھوٹی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی جسے قیامت کے دن وہ لے کر آئے گا۔[3]

خیانت کرنے کا وبال:

﴿215﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خیانت اور اس کی ہولناکی کو بیان کیا پھر ارشاد فرمایا: میں ہرگز تم میں سے کسی کو

1... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۴۴۷، حدیث: ۲۲۹۵۸

2... بخاری، کتاب الاحکام، باب ہدایا العمال، ۴/ ۴۶۵، حدیث: ۷۱۷۴

3... مسلم، کتاب الامارۃ، باب تحریم ہدایا العمال، ص۷۸۷، حدیث: ۴۷۴۳

اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے کندھے پر بلبلاتا اونٹ ہو، پھر وہ مجھ سے عرض کرے: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری مدد فرمائیے۔ تو میں جواباً کہوں: تمہارے لیے اللہ کریم نے مجھے کسی چیز کی اجازت نہیں دی[1]، میں پیغامِ خداوندی تم کو پہنچا چکا ہوں۔ میں بروز قیامت تم میں سے کسی کو اس حال میں نہیں دیکھنا چاہتا کہ گھوڑا اس کے کندھے پر ہنہنا رہا ہو پھر وہ مجھ سے کہے: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری مدد کیجئے اور میں کہوں: میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں احکامِ الٰہی تم تک پہنچا چکا۔ میں تم میں سے کسی کو بروز قیامت اس حال میں نہیں دیکھنا چاہتا کہ اس کے کندھے پر بکری منمنا رہی ہو اور وہ عرض کرے: یا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میری مدد کیجئے! تو میں اس سے کہوں: تمہارے لیے اللہ پاک سے مجھے کسی چیز کی اجازت نہیں، میں احکامِ خداوندی تم تک پہنچا چکا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے کاندھے پر کوئی جان سوار ہو اور چیخ رہی ہو پھر وہ کہے: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری مدد کیجئے تو میں اس سے کہوں: تمہارے لیے ربِّ کریم سے مجھے کسی چیز کی اجازت نہیں، میں احکامِ خداوندی تم تک پہنچا چکا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ قیامت کے دن اس کے کاندھے پر کپڑے لدے ہوئے ہل رہے ہوں اور وہ کہے: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری مدد کیجئے تو میں اس سے کہوں: تمہارے لئے اللہ کریم سے مجھے کسی چیز کی اجازت نہیں، میں احکامِ خداوندی تم تک پہنچا چکا۔ میں قیامت کے دن تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے کاندھے پر مال لدا ہوا ہو اور وہ کہے: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری مدد کیجئے تو میں اس سے کہوں: تمہارے لئے اللہ پاک سے مجھے کسی چیز کی اجازت نہیں، میں احکامِ خداوندی تم تک پہنچا چکا۔[2]

﴿17-216﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں بروزِ قیامت تم میں سے کسی کو ہرگز اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ منمناتی بکری یا بلبلاتا اونٹ یا ہنہناتا گھوڑا یا چمڑے کا مشکیزہ اٹھائے ہوئے پکار رہا ہو: یا محمد! یا محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! پھر میں کہوں: تمہارے

1... امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کریم کی اجازت کے بغیر تمہاری مغفرت وشفاعت کرنے کا مالک نہیں۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الامارۃ، باب غلظ تحریم الغلول، ۱۲/۲۱۷، حدیث: ۴۷۳۴)

2... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الغلول، ۲/۳۳۱، حدیث: ۳۰۷۳۔

مسلم، کتاب الامارۃ، باب تحریم ھدایا العمال، ص۷۸۶، حدیث: ۱۸۳۲، بتقدم وتأخر فی کلیھما۔

لیے اللہ پاک سے مجھے کسی چیز کی اجازت نہیں، میں احکامِ خداوندی تم تک پہنچا چکا۔[1]

یہ تمام باتیں ان صدقات وصول کرنے والوں کے بارے میں ہیں جو خیانت سے کام لیں۔

﴿218﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا مِقداد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ایک گدھا دیا، حضرت سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کھڑے ہوئے اور کہا: تمہیں یہ نہیں لینا چاہیے۔ حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یہ اختیار نہیں کہ وہ یہ گدھا تمہیں دے دیں، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بروز قیامت اس گدھے کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہو اور اس کا سر نیچے کو جھکا ہوا ہے۔

یہ حکم اس صورت میں ہے جب مسلمانوں کا امام کسی شخص کو بیتُ المال میں سے اس کے حق سے زیادہ دے۔

﴿219﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کفایت سے بڑھ کر گھر بنایا تو بروزِ قیامت اسے پابند کیا جائے گا کہ وہ اسے اپنے کاندھے پر اٹھائے۔[2]

﴿21-220﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک انصاری شخص کے قبہ کے پاس سے ہوا تو آپ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کرتے ہو ارشاد فرمایا: ہر تعمیر جو اس سے زائد ہوگی وہ بروزِ قیامت تعمیر کرنے والے کے لئے وبال ہوگی، جب یہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان صحابی تک پہنچا تو انہوں نے وہ قبہ گرادیا۔[3]

امام منذری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس حدیث پاک کے دیگر شواہد بھی ہیں۔

﴿222﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا جس سے کھیت سیراب کیا جاتا تھا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کنویں کا مالک اس کا حقّ ادا نہیں کرے گا تو بروزِ قیامت اسے اٹھائے ہوئے آئے گا۔[4]

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ۱/ ۴۷۳، حدیث: ۱۴۰۲، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ
مسند بزار، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ، ۱/ ۳۱۴، حدیث: ۲۰۴

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۵۱، حدیث: ۱۰۲۸۷

3... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب فی البناء والخراب، ۴/ ۴۵۱، حدیث: ۴۱۶۱، بتغیر قلیل۔ معجم اوسط، ۲/ ۲۲۳، حدیث: ۳۰۸۱

4... معجم اوسط، ۶/ ۳۰۶، حدیث: ۸۸۶۳

باب نمبر23:

اُن لوگوں کا بیان جنہیں محشر میں بیڑیوں میں جکڑ یا لگام ڈال کر لایا جائے گا

﴿223﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا سعید بن عبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو 10 آدمیوں پر بھی امیر ہو گا بروزِ قیامت اسے اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کو باندھا گیا ہو گا اس بندش سے اسے اس کا عدل ہی چھڑا سکے گا۔[1]

امیری و نگرانی کا معاملہ سخت:

﴿224﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مرفوعاً روایت ہے: جو شخص 10 آدمیوں پر بھی نگران بنایا گیا، بروزِ قیامت وہ اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے حتّٰی کہ اس کے اور دیگر لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جائے گا۔[2]

﴿225﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو تین آدمیوں کا بھی نگران رہا ہو گا وہ **اللہ** پاک سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا دایاں ہاتھ بندھا ہوا ہو گا، اس کا عدل اسے چھڑالے گا یا پھر اس کا ظلم اسے طوق ڈلوا دے گا۔[3]

﴿226﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دس لوگوں کا بھی امیر ہو گا بروزِ قیامت **اللہ** پاک اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے، اگر وہ نیک ہو گا تو اس کی بندش کھول دی جائے گی اور اگر وہ بدکار ہو گا تو اس بندش پر ایک اور بندش کا اضافہ کر دیا جائے گا۔[4]

---

1 ...مسند احمد، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ، ۳/ ۴۲۵، حدیث: ۹۵۷۹

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۹۴، حدیث: ۲۸۶

3 ...ابن حبان، کتاب السیر، ذکر الزجر عن ان یسلک... الخ، ۷/ ۲۸، حدیث: ۴۵۰۸

4 ...مسند بزار، مسند بریدۃ بن الحصیب، ۱۰/ ۳۳۸، حدیث: ۴۴۶۹، عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ

فیصلہ کرنے والوں کے لیے عبرت:

﴾227﴿... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑے ہوگا حتّٰی کہ اسے جہنم پر لا کھڑا کرے گا، پھر وہ فرشتہ اپنا سر اٹھا کر اللہ کریم کے حکم کا منتظر ہو گا، اگر اسے حکم ہوا کہ ڈال دے تو فرشتہ اسے جہنم میں پھینک دے گا جس کی گہرائی چالیس برس کی ہو گی۔[1]

﴾228﴿... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت میں وہ اس حال میں آئے گا کہ اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہو گی اور جس نے بغیر علم کے قرآن کریم میں کچھ کہا (یعنی بغیر علم قرآن کی تفسیر کی) تو بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کو آگ کی لگام ڈلی ہو گی۔[2]

باب نمبر 24: اِسلام، اَعمال، قُرآن، اَمانت، صِلہ رِحمی، دنوں اور دنیا کو صورتوں میں بدل کر جمع کئے جانے کا بیان

اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں:

﴾229﴿... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اعمال آئیں گے، نماز آ کر عرض کرے گی: اے میرے ربّ! میں نماز ہوں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تو بھلائی پر مبنی ہے۔ پھر صدقہ آ کر عرض کرے گا: اے میرے ربّ میں صدقہ ہوں۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تو بھلائی پر مشتمل ہے۔ پھر روزہ آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں روزہ ہوں۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: تو بھلائی پر مشتمل ہے، پھر اسی طرح نیک اعمال آتے رہیں گے، اللہ پاک سب سے فرمائے گا: تم بھلائی پر مشتمل ہو۔ پھر اسلام آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو سلام ہے

---

1 ... دارقطنی، کتاب فی الاقضیۃ والاحکام وغیر ذلک، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۴۴۱۹۔ مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۴۲۵، حدیث: ۹۵۷۹

2 ... مسند ابی یعلیٰ، مسند ابن عباس، ۲/ ۵۰۰، حدیث: ۲۵۷۸

اور میں اسلام ہوں۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: بیشک تو بھلائی پر مشتمل ہے، آج میں تیرے ہی سبب گرفت کروں گا اور تیرے ہی سبب عطا کروں گا۔ ربِّ کریم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡهُ ۚ وَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۸۵﴾

(پ۳، اٰل عمران: ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔[1]

سورۂ بقرہ اور اٰل عمران کی فضیلت:

﴿230﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: قرآن پڑھو! بیشک قرآن قیامت کے دن اپنے تلاوت کرنے والوں کا شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا، دو چمکتی سورتوں، سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کی تلاوت کیا کرو! بیشک یہ دونوں قیامت کے دن یوں آئیں گی گویا وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا صفیں باندھے پرندوں کے دو گروہ ہیں، یہ دونوں (سورتیں) اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی۔[2]

ایک روایت میں ہے: یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں پر سایہ فگن ہوں گی۔[3]

﴿231﴾... سیِّدُنا نوّاس بن سَمعان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ میں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: قیامت کے دن قرآن اور اُس پر عمل کرنے والے اہلِ قرآن کو لایا جائے گا، سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران ان کے آگے ہوں گی، یہ دونوں گویا بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو سیاہ سائے ہوں جن کے درمیان روشنی ہوتی ہے یا پھر صفیں باندھے پرندوں کے دو جھنڈ ہوں یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی۔[4]

عزت و وقار کا تاج:

﴿33-232﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/ ۲۸۶، حديث: ۸۷۵۰

2 ...مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل القرآن وسورة البقرة، ص ۳۱۴، حديث: ۱۸۷۴

3 ...مسند احمد، مسند الانصار، حديث بريدة الاسلمی، ۹/ ۹، حديث: ۲۳۰۱۱

4 ...مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل القرآن وسورة البقرة، ص ۳۱۴، حديث: ۱۸۷۶

ارشاد فرمایا: جب قرآن پڑھنے والے کی قبر کھلے گی قرآن ایک متغیر رنگ اور دُبلے جسم والے آدمی کی صورت میں اس سے ملاقات کرے گا اور پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تمہیں گرمیوں میں پیاسا اور راتوں میں بیدار رکھا، بلاشبہ ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے اور میں آج تیرے لیے ہر تجارت سے آگے ہوں۔ پھر اس قرآن پڑھنے والے کے دائیں ہاتھ میں بادشاہی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی عطا کی جائے گی، اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو ایسے حلّے پہنائے جائیں گے کہ پوری دنیا بھی ان کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ وہ دونوں عرض کریں گے: یہ ہمیں کس عمل کے سبب ملے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: اس لیے کہ تمہارے بیٹے نے قرآن پاک تھامے رکھا تھا۔[1]

﴿234﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پاک کی ایک آیت سیکھی وہ آیت قیامت کے دن ہنستے چہرے کے ساتھ اس کا استقبال کرے گی۔[2]

گمراہیت سے بچانے والی دو چیزیں:

﴿235﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ پاک کی کتاب اور دوسری میری سنت، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔[3]

﴿236﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک نیکی اور بدی ایسی مخلوق ہیں جنہیں قیامت کے دن لوگوں کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔ پس نیکی تو نیکوکار کو خوشخبری اور بھلائی کا وعدہ دے گی جبکہ بدی کہے گی: پکڑ لو! پکڑ لو! بدکار اس سے بھاگ نہ سکیں گے بالآخر وہ انہیں پہنچ کر رہے گی۔[4]

1... معجم اوسط، ۴/ ۲۱۶، حدیث: ۵۷۶۴، عن ابی ہریرۃ

2... معجم کبیر، ۸/ ۱۲۹، حدیث ۷۵۸۸

3... مستدرک، کتاب العلم، خطبتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع، ۱/ ۲۸۴، حدیث: ۳۲۴

4... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۷/ ۱۲۳، حدیث: ۱۹۵۰۴

جمعہ کی تعظیم کرنے والوں کا انعام:

﴿237﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک دنوں کو ان کی ہیئت (بناوٹ وصورت) کے مطابق اٹھائے گا، جمعہ کا دن تر و تازہ اور روشن اٹھایا جائے گا، جمعہ والے اسے یوں جھرمٹ میں لیے ہوں گے جیسے دلہن کو جھرمٹ میں اس کے شوہر کے پاس لے جایا جاتا ہے، جمعہ ان کے لیے نور ہو گا اور وہ اس کی روشنی میں چلتے ہوں گے، ان کا رنگ برف کی طرح سفید ہو گا اور ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہکتی ہو گی، وہ کافور کے پہاڑوں میں چکر لگائیں گے، جن اور انسان ان کو دیکھتے ہوں گے، تعجب کی وجہ سے ان کی پلک تک نہ جھپکے گی یہاں تک کہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے، ثواب کی نیت سے اذان دینے والوں کے سوا کوئی بھی ان کے ساتھ نہ مل سکے گا۔[1]

رات کا اعلان:

﴿238﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَوْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر آنے والی رات یہ اِعلان کرتی ہے کہ مجھ میں جتنی نیکی کر سکتے ہو کر لو، اب میں قیامت کے دن تک تمہارے پاس لوٹ کر نہ آؤں گی۔

﴿239﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جو دن بھی دنیا سے ختم ہوتا ہے وہ کہتا ہے: تمام خوبیاں اللہ کریم کو جس نے مجھے دنیا اور دنیا والوں سے دور کر دیا، پھر اسے لپیٹ کر قیامت کے دن تک کے لیے اس پر مہر کر دی جاتی ہے حتّٰی کہ ربِّ کریم ہی اس کی مہر کھولے گا۔

﴿240﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر دن یہ کہتا ہے: اے ابنِ آدم! آج میں تیرے پاس آچکا ہوں، آج کے بعد کبھی لوٹ کر تیرے پاس نہ آؤں گا لہٰذا دیکھ لے تو مجھ میں کیا عمل کر رہا ہے اور ہر رات بھی یہی کہتی ہے۔

جیسے اعمال ویسی اُن کی صورت:

﴿241﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن

[1]... ابن خزیمة، کتاب الجمعة، باب صفة یوم الجمعة... الخ، ۳/۱۱۷، حدیث: ۱۷۳۰

مسلمان کے لیے اس کے عمل کو بہترین صورت میں ڈھالا جائے گا، مخلوقِ خدا میں وہ انتہائی حسین چہرے، بہترین لباس اور سب سے اچھی خوشبو والا ہو گا، وہ عمل بندے کے ساتھ بیٹھ جائے گا، جب جب کوئی شے اسے ڈرائے گی وہ عمل اسے بچائے گا اور جب کوئی شے اسے خوف میں مبتلا کرے گی وہ عمل اس پر آسانی کرے گا۔ مومن بندہ کہے گا: میرے ساتھی! اللہ پاک تمہیں بہترین جزا دے! تم ہو کون؟ عمل کہے گا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں قبر میں اور دنیا میں تمہارے ساتھ ساتھ تھا، میں تمہارا عمل ہوں۔ خدا کی قسم! چونکہ تمہارے کام اچھے اور پاکیزہ تھے اس لیے تم مجھے اچھی اور پاکیزہ صورت میں دیکھ رہے ہو، اب آؤ! مجھ پر سوار ہو جاؤ کیونکہ دنیا میں طویل عرصہ تک میں تم پر سوار رہا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ فرمانِ باری تعالیٰ اسی متعلق ہے:

وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ بچائے گا پرہیز گاروں کو ان کی نجات کی جگہ۔ (پ۲۴، الزمر: ۶۱)

حتّٰی کہ اس کا عمل اُسے لیے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو گا اور عرض کرے گا: اے میرے ربّ! دنیا میں عمل کرنے والے ہر شخص نے اپنے عمل کا بدلہ پایا، ہر تاجر، ہر کاریگر نے اپنے عمل کا بدلہ تجارت میں پالیا، سوائے میرے ساتھی کے کیونکہ اس نے خود کو مجھ میں مشغول رکھا۔ اللہ کریم عمل سے فرمائے گا: تو اس کے لیے کیا چاہتا ہے؟ عمل عرض کرے گا: مغفرت اور رحمت۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میں نے اسے بخش دیا۔ پھر اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک موتی دو دن کی مسافت کو روشن کر دے۔ پھر عمل عرض کرے گا: اے میرے ربّ! یہ میرے سبب اپنے والدین کو بھی کچھ نہ دے سکا، ہر کام کرنے والا اور تاجر اپنے کام کی کمائی والدین کو دیتا ہے، پس جتنا عمل کرنے والے کو دیا گیا اتنا اس کے والدین کو بھی عطا کیا جائے گا۔

کافر کے عمل کو بدترین اور انتہائی بدبودار صورت میں بدلا جائے گا، پس وہ کافر کے پہلو میں بیٹھ جائے گا، جب جب کوئی چیز کافر کو ڈرائے دھمکائے گی تو یہ عمل کافر کے خوف کو اور زیادہ بڑھا دے گا۔ کافر کہے گا: تو کتنا بُرا ہم نشین ہے! تو کون ہے؟ عمل بد کہے گا: تو مجھے نہیں پہچانتا؟ کافر کہے گا: نہیں! عمل کہے گا: میں تیرا برا عمل ہوں اسی لیے تو مجھے بری صورت میں دیکھ رہا ہے، میں بدبودار تھا اسی لیے تو مجھے بدبودار دیکھ رہا ہے، چل اپنا سر

نیچے کر تاکہ میں تجھ پر سوار ہو جاؤں، دنیا میں طویل عرصہ تک تو مجھ پر سوار رہا تھا، پھر برا عمل کافر پر سوار ہو جائے گا۔ یہ فرمانِ باری تعالیٰ اسی سے متعلق ہے:

لِيَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ (پ۱۴، النحل: ۲۵) ترجمۂ کنز الایمان: کہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں۔

﴿242﴾... حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور بدی کو بروزِ قیامت لوگوں کے لیے کھڑا کیا جائے گا، پس نیکی اپنے کرنے والے کے ساتھ لپٹ جائے گی، نیکوکاروں کی قیادت کرے گی اور انہیں جنت کی طرف لے جائے گی جبکہ بدی اپنے کرنے والے کے ساتھ چمٹ جائے گی اور بدکاروں کی قیادت کر کے انہیں جہنم کی طرف لے جائے گی۔[1]

جہنم سے ڈھال بننے والا وظیفہ:

﴿243﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کے لیے اپنی ڈھال لے لو! سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہا کرو، بلاشبہ یہ کلمات قیامت کے دن آگے پیچھے سے تمہاری حفاظت کرنے والے اور نجات دلانے والے بن کر آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔[2]

دنیا، دنیاداروں سمیت جہنم میں:

﴿244﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن دنیا کو سیاہ و سفید الجھے بالوں اور نیلی آنکھوں والی بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا، جس کے سامنے کے دانت ظاہر ہو رہے ہوں گے اور صورت نہایت بُری ہو گی، وہ مخلوق کے سامنے کی جائے گی پھر مخلوق سے پوچھا جائے گا: تم اسے جانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم اس کو پہچاننے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر فرمایا جائے گا: یہ وہ دنیا ہے جس کے سبب تم آپس میں فخر کرتے، آپس میں قطع تعلق کر لیتے، ایک دوسرے سے جھگڑتے، آپس میں بغض و حسد کرتے اور

---

1 ...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب قضاء الحوائج، باب فی فضل المعروف، ۴/۱۳۸، حدیث: ۱

2 ...مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر... الخ، باب المنجیات الباقیات الصالحات، ۲/۲۳۵، حدیث: ۲۰۲۹، بتغیر قلیل

ایک دوسرے کو دھوکا دیا کرتے تھے، پھر دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا وہ پکارے گی: اے میرے ربّ! میرے پیروکار اور میرے چاہنے والے کہاں ہیں؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اس کے پیروکاروں اور چاہنے والوں کو بھی اسی کے ساتھ ملا دو۔[1]

﴿245﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا، پس اس میں جو چیز رضائے الٰہی کے لیے ہو گی اسے الگ کر لیا جائے گا، پھر اسے باقی تمام اشیاء کے ساتھ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔[2]

﴿246﴾... حضرت سیدنا عمرو بن عَنْبَسہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو دنیا کو لایا جائے گا، پس اس میں جو شے اللہ کریم کی رضا کے لیے ہو گی اسے علیحدہ کر لیا جائے گا اور جو غیرُ اللہ کے لیے ہو گی اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔[3]

کعبہ و حجر اسود شفاعت کریں گے:

﴿247﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو کعبہ میری قبر کے پاس آکر عرض کرے گا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ۔ میں کہوں گا: یَابَیْتَ اللہ وَعَلَیْكَ السَّلَام۔ پھر میں پوچھوں گا: میری امت نے میرے بعد تیرے ساتھ کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: جو میرے پاس آیا میں اس کے لیے کافی ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو میرے پاس نہ آسکا تو آپ اس کے لیے کافی ہیں اور آپ ہی اس کی شفاعت کریں گے۔[4]

﴿248﴾... سیِّدُنا اِبنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حجر اسود قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ وہ جبل ابی قُبَیس (پہاڑ) سے بڑا ہو گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔[5]

1... شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الامل، ۷/ ۳۸۳، حدیث: ۱۰۶۷۱

2... شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الامل، ۷/ ۳۴۲، حدیث: ۱۰۵۱۵

3... شعب الایمان، باب اخلاص العمل للہ وترک الریاء، ۵/ ۳۳۹، حدیث: ۶۸۴۹

4... مسند الفردوس، ۱/ ۴۲۳، حدیث: ۳۱۶۵

5... ابن خزیمة، کتاب المناسک، باب ذکر الدلیل علی... الخ، ۴/ ۲۲۰، حدیث: ۲۷۳۷

﴿249﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حجرِ اسود جنتی یاقوتوں میں سے ایک سفید یاقوت ہے، مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے، اللہ پاک قیامت کے دن اسے یوں اٹھائے گا کہ یہ اُحد پہاڑ جتنا ہوگا، دنیا میں جس نے اس کا اِستِلام کیا ہوگا اور اس کا بوسہ لیا ہوگا یہ اس کی گواہی دے گا۔[1]

قرآن پاک پڑھ کر چھوڑ دینے کا انجام:

﴿250﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے قرآن سیکھا پھر اسے ایک طرف رکھ دیا، نہ اس کی حفاظت کی نہ اسے کھول کر دیکھا (یعنی اسے پڑھنا چھوڑ دیا) تو قیامت کے دن قرآن پاک اس شخص کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں آئے گا اور عرض کرے گا: تیرے اس بندے نے مجھے چھوڑنے کی چیز بنا رکھا تھا، اب تو میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمادے۔[2]

تین چیزیں سایہ عرش میں ہوں گی:

﴿251﴾... حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوں گی: (۱)... قرآن پاک، یہ بندوں کی طرف سے وکالت کرے گا (۲)... امانت اور (۳)... صلہ رحمی (رشتہ داروں سے تعلق رکھنا)، یہ پکار کر کہے گی: سنو! جس نے مجھے ملایا تھا اللہ کریم اسے ملائے گا اور جس نے مجھے کاٹا تھا ربِّ کریم اسے کاٹے گا۔[3]

﴿252﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صلہ رحمی کو تیز و فصیح زبان کے ساتھ اٹھایا جائے گا، وہ کہے گی: اے اللہ پاک! فلاں نے مجھے ملایا تھا تو اسے جنّت میں داخل فرمادے اور فلاں نے مجھے کاٹا تھا تو اسے جہنم میں داخل فرمادے۔[4]

1... ابن خزیمۃ، کتاب المناسک، باب ذکر الدلیل علی ان الحجر انما سودتہ، ۴/ ۲۲۰، حدیث: ۲۷۳۴

2... تفسیر ثعلبی، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۳۰، ۷/ ۱۳۲

3... نوادر الاصول، الاصل الثانی والثمانون والمئتان... الخ، ۲/ ۱۲۲۸، حدیث: ۱۵۲۶

4... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب، ما قالوا فی البر وصلۃ الرحم، ۶/ ۹۸، حدیث: ۷، ۶

قربانی کرنے کی فضیلت:

﴿253﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عید قربان کے دن ابنِ آدم کا کوئی عمل اللہ کریم کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں، بیشک قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گا، بیشک قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی ربِّ کریم کے یہاں مقامِ قبولیت میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔[1]

ایک سوال اور اس کا جواب:

اگر یہ کہا جائے کہ اعمال تو اعراض (یعنی صفات) ہیں ان کا حشر کیا جانا اور انہیں بصورت اجسام مُتصوَّر کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

علما کی ایک جماعت نے اس کا **جواب** یہ دیا ہے کہ اللہ پاک نیک اعمال کے ثواب کو اور یونہی تلاوتِ قرآن اور برے اعمال کو بھی ایک شکل دے کر میزان میں رکھے گا۔ لیکن درست جواب اس کے برخلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اعمال اور معانی سب کے سب مخلوق ہیں اور ان تمام کی ربِّ کریم کے یہاں صورتیں ہیں اگرچہ ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتے، مگر اصحاب حقیقت بیان کرتے ہیں کہ کشف کی بعض قسموں میں اعمال و معانی کے حقائق کا ادراک بصورتِ اجسام ہوتا ہے، کثیر احادیث مبارکہ اس کی گواہ ہیں۔ جس میں سے قوی ترین حدیث وہ ہے جس میں یہ بیان کیا گیا کہ دنوں کو صورتاً جمع کیا جائے گا اور مذکورہ حدیث سابق تاویل کو قبول نہیں کرتی۔ نیز یہ صحیح حدیث بھی اس تقریر کی تائید کرتی ہے کہ "جب اللہ کریم نے رحم کو پیدا فرمایا تو وہ کھڑا ہوا اور عرض کی: یہ قطعِ رَحمی سے تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے۔" اس حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ قطعِ رحمی مخلوق ہے وہ کھڑا ہوا اور اس نے اللہ پاک کے حضور کلام کیا اور یہ تمام ہی صفات اجسام کی ہیں، اس میں بھی مذکورہ تاویل درست نہیں ہے۔ اس موضوع کی تحقیق کے لیے ہم نے ایک الگ رسالہ لکھا ہے اور اسی بنا پر ہم نے موت کے ذبح ہونے والی حدیث کو رکھا ہے، ذبحِ موت کی حدیث آگے آئے گی۔

---

[1]... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ما جاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/ ۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸

باب نمبر25:

قیامت کے ناموں کا بیان

جان لیجئے! اللہ کریم نے اپنی کتابِ عزیز میں قیامت کے تقریباً 100 نام ذکر کئے ہیں، ان میں سے بعض نام تو بلفظہ وہی ہیں جبکہ بعض اسماء کو بطریقِ اشتقاق اخذ کیا گیا ہے اور کسی چیز کے ناموں کی کثرت اس چیز کے عظیم ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ کچھ نام درج ذیل ہیں:

﴿1﴾... **سَاعَة**:(یعنی ایک گھڑی): قیامت کا نام ساعت رکھنا یا تو اس کے قریب ہونے کی وجہ سے ہے یا اس لیے ہے کہ یہ ایک ساعت میں اچانک آجائے گی یا اس لیے کہ اس میں قبروں سے مُردوں کو اٹھانے کا معاملہ ایک لمحہ سے بھی پہلے ہو جائے گا یا اس دن قضاء کا فیصلہ ایک ساعت کی مقدار میں ہو جائے گا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مخلوق کے حساب کتاب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جیسے وہ ایک ہی صبح میں سب کو رزق عطا فرمادیتا ہے اسی طرح وہ ایک ساعت میں سب کا حساب بھی لے لے گا۔

﴿2﴾... **قِیَامَة**:(یعنی کھڑا ہونا): اس لیے کہ اس دن مخلوق قبروں سے کھڑی ہوگی اور جب تک ربِّ کریم چاہے گا اس کے حضور کھڑی رہے گی اور جبریل اور فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔

﴿3﴾... **قَارِعَة**:(دل دہلانے والی): کیونکہ اس کی ہولناکیوں سے دل دہل جائیں گے۔

﴿4﴾... **غَاشِیَة**:(چھا جانے والی): کیونکہ یہ اپنی ہولناکیوں کے ساتھ لوگوں پر چھا جائے گی۔

﴿5﴾... **حَاقَّة**:(یقینی ہونے والی): اس کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں اور اس دن ہر کام یقینی ہی ہوگا۔

﴿6﴾... **آزِفَة**:(قریب آنے والی): یعنی کسی چیز کا قریب ہونا اور قیامت قریب ہونے والی ہے۔

﴿7﴾... **وَاقِعَة**: یقینی ہونے والی ﴿8﴾... **خَافِضَة**: پست کرنے والی ﴿9﴾... **رَافِعَة**: بلندی دینے والی ﴿10﴾... **طَامَّة**: یعنی ہر شے پر غالب آنے والی۔ ﴿11﴾... **صَاخَّة**: یعنی کانوں کو بہرا کر دینے والی یا امورِ آخرت یاد دلانے والی۔ ﴿12﴾... **یَوْمُ النَّفْخَة**: صور پھونکے جانے کا دن ﴿12﴾... **یَوْمُ الزَّلْزَلَة**: زلزلے کا دن ﴿13﴾... **یَوْمُ الرَّاجِفَة**: تھر تھرانے والی کا دن ﴿14﴾... **یَوْمُ النَّاقُوْر**: صور پھونکے جانے کا دن ﴿15﴾... **یَوْمُ الْاِنْشِقَاق**: آسمان کے پھٹنے کا دن ﴿16﴾... **یَوْمُ الْاِنْفِطَار**: آسمان میں شگاف پڑنے کا دن ﴿17﴾... **یَوْمُ التَّکْوِیْر**: سورج کو لپیٹ دینے کا

دن﴿18﴾...**یَوْمُ الْاِنْکِدَار**: ستاروں کے جھڑ جانے کا دن﴿19﴾...**یَوْمُ الْاِنْتِشَار**: تارے جھڑنے کا دن﴿20﴾... **یَوْمُ التَّسْیِیْر**: پہاڑ چلائے جانے کا دن﴿21﴾...**یَوْمُ التَّعْطِیْل**: 10ماہ کی گابھن اونٹنیوں کو چھوڑ دیئے جانے کا دن ﴿22﴾...**یَوْمُ التَّسْجِیْر**: سمندر سلگائے جانے کا دن﴿23﴾...**یَوْمُ الْبَعْث**: قبروں سے اٹھائے جانے کا دن﴿24﴾... **یَوْمُ النُّشُوْر**﴿25﴾...**یَوْمُ الْخُرُوْج**: قبروں سے نکلنے کا دن﴿26﴾...**یَوْمُ الْحَشْر**﴿27﴾...**یَوْمُ الْعَرْض**: اللہ پاک کے حضور پیش کیے جانے کا دن﴿28﴾...**یَوْمُ الْجَمْع**﴿29﴾...**یَوْمُ التَّفَرُّق**: لوگوں کے جدا جدا ہو جانے کا دن۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ (پ۳۰، الزلزلة: ٦) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے ربّ کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر۔

﴿30﴾...**یَوْمُ الصَّدْع**: علیحدگی کا دن۔ یہ نام ربِّ کریم کے اس فرمان سے ماخوذ ہے:

یَوْمَىٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۱، الروم: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن الگ پھٹ جائیں گے۔

﴿31﴾...**یَوْمُ الصَّدْر**: پھرنے کا دن۔ یہ اس فرمان باری تعالیٰ سے ماخوذ ہے:

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ (پ۳۰، الزلزلة: ٦) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے ربّ کی طرف پھریں گے۔

﴿32﴾...**یَوْمُ الْبَعْثَرَة**: قبروں سے اٹھائے جانے کا دن﴿33﴾...**یَوْمُ الْفَزَع**: گھبراہٹ کا دن﴿34﴾...**یَوْمُ التَّنَاد**: دال پر جزم کے ساتھ پڑھیں تو معنیٰ ہو گا: ایک دوسرے کو پکارنے کا دن اور دال پر تشدید کے ساتھ پڑھیں تو معنیٰ ہو گا: جانے اور بھاگنے کا دن﴿35﴾...**یَوْمُ الدُّعَاء**: پکارے جانے کا دن﴿36﴾...**یَوْمُ الْحِسَاب**: حساب کا دن﴿37﴾...**یَوْمُ السُّؤَال**: سوال کا دن﴿38﴾...**یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَاد**: وہ دن جس میں گواہ کھڑے ہوں گے ﴿39﴾...**یَوْمُ الْقِصَاص**: بدلے کا دن﴿40﴾...**یَوْمُ الْوَعْد**: وعدے کا دن﴿41﴾...**یَوْمُ الْوَعِیْد**: وعدہ پورا ہونے کا دن﴿42﴾...**یَوْمُ النَّدَامَة**: شرمندگی کا دن﴿43﴾...**یَوْمُ الْحَسْرَة**: حسرت وپشیمانی کا دن﴿44﴾...**یَوْمُ التَّبْدِیْل**: جس دن زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا۔﴿45﴾...**یَوْمُ التَّلَاق**: ملاقات کا دن﴿46﴾...**یَوْمُ الْمَاٰب**: اللہ پاک کی طرف پھرنے کا دن﴿47﴾...**یَوْمُ الْمَصِیْر**: اللہ کریم کی طرف لوٹنے کا دن﴿48﴾...**یَوْمُ الْفَصْل**: فیصلہ کا دن﴿49﴾...**یَوْمُ الْوَزْن**: اعمال وزن کیے جانے کا دن﴿50﴾...**یَوْمٌ عَقِیْم**: اس لیے کہ اس دن

کے بعد کبھی نیند نہ ہو گی۔ ﴿51﴾...**یَوۡمٌ عَظِیۡم** ﴿52﴾...**یَوۡمٌ عَسِیۡر**: دشوار ترین دن ﴿53﴾...**یَوۡمٌ مَّشۡهُوۡد**: وہ دن جس کی گواہی دی گئی ہے۔ ﴿54﴾...**یَوۡمُ التَّغَابُن**: خسارہ ظاہر ہونے کا دن، یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا دن ﴿55﴾...**یَوۡمٌ عَبُوۡسٌ قَمۡطَرِیۡر**: پھیلی ہوئی مایوسی کا دن ﴿56﴾...**یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِر**: وہ دن جس میں راز باہر نکالے جائیں گے۔ ﴿57﴾...**یَوۡمُ الۡفِرَار** ﴿58﴾...**یَوۡمٌ تَتَقَلَّبُ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَار**: آنکھیں اور دل پلٹ جانے کا دن ﴿59﴾...**یَوۡمٌ تَشۡخَصُ فِیۡهِ الۡاَبۡصَار**: جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ ﴿60﴾...**یَوۡمُ الۡفِتۡنَة**: آزمائش کا دن ﴿61﴾...**یَوۡمُ الۡاَذَان**: پکار کا دن۔

حضرت سیِّدُنا امام طاؤس رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ہشام بن عبد المالک کے دربار میں تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: **اللہ** پاک کا خوف رکھ! اور یَوۡمُ الۡاَذَان سے ڈر۔ اس نے پوچھا: یَوۡمُ الۡاَذَان کیا ہے؟ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۴﴾ (پ۸، الاعراف: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ **اللہ** کی لعنت ظالموں پر۔

﴿62﴾...**یَوۡمُ الۡخُلُوۡد**: ہمیشگی کا دن ﴿63﴾...**یَوۡمُ الۡجِدَال**: جھگڑنے کا دن ﴿64﴾...**یَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡـًٔا**: وہ دن جس دن کوئی جان دوسری جان کے کچھ کام نہ آئے گی۔ ﴿65﴾...**یَوۡمَ یُدَعُّوۡنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّم**: وہ دن جن میں انہیں جہنم کی آگ کی طرف بلایا جائے گا۔ ﴿66﴾...**یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ الظّٰلِمِیۡنَ مَعۡذِرَتُهُم**: وہ دن جس میں ظالموں کی معذرت انہیں کچھ فائدہ نہ دے گی۔ ﴿67﴾...**یَوۡمُ لَا یَنۡطِقُوۡن**: وہ دن جس میں بول نہ سکیں گے۔ ﴿68﴾...**یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوۡن**: وہ دن جس میں مال اور بیٹے نفع نہ دے سکیں گے۔ ﴿69﴾...**یَوۡمُ لَا یَکۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ حَدِیۡثًا**: وہ دن جس میں کوئی بات **اللہ** پاک سے نہ چھپا سکیں گے ﴿70﴾...**یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡهِ وَ لَا خُلَّة**: وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت اور نہ دوستی کام آئے گی ﴿71﴾... **یَوۡمٌ لَّا رَیۡبَ فِیۡه**: وہ دن جس کے آنے میں کچھ شبہ نہیں۔ ﴿72﴾...**یَوۡمُ الۡغَاشِیَة**: چھا جانے والی مصیبت کا دن ﴿73﴾...**یَوۡمُ التَّزۡوِیۡج**: جوڑے بنائے جانے کا دن ﴿74﴾...**یَوۡمُ الۡکَشۡطِ وَ الطَّی**: آسمان کھینچ لیے جانے اور لپیٹ دیئے جانے کا دن ﴿75﴾...**یَوۡمُ التَّسۡعِیۡر**: سمندر بھڑکائے جانے کا دن ﴿76﴾...**یَوۡمُ الۡمَدّ**: زمین پھیلائے جانے کا دن ﴿78﴾...**یَوۡمُ الۡحَاقَّة**:

حق ہونے والی کا دن ﴿79﴾ ... **یَوۡمُ الدِّیۡن**: جزا کا دن ﴿80﴾ ... **یَوۡمُ الۡجَزَاء** ﴿81﴾ ... **یَوۡمُ الشُّخُوۡصِ وَالۡاِقۡنَاع**: آنکھیں پھٹی رہ جانے اور آوازیں پست ہو جانے کا دن ﴿82﴾ ... **یَوۡمُ الۡعِرَق**: پسینے بہنے کا دن ﴿83﴾ ... **یَوۡمُ الشَّفَاعَة**: سفارش کا دن ﴿84﴾ ... **یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡهٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡه**: وہ دن جس میں بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ۔ بس یہ 80 سے کچھ زائد نام ہیں۔

باب نمبر 26:

بعض فرامینِ الٰہی اور ان کی تفسیر

﴿1﴾ ...

وَجَآءَ رَبُّكَ وَالۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾

(پ۳۰، الفجر: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار۔

﴿2﴾ ...

هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِیَ الۡاَمۡرُ ؕ

(پ۲، البقرۃ: ۲۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں اور کام ہو چکے۔

﴿3﴾ ...

وَیَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَنُزِّلَ الۡمَلٰٓئِكَةُ تَنۡزِیۡلًا ﴿۲۵﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے پوری طرح۔

﴿4﴾ ...

وَانۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوۡمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ ﴿ۙ۱۶﴾ وَّالۡمَلَكُ عَلٰۤی اَرۡجَآئِهَا ؕ وَیَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ یَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿ؕ۱۷﴾ یَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا تَخۡفٰی مِنۡكُمۡ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾

(پ۲۹، الحاقۃ: ۱۶تا۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہو گا اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے اس دن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔

﴿5﴾...

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا ﯼ (پ۳۰، النبا: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے)۔

﴿254﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک بروزِ قیامت اُمتوں کو جمع فرمائے گا پھر اپنے عرش سے اپنی کرسی کی طرف (اپنی شان کے مطابق) نُزول فرمائے گا اور اس کی کرسی زمین و آسمانوں سے بڑی ہے۔[1]

اللہ کریم جسم و جسمانیت سے پاک ہے:

خبردار! جن آیات و احادیث میں ربِّ کریم کی طرف آنے اور اُترنے کی نسبت ہے وہ متشابہات سے ہیں جن پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور ان کا علم اللہ پاک کے سپرد کرتے ہیں ساتھ ہی یہ قطعی یقینی عقیدہ بھی ہے کہ اللہ کریم (جسم و جسمانیت) سے پاک ہے کیونکہ ان آیات و احادیث کا ظاہری معنٰی اللہ پاک کے لیے محال ہے۔

یا پھر ہم ان آیات و احادیث کی تاویل کرتے ہوئے کہیں گے کہ آنے اور نازل ہونے سے ربِّ کریم کے امر کا آنا یا اس کے امر کا نازل ہونا مراد ہے جیسا کہ ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ "ہمارا رب ہر شب آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے" یعنی ہر رات اس کا امر نازل ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جو ندا دیتا ہے جیسا کہ اس کا ذکر بعض طُرقِ حدیث میں ہے۔ یونہی جو بعض احادیثِ موقوفہ میں اس ندا کی نسبت اللہ پاک کی طرف کی گئی ہے تو اس سے مراد بھی بحکمِ الٰہی فرشتے کا پکارنا ہے جیسا کہ اس کی تصریح بعض احادیث میں ہے۔ اس طرح کے اطلاقات تو باعتبارِ عرف و لغت مشہور و معروف ہیں کہ لشکر کے کاموں کی نسبت لشکر کے بادشاہ کی طرف کر دی جاتی ہے کیونکہ بادشاہ ہی اپنی فوج کو اس کا حکم دیتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اس کی مثال یہ آیت مبارکہ ہے:

قَالَ فِرْعَوْنُ یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا (پ۲۴، المؤمن: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: فرعون بولا اے ہامان میرے لیے اونچا محل بنا۔

یعنی مزدوروں کو بنانے کا حکم دے۔

[1]... معجم کبیر ۱۰/ ۱۸۰، حدیث: ۱۰۳۸۶

یونہی ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ ”نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دورانِ سفر اذان دی“ اس سے علما کا ایک طبقہ یہ سمجھا کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اذان دی حالانکہ اسی حدیث کے دیگر طُرق میں وارد ہے کہ آپ نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اذان کا حکم دیا تو انہوں نے اذان دی چونکہ آپ نے کا حکم دیا تھا اس لیے اس فعل کی نسبت آپ ہی کی طرف کر دی گئی[1]۔

اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ رَسُوْلِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُدَیْبِیَہ کے صلح نامہ میں لکھا: محمد بن عبد اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یہاں لکھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے یہ لکھنے کا حکم فرمایا تھا۔

یونہی حدیث شریف میں ہے رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیصر و کسریٰ کی طرف مکتوب لکھا جس میں آپ نے انہیں اللہ پاک کی طرف بلایا۔ یونہی کہا جاتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مصاحف کو لکھا (یعنی قرآن کریم کو لکھ کر ایک جگہ جمع کیا) اس سے مراد بھی یہ ہے کہ آپ نے مصاحف لکھنے کا حکم دیا اگرچہ آپ نے اپنے خط سے ان میں کچھ نہیں لکھا تھا، یہ (یعنی: فعل کی نسبت فاعل کے بجائے فعل کا حکم دینے والے کی طرف کر دینا) مجاز کی ایک قسم ہے جو کہ علمِ معانی اور علمِ بیان میں ثابت ہے۔

پھر میں نے حضرت شیخ شہاب الدین زَرْکَشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تحریر دیکھی جس میں یہ صراحت تھی کہ مسلمہ بن قاسم نے کتاب ”غرائبُ الاصول“ میں فرمایا: بروزِ قیامت ربِّ کریم کے تجلی فرمانے اور بادلوں میں آنے کا جو بیان ہے وہ اس پر محمول ہے کہ اللہ کریم مخلوق کی نگاہوں کو بدل دے گا حتّٰی کہ وہ اسے ایسے دیکھیں گے جیسے احادیث میں بیان ہوا جبکہ حقیقت میں وہ اپنی عظمت و بزرگی اور اپنی بادشاہت کے ساتھ اپنے عرش پر ہو گا۔

اسی طرح کا مضمون حضرت عبد العزیز ماجِشُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ہر وہ حدیث جس میں اللہ پاک کے منتقل ہونے اور محشر میں دکھائی دیئے جانے کا بیان ہے اس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ مخلوق کی نگاہوں کو بدل

---

[1]... تحقیق یہ ہے کہ اس موقع پر خود رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اذان دی تھی، در مختار وغیرہ میں اسی طرح ہے اور امام نووی نے بھی اسی کو اختیار کیا نیز امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک دفعہ اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یوں کہے: اشھد انی رسول اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں) امام ابن حجر نے اس کی صحت کی طرف اشارہ کیا اور یہ نصِ مفسر ہے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں اور اس سے امام نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قول کو اور تقویت ملتی ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۸۳)

دے گا۔ چنانچہ مخلوق اسے نزول کرتے، تجلی فرماتے، اپنی مخلوق سے سرگوشی کرتے اور ان سے خطاب کرتے دیکھے گی جبکہ حقیقت میں نہ اس کی عظمت متغیر ہو گی نہ وہ منتقل ہو گا اور یہ اس لئے ہو گا تاکہ تم جان لو کہ اللہ کریم ہر چاہے پر قادر ہے۔ ہم کتبِ حدیث میں یہ بات پاتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ نبوت میں کبھی خود اپنی صورت میں آتے تھے اور کبھی حضرت سیِّدُنا دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی صورت میں حالانکہ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنی صورت حضرت سیِّدُنا دَحیہ کَلْبی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے مقابلے میں عظیم تر ہے۔

ساتوں آسمان کی مخلوق کے جمع ہونے کا منظر:

﴿255﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۲۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے پوری طرح۔

پھر فرمایا: اللہ پاک بروز قیامت تمام ہی مخلوق جنات، آدمی، چوپائے، درندے، پرندے سب کو ایک مٹی (زمین) میں جمع فرمائے گا پھر آسمانِ دنیا پھٹ جائے گا تو اہل آسمان اتریں گے، وہ جن وانس سمیت تمام زمینی مخلوق سے زیادہ ہوں گے۔ اہل زمین ان سے دریافت کریں گے: کیا تم میں ہمارا ربّ ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر دوسرے آسمان والے نازل ہوں گے، وہ اہل زمین اور پہلے آسمان والوں سے زیادہ ہوں گے، اہل زمین ان سے پوچھیں گے: کیا تم میں ہمارا ربّ ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ ان کی تعداد اتنی ہو گی کہ وہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والے فرشتوں، جن وانس اور تمام ہی مخلوق کو گھیر لیں گے، پھر تیسرے آسمان والے نازل ہوں گے، وہ دوسرے آسمان، پہلے آسمان اور زمین والوں سے زیادہ ہوں گے، اہلِ زمین ان سے پوچھیں گے: کیا تم میں ہمارا ربّ ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر پانچویں آسمان والے نازل ہوں گے وہ اپنے سے پہلے تمام نازل ہونے والوں سے زیادہ ہوں گے، یونہی چھٹے آسمان اور پھر ساتویں آسمان والے نازل ہوں گے یہ تمام آسمانوں اور زمین والوں سے زیادہ ہوں گے، اہلِ زمین ان سے پوچھیں گے: کیا تم میں ہمارا رب ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر ہمارا رب چھائے ہوئے بادل میں (اپنی شان کے مطابق) نُزول فرمائے گا اور اس کے ارد گرد مقرب فرشتے ہوں گے، وہ ساتوں زمین، ساتوں آسمان اور عرش اٹھانے والے فرشتوں سے بھی زیادہ ہوں گے، ان کے سینگ ایسے ہوں

گے جیسے کھجور کے خوشوں میں گرہ لگی ہو، ان میں سے ہر ایک کے دو پاؤں کے درمیان اتنا اتنا فاصلہ ہو گا، پاؤں کے تلوے سے ٹخنے تک 500 سال اور ٹخنے سے گھٹنے تک 500 سال کی مسافت ہو گی، یونہی ناک سے حلق تک 500 سال کی مسافت ہو گی اور حلق سے ہار لٹکانے کی جگہ تک 500 سال کی مسافت ہو گی۔[1]

جہنم فرشتے کے بائیں پہلو پر:

﴿256﴾... حضرت سیّدُنا امام ضحاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک آسمانِ دنیا کو حکم دے گا، وہ اپنے بسنے والوں سمیت پھٹ جائے گا، فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے پھر ان کا ربّ انہیں حکم دے گا تو نیچے اتریں گے حتّٰی کہ زمین اور زمین پر بسنے والوں کو گھیر لیں گے پھر دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان والے اتریں گے اور صف در صف کھڑے ہو جائیں گے، پھر اونچا ترین فرشتہ اپنے بائیں پہلو پر جہنم لئے نازل ہو گا، زمین والے جہنم کو دیکھیں گے تو بدک کر بھاگیں گے وہ زمین کے جس ٹکڑے پر جائیں گے وہاں فرشتوں کی سات صفیں پائیں گے، بالآخر بھاگ دوڑ کر واپس وہیں آ جائیں گے جہاں پہلے تھے۔ اللہ کریم کے درج ذیل فرامین کا یہی معنٰی ہے:

﴿1﴾...

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِۙ(۳۲) یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍۚ (پ۲۴، المؤمن: ۳۲، ۳۳)	ترجمۂ کنزالایمان: میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے اللہ سے تمھیں کوئی بچانے والا نہیں۔

﴿2﴾...

وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّاۚ(۲۲) وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ﳔ (پ۳۰، الفجر: ۲۲، ۲۳)	ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن جہنم لائی جائے۔

﴿3﴾...

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا	ترجمۂ کنزالایمان: اے جنّ و انسان کے گروہ اگر تم سے ہو

1... مستدرک، کتاب الاھوال، ذکر اھل السموات السبع، ۵/۷۸۷، حدیث: ۸۷۴۰

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْاؕ سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔

(پ۲۷، الرحمٰن: ۳۳)

﴿4﴾...

وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ وَّاهِیَةٌۙ(۱۶) وَّ الْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَاؕ (پ۲۹، الحاقة: ۱۶،۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہو گا اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے۔

پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک آواز سنیں گے چنانچہ حساب کی طرف آجائیں گے۔

روح نامی فرشتے کی عظمت:

﴿257﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: روح چوتھے آسمان میں رہنے والے فرشتے کا نام ہے وہ آسمانوں، پہاڑوں اور دیگر فرشتوں سے بھی بڑا ہے۔ وہ روزانہ 12 ہزار بار ربِّ کریم کی تسبیح کرتا ہے، اللہ پاک اس کی ہر تسبیح کے بدلے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے، بروزِ قیامت وہ فرشتہ اکیلا ایک صف کی صورت میں آئے گا۔

﴿258﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت مبارکہ:

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّاۙ (پ۳۰، النبا: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے)۔

کی تفسیر میں فرمایا: بروزِ قیامت ربُّ العالمین کے حضور دو قطاریں ہوں گی، ایک قطار فرشتوں کی اور ایک قطار روح کی ہو گی۔

﴿259﴾... حضرت سیِّدُنا امام ضحاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: روح، اللہ پاک کا دربان ہے جو بروزِ قیامت اللہ کریم کے حضور کھڑا ہو گا، وہ فرشتوں میں سب سے بڑا ہے، اگر روح اپنا منہ کھولے تو تمام فرشتے اس کے منہ میں سما جائیں، مخلوق اس کی طرف دیکھے گی مگر اس کی ہیبت کے سبب پلکیں بھی اوپر نہ اٹھا سکے گی۔

70 ہزار چہروں والا فرشتہ:

﴿260﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو طالب کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: روح ایک فرشتہ ہے جس کے 70 ہزار چہرے ہیں اس کے ہر چہرے میں 70 ہزار زبانیں ہیں، اس کی ہر زبان پر 70 ہزار بولیاں ہیں اور وہ ان تمام

بولیوں سے اللہ پاک کی تسبیح کرتا ہے۔

﴿261﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: روح ایک فرشتہ ہے جس کے 70 ہزار پَر ہیں۔

﴿262﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ روح خِلقت کے اعتبار سے تمام فرشتوں سے بڑا ہے۔

﴿263﴾... حضرت سیِّدُنا امام مقاتل بن حَیَّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: روح تمام فرشتوں میں سب سے معزز اور اللہ کریم کا مقرب ترین ہے اور وہی وحی لانے والا ہے۔

﴿264﴾... حضرت سیِّدُنا امام ضَحَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ (پ۳۰، النبا: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن جبریل کھڑا ہو گا۔

کے تحت فرمایا کہ روح سے مراد حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

جبریل امین کا خوفِ خدا:

﴿265﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بیشک حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بروز قیامت اللہ پاک کے حضور کھڑے ہوں گے، عذاب الٰہی کے خوف سے آپ کے شانے کانپ رہے ہوں گے، وہ عرض کریں گے: "تجھے پاکی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔" بلاشبہ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے دونوں کاندھوں کے درمیان اتنی کشادگی ہے جیسے مشرق و مغرب کے درمیان ہے، اس فرمان باری تعالیٰ کا یہی معنیٰ ہے:

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا (پ۳۰، النبا: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے)۔[1]

﴿266﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روح کو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔

﴿267﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں:

[1]... العظمۃ لابی شیخ، ذکر الملائکۃ المؤکلین فی السموات والارضین، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۵

روح انسان کی طرح ایک مخلوق ہے لیکن وہ انسان نہیں ہے۔

روح ایک لشکر ہے:

﴿268﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے مرفوعاً روایت ہے کہ "روح اللہ کریم کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، یہ فرشتے نہیں ہیں، ان کے سر اور ہاتھ پیر ہیں اور یہ کھانا کھاتے ہیں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ۟ۙ(پ۳۰، النبا: ۳۸) پھر فرمایا: روح الگ لشکر ہے اور یہ ملائکہ الگ لشکر ہے۔[1]

﴿269﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج عرش کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں اور بروز قیامت اسے آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔[2]

﴿270﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ یَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ؕ(۱۷) (پ۲۹، الحاقۃ: ۱۷)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: آٹھ صفیں ہوں گی ان کی تعداد اللہ پاک ہی جانتا ہے۔

باب نمبر 27: قیامت میں جہنم کو کس طرح لایا جائے گا

چار ارب نوے کروڑ فرشتے جہنم کو کھینچتے ہوں گے:

﴿271﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس روز (یعنی بروزِ قیامت) جہنم کو لایا جائے گا، اس کی 70 ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ 70 ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچتے ہوں گے۔[3]

﴿272﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سرگوشی کی، پھر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نگاہیں جھکائے کھڑے ہو

1... العظمۃ لابی شیخ، صفۃ الروح، ص ۱۵۱، حدیث: ۴۱۲

2... تفسیر طبری، پ۲۹، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱۲/ ۲۱۶، حدیث: ۳۴۷۹۲

3... مسلم، کتاب الجنۃ... الخ، باب فی شدۃ حر نار جہنم، ص ۱۱۶۷، حدیث: ۷۱۶۴

گئے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس متعلق آپ سے عرض کی تو ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور کہا: ہاں! ہاں! جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے اور آپ کے رب کا حکم اور فرشتے قطار در قطار آئیں اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اسے 70 ہزار لگاموں کے ذریعے کھینچا جا رہا ہو گا اور ہر لگام کو 70 ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے کہ اچانک لگامیں چھوٹ جائیں گی اور جہنم ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی، اگر فرشتے دوبارہ اسے نہ پکڑیں تو وہ میدانِ محشر میں موجود افراد کو جلا دے مگر فرشتے اسے پکڑ لیں گے۔[1]

حضرت علامہ قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہنم کو اس مقام سے لایا جائے گا جس میں اللہ پاک نے اسے پیدا فرمایا ہے، پھر اسے محشر کی زمین کے گرد گھما دیا جائے گا حتّٰی کہ پلِ صراط کے علاوہ جنت کی طرف جانے کا اور کوئی راستہ نہیں رہے گا۔

لگاموں کے ذریعے جہنم کو میدانِ محشر میں جانے سے روکا جائے گا پھر اس میں سے گردنیں نکلیں گی اور جس کے بارے میں حکمِ الٰہی ہو گا اسے پکڑ لیں گی جبکہ جہنم کے فرشتوں کے اوصاف وہ ہیں جیسے اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ وہ سخت دل، نہایت سخت مزاج ہیں۔

اُمَّتی اُمَّتی کی صدا:

﴿273﴾... حضرت سیِّدُنا عَطَّاف بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: اس روز (یعنی بروزِ قیامت) جہنم کو لایا جائے گا اس کی حالت یہ ہو گی کہ اس کے حصے ایک دوسرے کو کھاتے ہوں گے، 70 ہزار فرشتے اسے ہانکتے ہوں گے کہ اچانک وہ لوگوں کو دیکھے گی، اللہ کریم کا یہ فرمان اسی بارے میں ہے:

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ﴿۱۲﴾ (پ۱۸، الفرقان: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا۔

جہنم ایک ایسی چنگھاڑ مارے گی جسے سن کر ہر نبی اور ہر صدیق بھی گھٹنوں کے بل زمین پر آ جائے گا اور یوں عرض کرتا ہو گا: یَا رَبِّ! نَفْسِیْ نَفْسِیْ اے میرے رب! مجھے بچا، مجھے بچا، مگر امت پر مہربان آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمَّتی! اُمَّتی! کی صدا لگا رہے ہوں گے۔

1... التذکرۃ للقرطبی، باب ما جاء فی عظم جہنم... الخ، ص ۳۷۳

جہنم کا خوف ناک تذکرہ:

﴿274﴾... حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس تھا آپ نے فرمایا: اے کعب! ہمیں خوف دلاؤ۔ میں نے عرض کی: یاامیر المؤمنین! ایک شخص جتنا عمل کر سکتا ہے آپ بھی کیجئے کیونکہ بروز قیامت اگر آپ 70 انبیائے کرام کے عمل کی طرح اعمال لے کر جائیں گے تو قیامت کی ہولناکیاں دیکھ کر ان اعمال کو بھی کم سمجھیں گے۔ فرمایا: مزید بتاؤ۔ میں نے عرض کی: یاامیر المومنین! اگر جانبِ مشرق جہنم کو بیل کے نتھنے (ناک کے سوراخ) کے برابر کھولا جائے تو مغرب میں موجود شخص کا دماغ جہنم کی تپش سے کھولنے لگے گا یہاں تک کہ بہہ نکلے گا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اور بتاؤ۔ میں نے عرض کی: امیر المومنین! بروز قیامت جہنم ایک بار چنگھاڑے گی تو ہر مقرب فرشتہ، نبی اور رسول اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر آجائے گا حتّٰی کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر آجائیں گے اور عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میری جان بخش دے! میری جان کو امان عطا فرما! آج میں تجھ سے فقط اپنی جان کا سوال کرتا ہوں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین نے سر جھکا لیا، میں نے عرض کی: کیا آپ یہ باتیں قرآن مجید میں نہیں پاتے؟ امیر المؤمنین نے پوچھا: قرآن پاک میں کس مقام پر؟ میں نے یہ آیت پڑھی:

یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

(پ۱۴، النحل: ۱۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

جہنم کو پار کرنے کا اجازت نامہ:

﴿275﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے اس فرمانِ باری تعالیٰ کے متعلق پوچھا:

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾

(پ۳۰، القارعۃ: ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی (دھنی ہوئی) اون۔

حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا کہ "جہنم کے خوف سے پہاڑ پگھل جائیں گے، جہنم کو بروزِ قیامت یوں ہانک

کر لایا جائے گا کہ وہ تیزی سے چلتی ہو گی، اس پر 70 ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ 70 ہزار فرشتے ہوں گے حتّٰی کہ جہنم اللہ پاک کے حضور ٹھہر جائے گا۔ اللہ کریم اسے حکم فرمائے گا: اے جہنم! کلام کر۔ وہ عرض کرے گا: تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تیری عزت و جلال کی قسم! میں آج ضرور ان سے انتقام لوں گا جنہوں نے رزق تو تیرا کھایا اور عبادت تیرے غیر کی کی اور مجھے وہی پار کر سکے گا جس کے پاس گزرنے کا اجازت نامہ ہو گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: اے جبریل! گزرنے کا اجازت نامہ کیا ہے؟ عرض کی: جو یہ گواہی دے گا کہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی جہنم کے پل کو پار کر سکے گا۔[1]

جہنم 100 سال کی مسافت سے نظر آئے گا:

﴿276﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ (پ۱۸، الفرقان: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا۔

حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: لوگ جہنم کو 100 سال کی مسافت سے دیکھ لیں گے اور یہ اس وقت ہو گا جبکہ جہنم کو 70 ہزار لگاموں سے کھینچا جا رہا ہو گا اور ہر لگام کو 70 ہزار فرشتے مضبوطی سے پکڑے ہوں گے، اگر وہ جہنم کو چھوڑ دیں تو جہنم ہر نیک و بد پر آپڑے اور لوگ اس کا چنگھاڑنا اور جوش مارنا سنیں گے، جہنم چنگھاڑے گا تو خون کا ایک ایک قطرہ بہہ جائے پھر جہنم دوسری بار چنگھاڑے گا تو دل اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں گے، آوازیں اور گلے کٹ کر رہ جائیں گے۔ یہی ربّ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (پ۲۱، الاحزاب: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دل گلوں کے پاس آگئے۔

﴿277﴾... حضرت سیّدنا عُبَید، حضرت سیّدنا عُمَیر اور حضرت سیّدنا امام ضَحّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: بے شک جہنم ایک بار چنگھاڑے گا تو ہر مقرب فرشتہ اور نبی مُرسَل اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر آجائے گا اور اس کے کاندھوں کا گوشت (خوفِ خدا سے) کپکپاتا ہو گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے امان دے، مجھے امان دے۔

1... التذکرۃ للقرطبی، باب منہ وفی کلام جھنم... الخ، ص ۳۷۵

جہنم کی تین چنگھاڑیں:

﴿278﴾... حضرت سیِّدُنا کَعبُ الاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اوّلین و آخرین کو ایک مٹی (زمین) میں جمع فرمائے گا، پھر فرشتے نازل ہوں گے اور صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے، اللہ کریم حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: جہنم کو حاضر کرو۔ وہ جہنم کو اس حال میں لائیں گے کہ اسے 70 ہزار لگاموں سے کھینچا جارہا ہو گا حتّٰی کہ جب جہنم مخلوق سے 100 سال کی مسافت پر ہو گا تو ایک چنگھاڑ مارے گا جس سے مخلوق کے دل ہل جائیں گے، پھر جہنم دوسری بار چنگھاڑے گا تو ہر مقرب فرشتہ اور نبی مرسل گھٹنوں کے بل زمین پر آجائے گا، پھر تیسری مرتبہ چنگھاڑے گا تو دل حلق تک آجائیں گے، عقلیں کام کرنا چھوڑ دیں گی، پس ہر آدمی اپنے عمل سے گھبرایا ہو گا حتّٰی کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: تو نے مجھے جو خُلّت عطا فرمائی اس کا واسطہ دے کر میں تجھ سے فقط اپنی ہی ذات کا سوال کرتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: تو نے مجھے جو مناجات کا شرف بخشا اس کا واسطہ دے کر میں تجھ سے فقط اپنے لیے امان کا سوال کرتا ہوں، حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: تو نے مجھے جو عزت بخشی اس کا واسطہ میں تجھ سے صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں اور میں اس (حضرت) مریم (رَضِیَ اللہُ عَنْھَا) کے بارے میں بھی تجھ سے سوال نہیں کرتا جس نے مجھے جنا جبکہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان پر یہ ندا ہو گی: اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ میری امت! میری امت! میں آج اپنی جان کا سوال نہیں کرتا۔ ربّ کریم ارشاد فرمائے گا: بے شک آپ کی امّت میں جو میرے اولیا ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں آپ کی امت کے معاملے میں آپ کی آنکھیں ضرور ٹھنڈی کروں گا۔ پھر فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر انتظار کریں گے کہ انہیں کیا حکم ملتا ہے۔

باب نمبر 28: قیامت کے دن کا کافروں پر طویل اور مسلمانوں پر مختصر ہونے کا بیان

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ ترجمۂ کنز الایمان: وہ عذاب اس دن ہو گا جس کی مقدار

اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾ (پ۲۹، المعارج: ۴) پچاس ہزار برس ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کڑا (سخت) دن ہے کافروں پر آسان نہیں۔

(پ۲۹، المدثر: ۸تا۱۰)

﴿279﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اس فرمانِ الٰہی:

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

(پ۲۹، المعارج: ۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ قیامت کا دن ہے جو کافروں پر 50 ہزار سال کا ہو گا۔

زکوٰۃ نہ دینے کی سزا:

﴿280﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو خزانے کا مالک اپنے خزانے کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اس کے خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے پتھر کی سلیں بنا کر اس کے پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جاتا رہے گا یہاں تک کہ **اللہ** پاک اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے، اس دن میں جس کی مقدار 50 ہزار سال ہے، پھر اسے اس کا جنت یا جہنم کی طرف جانے والا راستہ دکھا دیا جائے گا اور اونٹوں کا جو مالک اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن اسے چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا اس کے اونٹ پہلے سے زیادہ تعداد میں ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے قدموں تلے روندیں گے، جب ان کا دوسرا گروہ اس پر سے گزر جائے گا تو پہلا گروہ پھر سے کچلنے آجائے گا یہاں تک کہ **اللہ** کریم اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے اس دن میں جس کی مقدار 50 ہزار سال ہے، پھر اسے اس کا جنت یا دوزخ کی جانب لے جانے والا راستہ دکھایا جائے گا۔ بکریوں کا جو مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اسے ایک چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا، وہ بکریاں پہلے سے زیادہ تعداد میں آئیں گی اور اسے اپنے کھروں سے روندتی اور سینگوں سے مارتی ہوں گی ان بکریوں میں نہ تو کوئی ٹیڑھے سینگ والی ہو گی اور نہ بے سینگ کی، جب بھی دوسرا گروہ گزر

جائے تو پہلا واپس اس پر آجائے گا یہاں تک کہ اللہ پاک اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے اس دن میں جس کی مقدار 50 ہزار سال ہوگی، پھر اسے اس کا جنت یا دوزخ کی طرف جانے والا راستہ دکھایا جائے گا۔[1]

50 ہزار سال کا دن:

﴿281﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کا دن کافر کے لیے 50 ہزار سال کا کر دیا جائے گا گویا اس نے دنیا میں کچھ کیا ہی نہیں، کافر جہنم کو دیکھے گا اور گمان کرے گا کہ وہ 40 سال کی مسافت سے اس میں گرنے والا ہے۔[2]

﴿282﴾... سیِّدُنا ابنِ عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت کی:

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَؕ۝۶ (پ۳۰، المطففین:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ رَبُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

پھر ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ کریم تمہیں یوں جمع فرمائے گا جیسے تیر ترکش میں جمع کئے جاتے ہیں اور وہ 50 ہزار سال تمہاری طرف نظر ہی نہیں فرمائے گا۔[3]

﴿283﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہزار سال تک اندھیرے میں اس طرح ٹھہرے رہو گے کہ تم سے بات تک نہ کی جائے گی۔[4]

مسلمان پر محشر کا دن مختصر ہوگا:

﴿284﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس دن کے بارے میں سوال ہوا جس کی مقدار 50 ہزار سال ہوگی کہ وہ اتنا لمبا دن ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! وہ دن مسلمان پر بہت ہلکا ہوگا حتّٰی کہ وہ اس پر اس فرض نماز سے بھی آسان

1... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ص۳۸۲، حدیث: ۲۲۹۰

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ، ۴/ ۱۵۰، حدیث: ۱۱۷۱۴

3... مستدرک، کتاب الاھوال، لایدخل اھل الجنۃ حتی ینقوا عن مظالم الدنیا، ۵/ ۷۹۰، حدیث: ۸۷۴۷

4... مسند الفردوس، ۱/ ۲۹۹، حدیث: ۲۱۶۶، عن ابن عمرو

ہو گا جو وہ دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔[1]

﴿285﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ "مسلمانوں پر قیامت کا دن ظہر و عصر کے درمیانی وقت جتنا ہو گا۔"[2]

﴿286﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:50ہزار سال والے دن لوگ آدھے دن کی مقدار رَبُّ الْعٰلَمِیْن کے حضور کھڑے ہوں، وہ دن مسلمانوں پر اتنا آسان کر دیا جائے گا جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہو پھر غروب ہو جائے۔[3]

سوالاتِ ابن عمر کے نبوی جوابات:

﴿287﴾... حضرت سیّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو چاہو پوچھ لو۔ میں نے عرض کی: لوگ قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں کتنی مدت کھڑے رہیں گے؟ یہ کھڑا رہنا مومن پر کتنا تکلیف دہ ہو گا؟ اور کیا جنت اور دوزخ کے درمیان بھی کوئی ٹھکانا ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا یہ سوال کہ قیامت کے دن لوگ اللہ کریم کی بارگاہ میں کتنی مدت کھڑے رہیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہزار سال، اس عرصہ میں انہیں (کلام کرنے کی) اجازت نہیں ہو گی۔ تمہارا یہ سوال کہ یہ کھڑا رہنا مسلمانوں پر کس قدر دشوار ہو گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کے دو گروہ ہوں گے، ان میں جو سبقت لے جانے والے ہیں ان پر یہ مدت یوں گزرے گی جیسا کہ دو مرد آپس میں بات کر رہے ہوں ان کی بات کچھ لمبی ہو جائے پھر وہ دونوں چلے جائیں، پھر انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: یہ تو بہت آسان ہے۔ ارشاد فرمایا: تمہارا یہ سوال کہ کیا جنت اور دوزخ کی درمیان بھی کوئی ٹھکانا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان میرا حوض ہے، اس کی بلند جگہیں ایک طرف جنت سے اور ایک طرف دوزخ سے لگ رہی ہوں گی، اس کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک ماہ کی مسافت جتنی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا

---

1 ... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابۃ... الخ، ۹/ ۲۱۶، حدیث: ۷۲۹۰

2 ... مستدرک، کتاب الایمان، باب یوم القیامۃ کقدر... الخ، ۱/ ۲۶۸، حدیث: ۲۹۱

3 ... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابۃ... الخ، ۹/ ۲۱۶، حدیث: ۷۲۸۹

ہے، اس میں سونے اور چاندی کے پیالے ہیں جو اس کا ایک جام پی لے گا پھر وہ پیاس اور غم محسوس نہ کرے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔[1]

غریب فائدے میں ہے:

﴿288﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہیں قیامت کے دن جمع کیا جائے گا پھر فرمایا جائے گا: اس امت کے فقرا اور مساکین کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ پوچھا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! تو نے ہمیں آزمائش میں ڈالا تو ہم نے صبر کیا، تو نے اموال اور حکومت کا نگران دوسروں کو بنایا(ہم شکوہ شکایت سے باز رہے۔) **اللہ** کریم ارشاد فرمائے گا: تم نے سچ کہا۔ پھر وہ دیگر لوگوں سے ایک زمانہ قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ مالداروں اور حکمرانوں پر حساب کی شدّت باقی ہو گی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اس روز مومنین کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان کے لیے نور کے منبر رکھے جائیں گے، بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے اور وہ دن مسلمانوں پر دن کی ایک گھڑی سے بھی زیادہ مختصر ہو گا۔[2]

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: قیامت کے دن دوپہر کا وقت ہو گا **اللہ** پاک کے دوست حورِ عین کے ساتھ تختوں پر آرام فرما ہوں گے جبکہ دشمن شیطان کے ساتھ بیڑیوں میں جکڑے وہ وقت گزاریں گے۔

﴿289﴾... حضرت سیِّدُنا سعید صَوَّاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کا دن مومن پر عصر سے غروب آفتاب کے درمیانی وقت جتنا ہو گا، مسلمان جنت کے باغات میں قیلولہ (دوپہر کا آرام) کر رہے ہوں گے حتّٰی کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں گے، ربّ تعالٰی کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے:

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَىٕذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِیْلًا ﴿۲۴﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۲۴)	ترجمۂ کنزالایمان: جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانا اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ۔

﴿290﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بیان فرمایا: ابھی وہ (یعنی قیامت کا دن) دن آدھا بھی نہ ہوا ہو

1... مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب خفة یوم القیمة علی المؤمنین، ۱۰/ ۶۱۰، حدیث: ۱۸۳۴۹ عن ابن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ

2... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن مناقب الصحابة، ذکر الاخبار عن وصف اول... الخ، ۹/ ۲۵۳، حدیث: ۷۳۷۶

گا کہ یہ (یعنی جنتی) اور وہ (یعنی دوزخی) قیلولہ کریں گے، پھر آپ نے یہ دو آیات تلاوت کیں:

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَىٕذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِیْلًا ﴿۲۴﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۲۴)	ترجمۂ کنزالایمان: جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانا اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ۔

اور دوزخیوں کے متعلق یہ آیت:

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۶۸)	ترجمۂ کنزالایمان: پھر ان کی بازگشت (واپسی) ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے۔

﴿291﴾... حضرت سیِّدُنا امام نَخْعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان یہ گمان کیا کرتے تھے کہ اللہ کریم قیامت کے دن لوگوں کا حساب نصف دن کی مقدار میں لے لے گا، نیکوکار جنت میں آرام کریں گے اور جہنمی جہنم میں (عذابات سہتے ہوئے) وقت گزاریں گے۔

﴿292-93﴾... حجاج نے حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا عِکْرِمَہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے قیامت کے دن کے بارے میں پوچھا کہ وہ دن دنیا کے دنوں میں سے ہوگا یا آخرت کے دنوں میں سے؟ ارشاد فرمایا: اس دن کی ابتدا دنیاوی دن سے اور اختتام اخروی دن پر ہوگا۔

باب نمبر29: بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہونے کے دن کا بیان

﴿294﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ (پ۳۰، المطففین: ۶)	ترجمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: کوئی تو اپنے آدھے کان تک پسینے میں کھڑا ہوگا۔[1]

پسینہ لگام دے گا:

﴿295﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتّٰی کہ ان کا پسینہ 70 ہاتھ تک زمین میں جذب ہو جائے گا

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب قوله تعالیٰ: الا یظن اولئک انهم مبعوثون... الخ، ۴/ ۲۵۵، حدیث: ۶۵۳۱

(پھر اوپر کو چڑھے گا) اور وہ پسینہ انہیں لگام ڈالے گا حتّٰی کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔[1]

﴿296﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے طویل دن کافر کو اسی کے پسینے سے لگام دی گئی ہو گی، حتّٰی کہ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! مجھ پر رحم فرما! چاہے جہنم میں ہی ڈال دے۔[2]

﴿297﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میدانِ محشر میں آدمی کو پسینہ جکڑ لے گا حتّٰی کہ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں جس تکلیف میں مبتلا ہوں اس سے آسان میرے لیے یہ ہے کہ تو مجھے جہنم میں ڈال دے۔ حالانکہ وہ شخص جہنم کے عذاب کو جانتا ہو گا۔[3]

محشر میں ننگے بدن اور بے ختنہ ہوں گے:

﴿298﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا حشر اس حال میں ہو گا کہ وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، پیدل اور بے ختنہ ہوں گے، وہ چالیس سال تک اسی حالت میں آسمان پر نظریں جمائے کھڑے رہیں گے، شدتِ تکلیف کے سبب پسینہ ان کی لگام بنا ہو گا پھر **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: (حضرت) ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) کو لباس پہنا دو۔ تو انہیں دو جنتی چادروں کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ربِّ کریم کو پکاریں گے تو آپ کے لیے ایک حوض جاری کر دیا جائے گا جس کی مسافت مقامِ اِیلہ سے خانہ کعبہ تک ہو گی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حوض سے پئیں گے اور غسل فرمائیں گے، اس دن پیاس کی شدت سے مخلوق کی گردنیں ٹوٹ گئی ہوں گی۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے جنتی حلّہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کی داہنی جانب کھڑا ہو جاؤں گا، اس دن میرے سوا اس مقام میں کوئی دوسرا کھڑا نہ ہو گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو،

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب قولہ تعالٰی: الا یظن اولئک انھم مبعوثون... الخ، ۴/ ۲۵۵، حدیث: ۶۵۳۲

2... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابۃ... الخ، ۹/ ۲۱۶، حدیث: ۷۲۹۱

3... النھایۃ فی الفتن و الملاحم، ذکر الاحادیث و الآیات الدالۃ علی اھوال یوم القیامۃ... الخ، ۱/ ۳۴۲

تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔[1]

﴿299﴾... فرمان باری تعالیٰ:

یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۶﴾ (پ۳۰، المطففین: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن سب لوگ ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت کعب رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرمایا کرتے تھے: اس روز لوگ 300 سال تک اللہ پاک کے حضور کھڑے رہیں گے۔

سورج ایک میل کی مسافت پر:

﴿01-300﴾... حضرت سیِّدُنا مِقْداد بن اَسْوَد رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ میں نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بروزِ قیامت سورج مخلوق سے قریب ہو جائے گا حتّٰی کہ وہ لوگوں سے ایک میل کی مسافت پر ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا سُلَیم بن عامر رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں: ”خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد وہ میل ہے جو زمین کی مسافت ماپنے کے لیے ہوتا ہے یا اس سے مراد وہ میل (سلائی) ہے جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے؟“ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے، بعض لوگ ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک، بعض کمر تک پسینے میں ہوں گے اور بعضوں کو پسینے نے لگام ڈال رکھی ہو گی۔ یہ فرما کر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔[2]

علمائے کرام فرماتے ہیں: یہ ان خلافِ عقل امور میں سے ایک ہے جو بروزِ قیامت واقع ہوں گے کیونکہ (دنیا میں) جب لوگ (پانی والی) ہموار زمین پر کھڑے ہوتے ہیں تو پانی سب کو یکساں طور پر گھیر لیتا ہے (مگر قیامت میں ہر ایک اپنے پسینے میں ہو گا)۔

دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا:

﴿302﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

1... النهاية في الفتن والملاحم، ذكر بعث الناس حفاة عراة غرلا... الخ، اول من يكسى يوم القيامة... الخ، ۱/ ۳۱۷

2... مسلم، كتاب الجنة... الخ، باب في صفة يوم القيامة... الخ، ص ۱۱۷۳، حديث: ۷۲۰۶

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت سورج ایک میل کی مسافت پر قریب آجائے گا اور سورج کی گرمی میں کئی گنا اضافہ کردیا جائے گا، اس کی گرمی سے دماغ یوں کھولتے ہوں گے جیسے ہنڈیا کھولتی ہے، لوگ اپنے گناہوں کی مقدار پسینے میں ہوں گے، بعض کا پسینہ ٹخنوں تک، بعض کا پنڈلیوں تک، بعضوں کا پسینہ نصف قد تک پہنچا ہوگا اور بعضوں کو پسینے نے لگام ڈال رکھی ہوگی۔[1]

﴿303﴾... حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بروزِ قیامت سورج زمین سے قریب ہو جائے گا، لوگوں کے پسینے نکلیں گے، کسی کا پسینہ ٹخنے تک، کسی کا پنڈلی تک، کسی کا گھٹنے تک، کسی کا ناف تک، کسی کا کمر تک، کسی کا کاندھوں تک، کسی کا گردن تک، کسی کا آدھے منہ تک پہنچا ہوگا اور کوئی تو اپنے پسینے میں پورا ڈوبا ہوگا۔[2]

﴿304﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت ساری زمین آگ ہوگی اور جنت اس کے پار ہوگی، جنتی عورتیں اور جنتی کوزے نظر آرہے ہوں گے، آدمی کا پسینہ نکلے گا حتّٰی کہ اس کے قد کی مقدار زمین پر بہے گا، پھر اوپر کی طرف بلند ہوتا ہوا اس کی ناک تک پہنچ جائے گا اور ابھی اس کا حساب شروع بھی نہ ہوا ہوگا۔[3]

﴿305﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے، آپ نے فرمایا: جب سے اللہ پاک نے آدمی کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے اس پر موت سے زیادہ سخت کوئی تکلیف نہیں، پھر موت کے بعد جو کچھ ہوگا اس کے مقابلے میں یقیناً موت بہت آسان ہے، بے شک انسانوں پر اس دن کی گھبراہٹ کی عظیم شدت ڈالی جائے گی حتّٰی کہ ان کے پسینے نے انہیں لگام دے رکھی ہوگی، پسینہ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو ضرور چل پڑیں۔[4]

ایک نسخہ میں یہ روایت اس طرح ہے کہ پسینے نے کافروں کو لگام ڈال رکھی ہوگی، ان سے پوچھا گیا: مسلمان

1... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/۲۷۹، حدیث: ۲۲۲۴۸

2... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۱۴۶، حدیث: ۱۷۴۴۴

3... معجم کبیر، ۹/ ۱۵۴، حدیث: ۸۷۷۱

4... معجم اوسط، ۱/۵۳۵، حدیث: ۱۹۷۶

کہاں ہوں گے ؟ تو فرمایا: وہ سونے کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے اور ان پر بادل سایہ کناں ہوں گے اور اس دن کی طوالت ان کے لیے ایسی ہوگی جیسے دن کی ایک گھڑی۔ ایک نسخے میں یہی روایت حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو اور حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْھما سے مروی ہے اور دیگر کتب میں اس کا ثبوت بھی انہی دو حضرات سے ہے۔[1]

پیٹوں سے اُبلتی ہنڈیا جیسی آواز:

﴿306﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت سورج لوگوں کے سروں سے دو کمانوں کی مقدار قریب ہوگا، سورج کی گرمی میں 10 سال کی گرمی برابر اضافہ کر دیا جائے گا، اس روز لوگوں میں سے کسی کے جسم پر کپڑے کا چیتھڑا تک نہ ہوگا، مومن مرد اور مؤمنہ عورت کے پردے کے مقامات کو دیکھا نہ جاسکے گا اور نہ ہی اس کی گرمی مومن مرد و عورت کو پہنچے گی اور رہے کافر اور دیگر تو یہ گرمی انہیں پکا کر رکھ دے گی حتّٰی کہ ان کے پیٹوں سے ابلتی ہنڈیا جیسی آواز سنائی دے گی۔[2]

حضرت سیِّدُنا علامہ قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: سورج کی گرمی و تپش مومن مرد اور عورت کو نہیں پہنچے گی اور ان پر بادل سایہ کئے ہوں گے یہ عام نہیں ہے بلکہ اس سے کامل مومن مراد ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابن ابو جَمْرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ کفار پسینے میں ہوں گے، پھر کبیرہ گناہ کرنے والے، پھر درجہ بدرجہ گناہگار، البتہ حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، شہدائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور جنہیں ربِّ کریم چاہے گا انہیں کچھ پسینہ نہیں آئے گا۔

جب ربِّ کریم کے حضور حساب ہوگا:

﴿307﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ ننگے قدم، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے یہ سن کر کہا: ہائے! ہمارے پردے کے مقامات؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس دن لوگوں کو نظر کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوگی، 40 سال تک ان کی نظریں اوپر ہی اٹھی رہیں گی، نہ کچھ کھائیں گے، نہ پئیں گے، ان میں سے کسی کا

1... الزھد لھناد، باب یوم القیامۃ وعظمہ ما اعد فیہ، ۱/۱۹۹، حدیث: ۳۲۵

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب العلم، باب قیام الساعۃ، ۱۰/ ۳۳۸، حدیث: ۲۱۰۱۴

پسینہ قدموں تک ہو گا، کسی کا پنڈلیوں تک، کسی کا پیٹ تک اور کسی کو لمبا عرصہ کھڑا رہنے کے سبب پسینے نے لگام دے رکھی ہو گی، پھر اللہ پاک اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا، چنانچہ اللہ کریم فرشتوں کو حکم فرمائے گا تو وہ عرشِ الٰہی کو آسمانوں سے اس سفید زمین کی طرف اٹھالائیں گے جس پر نہ تو خون بہایا گیا ہو گا اور نہ کبھی گناہ کیا گیا ہو گا، وہ زمین ایسی ہو گی گویا سفید چاندی ہو، پھر فرشتے عرش کے گرد گھیر اڈالے کھڑے ہو جائیں گے، وہ پہلا دن ہو گا جس میں آنکھیں ربِّ کریم کے دیدار کے لیے اٹھیں گی، پھر اللہ پاک ایک منادی کو حکم دے گا تو وہ پکارے گا جسے جن اور انسان سنیں گے، وہ کہے گا: فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ لوگ اس آواز کی سمت سر اٹھا کر دیکھیں گے، پھر وہ شخص جسے پکارا گیا ہو گا، میدانِ حشر سے نکلے گا، اللہ کریم لوگوں کو اس کی پہچان کرادے گا، پھر فرمایا جائے گا: اس کے ساتھ اس کی نیکیوں کو ظاہر کیا جائے پھر ربِّ کریم اہلِ محشر کو اس کی نیکیوں کی پہچان کرادے گا، پھر وہ ربُّ العالمین کے حضور کھڑا ہو گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: حقدار کہاں ہیں؟ ایک ایک کر کے آدمی آتے جائیں گے اور اس شخص سے پوچھا جائے گا؟ کیا تو نے فلاں پر یہ یہ زیادتی کی؟ وہ عرض کرے گا: ہاں میرے رب۔ یہ وہ دن ہو گا جس میں لوگوں کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں خود ان کے اعمال کی گواہی دیں گے، پھر اس شخص کی نیکیاں لے کر ہر اس شخص کو دے دی جائیں گی جس پر اس نے زیادتی کی ہو گی، اس روز کوئی درہم و دینار نہ ہو گا مگر بدلے کے طور پر نیکیوں میں سے لیا جائے گا اور نیکیاں نہ ہوئیں تو دوسرے کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، مظلوم لوگ اس کی نیکیوں میں سے اپنا پورا پورا حق لیتے رہیں گے حتّٰی کہ اس کی ایک بھی نیکی باقی نہ رہے گی پھر جس نے ابھی تک اپنا حق نہیں لیا ہو گا وہ کھڑا ہو گا اور عرض کرے گا: یہ کیا بات ہوئی، اوروں نے اپنا پورا پورا حق لے لیا اور ہم باقی رہ گئے۔ ان سے کہا جائے گا؟ جلدی نہ کرو! پھر ان لوگوں کی برائیاں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں گی حتّٰی کہ کوئی مظلوم ایسا باقی نہ رہے گا جس کو اس کا بدلہ نہ دلایا جائے پھر اللہ پاک تمام اہلِ محشر کو اس کی پہچان کرادے گا۔ جب وہ بندہ اپنے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: اپنے ٹھکانے ہاویہ (جہنم) میں جا! بے شک آج کے دن کوئی ناانصافی نہ ہو گی، اس روز ہر فرشتہ، نبی مُرسَل، صدیق اور شہید حساب کی شدت دیکھ کر گمان کرے گا کہ آج تو نجات اسی کو ملے گی جسے ربِّ کریم بچائے۔[1]

[1]... النھایة فی الفتن والملاحم، ذکر بعث الناس حفاة عراة غرلا... الخ، ۱/ ۳۱۹

کاش! دو قدم رکھنے کو جگہ مل جائے:

﴿308﴾... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بلاشبہ بروز قیامت قدم یوں ہوں گے جیسے سینگ میں تیر پھنسا ہوتا ہے، خوش نصیب تو وہ ہوگا جسے دو قدم رکھنے کی جگہ مل جائے، سورج لوگوں کے سروں سے میل یا دو میل فاصلے پر ہوگا اور سورج اور سروں کے درمیان کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوگی، سورج کی گرمی میں 60 گنا سے زیادہ اضافہ کر دیا جائے گا، میزان عمل کے پاس ایک فرشتہ ہوگا جب وہ کسی بندے کا وزن کرے گا تو پکارے گا: سنو! فلاں بن فلاں کی تول بھاری ہوگئی ہے اور وہ ایسا سعادت مند ہوگیا کہ اب اس کے بعد کبھی بدبختی نہ دیکھے گا، سنو! فلاں بن فلاں کی تول ہلکی ہے اور وہ ایسا بدبخت ہوگیا ہے کہ اس کے بعد کبھی سعادت کا منہ نہ دیکھے گا۔

﴿309﴾... حضرت سیِّدُنا امام جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کافر کو اس کا پسینہ لگام ڈالے ہوگا، پھر ان کے چہروں پر گرد ڈال دی جائے گی اور یہی معنٰی ہے اس فرمانِ باری تعالیٰ کا:

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ (پ۳۰، عبس: ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنے مونھوں پر اس دن گرد پڑی ہو گی۔[1]

﴿310﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول درج ذیل فرامین الٰہی کی تفسیر:

اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: انہیں ڈھیل نہیں دے رہا مگر ایسے دن کے لیے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

یعنی اس دن آنکھیں یوں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی کہ جھپکنا بھول جائیں گی۔

مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْۚ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں میں کچھ سکت (طاقت) نہ ہو گی۔

یعنی قصداً پکارنے والے کی جانب بھاگتے ہوں گے، ان کے دل کھینچ لیے جائیں گے حتّٰی کہ گلے میں پھنس

---

[1]... تفسیر ابن کثیر، پ۳۰، عبس، تحت الآیة: ۴۰، ۸/ ۳۲۷

کر رہ جائیں گے نہ مونہوں سے نکل سکیں گے اور نہ اپنی جگہ واپس جاسکیں گے۔

﴿311﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ''مُهْطِعِيْنَ'' سے مراد یہ ہے کہ ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوں گے اور ''مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ'' کا مطلب ہے اپنے سروں کو بلند کیے ہوں گے۔

﴿312﴾... حضرت سیِّدُنا مُرَّہ بن شُرحبیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کے فرمان: ''وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی۔'' کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کے دل کچھ سمجھنے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں گے۔

نیکوکار بھی خوف میں مبتلا ہوں گے:

﴿313﴾... حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اگر کسی شخص کے اعمال 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے عمل کی مثل بھی ہوئے تب بھی اس دن کی سختی کے سبب وہ نجات نہ ملنے کے خوف میں مبتلا ہوگا۔

﴿314﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں کہ ان میں سے کوئی کنکریوں کی تعداد کے برابر بھی خرچ کردیتا پھر بھی اس روز یعنی قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے سبب نجات نہ پاسکنے کے خوف میں مبتلا رہتا۔

﴿315﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ مومن میدانِ محشر میں کھڑا اپنے جنتی ٹھکانے کو اور اس میں موجود ان نعمتوں کو دیکھ رہا ہوگا جو اللہ کریم نے اس کے لیے رکھی ہیں، پھر بھی جس گھبراہٹ میں وہ مبتلا ہوگا اس کے سبب تمنا کرے گا کہ کاش! میں پیدا ہی نہ ہوتا۔

﴿316﴾... حضرت سیِّدُنا بلال بن سَعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بروز قیامت لوگ میدانِ محشر کا ایک چکر لگائیں گے، اسی بارے میں ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔

(پ۲۹، القیامۃ: ۱۰)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ

مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ (پ۲۲،سبا:۵۱) میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے۔

﴿317﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: اگر آسمان سے کوئی منادی ندا کرے کہ اہلِ زمین کو جہنم سے امن دے دیا گیا ہے تب بھی ان پر لازم ہے کہ میدان محشر میں کھڑے ہونے اور اس دن پیش ہونے سے ڈریں۔

حیوانات وجمادات پر خوفِ محشر:

﴿318﴾... سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا کا بیان ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کی شدت کے سبب پرندے اپنی چونچوں کو زمین پر مارتے اور اپنی دُموں کو حرکت دیتے ہیں۔[1]

﴿319﴾... حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: جب قیامت قائم ہو گی تو پتھر عورتوں کی طرح چیخیں گے اور کانٹے دار درخت خون کے آنسو بہائیں گے۔

آہ! مال وَبال بن جائے گا:

﴿320﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو اونٹوں کا مالک اِن کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرے گا تو بروزِ قیامت وہ اونٹ پہلے سے زیادہ ہو کر آئیں گے، اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا، وہ اونٹ اسے اپنے پاؤں اور کھروں سے روندتے ہوں گے اور جو گائیں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو بروزِ قیامت یہ پہلے سے زیادہ تعداد میں ہو کر آئیں گی اور اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا اور وہ گائیں اسے اپنے سینگوں سے مارتی اور پیروں سے کچلتی ہوں گی اور جو بکریوں والا بکریوں کا حق ادا نہیں کرے گا وہ اصل تعداد سے زیادہ ہو کر آئیں گی، ان کے مالک کو چٹیل میدان میں ان کے سامنے بٹھا دیا جائے گا، وہ بکریاں اس کو سینگوں سے مارتی اور کھروں سے کچلتی ہوئی گزریں گی، ان میں نہ کوئی بغیر سینگ کے ہو گی اور نہ کوئی ٹوٹے سینگ والی اور جو خزانے کا مالک خزانے کا حق ادا نہ کرے گا تو بروزِ قیامت وہ خزانہ گنجے سانپ کی صورت منہ کھولے اس کے پیچھے بھاگتا ہوا آئے گا، سانپ کو

[1]... معجم اوسط، ۵/ ۳۶۲، حدیث: ۷۶۱۶

دیکھ کر وہ شخص بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا: اپنا خزانہ لے لو جسے چھپا رکھا تھا، ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، جب وہ دیکھے گا کہ اس سانپ سے چھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس سانپ کے منہ میں ڈال دے گا اور وہ اونٹ کی طرح اس کا ہاتھ چبا جائے گا۔[1]

مال گنجے سانپ کی شکل میں:

﴿321﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا بروز قیامت اس کے مال کو ایک گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا حتی کہ اسے اس کی گردن کا طوق (ہار) بنا دیا جائے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی تائید میں یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ (پ۴، اٰل عمران: ۱۸۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔[2]

﴿322﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ پاک نے مال دیا پھر اس نے اس مال کی زکوۃ ادا نہیں کی تو بروزِ قیامت اس کے مال کو ایک گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کی دو چتّیاں (نشان) ہوں گی اور وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا، سانپ اس کو باچھوں سے پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ

1... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ص ۳۸۴، حدیث: ۲۲۹۶

2... ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی منع الزکاۃ، ۲/ ۳۶۹، حدیث: ۱۷۸۴

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا۔[1]

(پ۴، ال عمران: ۱۸۰)

﴿323﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بعد خزانہ چھوڑ کر گیا بروزِ قیامت اس کے خزانے کو گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا، جس کی دو چتیاں ہوں گی وہ اس بندے کے پیچھے لگ جائے گا، بندہ کہے گا: تیری ہلاکت ہو! تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں تیرا وہ خزانہ ہوں جو تو نے جمع کر رکھا تھا چنانچہ سانپ اس کے پیچھے لگا رہے گا حتّٰی کہ اس کے ہاتھ کو لقمہ بنا کر چبا ڈالے گا اور پھر یونہی سارا جسم چبا لے گا۔[2]

﴿324﴾... حضرت سیِّدُنا حیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے آقا کے پاس موجود ضرورت سے زائد چیز مانگے اور آقا منع کر دے تو بروزِ قیامت اُس اضافی چیز کو جس سے آقا نے منع کیا تھا ایک گنجے سانپ کی صورت میں لایا جائے گا۔[3]

﴿325﴾... حضرت سیِّدُنا جَرِیر بَجَلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو ذی رحم رشتہ دار اپنے ذی رحم رشتہ دار کے پاس جا کر اس اضافی چیز کا سوال کرے جو اللہ پاک نے اسے عطا کی ہے پھر وہ اس کو دینے میں بخل کرے تو اللہ کریم اس کے لیے جہنم سے ایک سانپ ظاہر کرے گا، جس کو شجاع کہا جاتا ہے، وہ اس بخیل کے منہ میں زبان پھیرے گا پھر اس سانپ کو اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔[4]

نوحہ کرنے والی کا عذاب:

﴿326﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو نوحہ کرنے والی توبہ کرنے سے پہلے مر گئی، اللہ پاک اسے آگ کی شلوار پہنائے گا اور قیامت کے

1 ...بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ۱/ ۴۷۴، حدیث: ۱۴۰۳

2 ...مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، ۲/ ۶، حدیث: ۱۴۷۴

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین، ۴/ ۴۳۳، حدیث: ۵۱۳۹

4 ...معجم کبیر، ۲/ ۳۲۲، حدیث: ۲۳۴۳

دن اسے لوگوں کے سامنے کھڑا کرے گا۔[1]

﴿327﴾… حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی بروزِ قیامت جنت و دوزخ کے درمیان راستے پر ہو گی، اس کی شلوار تارکول کی ہو گی اور اس کے چہرے کو آگ نے ڈھانپا ہو گا جبکہ اس نے توبہ نہ کی ہو۔[2]

علم بیچنے والے کی رسوائی و سزا:

﴿328﴾… حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ کریم نے علم عطا فرمایا پھر اس نے وہ علم لوگوں سے چھپایا، اس پر لالچ کیا اور اس کے بدلے قیمت لی تو اس شخص کو بروزِ قیامت آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور ایک پکارنے والا پکارے کر کہے گا: یہ وہ شخص ہے جسے اللہ پاک نے علم عطا فرمایا تو اس نے اس علم کو اس کے بندوں سے چھپایا اور اس پر لالچ کرتے ہوئے اسے تھوڑے داموں بیچ دیا۔ وہ منادی یونہی پکارتا رہے گا حتّٰی کہ وہ شخص حساب سے فارغ ہو جائے۔[3]

زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو:

﴿329﴾… امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں پر ایک سخت بدبو بھیجی جائے گی، جس سے ہر نیک و بد اذیت پائے گا حتّٰی کہ جب یہ بدبو ہر ایک تک پہنچ جائے گی تو ایک منادی ندا کرے گا جس کی آواز سب سنیں گے کہ "کیا تم جانتے ہو تمہیں اذیت پہنچانے والی کیا چیز ہے؟ "لوگ کہیں گے: نہیں۔ تو کہا جائے گا: سنو! یہ ان زانیوں کی شرمگاہوں سے نکلنے والی بدبو ہے جنہوں نے اپنے زنا کے (گناہ کے) ساتھ اللہ پاک سے ملاقات کی (یعنی مر گئے) اور اس گناہ سے توبہ نہ کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں واپس لوٹا دے گا اور لوٹاتے وقت جنت یا دوزخ کا ذکر نہیں فرمائے گا۔

﴿330﴾… حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 …مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۳۰۰، حدیث: ۵۹۷۹

2 …معجم کبیر، ۸/ ۲۰۱، حدیث: ۷۸۱۸

3 …معجم اوسط: ۵/ ۲۳۷، حدیث: ۷۱۸۷

ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا قیامت کے دن اللہ کریم اسے ذِلّت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا۔[1]

﴿331﴾... حضرت سیِّدَتُنا جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ریشم کا لباس پہنا اللہ پاک بروزِ قیامت اسے آگ سے بنا ہوا ذلت کا لباس پہنائے گا۔[2]

باب نمبر30: میدانِ محشر میں سایۂ عرش، منبروں، کرسیوں اور ٹیلوں کا حقدار بنانے والے اعمال کا بیان

﴿332﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت سورج لوگوں کے سروں پر ہو گا اور ان کے اعمال ہی ان کے لیے سائے کا یا دھوپ میں جلتے رہنے کا ذریعہ بنیں گے۔[3]

سات قسم کے لوگ عرش کے سائے میں:

﴿333﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس دن عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا اس دن سات قسم کے لوگ ربِّ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (١)... عادل حکمران (٢)...وہ نوجوان جس نے عبادت میں جوانی گزاری (٣)...وہ شخص جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا رہتا ہو (٤)...وہ دو شخص جو اللہ پاک کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوئے ملتے ہیں اور اسی محبت کے ساتھ جدا ہوتے ہیں (٥)...وہ شخص جسے کسی خاندانی حسین و جمیل عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے جواباً کہہ دیا: میں اللہ کریم سے ڈرتا ہوں (٦)...وہ شخص جو صدقہ دے اور اسے چھپائے حتّٰی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور (٧)...وہ شخص جو تنہائی میں ربِّ کریم کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں۔[4]

1... ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شھرۃ من الثیاب، ٤/ ١٦٣، حدیث: ٣٦٠٧

2... مسند احمد، مسند القبائل، ١٠/ ٣٩٩، حدیث: ٢٧٤٩٣

3... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، کلام ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ٨/ ٢٠٣، حدیث: ٣

4... بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد... الخ، ١/ ٢٣٦، حدیث ٦٦٠

﴾334﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی حدیث میں "اللہ کریم کی عبادت میں جوانی گزارنے والے جوان" کے بجائے اُس شخص کا ذکر ہے جو اپنی قوم (یعنی مسلمانوں) کے ساتھ دشمنوں پر حملہ کے لیے گیا پھر ان کا دشمن سے سامنا ہوا تو اس نے اپنی قوم کی حفاظت کی حتّٰی کہ اس کی قوم اور یہ کامیاب ہو گئے یا پھر یہ شہید کر دیا گیا۔[1]

﴾335﴿... ایک روایت میں اس جوان کی جگہ یہ ذکر ہے کہ "وہ شخص جس نے بچپن میں قرآن پاک سیکھا اور اپنے بڑھاپے تک اس کی تلاوت کرتا رہا۔"[2]

مقروض کو مہلت دینے والا سایہ عرش میں:

﴾336﴿... حضرت سیِّدُنا ابو یَسَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو تنگ دست (مقروض) کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے تو اللہ پاک اسے اس روز اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔[3]

﴾337﴿... امام طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ حدیث ان الفاظ سے روایت کی ہے: بلاشبہ لوگوں میں بروزِ قیامت سب سے پہلے سایۂ عرش اسے نصیب ہو گا جس نے تنگ دست (مقروض) کو مہلت دی یا قرض کا مال اس پر صدقہ کر دیا۔[4]

﴾338﴿... حضرت سیِّدُنا سَہل بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی یا تنگ دست مقروض کی یا مکاتَب غلام کو آزاد کرنے میں مدد کی اللہ کریم اسے اس دن سایۂ عرش عطا کرے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔[5]

﴾339﴿... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... الامالی المطلقۃ لابن حجر، أخر المجلس الثامن والتسعین، ص۹۸

2... مشیخۃ ابن شاذان الصغری، ص۳۱، حدیث: ۳۲

3... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسر، ص۱۲۲۵، حدیث ۷۵۱۲

4... معجم کبیر، ۱۹/ ۱۶۷، حدیث: ۳۷۷

5... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۴۱۲، حدیث: ۱۵۹۸۷

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو غازی کے سر پر سایہ کرے گا ربِّ کریم بروزِ قیامت اسے سائے میں رکھے گا۔[1]

کھانا کھلاؤ سایہ عرش پاؤ:

﴿340﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ پاک اسے اس روز اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱)... دشواری کے باوجود وضو کرنا (۲)... اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا اور (۳)... بھوکے کو کھانا کھلانا۔[2]

﴿341﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھوکے کو اتنا کھلائے کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ کریم اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔[3]

سچے تاجر کی فضیلت:

﴿342﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سچا تاجر قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوگا۔[4]

﴿343﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہا کرتے تھے کہ سچا امانت دار تاجر دیگر سات افراد کے ساتھ بروزِ قیامت سایۂ عرش میں ہوگا۔

﴿344﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سچا امانت دار تاجر بروزِ قیامت انبیا، صدّیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔[5]

﴿345﴾... حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سچا

1... ابن حبان، کتاب السیر، ذکر اظلال اللہ... الخ، ۷/ ۷۰، حدیث: ۴۶۰۹

2... جامع الصغیر، ۱/ ۲۰۶، حدیث: ۳۴۲۵

3... مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل اطعام الطعام، ص۳۷۳، حدیث: ۱۶۴، بتغیر قلیل

4... الترغیب والترہیب، کتاب البیوع، ترغیب التجار فی الصدق... الخ، ۲/ ۳۷۳، حدیث: ۲۷۶۹

5... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار... الخ، ۳/ ۵، حدیث: ۱۲۱۳

امانت دار مسلمان تاجر بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔[1]

﴿346﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے تنگ دست مقروض کو مہلت دی یا کسی (محتاج) کی مدد کی بروزِ قیامت ربِّ کریم اسے سائے میں رکھے گا۔[2]

﴿347﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرے اللہ پاک اس کو بروزِ قیامت عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔[3]

خوش اخلاق سایہ عرش میں ہوگا:

﴿348﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے میرے خلیل! اپنے اخلاق کو اچھا کرو اگرچہ کفار کے ساتھ ہو، تم نیکوں میں داخل ہوجاؤ گے، بے شک اپنے اخلاق کو سنوارنے والوں کے لیے میرا فیصلہ پہلے ہی ہوچکا کہ میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا اور اپنی جنت سے سیراب کروں گا اور اپنی رحمت کے قریب کروں گا۔[4]

﴿349﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ بروزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اَللہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جنہیں حق پیش کیا جائے تو اس کو قبول کرلیں، جب ان سے حق بات پوچھی جائے تو بتادیں اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو یوں کریں جیسے اپنے لیے کرتے ہیں۔[5]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب، ۳/۶، حدیث: ۲۱۳۹، عن ابن عمر

2 ...معجم اوسط، ۶/۴۰، حدیث: ۷۹۲۰

3 ...معجم اوسط، ۶/ ۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲

4 ...معجم اوسط، ۵/۳۷، حدیث: ۶۵۰۶

5 ...مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/ ۳۳۶، حدیث: ۲۴۴۲۳

غمگین کے لیے سایہ عرش:

﴿350﴾... حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نماز جنازہ پڑھا کرو شاید اللہ پاک تمہیں غم نصیب کردے کیونکہ غمگین اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوگا۔[1]

﴿351﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: عدل و انصاف سے کام لینے والا، عاجزی کرنے والا حکمران زمین میں اللہ پاک کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے، جس نے حکمران کو اس کے اور بندگانِ خدا کے بارے میں نصیحت کی ربِّ کریم اسے اس دن سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور جس نے حکمران کو اس کے یا پھر اللہ کریم کے دیگر بندوں کے بارے میں دھوکا دیا تو اللہ پاک بروزِ قیامت اسے رسوا کردے گا۔[2]

﴿352﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: جس عورت کے بچے کا انتقال ہو جائے تو اس عورت کی غمخواری کرنے کی جزا کیا ہے؟ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: میں اس دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا جس دن میرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔[3]

مسلمانوں پر نرمی کرنے کا انعام:

﴿353﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ ربِّ کریم بروزِ قیامت اسے جہنم کی گرمی سے بچائے اور اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے تو اسے چاہیے کہ مسلمانوں پر سخت نہ ہو بلکہ ان پر نرمی و مہربانی کرنے والا ہو۔[4]

﴿354﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت

1... مستدرک، کتاب الجنائز، باب الحزین فی ظل اللہ، ۱/۷۱۱، حدیث: ۱۴۳۵

2... الامالی المطلقۃ لابن حجر، أخر المجلس الرابع بعد المئۃ، ص ۱۱۵

3... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل من تبع الجنازۃ مختصراً، ص ۱۲۱، حدیث: ۴۰۸

4... حلیۃ الاولیاء، ابو عبد اللہ الصنابحی، ۵/ ۱۴۸، حدیث: ۶۶۴۶

کے دن جب سوائے سایہ عرش کے کوئی سایہ نہ ہوگا تو تین شخص اس روز سایۂ عرش میں ہوں گے:(۱)...صلہ رحمی کرنے والا، اللہ پاک ایسے کے رزق کو بڑھاتا اور عمر میں اضافہ کرتا ہے۔(۲)... وہ عورت جس کا شوہر انتقال کر گیا اور چھوٹے یتیم بچے پیچھے چھوڑ گیا اور وہ عورت کہے: میں نکاح نہیں کروں گی اور ان بچوں کی پرورش کروں گی یہاں تک کہ یا تو ان کا انتقال ہو جائے یا اللہ کریم انہیں غنی کر دے۔ اور (۳)...وہ بندہ جس نے مہمان کے لیے کھانا بنایا اور اس میں اچھا خرچ کیا پھر اس کھانے پر یتیم اور مسکین کو بلایا اور رضائے الٰہی کے لیے ان کو کھانا کھلایا۔[1]

﴿355﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین شخص بروزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے:(۱)...وہ شخص جس نے ہر وقت اس بات کو مدِ نظر رکھا کہ ربِّ کریم میرے ساتھ ہے۔(۲)...وہ مرد جسے عورت نے (گناہ کے لیے) اپنی طرف بلایا اور اس نے خوفِ الٰہی کے سبب اسے چھوڑ دیا اور (۳)...وہ شخص جو اللہ پاک کے عظمت و جلال کی وجہ سے لوگوں سے محبت کرتا ہو۔[2]

بھوکا رہنے والے کی فضیلت:

﴿356﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: دنیا میں بھوکے رہنے والے وہ ہیں جن کی روحیں اللہ کریم خود قبض فرماتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غائب ہو جائیں تو تلاش نہیں کئے جاتے، اگر موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ مگر آسمانوں میں مشہور ہوتے ہیں، جب جاہل انہیں دیکھتے ہیں تو انہیں بیمار گمان کرتے ہیں حالانکہ انہیں کچھ بیماری نہیں ہوتی بلکہ خوفِ خدا کے سبب ان کی یہ حالت ہوتی ہے، بروزِ قیامت وہ عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سوا دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا۔[3]

﴿357﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ پاک کے سب سے قریب وہ ہیں جو بھوکے اور خوفزدہ ہوں، یہ وہ چھپے ہوئے نیک لوگ ہیں کہ اگر موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں اور غائب ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں۔[4]

---

1 ...مسند الفردوس، ۱/۳۲۲، حدیث: ۲۳۴۹

2 ...مسند الفردوس، ۱/۳۲۲، حدیث: ۲۳۵۰ بتقدم وتاخر

3 ...مسند الفردوس، ۱/۲۳۵، حدیث: ۱۶۵۹

4 ...معجم کبیر، ۲۰/۳۶، حدیث: ۵۳۔مسند حارث، کتاب الصیام، باب فضل الصوم، ۱/۴۳۲، حدیث: ۳۴۷، ملتقطاً، عن سعید بن زید

﴿358﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکَرِیم روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن اٹھانے والے اس دن انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام کے ساتھ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔[1]

سایہ عرش میں گفتگو کرنے والے:

﴿359﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ بے خوف وخطر عرش الٰہی کے سائے میں آپس میں گفتگو کرتے ہوں گے جبکہ لوگ حساب کتاب میں پھنسے ہوں گے۔ (۱)...وہ شخص جو اللہ کریم کے حق کی ادائیگی میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتا (۲)...وہ شخص جس نے اپنے لیے حلال چیز ہی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور (۳)...وہ شخص جس نے ربِّ کریم کی حرام کردہ چیز کی طرف نگاہ نہ کی ہو۔[2]

﴿360﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں زُہد و وَرع اختیار کرنے والے کل بروزِ قیامت ربِّ کریم کے قُربِ خاص میں ہوں گے۔[3]

زنا، سود اور رشوت سے بچنے کا انعام:

﴿361﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عمران عَلَیۡہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! تو جنت میں کسے رکھے گا اور جس دن تیرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا اس دن تو کن لوگوں کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جن کی آنکھوں نے زنا کی طرف دیکھا تک نہ ہو گا اور نہ انہوں نے اپنے مالوں میں سود داخل کیا ہو گا اور نہ وہ اپنے فیصلوں پر رشوتیں لیتے ہوں گے، ان کے لیے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔

1...جامع صغیر، ۱/ ۲۵، حدیث ۳۱۱

2...جامع صغیر ۱/ ۲۱۵، حدیث: ۳۵۴۹

3...مسند الفردوس، ۱/ ۳۲۸، حدیث: ۲۳۹۴

رَبّ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے والے:

﴾362﴿... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تین لوگ اللہ پاک سے کلام کریں گے:(۱)... وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان کبھی بھی تکبر سے نہ چلا ہو۔(۲)...وہ شخص جس کے دل میں کبھی زنا کا خیال پیدا نہ ہوا ہو اور(۳)...وہ شخص جس نے اپنی کمائی میں کبھی سود کو نہ ملایا ہو۔[1]

﴾363﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کو ربِّ کریم اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱)... امانت دار تاجر(۲)...عادل بادشاہ اور(۳)...دن میں سورج کی رعایت کرنے والا(یعنی فی سبیل اللہ اذان دینے والا مؤذن)۔[2]

بکثرت دُرود پڑھنے والا سایہ عرش میں ہوگا:

﴾364﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین لوگ اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱)...میرے کسی پریشان حال امتی کی پریشانی دور کرنے والا(۲)...میری سنت کو زندہ کرنے والا اور(۳)...مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا۔[3]

﴾365﴿... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ تین لوگ بروزِ قیامت سایۂ عرش میں ہوں گے:(۱)...بیماروں کی عیادت کرنے والا(۲)...جنازوں کے ساتھ چلنے والا اور(۳)...کسی عورت کا بچہ مرنے پر اس عورت کی غمخواری کرنے والا۔

عیادت کرنے والے نور کے منبروں پر:

﴾366﴿... سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ

1... حلیۃ الاولیاء، ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن، ۳/ ۳۰۲، حدیث: ۴۰۲۶

2... کنز العمال، کتاب المواعظ، ۱۵/ ۳۴۶، حدیث: ۴۳۲۵۲

3... بستان الواعظین، مجلس ثان فی قولہ تعالیٰ: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی... الآیۃ، ص: ۲۶۰

قیامت ایک منادی ندا کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے؟ پھر انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا تو وہ اللہ کریم سے کلام کریں گے جبکہ اور لوگ حساب میں مبتلا ہوں گے۔[1]

روزہ داروں کے لیے عرش کا سایہ:

﴿367﴾... حضرت سیِّدُنا مغیث بن سُمَیّ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورج لوگوں کے سروں پر کچھ گز کے فاصلے پر ہوگا، جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، لوگوں پر جہنم کی گرمی اور لُو چل رہی ہوگی اور جہنم کے جھونکے ان پر آتے ہوں گے حتّٰی کہ لوگوں کے پسینے کی وجہ سے زمین مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوجائے گی جبکہ روزے دار عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔

سرخ یاقوت کے 70 دروازوں والا محل:

﴿368﴾... حضرت سیِّدُنا قَیس جُھنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رمضان کے جس دن میں بندے نے روزہ رکھا ہوگا، بروزِ قیامت وہ دن نورانی بادل کی صورت میں آئے گا، اس بادل میں موتی کا ایک محل ہوگا جس کے 70 دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ سرخ یاقوت کا ہوگا۔

﴿369﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! قیامت کے دن میں اسے اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنی خاص رحمت میں رکھوں گا۔

سایہ عرش دلانے والے اوصاف:

﴿370﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے سوال کیا: اے میرے ربّ! مجھے اپنے ان بندوں کی خبر دے جنہیں تو اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پاک ہوں گے، جن کے ہاتھ (جرموں سے) بری ہوں گے، جو میرے عظمت و جلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے، ان کے سامنے جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ بھی میرا ذکر کرتے ہیں اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو میں

---

[1]... الترغیب فی فضائل الاعمال، ص۱۳۸، حدیث: ۴۸۰

ان کا چرچا کرتا ہوں، یہ وہ ہیں جو مَشقّت کے باوجود اچھی طرح وضو کرتے اور میرے ذکر کی طرف اس طرح آتے ہیں جیسے پرندے اپنے گھونسلوں کا رخ کرتے ہیں، جب میری حرمتوں کو پامال کیا جارہا ہو تو ایسے غضبناک ہوتے ہیں جیسے چیتا لڑائی کے وقت غضبناک ہوتا ہے اور وہ میری محبت کے ساتھ یوں مانوس ہوتے ہیں جیسا کہ بچہ لوگوں کی محبت سے مانوس ہوجاتا ہے۔

ابن عساکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک اور سند سے روایت کیا جس میں یہ اضافہ ہے کہ "جو لوگ میری مسجدوں کو آباد کرتے اور صبح کے وقت مجھ سے استغفار کرتے ہیں۔"

﴿371﴾... حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کریم نے توریت میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! جو نیکی کی دعوت دے، برائی سے منع کرے اور لوگوں کو میری عبادت کی طرف بلائے تو دنیا اور قبر میں اس کے لیے میرا ساتھ ہے اور بروزِ قیامت وہ میرے (عرش کے) سائے میں ہوگا۔

سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جس پر رشک فرمایا:

﴿372﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ کی طرف جلدی کی تو آپ نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا، آپ کو اس کے مرتبے پر رشک آیا اور کہا: یقیناً یہ شخص ربِّ کریم کے ہاں عزت والا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے اللہ پاک سے سوال کیا کہ آپ کو اس کا نام بتادے تو اللہ کریم نے آپ کو اس کا نام بتادیا پھر ارشاد فرمایا: اب میں تمہیں اس کے عمل کی خبر دیتا ہوں، یہ لوگوں سے ان نعمتوں پر حسد نہیں کرتا تھا جو میں نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں، نہ چغلی کھاتا تھا اور نہ ہی اپنے والدین کا نافرمان تھا۔

قابلِ فخر شہید:

﴿373﴾... حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شہداء تین طرح کے ہیں: (ان میں سے ایک) وہ مومن مرد جس نے اپنے جان اور مال کے ساتھ اللہ پاک کی راہ میں جہاد کیا حتّٰی کہ جب دشمنوں سے سامنا ہوا تو ان سے لڑتے لڑتے شہید ہوگیا۔ یہ ایسا قابلِ

فخر شہید ہے جو ربِّ کریم کے عرش کے نیچے خیمے میں ہو گا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام درجہ نبوت کے سبب ہی اس سے افضل ہوں گے۔ [1]

یہ پوری حدیث پاک عنقریب ” جنت کے بیان “ میں آئے گی۔

﴿374﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت شہدا صحنِ عرش میں ربِّ کریم کے حضور گنبدوں اور باغات میں ہوں گے۔

شہدا کی تین اقسام اور ان کا انعام:

﴿375﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شہدا تین طرح کے ہیں: (۱)...وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ بنیتِ ثواب راہِ خدا میں نکلا اس کا مقصد نہ تو قتال کرنا ہے اور نہ قتل ہونا، وہ صرف مسلمانوں کے لشکر کو زیادہ کرنے کے لیے شامل ہوا ہے، اب اگر یہ شخص فوت جائے یا قتل کر دیا جائے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھا جائے گا اور اسے بڑی گھبراہٹ سے امن دیا جائے گا، حور عین سے اس کی شادی کر دی جائے گی، اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور یہ سب ہمیشہ کے لیے ہو گا۔ (۲)...وہ شخص جو ثواب کی امید لیے اپنے مال اور جان کے ساتھ راہِ خدا میں نکلا اس کا مقصود یہ ہے کہ وہ (کافروں سے) لڑے اور خود قتل نہ کیا جائے، اب اگر وہ شخص مر جائے یا اسے شہید کر دیا جائے تو بارگاہِ الٰہی میں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ رب کریم کے حضور اس کے گھٹنے حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ لگتے ہوں گے۔ (۳)...وہ شخص جو ثواب کی نیت سے اپنی جان اور مال لیے نکلا، اس مقصد سے کہ (دشمنانِ خدا سے) لڑے اور شہید کر دیا جائے تو ایسا شخص اگر انتقال کر جائے یا اسے شہید کر دیا جائے تو بروزِ قیامت وہ ننگی تلوار اپنے کندھے پر لٹکائے ہوئے آئے گا جبکہ لوگ گھٹنے کے بل جھکے ہوں گے اور یہ (مذکورہ تین قسم کے) لوگ کہیں گے: کیا ہمارے لیے جگہ کشادہ نہیں کی جائے گی، بے شک ہم نے اپنی جان اور مال کو اللہ کریم کے لیے خرچ کر دیا پھر ان کے لیے جگہ کشادہ کر دی جائے گی یہاں تک کہ وہ عرش کے نیچے موجود نور کے منبروں تک آجائیں گے اور ان پر بیٹھ کر

[1]... ابن حبان، کتاب السیر، ذکر البیان بأن الانبیاء... الخ، ۷/۸۵، حدیث: ۴۶۴۴ـ مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/۲۰۵، حدیث: ۱۷۶۷۳

دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ کیا جارہا ہے، یہ لوگ نہ موت کا غم پائیں گے، نہ برزخ میں ٹھہرائے جائیں گے، نہ چنگھاڑ انہیں گھبراہٹ میں مبتلا کرے گی اور نہ ہی انہیں حساب، میزان اور پل صراط خوفزدہ کریں گے۔ وہ دیکھتے ہوں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ کیا جارہا ہے اور یہ لوگ جس چیز کا سوال کریں گے انہیں عطا کردی جائے گی اور جس کے بارے میں شفاعت کریں گے ان کی شفاعت قبول کی جائے گی، جنت کی جو چیز پسند کریں گے انہیں دی جائے گی اور جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔[1]

﴿376﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ بروزِ قیامت انہیں لایا جائے گا جن کے سینے اُبھرے ہوئے ہوں گے، یہ مسلمانوں کے بچے ہوں گے، میدانِ محشر میں ان کا کھڑا رہنا دشوار ہو جائے گا تو وہ چیخنے چلانے لگیں گے، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! انہیں میرے عرش کے سائے کے نیچے کردو۔ تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام انہیں عرش کے سائے میں کردیں گے۔[2]

کریم آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا اندازِ کریمانہ:

﴿377﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص کا ایک بیٹا تھا، وہ جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتا تو بیٹے کو بھی اپنے ساتھ لاتا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: یانَبِیَّ اللہ! جی ہاں، اللہ کریم آپ سے ایسی محبت فرمائے جیسی میں اس سے کرتا ہوں۔ (آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: جتنی تم اس سے محبت کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ میرا ربّ مجھ سے محبت فرماتا ہے۔) کچھ عرصہ گزرا تھا کہ وہ بچہ فوت ہوگیا۔ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس انصاری سے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تیرا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ عرش کے سائے میں کھیلے؟ اس نے عرض کی: کیوں نہیں۔[3]

سب سے نورانی اور سب سے اونچا منبر:

﴿378﴾... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ۱۲/ ۳۲۹، حدیث: ۶۱۹۶

2... مسند الفردوس، ۵/ ۴۶۱، حدیث: ۸۷۵۹

3... مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن مات لہ واحد، ۳/ ۹۴، حدیث: ۳۹۹۶

نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا[1] ہر نبی کے لیے نور کا ایک منبر ہو گا اور بلاشبہ میرا منبر سب سے اونچا اور سب سے نورانی ہو گا، پھر ایک منادی آکر ندا کرے گا: نبی اُمّی کہاں ہیں؟ تو انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) فرمائیں گے: ہم تمام ہی نبی اُمّی ہیں تم کس کی طرف بھیجے گئے ہو؟ وہ منادی دوبارہ ندا کرے گا کہ "نبی اُمّی عربی کہاں ہیں؟" تو (حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کھڑے ہو جائیں گے حتّٰی کہ جنت کے دروازے پر آکر دروازہ کھٹکھٹائیں گے، دربان کہے گا: کون ہے؟ آپ فرمائیں گے: "محمد" یا فرمائیں گے: "احمد"۔ دربان پوچھے گا: کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ ارشاد فرمائیں گے: ہاں۔ پھر آپ کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا، آپ جنت میں داخل ہوں گے تو ربّ کریم آپ کے لیے تجلی فرمائے گا اور اس سے پہلے اس نے کسی کے لیے تجلی نہ فرمائی ہو گی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ پاک کی ایسی حمد کریں گے جو آپ سے پہلے کسی نے کی ہو گی نہ آپ کے بعد کوئی کرے گا۔ پھر فرمایا جائے گا: اپنا سر اٹھایئے اور کلام کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔[2]

آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگ:

﴿379﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب اور بروزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہیں اور مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو بتکلف زیادہ بولنے، اپنی بات کو خوبصورت کرنے کے لیے خوب باچھیں کھولنے اور اپنے کلام کو خوب لمبا کرنے والے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! "مُتَفَیْہِقُوْن" (یعنی کلام کو لمبا کرنے والوں) سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والے۔[3]

کثرت سے درود پڑھنے والے کا ٹھکانا:

﴿380﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ...ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ التطوع، ۵/ ۱۳۱، حدیث: ۳۲۹۹

2 ...ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض و الشفاعۃ، ۸/ ۱۳۷، حدیث: ۶۴۴۶، عن انس رضی اللہ عنہ

3 ...ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/ ۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

فرمایا: ہر جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ جو مجھ پر بکثرت درود پڑھنے والا ہو گا اس کا ٹھکانا مجھ سے قریب تر ہو گا۔[1]

حصولِ علم کے دوران موت کی فضیلت:

﴿381﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے طلبِ علم کی حالت میں موت آئی وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور نبیوں کے درمیان درجہ نبوت (اور اس سے متعلق کمالات) ہی کا فرق ہو گا۔[2]

﴿382﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک ہجرت کرنے والوں کے لیے سونے کے منبر ہوں گے جن پر بروزِ قیامت وہ بیٹھیں گے اس حال میں کہ وہ قیامت کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔[3]

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کو خوشخبری:

﴿383﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اندھیرے میں مسجد کی طرف چلنے والوں کو خوشخبری سنا دو کہ قیامت کے دن ان کے لیے نور کے منبر ہوں گے، دیگر لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے جبکہ ان پر کوئی گھبراہٹ نہ ہو گی۔[4]

انصاف کرنے کا زبردست انعام:

﴿384﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَحمَتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بلاشبہ انصاف کرنے والے بروزِ قیامت اللہ پاک کے یہاں عرش کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے یہ وہ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اہل و عیال اور ماتحتوں کے متعلق انصاف کرتے تھے۔[5]

1 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الجمعۃ، باب مایؤمر بہ فی لیلۃ الجمعۃ... الخ، ۳/ ۳۵۳، حدیث: ۵۹۹۵، ملتقطاً

2 ...معجم اوسط، ۶/ ۴۷۵، حدیث: ۹۴۵۴

3 ...ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب... الخ، باب فضل الصحابۃ والتابعین رضی اللہ عنہم، ۹/ ۱۹۱، حدیث: ۷۲۱۸

4 ...معجم کبیر، ۸/ ۱۴۲، حدیث: ۷۶۳۳

5 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل... الخ، ص ۷۸۳، حدیث: ۴۷۲۱ عن زھیر رضی اللہ تعالی عنہ

﴿385﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں میں اللہ کریم کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے قریب عادل حکمران ہو گا جبکہ ربِّ کریم کو سب سے زیادہ ناپسند اور اس (کی رحمت) سے دور ظالم حکمران ہو گا۔[1]

رضائے الٰہی کے لیے محبت کا اجر:

﴿386﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج کے دن میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا کہ آج میرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں۔[2]

﴿387﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ میں نے محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اللہ کریم کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش کے سائے اور نور کے منبروں پر ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا، حضرات انبیائے کرام اور شہدائے عظام ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے۔[3]

﴿388﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ربِّ کریم کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس روز عرش کے سائے میں نور کے منبروں پر ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا دیگر لوگوں پر گھبراہٹ طاری ہو گی جبکہ یہ بالکل نہیں گھبرائیں گے۔[4]

گھبراہٹ سے محفوظ لوگ:

﴿389﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مالک اَشْعَری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ تو انبیا ہیں اور نہ شہدا مگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام

1... ترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی الامام العادل، ۳/ ۶۳، حدیث: ۱۳۳۴

2... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی فضل الحب فی اللہ، ص ۱۰۶۵، حدیث: ۶۵۴۸

3... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، ۴/ ۱۷۴، حدیث: ۲۳۹۷... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۴۶، حدیث: ۲۲۱۲۵

4... معجم اوسط، ۱/ ۳۶۴، حدیث: ۱۳۲۸

اور شہدائے عظام بھی ان کے مرتبے اور ربِّ کریم سے ان کے قرب پر رشک کریں گے۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے، جن کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری نہ ہو گی، وہ اللہ کریم کے لیے محبت کرتے اور مخلص ہوں گے، اللہ پاک بروز قیامت ان کے لیے اپنے عرش کے سامنے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا، دیگر لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے جبکہ ان پر کوئی گھبراہٹ نہ ہو گی۔[1]

ذکرِ الٰہی کے لیے جمع ہونے والوں کی شان:

﴿390﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک بروزِ قیامت ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتی جڑے منبروں پر ہوں گے اور لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے، وہ نہ انبیا ہوں گے اور نہ شہدا۔ عرض کی گئی: وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ اللہ کریم کے لیے باہم محبت کرنے والے ہوں گے جو مختلف قبائل سے ربِّ کریم کے ذکر کی خاطر جمع ہو کر اس کا ذکر کرتے ہوں گے۔[2]

﴿391﴾... حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ پاک کے دائیں دستِ قدرت کی جانب کچھ مرد ہوں گے اور ربِّ کریم کے دونوں دستِ قدرت دائیں ہی ہیں۔ وہ مرد نہ تو انبیا ہوں گے اور نہ شہدا، ان کے چہروں کی سفیدی دیکھنے والوں کی آنکھوں پر چھا جائے گی، انبیائے کرام اور شہدا ان کے ٹھکانوں اور اللہ کریم کے یہاں ان کے قرب کو دیکھ کر ان پر رشک کریں گے۔ عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: مختلف علاقوں سے جمع ہونے والے جو اللہ پاک کے ذکر کے لیے جمع ہوں گے اور پاکیزہ کلمات کو اس طرح چُنتے ہوں گے جیسے کھجور کھانے والا عمدہ کھجوریں چُنتا ہے۔[3]

---

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع للامام... الخ، باب فی المتحابین فی اللہ، ١٠/ ٢٠٤، حدیث: ٢٠٤٩٢

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما جاء فی مجالس الذکر، ١٠/ ٧٧، حدیث: ١٦٧٧٠

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما جاء فی مجالس الذکر، ١٠/ ٧٨، حدیث: ١٦٧٧١

﴿392﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ پاک کے کچھ خاص بندے عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے اور اللہ کریم کے دونوں جانب دائیں ہی ہیں۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ تو انبیا ہوں گے نہ شہدا اور نہ ہی صِدّیقین۔ عرض کی گئی: وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ربِّ کریم کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے۔[1]

﴿393﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ پاک کے کچھ ایسے بندے ہوں گے جنہیں اللہ کریم بروز قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا ان کے چہرے انتہائی نورانی ہوں گے حتّٰی کہ اللہ پاک مخلوق کا حساب لے لے گا۔[2]

یاقوت کی کرسیوں والے:

﴿394﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔[3]

﴿395﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی دو شخص اللہ کریم کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کے لئے کرسیاں رکھی جائیں گی جس پر انہیں بٹھایا جائے گا حتّٰی کہ اللہ پاک (مخلوق کا) حساب لے لے۔[4]

علمائے کرام کے عالی شان منبر:

﴿396﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "جب قیامت کا دن ہو گا تو سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر موتی، یاقوت اور زمرد جڑے چاندی کے گنبد ہوں گے اور ان پر موٹے اور باریک

1... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۰۴، حدیث: ۱۲۶۸۶

2... معجم کبیر، ۸/ ۱۱۲، حدیث: ۷۵۲۷

3... معجم کبیر، ۴/ ۱۵۰، حدیث: ۳۹۷۳

4... معجم کبیر، ۲۰/ ۳۶، حدیث: ۵۲

ریشم کے غلاف ہوں گے پھر علما کو لایا جائے گا اور ان منبروں پر بٹھا دیا جائے گا، پھر ربِّ کریم کا منادی پکارے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے لیے امت محمدیہ تک علم پہنچاتے تھے؟ ان منبروں پر بیٹھ جاؤ! آج کے دن جنت میں داخل ہونے تک تم پر کچھ خوف نہیں ہے۔[1]

امام، موذن اور غلام کی شان:

﴿397﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین لوگ مُشک کے ٹیلوں پر ہوں گے جنہیں قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ خوف زدہ نہ کرے گی: (۱)...وہ شخص جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور لوگ اس سے راضی رہے (۲)...وہ شخص جس نے ہر دن اور رات میں پانچ بار اذان دی اور (۳)...وہ غلام جس نے اللہ پاک اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کیا ہو۔[2]

﴿398﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: تین شخص بروزِ قیامت سیاہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ خوفزدہ نہ کرے گی اور نہ ان کا حساب ہوگا: (۱)...وہ شخص جس نے رضائے الٰہی کی خاطر قرآن پڑھا (۲)...وہ شخص جس نے اللہ کریم کی رضا اور اس کی بارگاہ سے انعام پانے کے لیے ہر دن اور رات میں پانچ بار اذان دی اور (۳)...وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر اس غلامی نے اسے طلبِ آخرت سے غافل نہ کیا۔[3]

﴿399﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کو قیامت کی گھبراہٹ اور حساب کتاب خوفزدہ نہ کرے گا حتّٰی کہ سیاہ مُشک کے ٹیلوں پر انہیں جنت کی طرف لے جایا جائے گا: (۱)... وہ شخص جس نے رضائے الٰہی کے لیے قرآن پڑھا پھر اس قرآن کے ساتھ لوگوں کی امامت کی اور لوگ بھی اس سے راضی رہے (۲)...رضائے الٰہی کے لئے دن اور رات میں پانچ بار نماز کے لیے بلانے والا اور (۳)...وہ غلام جسے غلامی نے اس کی طلب سے نہ روکا جو اللہ پاک کے یہاں ہے (یعنی جنت)۔[4]

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/ ۳۰۰، حدیث: ۱۰۵۹۴

2 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی فضل المملوک الصالح، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۳

3 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/ ۳۴۸، حدیث: ۲۰۰۲

4 ...معجم اوسط، ۶/ ۴۲۵، حدیث: ۹۲۸۰، عن ابن مسعود- معجم ابن الاعرابی، الجزء الثالث، ص ۱۰۹۱، حدیث: ۲۳۵۲

علما، اماموں اور مُؤَذِّنوں کا انعام:

﴿400﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو نور کے منبر رکھے جائیں گے، ان پر موتیوں کے گنبد ہوں گے، پھر ایک منادی پکارے گا: فقہا کہاں ہیں؟ امام کہاں ہیں؟ مُؤَذِّنِین کہاں ہیں؟ ان منبروں پر بیٹھ جائیں، انہیں نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ خوف حتّٰی کہ اللہ پاک مخلوق کا حساب فرمادے گا۔[1]

﴿401﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: آگاہ ہو جاؤ! بے شک ائمہ اور مُؤَذِّنِین گھبراہٹ میں مبتلا نہ ہوں گے حالانکہ دیگر لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔[2]

بُرائیوں سے روکنے والوں کا قابلِ رشک مقام:

﴿402﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ضرور کچھ ایسے مردوں کو لایا جائے گا جو نہ تو انبیا ہوں گے اور نہ ہی شہدا، اللہ پاک کے ہاں ان کے رتبے کو دیکھ کر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شہدا عظام ان پر رشک کریں گے، وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کریم کو لوگوں کا اور لوگوں کو ربِّ کریم کا محبوب بناتے ہوں گے اور زمین میں نصیحت کرنے کے لیے چلتے ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ اللہ پاک کو لوگوں کا محبوب بناتے ہوں گے مگر وہ لوگوں کو اللہ کریم کا محبوب کیسے بنائیں گے؟ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں گے اور برائیوں سے منع کریں گے پس جب لوگ ان کی بات مان لیں گے تو ربِّ کریم انہیں اپنا محبوب بنالے گا۔[3]

1... مسند الفردوس، ۱/ ۱۵۳، حدیث: ۹۹۲

2... الترغیب والترھیب لقوام السنة، باب فی الترغیب فی الاذان، ۱/ ۱۹۶، حدیث: ۲۶۴

3... الضعفاء للعقیلی، رقم ۱۹۴۲، واقد بن سلامة، ۴/ ۱۴۵۲

لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کا بدلہ:

﴿403-04﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُما بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں ربّ کریم نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خاص کر رکھا ہے اور اللہ کریم نے قسم یاد فرمائی ہے کہ وہ انہیں آگ میں عذاب نہ دے گا، لہٰذا جب قیامت کا دن ہوگا تو انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا وہ اللہ پاک سے کلام کا شرف حاصل کر رہے ہوں گے جبکہ دیگر لوگ حساب میں ہوں گے۔[1]

مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا انعام:

﴿405﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن کی تکالیف میں سے اس کی تکلیف دور فرمادے گا اور جو تنگ دست (مقروض) پر آسانی کرے گا اللہ کریم دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا ربِّ کریم دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[2]

﴿406﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قَتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک اُسے قیامت کی سختیوں سے بچائے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اُس سے بارِ قرض اتار دے۔[3]

میٹھا لقمہ کھلانے کی فضیلت:

﴿407﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو میٹھا لقمہ کھلائے گا اس سے میدانِ محشر کی کڑواہٹ دور کر دی جائے گی۔[4]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۲۷۴، حدیث: ۱۳۳۳۴۔ الفوائد لتمام، ۲/ ۲۱۹، حدیث: ۱۵۷۵

2 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ... الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳

3 ...مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، ص ٦۵۰، حدیث: ۴۰۰۰

4 ...حلیۃ الاولیاء، یزید بن ابان الرقاشی، ۳/ ٦۳، حدیث: ۳۱۷۴

﴿408﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے: جس نے کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلایا یا برہنہ کو لباس پہنایا یا کسی مسافر کو پناہ دی تو اللہ کریم اسے روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ عطا فرمائے گا۔[1]

کثرتِ درود کی برکات:

﴿409﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن اس کی ہولناکیوں اور دہشتوں سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرتا ہوگا۔[2]

﴿410﴾... ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کی آنکھ ٹھنڈی کی بروزِ قیامت اللہ کریم اس کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائے گا۔[3]

﴿411﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ ”جو بھی بندہ کسی مومنہ کو اس کے بچے کے بارے میں خوش کرے گا ربِّ کریم قیامت کے دن اس بندے کو خوش کردے گا۔“

﴿412﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے اس چیز کیساتھ ملاقات کی جو اللہ پاک کو پسند ہے اور اس سے ملاقات کا مقصد اپنے اس بھائی کو خوش کرنا تھا تو اللہ کریم اسے قیامت کے روز خوش کر دے گا۔[4]

﴿413﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرمایا کرتے تھے: قبر کی وحشت کو دور کرنے کے لیے رات کی تاریکی میں نماز پڑھو، قیامت کے دن کی گرمی سے بچنے کے لیے دنیا میں روزے رکھو اور تنگدستی والے دن کے ڈر سے صدقہ دیا کرو۔

لمبی گردنوں والے:

﴿414﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد

1... التذکرۃ للقرطبی، باب ما ینجی من اھوال یوم القیمۃ ومن کربھا، ص۲۳۴

2... مسند الفردوس، ۲/ ۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

3... الزھد لابن مبارک، باب ما جاء فی الشح، ص۲۳۹، حدیث: ٦۸۵

4... معجم صغیر ۲/ ۱۴۷، حدیث: ۱۱۷۵

فرماتے سنا: بروزِ قیامت سب لوگوں میں لمبی گردنیں مُؤَذِّنوں کی ہوں گی۔[1]

﴿415﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوع روایت ہے کہ مُؤَذِّنوں کو لمبی گردنوں کے ذریعے بروزِ قیامت دیگر لوگوں پر فضیلت دی جائے گی۔[2]

﴿416﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہی سے مرفوع روایت ہے کہ "قیامت کے دن مُؤَذِّنِین اپنی لمبی گردنوں کے ذریعے پہچانے جائیں گے۔"[3]

سلامتی والی تین آنکھیں:

﴿417﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کی طرف دیکھنے سے جھکی رہی اور وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرہ دیتے ہوئے رات کو جاگتی رہی اور وہ آنکھ جس سے اللہ کریم کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر برابر بھی آنسو نکلا۔[4]

﴿418﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کی اللہ کریم کی بارگاہ میں کی گئی مَعْرُوضات میں پڑھا کہ "الٰہی! اس کی جزا کیا ہے جو تیرے خوف سے روئے؟" ارشاد فرمایا: میں اس کی سانس کو جہنم کی سانس پر حرام کردوں گا اور اسے قیامت کی گھبراہٹ سے امن عطا فرماؤں گا۔

مکہ و مدینہ میں مرنے کی فضیلت:

﴿419﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین (مکہ و مدینہ) کے درمیان انتقال کرگیا اللہ پاک بروزِ قیامت اسے امن والوں میں اٹھائے گا اور اسے شہید اور شفاعت کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔[5]

1...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان...الخ، ص ۱۶۳، حدیث: ۸۵۲

2...البدر المنیر لابن ملقن، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۳/ ۳۹۹

3...معجم اوسط، ۳/ ۳۴۸، حدیث: ۴۸۰۸

4...مسند الفردوس، ۲/ ۱۷۰، حدیث: ۴۷۹۶

5...مسند الفردوس، ۲/ ۲۷۵، حدیث: ۵۹۷۰، بتغیر

﴿21-420﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوع روایت ہے: جس کا انتقال حَرَمَیْن (یعنی مکہ یا مدینہ) میں سے کسی ایک میں ہوا، بروزِ قیامت اُسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا اور جو ثواب کی نیت سے میری زیارت کو آیا قیامت کے دن وہ میرے پڑوس میں ہو گا۔[1]

﴿422﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر قیامت کے دن دو خوف جمع نہیں کروں گا اور نہ ہی دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف تھا تو بروزِ قیامت اسے خوف میں مبتلا کروں گا اور جو دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا بروزِ قیامت اسے امن عطا کروں گا۔[2]

﴿423﴾... (حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی حدیث میں بعض ان اعمال کا ذکر ہے جو قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والے ہیں، ہم نے ان اعمال کو برزخ کے موضوع پر اپنی تصنیف (شرح الصدور) میں ذکر کر دیا ہے اس لیے یہاں دوبارہ ذکر کرنے کی حاجت نہیں سمجھتے۔

مسلمان کو خوفزدہ کرنے کی سزا:

﴿424﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے کسی مسلمان کو خوفزدہ کیا تو اللہ کریم پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن کی گھبراہٹوں سے امن عطا نہ فرمائے۔[3]

﴿425﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالی ربِّ کریم بروزِ قیامت اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔[4]

---

1 ...شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/ ۴۹۰، حدیث: ۳۸۶۱

2 ...نوادر الاصول، الاصل الثانی ولاخمسون والمئتان، ۲/ ۱۰۳۱، حدیث: ۱۳۳۴

3 ...معجم اوسط، ۲/ ۲۰، حدیث: ۲۳۵۰

4 ...ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراھیۃ ان یفرق بین الاخوین... الخ، ۳/ ۴۲، حدیث: ۱۲۸۷

باب نمبر31 : ان لوگوں کا بیان جنہیں محشر میں لباس پہنایا جائے گا

﴿426﴾... بخاری و مسلم کی حدیث میں پیچھے گزر چکا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے۔[1]

﴿427﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی بن ابو طالب کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: بروزِ قیامت سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو لباس پہنایا جائے گا، آپ پر دو قبطی چادریں ہوں گی پھر رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دھاری دار یمنی چادر پہنائی جائے گی اور آپ عرش کی داہنی جانب ہوں گے۔

اولین وآخرین رشک کریں گے:

﴿428﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔ چنانچہ دو سفید چادریں لاکر انہیں پہنائی جائیں گی، پھر وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائیں گے پھر میری پوشاک لائی جائے گی جسے میں زیب تن کروں گا اور عرش کی داہنی جانب ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی دوسرا کھڑا نہ ہوگا یہاں تک کہ سب اگلے پچھلے مجھ پر رشک کریں گے۔[2]

﴿429﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو لباس پہنایا جائے گا، آپ کو جنتی حُلّہ پہنایا جائے گا پھر جنتی کرسی لائی جائے گی اور عرش کی دائیں جانب آپ کے لئے رکھ دی جائے گی، پھر مجھے لایا جائے گا اور جنتی پوشاک پہنائی جائے گی کہ اُس جیسی کسی انسان کو نہیں پہنائی جائے گی پھر میری کرسی لائی جائے گی اور اسے عرش کے پائے پر رکھ دیا جائے گا۔[3]

---

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا، ۳/ ۲۷۶، حدیث: ۴۷۴۰

2 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۵۶، حدیث: ۳۷۸۷، ملتقطاً

3 ...الاسماء والصفات للبیہقی، باب ماجاء فی العرش والکرسی، ۲/ ۲۷۶، حدیث: ۸۳۹

التذکرۃ للقرطبی، باب ما جاء فی حشر الناس... الخ، ص ۲۰۱

﴿430﴾... حضرت سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حدیث میں ہے کہ لوگوں کو ننگے پاؤں برہنہ حالت میں اٹھایا جائے گا تو اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: کیا میں اپنے خلیل کو برہنہ دیکھوں؟ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو سفید رنگ کا لباس پہنایا جائے گا، آپ پہلے شخص ہوں گے جنہیں لباس پہنایا جائے گا۔[1]

﴿431﴾... حضرت سیِّدُنا حَیْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مرفوعًا روایت ہے: سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ! تاکہ آج لوگ جان لیں کہ یہ ان سے افضل ہیں۔[2]

افضل کون؟

فائدہ: حضرت سیِّدُنا علّامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عظیم فضیلت اور خصوصیت ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت کے ساتھ خاص کیا کہ رَحْمَتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو عرش کی ساق (پائے) کے پاس پائیں گے حالانکہ سب سے پہلے جس کے اوپر سے زمین کھلے گی وہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں گے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم اور حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کی ان خصوصیات سے ان حضرات کا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے افضل ہونا لازم نہیں آتا، بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامت میں آنے والے تمام ہی افراد سے افضل ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو سب سے پہلے لباس پہنانے میں حکمت یہ ہے کہ جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا اس وقت آپ کے بدن سے کپڑے اتار لیے گئے تھے اور آپ پر یہ آزمائش اللہ پاک کی خاطر آئی تھی، آپ نے اس پر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو آپ کو اس کی جزا یوں دی جائے گی کہ بروزِ قیامت تمام لوگوں کے سامنے سب سے پہلے آپ کو لباس پہنایا جائے گا، پھر محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حلّہ پہنایا جائے گا جو کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لباس سے عظیم تر ہوگا تاکہ آپ کو لباس پہنانے میں جو تاخیر ہوئی اس نفیس لباس سے اس کا ازالہ ہو جائے، تو یہ ایسے ہوگا گویا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ہی لباس پہنایا گیا ہے۔

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، عبید بن عمیر، ۳/ ۳۰۹، رقم: ۴۰۵۱، قول عبید بن عمیر

2 ...فتح الباری لابن رجب، کتاب الرقائق، باب الحشر، ۱۲/ ۳۲۸، تحت الحدیث: ۶۵۲۶

ایک قول یہ ہے کہ چونکہ سب سے پہلے شلوار کے ذریعے ستر ڈھانپنے کا طریقہ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ایجاد فرمایا اس لیے بروزِ قیامت سب سے پہلے لباس بھی آپ کو پہنایا جائے گا، ایک قول یہ ہے کہ چونکہ زمین میں آپ سے زیادہ اللہ کریم کے خوف میں رہنے والا اور کوئی نہیں تھا لہٰذا آپ کو امان کے لیے جلدی لباس پہنایا جائے گا تاکہ آپ کا دل مطمئن ہو۔

حضرت سیّدُنا علامہ حافظ ابنِ حجر عَسْقَلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ بھی ممکن ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی لباس میں اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں جس میں آپ کا وصال ہوا تھا اور بروزِ قیامت جو حلّہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو پہنایا جائے گا وہ جنتی حلہ بطور عزت وکرامت پہنایا جائے، میری اس بات کی تصدیق کے لیے قرینہ یہ ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عرش کے پائے کے پاس کرسی پر بٹھایا جائے گا، لہٰذا حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَوّلیّت دیگر مخلوق کے اعتبار سے ہوگی (رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس معاملے میں بھی سب پر اَوّلیّت حاصل رہے گی)۔

سرخ نورانی اونٹنیوں پر استقبال:

﴿432﴾... حضرت سیّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جنتی حلّہ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو پہنایا جائے گا پھر رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پھر دیگر انبیاورُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو، ان کے بعد مُؤَذِّنوں کو جنتی حلّہ پہنایا جائے گا اور فرشتے سونے کے کجاوے اور سبز زمرد کی لگاموں والی سرخ نورانی عمدہ اونٹنیوں پر ان کا استقبال کریں گے اور ان حضرات کے قبروں سے نکلتے ہی 70 ہزار فرشتے ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے میدان محشر تک آئیں گے۔[1]

میدانِ محشر میں اذانِ بلالی:

﴿433﴾... حضرت سیّدُنا کثیر بن مُرَّہ حَضْرَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت میں خود، مجھ پر ایمان لانے اور مجھ سے پانی طلب کرنے والے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میرے حوض سے پئیں گے اور حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اونٹنی کو اٹھایا جائے گا، آپ خود اس کا دودھ

1... الترغیب لابن شاھین، باب فضل الاذان، ص ١٦٢، حدیث: ٥٦٧

دوہیں گے پھر آپ اور آپ کی قوم کے وہ افراد جو آپ پر ایمان لائے وہ اس دودھ کو پئیں گے، آپ اپنی قبر مبارک کے پاس سے اسی اونٹنی پر سوار ہو کر میدان محشر تک آئیں گے، وہ اونٹنی بلبلاتی ہوگی اور آپ اس پر سوار تلبیہ پڑھتے ہوں گے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اپنی اونٹنی عَضْبَاء پر سوار ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: نہیں! اس پر میری بیٹی سوار ہوگی اور میں براق پر سوار ہوں گا جو اس روز سب انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے خاص مجھ ہی کو عطا ہوگا، پھر آپ نے اپنی مبارک نگاہوں سے حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس کا حشر ایک جنتی اونٹنی پر ہوگا یہ اس کی پشت پر بیٹھے اذان دے گا، جب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کی امتیں ”اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ اور ”اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ“ سنیں گے تو سب بول اٹھیں گے: ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں، تو جس کی گواہی (دنیا میں) قبول تھی اس کی قبول کر لی جائے گی اور جس کی نامقبول تھی اس کی رد کر دی جائے گی۔ جب بلال میدان محشر میں آئے گا تو عمدہ پوشاک لائی جائے گی اور اسے پہنائی جائے گی اور حضرات انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شہدا کے بعد سب سے پہلے جنتی حلّہ بلال اور نیکوکار مسلمانوں کو پہنایا جائے گا۔[1]

﴿434﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جنتی لباس ثواب کی نیت سے اذان دینے والے مُؤَذِّنوں کو پہنایا جائے گا۔

﴿435﴾... سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زاہدوں کے سوا تمام لوگوں کو بے لباس اٹھایا جائے گا۔

حافظِ قرآن کے والدین پر کرم:

﴿436﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا تو بروزِ قیامت اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں میں چمکتا ہے تو پھر خود اس قرآن پاک پر عمل کرنے والے شخص کے مقام و مرتبہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔[2]

1 ...ابن عساکر، رقم ۹۷۴، بلال بن رباح الحبشی، ۱۰/ ۴۵۹، حدیث: ۲۶۵۵

2 ...ابو داود، کتاب الوتر، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، ۲/ ۱۰۰، حدیث: ۱۴۵۳

حافظِ قرآن کی شان و عظمت:

﴿437﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت صاحِبِ قرآن آئے گا تو قرآن پاک کہے گا: اے میرے ربّ! اسے جنتی لباس پہنا۔ اللہ پاک اسے کرامت کا تاج پہنائے گا۔ قرآن کریم دوبارہ کہے گا: اے میرے ربّ! اسے مزید عطا فرما۔ اللہ کریم اسے عزت وبزرگی کا لباس پہنائے گا۔ قرآن پاک پھر کہے گا: اے میرے ربّ! اس سے راضی ہو جا۔ اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے فرمایا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور بلندی کی منازل طے کرتا جا۔ پس ہر آیت کے بدلے اس کا ایک درجہ بڑھایا جائے گا۔[1]

مسلمان کی غم خواری کرنے کا انعام:

﴿438﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن حَزم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے مصیبت زدہ بھائی کی غم گساری کرے گا، اللہ پاک بروزِ قیامت اسے عزت کا لباس پہنائے گا۔[2]

﴿439﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو ایسی عورت سے تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو تو تعزیت کرنے والے کو جنتی چادر پہنائی جائے گی۔[3]

﴿440﴾... حضرت سیِّدُنا ابن کریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جو کسی مصیبت زدہ مسلمان کی غم گساری کرے گا اللہ پاک بروزِ قیامت تمام لوگوں کے سامنے اسے ایک چادر پہنائے گا جس کے سبب اس پر رشک کیا جائے گا۔

ایمان کا حُلّہ پہنایا جائے گا:

﴿441﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ۱۸، ۴/ ۴۱۹، حدیث: ۲۹۳۴

2... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/ ۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱

3... ترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر فی فضل التعزیۃ، ۲/ ۳۳۹، حدیث: ۱۰۷۸

فرمایا: جس نے اللہ کریم کے لئے عاجزی کرتے ہوئے قدرت کے باوجود عمدہ لباس ترک کیا تو ربِّ کریم اسے بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کے حلّوں میں سے جو حُلہ چاہے پہن لے۔[1]

مُردہ دلوں میں زندہ دل:

﴿442﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ پاک سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات میں عبادت کی تو اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن دل مردہ ہو جائیں گے۔[2]

﴿443﴾... حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر اور عید الاَضحیٰ کی رات شب بیداری کی (یعنی عبادت کی) تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دل مر جائیں گے۔[3]

باب نمبر 32: راہِ خدا میں قدم غبار آلود کرنے والوں کا ثواب

﴿444﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا کا غبار اور جہنم کا دھواں مسلمان بندے کے پیٹ میں جمع نہ ہو گا۔[4]

﴿445﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں سفر کرتے ہوئے جسے جتنا غبار لگے گا بروزِ قیامت اسے اتنا ہی مشک عطا کیا جائے گا۔[5]

باب نمبر 33: جہنم سے دور رکھے جانے والوں کا بیان

﴿446 تا 450﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھا اللہ پاک اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے

---

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیمۃ، باب ۳۹، ۴/ ۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۹

2 ...ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۲

3 ...ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۲، عن ابی امامۃ۔ معجم اوسط، ۱/ ۵۹، حدیث: ۱۵۹

4 ...ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب الخروج فی النفیر، ۳/ ۳۴۶، حدیث: ۲۷۷۴

5 ...ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب الخروج فی النفیر، ۳/ ۳۴۶، حدیث: ۲۷۷۵

70 سال کی مسافت دور کر دے گا۔[1]

﴿551﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن انس رَضِیَ اللہُ عَنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "فِیْ غَیْرِ رَمَضَان" یعنی رمضان کے علاوہ کسی ماہ میں۔[2]

راہِ خدا میں روزہ رکھنے کی فضیلت:

﴿452﴾... حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن عبد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مرفوعًا روایت کرتے ہیں: جس نے اللہ پاک کی راہ میں ایک روزہ رکھا اللہ کریم جہنم کو اس سے اتنا دور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے اور جس نے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ پاک اسے اتنا دور کرے گا جتنی زمین اور آسمان کے درمیان مسافت ہے۔[3]

﴿453﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا سلمہ بن قیصر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کریم کی رضا کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھا اللہ پاک اسے جہنم سے اتنا دور کر دے گا جتنا کہ ایک کوّا اپنے بچپن میں اُڑے حتّٰی کہ بوڑھا ہو کر مَر جائے۔[4]

سرحدِ اسلام کی نگرانی کا انعام:

﴿454﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے راہِ خدا میں ایک دن سرحدِ اسلام کی نگرانی کی اللہ پاک اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادے گا اور ہر ایک خندق ساتوں آسمان اور ساتوں زمین جتنی ہو گی۔[5]

﴿455﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم راہِ خدا میں غبار آلود ہوئے اللہ کریم اسے جہنم سے اتنا دور کر دے گا جتنا فاصلہ تیز رفتار

---

1 ...بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب فضل الصوم فی سبيل الله، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۲۸۴۰

2 ...مسند ابی یعلی، مسند معاذ بن انس، ۲/ ۳۶، حدیث: ۱۴۸۴

3 ...معجم کبیر، ۱۷/ ۱۹، حدیث: ۲۹۵

4 ...شعب الایمان، فضائل الصوم، ۳/ ۲۹۹، حدیث: ۳۵۹۰

5 ...معجم اوسط، ۳/ ۳۵۳، حدیث: ۴۸۲۵

گھڑ سوار ایک ہزار سال میں طے کرتا ہے۔[1]

کھلانے پلانے کی فضیلت:

﴿456﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتّٰی کہ اسے سیر کر دیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ اسے سیر اب کر دیا، ربِّ کریم اسے جہنم سے سات خندقوں کی مقدار دور فرمادے گا جن میں سے ہر دو خندق کے درمیان 500 سال کی مسافت ہو گی۔[2]

﴿457﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر ثواب کی امید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسے جہنم سے 70 سال کی مسافت برابر دور کر دیا جائے گا۔[3]

﴿458﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رضائے الٰہی کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ پاک اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنا دے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔[4]

باب نمبر 34:

شفاعتِ عُظمٰی کا بیان

یہ شفاعت حساب کتاب شروع کروانے اور میدانِ محشر میں لمبے قیام سے راحت دلانے کے لیے ہو گی، اسی کا نام مقامِ محمود ہے۔ ایک شفاعت لوگوں کو بغیر حساب جنت میں داخل کروانے، مستحق جہنم گناہ گار مسلمانوں کو جہنم میں داخل ہونے سے بچانے، جنت میں لوگوں کے درجات بلند کروانے، ہمیشہ جہنم میں رہنے والوں میں سے بعض کے عذاب میں تخفیف کروانے اور مشرکین کے بچوں کو عذاب نہ دیئے جانے کے بارے میں ہو گی۔

---

1 ...مسند احمد، مسند القبائل، ۱۰/ ۴۲۰، حدیث: ۲۷۵۷۳

2 ...مستدرک، کتاب الاطعمۃ، باب فضیلۃ اطعام الطعام، ۵/ ۱۷۸، حدیث: ۷۲۵۴

3 ...ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ علی وضوء، ۳/ ۲۴۸، حدیث: ۳۰۹۷

4 ...معجم اوسط، ۵/ ۲۷۹، حدیث: ۷۳۲۶

حضرت سیِّدُنا انس، حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرت سیِّدُنا ابن عباس، حضرت سیِّدُنا حُذیفہ، حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر، حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مروی طویل حدیث اور حضرت سیِّدُنا ابی بن کعب، حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت، حضرت سیِّدُنا کعب بن مالک، حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَحِمَہُمُ اللہ سے منقول مختصر احادیث میں یہی وارد ہے۔

﴿459﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے انسانوں کی کھیلنے کودنے والی اولاد کے بارے میں اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ انہیں عذاب نہ دے تو اللہ کریم نے ان کے حق میں میری دعا قبول فرمالی۔[1]

حضرت امام ابن عَبد البَرّ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھیلنے کودنے والوں سے مراد بچے ہیں کیونکہ ان کے اعمال گویا کہ کھیل کود ہیں جو بغیر عزم وارادے کے صادر ہوتے ہیں۔

شانِ محبوبی دکھائے جانے کا منظر:

﴿460﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت مسلمانوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ اس دن کی پریشانی دور کرنے کے لئے کوشش کریں گے، کہیں گے: کیوں نہ کوئی ہمارے ربّ کے یہاں ہماری شفاعت کرکے اس مقام سے ہمیں راحت وچھٹکارا دلادے۔ وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! آپ اَبُوالْبَشَر ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اپنے تمام فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور تمام اشیاء کے نام آپ کو سکھائے، آپ اپنے ربّ کریم کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمیں اس پریشانی سے راحت عطا فرمائے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: میں یہاں تمہاری مدد نہیں کرسکتا، وہ اپنی لغزش کو یاد کرکے اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں سفارش کرنے سے حیا کریں گے اور فرمائیں گے: تم لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ کہ وہ اللہ پاک کے پہلے رسول ہیں جنہیں ربِّ کریم نے اہلِ زمین کی طرف مبعوث فرمایا۔ لوگ حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں

[1]...معجم اوسط، ۴/ ۲۷۰، حدیث: ۵۹۵۷

گے تو وہ فرمائیں گے: میں یہاں تمہاری مدد نہیں کر سکتا، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے کہ انہوں نے اپنے ربّ کریم سے اس شے کا سوال کیا تھا جس کے متعلق انہیں علم نہیں تھا۔ چنانچہ وہ بھی اس کام کو کرنے سے اپنے ربّ کریم سے حیا فرمائیں گے اور لوگوں سے فرمائیں گے: تم حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو وہ ارشاد فرمائیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا، ہاں! تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، وہ اللہ پاک کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ کریم نے کلام فرمایا اور تورات عطا فرمائی ہے۔ لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے حضور پیش ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، آپ بغیر قصد کے ایک جان کو قتل کرنے والا اپنا واقعہ یاد کریں گے اور اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں سفارش کرنے سے حیا کریں گے اور فرمائیں گے: تم لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ وہ اللہ پاک کے بندے، اس کے رسول اور اس کی طرف سے نشانی اور روح ہیں، لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے تو آپ ان سے فرمائیں گے: آج میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا لیکن تم حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاؤ، وہ اللہ پاک کے خاص بندے ہیں، جن کے سبب اللہ کریم نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا۔ چنانچہ

پھر لوگ میرے پاس حاضر ہوں گے تو میں مسلمانوں کی دو قطاروں کے درمیان چلتا ہوا اجازت لینے کے لیے اپنے ربّ کریم کے حضور حاضر ہوں گا، پس اپنے ربّ کریم کو دیکھتے ہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ جب تک اللہ پاک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کریم کی وہ حمد کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد بیان کر دی جائے گی، پس میں شفاعت کر کے لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں دوسری بار شفاعت کے لیے اللہ کریم کی طرف رجوع کروں گا اور اپنے ربّ کا دیدار کرتے ہی اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ جب تک چاہے گا ربّ کریم مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ پاک کی وہ حمد کروں گا جو وہ مجھے تعلیم فرمائے گا پھر میں شفاعت

کروں گا تو میرے لیے ایک حدّ بیان کردی جائے گی۔ چنانچہ میں شفاعت کرکے لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں تیسری بار شفاعت کے لیے ربِّ کریم کی طرف رجوع کروں اور اپنے ربّ کو دیکھتے ہی اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ جب تک چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کریم کی وہ حمد کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حدّ بیان کردی جائے گی، چنانچہ میں شفاعت کرکے لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں چوتھی بار شفاعت کے لیے اللہ پاک کی طرف رجوع کروں گا اور عرض کروں گا: اے میرے ربّ! جس کو قرآن نے روک رکھا ہے اس کے سوا کوئی باقی نہیں رہا۔ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہا ہوگا اور اس کے دل میں جَو کے دانہ برابر ہی بھلائی ہوگی، پھر اسے بھی نکال لیا جائے گا جس کے دل میں گیہوں کے ایک دانے برابر نیکی ہوگی اور اس نے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہا ہوگا، پھر اس ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہنے والے کو بھی نکال لیا جائے گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھلائی ہوگی۔ [1]

حضرت سیِّدُنا قاضی عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جو فرمائیں گے کہ ''میں یہ نہیں کرسکتا'' اس سے مراد یہ ہے کہ میرا مرتبہ اس (شفاعت عُظمیٰ) سے کم ہے، حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام یہ بات بطور تواضع اور لوگوں کو اس سوال کی بڑائی سمجھانے کے لیے فرمائیں گے۔

شفاعتِ مصطفےٰ کی بہاریں:

﴿461﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں پُل صراط پر کھڑا اپنی امت کے گزرنے کا انتظار کررہا ہوں گا کہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آکر کہیں گے: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یہ انبیائے کرام آپ کے پاس عرض لے کر آئے ہیں کہ آپ اللہ پاک سے عرض کریں کہ وہ تمام امتوں کو جہاں چاہے متفرق کردے کہ لوگ بہت سختی اور غم میں ہیں۔ لوگوں

[1] ... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیمۃ ... الخ، ۴/۵۷۶، حدیث: ۷۵۱۰

کو پسینے نے لگام ڈال رکھی ہو گی، مسلمانوں پر تو زکام کی مثل ہو گا جبکہ کافر کو موت گھیرے ہو گی۔ (رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ) میں کہوں گا: اے عیسیٰ! میرے واپس آنے تک میرا انتظار کریں۔ پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیرِ عرش جا کر کھڑے ہوں گے، وہاں ان کو وہ کچھ ملے گا جو نہ کسی مقرب فرشتے کو ملا نہ کسی نبی مُرسَل نے پایا، پھر اللہ کریم حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: میرے محبوب حضرت محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس جا کر ان سے کہو: اپنا سر اٹھا لیجئے، سوال کیجئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: پھر میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک انسان کو نکالوں گا۔ میں اپنے ربّ کریم سے بار بار عرض کروں گا اور جہاں بھی کھڑا ہوں گا شفاعت کروں گا، اللہ پاک میری شفاعت قبول فرمائے گا حتی کہ فرمائے گا: اے محمد! اللہ کریم کی مخلوق اور اپنی امت میں سے اسے بھی جنت میں داخل کر دو جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کہا اور اسی پر اس کا انتقال ہوا۔[1]

﴿462﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو میں سب سے پہلے باہر آؤں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا، جب وہ ربِّ کریم کے حضور پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ میدانِ محشر میں روکے جائیں گے تو میں ان کا شفیع ہوں گا، جب وہ مایوس ہو جائیں گے تو میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا، عزت کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا، اس روز جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی، اس روز میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے ربّ کے نزدیک عزت والا ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں، اس دن ایک ہزار خادم میرے گرد چلتے ہوں گے گویا چھپا کر رکھے گئے موتی ہیں۔[2]

چاشت کے وقت مسکراہٹ نبوی:

﴿463﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۵۵، حدیث: ۱۲۸۲۴

2 ...دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ، ۵/ ۴۸۴

نے نمازِ فجر پڑھائی پھر بیٹھے رہے حتّٰی کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوب تبسم فرمایا، پھر اپنی جگہ ٹھہرے رہے حتّٰی کہ آپ نے ظہر، عصر اور مغرب ادا کی اور کسی سے کلام نہ فرمایا یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی پڑھ لی، پھر کھڑے ہوئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے عرض کی: آپ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیوں نہیں کرتے کہ معاملہ کیا ہے کیونکہ آج انہوں نے ایسا معاملہ کیا ہے جو اس سے پہلے نہیں کیا۔ چنانچہ انہوں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جب عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! دنیا و آخرت کے ہونے والے معاملات مجھ پر پیش کئے گئے ہیں، سب اگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، لوگوں کی امیدیں دم توڑ جائیں گی حتّٰی کہ وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے، پسینہ انہیں لگام دینے کی حد تک پہنچ چکا ہو گا، وہ عرض کریں گے: اے آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ پاک نے آپ کو منتخب فرمایا، آپ اپنے ربّ کریم کے یہاں ہماری شفاعت کر دیں۔ وہ فرمائیں گے: جس طرح تم آزمائش میں ہو یونہی میں بھی ہوں تم لوگ میرے بعد اپنے باپ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ کہ (فرمان باری تعالیٰ ہے:)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (پ۳، اٰل عمران: ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے چُن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے۔

لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ اپنے ربّ کریم کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ اللہ پاک نے آپ کو منتخب فرمایا ہے، آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور زمین پر بسنے والے کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑا۔ وہ فرمائیں گے: آج میرا یہ مقام نہیں ہے، تم لوگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ کہ بلاشبہ اللہ کریم نے انہیں اپنا خلیل بنایا ہے، لوگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے حضور حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے: یہ کام مجھ سے نہ ہو سکے گا، تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ کہ ربِّ کریم نے ان سے کلام فرمایا ہے، لوگوں کی عرض سن کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی فرمائیں گے: یہ کام مجھ سے نہ ہو گا۔ ہاں! تم حضرت عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ، وہ نابینا اور برص والوں کو اچھا کرتے اور بحکم الٰہی مردوں کو زندہ کرتے تھے، آخر کار حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی ان کی عرض سن کر فرمائیں گے: آج میرا یہ مقام نہیں، ہاں! تم اولادِ

آدم کے سردار کے پاس چلے جاؤ کہ بروزِ قیامت سب سے پہلے انہی کے لیے زمین کھلی ہے، تم حضرت محمد مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہارے ربّ کریم کے حضور تمہاری شفاعت کریں گے۔

چنانچہ لوگ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ادھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوں گے، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تم انہیں شفاعت کرنے کا مژدہ سنا دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لے کر چلیں گے تو آپ بارگاہِ الٰہی میں ایک ہفتہ کی مقدار سجدہ کریں گے، پھر اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھا لو، عرض کرو سنی جائے گی اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پس آپ سر اٹھا کر ربّ کریم کا دیدار کریں گے اور دوبارہ ایک ہفتہ کی مقدار اللہ پاک کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے، پھر اللہ کریم فرمائے گا: اے پیارے! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو سنی جائے گی اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سر اٹھا کر اپنے ربِّ کریم کا دیدار کرتے ہی پھر سے سجدے میں جانے لگیں گے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ کو بازوؤں سے تھام لیں گے، پھر اللہ پاک آپ پر ایسی دعائیں ظاہر فرمائے گا کہ کبھی کسی بشر پر ظاہر نہ فرمائی تھیں۔ چنانچہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرض کریں گے: اے میرے ربّ! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا مجھے اس پر کچھ فخر نہیں، بروزِ قیامت سب سے پہلے مجھ پر سے زمین شق ہوئی اس پر بھی کوئی فخر نہیں۔

رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پھر مجھے میرا حوض عطا کیا جائے گا جو مقام صَنْعاء اور اَیلا کی درمیانی مسافت سے بھی بڑا ہے۔ پھر فرمایا جائے گا: صدیقین کو بلاؤ! پھر صدیقین آئیں گے اور شفاعت کریں گے، پھر فرمایا جائے گا: انبیا کو بلاؤ! پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائیں گے، کسی نبی کے ساتھ لوگوں کی ایک جماعت ہوگی، کسی نبی کے ساتھ پانچ یا چھ افراد، کسی نبی کے ساتھ کوئی ایک بھی نہ ہوگا، پھر فرمایا جائے گا: شہیدوں کو بلاؤ! پھر شہید آکر جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے، جب شہدا شفاعت کر چکے ہوں گے تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن (سب سے بڑھ کر مہربان) ہوں، انہیں بھی جنت میں داخل کر دو جنہوں نے کبھی بھی میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو داخلِ جنت کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ کریم فرمائے گا: جہنم میں دیکھو! کیا تم وہاں کسی ایسے کو پاتے ہو جس نے کبھی ایک نیکی بھی کی ہو؟ تو فرشتے جہنم

میں ایک شخص کو ایسا پائیں گے اور اس سے پوچھیں گے: کیا تو نے کبھی کوئی ایک نیکی بھی کی تھی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں! بس اتنا ہے کہ میں خرید و فروخت میں لوگوں سے نرمی کیا کرتا تھا۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کے ساتھ نرمی کرو جیسے یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کرتا تھا۔ پھر فرشتے جہنم سے ایک اور شخص کو نکالیں گے اور اس سے پوچھیں گے: کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں! بس بات اتنی ہے کہ میں نے اپنی اولاد کو حکم دیا تھا جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا پھر میری راکھ کو پیسنا حتّٰی کہ جب وہ سُرمے کی مثل ہو جائے تو میری اس راکھ کو سمندر کی طرف لے جا کر ہوا میں بکھیر دینا، بخدا! **اللہ** ربُّ العالمین مجھے عذاب نہ دے گا۔ **اللہ** پاک فرمائے گا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کی وجہ سے۔ **اللہ** کریم ارشاد فرمائے گا: اس عظیم سلطنت کی طرف دیکھ تیرے لیے اس جیسی سلطنت اور اس جیسی 10 اور سلطنتیں ہیں۔ تو یہ سن کر وہ بندہ عرض کرے گا: تو مجھ سے کیوں مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہِ حقیقی ہے؟ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چاشت کے وقت میں اسی بات پر مسکرایا تھا۔[1]

﴿464﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمانِ باری تعالیٰ:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾	ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔
(پ۱۵، بنی اسراءیل: ۷۹)	

کی تفسیر میں فرمایا: یہی وہ مقام ہے جس میں کھڑے ہو کر میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔[2]

جنتی دروازے کی چوڑائی:

﴿465﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گوشت پیش کیا گیا اور دستی آپ کی نذر کی گئی کیونکہ آپ دستی پسند فرماتے تھے، آپ نے دانتوں کے ذریعے اس سے گوشت نوچ کر تناول فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہو گا؟ **اللہ** پاک اوّلین و آخرین کو ایک زمین میں جمع کرے گا، وہ سب ایک پکارنے والے کو سنیں گے اور

[1]... ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض والشفاعة، ۸/۱۳۴، حدیث: ۶۴۴۲

[2]... مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۴۴۳، حدیث: ۹۶۹۰

سب کو ایک ساتھ دیکھا جائے گا، سورج قریب ہو جائے گا، لوگوں کو ایسا غم اور کرب ہو گا کہ وہ اسے برداشت نہ کر سکیں گے، لوگ آپس میں کہیں گے: کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھ رہے؟ دیکھو کیسی مصیبت میں پھنسے ہو؟ کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو ربّ تعالیٰ کے حضور شفاعت کرے۔ کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے: تم حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ

لوگ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ کریم نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی طرف کی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کریں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: آج میرے ربّ نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے گا، اس نے مجھے درخت سے منع کیا تھا، میں اس کے حکم پر عمل کرنا بھول گیا، نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ مجھے اپنی ہی جان کی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے نوح عَلَیْہِ السَّلَام! آپ زمین والوں کی طرف پہلے رسول ہیں، اللہ پاک نے آپ کو بہت شکر گزار بندہ فرمایا ہے، لہٰذا آپ اپنے ربِّ کریم کے حضور ہماری شفاعت کر دیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کیسی آفت میں ہیں، ہمارا کیا حال ہو چکا ہے؟ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: میرے ربّ نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کبھی کرے گا، میرے لیے ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر دی تھی، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں اس کے خلیل ہیں، کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے ہیں؟ آپ ارشاد فرمائیں گے: آج میرے ربّ کریم نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے گا، آپ اپنی تین باتیں ذکر کریں گے جنہیں لوگوں نے خلافِ واقع سمجھا تھا، پھر فرمائیں گے: مجھے اپنی جان کا خوف ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر عرض کریں گے: اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! اللہ پاک نے آپ کو رسالت اور کلام سے مشرف فرما کر دیگر لوگوں پر فضیلت دی ہے، آپ اپنے ربّ کریم کے یہاں ہماری شفاعت کر دیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کیسی آفت میں ہیں اور ہمارا کیا حال ہو چکا ہے؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: آج میرے ربّ نے ایسا جلال فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے گا۔ مجھ سے ایک جان قتل ہو گئی تھی حالانکہ مجھے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا گیا تھا، مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر عرض کریں گے: اے عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! آپ اللہ پاک کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے حضرت بی بی مریم کی طرف القا فرمایا، آپ اس کی طرف کی خاص روح ہیں اور آپ نے جھولے میں لوگوں سے کلام فرمایا، آپ اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کریں، کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس آفت میں ہیں اور ہماری کیا حالت ہو چکی ہے؟ اور کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس حال کو پہنچے ہوئے ہیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں سے فرمائیں گے: آج میرے ربّ نے ایسا غضب فرمایا کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا اور نہ آئندہ کبھی کرے گا، آپ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے اور فرمائیں گے: مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس چلے جاؤ۔

لوگوں کی بارگاہِ رسالت میں حاضری:

ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: لوگ میرے حضور حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اللہ پاک کے رسول ہیں اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں، اللہ کریم نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے، آپ اپنے ربّ کریم کے پاس ہماری شفاعت کریں، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی اور ہم کس مصیبت میں پھنسے ہیں؟ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پھر میں کھڑا ہوں گا اور عرش کے نیچے آکر اپنے ربّ کریم کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ پاک مجھ پر مزید کرم کرتے ہوئے ایسی بہترین ثناء و توصیف الہام کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر نہ کی گئی ہو گی۔ پھر فرمایا جائے گا: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ کی امت کے جن لوگوں پر حساب نہیں انہیں

جنت کے دائیں دروازے سے داخلِ جنت کر دو۔ یہ لوگ اس کے علاوہ دیگر دروازوں سے داخل ہونے میں بھی لوگوں کے شریک ہوں گے۔ پھر حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا فرمایا: جتنا مکہ اور بُصرٰی کے درمیان فاصلہ ہے۔[1]

﴿466﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں بروز قیامت اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہو گی، میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہو گی۔[2]

شفاعتِ کبریٰ کا منظر:

﴿467﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک مخصوص دعا تھی جسے وہ دنیا میں کر چکے جبکہ میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لیے بچا رکھی ہے، میں بروزِ قیامت اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے میں اپنی قبر سے نکلوں گا مگر کچھ فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہو گا مگر مجھے کوئی فخر نہیں، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی تمام اولاد میرے جھنڈے تلے ہو گی اور مجھے اس پر فخر نہیں، قیامت کا دن لوگوں پر طویل ہو گا تو وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: ہمیں ابو البشر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس لے چلو کہ وہ ہمارے ربّ تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت کریں تاکہ اللہ پاک ہمارا فیصلہ کر دے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا، مجھے لغزش پر جنت سے الگ کیا گیا، آج مجھے اپنی ہی جان کی فکر ہے، ہاں! تم حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ، وہ انبیائے کرام کی ابتدا میں ہیں۔

لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! آپ ہمارے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا، میں

---

[1]... بخاری، کتاب التفسیر، باب ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبدا شکورا، ۳/ ۲۶۰، حدیث: ۴۷۱۲

[2]... مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق، ص ۹۶۲، حدیث: ۵۹۴۰

نے ایک دعا کی جس کے سبب اہل زمین ڈبو دیئے گئے اور مجھے آج اپنی ہی جان کی فکر ہے، ہاں! تم حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰه عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ ہمارے ربّ کریم کے پاس ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا، میں نے اسلام میں تین باتیں کیں جنہیں لوگوں نے خلافِ واقع سمجھا۔ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: بخدا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ان تین باتوں سے خدا کے دین کا دفاع کیا تھا اور وہ آپ کے یہ اقوال ہیں۔(۱)...اِنِّیْ سَقِیْمٌ (میں بیمار ہونے والا ہوں)(۲)...فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا یَنْطِقُوْنَ (تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں)اور(۳)...بادشاہ کے دربار میں آپ نے اپنی زوجہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ ''اُخْتِیْ'' یہ میری (دینی) بہن ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں سے فرمائیں گے: آج مجھے اپنی ہی جان کی فکر ہے، ہاں! تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اس چلے جاؤ، اللّٰه کریم نے انہیں اپنی رسالت اور کلام سے مشرف فرمایا ہے۔

لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ کو اللّٰه پاک نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے منتخب فرمایا، آپ اپنے رب کریم سے ہماری شفاعت کر دیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ آپ فرمائیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا، مجھ سے بغیر کسی جان کے بدلے ایک جان قتل ہو گئی تھی اور آج مجھے اپنی ہی فکر ہے، ہاں! تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ! وہ اللّٰه کریم کی طرف کی خاص روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسی عَلَیْہِ السَّلَام کے حضور آکر عرض کریں گے: آپ ربّ کریم کے یہاں ہمارے شفاعت کر دیجئے تا کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ آپ فرمائیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا، اللّٰه پاک کو چھوڑ کر مجھے خدا بنا لیا گیا تھا، میں آج اپنی ہی جان کی فکر میں ہوں۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ مُہر لگے ہوئے برتن میں کوئی سامان ہو تو کیا اندر کی چیز مہر کھولے بغیر مل سکتی ہے؟ لوگ عرض کریں گے: نہیں۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: اسی طرح حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیا کے خاتم ہیں اور آج وہ یہاں موجود ہیں، اللّٰه کریم نے ان کے سبب ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے۔

دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پھر لوگ میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمارے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ میں کہوں

گا: اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا میں شفاعت کے لیے ہوں، میں شفاعت کے لیے ہوں، یہاں تک کہ اللہ پاک جس کو چاہے گا اور جس سے راضی ہو گا اسے شفاعت کا اذن دے دے گا، پھر جب اللہ کریم اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمانا چاہے گا تو ایک منادی پکارے گا: احمد مجتبیٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی امت کہاں ہے؟ پس ہم آخری ہونے کے باوجود اول ہوں گے، ہم امتوں میں تو آخری اُمت ہیں لیکن حساب میں سب سے پہلے ہوں گے، دیگر امتیں ہمارے لیے راستہ کشادہ کر دیں گی، پھر ہم اس شان سے چلیں گے کہ وضو کے آثار سے ہمارے چہرے روشن و تاباں اور دیگر اعضا چمکتے ہوں گے، دیگر امتیں کہیں گی: قریب تھا کہ یہ تمام کی تمام امت انبیا ہو جاتے۔

پھر ہم جنت کے دروازے پر آئیں گے، میں جنتی دروازے کے کنڈے کو پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو پوچھا جائے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں۔ پھر میرے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ میں اپنے ربّ کریم کے حضور اس کی کرسی کے پاس آؤں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ پاک کی ایسی حمد کروں گا جو نہ تو مجھ سے پہلے کبھی کسی نے کی ہو گی اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا، پھر فرمایا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو! عطا کیا جائے گا، کہو! تمہاری سنی جائے گی اور شفاعت کرو! قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری امت، میری امت۔ اللہ کریم فرمائے گا: جس کے دل میں تھوڑی سی بھی بھلائی ہو اسے جہنم سے نکال لو۔ پھر میں واپس پلٹ کر آؤں گا اور سجدہ ریز ہو کر پہلے کی طرح حمد کروں گا۔ فرمایا جائے گا: اپنے سر کو اٹھا لو اور کہو! تمہاری سنی جائے گی، مانگو! عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو! قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری امت، میری امت۔ ربّ کریم ارشاد فرمائے گا: جس کے دل میں اتنی اتنی بلکہ اس سے بھی کم نیکی ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔[1]

ایک وضاحت:

علمائے کرام بیان فرماتے ہیں: وہ تین باتیں جن کا صدور حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ہوا وہ توریہ تھا، ان میں کچھ بھی جھوٹ نہیں تھا، وہ صرف ظاہری باعتبار سے خلاف واقع لگتا تھا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اس پر بھی خائف ہوں گے کیونکہ جو شخص اللہ پاک کی جتنی زیادہ معرفت رکھتا اور اُس کا جتنا مقرب ہوتا

---

[1] ...مسند احمد، مسند عبد اللہ ابن عباس، ۱/ ۶۰۳، حدیث: ۲۵۴۶

ہے وہ اللہ کریم سے اتنا ہی زیادہ ڈرتا ہے۔

میدانِ محشر میں فکرِ اُمت:

﴿468﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے لیے سونے کے منبر ہوں گے وہ ان پر بیٹھ جائیں گے جبکہ میں اپنے منبر پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں سیدھا کھڑا رہوں گا اس خوف سے کہ کہیں اللہ پاک مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے پیچھے رہ جائے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری امت، میری امت۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے محمد! تم کیا چاہتے ہو، میں تمہاری امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! تو ان کا حساب جلدی لے لے۔ چنانچہ انہیں بلا کر ان کا حساب لیا جائے گا تو ان میں سے کچھ ربِّ کریم کی رحمت کے سبب اور کچھ میری شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے، میں شفاعت کرتا رہوں گا حتّٰی کہ مجھے ان لوگوں کے نام کا رجسٹر دے دیا جائے گا جنہیں جہنم میں بھیجا گیا ہو گا، پھر میں داروغۂ جہنم حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤں گا تو وہ عرض کریں گے: یا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اپنی امت میں سے کسی کو بھی اللہ پاک کے غضب کے لیے جہنم میں نہیں چھوڑا۔[1]

عرضِ شفاعت کی انتہا:

﴿469﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: بلاشبہ قیامت کے دن لوگ گھٹنوں کے بل ہوں گے، ہر امت اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیچھے ہو گی، لوگ کہیں گے: اے فلاں! آپ ہماری شفاعت کریں، اے فلاں! آپ ہماری شفاعت کریں۔ حتّٰی کہ عرضِ شفاعت کی انتہا رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہو گی، یہ وہ دن ہو گا جب اللہ کریم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔[2]

سارے اہلِ محشر تعریف کریں گے:

﴿470﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

---

1 ...مستدرک، کتاب الایمان، باب للانبیاء منابر من ذھب، ۱/ ۲۴۲، حدیث: ۲۲۸

2 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا، ۳/ ۲۶۲، حدیث: ۴۷۱۸

ارشاد فرماتے سنا: یقیناً قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہو گا کہ پسینہ لوگوں کے آدھے کان تک پہنچ جائے گا، وہ اسی حالت میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے مدد مانگیں گے تو وہ فرمائیں گے: مجھے اس (شفاعتِ کبریٰ) کا اختیار نہیں! پھر وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے اِستِغاثہ کریں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے۔ پھر لوگ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مدد طلب کریں گے تو آپ شفاعت کریں گے۔ تب ربِّ کریم مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے ہوئے جنت تک آئیں گے اور جنت کے دروازے کا کنڈہ پکڑلیں گے، اس روز اللہ پاک رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مقامِ محمود پر معبوث فرمائے گا اور سارے اہلِ محشر آپ کی تعریف و توصیف کریں گے۔[1]

پل صراط کا منظر اور دعائے نبوی:

﴿471﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومن کھڑے ہوں گے حتّٰی کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی، لوگ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر عرض کریں گے: اے ہمارے باپ! ہمارے لیے جنت کھلوا دیجئے۔ وہ فرمائیں گے: تمہیں جنت سے تمہارے باپ آدم کی لغزش ہی نے نکالا تھا، یہ میرا منصب نہیں ہے، تم حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر نہیں ہوں، میں خلیل ہوں مگر میرا مرتبہ یہ نہیں، تم اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ! ان کو اللہ کریم نے اپنے کلام سے شرف بخشا ہے، لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچیں گے آپ فرمائیں گے: میرا یہ مقام نہیں ہے، تم لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ! وہ ربِّ کریم کی طرف کی خاص روح اور کلمہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: یہ میرا منصب نہیں ہے۔ پھر لوگ حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہو جائیں گے تو آپ کو اذن دیا جائے گا اور آپ کے ساتھ امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا، وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے پھر تم میں سے پہلا گروہ پل صراط سے بجلی کی

---

[1]... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب من سال الناس تکثرا، ۱/ ۴۹۸، حدیث: ۱۴۷۵

طرح گزر جائے گا، دوسرا گروہ ہوا کی مانند اور پھر کوئی پرندہ کی طرح گزر جائے گا، لوگ بندھے ہوں گے، انہیں ان کے نیک اعمال چلا رہے ہوں گے اور تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے کہتے ہوں گے: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے میرے ربّ! سلامتی سے گزار دے! سلامتی سے پار لگا دے! حتّٰی کہ لوگوں کے اعمال انہیں آگے بڑھانے سے عاجز آجائیں گے اور ایسا شخص بھی آئے گا جو بس گھسٹ کر چل سکتا ہو گا، پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے ہوں گے جو ان لوگوں کو پکڑنے پر مامور ہوں گے جن کے بارے میں انہیں حکم ہو گا پس جسے خراش لگی وہ نجات پا جائے گا اور جو کٹ گیا وہ جہنم میں گر پڑے گا۔[1]

ایک ضروری وضاحت:

حضرت امام نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرمان کا معنٰی یہ ہے کہ میں مقام قرب و رہنمائی میں ایسا نہیں جیسا کہ رَبّ کے محبوب کا رتبہ ہے۔ صاحب تحریر نے فرمایا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے تمام اقوال بطور تواضع ہیں گویا آپ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ انہیں جو فضیلت ملی ہے وہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے واسطے سے ملی ہے، بخلاف حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے کیونکہ اللہ پاک نے ان سے بلاواسطہ کلام فرمایا اور یونہی رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلاواسطہ دیدار اور کلام دونوں سے مشرف فرمایا۔

محشر میں ثنائے باری تعالیٰ:

﴿472﴾... حضرت سیّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم لوگوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا اور کوئی جان کلام نہیں کرے گی، سب سے پہلے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام کریں گے، وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور شر تیری بارگاہ کی طرف نہیں بڑھ سکتا اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو تو نے راہ دکھائی اور تیرا بندہ تیری ہی اجازت سے تیری بارگاہ میں حاضر ہے! تجھی سے عرض ہے اور تیری ہی طرف رجوع ہے، تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ کوئی نجات دینے والا، تو بڑی برکت والا ہے اور بلند و بالا ہے، اے کعبہ کے ربّ! تجھے پاکی ہے۔ پس اس وقت رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شفاعت کریں گے، یہ فرمان اسی متعلق ہے:

[1]... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا، ص ۱۰۶، حدیث: ۴۸۲

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا(۷۹) (پ۱۵، بنی اسرآءیل: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔[1]

اپنے پیروکاروں سے شیطان کی بیزاری:

﴿473﴾... سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب اللہ پاک اگلوں اور پچھلوں کو جمع فرماکر ان کے درمیان فیصلہ فرمادے گا تو مسلمان کہیں گے: ہمارا فیصلہ ہو چکا ہے اب ہمیں کوئی ایسا تلاش کرنا چاہیے جو ہمارے ربّ کریم کے حضور ہماری شفاعت کردے، چلو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس چلتے ہیں کہ وہ ہمارے باپ ہیں، اللہ کریم نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور ان سے کلام فرمایا ہے۔ مسلمان ان کے پاس حاضر ہوں گے اور ان سے گزارش کریں گے تو وہ فرمائیں گے: تمہیں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جانا چاہیے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام ان کی رہنمائی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف کریں گے، لوگ اُن کے پاس آئیں گے تو وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف بھیج دیں گے، لوگ اُن کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف رہنمائی کریں گے۔ لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں تمہاری رہنمائی نبی اُمّی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کرتا ہوں۔

دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پھر لوگ میرے پاس حاضر ہوں گے تو اللہ پاک مجھے کھڑے ہونے کی اجازت دے گا، میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو اس سے پہلے کبھی کسی نے نہ سونگھی ہوگی یہاں تک کہ میں اپنے ربّ کریم کے پاس حاضر ہو جاؤں گا، وہ میری شفاعت کو قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک نور کردے گا۔ پھر کافر کہیں گے: ان کو تو مسلمانوں نے اپنی شفاعت کے لیے پالیا، ہماری شفاعت کون کرے گا؟ پھر کہیں گے: ابلیس کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسی نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ ابلیس کے پاس آئیں گے تو ابلیس کھڑا ہو گا، اس کے کھڑے ہوتے ہی ایسی بدبو پھیلے گی جو اس سے پہلے کسی نے نہ سونگھی ہوگی، پھر شیطان ان کے ساتھ جہنم کی طرف آئے گا اور اس وقت کہے گا:

(جسے اللہ کریم نے قرآن پاک میں یوں بیان کیا:)

---

[1]...مسند بزار، مسند حذیفۃ بن یمان، ۷/ ۳۲۹، حدیث: ۲۹۲۶

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

(پ۱۳، ابراھیم: ۲۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا مگر یہی کہ میں نے تم کو بلایا تم نے میری مان لی تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو! خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکوں وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔[1]

سارے نبی "لِواءُ الْحمد" کے نیچے:

﴿474﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے روایت کیا کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا، میرے ہی ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہو گا، اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں، اس دن حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہو گا، سب سے پہلے میں اپنی قبرِ اَطہَر سے باہر آؤں گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ لوگ تین طرح کی گھبراہٹوں میں مبتلا ہوں گے، وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر عرض کریں گے: آپ ہمارے باپ ہیں آپ اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کر دیں۔ وہ ارشاد فرمائیں گے: مجھ سے ایک لغزش ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مجھے زمین پر اُتار دیا گیا، تم حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں نے اہلِ زمین کے خلاف ایک دعا کی تو سب ہلاک کر دیئے گئے، تم لوگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: میں نے تین حیلے کیے تھے۔ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "ان تینوں میں سے ایک بھی جھوٹ نہیں تھا، انہوں نے یہ تین باتیں اللہ پاک کے دین کے دفاع میں کہیں تھیں۔" حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

[1] ...معجم کبیر، ۱۷/ ۳۲۰، حدیث: ۸۸۷

کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: مجھ سے بلاارادہ ایک جان قتل ہوگئی تھی، تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: اللہ کریم کو چھوڑ کر مجھے پوجا گیا، تم حضرت سیّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ لوگ میرے پاس حاضر ہوں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا اور جنت کے دروازے کا کنڈہ پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پھر میرے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا، فرشتے مجھے خوش آمدید کہیں گے اور میں ربِّ کریم کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ پاک مجھے اپنی حمد و ثنا الہام فرمائے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: اپنے سر کو اٹھالو اور مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو! قبول کی جائے گی اور عرض کرو! تمہاری بات سنی جائے گی۔ (نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں ربِّ کریم نے فرمایا:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔[1]

ایک بات کی وضاحت:

حضرت سیّدُنا علامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان کہ "لوگ تین گھبراہٹوں میں مبتلا ہوں گے" حقیقی علم تو اللہ ہی پاس ہے البتہ ان میں سے ایک گھبراہٹ تو اس وقت طاری ہوگی جب جہنم کو لگاموں سے کھینچ کر لایا جائے گا تو وہ مخلوق کو دیکھتے ہی جوش مارے گی اور چنگھاڑے گا۔

﴿475﴾... حضرت سیّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں: بروزِ قیامت سورج کی حرارت میں 10 سال کی گرمی کا اضافہ کردیا جائے گا، پھر اسے لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب کردیا جائے گا، پھر آپ نے یہ حدیث پاک ذکر کی کہ لوگ رَسُولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یَا نَبِیَّ اللہ! آپ ہی کے ہاتھ پر اللہ پاک نے فتح رکھی اور آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کی مغفرت فرمادی، آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں، حضور! اپنے ربّ کی جناب میں ہماری شفاعت کر دیجئے۔ ربّ

[1] ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ۱۸، ۵/ ۹۹، حدیث: ۳۱۵۹

کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: میں تمہاری مدد کروں گا۔ آپ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچیں گے، پھر بابِ جنت کے سونے کے کنڈے کو پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے، سوال ہو گا: آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمائیں گے: محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔ آپ کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا حتّٰی کہ آپ اللہ کریم کی جناب میں حاضر ہو کر سجدہ ریز ہو جائیں گے، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اپنا سر اٹھالو اور مانگو! دیا جائے گا، شفاعت کرو! شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس یہی مقامِ محمود ہے۔[1]

سورج دو کمانوں کی دوری پر:

﴿476﴾... حضرت سیِّدُنا امام ابن ابی شیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مذکورہ حدیث پاک کو مکمل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: بروزِ قیامت سورج کی گرمی میں دس سال کی گرمی کا اضافہ کر دیا جائے گا پھر سورج کو لوگوں کی کھوپڑیوں سے قریب کر دیا جائے گا حتّٰی کہ وہ دو کمانوں برابر قریب ہو جائے گا، لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ ان کے قد برابر زمین پر بہے گا پھر بلند ہو گا حتی کہ آدمی کے حلق تک پہنچ جائے گا، آدمی کے منہ سے ”غِق، غِق“ کی آوازیں آنے لگیں گی، جب لوگ دیکھیں گے کہ ہم کس عذاب میں مبتلا ہیں تو ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس مصیبت میں پھنسے ہو، اپنے باپ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے ربّ کے حضور تمہاری شفاعت کریں، لوگ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے باپ! آپ کو اللہ کریم نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور آپ میں اپنی طرف کی خاص روح پھونکی اور آپ کو اپنی جنت میں رکھا، آپ ہمارے ربّ کے یہاں ہماری شفاعت کر دیجئے، آپ دیکھ تو رہے ہیں ہم کس آفت میں ہیں۔ آپ ارشاد فرمائیں گے: یہ میرا مقام نہیں ہے۔ لوگ عرض کریں گے: پھر آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: تم ربِّ کریم کے شکر گزار بندے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: یَانَبِیَّ اللہ! آپ کو اللہ پاک نے شکر گزار بندہ بنایا ہے، آپ ہمارا حال تو ملاحظہ فرما رہے ہیں، آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کر دیجئے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: یہ میرا مقام نہیں۔ لوگ عرض کریں گے: پھر ہم کس کے پاس جائیں؟ آپ

---

[1]... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، ۷/ ۴۱۶، حدیث: ۳۷

فرمائیں گے: تم حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کی خدمت میں پہنچیں گے اور عرض کریں گے: اے رحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ کے دوست! آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت میں ہیں، آپ اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کر دیجئے۔ آپ فرمائیں گے: یہ مرتبہ میرا نہیں ہے۔ لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ فرمائیں گے: تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ اللہ کریم نے انہیں اپنی رسالت اور بلاواسطہ کلام کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں، آپ اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کر دیجئے، آپ فرمائیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا۔ لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ فرمائیں گے: تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، وہ اللہ پاک کا کلمہ اور اس کی طرف کی روح ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر عرض کریں گے: اے کَلِمَۃُ اللہ! اے رُوْحُ اللہ! آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں آپ اپنے ربّ کے یہاں ہماری شفاعت کر دیجئے۔ تو آپ فرمائیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا۔ لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: تم اس عظیم الشان بندے حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس چلے جاؤ جن کے ہاتھ پر ربِّ کریم نے فتح رکھی ہے اور جن کے سبب اللہ پاک نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے ہیں، آج کے دن وہی امن کی حالت میں تشریف فرما ہیں۔

پھر لوگ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یَانَبِیَّ اللہ! آپ ہی ہیں جن کے ہاتھ پر اللہ کریم نے فتح رکھی ہے اور آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا ہے، ہم جس مصیبت میں پھنسے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے، اپنے ربِّ کریم سے ہماری شفاعت کر دیجئے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمائیں گے: میں تمہاری مدد کروں گا۔ آپ لوگوں کے ہجوم سے نکلتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے اور اس کے سونے سے بنے کُنڈے کو پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے، سوال ہو گا: آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمائیں گے: محمد ہوں۔ چنانچہ آپ کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور آپ اللہ پاک کی جناب میں کھڑے ہوں گے اور سجدہ کرنے کی اجازت مانگیں گے، آپ کو اجازت دے دی جائے گی، آپ

سجدہ ریز ہو جائیں گے تو اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور مانگیے! دیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور دعا کیجئے، قبول کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا سر اٹھا کر دو یا تین بار عرض کریں گے: میری امت! میری امت! چنانچہ ان لوگوں کے حق میں آپ کی شفاعت قبول کر لی جائے گی جن کے دلوں میں گندم کے دانے یا جو کے دانے یا رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو گا، پس یہی مقامِ محمود ہے۔[1]

﴿477﴾... سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو میں انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور صاحبِ شفاعت ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔[2]

ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی:

﴿478﴾... حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے اُبَیّ! میری طرف پیغام بھیجا گیا کہ میں قرآن کو ایک حرف (لغت) پر پڑھوں، میں نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی کہ میری امت پر آسانی فرما۔ دوسری بار جواب آیا کہ قرآن کو دو حروف (یعنی لغتوں) پر پڑھو۔ میں نے پھر سے عرض کی: میری اُمَّت پر آسانی فرما۔ تیسری بار حکم آیا کہ قرآن کو سات حروف (لغات) پر پڑھو اور جتنی بار امت کی آسانی کے لیے عرض کی ہے اتنی ہی دعائیں مانگو لو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ! میری امت کو بخش دے! اے اللہ! میری امت کو بخش دے! اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے مؤخّر کر رکھا ہے جس دن تمام مخلوق حتّٰی کہ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی میری پناہ پانے کے لیے میری طرف رغبت کریں گے۔[3]

حوضِ کوثر کا پانی کیسا ہے؟

﴿479﴾... حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے روایت کیا کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک بروزِ قیامت مجھے اپنی معرفت عطا کرے گا تو میں ایسا سجدہ کروں گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا اور اس کی ایسی حمد کروں گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا، پھر وہ مجھے کلام کرنے کی اجازت عطا فرمائے

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالٰی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، ۷/ ۴۱۲، حدیث: ۳۷

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب ۲، ۵/ ۳۵۲، حدیث: ۳۶۳۰، عن انس بن مالک

3 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان ان القرآن علی سبعۃ احرف وبیان معناہ، ص۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴

گا، پھر میری امت جہنم پر بنے پل سے گزرے گی، بعض لوگ پلک جھپکنے اور تیر کے کمان سے نکلنے سے بھی زیادہ تیزی سے گزر جائیں گے، بعض عمدہ گھوڑوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ گزریں گے حتّٰی کہ ایک شخص سرین کے بل گھسٹتا ہوا پل سے گزرے گا اور یہ گزرنا اعمال کے مطابق ہوگا جبکہ جہنم اپنے اندر مزید افراد ڈالنے کا مطالبہ کر رہا ہوگا، حتّٰی کہ اللہ کریم (اپنی شان کے مطابق) اپنا قدم اس میں رکھے گا تو اس کا بعض حصہ دیگر بعض سے مل جائے گا اور جہنم عرض کرے گا: بس! بس۔ اس وقت میں حوض پر موجود ہوں گا۔ عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حوض کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اس کی خوشبو مشک سے بڑھ پاکیزہ اور اس کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہیں، جو بھی شخص اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا اور نہ وہ (دوبارہ) پیاس بجھانے کے لیے اس کی طرف پھرے گا، وہ ہمیشہ سیر اب رہے گا۔[1]

﴿480﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں اور مجھے کچھ فخر نہیں، قیامت کے دن ہر ایک میرے جھنڈے تلے کشادگی کا منتظر ہوگا، بلاشبہ حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا، میں چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے حتّٰی کہ میں جنت کے دروازے پر آکر اس کو کھلوانا چاہوں گا تو پوچھا جائے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد ہوں۔ کہا جائے گا: حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش آمدید! جب میں اپنے ربّ کا دیدار کروں گا تو اس کو دیکھتا ہوا اسے سجدہ کروں گا۔[2]

محشر میں حضور کا سبز لباس:

﴿481﴾... حضرت سیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو میں اور میری امت اس دن ایک ٹیلے پر ہوں گے، میرا ربّ مجھے سبز رنگ کا حُلّہ پہنائے گا، پھر مجھے اِذن دے گا تو میں اس کی ایسی ثنا کروں گا جیسی اللہ چاہے گا، پس یہی

1... المطالب العالیۃ لابن حجر، کتاب الفتوح، باب الشفاعۃ، ۸/ ۶۹۲، حدیث: ۴۵۵۷

2... مستدرک، کتاب الایمان، باب لواء الحمد یوم القیامۃ معہ، ۱/ ۱۸۷، حدیث: ۹۰

مقامِ محمود ہے۔[1]

﴿482﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں، میں خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ہوں مگر مجھے اس پر کوئی فخر نہیں، میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور مجھے اس پر بھی کوئی فخر نہیں۔[2]

﴿483﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، سب سے پہلے میں اپنی قبر سے باہر آؤں گا، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے نیچے جتنے ہیں سب میرے جھنڈے تلے ہوں گے، مجھے اس پر بھی کوئی فخر نہیں۔[3]

احادیث شفاعت کے متعلق چند وضاحتیں:

پہلی وضاحت: حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب "اَلدُّرَّۃُ الْفَاخِرَۃ فِیْ کَشْفِ عُلُوْمِ الْاٰخِرَۃ" میں ذکر کیا کہ اہلِ محشر حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہوں گے اور ان دو حاضریوں کے درمیان ہزار سال کی مدت ہوگی، یونہی ہر دو نبیوں کے پاس حاضری کی درمیانی مدت ہزار سال ہوگی۔

حافظ الحدیث امام ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شرح بخاری میں فرمایا: میں اس قول کی اصل پر مطلع نہیں ہوسکا اور حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی اس کتاب میں باکثرت ایسی احادیث ذکر کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے لہٰذا ان میں سے کسی پر فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔

دوسری وضاحت: قاضی القُضَاۃ (چیف جسٹس) علامہ جلال الدین بُلقینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ بروزِ

---

1 ...مستدرک، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۳۴۳۵

2 ...دارمی، المقدمۃ، باب ما اعطی النبی من الفضل، ۱/ ۴۰، حدیث: ۴۹

3 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق، ص ۹۶۲، حدیث: ۵۹۴۰، عن ابی ہریرۃ

ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ۵/ ۹۹، حدیث: ۳۱۵۹، عن ابی سعید

قیامت رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ربّ کرم کی بار گاہ میں جو سجدے کریں گے وہ بحالت وضو ہوں گے یا نہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ جواب دیا: ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بعدِ وصال جو غسل دیا گیا تھا آپ بدستور اس کی طہارت پر ہوں گے کیونکہ آپ مردہ نہیں بلکہ اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طہارت کو توڑنے والا کوئی بھی عارضہ نہیں۔

ماقبل سوال کا یہ جواب بھی دیا جاسکتا ہے کہ آخرت دارِ تکلیف نہیں (یعنی وہاں دنیاوی احکامِ شرع لازم نہیں ہوں گے) لہٰذا سجدہ کرنے کے لیے وضو بھی ضروری نہیں ہو گا۔

تیسری وضاحت: ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کل بروزِ قیامت رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** پاک کی جو حمد کریں گے وہ کیا ہو گی؟

جواب: بخاری شریف کے بعض طرقِ حدیث میں ہے کہ ''**اللہ** کریم مجھے حمد کے ایسے کلمات الہام فرمائے گا جن پر ابھی مجھے قدرت نہیں، میں ان کلمات سے اس کی حمد بیان کروں گا۔''

چوتھی وضاحت: لوگ مذکورہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے حضور شفاعت کی درخواست لے کر حاضر ہوں گے دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پاس نہیں جائیں گے، اس اختصاص کی حکمت یہ ہے کہ یہ مذکورہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مشہور اور اصحابِ شریعت رسول ہیں، جن کی شریعت پر ایک طویل عرصہ تک عمل کیا گیا اس کے ساتھ ساتھ ان کو خاص کرنے میں یہ حکمت بھی ہے کہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام تمام انسانوں کے باپ ہیں، حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کے دوسرے باپ ہیں، حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ذاتِ گرامی وہ ہے جن کی ثناو توصیف پر تمام اہلِ اَدیان متفق ہیں اور آپ ابوالانبیا بھی ہیں اور حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے امتیوں کی تعداد سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے امتیوں کے بعد سب سے زیادہ ہے۔

پانچویں وضاحت: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہ میں براہِ راست حاضر ہونے کے بجائے لوگوں کو دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پاس حاضر ہونے کا الہام کیا جائے گا پہلی ہی مرتبہ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہونے کا الہام نہ ہو گا تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و فضیلت تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ ہے۔

حافظ الحدیث امام ابنِ حَجَر عَسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ کل قیامت میں وہ لوگ بھی شفاعت کا سوال کرنے والوں میں ہوں گے جنہوں نے یہ حدیث دنیا میں سنی ہوئی ہوگی اور جانتے ہوں گے کہ بابِ شفاعت کھلوانا دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا خاصہ ہے اس کے باجود کسی ایک کو بھی یہ حدیث یاد نہیں رہے گی گویا مذکورہ حکمت کے تحت اللہ پاک انہیں یہ حدیث بھلادے گا۔

حضرت سَیِّدُنا علامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ شفاعتِ عامّہ جس کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خاص کیا گیا، اس سے مراد وہ شفاعت ہے جس کا بیان اس فرمانِ مصطفٰے میں ہے کہ "ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے، ہر نبی اپنی وہ دعا کرچکا اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے پوشیدہ رکھا ہے۔" یہ شفاعت اہْلِ محشر کے لیے ہوگی تاکہ ان کا حساب جلد لیا جائے گا اور وہ میدانِ محشر کی گھبراہٹ وہولناکی سے نجات پاسکیں گے، یہ شفاعت رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاصہ ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی حدیث میں یوں ہے کہ "فرمایا جائے گا: اے محمد! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کردو جن پر حساب نہیں ہے" یہ اس بات کی دلیل ہے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کی عرض پر اہْلِ محشر کے جلد حساب کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے کیونکہ جب رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ حکم ہوگا کہ آپ کی امت کے جن لوگوں پر حساب نہیں انہیں جنت میں داخل کردو تو یقیناً آپ کی امت اور دیگر امتوں کے جن لوگوں پر حساب ہوگا ان کا حساب شروع ہوچکا ہوگا۔ لوگوں کا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں شفاعت کی عرض کرنے کے لیے آنا انہیں اللہ کریم کی جانب سے اِلہام ہوگا اور یہ الہام اس لیے ہوگا تاکہ اس روز لوگوں پر رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ ظاہر ہوجائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "فَیُلْهَمُوْنَ" یعنی پھر لوگوں کو الہام کیا جائے گا۔

چھٹی وضاحت: حضرت ابنِ بَرَّجان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے "اَلْاِرْشَاد" میں بیان فرمایا: اہْلِ محشر میں سے جن حضرات کو اللہ پاک یہ الہام فرمائے گا وہ لوگ رسولوں کی پیروی کرنے والوں میں سے سردار واشراف ہوں گے۔

ساتویں وضاحت: صور والی طویل حدیث جو پہلے مذکور ہوئی اس میں ہے: لوگوں کا یکے بعد دیگرے حضرات

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پاس حاضر ہونا پل صراط قائم ہونے، پل صراط پر سے گزرنے اور جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلام بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کلبی سے منقول تفسیر میں بیان کیا کہ ”جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے اور جنتیوں کا آخری گروہ باقی رہ جائے گا تو جہنمی لوگ ان سے کہیں گے: ہم تو آخرت میں شک کرنے اور اسے جھٹلانے کی وجہ سے پکڑے گئے، تم بتاؤ تمہاری توحید نے تمہیں کون سا فائدہ پہنچایا؟ مسلمان اس وقت چیخیں گے، ان کی آواز جنتی لوگ سنیں گے تو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے وہی حدیث ذکر کرتے ہوئے کہا: حتّٰی کہ لوگ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوں گے، آپ چلتے ہوئے اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں پہنچ کر سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر عرض کریں گے: میرے ربّ! تیرے کئی بندے گناہگار ہیں لیکن انہوں نے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، تیری عبادت کرنے کے سبب مشرکین انہیں عار دلاتے ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: مجھے میری عزت کی قسم! میں ضرور انہیں جہنم سے نکالوں گا۔

حضرت سیِّدُنا امام ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مذکورہ حدیث ضعیف ہے جس میں یہ بیان ہے کہ ”جنتیوں کے جنت میں جانے کے بعد شفاعت شروع ہوگی“ کیونکہ احادیث صحیحہ میں ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت لوگوں کو میدانِ محشر کی تکالیف سے نجات دینے کے لیے ہوگی۔ میں کہتا ہوں: ان احادیث کے درمیان مُطابَقت کئی طریقوں سے ہو سکتی ہے، ایک صورت یہ ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کا سوال دوبار ہو گا، ایک بار تو میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے نجات دلوانے کے لیے اور دوسری بار جنت میں ہو گا کہ جو مومن دوزخ میں ہیں انہیں باہر نکلوا دیجئے۔ اس کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے کہ ”جنت میں سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں۔“ اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت کرنے والے جنت میں بھی شفاعت کریں گے اور ان میں بھی سب سے پہلے حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شفاعت کریں گے۔

شَماتت کی تعریف: اپنے کسی بھی نسبی یا مسلمان بھائی کے نقصان یا اُس کو ملنے والی مصیبت وبلا کو دیکھ کر خوش ہونے کو شَماتت کہتے ہیں۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۱/ ۶۳۱)

باب نمبر35:

سب سے پہلے بلا حساب جنت میں داخل ہونے والوں کا بیان

عکاشہ سبقت لے گئے:

﴿484﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھ پر مختلف امتیں پیش کی گئیں، پس کوئی نبی یوں گزرے کہ ان کے ساتھ فقط ایک ہی شخص تھا، کسی نبی کے ساتھ دو افراد، کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کسی نبی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا پھر میں نے بہت بڑا مجمع دیکھا جس نے زمین کے کناروں کو بھر دیا، مجھے امید ہوئی کہ یہ میری امت ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم ہے، پھر مجھ سے کہا گیا: دیکھئے۔ چنانچہ میں نے بہت بڑا مجمع دیکھا جس نے زمین کے کناروں کو بھر دیا تھا۔ مجھ سے دوبارہ کہا گیا: (اِس طرف) دیکھیں (اُس طرف) دیکھیں، میں نے (اِدھر اُدھر) دیکھا تو بہت بڑا مجمع تھا جس نے زمین کے کناروں کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ 70 ہزار اور بھی ہیں جو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) لوگ مُنْتَشِر ہو گئے اور محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں سے بیان نہیں فرمایا (کہ بلا حساب و کتاب داخِلِ جنت ہونے والے کون ہوں گے)۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپس میں اس موضوع پر بات کرتے ہوئے کہنے لگے: ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی مگر ہم اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے۔ ہاں! وہ بلا حساب داخل ہونے والی ہماری اولادیں ہوں گی۔ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، اپنے جسم کو نہیں داغتے، بدشگونی نہیں لیتے اور اپنے ربِّ کریم ہی پر بھروسا کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عُکاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! پھر ایک دوسرے شخص نے عرض کی: کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔[1]

1... بخاری، کتاب الطب، باب من لم یرق، ۴/ ۳۵، حدیث: ۵۷۵۲

حدیث پاک میں جو فرمایا گیا ”وہ جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے“ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کی جھاڑ پھونک ہے کہ اس میں شرکیہ کلمات کا اندیشہ ہے، ہاں! قرآن وحدیث میں وارد دم درود بالکل جائز ہے۔

﴿485﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میرے ربّ کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے 70ہزار افراد کو بلاحساب اور بلاعذاب جنت میں داخل فرمائے گا، ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ 70ہزار اور ہوں گے اور میرے ربّ کریم کی مٹھیوں میں سے (جیساکہ اس کی شان کے لائق ہے) تین مٹھیاں (مزید ہوں گے)۔[1]

رسولِ خدا کا پوشیدہ اَمر:

﴿486﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک میرے ربّ کریم نے میری امت میں سے 70ہزار کو معاف کرواکر بغیر حساب جنت میں داخل کرلینے اور اس کے پاس موجود ایک پوشیدہ امر کے درمیان مجھے اختیار دیا ہے۔ کسی صحابی نے عرض کی: کیا آپ کا ربّ کریم وہ امر پوشیدہ ہی رکھے گا؟ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اندر تشریف لے گئے، پھر تکبیر کہتے ہوئے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک میرے ربّ کریم نے میرے لیے ہر ہزار کے ساتھ 70ہزار مزید عطا فرمائے ہیں اور اپنے پاس کا پوشیدہ امر بھی۔ حضرت سیِّدُنا ابورُہم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: اے ابو ایوب! آپ کے گمان میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ پوشیدہ امر کیا ہے؟ لوگ ان پر برس پڑے اور کہنے لگے: تمہیں رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پوشیدہ امر سے کیا مطلب؟ حضرت سیِّدُنا ابو ایوب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کہو، میں تمہیں رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس پوشیدہ امر کی خبر دیتا ہوں، جیساکہ میرا گمان بلکہ مجھے گویا یقین ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **اللہ** کریم سے یہ عرض کرنا: اے میرے ربّ! جو ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ“ کی یوں گواہی دے کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کررہا ہو تو اسے جنت میں داخل فرما۔ یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پوشیدہ امر ہے۔[2]

---

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۱۲، ۴/ ۱۹۸، حدیث: ۲۴۴۵

2 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۳۲، حدیث: ۲۳۵۶۴

ہر ہزار کے ساتھ 70ہزار جنتی:

﴿487﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ کریم سے مانگا تو اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت میں سے 70ہزار کو یوں جنت میں داخل فرمائے گا کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ میں نے اپنے ربّ کریم سے اور زیادہ کا سوال کیا تو اس نے مجھے ہر ہزار کے ساتھ 70ہزار مزید عطا کر دیئے۔ میں نے عرض کی: اے میرے ربّ! اگر میری امت کے مہاجرین کی تعداد اتنی نہ ہوئی تو؟ ارشاد فرمایا: تب تمہارے لیے میں یہ تعداد اَعرابیوں سے مکمل فرما دوں گا۔[1]

﴿488﴾... حضرت سیِّدُنا رِفاعہ بن عَرابہ جُہَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے ربّ کریم نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت سے 70ہزار کو جنت میں یوں داخل فرمائے گا کہ نہ تو ان کا حساب وکتاب ہو گا اور نہ ہی کچھ عذاب۔ (رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں) بے شک میں امید کرتا ہوں وہ لوگ اُس وقت تک داخِلِ جنت نہ ہو سکیں گے جب تک تم اور تمہاری نیکوکار اولاد و بیویاں جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیں۔[2]

﴿489﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن حزم انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے پوشیدہ رہتے صرف فرض نماز کے لئے باہر تشریف لاتے، چوتھے دن جب تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے خود کو ہم سے روک رکھا تھا حتّٰی کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ کوئی بڑا معاملہ درپیش ہوا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھا معاملہ ہی وُقوع میں آیا ہے، میرے ربّ کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے 70ہزار کو بلاحساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ میں نے ان تین دنوں میں اپنے ربّ کریم سے اور زیادہ کا سوال کیا تو میں نے اپنے رب کریم کو رحم و کرم فرمانے والا پایا۔ پس اس نے مجھے 70ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ 70ہزار عطا فرما دیئے، میں نے عرض کی: اے میرے ربّ!

---

1 ...مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/ ۲۸۰، حديث: ۸۷۱۵

2 ...مسند احمد، مسند المدنيين، ۵/ ۴۷۹، حديث: ۱۶۲۱۵، ملتقطاً

کیا میری امت اتنی تعداد کو پہنچے گی؟ ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے یہ تعداد اعرابیوں سے پوری فرمادوں گا۔[1]

﴿490﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: یقیناً میرے 70 ہزار امتی جنت میں یوں داخل ہوں گے کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ کچھ عذاب اور (ان میں سے) ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار ہوں گے۔[2]

تورات وانجیل کی گواہی:

﴿491﴾... حضرت سیِّدُنا فَلَتان بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل کتاب میں سے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم تورات پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اور انجیل بھی؟ اس نے کہا: ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم سچ بتاؤ کہ کیا تم تورات اور انجیل میں میرا ذکر پاتے ہو؟ اس نے کہا: ہم آپ کی مثل شخصیت کا، آپ کی طرح آنے والے کا اور آپ کے جیسی ہیئت والے کا ذکر پاتے ہیں، جب آپ ظاہر ہوئے تو ہمیں خوف ہوا کہ آپ وہی ہیں، پھر ہم نے غور کیا تو آپ وہ نہیں تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسا کیوں؟ اس نے کہا: اس نبی کے ساتھ اس کی امت کے 70 ہزار افراد بغیر حساب اور بلا عذاب جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے ساتھ تو بہت کم افراد ہیں۔ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں ہی وہ (نبی) ہوں اور بے شک وہ میرے امتی ہوں گے اور وہ 70 ہزار سے بھی زیادہ ہوں گے۔[3]

﴿492﴾... سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُندُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میری امت میں ایک ایسی جماعت ہے جس میں سے 70 ہزار کو اللہ پاک بلا حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔[4]

1... مجمع الزوائد، کتاب اھل الجنة باب فیمن یدخل الجنة بغیر حساب، ۱۰/ ۷۵۷، حدیث: ۱۸۷۱۱، عن عامر بن عمیر رضی اللہ عنہ

2... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۳۳۱، حدیث: ۲۲۴۸۱

3... ابن حبان، کتاب التاریخ، باب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۸/ ۱۹۲، حدیث: ۶۵۴۶

4... مجمع الزوائد، کتاب اھل الجنة، باب فیمن یدخل الجنة بغیر حساب، ۱۰/ ۷۵۴، حدیث: ۱۸۷۰۳

49 لاکھ کی بخشش:

﴿493﴾… حضرت سیِّدُنا ابو سعید انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے ربّ کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے 70 ہزار کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار 70 ہزار کی شفاعت کریں گے، پھر میرا ربّ کریم تین لَپ بھرے گا۔[1] حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حساب لگایا تو یہ تعداد 49 لاکھ کو پہنچی۔

﴿494﴾… حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا روایت کرتی ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا ہے تم میں سے 70 ہزار بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔[2]

﴿495﴾… حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے 70 ہزار وہ عطا کئے گئے ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور ان سب کے دل ایک آدمی کے دل پر ہوں گے، میں نے اپنے ربّ کریم سے مزید کا سوال کیا تو اس نے مجھے ہر ایک کے ساتھ 70 ہزار مزید عطا فرما دیئے۔

حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعداد شہروں سے مُتَّصِل بستیوں کے مکینوں اور جنگلات کے کناروں پر رہنے والوں سے مکمل کی جائے گی۔[3]

"مزید" کتنے ہوں گے؟

﴿496﴾… حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے ربّ کریم نے مجھے میری امت میں سے 70 ہزار ایسے عطا فرمائے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے مزید کا سوال نہیں کیا؟ ارشاد فرمایا: میں نے مزید کا سوال کیا تو اس نے مجھے اس طرح عطا فرمایا۔

1 …مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۳۰۶، حدیث: ۲۲۳۶۶، عن ابی امامة

2 …معجم کبیر، ۲۴/ ۹۰، حدیث: ۲۴۰

3 …مسند احمد، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/ ۲۴، حدیث: ۲۲

یہ کہتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے۔

اس کے بعض راویوں نے بھی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے یونہی اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر واضح کیا۔ جبکہ ایک راوی حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ **اللہ** پاک کی طرف سے ہے، اس کی تعداد ہم نہیں جانتے۔[1]

﴿497﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے 70 ہزار بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے لیے مزید بڑھا دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اتنے زیادہ اور بھی۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: اے ابو بکر! **اللہ** کریم نے چاہا تو وہ ایک ہی لپ میں اتنوں کو جنت میں داخل فرما دے گا۔[2]

تیری اُمت کے ساتھ کیا کروں؟

﴿498﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے ربّ کریم نے مجھ سے میری امت کے بارے میں میری رائے طلب فرمائی کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کی: اے میرے ربّ! تو جو چاہے کر کیونکہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ **اللہ** پاک نے ارشاد فرمایا: "اے محمد! ہم تمہیں تمہاری امت کے معاملے میں غمگین نہیں کریں گے۔" اور **اللہ** کریم نے مجھے خوشخبری دی کہ سب سے پہلے میری امت میں سے 70 ہزار جنت میں داخل ہوں گے اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار مزید ہوں گے، ان سب پر کوئی حساب و کتاب نہ ہو گا۔[3]

نسل در نسل بلا حساب جنت میں:

﴿499﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بے شک میرے صحابہ کی نسل در نسل میں ایسے مرد و عورتیں ہوں گے جو بلا حساب و کتاب جنت

1 ...مسند احمد، مسند الصحابة بعد العشرة، ۱/ ۴۱۹، حدیث: ۱۷۰۶

2 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۸۴، حدیث: ۱۳۰۰۶

3 ...مسند احمد، حدیث حذیفة بن یمان، ۹/ ۹۴، حدیث: ۲۳۳۹۶

میں داخل ہوں گے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ (پ۲۸، الجمعة:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے۔[1]

وضو کی برکات:

﴿500﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعًا اور موقوفًا دونوں طرح روایت ہے کہ "قیامت کے دن ایک گروہ نکلے گا جن کے اعضائے وضو روشن و چمکدار ہوں گے، وہ گروہ زمین کے کناروں کو بھر دے گا، ان کا نور سورج کے نور کی مثل ہو گا، ایک منادی پکارے گا: نبی امّی کہاں ہیں؟ ہر نبی امّی اس پکار کو سن کر اٹھ کھڑے ہوں گے: پھر کہا جائے گا: اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت کہاں ہیں؟ پھر وہ بلا حساب اور بلا عذاب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر دوسرا گروہ نکلے گا جن کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے ان کا نور چودھویں رات کے چاند کی مثل ہو گا، وہ لوگ بھی زمین کے کناروں کو بھر دیں گے، پھر ایک منادی پکارے گا: نبی امّی کہاں ہیں؟ ہر نبی امّی اس پکار پر اٹھ کھڑے ہوں گے تو کہا جائے گا: رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت کہاں ہے؟ پس وہ بلا حساب اور بغیر عذاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ایک اور گروہ نکلے گا جن کا نور آسمان کے سب سے بڑے ستارے کے نور جیسا ہو گا، ان لوگوں سے بھی کنارے بھر جائیں گے، پھر ایک مُنادی ندا دے گا: نبی امی کہاں ہیں؟ یہ سنتے ہی ہر نبی امی اٹھ کھڑے ہو جائیں گے تو کہا جائے گا: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت کہاں ہے۔ چنانچہ یہ گروہ بھی بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہو جائے گا، پھر اللہ پاک (اپنی شان کے لائق) دولپ بھرے گا اور ارشاد فرمائے گا: اے محمد! یہ تمہارے لیے ہے اور اے محمد! یہ میری طرف سے تمہارے لیے ہے۔ پھر میزان رکھا جائے گا اور حساب شروع ہو گا۔[2]

جنت میں داخل ہونے والوں کی شان:

﴿501﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1 ...معجم کبیر، ۶/ ۲۰۱، حدیث: ۶۰۰۵

2 ...معجم کبیر، ۸/ ۱۷۳، حدیث: ۷۷۲۳

فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے آسمان میں چمکنے والے خوبصورت وروشن ستاروں کی مانند ہوں گے، ان سب کے دل ایک ہی دل کی طرح ہوں گے کہ نہ تو آپس میں بغض رکھتے ہوں گے اور نہ ہی حسد کرتے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے لئے حور عین میں سے دو ایسی بیویاں ہوں گی جنکی پنڈلیوں کا مغز گوشت اور ہڈیوں کے باہر سے بھی دکھائی دے گا۔[1]

﴿502﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت میں سے نجات پانے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، پھر ان کے بعد والوں کے چہرے آسمان میں چمکنے والے روشن ستاروں کی مانند چمک دار ہوں گے، پھر ان کے بعد والوں کے چہرے بھی اسی کی مثل ہوں گے پھر شفاعت حلال ہو گی۔[2]

باب نمبر 36: بغیر حساب داخل جنت کرنے والے اعمال کا بیان

درگزر سے کام لینے کی فضیلت:

﴿503﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندوں کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو کچھ لوگ اپنی تلواریں گردنوں پر رکھے ہوئے آئیں گے جن سے خون ٹپکتا ہو گا، یہ لوگ جنت کے دروازے پر بھیڑ کر دیں گے۔ پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا جائے گا کہ یہ شہدا ہیں جو زندہ تھے، انہیں رزق دیا جاتا تھا۔ پھر ایک منادی پکارے گا: جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔ کہا جائے گا: کون ہے جس کا اجر اللہ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے؟ منادی کہے گا: لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ منادی دوبارہ پکارے گا: جس کا اجر ربِّ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔ کوئی پوچھے گا: کون ہے جس کا اجر اللہ پاک کے

[1] ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ... الخ، ۲/ ۳۹۳، حدیث ۳۲۵۴

[2] ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ... الخ، ۲/ ۳۹۳، حدیث ۳۲۵۴
مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنۃ منزلۃ فیها، ص ۱۰۲، حدیث: ۴۶۹، عن جابر بن عبد اللّٰہ

ذِمّۂ کرم پر ہے؟ منادی کہے گا: لوگوں سے در گزر کرنے والے۔ پھر تیسری بار ندا دے گا: جس کا اجر اللہ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں افراد کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔[1]

حمد و ذکر کی فضیلت:

﴿504﴾... حضرت سیِّدُنا اسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ربِّ کریم قیامت کے دن لوگوں کو ایک کشادہ و ہموار جگہ میں جمع فرمائے گا، سب پکارنے والے کی پکار کو یکساں سنیں گے اور سب اس کی نگاہ میں ہوں گے، پھر ایک منادی کھڑا ہو کر پکارے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو خوشحالی اور تنگی میں اللہ پاک کی حمد بجالاتے تھے؟ تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی پھر پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کی کروٹیں بستروں سے جدا رہتی تھیں؟ پھر تھوڑے لوگ کھڑے ہوں گے اور یہ بھی بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پکارنے والا پھر پکارے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کریم کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی؟ پھر تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے اور یہ بھی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر بقیہ ساری مخلوق کھڑی رہے گی اور ان سے حساب کتاب لیا جائے گا۔[2]

اَہلِ فضل اور صابرین:

﴿505﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب ربِّ کریم مخلوق کو بروزِ قیامت جمع فرمائے گا تو ایک منادی پکارے گا: اَہلِ فضل کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ بہت تھوڑے ہوں گے، وہ تیزی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان کا اِستقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ہم تمہیں جنت کی طرف تیزی سے جاتے دیکھ رہے ہیں، تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اَہلِ فضل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا تھا؟ تو وہ کہیں گے: جب ہم پر ظلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر

---

1 ...معجم اوسط، ۱/ ۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸

2 ...الزھد لھناد، باب دخول الجنة، ۱/ ۱۳۴، حدیث: ۱۷۶

کرتے تھے اور جب ہمارے ساتھ کوئی برائی سے پیش آتا تھا تو ہم درگزر سے کام لیتے تھے اور جب ہم سے جاہلانہ سلوک کیا جاتا تھا تو ہم حلم وبردباری سے کام لیتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔

پھر ایک منادی پکارے گا: صابرین کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جو بہت تھوڑے ہوں گے، وہ تیزی سے جنت کی طرف چل دیں گے، فرشتے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ہم تمہیں تیزی سے جنت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں، تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اہلِ صبر ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا صبر کیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ پاک کی اطاعت پر اور اس کی نافرمانیوں سے صبر کرتے تھے (یعنی اطاعت پر قائم رہتے اور نافرمانیوں سے بچتے تھے)۔ ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا صلہ ہے۔

پھر ایک منادی پکارے گا: اللہ کریم کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے، وہ بھی تیزی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ہم تمہیں تیزی سے جنت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں، تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ربِّ کریم کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے تمہاری ایک دوسرے سے محبت کیسی تھی؟ تو وہ کہیں گے: ہم باہم اللہ پاک ہی کے لئے محبت کرتے تھے، اسی کی خاطر ملاقات کرتے تھے، اسی کی خاطر ایک دوسرے سے نرمی سے پیش آتے تھے اور اسی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے۔ فرشتے ان سے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم ان کے جنت میں داخل ہونے کے بعد حساب کتاب کے لیے میزان رکھے گا۔[1]

﴿506﴾... سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بیمار عورت (جس پر جنون کی کیفیت طاری ہوتی تھی) بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے حق میں دعا فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے ربِّ کریم کے حضور دعا کروں کہ وہ تجھے شفا دے اور اگر چاہے تو صبر کر اور

1... المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۲ کتاب الفتوح، باب شفاعۃ المؤمنین، ۱۸/ ۶۱۷، حدیث: ۴۵۸۸

شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/ ۲۶۳، حدیث: ۸۰۸۶

تجھ سے حساب نہ ہو گا۔ یہ سن کر اس نے عرض کی: میں صبر کروں گی، مجھ سے کچھ حساب کتاب نہ لیا جائے۔[1]

سب سے بڑی آزمائش:

﴿507﴾… حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دین جانے کے بعد سب سے بڑی آزمائش جس میں بندے کو مبتلا کیا جائے وہ بینائی کا جانا ہے پس جس نے صبر کیا یہاں تک کہ اسی حالت میں اللہ پاک سے ملاقات کا شرف پایا تو اس پر کوئی حساب نہیں ہو گا۔[2]

﴿508﴾… حضرت سیِّدُنا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اس مرض میں کچھ تکلیف ضرور ہے لیکن یہ تمہیں نقصان نہیں دے گا، مگر اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب میرے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد تم عمر پاؤ گے اور تمہاری بینائی جاتی رہے گی؟ میں نے عرض کی: ثواب کی امید رکھتے ہوئے میں صبر سے کام لوں گا۔ ارشاد فرمایا: ”تب تو تم بغیر حساب جنت میں داخل ہو گے۔“ چنانچہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال فرمانے کے بعد حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نابینا ہو گئے۔[3]

سفرِ حج و عمرہ میں انتقال کی فضیلت:

﴿509﴾… اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو حج یا عمرے کے لیے نکلا اور راستے میں فوت ہو گیا تو اس کی پیشی نہیں ہو گی اور نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے فرمایا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔[4]

﴿510﴾… حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مکۂ مکرمہ جاتے یا واپس لوٹتے ہوئے راستے میں فوت ہو جائے تو اس کی پیشی نہیں ہو گی اور نہ ہی اس سے

---

1 …بخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، ۴/ ۲، حدیث: ۵۶۵۲، بتغیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر… الخ، ۴/ ۲۴۸، حدیث: ۲۸۹۸

2 …مسند بزار، مسند زید بن ارقم، ۱۰/ ۲۴۴، حدیث: ۴۳۴۲

3 …معجم کبیر، ۵/ ۲۱۱، حدیث: ۵۱۲۶

4 …معجم اوسط، ۴/ ۱۱۱، حدیث: ۵۳۸۸

حساب لیا جائے گا۔[1]

﴿511﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا کوئی ایسا شخص بھی بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا جو اپنے کپڑے دھوئے لیکن اس کے پاس پہننے کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ ہو؟ تو رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا: ہاں! ہر صبر کرنے والا رحم دل شخص جنت میں داخل ہوگا۔[2]

﴿512﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے: (۱)...وہ شخص جو اپنے کپڑے دھوئے لیکن اس کے پاس پہننے کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ ہو۔ (۲)...وہ شخص جس کے چولہے پر کبھی دو ہانڈیاں نہ چڑھی ہوں۔ (۳)...وہ شخص جو پینے کے لئے کچھ مانگے لیکن اس سے یہ نہ پوچھا جائے کہ تم کیا پیو گے؟[3]

قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ:

﴿513﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک اگلوں پچھلوں کو کشادہ و ہموار جگہ میں جمع فرمائے گا تو ایک منادی عرش کے نیچے سے پکارے گا: اللہ کریم کی معرفت رکھنے والے کہاں ہیں؟ بھلائی کرنے والے کہاں ہیں؟ لوگوں میں سے ایک گروہ اٹھے گا اور ربِّ کریم کے حضور کھڑا ہو جائے گا، اللہ پاک دریافت فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم تیری معرفت رکھنے والے ہیں، جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا فرمائی اور اس قابل بنایا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تم نے سچ کہا۔ پھر فرمائے گا: تم پر کچھ مؤاخذہ نہیں میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ربِّ کریم انہیں روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا۔[4]

---

1 ...مسند حارث، کتاب الحج، باب فضل الحج، ١/ ٤٣٦، حدیث: ٣٥٢، ٣٥٣

2 ...التذکرۃ للقرطبی، باب فیمن یدخل الجنۃ بغیر حساب، ص: ٣٥٩، بتغیر

3 ...مسند الفردوس، ١/ ٣١٦، حدیث: ٢٣٠٩، بتغیر

4 ...التذکرۃ للقرطبی، باب فیمن یدخل الجنۃ بغیر حساب، ص: ٣٦٠

طالب علم اور فرمانبردار بیوی:

﴿514﴾… حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ طالبِ علم، فرمانبردار بیوی اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی اَولاد جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔[1]

﴿515﴾… حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حساب کتاب کی شدّت سے وہ بھوکا شخص دوچار نہ ہوگا جس نے اجر وثواب کی امید پر بھوک برداشت کی ہوگی۔[2]

مسلمان کی حاجت روائی کی فضیلت:

﴿516﴾… سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے 70 نیکیاں لکھتا ہے، اگر حاجت پوری ہوگئی تو حاجت روائی کرنے والا شخص گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر حاجت روائی کے دوران انتقال کر جائے تو بلا حساب جنت میں داخل ہو گا۔[3]

حرام سے بچنے کی فضیلت:

﴿517﴾… حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے تین دن میں ایک لاکھ 40 ہزار کلمات پر مشتمل کلام فرمایا، جو گفتگو ہوئی اس میں یہ بھی تھا کہ اے موسیٰ! دنیا سے بے رغبت شخص کی طرح میرے لئے کوئی عمل نہیں کر سکتا، میری حرام کردہ چیزوں سے بچنے والے کو میرا جو قرب حاصل ہے ایسا کسی اور کو نہیں اور میرے خوف سے رونے والے شخص نے جیسی میری عبادت کی ایسی کوئی اور نہیں کر سکتا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے تمام مخلوق کے رب! اے روزِ جزا کے مالک! تو نے ان کے لئے کون سی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں؟ ربِّ کریم نے ارشاد فرمایا: میں نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے

1… کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیہ، ۱۰/ ۶۹، حدیث: ۲۸۸۲۴

2… ابن عساکر، رقم ۳۶۵، ابراھیم بن ادھم، ۶/ ۲۷۸، حدیث: ۱۵۴۷

3… مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۱۶، حدیث: ۲۷۸۱

والوں کے لئے جنت مباح کردی ہے، وہ جنت میں جہاں چاہیں اپنا ٹھکانا بنالیں اور جہاں تک میری حرام کردہ چیزوں سے بچنے والوں کا تعلق ہے تو جب قیامت کا دن ہو گا، اس وقت ہر شخص کو حساب کا خوف ہو گا اور میں ہر ایک سے حساب لوں گا سوائے حرام کردہ چیزوں سے بچنے والوں کے کہ میں ان سے حیا کروں گا، ان کی عزت افزائی اور اکرام کروں گا اور انہیں بغیر حساب جنت میں داخل فرماؤں گا اور رہے میرے خوف سے رونے والے تو انہیں رفیقِ اعلیٰ کا ساتھ نصیب ہو گا جس میں کوئی ان کا شریک نہ ہو گا۔(1)

یاقوتی اونٹنیوں اور جنتی گھوڑوں کے سوار:

﴿518﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے اس آیت مبارکہ:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔

کے بارے میں پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ پاک بے ہوش نہ کرنا چاہے گا؟ انہوں نے عرض کی: وہ شہدا ہیں، اللہ کریم انہیں اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ اپنی تلواریں حمائل کئے ہوئے عرش کے اردگرد ہوں گے، میدانِ محشر میں فرشتے ان کے پاس یاقوت کی عمدہ اونٹنیاں لائیں گے جن کی لگامیں سفید موتی کی اور کجاوے سونے کے ہوں گے، لگاموں کی ڈوری باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی اور ان پر ڈالا گیا قالین ریشم سے زیادہ نرم و ملائم ہو گا، لوگوں کی حدِ نگاہ تک اس کا قدم پڑے گا، جنت میں شہدا گھوڑوں پر سوار سیر کرتے ہوں گے اور طویل سیر و تفریح کے بعد کہیں گے: ہمیں ہمارے رب کی بارگاہ میں لے چلو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنی مخلوق کے درمیان کیسے فیصلہ فرماتا ہے؟ ربِّ کریم ان کی طرف دیکھ کر خوش ہو گا اور جب اللہ پاک کسی بھی موقع پر کسی بندے سے خوش ہو گا تو اس سے حساب نہیں لے گا۔(2)

﴿20-519﴾... حضرت سیِّدُنا نُعیم بن ہَمَّار رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں

---

1 ...معجم کبیر ۱۲/ ۹۴، حدیث: ۱۲۶۵۰

2 ...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب صفة الجنة، باب تزاور اھل الجنة، ۶/ ۳۶۹، حدیث: ۲۴۲

عرض کی: کون سے شہدا افضل ہیں؟ تو رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ کہ اگر صف میں دشمن سے مقابلہ ہو تو جنگ سے منہ نہ پھیریں حتّٰی کہ شہید کر دیئے جائیں، یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے عالیشان بالاخانوں میں چلتے ہوں گے اور ان کا ربّ ان کی طرف دیکھ کر خوش ہو گا اور تیرا ربّ جب کسی بندے کی طرف دیکھ کر خوش ہو تو اس سے حساب نہیں لے گا۔[1]

جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ:

﴿521﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے پہلے اُن فُقَرا مہاجرین کا گروہ داخل ہو گا، جنہیں ناپسند کرتے ہوئے ان سے دور رہا جاتا ہے، جب انہیں کوئی حکم دیا جاتا ہے تو سن کر اطاعت کرتے ہیں، اگر ان میں سے کسی کو حکمران سے کوئی حاجت ہو تو اس کی حاجت پوری نہ کی جائے اور وہ اپنی حاجت وخواہش سینے دبائے فوت ہو جائے تو اللہ پاک قیامت کے دن جنت کو بلائے گا تو وہ اپنی آرائش وزینت کے ساتھ آئے گی۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا اور شہید کر دیئے گئے، انہیں ستایا گیا مگر انہوں نے میری راہ میں جہاد کیا، جنت میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ فرشتے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے اور سجدہ میں گر کر عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم رات دن تیری تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہیں پھر یہ کون لوگ ہیں جنہیں تو نے ہم پر ترجیح دی؟ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا، انہیں میری راہ میں ستایا گیا۔ پھر فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے داخل ہوں گے: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو آخرت کا گھر کیا ہی خوب ملا۔[2]

بچے کی اچھی تربیت کرنے کا انعام:

﴿522﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بچے کی پرورش کی حتّٰی کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے لگے (یعنی توحید ورسالت کی گواہی

[1] ...مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۳۴۳، حدیث: ۲۲۵۳۹

[2] ...مستدرک، کتاب الجہاد، ای المؤمنین اکمل ایمانا، ۲/ ۳۸۸، حدیث: ۲۴۴۰

دینے لگے) تو ربِّ کریم اس تربیت کرنے والے کا حساب نہیں لے گا۔[1]

عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے محفوظ:

﴿523﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مرد یا عورت شَبِ جمعہ یا روزِ جمعہ فوت ہو گا اسے عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا اور وہ اللہ پاک سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے حساب نہ لے گا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو اس کے حق میں گواہی دیں گے یا اس پر شہیدوں کی مہر ہو گی۔[2]

باب نمبر 37: اَغنیا سے پہلے فُقَرا کے داخلِ جنت ہونے کا بیان

﴿524﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان فقرا، مال داروں سے 40 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔[3]

﴿525﴾... سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک فُقَرا مہاجرین بروزِ قیامت مال داروں سے 40 سال پہلے جنت کی طرف سبقت لے جائیں گے۔[4]

بے حساب بخشے جانے والے فقرا کی نشانیاں:

﴿526﴾... امام طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بھی مذکورہ روایت نقل فرمائی ہے اور اس میں اتنا زائد ہے کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان کی کچھ نشانیاں بیان فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بوسیدہ لباس اور پراگندہ سر ہوں گے، ان کے لئے بند دروازے نہیں کھولے جائیں گے، ناز و نعم میں پلی عورتوں سے ان کا نکاح نہیں کیا جائے گا، مشرق و مغرب والوں کو انہیں کے سبب

---

1 ...معجم اوسط، ۳/ ۳۷۰، حدیث: ۴۸۶۵

2 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعۃ، ۲/ ۳۳۹، حدیث: ۱۰۷۶، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
مسند الفردوس، ۲/ ۲۷۴، حدیث: ۵۹۶۸، بتغیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

3 ...مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ۵/ ۷۱، حدیث: ۱۴۴۸۳

4 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، ص ۱۲۱۷، حدیث: ۷۴۶۳

رزق دیا جاتا ہے، ان پر کسی کا حق نکلتا ہو تو یہ اسے پورا کرتے ہیں جبکہ انہیں ان کا حق نہیں دیا جاتا۔[1]

﴿527﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن فقرا مہاجرین اس طرح آئیں گے کہ ان کے نیزوں اور تلواروں سے خون ٹپکتا ہو گا، وہ جنت میں داخلے کا سوال کریں گے تو ان سے کہا جائے گا: انتظار کرو حتّٰی کہ تمہارا حساب لے لیا جائے۔ تو وہ کہیں گے: کیا تم نے ہمیں کچھ دیا تھا جس کا ہم سے حساب لینا چاہتے ہو؟ چنانچہ فرشتے دیکھیں گے تو سوائے ان کی سواریوں کے کچھ نہ پائیں گے جن پر سوار ہو کر انہوں نے ہجرت کی ہو گی۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میں عہد پورا کرنے والوں کو ان کا حق دوں گا تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ دیگر لوگوں سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔[2]

﴿528﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ فقرا! تمہیں خوشخبری ہو کہ تم مال داروں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور وہ نصف دن 500 سال کا ہو گا۔[3]

﴿529﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اُمّت کے فُقرا مال داروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی: (بعض جگہ آیا کہ یہ آیت سند کے ایک راوی نے تلاوت کی:)

وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۱۷، الحج: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس۔[4]

﴿530﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے فقرا مال داروں سے ایک دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے جس کی مقدار ہزار سال ہے۔[5]

---

1 ...معجم اوسط، ۲/ ۳۳۹، حدیث: ۳۴۷۷، بتغیر قلیل

2 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام عبید بن عمیر، ۸/ ۲۳۰، حدیث: ۲۲

3 ...ابو داود، کتاب العلم، باب فی القصص، ۳/ ۴۵۲، حدیث: ۳۶۶۶

4 ...ابن ماجة، کتاب الزهد، باب منزلة الفقراء، ۴/ ۴۳۳، حدیث: ۴۱۲۴، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

5 ...حلیة الاولیاء، محمد بن صبیح بن سماک، ۸/ ۲۳۱، حدیث: ۱۹۸۴

مسکینی کے لیے دعائے مصطفےٰ:

﴿531﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یعنی اے اللہ! مجھے مسکینی کی زندگی اور مسکینی کی موت عطا فرما اور قیامت کے دن مساکین کے ساتھ میرا حشر فرما۔ یہ سن کر اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ دعا کس لیے؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ مساکین مال داروں سے 40 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

﴿532﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فُقَرا مہاجرین مال داروں سے 40 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور دیگر لوگوں کو دنیا میں جو کچھ عطا کیا گیا تھا اس کے حساب کتاب کے لئے روک لیا جائے گا۔[2]

حساب کتاب سے پہلے جنت میں داخلہ:

﴿533-34﴾... حضرت سیِّدُنا ابووائل اور حضرت سیِّدُنا مسیب بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ فقرا مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے، وہ جنت کی طرف جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: لوگوں کے حساب کتاب سے پہلے کہاں جا رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہمارے پاس ایسا کوئی مال نہیں تھا جو ہمیں حساب کتاب میں مشغول رکھتا۔

﴿535﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: (فقرا) مہاجرین دیگر لوگوں سے 40 سال پہلے جنت میں جائیں گے، وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے جبکہ لوگوں کو حساب کے لئے روک لیا جائے گا، پھر دوسرا گروہ (ان کے) 100 سال

---

[1]...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء المھاجرین یدخلون... الخ، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۲۳۵۹

[2]...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، ص۱۲۱۷، حدیث: ۷۴۶۳، عن عبد اللہ بن عمرو

معجم کبیر، ۱۹/ ۴۳۸، حدیث: ۱۰۶۴، بتغیر قلیل، عن مسلمۃ بن مخلد

بعد جنت میں داخل ہو گا۔[1]

﴿536﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: تیسرا گروہ لوگوں سے نصف دن کی مقدار پہلے جنت میں جائے گا اور وہ نصف دن 500 سال کا ہو گا۔

کاش! میں بھی فقیر ہوتا:

﴿537﴾... ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فقرا مومنین مال داروں سے 400 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" راوی کہتے ہیں: میں نے ان صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے عرض کی کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تو 40 سال کا ذکر کرتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: "صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے 400 سال منقول ہے۔" حتّٰی کہ مال دار مسلمان کہے گا: کاش! میں بھی فقیر ہوتا۔ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان کی علامات بیان فرما دیجیے۔ تو ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے کہ ناپسندیدہ چیز ان کی طرف اور پسندیدہ دوسروں کی طرف بھیج دی جاتی ہو گی اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں دروازوں سے روک دیا جاتا ہو گا۔"[2]

احادیث مبارکہ میں تطبیق:

فقرا مہاجرین کے جنت میں داخلے کے حوالے سے مروی احادیث کریمہ میں بظاہر تضاد معلوم ہو رہا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، ان میں باہم تطبیق کی جا سکتی۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا امام قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "فقرا مہاجرین، مال دار مہاجرین سے 40 سال پہلے جبکہ دیگر مال داروں سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" اسی طرح ہر زمانے کے فقرا اپنے زمانے کے مال داروں سے 40 سال پہلے اور دیگر سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

1... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، ص۱۲۱۷، حدیث: ۷۴۶۳

معجم کبیر، ۱۹/ ۴۳۸، حدیث: ۱۰۶۴، عن مسلمۃ بن مخلد

2... مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۴۲، حدیث: ۲۳۱۶۴

قربِ الٰہی کے مستحق:

﴿538﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن جو لوگ اللہ کریم کے قرب خاص کے حقدار ہوں گے ان کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔ تو رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”خوفِ خدا رکھنے والے، گڑگڑانے والے، عاجزی کرنے والے اور کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے والے۔“ پھر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب سے پہلے یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کی: تو پھر سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ ارشاد فرمایا: فقرا دیگر لوگوں کے مقابلے میں جنت کی طرف سبقت کریں گے، جنت سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: حساب کتاب کی طرف چلو۔ تو وہ کہیں گے: ہم کس چیز کا حساب دیں؟ اللہ پاک کی قسم! دنیا میں ہمیں زیادہ مال نہیں دیا گیا تھا کہ جسے ہم جمع کر کے رکھتے یا خرچ کرتے اور نہ ہی ہم حکمران تھے جو عدل وانصاف اور ظلم وزیادتی کا معاملہ کرتے، ہاں! اللہ کریم کا حکم ہم تک آیا تو ہم نے اس کی فرمانبرداری کی یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔[1]

تنگدست اور خوشحال کا جنت میں داخلہ:

﴿539﴾... حضرت سیِّدُنا مہاصر بن حبیب اور حضرت سیِّدُنا حکیم بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ربِّ کریم قیامت کے دن اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو اٹھائے گا جن کی سیرت ایک جیسی ہوگی مگر ان میں سے ایک تنگدست جبکہ دوسرا خوشحال تھا، تنگدست جنت کی راہ لے گا اور اسے روکا بھی نہیں جائے گا یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائے گا، جنت کا دربان کہے گا: ٹھہر جاؤ۔ وہ کہے گا: میں واپس نہیں جاؤں گا، تلوار اس کی گردن میں لٹک رہی ہوگی وہ کہے گا: مجھے دنیا میں تلوار دی گئی تھی، میں اس کے ذریعے جہاد میں مشغول رہا حتّٰی کہ اسی حالت میں مجھے موت نے آلیا۔ یہ کہہ کر وہ اپنی تلوار دربانِ جنت کی طرف پھینک کر چل دے گا، دربانِ جنت نہ تو اسے منع کریں گے اور نہ ہی جنت میں داخلے سے روکیں گے۔ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور ایک زمانے تک ٹھہرا رہے گا، ایک عرصے بعد

[1]... حلیۃ الاولیاء، وھیب بن ورد، ۸/ ۱۵۲، حدیث: ۱۱۶۸۴

دوسرا خوشحال شخص اس کے پاس سے گزرے گا تو یہ اس سے پوچھے گا: تجھے کس چیز نے روک رکھا تھا؟ وہ جواب دے گا: مجھے ابھی ابھی داخلے کی اجازت ملی ہے اور میرا اتنا پسینہ بہا ہے کہ اگر 300 اونٹ جنہوں نے سخت کڑوی بُوٹی کھائی ہو اور پھر پانچ دن بعد انہیں پانی پینے لایا گیا ہو، وہ میرا پسینہ پیتے تو سب کے سب سیراب ہو جاتے۔[1]

﴿540﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو مسلمانوں کی جنت کے دروازے پر ملاقات ہو گی، ایک دنیا میں مال دار تھا اور دوسرا فقیر، فقیر کو تو جنت میں داخل کر دیا جائے گا جبکہ مال دار کو جب تک اللہ پاک چاہے گا روک رکھے گا۔ جب وہ جنت میں داخل ہو گا اور فقیر کی اس سے ملاقات ہو گی تو وہ مال دار سے پوچھے گا: اے میرے بھائی! تمہیں کس چیز نے روک رکھا تھا؟ بخدا! تمہیں اتنا عرصہ روکا گیا کہ تمہارے بارے میں خوف ہونے لگا۔ مال دار کہے گا: تمہارے بعد مجھے (حساب کتاب کے لئے) روکا گیا اور یہ میرے لئے بڑا سخت اور ناگوار تھا، تم تک پہنچنے کی مدت میں میرا اتنا پسینہ بہا ہے کہ اگر سخت کڑوی بُوٹی کھانے کے بعد ہزار اونٹ بھی اسے پیتے تو سب کے سب سیراب ہو جاتے۔[2]

﴿541﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر بن حِذْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: مسلمان فقرا یوں تیزی سے (جنت کی طرف) آئیں گے جیسے کبوتر پَر پھیلائے نیچے کی جانب آتا ہے، ان سے کہا جائے گا: حساب کتاب کے لئے ٹھہرے رہو۔ تو وہ کہیں گے: کیا تم نے ہمیں کوئی چیز دی تھی جس کا ہم سے حساب لینا چاہتے ہو؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ چنانچہ وہ لوگوں سے 70 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔[3]

باب نمبر 38: سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے اور جنت میں داخل ہونے والے کا بیان

﴿542﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ... الزھد لابن مبارک، باب التوکل والتواضع، ص ۱۹۵، حدیث: ۵۵۶

2 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ ابن عباس، ۱/ ۶۵۲، حدیث: ۲۷۷۱

3 ... معجم کبیر، ۶/ ۵۸، حدیث: ۵۵۰۸

ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت میں جنت کے دروازے پر جا کر اسے کھلواؤں گا تو داروغۂ جنت پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔ یہ سن کر وہ عرض کرے گا: آپ کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے میں کسی اور کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔ [1]

﴿543﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میرے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا، میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو تیزی سے (جنت کی طرف) آرہی ہو گی تو میں اس سے کہوں گا: تجھے کیا ہوا اور تو کون ہے؟ وہ عرض کرے گی: میں وہ عورت ہوں جس نے اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ [2]

سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہو گا؟

﴿544﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اس وقت تک دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر جنت حرام ہے اور جب تک میری امّت جنت میں داخل نہ ہو جائے تب تک دیگر اُمتوں پر جنت حرام ہے۔ [3]

﴿545﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت تمام اُمتوں پر حرام ہے جب تک کہ میں اور میری امت سب سے پہلے داخِلِ جنت نہ ہو جائیں۔ [4]

﴿546﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن قُرط ثُمالی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر میں قسم کھاؤں تو ضرور سچا ہوں گا میری امت سے پہلے کوئی امت جنت میں داخل نہ ہو گی۔ [5]

﴿547﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بروزِ قیامت سب سے پہلے کون لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ رَسُوْلِ

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ان اول الناس ... الخ، ص ۱۰۷، حدیث: ۴۸۶

2 ...مسند ابی یعلٰی، بقیۃ مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۵۱۰، حدیث: ۶۶۲۱

3 ...معجم اوسط، ۱/ ۲۷۲، حدیث: ۹۴۲

4 ...معجم اوسط، ۳/ ۱۵۱، حدیث: ۴۱۵۴

5 ...مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل الامۃ، ۱۰/ ۲۰، حدیث ۱۶۷۱۹

اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام۔ عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: شہدا۔ عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: كَعْبَةُ الله کے مُؤَذِّن۔ عرض کی: "پھر کون؟ ارشاد فرمایا: بَیْتُ المقدس کے مُؤَذِّن۔ اس نے عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: میری اس مسجد کے مُؤَذِّن۔ عرض کی: پھر کون داخل ہو گا؟ ارشاد فرمایا: تمام مُؤَذِّن اپنے اعمال کی مقدار کے مطابق داخلِ جنت ہوں گے۔[1]

ہر حال میں حمد کرنے والوں کی شان:

﴿548﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف حمّادون کو بلایا جائے گا، حمّادون وہ ہیں جو خوشحالی و تنگی (ہر حال) میں ربِّ کریم کی حمد بجالاتے ہوں۔[2]

﴿549﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ان تین شخصوں کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور ان تین کو بھی پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے۔ وہ تین جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے: (۱)...شہید (۲)...وہ غلام جس نے اچھی طرح اپنے ربِّ کریم کی عبادت کی اور اپنے مالک کا بھی خیر خواہ رہا اور (۳)...پاک دامن پرہیز گار عیال دار شخص۔ اور وہ تین جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے: (۱)...زبردستی مسلط ہونے والا حکمران (۲)...وہ مالدار جس نے حُقُوقُ الله کی ادائیگی میں مال خرچ نہ کیا اور (۳)... متکبر فقیر۔[3]

غلام آقا سے پہلے جنت میں:

﴿550﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس غلام نے الله پاک کی اطاعت کی اور اپنے آقاؤں کا بھی فرمانبردار رہا تو الله کریم اسے اس کے آقاؤں سے 70 سال پہلے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس کا آقا بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: اے ربِّ کریم!

---

1 ...مسند الفردوس، ۱/ ۳۳، حدیث: ۳۰، مختصراً

2 ...معجم اوسط، ۲/ ۲۰۶، حدیث: ۳۰۳۳

3 ...ابن خزیمة، کتاب الزکاة، باب ذکر ادخال مانع الزکاة النار... الخ، ۴/ ۸، حدیث: ۲۲۴۹

یہ دنیا میں میرا غلام تھا۔ اللہ پاک فرمائے گا: میں نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا اور تجھے تیرے عمل کا۔[1]

﴿551﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّت میں سب سے پہلے بھلائی کرنے والے داخل ہوں گے۔[2]

تکبر کرنے والوں کی ایک سزا:

﴿552﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: جابر و متکبر لوگ کہاں ہیں؟ وہ آئیں گے اور ربِّ کریم کے حضور کھڑے ہو جائیں گے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کتنا عرصہ کھڑے رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جتنی دنیا کی عمر ہے اس سے دُگنا۔ پھر اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: بھلائی کرنے والے، نیکوکار، صاحِبِ یقین اور رحم دل لوگ کہاں ہیں؟ وہ اس حال میں کھڑے ہوں گے کہ ان کی نگاہیں اپنے ربِّ کریم کی طرف ہوں گی، تو اللہ پاک ان سے ارشاد فرمائے گا: تم میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ! تم جنت میں سلامتی و امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔[3]

باب نمبر 39:

اہلِ کرم کون ہیں؟

﴿553﴾... حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: عنقریب اہلِ محشر جان لیں گے کہ اہلِ کرم کون ہیں؟ عرض کی گئی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اہلِ کرم کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ذِکرُ اللہ کی محافل قائم کرنے والے۔[4]

﴿554﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندے پر ظلم ہو اور وہ درگزر سے کام لے تو اللہ کریم قیامت کے دن اس کے سبب اس کی

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۱۳۶، حدیث: ۱۲۸۰۴

2 ...معجم اوسط، ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۶۰۸۶

3 ...المعجم فی اسامی شیوخ ابی بکر الاسماعیلی، ۲/ ۵۹۵، حدیث: ۲۲۶

4 ...ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، ۲/ ۹۳، حدیث: ۸۱۳

عزت میں اضافہ ہی فرمائے گا۔[1]

باب نمبر40:

روزِ قیامت کے اَحوال کی اجمالی ترتیب

حضرت سیِّدُنا ابن برَّجان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب ''اَلْاِرْشَاد'' میں بیان کیا: جب اہْلِ محشر کو یہ بات الہام کی جائے گی کہ وہ کسی ایسے کو تلاش کریں جو ان کی شفاعت کرے اور اس مصیبت سے نجات دلائے، یہ الہام رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیروی کرنے والوں کے سرداروں کو ہو گا۔ چنانچہ وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہ میں مُدّعا لے کر حاضر ہوں گے۔ مختصر یہ کہ شفاعت کا ظہور ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ہو گا کہ جہنم سے اپنی امّت کے گروہ کو نکالیں، وہ سات قسم کے افراد ہوں گے۔

محشر میں پہلے دو گروہوں کو آگ کی گردنیں مخلوق کے درمیان سے یوں اچک لیں گی جیسے کبوتر تل کے دانے کو اچک لیتا ہے، ان دو میں سے ایک جان بوجھ کر حد سے زیادہ اللہ پاک کے ساتھ کفر کرنے والا جبکہ دوسرا بے علمی وجہالت کے سبب روگردانی کرتے ہوئے کفر کرنے والا ہو گا۔ پھر اہْلِ محشر سے کہا جائے گا کہ ہر امت اس کے پیچھے جائے جس کی وہ پوجا کرتی تھی۔ تو جو اللہ کریم کے سوا کسی اور کو پوجتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو لے گا حتّٰی کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ چنانچہ

ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ۠ (۳۰) (پ۱۱، یونس: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ان سے گم ہو جائیں گی۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَۙ (۹۴) وَ جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَؕ (۹۵) (پ۱۹، الشعرآء: ۹۴، ۹۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ اور ابلیس کے لشکر سارے۔

محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عظمتِ الٰہی کی وجہ سے بروزِ قیامت زمین کو چمڑے کی

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۱/ ۴۱۰، حدیث: ۱۶۷۴

طرح پھیلا دیا جائے گا، اس روز اولادِ آدم میں سے ہر شخص کے لئے زمین پر صرف پاؤں رکھنے کی مقدار جگہ ہو گی، سب سے پہلے مجھے بلایا جائے گا، میں اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر مجھے اذن دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! مجھے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے خبر دی تھی جنہیں تو نے میری طرف بھیجا تھا، اس وقت حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام عرش کے دائیں جانب ہوں، وہ خاموش کھڑے ہوں گے، کچھ نہ کہیں گے۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: اس نے سچ کہا۔ پھر مجھے شفاعت کا اذن ملے گا تو میں عرض کروں گا: اے ربّ! تیرے بندوں نے زمین کے مختلف حصوں میں تیری عبادت کی، پس یہی مقامِ محمود ہے۔[1]

پھر چوتھے گروہ کو لایا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو وحدانیت (یعنی ایک خدا) کے تو قائل تھے لیکن رسولوں کو جھٹلاتے تھے۔ یہ صفاتِ باری تعالیٰ سے بھی جاہل تھے، اسی بنا پر یہ کتبِ الٰہیہ اور رسولوں کو جھٹلاتے تھے۔

پھر پانچویں اور چھٹے گروہ کو اٹھایا جائے گا یہ لوگ اہلِ کتاب ہوں گے، یہ بارگاہِ الٰہی میں پیاسے حاضر ہوں گے (گویا کچھ تلاش کر رہے ہوں)، ان سے کہا جائے گا: تم کیا تلاش کر رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں ہمیں سیراب کر دے۔ جہنم کی طرف اشارہ کر کے ان سے کہا جائے گا: کیا تم دیکھتے نہیں؟ جہنم سراب (پانی کا دھوکا دینے والی ریتلی زمین) کی مانند دکھائی دے گا، اس کا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہو گا، اہلِ کتاب اسے پانی سمجھ کر اس کی طرف لپکیں گے تو جہنم میں گر جائیں گے۔

پھر معرفتِ الٰہی اور سچے جھوٹے معبودوں میں فرق کے لئے مؤمنین و منافقین کا امتحان ہو گا، اللہ پاک منافقین کو لے جائے گا اور مؤمنین کو ثابت قدم رکھے گا۔ پھر جہنم کی پشت پر پل صراط نصب کیا جائے گا، بد مذہب اور بے عمل مسلمان جہنم میں گر پڑیں گے جبکہ دیگر لوگ اپنے مختلف درجات کے اعتبار سے نجات پا جائیں گے اور دنیا میں ایک دوسرے پر ظلم کرنے والوں کے مابین فیصلہ کرنے کے لئے انہیں جنت و جہنم کے درمیان ایک بلند جگہ روک لیا جائے گا، بدلہ چکا کر جب وہ صاف اور بری ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور اسی مقام پر اصحابِ اعراف کو ٹھہرایا جائے گا۔

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علامہ ابن بَرَّجان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی ترتیب کو ذکر کیا

[1] ...مسند حارث، باب فی الشفاعۃ، ۲/۳۰۳، حدیث: ۱۱۱۹

ہے اور یہ بہترین ترتیب ہے۔

پہلے حوض کوثر پر حاضری یا پل صراط سے گزر؟

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک اور مقام پر فرمایا: صاحبِ قُوْتُ الْقُلُوْب حضرت سیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا موقف یہ ہے کہ ”حوضِ کوثر پل صراط کے بعد ہوگا جبکہ صحیح قول یہ ہے کہ حوضِ کوثر پل صراط سے پہلے ہے۔“ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض اسلاف اسی کے قائل ہیں کہ حوض پر حاضری پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگی، لیکن یہ ان کی خطا ہے۔

امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معنوی مناسبت بھی اسی بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ حوض پل صراط سے پہلے ہو کیونکہ لوگ اپنی قبروں سے پیاسے اٹھیں گے، لہٰذا حوض کا پل صراط سے پہلے ہونا ہی مناسب ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس موقف پر بطورِ دلیل بخاری شریف کی یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔ چنانچہ

﴿555﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حوض پر کھڑا ہوں گا کہ ایک گروہ آئے گا جنہیں میں پہچانتا ہوں گا، ایک شخص میرے اور ان کے درمیان ظاہر ہوگا، وہ ان سے کہے گا: چلو۔ میں کہوں گا: انہیں کہاں لے کر جارہے ہو؟ وہ عرض کرے گا: جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا: انہوں نے کیا کیا تھا؟ وہ وہ عرض کرے گا: یہ لوگ اپنی ایڑیوں پر پیٹھ پھیر کر پلٹ گئے، میں گمان نہیں کرتا کہ ان میں سے کچھ لوگ نجات پائیں گے مگر گمشدہ اونٹ کی مثل (یعنی بہت تھوڑے۔)[1]

(مصنف فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ یہ حدیثِ پاک اس موقف پر واضح دلیل نہیں کہ حوض پل صراط سے پہلے ہوگا کیونکہ اس حدیثِ مبارک سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حوض پر تشریف فرما ہوں گے، اس میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ لوگ اس وقت آپ کے پاس آئیں گے، البتہ حدیث لقیط جو عنقریب آئے گی اس میں اس بات کی صراحت ہے کہ حوض پر حاضری پل صراط کے بعد ہوگی اور امام حاکم وغیرہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے نزدیک یہی صحیح ہے، نیز اس پر اعتماد کرنا فہم و عقل کے زیادہ قریب ہے، صاحب افکار نے بھی اسی کی تصریح کی ہے جیسا کہ ”تَبْدِیْلُ الْاَرْض“ کے بیان میں گزر چکا ہے۔

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۹، حدیث: ۶۵۸۶، ۶۵۸۷

معنوی اعتبار سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ پل صراط سے بعض مسلمان گریں گے اور بعض زخمی بھی ہوں گے اور حوض سے جام پینے کے بعد مسلمانوں کا پل صراط سے گرنا بہت بعید ہے۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ پل صراط حوض سے پہلے ہو اور جب مسلمان پل صراط سے نجات پالیں تو حوض سے جام پیئیں اور یہیں سے انواع واقسام کی نعمتوں کی ابتدا ہو گی۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

اگر یہ **اعتراض** کیا جائے کہ جب پل صراط سے نجات پا جائیں گے اور جنت میں داخلہ قریب ہو گا تو اب مؤمنین حوض سے جام پینے کے محتاج نہ رہیں گے۔ اس کا **جواب** یہ ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ بعض مسلمان مظالم کے سبب قصاص کے لئے وہاں روکے جائیں گے لہٰذا وہ وہاں سے پیئیں گے۔

حوض سے متعلق مروی اَقوال میں تطبیق:

اس میں یوں بھی تطبیق ہو سکتی ہے کہ بعض لوگ پل صراط عبور کرنے سے پہلے حوض سے جام پیئیں گے اور بعض کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پل صراط عبور کرنے کے بعد حوض سے پلایا جائے گا تاکہ پل صراط عبور کر کے گناہوں سے پاک ہو جائیں پھر حوض سے پیئیں۔ یہ قول زیادہ قوی ہے۔

پھر ایک روایت نظر سے گزری جو حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی سند سے "**کتابُ الزہد**" میں حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت کی کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گویا میں اپنے حوض سے حساب کتاب کے لئے پلٹ کر آنے جانے والوں کو دیکھ رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسرے سے ملے گا تو کہے گا: کیا تم نے کچھ پیا؟ تو وہ کہے گا: ہائے پیاس!۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارے وہم وخیال میں بھی یہ نہ آئے کہ حوض اسی سطح زمین پر ہو گا بلکہ حوض اس تبدیل کردہ زمین پر ہو گا جو چاندی کی طرح سفید ہو گی، اس پر نہ تو کبھی خون بہایا گیا ہو گا اور نہ ہی کسی پر ظلم کیا گیا ہو گا۔

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، ۶/ ۲۰۹، بتغیر، عن جابر بن عبد اللہ

حوضِ کوثر پہلے ہے یا میزانِ عمل؟

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں اختلاف ہے کہ میزان پہلے قائم ہوگا یا حوضِ کوثر پر حاضری پہلے ہوگی۔ حضرت سیِّدُنا ابو الحسن قابسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”صحیح یہ ہے کہ حوض میزان سے پہلے ہوگا۔“ (مصنف فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی روایت جو ابھی ذکر کی گئی ہے وہ بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔

محاسبہ پہلے اور اعمال کا وزن بعد میں ہوگا:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور مقام پر بیان کرتے ہیں کہ علما فرماتے ہیں: جب حساب ہو چکے گا تو پھر اعمال تولے جائیں گے کیونکہ اعمال کا وزن کیا جانا بدلہ دینے کے لئے ہوگا، لہٰذا مناسب یہی ہے کہ یہ محاسبہ کے بعد ہو اس لئے کہ محاسبہ اعمال کو ثابت کرنے کے لئے ہوگا اور وزن اعمال کی مقدار کے اظہار کے لئے ہوگا تاکہ وزن کے حساب سے بندے کو اس کے اعمال کی جزا دی جائے۔ اس سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ حساب میزان سے پہلے ہوگا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حساب سے مراد سوال ہے، یہی وجہ ہے کہ بلا حساب جنت میں داخل ہونے والوں کے لئے میزان قائم نہیں کیا جائے گا، میزان مؤمنین میں سے باقی رہ جانے والوں (کو اعمال کے اعتبار سے جزا دینے) کے لئے قائم ہوگا۔

پھر کافروں کو جہنم میں ڈالنے کی ابتدا ہوگی جیسا کہ اس بارے میں علامہ ابن برجان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام گزر چکا اور اس بارے میں آیات واحادیث بھی آئیں گی، حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے درپے نہیں ہوئے کہ میزان پہلے ہوگا یا پل صراط، البتہ آپ نے اور سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ”بعث“ (محشر کے دن اٹھائے جانے) کے بیان میں جو کلام کیا ہے وہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ میزان پل صراط سے پہلے ہے کیونکہ ان دونوں حضرات نے میزان سے تعلق رکھنے والے کتاب کے ابواب پل صراط کے ابواب سے پہلے ذکر کئے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیگر علما کا جو کلام نقل کیا ہے اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ”حساب کتاب پل صراط سے پہلے ہوگا۔“ جبکہ حضرت سیِّدُنا ابنِ الربیع کلاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ”حساب کتاب پل پر ہوگا۔“

کیا پل صراط دو ہوں گے؟

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مقام پر فرمایا: آخرت میں پل صراط دو ہوں گے، ایک پر سے تمام اہلِ محشر بھاری و ہلکی تول والے سب گزریں گے سوائے ان کے جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے یا جنہیں آگ کی گردن اچک لے گی، اس بڑے پل کو وہی مؤمنین طے کر سکیں گے جن کے بارے میں علمِ الٰہی میں ہوگا کہ مظالم کا بدلہ لئے جانے کے باوجود ان کی نیکیاں کم نہ ہوں گی، انہیں دوسرے پل پر روک لیا جائے گا جو خاص انہیں کے لئے ہوگا، ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا کیونکہ انہوں نے جہنم کی پشت پر رکھے اس پل کو عبور کر لیا جس سے بھاری بوجھ والے اور (علم الٰہی کے مطابق) بدلے میں نیکیاں دینے کے بعد جن کے گناہ بڑھ جائیں گے، گر رہے ہوں گے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ "جنتیوں کو جنت و جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور ان کی ملکیت میں جو زائد مال تھا اس کے بارے میں ان سے سوال ہوگا۔"[1]

پس حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کلام (کہ حساب کتاب پل صراط سے پہلے ہوگا) سے مراد یہ ہے کہ پہلے پل صراط کو عبور کرنے سے پہلے حساب ہوگا اور دوسرے (کلام کہ حساب کتاب پل پر ہوگا) سے مراد وہ پل ہے جو خاص مظالم کے بدلے کے لئے (گناہ گار مسلمانوں کے لئے) ہوگا۔ جبکہ اہل جنت کے بارے میں حضرت نے جو حدیث بیان کی ہے وہ اس کے خلاف کا تقاضا کرتی ہے۔

پھر "بحر الکلام" میں حضرت سیِّدُنا امام نسفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام نظر سے گزرا، آپ فرماتے ہیں: "اگر یہ کہا جائے کہ حساب کہاں ہوگا؟ اور میزان کہاں قائم ہوگا؟ تو میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ "پل صراط پر ہوگا وہیں ہر ایک کی نیکیاں اور برائیاں تولی جائیں گی، جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں چلا جائے گا اور جو بدبخت ہوگا وہ جہنم میں گر جائے گا۔" امام نسفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ کلام اس کے برخلاف ہے جو میں نے سمجھا ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام ابن حجر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "**فتح الباری شرح بخاری**" میں لکھتے ہیں: زائد مال کا حساب لینے کے

---

[1] ...بخاری، کتاب الرقاق، باب القصاص یوم القیامۃ، ۴/۲۵۶، حدیث: ۶۵۳۵، بتغیر

عمدۃ القاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، ۴/۶۱۳، تحت الحدیث: ۸۴۳، بتغیر

لئے مال داروں کو اس پل پر روک لیا جائے گا جہاں مظلوموں کو ظالموں کی نیکیاں دلائی جائیں گی اور یہ پل صراط کو عبور کرنے کے بعد ہو گا۔

اعمال کا وزن کب ہو گا؟ اس بارے میں سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کوئی بحث نہیں کی، البتہ احادیثِ مبارکہ میں ہے کہ "جب اللہ پاک لوگوں کو پل صراط سے گزارنے کا ارادہ فرمائے گا تو اس وقت ان کے اعمال کو تولا جائے گا۔" جہاں تک نامۂ اعمال دیئے جانے کا تعلق ہے تو یہ میزان اور حساب سے پہلے دیئے جائیں گے۔ حضرت سیِّدُنا امام نسفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ(۷) فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًاۙ(۸) (پ۳۰، الانشقاق: ۷، ۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔

کی تفسیر میں یہی قول نقل کیا ہے۔ نیز حدیث لقیط (حضرت سیِّدُنا لقیط بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی مروی روایت) میں ہے کہ چہروں کا روشن و سیاہ ہونا پل صراط سے پہلے ہو گا۔[1]

باب نمبر 41:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّاۚ(۶۸) ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِیًّاۚ(۶۹) ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِیًّا(۷۰)

(پ۱۶، مریم: ۶۸تا۷۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم انھیں اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے اور انھیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہو گا پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

[1] ... مسند احمد، مسند المدنیین، ۵/ ۴۷۴، حدیث: ۱۶۲۰۶، ملتقطاً

وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا (پ۲۵، الجاثیۃ: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے اور ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔

﴾556﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ پہلی آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک گروہ کا حشر دوسرے پر کیا جائے گا حتّٰی کہ آگے پیچھے جب ان کی گنتی پوری ہو جائے گی تو پھر بڑے بڑے مجرموں سے حشر کی ابتدا ہو گی، پھر آپ نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ (پ۱۶، مریم: ۶۸ تا ۷۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم انھیں اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے اور انھیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہو گا پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں۔

﴾557﴿... حضرت سیِّدُنا ابو اَحْوَص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مذکورہ آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سب سے پہلے بڑے بڑے مجرموں سے حشر کی ابتدا کی جائے گی۔

﴾558﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن باباہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گویا میں تم لوگوں کو جہنم کے قریب ایک اونچی جگہ پر زانوں کے بل جھکے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔[1]

پھر حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا (پ۲۵، الجاثیۃ: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے اور ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔

﴾559﴿... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے آیت طیبہ "ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ" کی تفسیر "مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ" سے اور "اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا" میں مذکور لفظ "عِتِيًّا" کی تفسیر "كُفْرًا" سے کی ہے (یعنی پھر ہم ہر امت میں سے اسے نکالیں گے جو کفر میں رحمٰن عَزَّوَجَلَّ پر سب سے زیادہ بے باک ہو گا)۔

[1] ...حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷/ ۳۵۰، حدیث: ۱۰۸۱۰

ہر سو میں سے ننانوے جہنمی:

﴿560﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو بلایا جائے گا، آپ کی اولاد کو آپ کا دیدار کروا کر کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: میں حاضر ہوں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اپنی اولاد میں سے جہنمی گروہ کو نکالو۔ وہ عرض کریں گے: اے ربِّ کریم! کتنوں کو نکالوں؟ ارشاد فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے۔ یہ سن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب ہم میں سے ہر سو سے ننانوے کو نکال لیا جائے گا تو کون باقی رہے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت دیگر امتوں میں ایسے ہے جیسے سیاہ بیل میں سفید بال۔[1]

﴿561﴾... سیِّدُنا امام ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت سب سے پہلے (مذکورہ) معاملہ ہو گا۔

﴿562﴾... حضرت سیِّدُنا امام بخاری اور حضرت سیِّدُنا امام مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے اسی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے جو باب ”زلزلۃ الساعۃ“ میں گزر چکی ہے۔

ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی:

﴿563﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مقدسہ:

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ① (پ۱۷، الحج: ۱) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

نازل ہوئی، اس وقت رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں تھے، آپ نے بلند آواز سے اس کی تلاوت فرمائی حتّٰی کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہو گا؟ یہ وہ دن ہو گا جس میں اللہ کریم حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمائے گا: اے آدم! کھڑے ہو جاؤ اور ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمیوں کو الگ کرو۔ یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: درستی پر رہو اور قرب حاصل کرو اور جنت کی خوشخبری پالو! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم لوگوں میں یوں ہو گے جیسے اونٹ کے پہلو میں سیاہ مسّا یا چوپائے کی

[1]... بخاری، کتاب الرقاق، باب: کیف الحشر، ۴/ ۲۵۴، حدیث: ۶۵۲۹

کہنی میں سیاہ داغ، بے شک تمہارے ساتھ دو مخلوق ایسی بھی ہیں کہ وہ جس کے ساتھ بھی ہوں اس میں اضافے کا سبب بنتی ہیں وہ یاجوج وماجوج ہیں اور کفر کے سبب ہلاکت میں پڑنے والے جن اور انسان بھی ہوں گے۔[1]

﴿564﴾... حضرت سیِّدُنا امام حاکم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بھی اسی کی مثل حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت نقل کی ہے۔[2]

﴿565﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ① (پ۱۷، الحج: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو وہ کون سا دن ہو گا؟ صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہو گا جس میں اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے آدم! کھڑے ہو جاؤ اور جہنمی گروہ کو الگ کرو۔ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام عرض کریں گے: اے ربِّ کریم! کتنوں میں سے کتنے؟ ارشاد ہو گا: ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم کی طرف اور ایک جنت کی طرف۔ لوگوں پر یہ بات گراں گزری تو ربّ کے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں آدھے تم ہو گے۔ لوگ خوش ہو گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: (رضائے الٰہی کے حصول کے لئے نیک) عمل کرو اور (جنت کی) خوشخبری پالو۔ بے شک تم ان دو مخلوقوں کے درمیان ہو گے کہ وہ جس کے ساتھ بھی ہوں انہیں کی کثرت ہو وہ یاجوج وماجوج ہیں اور تم دیگر امتوں میں یوں ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں سیاہ مسّا یا چوپائے کی کہنی میں سیاہ داغ۔ بے شک میری امت ہزار میں ایک جز ہو گی۔[3]

﴿566﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ پاک نے جس بھی قوم کی طرف کسی نبی کو مبعوث فرمایا پھر اس کی روح قبض

[1] ...ابن حبان، كتاب اخباره عن مناقب الصحابة... الخ، باب اخباره صلى الله عليه وسلم عن البعث... الخ، ۸/ ۲۲۴، حدیث: ۷۳۱۰

[2] ...مستدرک، كتاب التفسير، قراءات النبی صلى الله عليه وسلم... الخ، ۲/ ۶۰۹، حدیث: ۲۹۷۱

[3] ...مستدرک، كتاب الاهوال، باب قال النبی صلى الله عليه وسلم: ارجو ان تكونوا شطر اهل الجنة، ۵/ ۷۸۵، حدیث: ۸۷۳۸

فرمائی تو اس کے بعد ایک زمانہ رکھا، اس زمانے کے لوگوں سے وہ جہنم کو بھرے گا۔[1]

آنکھ، کان اور زبان والی گردن:

﴾567﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت آگ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتی ہو گی، دو کان ہوں گے جن سے سنتی ہو گی اور ایک زبان ہو گی جس سے بولے گی، وہ کہے گی: بے شک مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے: (۱)... ہر سرکش ظالم پر (۲)... ہر اس شخص پر جو اللہ کریم کے ساتھ کسی کو پوجے اور (۳)... (جاندار کی) تصویر بنانے والوں پر۔[2]

کیا بروزِ قیامت محب محبوب کو یاد رکھے گا؟

﴾568﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا بروزِ قیامت محب محبوب کو یاد رکھے گا؟ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! سوائے تین مقامات کے (وہ یہ ہیں): (۱)... میزان کے پاس حتّٰی کہ تول کے بھاری اور ہلکا ہونے کو جان لے، اس وقت اسے اپنے سوا کوئی یاد نہ رہے گا (۲)... نامۂ اعمال کی تقسیم کے وقت کہ دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ اور (۳)... جہنم سے گردن کے نکلنے کے وقت جو لوگوں کو گھیرے ہوئے اور ان پر غضبناک ہو گی، وہ بولے گی: مجھے تین طرح کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے: (۱)... جو ربِّ کریم کے ساتھ کسی دوسرے کی پوجا کرتا تھا (۲)... جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا تھا اور (۳)... ہر سرکش ظالم پر۔ پھر وہ انہیں اپنے شکنجے میں لے کر سختیوں میں پھینک دے گی۔[3]

آگ کے شوہر:

﴾569﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

1... مسند بزار، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱۱/ ۲۲۳، حدیث: ۴۹۹۱

2... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء فی صفۃ النار، ۴/ ۲۵۹، حدیث: ۲۵۸۳

3... مسند احمد، مسند الصدیقۃ عائشۃ بنت الصدیق، ۹/ ۴۱۵، حدیث: ۲۴۸۴۷

اِرشاد فرماتے سنا: بروزِ قیامت **اللہ** پاک جب لوگوں کو ایک ہموار و کشادہ جگہ میں جمع فرمائے گا تو ایک آگ نکلے گی جو لپٹیں مار رہی ہو گی اور اس پر مامور فرشتے اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہے گی: اپنے ربِّ کریم کی عزت کی قسم! تم میرے اور میرے شوہروں کے درمیان سے ہٹو گے یا میں ایک گردن کی صورت اختیار کر کے لوگوں پر چھا جاؤں۔ فرشتے کہیں گے: تیرے شوہر کون ہیں؟ تو وہ کہے گی: ہر متکبر و جابر شخص۔ چنانچہ اپنی زبان نکال کر انہیں لوگوں کے درمیان سے اچک کر اپنے اندر لے لے گی اور پیچھے ہو جائے گی۔ پھر آئے گی اور لپٹیں مارے گی، فرشتے اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہے گی: اپنے ربِّ کریم کی عزت کی قسم! تم میرے اور میرے شوہروں کے درمیان سے ہٹ جاؤ یا میں ایک گردن بن کر لوگوں پر سوار ہو جاؤں۔ فرشتے کہیں گے: تیرے شوہر کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر اتراتا فخر کرتا۔ چنانچہ وہ انہیں لوگوں کے درمیان سے اچک کر اپنے اندر لے لے گی اور پیچھے ہٹ جائے گی۔ پھر آئے گی اور اس کا بعض حصہ بعض پر سوار ہو گا، فرشتے اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہے گی: تم میرے اور میرے شوہروں کے درمیان سے ہٹ جاؤ یا میں ایک گردن کی صورت اختیار کر کے لوگوں پر چھا جاؤں۔ فرشتے کہیں گے: تیرے شوہر کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر اتراتا بڑائی مارنے والا۔ چنانچہ وہ انہیں اپنی زبان سے اچک کر اپنے اندر لے لے گی اور پیچھے ہو جائے گی اور **اللہ** پاک بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔[1]

﴿570﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت جہنم سے ایک گردن نکلے گی، جو تیز و طرار اور فصیح زبان سے کلام کرے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گی اور ایک زبان ہو گی جس سے بات کرے گی، وہ کہے گی: مجھے **اللہ** کریم کے سوا کسی کو معبود بنانے والے، ہر سرکش ظالم اور کسی جان کو ناحق قتل کرنے والے کے متعلق حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ ان (تین قسم کے لوگوں) کو دیگر تمام لوگوں سے 500 سال پہلے (جہنم میں) لے جائے گی۔[2]

اصحابِ کرم کے لیے تین ندائیں:

﴿571﴾... سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو زمین کو چمڑے کی

---

1 ...مسند ابی یعلیٰ، من مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ۴۸۳، حدیث: ۱۱۴۰

2 ...معجم اوسط، ۳/ ۹۷، حدیث: ۳۹۸۱۔ کتاب الفتن ویلیہ جزء حنبل بن اسحاق، ص ۲۴۴، حدیث: ۶۴

طرح پھیلا دیا جائے گا اور اس کی وسعت میں اتنا اتنا اضافہ کر دیا جائے گا اور تمام مخلوقات جن وانس کو اس کشادہ وہموار جگہ میں جمع کیا جائے گا، اس دن آسمانِ دنیا کو خالی کر کے اس کے رہنے والوں کو سطح زمین پر لایا جائے گا، ان کی تعداد جن وانس سے دگنی ہوگی، جب وہ زمین پر پھیل جائیں گے تو اہل زمین گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئیں گے اور پوچھیں گے: کیا تم میں ہمارا ربّ ہے؟ وہ ان کی اس بات سے ڈر جائیں گے اور کہیں گے: پاکی ہے ہمارے ربِّ کریم کو وہ ہم میں نہیں، وہ اپنی شایانِ شان تجلی فرمانے والا ہے۔ پھر دوسرے آسمان کو خالی کیا جائے گا، اس کے رہنے والے پہلے آسمان اور زمین پر رہنے والوں سے دگنے ہوں گے۔ جب وہ زمین پر پھیل جائیں گے تو اہل زمین گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئیں گے اور پوچھیں گے: کیا تم میں ہمارا رب ہے؟ وہ ان کی یہ بات سن ڈر جائیں گے اور کہیں گے: پاکی ہے ہمارے ربِّ کریم کو وہ ہم میں نہیں، وہ اپنی شایانِ شان تجلی فرمانے والا ہے۔ پھر یکے بعد دیگرے آسمانوں کو خالی کیا جائے گا اور ہر اوپر والے آسمان کے رہنے والے تعداد میں نیچے والے آسمان اور زمین کے رہنے والوں سے دگنے ہوں گے۔ جب وہ زمین میں پھیل جائیں گے تو اہلِ زمین گھبراہٹ وخوف کے عالَم میں ان کے پاس آکر وہی سوال کریں گے وہ بھی وہی جواب دیں گے جو اگلوں نے دیا تھا، حتّٰی کہ ساتویں آسمان کو خالی کیا جائے گا، اس کے رہنے والوں کی تعداد چھٹے آسمان اور زمین میں رہنے والوں کی تعداد سے دگنی ہو گی، پھر اللہ پاک اپنی شایانِ شان تجلی فرمائے گا، اُمّتیں صف بصف آئیں گی اور ایک منادی پکارے گا: عنقریب آج لوگ جان لیں گے کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ (پھر فرمایا جائے گا:) ہر حال میں حمدِ الٰہی بجالانے والے کھڑے ہو جائیں۔ وہ کھڑے ہو کر جنت کی طرف چل دیں گے۔ منادی پھر پکارے گا: عنقریب آج لوگ جان لیں گے کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا رہتی تھیں، جو ڈرتے اور امید کرتے ہوئے اپنے ربِّ کریم کو پکارتے تھے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے تھے۔ پس وہ کھڑے ہو کر جنت کی طرف چل دیں گے۔ منادی تیسری بار پکارے گا: عنقریب آج لوگ جان لیں گے کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ جنہیں کوئی تجارت اور سودا اللہ کریم کو یاد کرنے، نماز قائم رکھنے اور زکوۃ دینے سے غافل نہیں کرتا تھا، انہیں اس دن کا خوف تھا جس میں آنکھیں اور دل پلٹ جائیں گے۔ وہ لوگ کھڑے ہو کر جنت کی طرف چل دیں گے۔ جب ان تین قسم کے افراد کا معاملہ ہو چکے گا تو پھر جہنم سے ایک گردن نکل کر مخلوق کی طرف متوجہ

ہو گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی اور ایک فصیح زبان ہو گی، وہ کہے گی: مجھے تم میں سے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے: (۱)...ہر سرکش ظالم پر۔ چنانچہ وہ انہیں صفوں میں سے ایسے اچک لے گی جیسے پرندہ تل کے بیج کو اچک لیتا ہے اور انہیں جہنم میں لے جائے گی، پھر نکل کر کہے گی: مجھے تم میں سے اس پر مسلط کیا گیا ہے جو اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دیتا تھا۔ چنانچہ وہ انہیں بھی ایسے اچک لے گی جیسے پرندہ تل کا بیج اچک لیتا ہے اور انہیں بھی جہنم میں لے جائے گی۔ پھر تیسری بار نکل کر کہے گی: مجھے (جاندار کی) تصاویر بنانے والوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ پس انہیں بھی صفوں میں سے ایسے اچک لے گی جیسے پرندہ تل کا بیج اچک لیتا ہے اور انہیں بھی جہنم میں پہنچا دے گی۔ جب ان تین قسم کے (جنتی) اور تین قسم کے (جہنمی) لوگوں کا فیصلہ ہو چکے گا تو پھر نامۂ اعمال کو پھیلایا جائے گا اور میزان رکھا جائے گا اور مخلوق کو حساب کے لئے بلایا جائے گا۔[1]

روزِ محشر عزت و بزرگی والے:

﴿572﴾... حضرت سیِّدُنا رَبِیعہ جُرَشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بروزِ قیامت ربِّ کریم تمام مخلوق کو ایک ہموار و کشادہ جگہ میں جمع فرمائے گا، جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ وہاں رہیں گے، پھر ایک منادی پکارے گا: عنقریب اہل محشر جان لیں گے کہ آج عزت و بزرگی کس کے لئے ہے؟ (پھر فرمایا جائے گا:) وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا رہتی تھیں۔ پس تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے۔ پھر جب تک اللہ کریم چاہے گا منادی خاموش رہے گا پھر دوبارہ ندا دے گا: عنقریب اہلِ محشر جان لیں گے کہ آج عزت و بزرگی کس کے لئے ہے؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنہیں کوئی تجارت اور سودا ربِّ کریم کی یاد سے غافل نہیں کرتا تھا۔ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، یہ پہلوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ پھر جب تک اللہ پاک چاہے گا منادی خاموش رہے گا، پھر پکارے گا: عنقریب اہلِ محشر جان لیں گے کہ آج عزت و بزرگی کس کے لئے ہے؟ ہر حال میں حمدِ الٰہی بجالانے والے کھڑے ہو جائیں۔ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور یہ پہلے والوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔[2]

---

1 ...مسند حارث، کتاب البعث، باب کیف البعث، ۲/ ۱۰۰۱، حدیث: ۱۱۲۲۔ تفسیر طبری، پ۳۰، الفجر، تحت الآیۃ: ۲۲، ۱۲/ ۵۷۶

2 ...مسند عبد بن حمید، من حدیث اسماء بنت یزید، ۱/ ۴۵۷، حدیث: ۱۵۸۱، بتغیر قلیل

شعب الایمان، کتاب الصلاۃ، تحسین الصلاۃ...الخ، ۳/ ۱۶۹، حدیث: ۳۲۴۵

باب نمبر42:

فرمانِ باری تعالٰی کی تفسیر

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

(پ۷، الانعام: ۲۷، ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے تھے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

دوزخ میں کس کو ڈالا جائے گا؟

﴿573﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ پاک بروزِ قیامت حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے تین باتوں کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمائے گا: اے آدم! اگر میں نے جھٹلانے والوں پر لعنت نہ کی ہوتی، جھوٹ اور وعدہ خلافی کو ناپسند نہ رکھا ہوتا اور اس پر وعید بیان نہ کی ہوتی تو آج تیری اولاد کو اپنے تیار کردہ سخت عذاب سے بچا کر ان پر رحم فرماتا لیکن میری طرف سے یہ بات طے ہو چکی کہ اگر میرے رسولوں کو جھٹلایا گیا اور میرے حکم کی نافرمانی کی گئی تو میں ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دوں گا۔ (پھر) اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے آدم! بے شک میں جہنم میں ایسے شخص کو ہی داخل کروں گا اور اسے ہی عذاب دوں گا جس کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اگر اسے دوبارہ دنیا میں بھیج دوں تو وہ اس سے بڑی بُرائی کی طرف لوٹے گا جس میں وہ پہلے تھا پھر نہ تو رجوع کرے گا اور نہ ہی توبہ۔ (پھر) ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: اے آدم! میں نے تجھے اپنے اور تیری اولاد کے درمیان حَکَم بنایا ہے، تم میزان کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور دیکھو ان کے اعمال جو تمہارے سامنے بلند کئے جا رہے ہیں، پس جس کی نیکیاں برائیوں پر ذرّہ برابر بھی غالب ہوں اس کے لئے جنت ہے حتّٰی کہ تم جان لو میں نے ان میں سے جہنم

میں اسے ہی ڈالا ہے جو ظالم ہے۔[1]

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا۔ایک روایت میں ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے لئے اہلِ زمین کو عذاب دینا آسان ہے۔(کافر سے فرمایا جائے گا:) تیرا کیا خیال ہے کہ اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو کیا تو اسے اپنے فدیہ میں دے دیتا۔وہ کہے گا: ہاں۔تو اس سے کہا جائے گا: جب تو آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں تھا تو اس وقت تجھ سے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا لیکن تو نے یہ بات نہیں مانی۔[2]

اللہ پاک سے جھگڑنے والے:

﴿2﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو منادی پکارے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جھگڑا کرنے والے کھڑے ہو جائیں اور وہ قدریہ[3] ہیں۔

باب نمبر 43: اللہ پاک کا میدان محشر میں مسلمانوں کے لئے تجلی فرمانے اور امتحان لینے کا بیان

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ (پ۲۹، القلم: ۴۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنیٰ اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بلائے جائیں گے۔

آخری جنتی:

﴿574﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں

1... معجم صغیر، ۲/ ۳۱، حدیث: ۸۵۶

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۶۵۳۸

3... ایک فرقہ جو تقدیر کا انکار کرتا ہے۔(شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب اثبات القدر، ۱/ ۱۵۴)

عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے؟ تو رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تم کچھ دشواری محسوس کرتے ہو؟ عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بالکل نہیں۔ ارشاد فرمایا: بادل نہ ہوں تو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کچھ دشواری ہوتی ہے؟ عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں۔ ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تم اللہ پاک کا دیدار بھی اسی طرح کروگے۔ اللہ کریم قیامت کے دن لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمائے گا: دنیا میں جو جس کی پوجا کرتا تھا وہ اسی کے ساتھ ہولے۔ چنانچہ سورج کے پجاری سورج کے، چاند کے پجاری چاند کے اور بتوں کے پجاری بتوں کے پیچھے ہولیں گے۔ یہ اُمّت رہ جائے گی ان میں منافق بھی ہوں گے۔ ربِّ کریم ان کے لئے اس شان کے علاوہ ظہور فرما کر جسے وہ پہچانتے تھے ارشاد فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا مقام ہے، یہاں تک کہ ہمارا ربِّ کریم یہاں اپنی شایانِ شان ظہور فرمائے گا، جب وہ ظہور فرمائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ کریم ایسی شان کے ساتھ ظہور فرما کر جسے وہ پہچانتے تھے ارشاد فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: ہاں! تو ہمارا رب ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ربِّ کریم کی پیروی کریں گے۔ پھر دوزخ کی پشت پر پل بچھایا جائے گا۔

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں اور میری امت اس پل پر سے گزریں گے، اس دن رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کے علاوہ کوئی بات نہ کر سکے گا اور ان کی بھی یہی صدا ہوگی: اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے اللہ! سلامتی سے گزار دے، سلامتی سے پار لگا۔ پل صراط پر سعدان (نامی جھاڑی) کے کانٹوں کی مثل آنکڑے ہوں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض کی: جی ہاں، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ارشاد فرمایا: (پل صراط پر نصب) آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی مثل ہوں گے، وہ کتنے بڑے ہوں گے یہ اللہ پاک ہی جانتا ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے، بعض اپنے (بُرے) اعمال کے سبب ہلاک ہوجائیں گے اور بعض (کے جسم) رائی کے دانے کی مثل کٹ جائیں گے پھر نجات پاجائیں گے۔ جب اللہ کریم بندوں کے درمیان فیصلہ فرماچکے گا اور "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی گواہی دینے والوں کو دوزخ سے نکالنے کا ارادہ

فرمائے گا تو فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا کہ انہیں جہنم سے نکالو۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ ربِّ کریم نے آگ پر حرام کیا ہے کہ وہ ابن آدم کے سجدوں کے آثار کو کھائے۔ فرشتے انہیں نکالیں گے وہ جل کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے، ان پر پانی ڈالا جائے جسے آبِ حیات کہا جاتا ہے تو اس سے وہ ایسے (تروتازہ ہوں) اُگیں گے جیسے سیلابی زمین میں دانہ اُگتا ہے۔ صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا جو اپنا چہرہ جہنم کی طرف کئے ہو گا، یہ سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا، وہ کہے گا: اے ربِّ کریم! اس کی بدبو نے مجھے ہلاک کر دیا اور تیزی نے جلا دیا ہے، پس میرا چہرہ دوزخ سے پھیر دے، وہ اللہ پاک سے عرض کرتا رہے گا۔ وہ ارشاد فرمائے گا: اگر تمہیں یہ عطا کر دیا گیا تو یقیناً تم اس کے علاوہ اور سوال کرو گے۔ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا۔ پس اللہ کریم اس کا چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے دروازۂ جنت کے قریب کر دے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تو نے پکا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو کوئی اور سوال نہیں کرے گا۔ اے ابن آدم! تیرے لئے خرابی ہو تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ چنانچہ وہ عرض کرتا رہے گا، اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اگر میں تجھے یہ عطا کر دوں یقیناً تو مجھ سے مزید سوال کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا۔ پس سوال نہ کرنے کے عہد و پیمان کے بعد اسے جنت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنتی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر ربِّ کریم اسے خاموش رکھنا چاہے گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! تیری خرابی ہو، کیا تو نے پختہ ارادہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے پھر کوئی سوال نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! اپنی مخلوق میں تو مجھے سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا۔ پس وہ عرض کرتا رہے گا، اللہ پاک خوش ہو گا، جب اللہ کریم اس سے خوش ہو گا تو اسے جنت میں داخلے کی اجازت عطا فرما دے گا۔ جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: تمنا کرو۔ وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرے گا تو کہا جائے گا: مزید تمنائیں کرو۔ وہ تمنا کرے گا حتّٰی کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ ربِّ کریم اس سے ارشاد فرمائے گا: تیرے لئے یہ ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: یہ جنت میں جانے والا سب سے آخری شخص ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان کے برابر میں بیٹھے تھے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بیان کردہ روایت میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ کیا یہاں تک کہ جب وہ یہاں تک پہنچے "تیرے لئے یہ ہے اوراس کے ساتھ اس کی مثل اور" تو حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے تو ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ "تیرے لئے یہ ہے اور اس کی مثل 10اور"۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تیرے لئے یہ ہے اوراس کے ساتھ اس کی مثل اور۔"[1]

موت کی موت:

﴿575﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ پاک تمام لوگوں کو ایک کشادہ وہموار جگہ میں جمع فرمائے گا، پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمائے گا: "ہر شخص اس کے پیچھے کیوں نہیں جاتا جسے پوجتا تھا، پھر صَلیب کے پجاریوں کے لئے صلیب کی صورت، تصاویر (بت) پوجنے والوں کے لیے تصاویر کی صورت، آگ کے پجاریوں کے لیے آگ کی صورت بنادی جائے گی۔" پس جو جسے پوجتا تھا اس کے پیچھے ہولے گا۔ صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے، اللہ پاک ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمائے گا: "تم لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں جاتے؟" وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کریم کی پناہ چاہتے ہیں، ہم تجھ سے ربِّ کریم کی پناہ میں آتے ہیں۔ ہمارا ربّ اللہ ہے، ہم یہیں ٹھہرے رہیں گے جب تک اپنے ربِّ کریم کا دیدار نہ کرلیں، وہ انہیں حکم دے گا اور ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ پھر اپنی شایانِ شان مخفی ہوجائے گا پھر متوجہ ہو کر ارشاد فرمائے گا: "تم دیگر لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں گئے؟" وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ پاک کی پناہ میں آتے ہیں، ہم تجھ سے اللہ کریم کی پناہ چاہتے ہیں۔ ہمارا رب اللہ ہے، ہم یہیں ٹھہرے رہیں گے جب تک اپنے ربِّ کریم کا دیدار نہ کرلیں، وہ انہیں حکم دے گا اور ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم ربِّ کریم کا دیدار کریں گے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا چودھویں شب کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۶۵۷۳

کچھ دشواری ہوتی ہے؟'' عرض کی: نہیں، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!۔ ارشاد فرمایا: ''اس گھڑی ربِّ کریم کے دیدار میں بھی تم دشواری محسوس نہیں کروگے۔'' پھر مخفی ہو جائے گا، پھر ظہور فرمائے گا اور مسلمانوں کو اپنی معرفت عطا فرما کر ارشاد فرمائے گا: ''میں تمہارا رب ہوں میری اطاعت کرو۔''

چنانچہ مسلمان کھڑے ہوں گے اور پل صراط رکھا جائے گا، وہ پل صراط کو عمدہ گھوڑوں اور اونٹوں کی رفتار سے عبور کر لیں گے، پل صراط پر ان کی دعا یہ ہو گی: ''سَلِّم! سَلِّم یعنی سلامتی سے اتار! سلامتی سے پار لگا!'' صرف جہنمی باقی رہ جائیں گے، ان میں سے ایک فوج جہنم ڈالی جائے گی اور پوچھا جائے گا: ''کیا تو بھر گئی؟'' عرض کرے گی: کچھ اور زیادہ ہے۔ پھر ایک اور فوج ڈال کر پوچھا جائے گا: ''کیا تو بھر گئی؟'' وہ عرض کرے گی: کچھ اور زیادہ ہے۔ جب تمام جہنمی جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو اللہ پاک اس میں اپنا قدم (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) رکھ دے گا، اس کا بعض بعض کی طرف سمٹ جائے گا، پھر ارشاد فرمائے گا: ''کافی ہے۔'' وہ عرض کرے گا: ''بس! بس!'' جب اللہ کریم جنتیوں کو جنت اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل فرما چکے گا تو پھر موت کو گھسیٹ کر لایا جائے گا اور اسے جنت و دوزخ کے درمیان ایک دیوار پر کھڑا کیا جائے گا، پھر جنتیوں کو پکارا جائے گا تو وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے، جہنمیوں کو پکارا جائے گا تو وہ شفاعت کی امید پر خوشی خوشی جھانکیں گے۔ جنتیوں اور جہنمیوں سے کہا جائے گا: کیا اسے پہچانتے ہو۔ وہ کہیں گے: یہ وہی ہے، وہی ہے۔ ہم نے اسے پہچان لیا، یہ موت ہے جو ہم پر مسلط کی گئی تھی۔ چنانچہ جنت و دوزخ کے درمیان دیوار پر لٹا کر اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر فرمایا جائے گا: اے جنتیو! اب (جنت میں) ہمیشگی ہے کبھی موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب (جہنم میں) ہمیشگی ہے کبھی موت نہیں آئے گی۔[1]

ربِّ کریم کے آزادہ کردہ:

﴿576﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا قیامت کے دن ہم اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا عین دوپہر میں جب آسمان صاف شفاف ہوتا ہے سورج کو دیکھنے میں تمہیں کچھ

1... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی خلود... الخ، ۴/ ۲۵۱، حدیث: ۲۵۶۶

دشواری ہوتی ہے؟ہم نے عرض کی: نہیں۔ارشاد فرمایا:خوشگوار موسم میں جب مَطْلَع ابر آلود نہ ہو تو کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کچھ دشواری محسوس ہوتی ہے؟ہم نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: بے شک جیسے سورج و چاند کو دیکھنے میں تمہیں دشواری نہیں ہوتی ایسے ہی اس دن اپنے ربِّ کریم کے دیدار میں تمہیں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ پھر ارشاد فرمایا:جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی پکارے گا:ہر قوم اس کے ساتھ ہو لے جسے وہ پوجتی تھی۔ پس صلیب کو پوجنے والے صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری بتوں کے ساتھ، (الغرض) ہر عابد اپنے خود ساختہ معبود کے ساتھ ہو لے گا حتّٰی کہ سب کے سب جہنم میں گر پڑیں گے، صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے،ان میں نیکوکار و بدکار سب ہوں گے اور کچھ اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ پھر جہنم کو لایا جائے گا، وہ سراب کی مانند ہو گی اس کا بعض حصہ بعض کو روند رہا ہو گا، پھر یہود کو بلا کر پوچھا جائے گا:تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟وہ کہیں گے:اللہ کے بیٹے حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کو پوجتے تھے۔ کہا جائے گا:تم جھوٹے ہو اللہ پاک کی نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی بچہ۔پوچھا جائے گا: تم کیا چاہتے ہو؟وہ کہیں گے:ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمیں سیراب فرما دے۔ ان سے کہا جائے گا:تم جاتے کیوں نہیں (جاؤ پی لو)؟وہ جہنم کو پانی سمجھ کر پینے کے لئے جائیں گے تو اس میں گر پڑیں گے۔پھر عیسائیوں کو بلا کر پوچھا جائے گا:تم کسے پوجتے تھے؟وہ کہیں گے:ہم اللہ کے بیٹے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا:تم جھوٹے ہو اللہ کریم کی نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی بچہ۔ پوچھا جائے گا:تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے:ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمیں سیراب کر دے۔کہا جائے گا:تم جاتے کیوں نہیں(جاؤ پی لو!)؟ وہ بھی جہنم کو پانی سمجھ کر پینے کے لئے جائیں گے تو اس میں گر پڑیں گے۔ اب صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و گناہ گار رہ جائیں گے، پھر اللہ پاک ہمارے سامنے اس صورت کے علاوہ میں ظہور فرما کر جس میں ہم نے پہلی بار اس کا دیدار کیا تھا ارشاد فرمائے گا:اے لوگو!ہر امت اپنے معبود کے ساتھ جاچکی ہے صرف تم باقی ہو۔اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے علاوہ کوئی کلام نہ کرے گا، وہ کہیں گے:ہم دنیا میں لوگوں سے جدا رہتے تھے حالانکہ ہمیں ان سے کام پڑتا تھا، ہر امت اس کے ساتھ جاچکی ہے جس کی وہ عبادت کرتی تھی، ہم یہاں اس کے منتظر ہیں جس کی ہم عبادت کرتے تھے۔ارشاد فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔وہ

کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ ارشاد فرمائے گا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس سے تم اسے پہچان لوگے۔ تو وہ کہیں گے: (ہاں! وہ نشانی) ساق ہے۔ چنانچہ وہ (اپنی شایانِ شان) ساق ظاہر فرمائے گا تو ہر مومن سجدے میں گر جائے گا سوائے اس کے جو (دنیا میں) ریاکاری و دکھاوے کے لئے سجدہ کرتا تھا۔ اللہ کریم ان کی پشتوں کو ایک تختہ کی مانند کر دے گا، جب بھی وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کریں گے تو گُدّی کے بل گر جائیں گے۔ پھر ہمارے نیکوکار و گناہ گار سجدہ سے سر اٹھائیں گے اس حال میں کہ ربِّ کریم اس صورت میں ظہور فرما چکا ہو گا جس میں ہم نے پہلی مرتبہ اس کا دیدار کیا تھا اور ارشاد فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ تین بار عرض گزار ہوں گے: ہاں! تو ہی ہمارا رب ہے۔ پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا۔ ہم نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ پل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قدموں کے پھسلنے اور ڈگمگانے کی جگہ ہے۔ اس پر آنکڑے، اچک لینے والی اشیاء اور سخت کانٹے دار جھاڑیاں ہوں گی، جن کے کانٹے اِسْپَنْد نامی پودے کی طرح ہیں جو نجد میں ہوتے ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اس پر سے بجلی، پلک جھپکنے، ہوا، پرندوں، عمدہ گھوڑوں اور اونٹوں کی رفتار کی طرح تیزی سے گزر جائیں گے، کوئی صحیح سلامت نجات پا جائے گا تو کوئی زخمی ہو کر چھوٹ جائے گا اور کوئی کٹ کر جہنم میں جا گرے گا، حتّٰی کہ آخری شخص گھسٹتا ہوا پلِ صراط کو عبور کرے گا۔ آج دنیا میں کسی پر کسی کا حق نکلتا ہو تو وہ اس سے اتنا نہیں جھگڑتا جتنا قیامت کے دن نجات پانے والے مسلمان اپنے ہلاک ہونے والے بھائیوں کے بارے میں اللہ پاک سے جھگڑیں گے (یہ ناز کا جھگڑنا ہو گا نہ کہ بے ادبی کا)۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! وہ ہمارے بھائی ہیں وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ مل کر جہاد کیا کرتے تھے انہیں آگ نے پکڑ رکھا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں تم دینار برابر بھی ایمان پاؤ تو اسے جہنم سے نکال لاؤ۔ ربِّ کریم نے ان کی صورتوں کو جہنم پر حرام کر دیا ہو گا۔ یہ ان کے پاس جائیں گے، ان کی حالت یہ ہو گی کہ ان میں سے بعض قدموں تک، بعض پنڈلیوں تک، بعض گھٹنوں تک اور بعض کمر تک آگ میں دھنسے ہوں گے، مسلمان جنہیں پہچانتے ہوں گے انہیں جہنم سے نکال لائیں گے، پھر لوٹیں گے (اور سفارش کریں گے) تو کہا جائے گا: جاؤ! جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ۔ چنانچہ وہ جائیں گے اور جس جس کو پہچانیں گے

نکال لائیں گے۔ پھر لوٹیں گے (اور سفارش کریں گے) تو کہا جائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی ایمان پاؤ اسے جہنم سے نکال لاؤ۔ چنانچہ وہ جس جس کو پہچانیں گے نکال لائیں گے۔ حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت مبارکہ پڑھ لو:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا (پ۵، النسآء: ۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ایک ذرّہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا ہے۔

پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، فرشتے اور مؤمنین شفاعت کریں گے۔ پھر ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میری رحمت باقی ہے۔ چنانچہ وہ جہنم سے (اپنی شایانِ شان) ایک مٹھی لے گا اور ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالے گا جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہوں نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا ہو گا، پھر انہیں جنت کے دہانوں میں موجود ایک نہر میں ڈال دے گا جسے آبِ حیات کہا جاتا ہے، یہ اس کے کناروں میں ایسے اُگیں گے جیسے سیلاب کی مٹی میں بیج اُگتا ہے جسے تم چٹانوں اور درختوں کے پاس اُگتا دیکھتے ہو، لہٰذا جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے وہ تو سرسبز و شاداب ہوتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید و پھیکا رہتا ہے۔ یہ لوگ بھی اس نہر سے یوں نکلیں گے گویا موتی ہوں، ان کی گردن میں مہریں لگا دی جائیں گی، وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی کہیں گے: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰن یعنی یہ رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں جنہیں کوئی نیک عمل نہ کرنے اور کوئی بھلائی آگے نہ بھیجنے کے باوجود اللہ پاک نے جنت میں داخل فرمایا ہے۔ ان سے کہا جائے گا: جن نعمتوں میں تم ہو یہ تمہارے لئے ہیں اور اس کی مثل اور ہے۔ (ایک روایت میں ہے کہ) اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: جو کچھ لینا ہے لے لو! تم جو بھی لو گے وہ سب تمہارا ہو گا۔ وہ لیتے رہیں گے حتّٰی کہ رک جائیں گے اور کہیں گے: جو ہم نے لیا ہے ربِّ کریم وہ سب ہمیں عطا نہیں فرمائے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: جو کچھ تم نے لیا ہے بے شک میں تمہیں اس سے بھی افضل عطا کروں گا۔ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا ہے جو ہم لیں گے؟ ارشاد فرمائے گا: ناراضی و غضب کے بغیر میری رضا ہے۔[1]

آخرت کی ہولناکی اور آخری جنتی کی سلطنت:

﴿577﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

[1]... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: وجوہ یومئذ ناضرۃ، ۴/ ۵۵۳، حدیث: ۷۴۳۹

ارشاد فرمایا: اللہ پاک اولین و آخرین کو ایک مقررہ دن کے وعدے پر جمع فرمائے گا، لوگ 40 سال تک نگاہیں جمائے فیصلے کے منتظر ہوں گے، پھر اللہ کریم (اپنی شایانِ شان) بادلوں کے سائے میں عرش سے کرسی کی طرف نزول فرمائے گا، پھر ایک منادی پکارے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے ربّ کریم کے فیصلے سے راضی نہیں ہو جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہاری صورت بنائی، تمہیں رزق دیا اور حکم فرمایا کہ اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ (پھر فرمایا جائے گا) تم میں سے ہر انسان اس کے ساتھ ہولے جسے وہ دنیا میں پوجتا تھا اور اسی کو اپنا حمایتی و دوست بنائے؟ کیا یہ تمہارے ربِّ کریم کا عدل نہیں ہے؟ لوگ کہیں گے: کیوں نہیں! ارشاد ہو گا: ہر شخص اس کی طرف چلا جائے جسے دنیا میں اس نے معبود بنا رکھا تھا۔ پھر ان کے لئے ان کے خود ساختہ معبود کی مثالی صورت بنادی جائے گی۔ چنانچہ بعض سورج کی طرف، بعض چاند کی طرف، بعض پتھروں کے بتوں کی طرف اور بعض دیگر چیزوں کی طرف جنہیں وہ پوجتے تھے چل دیں گے اور جو حضرت عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو پوجتا تھا اس کے لئے ان کے قرین (ہر شخص کے ساتھ ہمیشہ رہنے والا شیطان) کی اور جو حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کو پوجتا تھا اس کے لئے ان کے قرین کی مثالی صورت بنادی جائے گی، حتّٰی کہ جس درخت، لکڑی اور پتھر کو پوجا جاتا ہو گا اس کی بھی مثالی صورت بنادی جائے گی۔

صرف گھٹنوں کے بل گرے ہوئے مسلمان باقی رہ جائیں گے، رب تبارک و تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ان کے سامنے ظہور فرما کر ارشاد فرمائے گا: دیگر لوگوں کی طرح تم کیوں نہیں گئے؟ وہ کہیں گے: بے شک ہمارا رب ہے جس کا ہم نے دیدار نہیں کیا۔ ارشاد ہو گا: اگر تم اسے دیکھ لو تو پہچان لوگے؟ وہ کہیں گے: ہمارے اور اس کے درمیان ایک علامت ہے جس سے ہم اسے پہچان لیں گے۔ ارشاد ہو گا: وہ علامت کیا ہے؟ (وہ کہیں گے کہ وہ اپنی ساق ظاہر فرمائے گا۔) چنانچہ (اس کی شایانِ شان) ساق ظاہر کر دی جائے گی تو مخلص مسلمان اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے، ایک قوم رہ جائیں گی جن کی پیٹھ گائے کے سینگوں کی طرح سخت ہو جائے گی، وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن کر نہیں پائیں گے۔ پھر جو سجدہ ریز ہوں گے انہیں سجدے سے سر اٹھانے کا حکم دیا جائے گا، وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو انہیں ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا، بعض کو پہاڑ کی مثل نور عطا کیا جائے گا جو اس کے سامنے ہو گا، بعض کو کھجور کے درخت کی مثل اور بعض کو اس سے کم نور عطا کیا جائے گا جو ان

کی سیدھی جانب ہو گا، حتّٰی کہ جسے سب سے کم نور دیا جائے گا اس کا نور پاؤں کے انگوٹھے کی مثل ہو گا جو کبھی بجھے گا اور کبھی روشن ہو گا، پس جب روشن ہو گا تو آگے بڑھے گا اور جب بجھ جائے گا تو کھڑا ہو جائے گا، پھر وہ پل صراط سے گزریں گے جو تلوار کی طرح تیز ہے، یہ قدموں کے ڈگمگانے اور پھسلنے کی جگہ ہے۔ فرمایا جائے گا: اپنے اپنے نور کی مقدار کے مطابق نجات پا جاؤ۔ چنانچہ

بعض ٹوٹے ہوئے ستارے کی مانند تیزی سے گزر جائیں گے، بعض پلک جھپکنے کی مقدار میں، بعض ہوا کی طرح، بعض تیزی سے چلتے اور بعض دوڑتے ہوئے گزر جائیں گے، پس لوگ اس پل سے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے حتّٰی کہ وہ شخص جس کا نور پاؤں کے انگوٹھے کے برابر ہو گا وہ چہرے، ہاتھوں اور پاؤوں کے بل گھسٹ رہا ہو گا وہ ایک ہاتھ، پاؤں سے گھسٹتے اور دوسرے ہاتھ پاؤں کو چھوڑتے ہوئے چلے گا، آگ اس کے پہلوؤں کو پہنچ رہی ہو گی، وہ اسی طرح چلتا رہے گا حتّٰی کہ نجات پا جائے گا، نجات پانے کے بعد پل صراط کے کنارے کھڑا ہو کر کہے گا: سب خوبیاں اللہ پاک کو جس نے مجھے تجھ سے نجات دی اور مجھے وہ نعمت عطا کی جو کسی کو نہیں دی۔ پھر اسے جنت کے دروازے کے پاس ایک نہر پر لایا جائے گا وہ اس میں غسل کرے گا تو جنتیوں کی خوشبو اور رنگت اس پر چھا جائے گی، دروازۂ جنت کی خلا میں سے وہ جنتی نعمتوں کو دیکھے گا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ”تو مجھ سے جنت کا سوال کرتا ہے حالانکہ میں نے تجھے جہنم سے نجات دی ہے۔“ وہ عرض کرے گا: تو پھر میرے اور اس کے درمیان حجاب بنا دے تاکہ میں جنتی نعمتوں کی بھنک (دھیمی سی آواز) بھی نہ سن سکوں۔ چنانچہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور اس کے سامنے ایک محل بلند کیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم یہ محل مجھے عطا فرما دے۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: ”اگر میں یہ تجھے دے دوں تو اور کچھ بھی لازمی مانگے گا۔“ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم تیری عزت کی قسم! کچھ اور نہیں مانگوں گا، اس سے خوبصورت منزل کون سی ہو گی۔ پس وہ محل اسے دے دیا جائے گا۔

پھر وہ بندہ خاموش رہے گا تو اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: ”تجھے کیا ہوا کہ مزید سوال نہیں کرتا؟“ وہ عرض کرے گا: میں اتنے سوال کر چکا ہوں کہ اب مجھے حیا آتی ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ مزید سوال نہ کروں گا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: ”کیا تو اس پر راضی نہیں کہ دنیا بنانے سے لے کر اسے فنا کرنے تک کی مثل

اور اس کا دس گنا مزید تجھے عطا کر دوں؟'' تو وہ عرض کرے گا: تو مجھ سے مزاح فرماتا ہے حالانکہ تو ربُّ العزت ہے؟ اس کی اس بات پر ربِّ کریم (اپنی شایانِ شان) مسکرائے گا اور ارشاد فرمائے گا: ''نہیں! بلکہ میں اس پر قادر ہوں، جو مانگنا ہے مانگو۔'' وہ عرض کرے گا: مجھے (جنتی) لوگوں کے ساتھ ملا دے۔ ارشاد ہو گا: ''جا! ان کے ساتھ مل جا۔'' وہ جنت میں تیز تیز چلتا ہوا لوگوں کی طرف جائے گا حتّٰی کہ جب قریب پہنچے گا تو جوف دار موتی کا ایک عظیمُ الشّان محل اس کے سامنے بلند ہو گا جسے دیکھ کر وہ سجدے میں گر جائے گا۔ پوچھا جائے گا: ''کیا ہوا؟ اپنا سر اٹھاؤ۔'' وہ عرض کرے گا: میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ کہا جائے گا: ''یہ تو تیرے ٹھکانوں میں سے ایک ٹھکانہ ہے۔'' چنانچہ وہ چلے گا تو ایک شخص اس کے استقبال کے لئے آئے گا، بندہ پوچھے گا: کیا تم فرشتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تو آپ کے خزانچیوں میں سے ایک خزانچی اور غلاموں میں سے ایک غلام ہوں، میرے ماتحت میرے جیسے ہزار خادم ہیں۔ وہ اس بندے کے آگے آگے چلے گا، پھر اس کے لئے جوف دار موتی کا ایک محل کھولا جائے گا جس کی چھتیں، دروازے، تالے اور چابیاں سب موتی کے ہوں گے۔ اس کے سامنے کا محل سبز ہو گا جس کا اندرونی حصہ سرخ ہو گا، اس کے 60 دروازے ہوں گے ہر دروازہ دوسرے محل کی طرف کھلے گا جس کا رنگ مختلف ہو گا، ہر محل میں تخت، بیویاں اور نوعمر خادمائیں ہوں گی، وہ اس میں داخل ہو گا تو اچانک اس کی نظر بڑی بڑی آنکھوں والی حور پر پڑے گی، جس پر 70 حلے (جنتی جوڑے) ہوں گے، ان حلوں کے نیچے سے اس کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دیتا ہو گا، اس کا سینہ بندے کے لئے اور بندے کا سینہ اس کے لئے آئینہ ہو گا، وہ اس سے منہ پھیرے گا تو اس کی نگاہوں میں اس کا حسن وجمال پہلے سے 70 گنا بڑھ جائے گا۔ بندہ کہے گا: بخدا! تم میری آنکھوں میں پہلے سے 70 گنا زیادہ حسین نظر آرہی ہو۔ وہ بھی اس سے یہی کہے گی۔ کہا جائے گا: نیچے دیکھو۔ وہ دیکھے گا تو کہا جائے گا: ''تیری سلطنت 100 سال کی مسافت تک ہے جہاں تک تیری نگاہ پہنچتی ہے۔''

جب یہاں تک حدیث بیان ہوئی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے کعب! ام عبد جو حدیث بیان کر رہے ہیں کیا اسے تم نے سنا، جب ادنٰی درجے کے جنتی کا یہ مقام ہے تو اعلٰی درجے کے جنتی کا مرتبہ کیا ہو گا؟ حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ! وہ ایسی نعمتیں ہوں گی جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی کان نے سنا ہے، بے شک اللہ پاک نے ایک ایسا مکان بنایا

کہ اس نے جس قدر چاہا اس میں حوریں، پھل اور مشروبات رکھے، پھر اسے بند فرما دیا مخلوق میں سے کسی نے اسے نہ دیکھا، نہ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اور نہ ہی کسی اور فرشتے نے پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ نے یہ آیت طیبہ تلاوت کی:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ (پ۲۱، السجدۃ:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک اس کے لئے چھپا رکھی ہے۔

پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کریم نے اس کے علاوہ دو جنتیں اور بنائیں، انہیں جس طرح چاہا مزین فرمایا، ان میں وہ چیزیں ہیں جن کا اس نے ذکر فرمایا ہے یعنی اس نے ان میں ریشم، سندس اور استبرق پیدا فرمایا ہے، اپنی مخلوق میں سے جس فرشتے کو چاہا اسے دکھایا، لہٰذا جس کا نامۂ اعمال عِلِّیِّیْن میں ہوگا، وہ اُس گھر میں ٹھہرے گا جسے کسی نے نہیں دیکھا، اہل علیین میں سے ایک شخص اپنی سلطنت میں سیر کرنے نکلے گا تو اس کے چہرے سے پھوٹنے والی چمک جنت کے ہر خیمے میں پہنچے گی حتّٰی کہ سب جنتی اس کی خوشبو محسوس کریں گے اور کہہ اٹھیں گے: واہ! کیا بہترین خوشبو ہے، آج ہماری طرف علیین میں سے کوئی شخص متوجہ ہوا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْه نے فرمایا: اے کعب! بس کرو، دل نکلے جا رہا ہے اب اسے روکنے کے لئے کچھ بیان کرو۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ عَنْه! جہنم ایک بار چنگھاڑے گا تو اس کی چنگھاڑ سن کر تمام مقرب فرشتے اور نبی مرسل گھٹنوں کے بل زمین پر آجائیں گے، حتّٰی کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ الله عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان اَقدس پر بھی نفسی نفسی جاری ہوگا، اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه! (بالفرض) اگر آپ کے پاس 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مثل بھی نیک اعمال ہوں تو (اس دن) آپ یہی گمان کریں گے کہ میں اس سے نجات نہ پا سکوں گا۔[1]

﴿578﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو میدان محشر میں جمع کیا جائے گا تو ایک منادی پکارے گا: کیا میں عدل و انصاف کرنے والا نہیں ہوں؟ بے شک ہر قوم اس کی سرپرستی میں چلی جائے جسے وہ پوجتی تھی، چنانچہ ان کے لئے اُن کے خود ساختہ معبودوں کو ظاہر کیا جائے گا تو وہ ان کے پیچھے ہو لیں گے، سوائے اس امت کے کوئی باقی نہ رہے گا۔

1... معجم کبیر، ۹/ ۳۵۷، حدیث: ۹۷۶۳

کہا جائے گا: تمہیں کیا ہوا (تم کیوں نہیں گئے)؟ کہیں گے: ہم جس کی عبادت کرتے تھے ہم نے اس کا دیدار نہیں کیا۔ پھر اللہ پاک (اپنی شایانِ شان) ان کے لئے تجلی فرمائے گا۔[1]

ایک خدا کے ماننے والے ہی نجات پائیں گے:

﴿579﴾... حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب قیامت کا دن ہو گا تو ہر قوم کے لئے ان کے خود ساختہ معبود کی ایک مثالی صورت بنا دی جائے گی اور ہر قوم اپنے خود ساختہ معبودوں کے پیچھے ہولے گی صرف مُوَحِّدِین (ایک خدا کے ماننے والے) باقی رہ جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا: تم کس کے منتظر ہو حالانکہ لوگ تو جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے: ہمارا ایک رب ہے دنیا میں ہم اس کی عبادت کرتے تھے ہم نے اسے دیکھا نہیں۔ پوچھا جائے گا: تم اسے کیسے پہچانو گے حالانکہ تم نے اسے دیکھا نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: اس کی مثل کوئی نہیں۔ چنانچہ ساق ظاہر کر دی جائے گی تو وہ اپنے ربِّ کریم کا دیدار کر کے سجدہ ریز ہو جائیں گے، کچھ گروہ سجدہ ریز نہیں ہوں گے ان کی پیٹھ گائے کے سینگوں کی طرح سخت ہو جائے گی وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن نہیں کر پائیں گے، اللہ پاک (سجدہ کرنے والوں سے) ارشاد فرمائے گا: اپنے سروں کو اٹھالو۔ میں نے تم میں سے ہر ایک کے بدلے ایک یہودی اور عیسائی کو جہنم میں ڈال دیا ہے۔[2]

باب نمبر 44: امت محمدیہ کی کثرت اور اس کی اُخروی علامات کا بیان

﴿580﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا، قیامت کے دن تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے، بعض اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بروزِ قیامت یوں آئیں گے کہ ان کی امت میں سے ان کی تصدیق کرنے والا ایک ہی فرد ہو گا۔[3]

---

1 ...معجم اوسط، ۱/ ۳۶، حدیث: ۸۱

2 ...ابن عساکر، رقم ۵۱۴۱، عمارۃ القرشی البصری، ۴۳/ ۳۳۴، حدیث: ۹۲۰۶

3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انا اول الناس... الخ، ص ۱۰۷، حدیث: ۴۸۳، ۴۸۵

﴿581﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قیامت کے دن میرے ساتھ میری امّت سیلاب اور رات کی مثل آئے گی، جو (کثرت کے سبب) لوگوں کو پُر زور دھکے دے رہی ہوگی، فرشتے کہیں گے: دیگر تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے ساتھ آنے والوں سے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آنے والے یقیناً زیادہ ہیں۔[1]

﴿582﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مالک اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بروزِ قیامت اللہ پاک ضرور تمہیں سیاہ رات کی مثل گروہ در گروہ جنت کی طرف بھیجے گا جو زمین کو گھیر لیں گے، یہ دیکھ کر فرشتے کہیں گے: دیگر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے ساتھ آنے والوں کے مقابلے میں حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آنے والے یقیناً زیادہ ہیں۔[2]

کثرت امت کے لیے نکاح کی ترغیب:

﴿583﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔[3]

﴿584﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن میری امت کو اس حال میں لایا جائے گا کہ وضو کے آثار سے ان کے چہرے روشن اور اعضاء چمک رہے ہوں گے تو جو اس چمک دمک کو بڑھا سکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے۔[4]

اعضائے وضو سے اس امت کی پہچان:

﴿585﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں

---

1 ...مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۵/ ۳۳، حدیث: ۸۲۲۶

2 ...معجم کبیر، ۳/ ۲۹۷، حدیث: ۳۴۵۵

3 ...ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، ۲/ ۴۰۶، حدیث: ۱۸۴۶، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

4 ...بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء... الخ، ۱/ ۷۱، حدیث: ۱۳۶

عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اپنے بعد والے امتیوں کو کیسے پہچانیں گے؟ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ کسی شخص کے سفید چہرے اور اعضاء والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں کے ساتھ مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان نہیں لے گا؟ عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے امتی اس حال میں آئیں گے کہ وضو کے سبب ان کے چہرے روشن اور اعضاء چمک رہے ہوں گے اور میں حوضِ کوثر پر ان کا پیش رَو ہوں گا۔(1)

﴿586﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور میں ہی سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا، پس دیگر امتوں کے درمیان اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ کسی نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! امتوں کے درمیان آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے حالانکہ حضرت سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر آپ تک کتنی امتیں ہیں۔ ارشاد فرمایا: آثارِ وضو سے ان کے چہرے روشن اور اعضاء چمک رہے ہوں گے ان کے علاوہ کسی اور میں یہ صفت نہ ہو گی، نیز میں انہیں اس سے پہچان لوں گا کہ ان کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور انہیں اس سے پہچانوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے دوڑتی ہو گی۔(2)

امت محمدیہ کے آگے نور دوڑتا ہو گا:

﴿587﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں قیامت کے دن دیگر امّتوں کے درمیان اپنی امّت کو پہچان لوں گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اپنی اُمّت کو کیسے پہچانیں گے؟ ارشاد فرمایا: میں انہیں اس سے پہچانوں گا کہ ان کے نامۂ اَعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور انہیں چہروں پر موجود سجدوں کے نشانات سے پہچان لوں گا نیز اس نور سے انہیں پہچانوں گا جو ان کے آگے دوڑتا ہو گا۔(3)

1... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء، ص ۱۲۳، حدیث: ۵۸۴

2... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۱۷۲، حدیث: ۲۱۷۹۶

3... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۱۷۳، حدیث: ۲۱۷۹۹

سب سے پہلے امت محمدیہ کا فیصلہ:

﴿588﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم دنیا میں آخر میں اور قیامت میں سب سے پہلے ہوں گے، تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ ہو گا۔[1]

گناہ گاروں پر رحمت الٰہی:

﴿589﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اس امت کا حشر تین قسموں پر ہو گا پہلی قسم ان لوگوں کی ہو گی جو بغیر حساب جنّت میں داخل ہو گی، دوسری قسم ان لوگوں کی ہو گی جن کا حساب آسان ہو گا پھر وہ جنّت میں داخل ہوں گے، تیسری قسم ان لوگوں کی ہو گی جو اس طرح آئیں گے کہ ان کی پیٹھوں پر بلند و بالا پہاڑوں کی مثل گناہ لدے ہوئے ہوں گے، اللہ پاک فرشتوں سے ارشا فرمائے گا حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ تیرے وہ بندے ہیں جو تیری عبادت کرتے تھے اور کسی کو تیرا شریک نہیں ٹھہراتے تھے، ان کی پشتوں پر ان کے گناہ اور خطائیں ہیں۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: گناہ ان کی پیٹھوں سے اتار کر یہود و نصاریٰ پر ڈال دو اور انہیں میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔[2]

مؤمنین کے جہنم سے چھٹکارے کا فدیہ:

﴿590﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک قیامت کے دن مخلوق کو جمع فرمائے گا تو اُمَّتِ محمدیہ کو سجدے کی اجازت دے گا، وہ طویل سجدہ کریں گے پھر ان سے کہا جائے گا: اپنے سروں کو اٹھاؤ! ہم نے تمہاری گنتی کے مطابق (کفار کو) تمہارا فدیہ بنا دیا ہے۔[3]

﴿591﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...مسلم، کتاب الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة، ص ۳۳۲، حديث: ۸۵۶

2 ...مستدرک، کتاب الايمان، باب تحشر هذه الامة على ثلاثة اصناف، ۱/ ۲۳۱، حديث: ۲۰۰

3 ...ابن ماجه، کتاب الزهد، باب صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، ۴/ ۵۱۲، حديث: ۴۲۹۱

ارشاد فرمایا: بے شک یہ امت رحم کی گئی ہے، اس کا عذاب اس کے سامنے ہے، پس جب قیامت کا دن ہو گا تو ہر مسلمان کے حوالے ایک مشرک کو کیا جائے گا اور فرمایا جائے گا کہ یہ جہنم سے تیرا فدیہ ہے۔[1]

﴿592﴾... سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ بروزِ قیامت مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کی مثل گناہ لے کر آئیں گے اللہ کریم انہیں بخش دے گا اور ان کے گناہ یہود و نصارٰی پر ڈال دے گا۔[2]

﴿593﴾... مذکورہ روایت ایک اور سند سے یوں مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو ربِّ کریم ایک ایک یہودی یا نصرانی کو ہر ایک مسلمان کے حوالے کر کے ارشاد فرمائے گا: یہ جہنم سے تیرا فدیہ ہے۔[3]

تشریح و وضاحت:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے علمائے کرام عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں: مذکورہ روایات اپنے عموم پر نہیں ہیں (یعنی ایسا نہیں ہے کہ ہر مسلمان کے فدیہ میں ایک کافر و مشرک کو جہنم میں ڈالا جائے) بلکہ یہ ان گناہ گاروں کے بارے میں ہیں جن پر اللہ پاک اپنی رحمت سے فضل فرماتے ہوئے جہنم سے چھٹکارے کے لئے ایک ایک کافر و مشرک کو بطورِ فدیہ دے گا۔

نیز حدیثِ پاک میں بیان ہوا کہ ''ان کے گناہوں کو یہود و نصارٰی پر ڈال دے گا'' اس کا معنٰی یہ ہے کہ یہود و نصارٰی کو ان کے کفر و جرائم کی پاداش میں دیئے جانے والا عذاب دُگنا کر دیا جائے گا یوں کہ وہ عذاب ان کے جرائم اور مواخذہ کی صورت میں گناہ گار مسلمانوں کو ملنے والے عذاب کی مقدار کے برابر ہو جائے گا (یعنی مسلمانوں کے گناہوں کے سبب ان کا مواخذہ ہوا ایسا نہیں ہے) کیونکہ اللہ کریم کسی کے گناہوں کا دوسرے سے مواخذہ نہیں فرمائے گا، جیسا کہ ارشاد باری تعالٰی:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىۚ (پ۸، الانعام: ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

اور ربِّ کریم قادرِ مطلق ہے وہ اپنے ارادے و مشیّت سے جسے چاہے دُگنا عذاب دے اور جس کے عذاب

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفة امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/ ۵۱۳، حدیث: ۴۲۹۲

2 ...مسلم، کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وان کثر قتلہ، ص ۱۱۳۵، حدیث: ۷۰۱۴

3 ...مسلم، کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وان کثر قتلہ، ص ۱۱۳۴، حدیث: ۷۰۱۱

میں چاہے تخفیف فرمادے۔

ہر مومن و کافر کے دو ٹھکانے:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روایت میں ہے: ”جو مسلمان بھی انتقال کرتا ہے اللہ پاک اس کی جگہ ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔“ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ گناہ گار مسلمان گناہوں کی وجہ سے اپنے جہنمی ٹھکانے کا مستحق بن چکا ہوتا ہے لیکن اللہ کریم اس سے راضی ہو جاتا ہے تو اس کا جہنمی ٹھکانا خالی رہ جاتا ہے، ربِّ کریم اس خالی مکان کو یہودی یا نصرانی کے ٹھکانے سے ملا دیتا ہے تاکہ کفر کے سبب جس جہنمی ٹھکانے کا وہ مستحق ہے اس کے اور گناہ گار مسلمان کے ٹھکانے کی مقدار عذاب میں زیادتی کر دے۔ ایسی کئی احادیث مبارکہ ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے خواہ گناہ گار ہو یا نہ ہو دو ٹھکانے ہوتے ہیں، ایک جنت میں اور ایک جہنم میں اسی طرح ہر کافر کے بھی دو ٹھکانے ہوتے ہیں جنتی اور جہنمی۔

اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَۙ(۱۰) (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: یہی لوگ وارث ہیں۔

کا یہی معنیٰ ہے کہ مؤمنین جنّت میں کافروں کے ٹھکانوں کے جبکہ کافر جہنم میں مؤمنین کے ٹھکانوں کے وارث ہوں گے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اس وراثت کے احوال مختلف ہیں بعض مسلمان تو حساب کتاب کے بغیر ہی جنتی ٹھکانوں کے وارث ہوں گے، بعض حساب کتاب کے بعد اور بعض جہنم سے نکلنے کے بعد۔

حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فدیہ بنائے جانے میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ کفار و مشرکین کو ان مسلمانوں کا فدیہ بنایا جائے گا جن کے گناہوں کو ان کی زندگی میں ہی معاف کر دیا گیا تھا اور یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ان مسلمانوں کا فدیہ بنیں گے جنہیں جہنم سے نکالا جائے گا اور نکالنے کے بعد ان سے کہا جائے گا (کہ یہ مشرک، یہودی یا نصرانی تمہارا فدیہ ہے)۔

بعض علما کا قول ہے کہ یہاں فدیہ مجاز کے طور پر استعمال ہوا ہے یعنی کفار کے جنتی منازل کے وارث مسلمان اور مسلمانوں کے جہنمی ٹھکانوں کے کفار وارث ہوں گے۔ اس توجیہ کی طرف پہلے بھی اشارہ گزر چکا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر ائمہ نے اسی احتمال کو راجح قرار دیا ہے۔

فصل: **کفار کے سر گناہ ڈالے جانے کی ایک توجیہ**

اور یہ جو کہا گیا کہ ”مسلمانوں کے گناہ کفار کے سر ڈالے جائیں گے“ اس سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا سبب کفار بنے ہوں گے، اس طرح کہ کفار ہی اس گناہ کے مُوجِد تھے، پس جب مسلمانوں کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا تو کفار میں جس نے ان گناہوں کو ایجاد کیا ہو گا اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا گناہ بھی ڈال دیا جائے گا کیونکہ کافروں کے لئے بخشش و معافی نہیں ہے۔ پس ”گناہ ان کے سر ڈال دینا“ کنایہ ہے اس سے کہ اس گناہ کے موجد کافر پر ایجادِ گناہ کے وبال کے ساتھ ساتھ جس جس مومن نے اس پر عمل کیا ہو گا اس کا وبال بھی ایجاد کرنے والے پر ڈال دیا جائے گا۔

حافِظُ الحدیث حضرت سیِّدُنا امام اِبنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی احتمال کو زیادہ قوی قرار دیا ہے۔

باب نمبر 45:

حوض کا بیان

اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) (پ۳۰، الکوثر: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

حوضِ کوثر کے متعلق احادیث 50 سے زائد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مروی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی، حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب، حضرت سیِّدُنا اسامہ بن زید، حضرت سیِّدُنا اُسید بن حُضَیر، حضرت سیِّدُنا انس بن مالک، حضرت سیِّدُنا براء بن عازب، حضرت سیِّدُنا بریدہ، حضرت سیِّدُنا ثوبان، حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ، حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ، حضرت سیِّدُنا جُبیر بن مُطْعِم، حضرت سیِّدُنا جُندب، حضرت سیِّدُنا بجلی، حضرت سیِّدُنا حارثہ بن وہب، حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن اسید، حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن یمان، حضرت سیِّدُنا حسن بن علی، حضرت سیِّدُنا حمزہ بن عبد المطلب اور ان کی زوجہ، حضرت سیِّدُنا خَبّاب بن اَرَت، حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم اور آپ کے بھائی، حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی، حضرت سیِّدُنا سمرہ بن جندب، حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد، حضرت سیِّدُنا سوید بن عامر، حضرت سیِّدُنا صُنابح بن اَعْسر، حضرت سیِّدُنا عابد بن عمرو، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ

بن زید بن عاصم، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود، حضرت سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن عوف، حضرت سیِّدُنا عتبہ بن عبدہ، حضرت سیِّدُنا عثمان بن مظعون، حضرت سیِّدُنا عرباض بن ساریہ، حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر، حضرت سیِّدُنا کعب بن عجرہ، حضرت سیِّدُنا لقیط بن عامر، حضرت سیِّدُنا مُسْتَوْرِد بن شَدّاد، حضرت سیِّدُنا نواس بن سمعان، حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری، حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ صدیق، حضرت سیِّدَتُنا خولہ بنتِ حکیم، حضرت سیِّدَتُنا خولہ بنتِ قیس، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ، حضرت سیِّدَتُنا امِّ سلمہ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن۔

﴿594﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے حوض پر آنے والے افراد کی تعداد صنعاء اور ایلہ کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔[1]

﴿595﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔[2]

﴿596﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو حوض کو جھٹلائیں گے، شفاعت کو جھٹلائیں گے اور بعض لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کو جھٹلائیں گے۔

حوضِ کوثر پر دو چیزوں کے متعلق سوال:

﴿597﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے حوض پر موجود رہوں گا اور تم سے دو چیزوں قرآن پاک اور اپنی اولاد کے بارے میں پوچھوں گا۔[3]

حوض پر سب سے پہلے کون آئے گا؟

﴿598﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے رَسُوْلِ خدا صَلَّی

---

1 ...ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض و الشفاعۃ، ۸/۱۳۴، حدیث: ۶۴۴۲

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۶۵۷۵، عن عبد اللہ بن عمر

3 ...السنۃ لابن ابی عاصم، باب ۲۱۶، ص ۳۳۵، حدیث: ۱۵۰۶، عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میرے حوض پر سب سے پہلے میرے اہل بیت اور میری امت میں سے وہ لوگ آئیں گے جو مجھ سے محبت کرتے تھے۔[1]

حوضِ کوثر کی صفات:

﴿599﴾... حضرت سیّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں پہلی بات یہ پوچھی گئی کہ حوض کیا ہے؟ تو ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشا فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔ اس کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر اور پیالے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، جو انسان اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس سے پی کر جانے والا انسان ہمیشہ سیر اب رہے گا۔[2]

﴿600﴾... حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک مرتبہ کچھ دیر کے لئے غنودگی آئی، پھر مسکراتے ہوئے سرانور اٹھایا، ہم نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ تو ارشاد فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، پھر آپ نے پوری سورت تلاوت فرمائی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْؕ(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳) (پ۳۰، الکوثر: ۱تا۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **اللہ پاک** اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایک نہر ہے جو میرے ربِّ کریم نے مجھے جنت میں عطا فرمائی ہے، اس میں خیر کثیر ہے، بروزِ قیامت میری امت اس پر آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر

1... السنة لابن ابی عاصم، باب ما ذکر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، ص ۱۷۳، حدیث: ۷۶۶

2... ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض و الشفاعة، ۸/۱۲۵، حدیث: ۶۴۲۳، بتغیر عن یزید بن الاخنس السلمی

کنز العمال، کتاب القیامة، ۱۴/ ۱۸۷، حدیث: ۳۹۱۹۰

ہیں، حوض پر آنے والوں میں ایک شخص کو کھینچ کر نکالا جائے گا۔ میں کہوں گا: یاربّ! یہ میری امت سے ہے۔ تو کہا جائے گا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ازخود نہیں جانتے کہ اس نے آپ کے بعد کیا باتیں پیدا کیں[1]۔[2]

﴿601﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی ہے، وہ ایک بہتی نہر ہے جیسا کہ زمین پر نہر بہتی ہے، اس کے دونوں کناروں پر بے سوراخ کے موتیوں کے گنبد ہیں، میں نے اپنا ہاتھ اس کی مٹی پر مارا تو اس کی خوشبو تیز مہکنے والی مشک جیسی تھی، اس کے کنکر موتی ہیں، میں نے اپنا ہاتھ اس کے بہتے پانی میں ڈالا تو اسے بھی خوب پھیلتی مشک جیسا پایا، میں نے کہا: جبریل! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ کوثر ہے جو اللّٰہ پاک نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔[3]

﴿602﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک سامنے ایک نہر دکھائی دی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد تھے، میں نے اس کے بہتے پانی میں ہاتھ مارا تو مشک کی تیز خوشبو مہکی، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کوثر ہے جو اللّٰہ پاک نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔[4]

حوضِ کوثر کے پرندے:

﴿603﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوثر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جو مجھے میرے ربِّ کریم نے عطا فرمائی ہے، اس کا پانی

1... فرشتوں کا یا رب تعالیٰ کا یہ کہنا کہ "تم نہیں جانتے" ان مرتدین پر اظہار غضب کے لیے ہے جیسے بلاشبہ باپ بیٹے کو مارنے لگے ماں جو اس سے سخت نالاں تھی محبّتِ مادری میں بچانا چاہے باپ کہے تو اس خبیث کو نہیں جانتی اسے تو میں ہی جانتا ہوں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسے مت بچا مجھے سزا دے لینے دے۔ رب تعالیٰ منافقین کے متعلق فرماتا ہے: لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۱) انہیں تم نہیں جانتے ہم جانتے ہیں حالانکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) منافقین کو خوب جانتے تھے، فرماتا ہے: وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ (پ۲۶، محمد:۳۰) تم انہیں کلام کی روش سے ہی پہچان لیتے ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۰۹)

2... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب حجۃ من قال: البسملۃ آیۃ... الخ، ص۱۶۹، حدیث: ۸۹۴

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۸، حدیث: ۶۵۸۱۔ مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۱۳۵۷۹

4... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۸، حدیث: ۶۵۸۱

دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اُس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اُونٹنیوں کی گردنوں کی طرح ہیں، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک یہ پرندے بہترین نعمت ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے عمر! ان کو کھانا اس سے بھی بڑی نعمت ہے۔[1]

اہلِ بیت کے قاتل حوضِ کوثر سے محروم:

﴾604﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوثر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے، جس کا طول و عرض مشرق و مغرب کے درمیان جتنا ہے، جو بھی اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا اور جو اس سے وضو کرے گا اس کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہوں گے، جس نے میرا ذمّہ توڑا اور جس نے میرے اہلِ بیت کو قتل کیا وہ اس نہر سے نہ پی سکے گا۔[2]

﴾605﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک ہے، اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں، وہ مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ جو اس سے ایک بار پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا اور جو اس سے فیض یاب نہ ہوا وہ کبھی سیراب نہ ہو گا۔[3]

﴾606﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اے گروہِ انصار! تمہارے وعدہ کی جگہ میرا حوض ہے۔[4]

بوڑھی عورتوں کی ہر نماز میں دعا:

﴾607﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں عُبَیْدُ اللہ بن زیاد کے پاس گیا، وہاں لوگ آپس

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ طیر الجنۃ، ۴/ ۲۴۳، حدیث: ۲۵۵۱

2 ...معجم کبیر، ۳/۱۲۶، حدیث: ۲۸۸۲

3 ...معجم اوسط، ۴/۹، حدیث: ۵۰۲۴

4 ...مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۲/ ۳۳۸، حدیث: ۶۲۱۵

میں حوضِ کوثر کا تذکرہ کر رہے تھے، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا: آپ حوضِ کوثر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ زندگی میں کبھی تم جیسے لوگوں کو بھی دیکھوں گا جو حوضِ کوثر کے بارے میں شک کرتے ہیں، میں مدینہ میں اپنے پیچھے ایسی بوڑھیاں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک جب بھی نماز پڑھتی ہے تو اپنے ربِّ کریم سے دعا کرتی ہے کہ وہ اسے سیِّدُنا محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوض پر جانا نصیب فرمائے۔[1]

﴿608﴾... حضرت سیِّدُنا اُسید بن حضیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار سے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم حکومت اور تقسیم کاری میں کچھ ترجیحات دیکھو گے لہٰذا صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملاقات کر لو۔[2]

حوض پر آنے والی محبوب ترین قوم:

﴿609﴾... حضرت سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ایک روز نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے چچا حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے یہاں تشریف لے گئے، لیکن انہیں گھر میں موجود نہ پایا تو اُن کی اہلیہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میرے والد آپ پر قربان! میرے شوہر کل آپ سے ملنے گئے تھے شاید انہوں نے آپ کو بنو نجار کی گلیوں میں نہیں پایا، یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا آپ اندر تشریف نہیں لائیں گے؟ چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے، آپ کی چچی جان نے آپ کو حَیْس (یعنی کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کردہ حلوہ) پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، چچی جان عرض گزار ہوئیں: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ تشریف لے آئے ورنہ میں خود آپ کی بارگاہ میں مبارک باد پیش کرنے کے لیے حاضر ہونا چاہتی تھی، آپ کو بہت مبارک ہو مجھے حضرت ابو عُمارہ (یعنی حضرت حمزہ) نے بتایا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنت میں کوثر نامی ایک نہر عطا فرمائی گئی ہے۔ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اس کا صحن یاقوت، مرجان، زبرجد اور موتیوں کا ہے۔ چچی جان نے عرض کی: میں چاہتی ہوں آپ اپنے حوض کی ایسی خوبی بیان فرمائیں جو میں صرف آپ سے ہی

---

1 ... مستدرک، کتاب الایمان، باب من خرج من الجماعۃ... الخ، ١/ ٢٥٩، حدیث: ٢٦٨

2 ... بخاری، کتاب المناقب، باب قول النبی للانصار اصبروا... الخ، ٢/ ٥٥٨، حدیث: ٣٧٩٣

سنوں۔ ارشاد فرمایا: وہ مقامِ ایلہ اور صنعاء کی درمیانی مسافت جتنا ہے، اس میں ستاروں کی تعداد برابر پیالے ہیں اور اے بنت حمد! اس حوض پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تیری قوم (انصار) ہے۔[1]

سونے اور چاندی کے پرنالے:

﴿610﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض مقامِ ایلہ سے مقامِ صنعاء تک ہے، اس کے دو پرنالے ہیں جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے، جو اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا۔[2]

﴿611﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حوض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں جتنی ہے۔[3]

سب سے پہلے حوض پر کون آئے گا؟

﴿612﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بیشک میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا عدن سے عمان تک فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد برابر ہیں، جو اس سے ایک بار پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہو گا، سب سے پہلے حوض پر آنے والے لوگ فقراء مہاجرین ہیں۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: پراگندہ سر اور گرد آلود لباس والے جو ناز و نعم میں پلنے والیوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کے لیے بند دروازے کھولے جاتے ہیں۔[4]

﴿613﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1 ...معجم کبیر، ۳/ ۱۵۱، حدیث: ۲۹۶۰

2 ...معجم اوسط، ۲/ ۳۰۹، حدیث: ۳۳۸۴

3 ...مسند بزار، مسند بریدة بن حصیب ۱۰/ ۲۷۷، حدیث: ۴۳۸۱

4 ...ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الاوانی الحوض، ۴/ ۲۰۱، حدیث: ۲۴۵۲، دون قول عمر

فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور بیشک حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ مقامِ ''صنعاء'' اور ''ایلہ'' کے درمیان ہے اور اس کے آبخورے (یعنی پیالے) ستاروں کی مانند ہیں۔[1]

﴿614﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میں تمہارا پیش رو ہوں، پس اگر تم مجھے کہیں نہ پاؤ تو میں حوض پر ہوں گا وہ حوض جو مقامِ ایلہ سے مکہ مکرمہ تک ہے اور عنقریب اس پر بعض مرد اور عورتیں مشکیزے اور برتن لے کر آئیں گے مگر اس میں سے کچھ بھی نہ پی سکیں گے۔[2]

﴿615﴾... سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حوض پر کھڑا دیکھ رہا ہوں گا کہ میرے پاس کون آتا ہے؟ حوض کی مسافت (لمبائی) ایک ماہ ہے اور اس کے دونوں کنارے بھی اِسی مقدار کے برابر ہیں، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں، اُس کا پانی کستوری سے بڑھ کر خوشبودار اور دودھ سے زیادہ سفید ہے، جو اس سے پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔[3]

ایک دوسرے کی گردنیں مت مارنا:

﴿616﴾... حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارے ذریعے دیگر اُمّتوں پر کثرت ظاہر کروں گا لہٰذا میرے بعد کافر مَت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ایک شخص نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس حوض کی چوڑائی کتنی ہے؟ ارشاد فرمایا: جتنا فاصلہ ایلہ اور مکہ کے درمیان ہے، اس میں موجود کوزوں کی تعداد ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہے، کوئی مومن ان میں سے ایک کوزہ پی کر رکھے گا تو فوراً ہی دوسرا اس کوزے کو اٹھا لے گا۔[4]

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ تعالی علیه واله وسلم وصفاته، ص۹۷۱، حدیث: ۶۰۰۲

2... مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۱۱۳، حدیث: ۱۴۷۲۵

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا، ص۹۶۷، حدیث: ۵۹۷۱ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنه

4... مسند بزار، حدیث عبد اللہ بن عمرو، ۶/ ۴۰۹، حدیث: ۲۴۳۵

مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب ماجاء فی حوض النبی، ۱۰/ ۶۶۳، حدیث: ۱۸۴۷۲

﴿617﴾… حضرت سیِّدُنا جُبَیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔[1]

﴿618﴾… حضرت سیِّدُنا جُندب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ”میرے حوض کی مسافت صنعاء اور مدینہ طیبہ کی درمیانی مسافت جتنی ہے۔“ حضرت سیِّدُنا جندب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے سننے والوں میں سے حضرت مُستَورِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حوض کے برتنوں کا تذکرہ کرتے نہیں سنا؟ حضرت سیِّدُنا جُندب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت مستورد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: حوض کے برتن ستاروں کی مانند دیکھے جائیں گے۔[2] (بخاری شریف میں حضرت جندب کی جگہ حضرت حارثہ کا ذکر ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ)

﴿619﴾… حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن اُسید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں اور بیشک تمہیں میرے حوض پر آنا ہے اور بعض دیگر لوگوں کو، انہیں مجھ سے دور کیا جارہا ہوگا، تو میں کہوں گا: اے میرے ربّ! یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو فرمایا جائے گا: آپ ازخود نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بری باتیں ایجاد کی تھیں[3]۔[4]

بروزِ قیامت اُمتِ محمدیہ کی پہچان:

﴿620﴾… حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یقیناً

1… السنۃ لابن ابی عاصم، باب فی ذکر قول النبی: انا فرطکم علی الحوض، ص۱۷۱، حدیث: ۷۵۷

2… بخاری، کتاب الرقائق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۷۰، حدیث: ۶۵۹۲، عن حارثۃ

3… یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کے بعد کیا نئے کام کئے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہاں مرتد کافر مراد ہیں کیونکہ دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ ”پھر میں فرماؤں گا: پھٹکار ہو! پھٹکار ہو۔“ ایک قول یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں اور بدعتوں والے، ظلم کرنے والے، ناانصافی میں اور حق کو مٹانے میں حد سے بڑھنے والے لوگ مراد ہیں۔ ایک قول ہے کہ منافقین مراد ہیں۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں: یہ دو قسم کے لوگ ہیں۔ (۱)…سیدھے راستے اور نیک عمل سے منہ موڑنے والے۔ (۲)…دین سے منہ موڑنے والے (یعنی مرتد)۔ (فیض القدیر، ۵/ ۴۵۰، تحت الحدیث: ۷۵۶۱)

4… بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۶۵۷۶، بتغیر قلیل، عن ابن مسعود

میرے حوض کی مسافت مقامِ ایلہ سے مقامِ عدن تک کی مسافت سے بھی زیادہ ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، میں اپنے حوض سے غیروں کو یوں دور کروں گا جیسے کوئی شخص پرائے اُونٹوں کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! تم میرے پاس یوں آؤ گے کہ تمہارے چہرے روشن اور اعضاء وضو کے اثر سے چمکتے ہوں گے اور یہ علامت تمہارے علاوہ کسی اور میں نہ ہوگی۔[1]

﴿621﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) (پ۳۰، الکوثر: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائی۔

حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس آیت مبارکہ کے تحت فرمایا: جنت میں ایک جوف دار نہر ہے اس میں سونے چاندی کے برتن ہیں جن کی (تعداد) اللہ پاک ہی جانتا ہے۔[2]

﴿622﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت معاویہ بن حدیج رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے کہا: آپ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو برا بھلا کہتے ہیں؟۔ خدا کی قسم! وہ ضرور حوض پر ہوں گے اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ حوض پر آسکیں، آپ دیکھیں گے کہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ ازار پنڈلی سے اوپر کئے ہوں گے اور (غیر متعلق) لوگوں کو حوض سے ایسے دور کر رہے ہوں گے جس طرح پرائے اونٹوں کو دور کیا جاتا ہے، منافقین حوض پر نہیں آسکیں گے۔ صادق و مصدوق ربِّ کریم کا فرمان ہے:

وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى(۶۱) (پ۱۶، طٰہٰ: ۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا۔

(یہ روایت درست نہیں ہے۔ اس روایت کو امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے علی بن ابو طلحہ نے روایت کیا ہے جبکہ علی بن ابو طلحہ کی امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ملاقات ثابت نہیں اور نہ ہی اس نے حضرت معاویہ بن

1 ...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب استحباب اطالۃ الغرۃ، ص ۱۲۲، حدیث: ۵۸۱۔ ۵۸۳

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۵۳۵، حدیث: ۱۹۷۴

حدیج اور امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا کا زمانہ پایا ہے، اس کی تاریخ وفات ۱۴۳ ہجری ہے۔ امام ابو داؤد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے متعلق فرماتے ہیں: اس کی رائے درست نہیں تھی۔ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: علی بن ابو طلحہ کی بہت سی باطل اور ناپسندیدہ باتیں ہیں۔ بدیل بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: علی بن ابو طلحہ ضعیف الحدیث تھا اس کی رائے قابل قبول نہیں۔ (تہذیب الکمال))

ظالم حکمرانوں کا ساتھ مت دو:

﴿623﴾... حضرت سیِّدُنا خباب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد حکمران ہوں گے، تم ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق مت کرنا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد مت کرنا، جو ایسا کرے گا وہ میرے پاس حوض پر نہیں آئے گا۔[1]

﴿624﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میرے پاس حوض پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔[2]

﴿625﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جاؤں گا: (۱)... اللہ کی کتاب اور (۲)... میری آل اولاد، بے شک یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے حتّٰی کہ دونوں میرے پاس حوض پر آئیں گے۔[3]

﴿626﴾... سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے پہلے حوض پر آنے والے، (بچوں میں) میں سب سے پہلے اسلام لانے والے علی بن ابو طالب ہیں۔[4]

﴿627﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ بن جندب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر بعض ایسے لوگ پیش کئے جائیں گے جو میرے ساتھ رہے ہوں گے، پس جب وہ اپنے سروں کو میری طرف اٹھائیں گے تو انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! یہ

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۴۱۱، حدیث: ۵۷۰۶، عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ

2 ...ابو داود، کتاب السنۃ، باب فی الحوض، ۴/۳۱۳، حدیث: ۴۷۴۶

3 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب اهل بیت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ۵/ ۴۳۴، حدیث: ۳۸۱۳، عن زید بن ارقم

4 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصّحابۃ، باب اول وارد کم علی الحوض اولھم اسلاما، ۴/ ۱۰۹، حدیث: ۴۷۱۷

میرے ساتھی ہیں، یہ میرے ساتھی ہیں۔ ارشاد فرمایا جائے گا: آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا باتیں ایجاد کی تھیں[1]۔[2]

﴿628﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: "میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا جو حوض پر آئے گا وہ پیئے گا اور جو پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، میرے پاس کچھ ایسے لوگ آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی۔" حضرت ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ حضرت نعمان بن ابو عیاش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کہا: کیا آپ نے حضرت سیِّدُنا سہل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ حضرت نعمان بن ابو عیاش کہنے لگے: میں گواہی دے کر کہتا ہوں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے یہ حدیث سنی ہے اور انہوں نے یہ بیان کیا کہ "رسول رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمائیں گے: یہ مجھ سے ہیں۔ تو جواب ملے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا عمل کیا، پھر میں کہوں گا: دور ہو جاؤ! دور جاؤ! میرے بعد دین کو بدلنے والو۔"[3]

﴿629﴾... حضرت سیِّدُنا سوید بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں بروزِ قیامت اپنے حوض سے پیوں گا۔[4]

﴿630﴾... حضرت سیِّدُنا صُنابح بن اَعسر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں۔[5]

1... رقم نمبر 619 کے تحت حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۶۵۷۶، بتغیر قلیل، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
معجم کبیر، ۷/ ۲۰۷، حدیث: ۶۸۵۶

3... بخاری، کتاب الفتن، باب ما جاء فی قول اللہ تعالی: واتقوا فتنۃ... الخ، ۴/ ۴۲۸، حدیث: ۷۰۵۰

4... ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض والشفاعۃ، ۸/ ۱۲۲، حدیث: ۶۴۱۶، عن عتبۃ بن عبد السلمی

5... ابن ماجۃ، کتاب الفتن، باب لا ترجعوا بعدی کفارا... الخ، ۴/ ۳۲۴، حدیث: ۳۹۴۴

عُبَیْدُاللہ بن زیاد حوض کا منکر تھا:

﴿631﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سبرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: عُبَیْدُ اللہ بن زیاد حوض کا منکر تھا وہ حضرت سیِّدُنا ابو برزہ، حضرت سیِّدُنا براء بن عازب اور حضرت سیِّدُنا عائذ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے حوض کے متعلق سوال کرنے کے بعد انہیں جھٹلا دیتا۔ حضرت سیِّدُنا ابو سبرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جس میں شفاء ہے، تمہارے باپ نے مجھے مال دے کر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس بھیجا، وہاں میری ملاقات حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ہوئی، انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سنو! بیشک تمہارے وعدے کی جگہ میرا حوض ہے جس کا عرض اور طول یکساں ہے اور اتنا ہے جتنا ایلہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان (فاصلہ) ہے اور ان دونوں مقامات کی باہمی مسافت ایک ماہ ہے، اس حوض میں ستاروں کی مثل آبخورے (پانی پینے کے پیالے) ہیں اور اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے، جو اس سے ایک بار پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔[1]

﴿632﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اور اس کے دونوں کنارے برابر ہیں، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر ہے، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں، جو اس سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔[2]

﴿633﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میرے بعد ترجیحات دیکھو گے لہٰذا تم صبر کرنا حتّٰی کہ حوض پر مجھ سے آملو۔[3]

حوضِ کوثر کی زمین اور کنارے:

﴿634﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/۶۳۹، حدیث: ۶۸۸۹

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/۲۶۷، حدیث: ۶۵۷۹

3 ...بخاری، کتاب المناقب، باب قول النبی للانصار اصبروا... الخ، ۲/۵۵۸، حدیث: ۳۷۹۳

سونے اور چاندی کے ہیں، وہ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے، اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔[1]

﴿635﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو وہاں آئے گا فلاح پا جائے گا، کچھ لوگوں کو لایا جائے گا پھر انہیں بائیں جانب سے پکڑ لیا جائے گا، میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! فرمایا جائے گا: یہ لوگ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔[2]

﴿636﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اور اس کے دونوں کنارے برابر ہیں، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں، اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار ہے، جو اس سے ایک بار پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔[3]

﴿637﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس کا پانی موتیوں پر جاری ہے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔[4]

﴿638﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے آگے حوض ہے، اس کی مسافت اتنی ہے جتنی مقامِ جرباء اور اَذرُح کے درمیان ہے۔[5]

﴿639﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی کہ عدن اور عمان کی درمیان ہے، وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے

1 ...تفسیر طبری، پ۳۰، الکوثر، تحت الآیۃ:۱، ۱۲/۷۱۶، حدیث:۳۸۱۳۶

2 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ ابن عباس، ۱/ ۵۵۴، حدیث:۲۳۲۷

3 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۱۲۵، حدیث:۱۱۲۴۹

4 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب سورۃ التکاثر، ۵/ ۲۳۷، حدیث:۳۳۷۲

5 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۷، حدیث:۶۵۷۷

زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہے، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں، جو اس سے ایک بار پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، لوگوں میں سب سے پہلے میرے حوض پر فقراء مہاجرین آئیں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان کے سر پراگندہ، چہروں کی رنگت متغیر اور لباس گرد آلود ہوتے ہیں ان کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ ناز و نعم میں پلنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتے، وہ اپنے اوپر لازم تمام حقوق ادا کرتے ہیں مگر اپنے سارے حقوق نہیں لے سکتے۔[1]

﴿640﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُما بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور بیشک حوض اتنا وسیع ہے جتنا کوفہ اور حجرِ اسود کے درمیان فاصلہ ہے اور اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہے۔[2]

﴿641﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مقامِ طائف میں فرمایا: بے شک تمہارے وعدے کی جگہ حوض ہے۔[3]

﴿642﴾... حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن عبد سلمی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اپنے جس حوض کے بارے میں فرمارہے ہیں وہ کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے جیسے مقامِ صنعاء اور بُصری کے درمیان فاصلہ ہے، پھر **اللہ** پاک اسے ایک کراع سے بڑھادے گا، مخلوق میں سے کوئی بشر اس کے کناروں کو نہیں جان سکے گا۔[4]

سنت سے روگردانی مت کرنا:

﴿643﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! میری سنت سے روگردانی مت کرنا، جو میری سنت سے منہ موڑے پھر توبہ سے پہلے مر

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ ابن عمر، ۲/۴۹۱، حدیث: ۶۱۷۰

2 ...مستدرک، کتاب الایمان، من خرج من الجماعۃ...الخ، ۱/ ۲۵۹، حدیث: ۲۶۷

3 ...بخاری، کتاب المناقب، باب قول النبی للانصار اصبروا...الخ، ۲/ ۵۵۸، حدیث: ۳۷۹۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
مستدرک، کتاب الجہاد، قصۃ فتح مکۃ والطائف وھجر، ۲/ ۴۵۴، حدیث: ۲۶۰۵

4 ...ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض والشفاعۃ، ۸/ ۱۲۲، حدیث: ۶۴۱۶

جائے تو قیامت کے دن فرشتے اس کے چہرے پر مار کر اسے میرے حوض سے دور کر دیں گے۔[1]

﴿644﴾... حضرت سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ امت حوض پر یوں بھیڑ لگادے گی جیسے چار دن کے پیاسے اونٹ پانچویں دن حوض پر رش لگاتے ہیں۔[2]

﴿645﴾... سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور بلاشبہ اس کی چوڑائی اتنی ہے جتنی ایلہ اور جحفہ کے درمیان مسافت ہے۔[3]

﴿646﴾... حضرت سیِّدُنا کعب بن عجرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میرے بعد حکمراں ہوں گے، جو اُن کے پاس گیا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو نہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق ہے نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی وہ حوض پر آئے گا اور جو ان حکمرانوں کے پاس نہ گیا، نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور نہ ہی ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے تعلق ہے اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔[4]

﴿647﴾... حدیثِ لقیط ابتدائے کتاب میں طویل حدیث کے ضمن میں گزر چکی۔

چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا:

﴿648﴾... سیِّدُنا ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یزید بن اخنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ ارشاد فرمایا: جتنی عدن اور عمان کی درمیانی مسافت ہے اور بے شک اس میں سونے اور چاندی کے دو پرنالے ہیں۔ عرض کی: آپ کا حوض کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: رنگ دودھ سے زیادہ سفید، ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا اور خوشبو کستوری سے بڑھ کر ہے، جو اس سے ایک بار پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کے بعد کبھی اس کا چہرہ سیاہ نہیں ہوگا۔[5]

1 ...نوادر الاصول، الاصل الثانی والستون والمئتان، ۲/ ۱۰۸۴، حدیث: ۱۴۰۰

2 ...ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ، باب فضل الامۃ، ۹/ ۱۸۱، حدیث: ۷۱۹۵

3 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ص ۹۶۸، حدیث: ۵۹۷۷

4 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ۷۲، ۴/ ۱۱۴، حدیث: ۲۲۶۶

5 ...ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض والشفاعۃ، ۸/ ۱۲۵، حدیث: ۶۴۲۳

حقوق سے محروم لوگ حوضِ کوثر پر:

﴾649﴿... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض اتنا وسیع ہے جتنا عدن اور عمان کا درمیانی فاصلہ ہے، اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے کوزے ہیں، جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا، حوض پر میرے پاس آنے والے میری امت کے وہ لوگ ہوں گے جن کے سر گرد آلود اور لباس میلے ہوتے ہیں، نعمتوں میں پلی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور نہ بادشاہوں کے دروازں پر جاتے ہیں، یہ اپنے اوپر لازم تمام حقوق ادا کرتے ہیں مگر انہیں ان کا پورا حق نہیں دیا جاتا۔[1]

مجھے شرمندہ نہ ہونے دینا:

﴾650﴿... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام قیامت کے دن ایک دوسرے کو اپنی امت کی کثرت دکھائیں گے لہٰذا تم مجھے شرمندہ نہ ہونے دینا، بیشک میں تمہارے لیے حوض کے پاس بیٹھا ہوں گا۔[2]

﴾651﴿... حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری صحبت پانے والے بعض مرد حوض پر پیش کئے جائیں گے حتّٰی کہ جب وہ میری طرف (اپنے سروں کو) اٹھائیں گے اور میں انہیں دیکھوں گا تو انہیں (حوض سے) دور کر دیا جائے گا، میں کہوں گا: یہ میرے صحابی ہیں، یہ میرے صحابی ہیں۔ ارشاد فرمایا جائے گا: آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے ہیں[3]۔[4]

سونے چاندی کے پرنالے:

﴾652﴿... حضرت سیِّدُنا ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے صنعاء تک ہے یعنی ایک

---

1 ...معجم کبیر، ۲/ ۹۹، حدیث: ۱۴۳۷، عن ثوبان

2 ...السنة لابن ابی عاصم، باب فی ذکر قول النبی: انا فرطکم علی الحوض، ص ۱۷۲، حدیث: ۷۶۳

3 ...رقم نمبر 619 کے تحت حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔

4 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۸، حدیث: ۶۵۸۵، ۶۵۸۴، عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ

ماہ کا، میرے حوض کی چوڑائی بھی لمبائی جتنی ہے، اس میں جنت سے دو پرنالے بہہ رہے ہیں، ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے، اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں، جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔[1]

﴿653﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللّٰہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں سے کسی ایک کو بھی حوض پر ایسا نہ پاؤں کہ اس کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کیا جائے تو میں کہوں یہ میرے ساتھیوں میں سے ہے اور مجھے جواب ملے: آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے پیچھے کیا کیا نئے کام ایجاد کر لیے تھے۔[2]

﴿654﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں۔[3]

ستاروں اور سیاروں سے زیادہ پیالے:

﴿655﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حوض کے برتن کتنے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس کے برتن آسمان کے ستاروں اور سیّاروں سے زیادہ ہیں، اس رات کے ستارے جو اندھیری ہو اور بادلوں سے صاف ہو، وہ جنت کے برتن ہیں جو اس سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، اس میں جنت سے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا، اس کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی جتنی ہے جو کہ عمان سے مقامِ ایلہ کی درمیانی مسافت بنتی

1... ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض والشفاعۃ، ۸/۱۲۶، حدیث: ۶۴۲۴

مستدرک، کتاب الایمان، صفۃ حوضہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم وعلامات الساعۃ، ۱/۲۵۷، حدیث: ۲۶۳

2... معجم اوسط، ۱/۱۲۵، حدیث: ۳۹۷

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/۲۶۶، حدیث: ۶۵۷۵، عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

السنۃ لابن ابی عاصم، باب فی ذکر قول النبی: انا فرطکم علی الحوض، ص۱۷۱، حدیث: ۷۵۴

ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔[1]

کبھی سیراب نہ ہونے والا بدنصیب:

﴿656﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری ایک نہر ہے جس کی وسعت صنعاء سے ایلہ کی درمیانی مسافت جتنی ہے، اس میں ستاروں کی تعداد جتنے برتن ہیں، وہ نہر برف سے زیادہ ٹھنڈی، شہد سے زیادہ میٹھی اور دودھ سے زیادہ سفید ہے، جو اس سے ایک بار پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہو گا، جو اس سے نہ پی سکے گا وہ کبھی سیراب نہ ہو گا۔[2]

﴿657﴾... حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی کہ میں نے رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں۔[3]

﴿658﴾... سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا ایک حوض ہے جو کعبہ اور بیتُ المقدس کے درمیانی فاصلے جتنا ہے، وہ دودھ کی مثل سفید ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد برابر ہیں اور قیامت کے دن میرے پیروکار سب انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) سے زیادہ ہوں گے۔[4]

﴿659﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو میری طرف بلند کیا جائے گا، جب میں انہیں دیکھوں گا تو وہ مجھ سے دور کر دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا: آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے تھے[5]۔[6]

﴿660﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَحمَتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صلی اللّٰہ تعالی علیہ والہ وسلم، ص ۹۲۹، حدیث: ۵۹۸۹

2... معجم اوسط، ۵/ ۵۴، حدیث: ۶۵۶۲

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۶، حدیث: ۶۵۷۵، عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنہ

4... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللّٰہ محمدا... الخ، ۷/ ۴۱۹، حدیث: ۴۳

5... اس پر حاشیہ رقم نمبر 619 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

6... بخاری، کتاب الفتن، باب ما جاء فی قول اللّٰہ تعالی... الخ، ۴/ ۴۲۸، حدیث: ۷۰۴۹

میرا منبر میرے حوض پر ہے۔[1]

حوضِ کوثر غیروں کے لیے نہیں:

﴿661﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض عدن سے ایلہ تک کی مسافت سے بڑا ہے، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ہے، اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں سے زیادہ ہے اور میں اس سے غیروں کو یوں روکوں گا جیسے کوئی شخص اپنے حوض سے پرائے اونٹوں کو روکتا ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس روز آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں تمہاری ایک ایسی علامت ہوگی جو کسی اور امت میں نہ ہوگی، تم میرے پاس یوں آؤ گے کہ وضو کے اثر سے تمہارے چہرے روشن اور اعضاء چمکتے ہوں گے۔[2]

﴿662﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میرا حوض عمان اور ایلہ کی درمیانی مسافت جتنا ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں، جو اس سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔[3]

﴿663﴾... حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتی ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں حوض پر ہوں گا حتّٰی کہ تم میں سے اپنے پاس آنے والوں کو دیکھوں گا۔[4]

﴿664﴾... حضرت سیِّدَتُنا خولہ بنت حکیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کا حوض ہے؟ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور میرے حوض پر آنے والے افراد میں سے مجھے محبوب ترین تیری قوم (یعنی قومِ انصار) ہوگی۔[5]

﴿665﴾... حضرت سیِّدَتُنا خولہ بنت قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۹، حدیث: ۶۵۸۸

2 ...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب استحباب اطالۃ الغرۃ... الخ، ص ۱۲۲، حدیث: ۵۸۱

3 ...معجم اوسط، ۵/ ۴۰۵، حدیث: ۷۷۶۰

4 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۷۰، حدیث: ۶۵۹۳

5 ...مسند احمد، مسند القبائل، حدیث خولۃ بنت حکیم رضی اللہ عنہا، ۱۰/ ۳۷۰، حدیث: ۲۷۳۸۵، بتغیر قلیل

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے یہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تک یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن آپ کے لیے ایک حوض ہوگا جس کی مسافت اتنی اتنی ہے۔ ارشاد فرمایا: ہاں! اور اس حوض سے پینے والوں میں مجھے تمہاری قوم (انصار) محبوب ترین ہے۔[1]

﴿666﴾... اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے اللہ پاک کے فرمان:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) (پ۳۰، الکوثر:۱)	ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: وہ ایک نہر ہے جو تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کی گئی ہے، اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی ہیں اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد جتنے ہیں۔

نہرِ کوثر کی آواز سننے کا طریقہ:

﴿667﴾... اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: جسے نہرِ کوثر کے بہنے کی آواز سننا پسند ہو وہ اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال لے۔

﴿668﴾... اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں۔[2]

باب نمبر46:

ہر نبی کا حوض ہوگا

﴿669﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیائے کرام اس پر مباہات (فخر) فرمائیں گے کہ ان میں سے کس کے حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ سب سے زیادہ لوگ میرے حوض پر آئیں گے۔[3]

1... مسند احمد، مسند القبائل، حدیث خولۃ بنت حکیم رضی اللہ عنہا، ۱۰/ ۳۷۰، حدیث: ۲۷۳۸۵

2... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم، ص۹۶۷، حدیث: ۵۹۷۴

3... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی صفۃ الحوض، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۲۴۵۱

ہر امت کی اپنی اپنی علامت ہوگی:

﴿670﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ بن جندب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ بلاشبہ حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام باہم ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کی امت کے افراد زیادہ ہیں اور مجھے امید ہے اُس روز ان سب سے زیادہ افراد میری امت کے ہوں گے اور وہ سب (میرے حوض پر) آئیں گے۔ اس دن ہر نبی لبالب بھرے ہوئے حوض پر کھڑا ہوگا اور اس کے پاس ایک عصا ہوگا جس سے وہ اپنی امت سے جن افراد کو پہچانے گا بلائے گا اور ہر امت کی ایک علامت ہوگی جس کے ذریعے اُس امت کا نبی انہیں پہچانے گا۔[1]

باب نمبر 47: **حوض پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھی**

﴿671﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میرے حوض کے ساتھی علی بن ابوطالب ہوں گے۔[2]

باب نمبر 48: **روزوں کی کثرت کا فائدہ**

﴿672﴾... سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک ان (یعنی روزہ داروں) کے لیے قیامت کے دن ایک حوض ہوگا جس پر فقط بکثرت روزے رکھنے والے ہی آئیں گے۔[3]

باب نمبر 49:
﴿673﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آنے والا پیاسا ہوگا۔[4]

﴿674﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

---

1 ...معجم کبیر، ۷/۲۵۹، حدیث: ۷۰۵۳

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۶۸، حدیث: ۱۸۸

3 ...مسند بزار، مسند ابی حمزة انس بن مالک، ۱۴/ ۳۸۷، حدیث: 8115

4 ...حلیة الاولیاء، یزید بن ابان الرقاشی، ۳/ ۶۴، رقم: ۳۱۷۷

فرماتے سنا: جس نے (دنیا میں) شراب پی ہو گی قیامت کے دن وہ پیاسا آئے گا۔[1]

باب نمبر50: جامِ کوثر دلوانے والے اعمال کا بیان

کھلاؤ، پلاؤ، پہناؤ اور معاف کرو:

﴿675﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کو ایسے برہنہ اٹھایا جائے گا کہ ایسے برہنہ وہ کبھی نہ ہوئے ہوں گے، بھوکے ایسے ہوں گے کہ پہلے کبھی نہ تھے اور پیاسے بھی ایسے کہ پہلے کبھی ایسے پیاسے نہ ہوئے ہوں گے، تھکاوٹ بھی ایسی کہ جیسی پہلے کبھی نہ ہوئی، پس جس نے رضائے الٰہی کے لیے کسی کو کپڑا پہنایا ہو گا اللہ پاک اسے لباس پہنائے گا، جس نے اللہ کریم کے لیے کسی کو کھلایا ہو گا ربِّ کریم اسے کھلائے گا، جس نے ربِّ کریم کی خوشنودی کے لیے کسی کو پلایا ہو گا تو اللہ پاک اسے سیر اب فرمائے گا، جس نے اللہ کریم کے لیے کوئی عمل کیا ہو گا تو ربِّ کریم اسے قیامت کی ہولناکیوں سے امن دے کر بے پرواہ کر دے گا اور جس نے اللہ پاک کے لیے کسی کو معاف کیا ہو گا تو اللہ کریم اسے معاف فرما دے گا۔[2]

﴿676﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے روزے دار کو پلایا اللہ پاک اسے میرے حوض سے ایسا جام پلائے گا کہ وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا حتّٰی کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔[3]

سمندری جہاد میں غیبی صدا:

﴿677﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو سمندری جہاد پر روانہ کیا، دورانِ سفر اندھیری رات میں جب انہوں نے کشتی کا بادبان بلند کیا تو انہیں اوپر سے ایک غیبی آواز سنائی دی، کوئی کہہ رہا تھا: کشتی والو! رک جاؤ! کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں

---

1 ... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۲۷۴، حدیث: ۱۵۴۸۲

2 ... اصطناع المعروف لابن ابی الدنیا، باب فی الحوائج، ص ۷۰، حدیث: ۸۳

3 ... الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان... الخ، ۲/ ۱۶، حدیث: ۱۴۸۹

ابن خزیمة، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان... الخ، ۳/ ۱۹۱، حدیث: ۱۸۸۷

کہ اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر کیا لازم فرمایا ہے؟ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: ہمیں خبر دو۔ اس نے کہا: اللہ کریم نے اپنے ذمّۂ کرم پر لازم فرمایا ہے کہ جس نے گرمی کے دن خود کو رضائے الٰہی کے لیے پیاسا رکھا (یعنی روزہ رکھا) تو اللہ کریم پیاس والے (یعنی قیامت کے) دن اسے سیراب فرمائے گا۔[1]

معافی مانگنے والے کو معاف کرو:

﴿678﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس اس کا بھائی معذرت لیے آئے تو اسے اس کی معذرت قبول کر لینی چاہیے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن حوض پر نہ آسکے گا۔[2]

﴿679﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے اور وہ اس کی معذرت کو قبول نہ کرے تو وہ شخص حوض پر نہ آسکے گا۔[3]

﴿680﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا کا بیان ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرا ذمہ توڑا اسے نہ میری شفاعت ملے گی نہ وہ حوض پر آئے گا۔[4]

فصل: حوض سے دور رہنے والے بدعتی اور گمراہ لوگ

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو اللہ پاک کے دین سے پھر گیا یا جس نے اس دین میں رضائے الٰہی کے خلاف کوئی چیز ایجاد کی حالانکہ ایسی ایجاد کی اجازت نہیں تھی تو وہ شخص حوض سے دور کر دیا جائے گا، ان میں سب سے زیادہ سختی سے اسے دھتکار کر دور کیا جائے گا جس نے مسلمانوں کے گروہ کی مخالفت کی ہو گی جیسے خارجی، رافضی، معتزلی اور دیگر گمراہ فرقے، یہ سب دین کو

1... مسند بزار، مسند ابن عباس، ۱۱/ ۲۱۴، حدیث: ۴۹۷۴

2... مستدرک، کتاب البر والصلة، باب بروا آباء کم تبکم ابناؤکم، ۵/ ۲۱۳، حدیث: ۷۳۴۰

3... معجم اوسط، ۴/ ۳۷۶، حدیث: ۶۲۹۵

4... معجم کبیر، ۱۱/ ۱۷۰، حدیث: ۱۱۵۳۲

بدلنے والے ہیں۔ یونہی حوض سے ان ظالموں کو بھی دور کر دیا جائے گا جو ظلم و جبر کی آندھیاں چلانے والے، حق اور اہل حق کو مٹانے والے، سر عام کبیرہ گناہ کرنے والے، گناہوں کو ہلکا جاننے والے اور ٹیڑھے دل رکھنے والے بدعتی تھے۔ پھر حوض کوثر سے دوری کا معاملہ لوگوں کے حسب حال ہو گا، گناہوں کی بخشش کے بعد مسلمان حوض سے قریب آجائیں گے بشر طیکہ بگاڑ صرف ان کے اعمال میں پیدا ہوا ہو عقائد میں نہ ہوا ہو۔

ایک قول یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب بھی حوض کوثر پر آئیں گے اور جب انہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا تو وہاں ان کو پیاس کا عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ ان لوگوں کا نظریہ ہے جن کا مختار قول یہ ہے کہ حوض پل صراط سے پہلے ہو گا۔

حضرت قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا راجح قول یہ ہے کہ حوض پل صراط کے بعد ہے اور حوض کوثر کے جام پینا حساب اور جہنم سے نجات پالینے کے بعد ہو گا۔ حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: احادیث کا ظاہر تو یہ کہتا ہے کہ حوض جنت کے ایک کنارے پر ہے تاکہ جنتی نہر سے آنے والا پانی اس میں گرے اگر حوض پل صراط سے پہلے ہو تو پھر جہنم اس کے اور حوض کوثر میں بہنے والے پانی کے درمیان حائل ہو جائے گی۔

وہ حدیث جس میں مذکور ہے کہ لوگوں کی ایک جماعت کو حوض کوثر دیکھ لینے کے بعد وہاں سے دور کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، اس حدیث کی بناء پر ہماری تقریر پر اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کہ اس حدیث پاک کا جواب یہ ہے کہ یہ بدنصیب حوض سے اتنے قریب ہوں گے کہ اسے دیکھ رہے ہوں گے پھر انہیں وہاں سے دور کر کے بقیہ پُل صراط پار کرنے سے پہلے ہی دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

باب نمبر51:

اولاد کے شفاعت کرنے کا بیان

دروازۂ جنت پر والدین کا استقبال کرنے والا بچہ:

﴿681﴾... حضرت سیِّدُنا زرارہ بن اوفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیٹے کی وفات پر ایک شخص سے تعزیت فرمائی، اس نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بوڑھا شخص ہوں، مجھے میرے بیٹے کے بارے میں خبر ہو جاتی! تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ

بات خوش کرے گی کہ وہ جنت کے دروازوں پر چھلکتے جام لیے تمہارا استقبال کرے؟ اس نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ سب مجھے کیوں ملے گا؟ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم تجھے اس کا بدلہ عطا فرمائے گا اور ہر اس مسلمان کو جس کا بچہ اسلام میں فوت ہوا ہو۔[1]

یہ جام میرے والدین کے لیے ہے:

﴿682﴾... حضرت سیِّدُنا عبید بن عمیر لیثی رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا مسلمانوں کے بچے جنت سے ہاتھوں میں جام لیے نکلیں گے، لوگ ان سے کہیں گے: ہمیں پلاؤ! وہ کہیں گے: یہ ہمارے والدین کے لیے ہے، یہ ہمارے والدین کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ کچا بچہ جنت کے دروازے تک اپنی نال کھینچتے ہوئے آئے گا اور کہے گا: میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک کہ میرے والدین داخل جنت نہ ہو جائیں۔

باب نمبر 52: میدانِ محشر میں کھانے والوں کا بیان

اس کے متعلق احادیث طیبہ زمین کی تبدیلی والے باب میں بھی گزر چکی ہیں۔

﴿683﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک عرش کے نیچے اللہ پاک کا دستر خوان ہے، جس پر وہ چیزیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ اس دستر خوان پر صرف روزہ دار بیٹھیں گے۔[2]

﴿684﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزہ داروں کے مونہوں سے مشک کی خوشبو آ رہی ہو گی اور بروزِ قیامت ان کے لیے عرش کے نیچے دسترخوان بچھایا جائے گا اور وہ اس سے کھائیں گے جبکہ دیگر لوگ حساب کی شدت میں ہوں گے۔[3]

بکثرت روزہ رکھنے والوں کی خوشبو:

﴿685﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب

---

1 ...لم اجد

2 ...معجم اوسط، ۶/ ۴۷۲، حدیث: ۹۴۴۳، دون قولہ "تحت العرش"

3 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، ۴/ ۱۰۲، حدیث: ۱۳۹

قیامت کا دن ہو گا تو بکثرت روزہ رکھنے والے اپنی قبروں سے نکلیں گے تو اپنے روزوں کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے، ان کے منہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوں گے، انہیں دستر خوان اور آب خورے پیش کئے جائیں گے جن پر مشک کی مہر ہوگی، ان سے کہا جائے گا: کھاؤ! یقیناً تم نے خود کو بھوکا رکھا تھا اور پیو کیونکہ تم نے دنیا میں پیاس برداشت کی تھی، لوگوں کو چھوڑو اور آرام کرو! تم نے اپنے آپ کو تھکا دیا تھا۔ چنانچہ وہ کھائیں گے، پئیں گے اور آرام کریں گے جبکہ لوگ بے بسی اور پیاس کی حالت میں حساب سے دوچار ہوں گے۔[1]

روزہ داروں کے لئے دستر خوان:

﴿686﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ عرش کے نیچے روزہ داروں کے لیے موتیوں اور جواہرات سے جڑا سونے کا ایک دستر خوان بچھا ہو گا، اس پر جنت کے قسم قسم کے کھانے، مشروبات اور پھل ہوں گے، جن کو روزہ دار کھائیں گے، پئیں گے اور مزے کریں گے جبکہ لوگ حساب کی شدت میں گرفتار ہوں گے۔[2]

﴿687﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالله بن رباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: بروزِ قیامت دستر خوان بچھایا جائے گا، سب سے پہلے اس سے روزہ دار کھائیں گے۔

جب آگ کھانے پینے سے روکے گی:

﴿688﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالله بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے حضرت سیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے کہ لوگ اس دن کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کا حشر روٹی کی صاف ستھری ٹکیہ کی مثل زمین پر کیا جائے گا، اس میں نہریں جاری ہوں گی۔ ہشام نے کہا: اس دن لوگوں کو کھانے پینے سے کس چیز نے روکا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: آگ انہیں روکے رکھے گی اور وہ صرف یہی کہہ سکیں گے: اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُؕ (پ۸، الاعراف: ۵۰)
ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔

---

1 ... کنز العمال، کتاب الصوم، الباب الاول، ۸/ ۲۱۳، حدیث: ۲۳۶۳۹

2 ... مسند الفردوس، ۵/ ۴۹۰، حدیث: ۸۸۵۳

باب نمبر 53: آخرت میں بھوکا رہنے والوں کا بیان

دنیا میں سیر ہو کر مت کھاؤ:

﴿689﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک شخص نے ڈکار لی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی ڈکار ہم سے روک لے کیونکہ تم میں سے جو دنیا میں زیادہ سیر ہو گا بروزِ قیامت وہ اتنا ہی زیادہ بھوکا ہو گا۔[1]

﴿690﴾... اس حدیث کو امام طبرانی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا: بے شک دنیا میں سیر ہونے والے کل آخرت میں بھوکے ہوں گے۔[2]

﴿691﴾... صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا ابن نفیر رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوۡلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سن لو! دنیا میں کھانے اور مزے کرنے والی بہت سی جانیں قیامت میں بھوکی ننگی ہوں گی۔[3]

باب نمبر 54: نامۂ اعمال کا اڑ کر دائیں بائیں اور پیٹھ پیچھے سے آنے کا بیان

چار فرامینِ باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ

ترجمۂ کنز الایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گے لو میرے نامۂ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں جس کے خوشے جھکے ہوئے کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا اور وہ جو

---

[1]... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۳۷، ۴/ ۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۶

[2]... معجم کبیر، ۱۱/ ۲۱۳، حدیث: ۱۱۶۹۳

[3]... مسند الشهاب، الباب الرابع عشر، ۲/ ۳۰۸، حدیث: ۱۴۲۳، عن ابن بجیر

كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۬ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۲۵﴾ (پ۲۹، الحآقۃ:۱۹تا۲۵)

اپنے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنانوِشتہ (نامۂ اعمال) نہ دیا جاتا۔

﴿2﴾...

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ (پ۳۰، الانشقاق:۷تا۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا اور جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔

﴿3﴾...

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ﴿۱۴﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۳، ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ہے اور اس کے لیے قیامت کے دن ایک نوِشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

﴿4﴾...

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ﴿۱۰﴾ (پ۳۰، التکویر:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں۔

قیامت میں تین بار پیشی ہوگی:

﴿692﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کئے جائیں گے، پہلی دو پیشیوں میں جھگڑے اور عذر ہوں گے اور تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال اُڑ اُڑ کر ہاتھوں میں آئیں گے، پس کوئی انہیں دائیں ہاتھ میں پکڑے گا اور کوئی بائیں ہاتھ میں لے گا۔[1]

---

[1]...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی العرض، ۴/ ۱۹۲، حدیث:۲۴۳۳

﴿693﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کئے جائیں گے، پہلی دو پیشیوں میں جھگڑنا اور عذر پیش کرنا ہوگا اور تیسری پیشی میں نامہ اعمال اُڑاُڑ کر دائیں اور بائیں ہاتھوں میں جائیں گے۔[1]

قیامت کے دن جھگڑنا:

﴿694﴾ ... حکیم ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑنا دشمنانِ خدا کے لیے ہوگا، وہ اس لیے جھگڑیں گے کیونکہ وہ اپنے ربِّ کریم کو پہچانتے نہیں، ان کے خیال میں وہ اپنے ربّ سے جھگڑ کر نجات پالیں گے اور ان کی دلیل قائم ہو جائے گی، اللہ پاک حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور دیگر انبیائے کرام سے اپنے افعال کی حکمت بیان فرمائے گا اور ان کے سامنے اپنے دشمنوں پر اپنی حجت قائم فرما کر اپنے دشمنوں کو جہنم رسید فرما دے گا، تیسری پیشی مسلمانوں کی ہوگی اور یہ سب سے بڑی پیشی ہوگی، اللہ کریم مسلمانوں کے ساتھ اپنی شان کے مطابق خلوت فرمائے گا اور ان خلوتوں میں ربِّ کریم جس کو عتاب دینا چاہے گا عتاب فرمائے گا حتّٰی کہ بندہ حیاء اور شرمندگی محسوس کرنے لگے گا، پھر اللہ پاک ان کو بخش دے گا اور ان سے راضی ہو جائے گا۔

ہمارے اعمال نامے کہاں ہیں؟

﴿695﴾ ... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام کے تمام اعمال نامے عرش کے نیچے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک ایک ہوا بھیجے گا جو اعمال ناموں کو اڑا کر کسی کے دائیں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں پہنچا دے گی، ان کی پہلی تحریر یہ ہوگی:

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ؕ﴿۱۴﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔[2]

﴿696﴾ ... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ کریم کے فرمان: اِقْرَاْ كِتٰبَكَ یعنی اپنا نامہ اعمال پڑھ۔ کی تفسیر میں فرمایا: اس روز وہ شخص بھی پڑھے گا جسے دنیا میں پڑھنا نہیں آتا تھا۔

---

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی العرض، ۴/ ۱۹۲، حدیث: ۲۴۳۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ

2 ... الضعفاء للعقیلی، یغنم بن سالم بن قیس، ۴/۱۵۶۶، حدیث: ۲۱۰۵

اپنا اعمال نامہ پڑھ:

﴿697﴾... حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہر آدمی کے گلے میں ایک ہار ہے، جس میں اس کے عمل کا حساب لکھا جاتا ہے، جب وہ مر جاتا ہے تو اس ہار کو لپیٹ دیا جاتا ہے، جب بندے کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو اس ہار کو کھول دیا جائے گا اور اسے حکم ہو گا:

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ؕ(۱۴) (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

گناہوں کا نیکیوں میں تبدیل ہونا:

﴿698﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان نہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک مومن کو اس کا نامہ اعمال ربِّ کریم کے پردہ رحمت میں عطا کیا جائے گا، جب وہ اپنی برائیوں کو پڑھے گا تو انہیں پڑھ کر اس کے چہرے کا رنگ فَق ہو جائے گا، پھر جب وہ اپنی نیکیاں پڑھے گا تو اس کے چہرے کی رنگت بحال ہو جائے گی، پھر جب وہ دوبارہ نامہ اعمال دیکھے گا تو اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جا چکا ہو گا، اس وقت بندہ کہے گا:

فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۚ(۱۹) (پ۲۹، الحاقۃ: ۱۹)

ترجمۂ کنز الایمان: کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو۔

﴿699﴾... قبیلہ بنو اسد کے ایک شخص کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: ہمیں آخرت کے بارے میں کوئی بات بتائیے۔ حضرت کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: جی امیر المومنین! جب قیامت کا دن ہو گا تو لوحِ محفوظ کو بلند کیا جائے گا، مخلوق میں سے ہر ایک اپنے عمل کو دیکھ رہا ہو گا پھر وہ رجسٹر لائے جائیں گے جن میں بندوں کے اعمال لکھے ہوں گے، انہیں عرش کے گرد پھیلا دیا جائے گا، پھر مومن کو بلا کر اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے دیا جائے گا اور مومن اپنے نامہ اعمال میں دیکھے گا۔

﴿700﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ(۱۰) (پ۳۰، الانشقاق: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے۔

حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: اس کے بائیں ہاتھ کو اس کی پیٹھ کے پیچھے کر دیا جائے گا اور وہ اسی ہاتھ میں اپنا اعمال نامہ لے گا۔

مومن کے اعمال نامے کا عنوان:

﴿701﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مومن کے اعمال نامے کا عنوان ہو گا "حُسْنُ ثَنَاءِ النَّاس" لوگوں کی اچھی تعریف۔[1]

﴿702﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت مسلمان کے نامہ اعمال کا عنوان ہو گا: اَلثَّنَاءُ الْحَسَن یعنی اچھی تعریف۔

میری نیکیاں کہاں گئیں؟

﴿703﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کو اس کا کھلا ہوا نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میری فلاں فلاں نیکیاں جو میں نے کی تھیں کہاں گئیں؟ میں انہیں اپنے اعمال نامہ میں نہیں دیکھ رہا؟ ربّ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: چونکہ تو نے لوگوں کی غیبت کی تھی اس سبب سے وہ نیکیاں مٹا دی گئیں۔[2]

باب نمبر 55: ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا

﴿704﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یا تو وہ ہدایت کا امام ہو گا یا گمراہی کا امام ہو گا۔

خود کو نرالی نصیحت:

﴿705﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حازم اَعرَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق آتا ہے کہ وہ خود کو مخاطب کر کے کہتے تھے:

1... مسند الفردوس، ۳/ ۵۰، حدیث: ۴۱۲۸

2... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من الغیبۃ... الخ، ۳/ ۴۰۶، حدیث: ۴۳۶۴

اے اعرج! بروزِ قیامت ندا دی جائے گی: "اے فلاں فلاں گناہ کرنے والو!" تو تم ان کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ گے، پھر پکارا جائے گا: "اے فلاں گناہ کرنے والو!" تو تم ان کے ساتھ بھی کھڑے ہو جاؤ گے۔ اے اعرج! میں دیکھ رہا ہوں کہ تو ہر قسم کا گناہ کرنے والوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتا ہے۔

امام و پیشوا جیسا انجام:

﴿706﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ان میں سے کسی شخص کو بلا کر اس کا اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا، اس کے جسم کو دراز کر دیا جائے گا، چہرے کو روشن کر دیا جائے گا اور اس کے سر پر جگمگاتے موتیوں کا تاج رکھا جائے گا، وہ اپنے دوستوں کی طرف چلے گا تو وہ اسے دور سے دیکھتے ہی کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ عطا فرما اور ہمیں اس میں برکت عطا فرما۔ وہ شخص ان کے پاس پہنچ کر کہے گا: خوش ہو جاؤ! تم میں سے ہر شخص کے لیے اس جیسا ہے۔ رہا کافر تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، اس کے جسم کو دراز کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھی اس کو دور سے دیکھتے ہی کہیں گے: اس کے شر سے ہم اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں ایسا نہ کرنا۔ اتنے میں وہ کافر ان کے پاس پہنچ جائے گا، اس کے ساتھی کہیں گے: اے اللہ! تو اس کو رسوا کر دے۔ وہ کافر کہے گا: اللہ کریم تمہیں اپنی رحمت سے دور کرے! تم میں سے ہر شخص کے لیے ایسا ہی ہے۔[1]

نیکی کے رہنماؤں اور مددگاروں پر کرم:

﴿707﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت نیکی میں رہنمائی کرنے والے کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں حاضری دو، پھر اسے اللہ پاک کی بارگاہ میں لے جایا جائے گا، اللہ کریم اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہو گا، پھر اسے جنّت میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو وہ اپنے اور اپنے ان ساتھیوں کے ٹھکانے کو دیکھے گا جو نیکی و بھلائی میں اس کے ساتھ جمع ہونے اور اس کی مدد کرنے

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ۵/ ۹۲، حدیث: ۳۱۴۷

والے تھے، اس سے کہا جائے گا: یہ فلاں کا ٹھکانا ہے اور یہ فلاں کا ٹھکانا ہے، وہ ان عزتوں اور کرامتوں کو دیکھے گا جو اللہ پاک نے ان کے لیے جنت میں تیار کر رکھی ہیں، وہ اپنی منزل و ٹھکانے کو اپنے سب ساتھیوں کے ٹھکانوں سے افضل پائے گا، اس کو جنتی ملبوسات سے ایک حلّہ پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر ایک عظیم الشان تاج رکھا جائے گا، اس پر جنتی ہوا گزرے گی اور اس کا چہرہ چمکتے چمکتے چاند جیسا ہو جائے گا، وہ باہر نکلے گا تو ہر دیکھنے والا گروہ عرض کرے گا: اے اللہ! اسے ہمارے ساتھ کر دے، حتّٰی کہ وہ اپنے ان ساتھیوں کے پاس آئے گا جو نیکی و بھلائی کے کاموں میں اس کے ساتھ ملتے اور مدد کرتے تھے، وہ کہے گا: اے فلاں! خوش ہو جا بے شک اللہ کریم نے جنت میں تیرے لیے یہ یہ تیار کر رکھا ہے، وہ اپنے دوستوں کو ان عزت والے انعامات کی خوشخبریاں دیتا رہے گا جو ربِّ کریم نے ان کے لیے جنت میں تیار رکھی ہیں حتی کہ اس کی طرح ان کے چہرے بھی چمک اٹھیں گے اور لوگ انہیں چہروں کی روشنی سے پہچان کر کہیں گے: یہی لوگ جنتی ہیں۔

باب نمبر 56: اپنے اور باپ کے نام سے پکارے جانے کا بیان

﴿708﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔[1]

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس حدیث میں ان لوگوں کا ردّ ہے جو کہتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائے گا۔

(حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ ماؤں کے ناموں سے پکارنے کے متعلق بھی حدیث آئی ہے جسے امام طبرانی نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت کیا ہے اور وہ حدیث اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان ''یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ'' کے باب میں آئے گی۔

ریاکاری کی تعریف: ''ریاء'' کے لغوی معنیٰ ''دکھاوے'' کے ہیں۔ ''اللہ پاک کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا ریاکاری کہلاتا ہے۔'' گویا عبادت سے یہ غرض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزت وغیرہ دیں۔ (نیکی کی دعوت، ص ۶۶)

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

باب نمبر 57:

حساب کے لیے لوگوں کا صف بنانا

ربّ تعالیٰ ندا فرمائے گا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ (پ۱۵، الکھف:۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے (صفیں بنائے) پیش ہوں گے۔

﴿709﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک بروزِ قیامت ایسی بلند آواز سے ندا فرمائے گا جو ساعت پر گراں نہیں ہو گی، وہ فرمائے گا: اے میرے بندو! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا، سب حاکموں سے بڑا حاکم اور بہت جلد حساب لینے والا ہوں، اپنی دلیل پیش کرو اور اپنے جوابات تیار کر لو! بے شک تم سے سوال اور حساب ہونا ہے، اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو حساب کے لیے صف در صف ان کے قدموں کے پوروں پر کھڑا کر دو۔[1]

ندائے باری تعالیٰ سے کیا مراد ہے؟

یہ حدیث پاک اور کتاب کی بقیہ احادیث مبارکہ جن میں اللہ کریم کے ندا فرمانے اور اس کی آواز کا ذکر ہے تو اس سے مراد یہ ہے یہ ربِّ کریم کے حکم پر ہو گا، لغت، عرف اور احادیث میں اس کی مثالیں عام ہیں کہ حکم دینے والے کی طرف کام کو منسوب کر دیا جاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ فرشتے کا کہنا: "اے میرے بندو! میں اللہ ہوں۔" یہ اللہ پاک کے کلام کی حکایت ہے جس کلام کو آگے پہنچانے کا حکم اس نے دیا ہے جیسا کہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا سورہ طٰہٰ میں پڑھتا ہے:

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر۔

تو یہاں پڑھنے والا اللہ کریم کے کلام کی حکایت کرتا ہے۔

[1] ... التذکرۃ للقرطبی، باب ما جاء فی تطایر الصحف عند العرض... الخ، ص ۲۴۴

باب نمبر58:

سب سے پہلے جانوروں کا باہمی، پھر انسان اور جانوروں کے بیچ فیصلہ ہونے اور پھر جانوروں کے مٹی ہو جانے کا بیان

﴿710﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مخلوقِ خدا میں سب سے پہلے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کا حساب لیا جائے گا، یہاں تک کہ ان کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور کسی کا کوئی حق باقی نہ رہے، پھر ان کو مٹی بنا دیا جائے گا، پھر ثقلین یعنی انسانوں اور جنوں کو اٹھایا جائے گا اور اللہ پاک ان سے حساب لے گا تو اس دن کافر تمنا کرے گا کہ کاش! میں مٹی ہوتا۔

روزِ قیامت کافر کی تمنا:

﴿711﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو زمین کو کھال کی طرح دراز کر دیا جائے گا اور ربِّ کریم مخلوق یعنی انسانوں، جنوں، چوپایوں اور وحشی جانوروں کو جمع فرمائے گا، یہ وہ دن ہو گا جس میں اللہ کریم جانوروں کو ایک دوسرے سے قصاص (بدلہ) دلائے گا یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے حساب لے گا، جب اللہ پاک جانوروں کے درمیان حساب فرما چکے گا تو ان سے فرمائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ کافر ان کو دیکھ کر کہے گا: کاش! میں بھی مٹی ہو جاتا۔[1]

﴿712﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت تمام مخلوق یعنی چوپایوں، جانوروں، پرندوں اور ہر چیز کو جمع کیا جائے گا، اللہ کریم کا عدل یہاں تک پہنچے گا کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا حق لے گا، پھر فرمائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ اس وقت کافر کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا۔[2]

جانوروں کا انسانوں سے کلام:

﴿713﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ جب جانور انسانوں کو

1 ...مستدرک، کتاب الاهوال، باب جعل الله القصاص بین الدواب، ۵/ ۷۹۴، حدیث: ۸۷۵۶

2 ...مستدرک، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورة الانعام، ۳/ ۴۳، حدیث: ۳۲۸۴

دیکھیں گے کہ انسان ربِّ کریم کے حضور دو گروہوں کی صورت میں حاضر ہیں، ایک گروہ جنتی اور دوسرا گروہ جہنمی ہے تو جانور انسانوں سے کہیں گے: اے بنی آدم! تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے ہمیں تمہاری مثل نہیں بنایا، ہمارے لیے کوئی جنت نہیں کہ ہم اس کی امید کریں اور نہ کوئی دوزخ ہے جس سے ہم ڈریں۔

دو بکریوں کے درمیان فیصلہ:

﴿714﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا کہ دو بکریاں ایک دوسرے کو ٹکر مار رہی ہیں تو ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! تم جانتے ہو یہ ایک دوسرے کو ٹکر کیوں مار رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: لیکن اللہ کریم جانتا ہے اور بروزِ قیامت ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔[1]

﴿715﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت جس جھگڑے کا سب سے پہلے فیصلہ ہو گا وہ سینگ والی اور بغیر سینگ والی دو بکریوں کے درمیان ہو گا۔[2]

﴿716﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! بکری سے ضرور پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ساتھی کو سینگ کیوں مارا؟ اور جمادات سے بھی ضرور پوچھا جائے گا کہ آدمی کی انگلی کیوں زخمی کی؟[3]

خواہ مخواہ چڑیا کو کیوں مارا؟

﴿717﴾... حضرت سیِّدُنا شرید بن سوید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے خواہ مخواہ کسی چڑیا کو مارا ہو گا تو قیامت کے دن وہ چڑیا اللہ پاک کی بارگاہ میں بلند آواز سے فریاد کرے گی: اے میرے ربّ! فلاں شخص نے مجھے خواہ مخواہ مارا تھا کسی فائدے کے لیے نہیں مارا۔[4]

1 ...مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۱۰۰، حدیث: ۲۱۴۹۴

2 ...معجم اوسط، ۶/ ۲۳، حدیث: ۷۸۵۸

3 ...التذکرۃ للقرطبی، باب القصاص یوم القیامۃ...الخ، ص۲۶۶

4 ...نسائی، کتاب الضحایا، باب من قتل عصفورا بغیر حقها، ص۷۲۱، ص ۴۴۵۳

﴿718﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسی کی مثل اپنے والد سے مرفوعًا روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: (وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گی) اس نے مجھے مار کر نہ تو کوئی فائدہ اٹھایا اور نہ مجھے زندہ چھوڑا کہ میں تیری زمین میں زندگی گزارتی۔[1]

﴿719﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے: جس نے کسی چڑیا کو مارا تو قیامت کے دن وہ چیختے ہوئے فریاد کرے گی: اے میرے رب! اس سے پوچھ اس نے کسی فائدے کے بغیر مجھے کیوں مارا تھا؟[2]

پرندوں کو مارنے کا حق کیا ہے؟

﴿720﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس انسان نے چڑیا یا اس سے کم تر کسی بھی جانور کو ناحق مارا تو قیامت کے دن اللہ کریم اس کے بارے میں بھی باز پرس فرمائے گا۔ عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان کو مارنے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کا حق یہ ہے کہ انہیں ذبح کر کے کھا لیا جائے، ان کا سر کاٹ کر پھینک نہ دیا جائے۔[3]

﴿721﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جس نے بلاوجہ چڑیا کو مارا تو وہ چڑیا قیامت کے دن چلّاتے ہوئے آئے گی اور عرض کرے گی: اے میرے ربّ! اس نے نہ مجھے ذبح کیا کہ کھا لیتا اور نہ ہی مجھے زندہ رہنے دیا کہ میں پرندوں کے ساتھ زندگی گزارتی۔[4]

جانور کے چارے کا خیال رکھو:

﴿722﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عین دن کے وقت ایک بندھے ہوئے اونٹ کے پاس سے گزر ہوا، آپ اپنے کام سے تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو اونٹ اسی حال میں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے مالک سے فرمایا: کیا آج تم نے اسے گھاس نہیں ڈالی؟

1... معجم کبیر، ۲۲/ ۲۴۵، حدیث: ۶۳۸

2... المجالسۃ وجواھر العلم، ۳/ ۱۷۹، رقم: ۳۲۴۳

3... نسائی، کتاب الضحایا، باب اباحۃ اکل العصافیر، ص۷۰۷، حدیث: ۴۳۵۵

4... الزھد لھناد، باب الرحمۃ، ۲/ ۶۱۹، حدیث: ۱۳۳۵

اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔[1]

بلی پر ظلم کا انجام:

﴿723﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی، اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ اسے کچھ کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔[2]

﴿724﴾... ابنِ ماجہ نے یہی حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ ''وہ بلی اس عورت کے اگلے اور پچھلے مقام کو خراش لگائے گی'' اور ابنِ ماجہ ہی کی ایک اور روایت میں ہے: ''جب وہ عورت آگے بڑھے گی تب وہ بلی اسے خراش لگائے گی اور جب وہ پیچھے کی طرف آئے گی تب بھی اسے خراش لگائے گی۔''[3]

﴿725﴾... حضرت سیِّدُنا جُنادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک اونٹ لیے حاضر ہوا جس کی ناک پر میں نے داغ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے جنادہ! چہرے کے علاوہ داغ لگانے کے لیے کوئی اور عضو نہیں ملا، سنو! تمہارے آگے قصاص (بدلہ) ہے۔[4]

شکار کب شکار بنتا ہے؟

﴿726﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی شکار جبھی شکار ہوتا ہے جب وہ اللہ پاک کی تسبیح میں کمی کرتا ہے، اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اس کی تسبیح کو شمار کرتا ہے حتّٰی کہ بروزِ قیامت وہ ان تسبیحات کو لے کر آئے گا۔[5]

---

1 ...زھد لھناد، باب الرحمۃ، ۲/۶۲۳، حدیث: ۱۳۴۴

2 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب فواسق... الخ، ۲/ ۴۰۸، حدیث: ۳۳۱۸

3 ...نسائی، کتاب الکسوف، نوع اٰخر، ص ۲۵۵، حدیث: ۱۴۷۹

ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، باب صفۃ النار واھلھا، ۹/ ۲۸۵، حدیث: ۷۴۴۶۔ لم نجدہ فی ''ابن ماجۃ''

4 ...معجم کبیر، ۲/ ۲۸۳، حدیث: ۲۱۷۹

5 ...ابن عساکر، رقم ۲۱۹۸، روح بن حبیب التغلبی، ۱۸/ ۲۳۹، حدیث: ۴۲۳۷

باب نمبر59:

چار فرامین باری تعالٰی کی تفسیر

﴿1﴾...

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَ لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَۙ(۶) (پ۸، الاعراف:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔

﴿2﴾...

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَا ذَاۤ اُجِبْتُمْؕ (پ۷، المآئدۃ:۱۰۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا۔

﴿3﴾...

فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًاؕ(۴۱) (پ۵، النسآء:۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

﴿4﴾...

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًاؕ (پ۲، البقرۃ:۱۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

﴿727﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما اس فرمانِ باری تعالٰی:

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَ لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَۙ(۶) (پ۸، الاعراف:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہم تمام لوگوں سے پوچھیں گے کہ انہوں نے رسولوں کو کیا جواب دیا اور رسولوں سے دریافت کریں گے کہ انہوں نے کیا تبلیغ کی؟

سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے حق میں اِس امت کی گواہی:

﴿728﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا آپ نے احکامِ الٰہیہ پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تمہیں احکامِ خداوندی پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا، ہمارے پاس کوئی آیا ہی نہیں تھا۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا جائے گا: تمہارے حق میں کون گواہی دے گا؟ وہ عرض کریں گے: حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت۔ اسی وجہ سے ربِّ کریم نے ارشاد فرمایا:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

پھر تمہیں بلایا جائے گا تم حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے حق میں تبلیغِ احکام کی گواہی دو گے اور میں تمہارے سچے ہونے کی گواہی دوں گا۔[1]

بروزِ قیامت امتِ محمدیہ کی گواہی:

﴿729﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کوئی نبی یوں آئیں گے کہ ان کے ساتھ ایک ہی آدمی ہو گا، کسی نبی کے ساتھ دو اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ ہوں گے، پھر ہر نبی کی قوم کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا: کیا اس نبی نے تمہیں احکامِ الٰہیہ پہنچا دیئے تھے؟ قوم کہے گی: نہیں۔ پھر اس نبی سے فرمایا جائے گا: کیا تم نے اپنی قوم کو اَحکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں۔ ان سے فرمایا جائے گا: تمہارے حق میں کون گواہی دے گا؟ وہ نبی عرض کریں گے: حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی اُمَّت۔ پھر حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا اس نبی نے اپنی قوم کو احکامِ الٰہیہ پہنچا دیئے تھے؟ اُمَّتِ محمدیہ عرض کرے گی:

[1] ... بخاری، کتاب تفسیر، باب قولہ تعالٰی: وکذلک جعلناکم امۃ وسطاً... الاٰیۃ، ۳/ ۱۶۹، حدیث: ۴۴۸۷، بتغیر قلیل

جی ہاں۔ پوچھا جائے گا: تمہیں کس نے بتایا؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے پاس ہمارے نبی تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ رسولوں نے احکامِ خداوندی پہنچا دیئے تھے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (پ۲، البقرة: ۱۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔[1]

﴿730﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اور میری امت قیامت کے دن بلندی پر ہوں گے اور مخلوق کو دیکھتے ہوں گے، لوگوں میں سے ہر ایک کی تمنا ہوگی کہ وہ ہم سے ہو جائے اور جس نبی کو بھی اس کی قوم نے جھٹلایا ہوگا ہم اس نبی کے حق میں گواہی دیں گے کہ اس نے اپنے رب کا پیغام ان تک پہنچا دیا تھا۔[2]

حضرت سیِّدُنا علامہ قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس حدیث پاک کا معنیٰ یہ ہے کہ تمام ہی مخلوق بچھی ہوئی زمین پر ہوگی سوائے ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت کے، یہ سب ٹیلے جیسی بلند جگہ پر ہوں گے اور (حضرات انبیائے کرام کے علاوہ) تمام مخلوق ان سے نیچے ہوگی۔

سب سے پہلے فرشتوں سے سوال ہوگا:

﴿731﴾... حضرت سیِّدُنا ابن ابو جَبَلَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی متصل سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کو جمع فرمائے گا تو سب سے پہلے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بلایا جائے گا، ان کا ربّ کریم ان سے فرمائے گا: تم نے میرے عہد کے بارے میں کیا عمل کیا؟ کیا تم نے میرا عہد پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! جی ہاں میں نے عہد جبریل تک پہنچا دیا تھا۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا اسرافیل نے تمہیں میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں۔ پھر حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو جانے دیا جائے گا اور اللہ کریم حضرت جبریل عَلَیْہِ

1... سنن الکبرٰی للنسائی، کتاب التفسیر، قولہ تعالٰی: وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا، ۶/ ۲۹۲، حدیث: ۱۱۰۰۷

2... مسند الفردوس، ۱/ ۵۴، حدیث: ۲۰۰

السَّلَام سے فرمائے گا: کیا تم نے میرا عہد پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں! میں نے رسولوں تک پہنچا دیا تھا۔ پھر رسولوں کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا جبریل نے میرا عہد تم تک پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں۔ چنانچہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی جانے دیا جائے گا، پھر رسولوں سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے میرا عہد پہنچایا تھا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! ہم نے تیرا عہد امتوں تک پہنچا دیا تھا۔ پھر امتوں کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا: کیا رسولوں نے تم تک میرا پیغام پہنچایا تھا؟ اس پر بعض جھٹلائیں گے اور بعض تصدیق کریں گے۔ رُسُلِ عِظام عرض کریں گے: ہمارے پاس ان جھٹلانے والوں کے خلاف گواہ ہیں۔ ربِّ کریم فرمائے گا: گواہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے: امتِ محمدیہ ہے۔ چنانچہ امتِ محمدیہ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ ان رسولوں نے ہمارا پیغام امتوں تک پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں۔ دیگر امتیں کہیں گی: اے ہمارے ربّ! یہ ہمارے خلاف کیسے گواہی دے سکتے ہیں انہوں نے تو ہمارا زمانہ پایا ہی نہیں؟ اللہ پاک (باوجودِ علم) پوچھے گا: تم ان کے خلاف گواہی کیسے دے رہے ہو حالانکہ تم نے ان کا زمانہ بھی نہیں پایا؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! تو نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا اور تو نے ہم پر ایک کتاب اتاری اور تو نے اس میں بیان فرمایا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے تبلیغ احکام کر دی تھی پس ہم اسی کے مطابق گواہی دے رہے ہیں جس کا تو نے ہم سے بیان فرمایا ہے۔ ربّ کریم ارشاد فرمائے گا: انہوں نے سچ کہا۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔[1]

لوحِ محفوظ کا بھی حساب ہو گا:

﴿732﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سِنان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے پہلے لوح سے حساب ہو گا، اس کو بلایا جائے گا تو خوفِ خدا کے باعث اس کے کاندھے کانپتے ہوں گے، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو نے (ہمارا پیغام) پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: ہاں۔ ہمارا ربّ پوچھے گا: تیرے حق میں گواہی کون دے گا؟ وہ عرض

[1]... الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص۵۵۷، حدیث: ۱۵۹۸

کرے گا: حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام۔ چنانچہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بلایا جائے گا تو وہ (خوفِ خداوندی کے باعث) کانپتے ہوئے آئیں گے، ان سے پوچھا جائے گا: کیا لوح نے ہمارا پیغام تم تک پہنچادیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں۔ لوح یہ جواب سن کر کہے گا: تمام خوبیاں اللہ کریم کو جس نے مجھے بُرے حساب سے نجات بخشی۔

﴿733﴾... حضرت سیِّدُنا وَہب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بلایا جائے گا، (خوفِ خدا کے باعث) ان کے کاندھے کانپتے ہوں گے، ان سے پوچھا جائے گا: لوح نے جو پیغام تم تک پہنچایا تھا اس کے بارے میں تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میں نے وہ پیغام جبریل تک پہنچادیا تھا، پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بلایا جائے گا تو وہ بھی کانپتے ہوئے حاضر ہوں گے، ان سے پوچھا جائے گا: اسرافیل نے تمہیں جو پیغام دیا تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میں نے رسولوں تک پہنچادیا تھا۔ چنانچہ رسولوں کو بلایا جائے گا تو (خوفِ الٰہی کی بناء پر) ان کے کاندھوں کا گوشت کانپ رہا ہو گا، ان سے پوچھا جائے گا: جبریل نے تم تک جو پیغام پہنچایا تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم نے لوگوں تک پہنچادیا تھا۔ پس اس فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے:

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَ لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَۙ(۶) (پ۸، الاعراف: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔

اے اللہ! تو گواہ ہو جا:

﴿734﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجۃ الوداع کے خطبے کے میں فرمایا: تم سے میرے بارے میں سوال ہو گا تو تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغامِ الٰہی پہنچادیا، اس کا حق ادا کیا اور ہمیں نصیحت فرما دی۔ یہ سن کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔[1]

مونہوں پر مہر لگادی جائے گی:

﴿735﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن حَیْدَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

[1] ... مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ص ۴۹۰، حدیث: ۲۹۵۰

فرمایا: بیشک میرا ربّ مجھے بلائے گا اور مجھ سے پوچھے گا: کیا تم نے (ہمارا پیغام) ہمارے بندوں تک پہنچا دیا تھا؟ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! بے شک میں نے انہیں تبلیغ کر دی تھی۔ لہٰذا تم میں جو موجود ہے وہ غائب تک ان باتوں کو پہنچا دے، بے شک تمہیں یوں بلایا جائے گا کہ منہ بند سے تمہارے مونہوں پر روک لگا دی جائے گی، پھر سب سے پہلے تمہاری ران اور ہتھیلی بیان دے گی۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: حضرت اسرافیل، حضرت جبرائیل اور حضراتِ رُسُل عظام عَلَيْهِمُ السَّلَام کو جانوروں میں فیصلہ ہو جانے اور ان کے مٹی ہو جانے کے بعد بلایا جائے گا۔

باب نمبر 60:

سات فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (پ۱۴، الحجر: ۹۲، ۹۳)	ترجمۂ کنزالایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے۔

﴿2﴾...

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۲۳، الصفت: ۲۴)	ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔

﴿3﴾...

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ (پ۱۵، بنیٓ اسرآءیل: ۳۶)	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

﴿4﴾...

ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ (پ۷، الانعام: ۶۰)	ترجمۂ کنزالایمان: پھر اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔

---

[1]...مسند احمد، مسند البصریین، ۷/۲۳۸، حدیث: ۲۰۰۵۷

﴿5﴾...

قُلْ بَلٰى وَ رَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ (پ۲۸، التغابن:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک (اعمال) تمہیں جتادیئے جائیں گے۔

﴿6﴾...

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ(۷) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۠(۸) (پ۳۰، الزلزلۃ:۷،۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

﴿7﴾...

ثُمَّ لَتُسْــٴَـلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠(۸) (پ۳۰، التکاثر:۸)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی۔

اعضائے بدن کو کہاں استعمال کیا؟

﴿736﴾... اس فرمانِ باری تعالیٰ:

ثُمَّ لَتُسْــٴَـلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠(۸) (پ۳۰، التکاثر:۸)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی۔

کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: صحیح سلامت بدنوں، کانوں اور آنکھوں کے بارے میں اللہ پاک بندوں سے پوچھے گا کہ انہیں کس کام میں استعمال کیا تھا؟

﴿737﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس میں نعمتوں سے مراد امن و سلامتی اور صحت ہے۔[1]

﴿738﴾... سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: دنیا کی ہر لذت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

1... الزھد لاحمد، باب فی فضل ابی ھریرۃ، ص۱۷۹، حدیث: ۸۵۷

باب نمبر61:

ہر نعمت کے بارے میں سُوال ہوگا

﴿739﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: **اللہ** کریم ہر نعمت والے سے اس نعمت کے بارے میں پوچھے گا جو ربِّ کریم نے اسے عطا فرمائی۔

﴿740﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی روایت فرمایا کہ "میری امت میں سے بعض افراد گھی اور شہد کو کشمش کے ساتھ ملا کر کھائیں گے (ایسی پر تکلف نعمت کھانے پر ان سے سوال ہو گا)۔"[1]

﴿741﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مبارکہ: "ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠(۸)" (پ۳۰، التکاثر: ۸) "نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا؟ ہماری خوراک تو دو کالی چیزیں (کھجور اور پانی) ہیں، دشمن سر پر منڈلا رہا ہے اور ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر لٹکی ہوئی ہیں۔ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک نعمتوں کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔[2]

جوتے اور ٹھنڈا پانی بھی نعمت ہیں:

﴿742﴾... حضرت سیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت "ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠(۸)" (پ۳۰، التکاثر: ۸) "نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے پاس ایسی کونسی نعمتیں ہیں؟ ہم تو جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاتے۔ **اللہ** پاک نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ان سے فرمادیجیے: کیا تم جوتے نہیں پہنتے اور ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ بھی نعمتیں ہیں۔[3]

﴿743﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مذکورہ آیت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: گیہوں کی روٹی کھانا اور دریائے فُرات کا ٹھنڈا پانی پینا نعمت ہے، اس کے متعلق تم سے سوال ہو گا۔

---

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۲۱۲، مرسل عن ابی قلابہ

2 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الھاکم التکاثر، ۵/ ۲۳۵، حدیث: ۳۳۶۸

3 ...تفسیر ابن ابی حاتم، پ۳۰، التکاثر، تحت قولہ تعالی: ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم، ۱۰/ ۳۴۶۰، حدیث: ۱۹۴۶۲

﴿744﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق اور حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے تازہ کھجوریں کھائیں اور پانی پیا تو رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ بھی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔[1]

﴿745﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان صبح اور رات کے کھانے کو نعمتوں میں شمار کرتے تھے۔

بروزِ قیامت چار سوالات:

﴿746﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بَرزَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کے قدم اس وقت تک نہ ہٹ سکیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے: (۱)...اس کی عمر کے بارے میں کہ کس کام میں گزاری؟ (۲)...اس کے جسم کے بارے میں کہ کس کام میں اسے مشغول رکھا؟ (۳)...اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا؟ اور (۴)...اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کس جگہ خرچ کیا؟[2]

﴿747﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود، حضرت سیِّدُنا ابو سعید، حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل، حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء اور حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بھی اسی کی مثل احادیث مروی ہیں۔

علم پر عمل سے متعلق سوال:

﴿748﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: مجھے سب سے بڑا خوف یہ ہے کہ جب میں اپنے ربِّ کریم سے ملاقات کروں گا تو وہ پوچھے گا: تو علم رکھتا تھا تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟

﴿749﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلا سوال ہو گا کہ تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟

1...نسائی، کتاب الوصایا، باب قضاء الدّین قبل المیراث... الخ، ص۵۹۶، حدیث: ۳۶۳۸

مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۱۲۴، حدیث: ۱۴۷۹۲

2...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما فی القیامۃ، ۴/ ۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۵، بتغیر قلیل

سخت ترین خیانت:

﴿750﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم کے معاملے میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو، ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ کیونکہ تم میں سے کسی کا اپنے علم میں خِیانت کرنا دوسرے کے مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے اور یقیناً اللہ پاک تم سے علم کے بارے میں پوچھے گا۔[1]

عزت کے متعلق بھی پوچھا جائے گا:

﴿751﴾... حضرت سیِّدُنا اِبنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ میں نے رَسُولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور اسے دی جانے والی عزت کے بارے میں بھی اُس سے ایسے ہی پوچھے گا جیسے اس کے مال کے بارے میں سوال کرے گا۔[2]

﴿752﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جو بھی قدم رکھتا ہے اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس قدم سے تمہارا ارادہ کیا تھا۔[3]

﴿753﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بندے کا جو پہلا حساب ہو گا وہ یہ سوال ہو گا: کیا میں نے تجھے تندرست جسم نہیں دیا تھا؟ اور کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟[4]

آقا و غلام اور شوہر و بیوی کا حساب:

﴿754﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آقا اور غلام کو، شوہر اور بیوی کو لایا جائے گا پھر آقا اور غلام کا اور شوہر اور بیوی کا حساب

---

1 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۲۱۵، حدیث: ۱۱۷۰۱، بتغیر قلیل

2 ...معجم صغیر، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۸

3 ...حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ ابن مسعود، ۱/ ۲۶۰، رقم: ۱۲۹۹

4 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الھٰکم التکاثر، ۵/ ۲۳۶، حدیث: ۳۳۶۹

ہو گا، حتّٰی کہ آدمی سے کہا جائے گا: تم نے فلاں فلاں دن لذت کے لیے مشروب پیا تھا۔ شوہر سے کہا جائے گا: تو نے فلاں کو پیغامِ نکاح بھیجا حالانکہ اسے اور جگہ سے بھی نکاح کے پیغام آئے ہوئے تھے تو میں نے اس کا نکاح تجھ سے کروا دیا اور باقیوں کو چھوڑ دیا۔[1]

﴿755﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے معاذ! قیامت کے دن مومن سے اس کے ہر عمل کے بارے میں سوال ہو گا حتّٰی کہ آنکھوں میں سرمہ لگانے کے متعلق بھی۔[2]

﴿756﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** کریم قیامت کے دن ایک بندے کو بلائے گا اور اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا یہاں تک ارشاد فرمائے گا: تو نے فلاں دن مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں فلاں عورت کی شادی تجھ سے کرا دوں تو میں نے وہ عورت تیرے نکاح میں دے دی تھی۔[3]

اچھی طرح نماز پڑھانے کا ثواب:

﴿757﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کی امامت کرے تو وہ **اللہ** پاک سے ڈرے اور جان لے کہ وہ ضامن ہے اور جس چیز کا وہ ضامن ہے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، اگر وہ اچھی طرح نماز پڑھائے گا تو اسے اس کے پیچھے ہر نماز پڑھنے والے کے اجر برابر اجر دیا جائے گا اور ان کے اجر میں بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی اور اگر کوتاہی کرے گا تو وبال اسی کے ذمے ہو گا۔[4]

خطبے اور تقریر کے متعلق سوال ہو گا:

﴿758﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بَصْری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ...مسند بزار، مسند عبد اللہ ابن عباس، ۱۲/ ۲۱۰، حدیث: ۵۹۰۱

2 ...حلیۃ الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، ۱۰/ ۳۱، رقم: ۱۴۴۰۶

3 ...المطالب العالیۃ لابن الحجر، کتاب الفتن، باب صفۃ البعث، ۸/ ۲۸۰، حدیث: ۴۵۴۱

4 ...معجم اوسط، ۵/ ۴۰۳، حدیث: ۷۷۵۵

ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک بھی خطبہ دیا تو اللہ کریم اس بندے سے پوچھے گا اس خطبے سے تیرا ارادہ کیا تھا۔[1]

﴿759﴾... حضرت سیِّدُنا امام شَعْبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: خطیب جو بھی خطبہ دے گا قیامت کے دن اس کا وہ خطبہ اس پر پیش کیا جائے گا۔

﴿760﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کی طرف بلائے گا تو قیامت کے دن اسے اُس کی دعوت کی ساتھ کھڑا کیا جائے گا، چاہے کسی نے ایک آدمی ہی کو دعوت دی ہو۔[2]

فرائض کی کمی نوافل سے پوری کرو:

﴿761﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے نَبِیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اللہ پاک اپنے فرشتوں سے فرمائے گا: میرے بندے کی نماز دیکھو، کیا اس نے نماز کو مکمل کیا ہے یا اس میں کوتاہی کی ہے؟ اگر بندے کی نماز مکمل ہوئی تو اس کے لیے مکمل نماز لکھ دی جائے گی اور اگر اس نے نماز میں کچھ کمی کی ہو گی تو اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: دیکھو کیا میرے بندے کی نفلی نماز ہے؟ اگر بندے کے پاس نفلی نماز ہو گی تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کے فرائض کی کمی کو اس کے نوافل سے پورا کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔[3]

سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا:

﴿762﴾... حضرت سیِّدُنا تمیم داری رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر اس نے نماز کو مکمل کیا ہو گا تو اس کے لیے کامل نماز لکھی جائے گی اور اگر اس نے فرض نماز کو مکمل نہ کیا ہو گا تو اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: اگر تم میرے بندے کے پاس نوافل پاتے ہو تو اس کے فرائض کی کمی کو ان نوافل سے پورا کر

1... الزهد لاحمد، زهد محمد بن سيرين رحمه الله تعالى عليه، ص ۳۲۶، حديث: ۱۸۸۹

2... ابن ماجه، كتاب السنة، باب من سن سنة حسنة أو سيئة، ۱/ ۱۳۶، حديث: ۲۰۸

3... ابو داود، كتاب الصلاة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: كل صلاة... الخ، ۱/ ۳۲۹، حديث: ۸۶۴

دو۔ پھر زکوٰۃ اور پھر یونہی تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔[1]

﴿763﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَاَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاء یعنی سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا اور لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون (یعنی قتل) کا فیصلہ ہو گا۔[2]

نماز قبول ہوئی تو دیگر اعمال کا حساب ہو گا:

﴿764﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کو دیکھا جائے گا، اگر وہ قبول ہو گئی تو پھر باقی اعمال دیکھے جائیں گے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو پھر اس کے کسی عمل کو دیکھا تک نہیں جائے گا۔

﴿765﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن قُرط رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کا سب سے پہلا حساب یہ ہو گا کہ اس کی نماز کو دیکھا جائے گا اگر وہ دُرُست ہوئی تو بندہ نجات پالے گا اور اگر وہ خراب ہوئی تو بندہ نقصان و خسارہ اُٹھائے گا۔[3]

﴿766﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرض نماز کا اللہ پاک کے یہاں وزن ہے، جس نے اس میں کچھ کمی کی اس کا حساب کیا جائے گا۔[4]

نماز میں کمی کیا ہے؟

﴿767﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن کمی کرنے والوں کو بلایا جائے گا: پوچھا گیا: کمی کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا: ان میں سے کوئی اِدھر اُدھر دیکھ کر اور کوئی وضو میں کمی کر کے نماز میں کمی کرنے والا ہو گا۔[5]

1... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کل صلاۃ... الخ، ۱/ ۳۲۹، حدیث: ۸۶۶

2... نسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، ص ۶۵۲، حدیث: ۳۹۹۷

3... ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء ان اول ما یحاسب... الخ، ۱/ ۴۲۱، حدیث: ۴۱۳، عن حریث بن قبیصہ رضی اللہ عنہ

4... الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترھیب من عدم اتمام الرکوع... الخ، ۱/ ۲۴۰، حدیث: ۷۶۰

5... حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن عمر بن خطاب، ۱/ ۳۸۵، رقم: ۱۰۹۷

جہنم کے سات پل:

﴿768﴾... حضرت سیدنا اَیْفَع بن عَبْدُ الکَلاعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جہنم کے سات پل ہیں اور پل صراط ان سب کے اوپر ہے، مخلوق کو پہلے پل کے پاس روک لیا جائے گا اور ارشاد ہو گا: انہیں روکو کہ ان سے سوال ہونا ہے، پھر ان سے نماز کا حساب ہو گا اور نماز کے متعلق پوچھا جائے گا، پس نماز کے معاملے میں جو ہلاک ہوا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو کامیاب ہوا وہ نجات پا جائے گا۔ جب لوگ دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے امانت کے بارے میں حساب ہو گا کہ اسے کیسے ادا کیا اور اس میں کیسے خیانت کی؟ پس جو ناکام ہوا وہ ہلاک ہوا اور جو کامیاب ہوا وہ نجات پا گیا۔ پھر جب تیسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھے سلوک) کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے کیسے جوڑا اور کیسے کاٹا تھا؟ چنانچہ جو ناکام ہوا وہ ہلاک ہوا اور جو کامیاب ہوا وہ نجات پا گیا۔ صلہ رحمی اس دن جہنم کی فضا سے قریب ہو گی اور عرض کر رہی ہو گی: اے اللہ! جس نے مجھے جوڑا تھا تو اسے جوڑ اور جس نے مجھے کاٹا تو اس کو کاٹ دے۔

﴿769﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی چیز تہبند، خشک سوکھی روٹی، سایۂ دیوار اور پانی کے گھڑے کے علاوہ ہے، وہ اضافی ہے اس کا حساب ہو گا۔ یا یہ فرمایا: اس کے بارے میں قیامت کے دن آدمی سے پوچھا جائے گا۔[1]

کن تین چیزوں کا سوال نہ ہو گا؟

﴿770﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَسیب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ہمراہ ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے اور اُس سے فرمایا: ہمیں تازہ کھجوریں کھلاؤ۔ مالکِ باغ نے کھجور کے خوشے لا کر پیش کر دیئے، آپ اور صحابۂ کرام نے اس میں سے کھایا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ٹھنڈا پانی منگوا کر پیا اور ارشاد فرمایا: تم سے اس (کھانے اور پینے) کے بارے میں بروزِ قیامت ضرور سوال ہو گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن ہم سے اس کے بارے میں بھی سوال ہو گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں! سوائے تین چیزوں کے: وہ

1 ...حلیۃ الاولیاء، یزید بن الاصم، ۴/ ۱۰۵، حدیث: ۴۹۱۳

کپڑا جس کے ذریعے بندہ پردے کے مقام کو چھپائے، روٹی کا ٹکڑا جس سے بندہ اپنی بھوک دور کرے اور وہ کھوہ(یعنی ضرورت کا گھر) جس میں داخل ہو کر وہ سردی گرمی سے بچ سکے۔[1]

﴿771﴾...مذکورہ حدیث شریف حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بھی مروی ہے اس میں الفاظ کچھ یوں ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ٹھنڈا سایہ، تر کھجوریں اور ٹھنڈا پانی بھی ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا۔[2]

سب سے پہلے جہنم میں جانے والے:

﴿772﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمانے کے لیے اپنے بندوں کی طرف اپنی شان کے مطابق نُزُول (تجلی) فرمائے گا، تمام اُمَّتیں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوں گی، سب سے پہلے تین آدمیوں کو بلایا جائے گا، اُن میں ایک قرآن پاک یاد کرنے والا، دوسرا راہِ خدا میں قتل ہونے والا اور تیسرا مالدار ہو گا۔ اللہ کریم قاریِ قرآن سے ارشاد فرمائے گا: کیا میں نے تجھے وہ کلام نہ سکھایا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! ہاں سکھایا تھا۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن کی ساعتوں میں اُسے لے کر قیام کرتا(یعنی نماز پڑھتا اور تلاوت کرتا) تھا۔ اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے: تو جھوٹا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تلاوت سے تیرا مقصد یہ تھا کہ لوگ کہیں: "فلاں قاری ہے۔" بس! تجھے قاری کہہ لیا گیا۔ پھر مال دار کو لایا جائے گا تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: کیا میں نے تجھے اتنی کشادگی نہیں دی تھی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! کیوں نہیں۔ اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: میں نے جو تجھے عطا کیا اس میں تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں صلہ رحمی اور صدقہ کیا کرتا تھا۔ اللہ کریم اس سے فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا۔ فرشتے بھی کہیں گے: تو جھوٹا ہے۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: تیرا مقصد یہ تھا کہ کہا جائے: "فلاں سخی ہے۔" پس ایسا کہہ لیا گیا۔

---

1 ...مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۳۹۴، حدیث: ۲۰۷۹۴

2 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی معیشۃ اصحاب النبی، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۲۳۷۶

پھر راہِ خدا میں قتل ہونے والے کو لایا جائے گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تو کیوں قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: تو نے اپنی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا تھا لہٰذا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتّٰی کہ مجھے قتل کر دیا گیا۔ اللہ کریم اس سے ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا۔ فرشتے بھی کہیں گے: تو جھوٹا ہے۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: بلکہ تیرا مقصود یہ تھا کہ کہا جائے: "فلاں بہادر ہے۔" تو تجھے بہادر کہہ لیا گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری ران پر اپنا دستِ مبارک مار کر فرمایا: اے ابو ہریرہ! اللہ پاک کی مخلوق میں سے ان تین کے ذریعے سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔[1]

آخری زمانے کے تین گروہ:

﴿773﴾ ... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آخری زمانہ ہو گا تو میری امت تین گروہوں میں بٹ جائے گی: (۱) ایک گروہ خالص اللہ پاک کی عبادت کرے گا (۲)... دوسرا گروہ دکھاوے کے لیے اللہ کریم کی عبادت کرے گا اور (۳)... تیسرا گروہ لوگوں سے مال بٹورنے کے لیے ربِّ کریم کی عبادت کرے گا۔ پھر جب اللہ پاک قیامت کے دن ان سب کو جمع فرمائے گا تو لوگوں سے مال بٹورنے والے سے فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تو نے میرے لیے عبادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا: تیری عزت و جلال کی قسم! میں اس کے ذریعے لوگوں سے کھاتا تھا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تو نے جو جمع کیا ہے وہ تجھے اتنا نفع بھی نہیں دے گا کہ تو اس کی پناہ لے سکے، (فرشتو!) اسے جہنم کی طرف لے جاؤ۔ پھر دکھاوے کے لیے عبادت کرنے والے سے فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تو نے میری عبادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا: تیری عزت و جلال کی قسم! تیری عبادت سے میرا مقصود لوگوں کے سامنے دکھاوا کرنا تھا۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: اُس عمل میں سے کچھ بھی میری بارگاہ میں مقبول نہیں، اسے بھی جہنم کی طرف لے جاؤ۔ پھر اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والے سے ارشاد فرمائے گا: میری عزت و جلال کی قسم ہے! تو نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت و جلال کی قسم! تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے کہ تیری عبادت سے میرا مقصود تیری یاد اور تیری خوشنودی تھی۔ اللہ پاک

---

[1] ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء و السمعۃ، ۴/ ۱۶۹، حدیث: ۲۳۸۹

ارشاد فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔[1]

غمخواری کی زبردست فضیلت:

﴿774﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بروزِ قیامت اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں حالانکہ تو رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی؟ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو تُو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں حالانکہ تو ربُّ العالَمین ہے؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں دیا تھا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے کھلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں دیا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں تجھے پانی کیسے پلا سکتا ہوں حالانکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں دیا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔[2]

فارغ و صحت مند کا سخت حساب:

﴿775﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے سخت حساب صحت مند فارغ شخص کا ہو گا۔

﴿776﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب جَوْخِی کا علاقہ فتح ہو گیا تو مسلمان اس میں داخل ہوئے، وہاں اناج پہاڑوں کی مثل تھا، ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کہا: دیکھیں اللہ پاک نے ہمیں کتنی بڑی فتح عطا فرمائی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: تم یہ سب دیکھ کر خوش ہو رہے ہو؟ سنو! تم

1 ...معجم اوسط، ۴/ ۳۰، حدیث: ۵۱۰۵

2 ...مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل عیادة المریض، ص ۱۰۶۶، حدیث: ۶۵۵۶

جس اناج کو دیکھ رہے ہو اس کے ایک ایک دانے کا حساب ہو گا۔

﴿777﴾... سیّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: دو درہم والے کا حساب ایک درہم والے سے زیادہ سخت ہو گا۔

﴿778﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس شخص کا مال زیادہ ہو گا اس کا حساب بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا۔

مال کی کمی حساب کی کمی:

﴿779﴾... حضرت سیِّدُنا محمود بن لَبِید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو چیزوں کو آدمی ناپسند کرتا ہے، ایک موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت مومن کے لیے فتنہ سے بہتر ہے اور دوسرا مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی حساب میں کمی ہے۔[1]

﴿780﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر مالدار اور فقیر قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ کاش! دنیا میں مجھے بس زندہ رہنے جتنا ہی رزق دیا جاتا۔[2]

مالدار متوجہ ہوں!

﴿781﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک اللہ پاک نے مالداروں کے اموال میں فقرا کے لیے اتنی مقدار فرض کی ہے جو انہیں کفایت کرے، اگر مالدار فقیروں سے اس مال کو روکے رکھیں حتّٰی کہ فقرا بھوکے رہ جائیں یا برہنہ ہو جائیں یا مشکل میں پڑ جائیں تو پھر اللہ کریم اس بارے میں مالداروں سے بہت سخت حساب لے گا اور انہیں انتہائی سخت عذاب دے گا۔[3]

﴿782﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن فقرا کے سبب مالدار ہلاک ہوں گے، فقرا عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہمارے

1... مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۵۹، حدیث: ۲۳۶۸۶

2... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب القناعۃ، ۴/ ۴۴۲، حدیث: ۴۱۴۰

3... حلیۃ الاولیاء، محمد بن الحنفیۃ، ۳/ ۲۰۸، حدیث: ۳۷۲۳

جو حقوق تو نے ان پر فرض کیے تھے انہوں نے وہ ہمیں نہ دے کر ہم پر ظلم کیا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں ضرور تمہیں قربِ خاص عطا کروں گا اور انہیں ضرور رحمت سے دور کر دوں گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَفِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔[1]

﴿783﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اللہ پاک قیامت کے دن بندے سے ضرور سوال کرے گا حتّٰی کہ اس سے فرمائے گا: جب تو نے برائی دیکھی تو کس چیز نے تجھے اس برائی کو روکنے سے باز رکھا؟ پھر جب اللہ کریم بندے کو جواب سکھائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں نے تجھ سے امید رکھی اور لوگوں سے الگ ہو گیا۔[2]

بُرائی سے نہ روکنے پر محاسبہ:

﴿784﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کوئی بھی خود کو رسوا نہ کرے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے کوئی اپنے آپ کو کیسے رسوا کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ اللہ کریم کی نافرمانی ہوتے دیکھتا ہے اور اس بارے میں اس پر بولنا لازم ہوتا ہے مگر بولتا نہیں تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے فرمائے گا: تجھے کس چیز نے فلاں فلاں معاملے میں بولنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے خوف نے۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میں ہی اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔[3]

﴿785﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پانی کی ملاوٹ والا دودھ بیچنے والے کسی شخص کو دیکھا تو فرمایا: قیامت کے دن تمہارا کیا حال ہو گا جب تم سے کہا جائے گا کہ اس دودھ میں سے پانی الگ کرو؟

---

1 ...معجم اوسط، ۳/ ۳۴۹، حدیث: ۴۸۱۳

2 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب قولہ تعالٰی: یاایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۴۰۱۷

3 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الامر بالمعروف...الخ، ۴/ ۳۶۱، حدیث: ۴۰۰۸

ولیوں سے دشمنی کا انجام:

﴿786﴾... حضرت سَیِّدُنا واثِلَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک نیکوکار بندے کو لایا جائے گا جو دل ہی دل میں خیال کرتا ہوگا کہ میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے، اس سے فرمایا جائے گا: کیا تم میرے اولیا سے محبت کرتے تھے؟ وہ عرض کرے گا: میں تو لوگوں سے الگ تھلک رہتا تھا۔ ارشاد ہوگا: کیا تم میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتے تھے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میرے اور کسی دوسرے شخص کے درمیان کبھی کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: جو میرے اولیا سے محبت اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے اسے میری رحمت نہیں ملے گی۔[1]

کاش! میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی:

﴿787﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ کریم مومن کو بلائے گا اور اپنے سامنے کھڑا کرکے پوچھے گا: اے میرے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے دعا کر اور تجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا تو کیا تو مجھ سے دعا کرتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! ہاں۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: تو نے مجھ سے جو بھی دعا مانگی میں نے قبول کی، کیا تو نے فلاں فلاں دن خود پر نازل شدہ غم کو دور کرنے کی دعا مجھ سے نہ کی تھی اور میں نے اس غم کو تجھ سے دور نہیں کردیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! جی ہاں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میں نے اس دعا کا بدلہ تجھے دنیا میں دے دیا اور یاد کر تو نے فلاں فلاں دن اپنے اوپر نازل ہونے والی مصیبت کو دور کرنے کی دعا کی تھی لیکن تو نے اس مصیبت کو دور ہوتے نہیں دیکھا؟ وہ عرض کرے گا: ہاں! اے میرے ربّ۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میں نے اس دعا کے بدلے تیرے لیے جنت میں فلاں فلاں نعمتیں ذخیرہ کر رکھی ہیں۔ پھر دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان بندے نے جو بھی دعا مانگی ہوگی ربِّ کریم اس کے سامنے ظاہر فرمادے گا کہ یا تو دنیا میں اس کے حق میں قبول کرلی گئی ہوگی یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوگئی ہوگی،

---

1 ...معجم کبیر، ۲۲/۵۹، حدیث: ۱۴۰

اس وقت بندۂ مومن کہے گا: کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی۔[1]

غلامی، بیماری اور مالداری کوئی عذر نہیں:

﴿788﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک غلام کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: تجھے میری عبادت کرنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: تو نے مجھے غلامی کی آزمائش میں مبتلا فرمایا، مجھ پر کئی مالک بنا دیئے جنہوں نے مجھے مشغول کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی غلامی کی حالت میں لایا جائے گا اور اللہ پاک اس غلام سے پوچھے گا: تیری غلامی سخت تھی یا اِن کی؟ وہ عرض کرے گا: ان کی۔ اللہ کریم اس شخص سے ارشاد فرمائے گا: مگر ان کو غلامی نے میری عبادت سے غافل نہیں کیا۔ پھر ایک مالدار کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: تجھے میری عبادت سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے مجھے بکثرت مال دیا، پھر وہ اپنی مصروفیات کا تذکرہ کرے گا تو ربِّ کریم حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی بادشاہی کی حالت میں بلوائے گا، پھر اس مالدار سے پوچھا جائے گا: تم زیادہ مال رکھتے تھے یا یہ زیادہ مالدار تھے؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ مال والے تھے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ان کی مالداری نے تو ان کو میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر ایک مریض کو لایا جائے گا اور پوچھا جائے گا: تجھے میری عبادت سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے مجھے بیماری کی آزمائش میں ڈالا تھا، چنانچہ حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی تکلیف والی حالت میں لایا جائے گا اور اس مریض سے پوچھا جائے گا: تو زیادہ تکلیف میں تھا یا یہ؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ تکلیف میں تھے۔ اس مریض سے کہا جائے گا: انہیں تو مرض نے میری عبادت کرنے سے نہیں روکا۔

گواہی و تعریف میں احتیاط کیجئے:

﴿789﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن راشد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ دنیا میں کسی شخص نے کسی کے خلاف گواہی دی ہوگی تو وہ قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے وہی گواہی دے گا اور آدمی دنیا میں جس کی تعریف کرے گا قیامت کے دن سب کے سامنے اس کی تعریف کرنی پڑے گی۔

[1]... مستدرک، کتاب الدعاء، باب یدعو اللہ بالمؤمن یوم القیامة، ۲/ ۱۶۴، حدیث: ۱۸۶۲

حضرت سیِّدُنا امام قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ بات درست ہے، اس کے صحیح ہونے پر یہ فرمانِ باری تعالیٰ دلیل ہے:

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ (پ۲۵، الزخرف: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اب لکھ لی جائے گی ان کی گواہی اور ان سے جواب طلب ہوگا۔

﴿790﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جو (تورات شریف کی) تختیاں عطا فرمائیں ان میں یہ بھی تھا: اے موسیٰ! جسے تیرے کانوں نے محفوظ کیا، تیری عقل نے یاد کیا اور تیرے دل نے خوب پختہ کر لیا اس کے مطابق بھی (بلاضرورت) گواہی نہ دے، بلاشبہ میں گواہوں کو ان کی گواہیوں پر قیامت کے دن کھڑا کروں گا پھر اس گواہی کے بارے میں ان سے سخت حساب لوں گا۔[1]

خلیفہ وقت کو نصیحت:

﴿791﴾... حضرت سیِّدُنا ابن ہَیْثَم بن حَجَّاج طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبد الملک حج کو گیا تو ایک روز اس کے دربان نے باہر آکر کہا: امیر المومنین کہہ رہے ہیں کسی فقیہ (عالِم) کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں اس سے حج کے بارے میں چند سوالات پوچھ لوں۔ اسی اثنا میں وہاں سے حضرت سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا گزر ہوا، لوگوں نے آپ کو دیکھ کر کہا: یہ حضرت طاؤس یمانی ہیں۔ دربان نے آپ کو پکڑ لیا اور کہنے لگا: امیر المومنین کو جواب دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے معاف ہی رکھو۔ لیکن دربان نہ مانا اور آپ کو خلیفہ کے پاس لے گیا۔ حضرت طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے دل میں سوچا کہ اللہ کریم اس مجلس کے بارے میں مجھ سے پوچھے گا تو میں نے خلیفہ سے کہا: اے امیر المومنین! جہنم کے کنویں کے کنارے سے چٹان کو پھینکا جائے تو وہ 70 سال میں اس کی تہہ تک پہنچے گی، آپ جانتے ہیں وہ کنواں اللہ پاک نے کس کے لیے تیار کیا ہے؟ خلیفہ نے کہا: نہیں! پھر کہنے لگا: آپ ہی بتائیے کہ اللہ پاک نے وہ کنواں کس کے لیے تیار کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کے لیے جسے اللہ پاک نے اپنے حکم میں شامل کیا (یعنی حکومت

[1]... حلیۃ الاولیاء، ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن، ۳/۳۰۴، حدیث: ۴۰۳۳

کرنے اور فیصلہ کرنے کا اختیار دیا) مگر اُس نے ظلم سے کام لیا۔ یہ سن کر خلیفہ رونے لگا۔

کوئی مجلس ذِکرُ اللہ سے خالی نہ ہو:

﴿792﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی کہیں بیٹھا اور وہاں اللہ کریم کا ذکر نہ کیا تو وہ مجلس ربِّ کریم کی طرف سے اس کے حق میں حسرت وندامت ہوگی اور جو اللہ پاک کا ذکر کئے بغیر سو گیا تو وہ سونا اس پر اللہ کریم کی طرف حسرت وندامت ہوگا اور جو کسی راستہ پر ربِّ کریم کا ذکر کئے بغیر گزرا تو وہ چلنا اللہ پاک کی طرف سے اس پر حسرت وندامت ہوگا۔(1)

﴿793﴾... امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان الفاظ کے ساتھ حدیث روایت فرمائی: لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اس میں اللہ کریم کا ذکر نہ کریں اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود نہ پڑھیں تو وہ مجلس ان کے لیے حسرت وندامت ہوگی، ربِّ کریم چاہے تو ان سے مُواخذہ کرے اور چاہے تو ان سے درگزر فرمائے۔(2)

﴿794﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مغفل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں پھر ربِّ کریم کا ذکر کئے بغیر اٹھ جائیں تو قیامت کے دن وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی۔(3)

﴿795﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت وافسوس بندہ اپنی زبان پر کرے گا۔(4)

باب نمبر62: بادشاھوں، حکمرانوں اور نگرانوں سے سوالات

﴿796﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے تو انسان کہے گا: میں تمہارے بارے میں (لوگوں سے)

---

1 ...ابو داود، کتاب الادب، باب کراھیۃ ان یقوم الرجل من مجلسہ ولا یذکر اللہ، ۴/ ۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۶
سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب من جلس مجلسا لم یذکر اللہ تعالی فیہ ۶/ ۱۰۷، حدیث: ۱۰۲۳۸

2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/ ۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

3 ...معجم اوسط، ۳/ ۲۰، حدیث: ۳۷۴۴

4 ...الزھد لاحمد، اخبار عبد اللہ ابن عباس، ص ۲۰۶، حدیث: ۱۰۴۷

لڑتا جھگڑتا تھا اور تکلیف دہ چیزوں کو تم سے دور کیا کرتا تھا۔[1]

ربِّ کریم کا دیدار:

﴿797﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا قیامت کے دن ہم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کرسکیں گے؟ ارشاد فرمایا: کیا بادلوں کی عدم موجودگی میں بوقتِ دوپہر سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: جی نہیں۔ ارشاد فرمایا: چودھویں رات ہو اور بادل نہ ہوں تو کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کچھ دقت ہوتی ہے؟ صحابۂ کرام عرض گزار ہوئے: جی نہیں۔ تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تمہیں اپنے ربّ کے دیدار میں بھی کوئی دقت اور دشواری نہیں ہوگی۔[2]

تم میں سے ہر ایک نگران ہے:

﴿798﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا، جسے لوگوں پر امیر بنایا گیا وہ نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے، اس سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اس سے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[3]

﴿799﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

1 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المومن وجنة الکافر، ص ۱۲۱۴، حدیث: ۷۴۳۹ ملخصاً

2 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب ان اللہ لایظلم مثقال ذرة، ۳/ ۲۰۳، حدیث: ۴۵۸۱، عن ابی سعید

بخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جھنم، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۶۵۷۳

3 ...بخاری، کتاب العتق، باب کراھیة التطاول علی... الخ، ۲/ ۱۵۹، حدیث: ۲۵۵۴، عن عبد اللہ

بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، ۱/ ۳۰۹، حدیث: ۸۹۳

بے شک اللہ کریم ہر نگران سے ان ماتحتوں کے بارے میں پوچھے گا جن پر اسے اللہ پاک نے نگران بنایا تھا کہ کیا اس نے منصب کی پاسداری کی یا اس کو ضائع کر دیا؟ حتّٰی کہ بندے سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے گی۔[1]

﴿800﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، لہٰذا سوالات کے جواب تیار کر لو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ان کا جواب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: نیک اعمال۔[2]

حاکم و رعایا دونوں سے سوال ہو گا:

﴿801﴾... حضرت سیِّدُنا مقدام رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص بھی کسی قوم پر امیر ہو گا تو بروزِ قیامت وہ اس قوم سے آگے ہو گا، وہ ایک جھنڈا اٹھائے ہوئے ہو گا اور قوم اس کے پیچھے چل رہی ہو گی، پھر اس سے اس قوم کے بارے میں اور قوم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔[3]

﴿802﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی 10 لوگوں پر امیر مقرر کیا گیا ہو گا تو قیامت کے دن اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[4]

﴿803﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک ہر حاکم و امیر سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھے گا کہ کیا اس نے اپنے ماتحتوں میں اللہ کریم کا حکم قائم کیا تھا یا ضائع کر دیا تھا؟ حتّٰی کہ بندے سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔[5]

---

1 ...مسند ابی عوانة، کتاب الجهاد، باب عدد اصحاب النبی... الخ، ۴/ ۳۸۴، حدیث: ۷۰۳۶

2 ...معجم صغیر، ۱/ ۱۶۱، حدیث: ۴۵۱

3 ...السنة لابن ابی عاصم، باب سؤال الرعیة عما یجب لوالیها علیها، ص۲۵۶، حدیث: ۱۱۳۳

4 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۳۲۵، حدیث: ۱۲۱۶۶

5 ...جامع معمر بن راشد ملحق مصنف عبد الرزاق، کتاب العلم، باب الامام راع، ۱۰/ ۲۸۱، حدیث: ۲۰۸۱۶

بروزِ قیامت سرداروں اورامانت داروں کی تمنا:

﴿804﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ سرداروں اور امانت داروں کے لئے خرابی ہے یہ لوگ قیامت کے دن آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا ستارے کے ساتھ بندھی ہوتیں اور یہ آسمان وزمین کے درمیان لٹکے ہل رہے ہوتے مگر سرداری نہ لی ہوتی۔[1]

خلافِ شرع فیصلہ کرنے والوں کا انجام:

﴿805﴾...حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو10لوگوں پر حاکم بنا، اس نے ان کی پسند وناپسند کے مطابق فیصلہ کیا تو بروزِ قیامت اسے اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوں گے، پس اگر اس نے اللہ پاک کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہو گا، نہ تو رشوت لی ہو گی اور نہ ہی کسی سے مرعوب ہوا ہو گا تو اللہ پاک قیامت کے دن اسے آزاد فرما دے گا، اس روز اس کے طوق کے سوا کوئی طوق نہ ہو گا اور اگر اس نے اللہ کریم کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کیا ہو گا، فیصلہ کرنے میں رشوت لی ہو گی اور عدل وانصاف سے کام نہیں لیا ہو گا تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور وہ 500 سال میں بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔[2]

﴿806﴾...حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ بُرے حکمران کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اے بدکردار حکمران! تو نے دودھ پیا، گوشت کھایا اور اُونی لباس پہنا مگر نہ شکستہ دل کو جوڑا، نہ رعایت کی جگہ اس کی رعایت کی آج میں تجھ سے اس کا انتقام لوں گا۔

﴿807﴾...حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ مسلمان فقرا مال داروں سے 40 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ دیگر لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ

1...مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۲۶۷، ۸۶۳۵

2...مستدرک، کتاب الاحکام، باب لعن رسول اللہ الراشی والمرتشی، ۵/ ۱۴۰، حدیث: ۷۱۵۱

انہیں مخاطب کر کے ارشاد فرمائے گا: ”تم لوگوں پر حاکم اور ان کے امور کے نگران تھے، میری (مخلوق کی) حاجت و طلب تم سے وابستہ تھی۔“ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: بخدا! وہاں حساب کتاب کا معاملہ سخت ہو گا سوائے اس کے جس پر اللہ پاک آسان فرما دے۔

بروزِ قیامت عادل قاضی کی تمنا:

﴿808﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بروزِ قیامت عادل قاضی کو لا کر اس پر حساب کی شدت ڈالی جائے گی تو وہ تمنا کرے گا کہ کاش! اس نے کبھی دو لوگوں کے درمیان ایک کھجور کے معاملے بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔[1]

﴿809﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن حساب کے لئے سب سے پہلے قاضیوں (فیصلہ کرنے والوں) کو بلایا جائے گا۔

﴿810﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ حضور پر نور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ظالم حکمران کو لایا جائے گا تو اس کی رعایا اس سے جھگڑے گی اور دلائل سے اس پر غالب آجائے گی۔ چنانچہ حکمران سے کہا جائے گا کہ جہنم کے ستونوں میں سے ایک ستون بن جا۔[2]

﴿811﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ مسعود رَضِیَ اللهُ عَنْه سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”قیامت کے دن قاضی کو لا کر جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا، اگر اس کے خلاف فیصلہ ہوا تو اسے جہنم میں دھکا دے دیا جائے گا، وہ 70 سال تک اس کی گہرائی میں گرتا چلا جائے گا۔“[3]

قبر کی مانند اندھیرا کنواں:

﴿812﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن عاصم رَضِیَ اللهُ عَنْه نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْه کو بیان کیا کہ میں نے مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ” جو کوئی بھی لوگوں کے کسی

---

1 ...مسند طیالسی، مسند عائشۃ، ص ۲۱۷، حدیث: ۱۵۴۶

2 ...مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۳۶۰، حدیث: ۷۰۰۴، الجائر بدلہ الخائن

3 ...مسند بزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/ ۳۲۱، حدیث: ۱۹۳۹

معاملے کا نگران بنے گا تو اللہ پاک اسے جہنم کے پل پر کھڑا کرے گا، اس کی وجہ سے پل اس شدت کے ساتھ تھرتھرائے گا کہ وہ شخص نجات پانے والا ہو یا نہ ہو لیکن زلزلے کے جھٹکے سے اس کی ہڈیاں جدا جدا ہو جائیں گی، پس اگر وہ نجات یافتہ نہ ہوا تو اسے جہنم میں قبر کی مانند اندھیرے کنویں پھینک دیا جائے گا، (وہ اس قدر گہرا ہوگا کہ) 70 سال میں بھی وہ اس کی تہہ تک نہیں پہنچے گا۔" امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی اور حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے دریافت فرمایا: کیا آپ دونوں نے بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا تھا؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔[1]

حکمرانوں کے لیے خطاب:

﴿813﴾... حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: زمین کے بادشاہوں سے کہو: خود بنجر زمین میں رہیں اور رعایا کو سرسبز وشاداب علاقے میں سکونت دیں، خود مٹیالے پانی پر گزارا کریں اور رعایا کو صاف شفاف پانی پلائیں۔ مجھے قسم ہے! اگر انہوں نے رعایا کو بنجر زمین میں رکھا اور خود سرسبز وشاداب علاقے میں سکونت اختیار کی، رعایا کو گدلا پانی پلایا اور خود صاف شفاف پانی پیا تو میں ضرور سختی کے ساتھ ان سے ذرّے ذرّے اور جو کے دانے دانے کا حساب لوں گا۔

باب نمبر 63:

دو فرامینِ باری تعالٰی کی تفسیر

﴿1﴾...

وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ (پ۲۴، الزمر: ۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور لائے جائیں گے انبیاء اور گواہ۔

﴿2﴾...

وَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۵۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

علماء فرماتے ہیں: روزِ قیامت حساب کتاب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی موجودگی میں ہوگا۔

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر امتی کو پہچانتے ہیں:

﴿814﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی دن ایسا نہیں جس میں صبح وشام حضور

[1]...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، باب ذکر الحساب والعرض والقصاص، ۶/ ۲۴۲، حدیث: ۲۴۶

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آپ کی امت کو پیش نہ کیا جاتا ہو، پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں ان کی علامتوں اور اعمال کے ساتھ پہچان لیتے ہیں، اسی لئے آپ اپنی امت پر گواہ ہوں گے۔

﴿815﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہاں ''اَلْاَشْهَادُ'' سے مراد فرشتے ہیں۔

باب نمبر64:

اعضاء کا گواہی دینا

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ (پ۲۳، یٰس: ۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: آج ہم ان کے مونھوں پر مُہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ (پ۲۴، حٰمۤ السجدۃ: ۲۱، ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۱۸، النور: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ان پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

بندے کا اپنے اعضاء سے جھگڑا:

﴿816﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے، پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو مجھے کس چیز نے ہنسایا؟ ہم نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بندے کے کلام سے جو وہ اپنے ربّ سے کرے گا کہ اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! کیا تو نے مجھے ظلم سے نہیں بچایا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیوں نہیں۔ پھر بندہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف اسی کی گواہی مانوں گا جو مجھ ہی سے ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: آج تیرے نفس کے خلاف تو اور کراماً کاتبین ہی بطورِ گواہ کافی ہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے منہ پر مہر لگا کر اس کے اعضاء سے ارشاد فرمائے گا: کلام کرو۔ پس اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں سب کچھ بتا دیں گے۔ پھر اسے اور اس کے اعضاء کو باہم کلام کے لئے چھوڑ دیا جائے گا تو وہ اپنے اعضاء سے کہے گا: تم دور ہو! تمہارا بُرا ہو! کیا اسی لئے میں تمہارے لئے لڑتا، جھگڑتا اور تکلیف دہ اشیاء کو تم سے دور کیا کرتا تھا؟[1]

اعضاء گواہی کیوں دیں گے؟

﴿817﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا بروزِ قیامت ہم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کریں گے؟ تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا دوپہر کے وقت آسمان پر بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات میں جب آسمان پر بادل نہ ہوں چاند کو دیکھنے میں کچھ دشواری محسوس کرتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس طرح سورج و چاند میں کسی کو دیکھنے میں تمہیں دشواری نہیں ہوتی اسی طرح اپنے رب کریم کے دیدار میں بھی تم کوئی دشواری محسوس نہیں کرو گے۔ پس اللہ پاک بندے سے ملے گا (یعنی اس کی طرف متوجہ ہوگا) اور ارشاد فرمائے گا: کیا میں نے تجھے عزت سے نہ نوازا، تجھے سردار نہ بنایا، تجھے بیوی نہیں دی، گھوڑے اور اونٹ تیرے لئے مسخر نہیں کئے، چوتھائی مال وصول کرنے والا قوم کا رئیس نہ بنایا تھا؟ بندہ کہے گا: اے

---

1 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر، ص ۱۲۱۴، حدیث: ۷۴۳۹

ربّ عَزَّوَجَلَّ! کیوں نہیں۔ ارشاد ہو گا: کیا تجھے مجھ سے ملاقات کا یقین تھا؟ بندہ کہے گا: نہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: "میں تجھے بھولا ہوا چھوڑتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلا رکھا تھا۔" پھر اللہ کریم دوسرے بندے سے ملے گا اور اس سے بھی ایسا ہی فرمائے گا، پھر تیسرے سے ملے گا اور اس سے بھی اسی کی مثل ارشاد فرمائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ پر، تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لایا، نماز پڑھی، روزے رکھے اور زکوٰۃ دی۔ وہ طاقت بھر اپنی تعریف کرے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تو یہیں ٹھہر۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ "اب ہم تجھ پر گواہ لائیں گے۔" بندہ دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا۔ پس اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے فرمایا جائے گا کہ تم کلام کرو۔ چنانچہ اس کی ران، گوشت اور ہڈیاں (اعضاء) اس کے اعمال کے بارے میں خبر دیں گے۔ یہ سب اس لئے ہو گا تاکہ بندے کے پاس جائے عذر نہ رہے، یہ بندہ منافق ہو گا جس سے اللہ پاک ناراض ہو گا۔[1]

کیا اعضاء ہر ایک کے خلاف گواہی دیں گے؟

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کے اعضاء اسی کے خلاف گواہی دیں گے جو اپنا نامۂ اعمال پڑھ کر اس میں موجود اعمال کا اعتراف نہیں کرے گا اور انکار کرتے ہوئے جھگڑے گا تو اس کے خلاف خود اس کے اعضاء اس کی بُرائیوں کی گواہی دیں گے۔

سب سے پہلے کون سا عضو کلام کرے گا؟

﴿818﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تم اس حال میں آؤ گے کہ تمہارے مونہوں پر مہر ہو گی اور آدمی کے اعضاء میں سے سب سے پہلے اس کی ران اور ہتھیلی کلام کرے گی۔[2]

﴿819﴾... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جس دن مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی اس دن پہلی ہڈی جو کلام کرے گی وہ انسان کی بائیں

---

1 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المومن وجنة الکافر، ص ۱۲۱۳، حدیث: ۷۴۳۸

2 ...مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۲۳۶، حدیث: ۲۰۰۴۶

ران ہو گی۔[1]

بارگاہِ الٰہی میں مومن اور کافر و منافق کی پیشی:

﴿820﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بروزِ قیامت مومن کو حساب کے لئے بلایا جائے گا، پھر اللہ پاک اس پر ان اعمال کو پیش فرمائے گا جنہیں ربّ تعالیٰ اور بندے کے سوا کوئی نہیں جانتا ہو گا تو وہ اعتراف کرتے ہوئے کہے گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے یہ بھی کیا، وہ بھی کیا اور فلاں کام بھی کیا تھا۔ پس اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرما کر چھپا دے گا۔ پس زمین پر کوئی مخلوق ایسی نہیں ہو گی جس نے ان گناہوں میں کچھ بھی دیکھا ہو، اب بندے کی نیکیاں ظاہر ہوں گی تو وہ چاہے گا کہ سب لوگ انہیں دیکھیں۔ پھر کافر و منافق کو حساب کے لئے بلایا جائے گا اور ربّ تبارک و تعالیٰ اس پر اس کے اعمال پیش فرمائے گا تو وہ انکار کرتے ہوئے کہے گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت کی قسم! فرشتے نے میرے نامۂ اعمال میں وہ عمل لکھ لئے جو میں نے کئے ہی نہیں۔ فرشتہ اس سے کہے گا: "کیا تو نے فلاں دن فلاں جگہ یہ کام نہیں کیا تھا؟" تو وہ کہے گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ تیری عزت کی قسم! میں نے یہ نہیں کیا تھا۔ پس جب وہ انکار کرے گا تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔

﴿821﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں (اس روز) انسان کے جسم کا جو عضو سب سے پہلے کلام کرے گا وہ اس کی دائیں ران ہو گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ (پ۲۳، یٰس: ۶۵)	ترجمۂ کنز الایمان: آج ہم ان کے مونھوں پر مُہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

﴿822﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو کافر کو اس کے اعمال پر عار دلائی جائے گی، وہ انکار کرے گا اور جھگڑے گا تو اس سے کہا جائے گا: تیرے پڑوسی تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ وہ کہے گا: وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: تیرے گھر والے اور کنبہ والے ہیں۔ وہ کہے گا: وہ جھوٹے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں سے کہا

1... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۱۳۴، حدیث: ۱۷۳۷۹

جائے گا: تم قسم کھاؤ تو وہ قسم بھی کھالیں گے، پھر اللہ پاک انہیں خاموش کرا دے گا اور ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی پھر اللہ کریم انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔[1]

انگلیوں کے پوروں پر تسبیح شمار کرنے کی اصل:

﴿823﴾... حضرت سیِّدَتُنا یسیرہ مہاجرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم عورتوں پر تسبیح، تہلیل اور تقدیس لازم ہے، ان اذکار سے غافل نہ ہونا کہ توحید کو بھول جاؤ اور ان اذکار کو انگلیوں کے پوروں پر شمار کرو، کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور یہ جواب دیں گے۔[2]

باب نمبر 65: جگہ اور وقت وغیرہ کا گواہی دینا

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَاۙ(۴) (پ۳۰، الزلزال: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

﴿824﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی: "یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا" اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو زمین کی خبریں کیا ہوں گی؟ صحابہ نے عرض کی: اَللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین کی خبریں یہ ہوں گی کہ وہ ہر بندے اور بندی کے خلاف ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پشت پر کئے ہوں گے، زمین کہے گی: فلاں شخص نے فلاں دن یہ یہ کام کیے تھے، یہ زمین کی خبریں ہوں گی۔[3]

زمین کیوں گواہی دے گی؟

﴿825﴾... حضرت سیِّدُنا ربیعہ جرشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین سے اپنی حفاظت کرو بلاشبہ یہ تمہاری ماں (یعنی اصل) ہے، جو شخص بھی اس پر کسی طرح کی اچھائی یا

---

1 ...مستدرک، کتاب الاھوال، باب لا یضر شبہ المسلم بالکافر، ۵/ ۸۳۰، حدیث: ۸۸۲۶

2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التسبیح والتھلیل والتقدیس، ۵/ ۳۳۸، حدیث: ۳۵۹۴، الرحمۃ بدلہ التوحید

3 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اذا زلزلت الارض، ۵/ ۲۳۳، حدیث: ۳۳۶۴

برائی کرے گا یہ اس کی خبر بیان کر دے گی۔[1]

﴿826﴾… امام فریابی نے حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اللہ پاک کے فرمان: یَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (الزلزلۃ:۹۹/ ۴) کی یہ تفسیر نقل کی کہ "لوگوں نے جو اعمال زمین پر کیے تھے وہ ان کی خبریں دے گی۔"

مؤذنوں کی شان:

﴿827﴾… حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابو صعصعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل سے بہت محبت کرتے ہو، لہٰذا جب تم اپنی بکریوں اور جنگل میں ہو تو نماز کے لیے اذان کہتے وقت اپنی آواز بلند کیا کرو کیونکہ جن و انس اور جو شے بھی مؤذن کی آواز سنے گی کل قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گی۔

اذان سے شیطان بھاگتا ہے:

﴿828﴾… حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اذان میں اپنی آواز بلند کرو! کیونکہ جو بھی پتھر، درخت اور ڈھیلا تمہیں سنے گا وہ بروز قیامت تمہارے حق میں گواہی دے گا اور جو بھی شیطان سنے گا وہ گوز مارتا ہوا اتنا دور بھاگے گا کہ تمہاری آواز نہ سن سکے، بلاشبہ قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب لوگوں میں لمبی ہوں گی۔

﴿829﴾… حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے اس کے حق میں گواہی دے گی۔[2]

حجر اسود گواہی دے گا:

﴿830﴾… حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ پتھر (حجرِ اسود) قیامت کے دن ضرور آئے گا اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا استلام کیا ہو گا وہ اس کے بارے میں گواہی دے گا۔[3]

1 …معجم کبیر، ۵/ ۶۵، حدیث: ۴۵۹۶

2 …ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت بالاذان، ۱/ ۲۱۸، حدیث: ۵۱۵

3 …ابن ماجہ، کتاب الحج، باب استلام الحجر، ۳/ ۴۳۴، حدیث: ۲۹۴۴

﴿831﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رُکن (یعنی حجرِ اسود) بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ وہ ابوقبیس پہاڑ سے بڑا ہو گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جس سے وہ ان لوگوں کے بارے میں کلام کرے گا جنھوں نے (اچھی) نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا ہو گا۔[1]

حجرِ اسود کی زبان اور آنکھیں:

﴿832﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ حج کیا، جب آپ طواف کرنے لگے تو حجرِ اَسود کے سامنے آئے اور فرمایا: بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا، پھر آپ نے اس کا بوسہ لیا، حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی یہ گفتگو سن کر حضرت سیِّدُنا علی بن ابوطالب کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: امیر المؤمنین! یہ پتھر ضرور نفع اور نقصان پہنچائے گا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: یہ بات کہاں سے ثابت ہے؟ انہوں نے کہا: کتاب اللہ سے۔ فرمایا: کتابُ اللہ میں اسکا ذکر کہاں ہے؟ حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ قَالُوْا بَلٰىۛۚ (پ۹، الاعراف: ۱۷۲)	ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں۔

اللہ کریم نے حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرما کر ان کی پیٹھ مبارک پر مسح فرمایا، پس ان پر مقرر کر دیا کہ وہ (یعنی اللہ پاک) ان کا ربّ ہے اور یہ لوگ اس کے بندے ہیں، اللہ پاک نے ان سے عہد اور پیمان لیے اور انہیں ایک پرچے میں لکھ دیا، (اس وقت) اس پتھر کی دو آنکھیں اور ایک زبان تھی، اللہ کریم نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھول! اس نے حسبِ حکم منہ کھولا تو اللہ کریم نے اس نوشتے کو لقمہ کی طرح اس کے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا: جو تجھ سے وفا رکھے بروزِ قیامت تو اس کے عہد و پیمان پورا کرنے کی گواہی دینا۔ (حضرت سیِّدُنا علی

1... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ۲/ ۶۶۵، حدیث: ۶۹۹۷

ابن خزیمۃ، کتاب المناسک، باب ذکر الدلیل علی ان الحجر... الخ، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۲۷۳۷

المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا) میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ”حجرِ اسود کو بروزِ قیامت یوں لایا جائے گا کہ اس کی فصیح زبان ہو گی، جس نے اللہ کریم کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اس کا استلام کیا ہو گا یہ اس کے حق میں گواہی دے گا۔“ یا امیر المومنین! یہ پتھر نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: اے ابو الحسن! جن لوگوں میں آپ نہ ہوں میں ایسے لوگوں میں رہنے سے اللہ پاک کی پناہ مانگتا ہوں۔[1]

عبادت کی جگہ گواہی دے گی:

﴿833﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء خراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو بندہ زمین کے جس ٹکڑے پر سجدہ کرے گا، وہ ٹکڑا بروزِ قیامت اس کے حق میں گواہی دے گا اور جس دن بندہ مرے گا وہ زمین کا ٹکڑا اس کی موت پر روئے گا۔

﴿834﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی پتھر یا درخت کے پاس سجدہ کرے گا تو بروزِ قیامت وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس سجدہ کرنے والے کے حق میں گواہی دے گا۔

﴿835﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیت المال کا مال تقسیم کرنے کے بعد بَیْتُ الْمال میں جھاڑو لگواتے پھر پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا اور پھر آپ اس میں نماز پڑھتے اس امید پر کہ وہ بروزِ قیامت گواہی دے کہ علی نے مسلمانوں سے مال روک کر بیت المال میں بند نہیں رکھا۔

﴿836﴾... حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے پاس جو بھی نیا دن آتا ہے وہ اعلان کرتا ہے: اے فرزندِ آدم! میں نئی مخلوق ہوں، تو آج مجھ میں جو عمل کرے گا میں کل اس کی گواہی دوں گا، لہٰذا مجھ میں اچھے اعمال کر تاکہ کل میں تیرے حق میں گواہی دوں، یاد رکھ! اگر میں چلا گیا تو پھر تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔ اور رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔[2]

مال بن گیا وبال:

﴿837﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... مستدرک، کتاب المناسک، باب الحجر الاسود یمین اللہ...الخ، ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۱۷۲۵

2... حلیۃ الاولیاء، معاویۃ بن قرۃ، ۲/ ۳۴۴، حدیث: ۲۵۰۱

ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ مال سرسبز میٹھا ہے اور اس مسلمان کا اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا کرے اور جو ناحق مال لے گا وہ اس (جانور) کی طرح ہے جو کھاتا خوب ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔[1]

﴿838﴾... حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بروزِ قیامت مال اور صاحبِ مال کو لایا جائے گا تو دونوں آپس میں جھگڑیں گے، مالدار مال سے کہے گا: کیا میں نے فلاں دن فلاں گھڑی میں تجھے جمع نہیں کیا تھا؟ مال کہے گا: تو نے اپنی فلاں ضرورت میرے ذریعے پوری کی اور تو نے مجھے فلاں وقت فلاں کام میں خرچ کیا تھا۔ مالدار بولے گا: اسی مال کی وجہ سے مجھے کئی رسیوں سے باندھ دیا گیا ہے۔ مال کہے گا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے میرے ذریعے جو کام کرنے کا حکم دیا تھا کیا میں تیرے اور ان کاموں کے درمیان رکاوٹ بنا تھا؟

باب نمبر66: توبہ کرنے والے کے گناہ بھلا دیئے جاتے ہیں

﴿839﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ پاک محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور خود اس توبہ کرنے والے کے اعضاء اور زمین کی وہ جگہیں جہاں اس نے گناہ کیے تھے انہیں بھی گناہ بھلا دیتا ہے، حتّٰی کہ توبہ کرنے والا قیامت کے دن اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے اس کے گناہوں پر کوئی گواہ نہیں ہوگا۔[2]

باب نمبر67: جن کے گناہ باری تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا

﴿840﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے شخص کو بخوبی جانتا ہوں، اس شخص کو بروزِ قیامت لا کر کہا جائے گا: اس بندے پر اس کے صغیرہ گناہوں کو پیش کرو! پس حسبِ حکم اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کر دیئے جائیں گے اور کبیرہ گناہوں کو پوشیدہ رکھا جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام

---

1 ... بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل النفقة فی سبیل الله، ۲/ ۲۶۶، حدیث: ۲۸۴۲

2 ... ابن عساکر، رقم ۱۴۹۲، ابو عبد اللہ حسین بن احمد المالکی، ۱۴/ ۱۷، حدیث: ۳۳۵۳

گئے تھے؟ وہ ان کا اقرار کرے گا اور انکار بالکل نہیں کرے گا، ساتھ ہی ساتھ ڈر بھی رہا ہو گا کہ اب کبیرہ گناہ بھی میرے سامنے لائے جائیں گے۔ مگر اس سے کہا جائے گا: تیرے لیے ہر برائی کے بدلے ایک نیکی ہے۔ وہ کہے گا: میرے تو اور بھی بہت گناہ ہیں جو یہاں نظر نہیں آ رہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اتنا فرمانے کے بعد حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ [1]

برائیاں بھی نیکیوں میں تبدیل:

﴿841﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: بروزِ قیامت ایک شخص کو نامہ اعمال دیا جائے گا، وہ اس کے اوپری حصے کو پڑھے گا تو اسے اپنی برائیاں نظر آئیں گی، وہ اپنے بارے میں بدگمان ہونے ہی لگے گا کہ اس کی نظر نامہ اعمال کے نچلے حصہ پر پڑے گی، جس میں اس کی نیکیاں ہوں گی پھر جب دوبارہ نامہ اعمال کے اوپری حصہ کو دیکھے گا تو اس کی وہ برائیاں بھی نیکیوں سے بدل دی گئی ہوں گی۔

﴿842﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ ایسے لوگ ضرور آئیں گے جو تمنا کریں گے کہ کاش! ان کی برائیاں زیادہ ہوتیں۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: جن کی برائیوں کو اللہ تعالٰی نیکیوں سے تبدیل فرمادے گا۔ [2]

باب نمبر 68:

ذرّے، ذرّے کا حساب ہونا ہے

فرمانِ باری تعالٰی:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ (پ۳۰، الزلزال: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔

﴿843﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: ہر مومن اور ہر کافر دنیا میں جو بھی نیکی یا برائی کرے گا اللہ پاک اسے اس کے پاس لے آئے گا، مومن بندے کو اللہ کریم اس

1... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنة منزلة فیھا، ص۱۰۱، حدیث: ۴۶۷

2... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۱۹، الفرقان، تحت الایة: ۷۰، ۸/ ۲۷۳۳، حدیث: ۱۵۴۲۹، موقوفا عن ابی ھریرة

کی نیکیاں اور برائیاں دکھائے گا پھر اس کی برائیوں کو بخش دے گا جبکہ کافر کی بھلائیاں اس کے منہ پر مار دی جائیں گی اور اس کی برائیوں کے سبب اللہ پاک اسے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔

﴿844﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا ایسا نہیں ہے کہ جو شخص بھی ذرّہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھے گا اور جس نے ذرّہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے بھی دیکھے گا؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ وہ شخص جواب سن کر یہ کہتا ہوا چل پڑا: ہائے افسوس! ہائے افسوس۔ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص امن میں آگیا۔[1]

﴿845﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس مومن کو بھی کانٹا چبھے اور وہ اس پر صبر کرے تو بروزِ قیامت اس کے بدلے اس کا گناہ مٹا دیا جائے گا۔[2]

باب نمبر 69: وہ چیزیں جن کا حساب نہیں ہوگا

﴿846﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کا بندے سے حساب نہیں لیا جائے گا: (۱)... وہ چھپر جس کے ذریعے وہ سایہ حاصل کرے (۲)... روٹی کا ٹکڑا جس کے ذریعے وہ اپنی پیٹھ مضبوط کرے اور (۳)... کپڑا جس کے ذریعے وہ اپنی شرمگاہ کو چھپائے۔[3]

﴿847﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلال کھانے والے تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے اگر اللہ پاک نے چاہا تو ان کے کھانے کا حساب نہیں ہوگا: روزدار، سحری کرنے والا اور راہِ خدا میں گھوڑا باندھنے والا۔[4]

محبتِ دنیا کی تعریف: دنیا کی وہ محبت جو اخروی نقصان کا باعث ہو (قابلِ مذمت اور بُری ہے)۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۲۴۹)

---

1 ... الزھد لابن مبارک، باب ما جاء فی تخویف عواقب الذنوب، ص ۲۷، حدیث: ۸۱

2 ... الادب المفرد، باب یکتب للمریض ما کان... الخ، ص ۱۴۵، حدیث: ۵۱۶، مومن بدلہ مسلم

3 ... الزھد لامام احمد، ص ۳۹، حدیث: ۶۵

4 ... مسند بزار، مسند ابن عباس، ۱۱/ ۷۷، حدیث: ۴۷۸۲

باب نمبر70:

حساب میں آسانی کروانے والے اعمال

﴿848﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: صلہ رحمی کرنا بروزِ قیامت بندے کا حساب آسان کردے گی، پھر آپ نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کی:

وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔

﴿849﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا آسان حساب لے گا اور اسے اپنی رحمت سے داخلِ جنت کرے گا۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! وہ تین خصلتیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو تجھے محروم کرے تو اس کو عطا کر، جو تجھ سے تعلق توڑے تو اس سے تعلق جوڑ اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کردے۔[1]

دل صاف رکھو:

﴿850﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم اس حال میں صبح و شام کرنے کی طاقت رکھتے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے لیے کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو کیونکہ یہ عمل تمہارے حساب میں بہت آسانی کرے گا۔[2]

﴿851﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔[3]

حُبِ جاہ کی تعریف: "شہرت و عزت کی خواہش کرنا" حب جاہ کہلاتا ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۷)

1 ...مسند بزار، مسند ابی ھریرۃ، ۱۵/ ۲۱۹، حدیث: ۸۶۳۵

2 ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۷۸، حدیث: ۳۶۱۲

3 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ...الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳

باب نمبر71:

اللہ پاک کا بلا حجاب اور بغیر ترجمان کے مسلمانوں سے کلام فرمانا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کفار کے بارے میں فرماتا ہے:

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے ربّ کے دیدار سے محروم ہیں۔

اور انہی کفار کے متعلق ایک مقام پر فرمایا:

وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ (پ۲، البقرة: ۱۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے گا۔

صدقہ دو آگ سے بچو:

﴿852﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک سے عنقریب **اللہ** کریم بروزِ قیامت یوں کلام فرمائے گا کہ بندے اور ربّ کے درمیان نہ تو کوئی حجاب ہو گا نہ ترجمان، بندہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے آگ دکھائی دے گی اور اپنی بائیں طرف نظر کرے گا تو آگ ہی آگ ہو گی لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اس آگ سے بچے اگرچہ آدھی کھجور (صدقہ کرنے کے) ذریعے ہی ہو اور اگر یہ بھی نہ پائے تو اچھی بات کے ذریعے۔[1]

اچھی بات کون سی ہوتی ہے؟

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: دائیں بائیں آگ دکھائی دیئے جانے کا معاملہ پلِ صراط پر ہو گا آگ نے اس پل کو گھیرے میں لیا ہوا ہے، یہاں حدیثِ پاک میں اچھی بات کہنے سے مراد وہ بات ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتی ہو یا برائی کو دور کرتی ہو یا ایسی بات جس کے ذریعے دو بندوں میں صلح کر دی جائے یا دو لڑنے

---

[1]... بخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة قبل الرد، ۱/ ۴۷۷، حدیث: ۱۴۱۳

بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذاب، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۶۵۳۹

والوں کے درمیان فیصلہ کر دے یا کسی کی مشکل کو آسان کیا جائے یا پریشانی میں مبتلا شخص کی پریشانی کو دور کیا جائے یا غصہ میں مبتلا شخص کو ٹھنڈا کیا جائے۔

﴿853﴾... حضرت سیّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: تم میں کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ اللہ کریم خلوت نہ فرمائے، وہ خلوت ایسی ہوگی جیسے تم میں سے کوئی چودھویں رات کو تنہا دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! تجھے کس چیز نے مجھ سے دھوکے میں ڈالا؟ تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ اور تو نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

﴿854﴾... حضرت سیّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک سے اللہ پاک عنقریب یوں کلام فرمائے گا کہ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی حجاب ہو گا نہ ہی کوئی ترجمان۔[1]

ربِّ ستّار کی ستّاری:

﴿855﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت اللہ کریم بندے کو اپنے قریب فرمائے گا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانپ کر تمام مخلوق سے چھپا دے گا، پھر اس پردے میں اس کا نامہ اعمال اسے دے گا اور بندے سے فرمائے گا: اپنا نامہ اعمال پڑھ۔ اعمال نامہ پڑھتے ہوئے وہ نیکی کے پاس سے گزرے گا تو اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا اور جب برائی کے پاس سے گزرے گا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا۔ اللہ پاک بندے سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تو اسے پہچانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: ہاں میرے ربّ! میں اسے پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہم نے تیری یہ نیکی قبول کر لی ہے۔ یہ سنتے ہی بندہ سجدہ ریز ہو جائے گا، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! سر اٹھا اور دوبارہ نامہ اعمال پڑھ۔ وہ پھر برائی کے پاس سے گزرے گا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور دل کانپ اٹھے گا۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تو اسے پہچانتا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: ہاں! اے میرے ربّ! میں اسے پہچانتا ہوں۔

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذاب، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۶۵۳۹، عن عدی بن حاتم
مسند بزار، مسند بریدۃ بن حصیب، ۱۰/ ۳۲۰، حدیث: ۴۴۴۴

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں تیرے اس گناہ کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے تیرے اس گناہ کو معاف کر دیا۔ چنانچہ وہ جب بھی کسی نیکی کے پاس سے گزرے گا اسے قبول کر لیا جائے گا تو وہ سجدہ ریز ہو جائے گا اور جس گناہ کے پاس سے گزرے گا اسے بخش دیا جائے گا تو وہ پھر سجدہ ریز ہو جائے گا، مخلوق فقط اس کو سجدہ ریز ہوتے ہی دیکھے گی حتّٰی کہ لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے: اس شخص کے لیے خوشخبری ہے، اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔ جبکہ لوگ اس کے اور اللہ کریم کے مابین ہونے والے معاملے سے یکسر بے خبر ہوں گے حالانکہ اللہ پاک نے اس بندے کو اس کے اعمال پر آگاہ بھی کر دیا ہو گا۔

﴿856﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت ایک بندے کو لایا جائے گا، اس کا ربّ اس کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کر دے گا، اسے اس کی نیکی دکھا کر فرمائے گا: ہم نے اسے قبول فرمالیا اور برائی دکھا کر فرمائے گا: ہم نے اسے بخش دیا۔ وہ ہر نیکی اور برائی پیش ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا۔ لوگ کہیں گے: اس کے لیے خوشخبری ہے اس نے کبھی کوئی برائی نہیں کی تھی۔

حد سے بڑھنے والوں پر خدا کی لعنت:

﴿857﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بندے اور ربِ کریم کے درمیان سرگوشی کے متعلق کیا فرماتے سنا؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرماتے سنا: بندہ اپنے ربّ سے قریب ہو گا حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پردۂ رحمت میں ڈھانپ لے گا، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا: کیا تو ان کو پہچانتا ہے؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے اس گناہ کو چھپایا تھا اور بے شک میں آج اس کو معاف کرتا ہوں، پھر اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔ رہے کافر اور منافق تو انہیں سب لوگوں کے سامنے پکار کر کہا جائے گا: یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ پر جھوٹ باندھا، سنو! حد سے بڑھنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔[1]

[1]... بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ ویقول الاشھاد ھؤلاء... الخ، ۳/ ۲۴۶، حدیث: ۴۶۸۵

ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فیما انکرت الجھمیۃ، ۱/ ۱۱۸، حدیث: ۱۸۳

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ گناہ جو بروز قیامت معاف کیے جائیں گے کون سے ہیں؟ اس بارے میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ قلبی خیالات ہیں جن پر عمل بندے کی طاقت و وسعت میں نہیں ہو گا، پس یہ بھی بندے کے کسب کے تحت داخل ہوتے ہیں۔ امام ابن جریر، امام نحاس وغیرہ عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ کا یہی قول ہے، ان حضرات نے اس حدیث پاک کو اللہ پاک کے فرمان:

وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

کی تفسیر قرار دیا ہے بشرطیکہ یہ آیت منسوخ نہ مانی جائے۔

دوسرا قول: اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں جو کبیرہ گناہوں سے بچنے کی صورت میں معاف کر دیئے جائیں گے۔

تیسرا قول: یہ وہ کبیرہ گناہ ہوں گے جو بندے اور اللہ کریم کے درمیان ہوں گے حقوق العباد نہ ہوں گے۔

چوتھا قول: یہ وہ گناہ ہوں گے جن سے بندے نے توبہ کر لی تھی۔

﴿858﴾... حضرت سیِّدُنا بلال بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بلاشبہ اللہ پاک گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے لیکن انہیں نامہ اعمال سے مٹاتا نہیں ہے حتّٰی کہ بروزِ قیامت بندے کو ان گناہوں پر آگاہ کرے گا اگرچہ بندہ ان سے توبہ کر چکا ہو۔

﴿859﴾... حضرت سیِّدُنا اشعث بن سوار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: مجھے یہ بتائیے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے تو کیا اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا وہ گناہ اس کے نامہ اعمال سے مٹا دیا جاتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ اللہ پاک اس گناہ پر بندہ کو آگاہ کرے گا پھر اس کے بارے میں پوچھے گا۔

میری رحمت تمہارے لیے لازم ہو گئی:

﴿860﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں کہ بروزِ قیامت اللہ کریم مسلمانوں سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا اور سب سے پہلے مسلمان کیا عرض کریں گے؟ صحابۂ کرام عرض گزار ہوئے: جی ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک **اللہ** پاک مسلمانوں سے فرمائے گا: کیا تم میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے؟ مومنین عرض کریں گے: جی ہاں ہمارے ربّ۔ ربِّ کریم فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں تیرے رحم اور تیرے عفو کی امید تھی۔ **اللہ** کریم ارشاد فرمائے گا: میری رحمت تمہارے لیے لازم ہو گئی۔[1]

﴿861﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت جس بندے کو بھی **اللہ** پاک حساب کے لیے قریب کرے گا وہ **اللہ** پاک کی بارگاہ سے معافی ہی لے کر جائے گا۔

کریم ربّ کا کرم:

﴿862﴾... حضرت سیِّدُنا آدم ابن ابو ایاس رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: ہر ایک کے ساتھ **اللہ** پاک (اپنی شان کے مطابق) یوں خلوت فرمائے گا کہ بندے اور **اللہ** تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا۔ **اللہ** کریم بندے سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا میں تیرے دل پر نگہبان نہ تھا پھر بھی تو دل سے ان چیزوں کی خواہش کرتا تھا جو تیرے لیے حلال نہ تھیں؟ کیا میں تیری آنکھوں پر نگہبان نہ تھا پھر بھی تو ان کے ذریعے ان اشیاء کو دیکھتا جنہیں دیکھنا تیرے لیے حلال نہ تھا؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے کانوں پر نگہبان نہ تھا پھر بھی تو ان سے وہ چیزیں سنتا تھا جن کا سننا تیرے لیے حلال نہ تھا؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے ہاتھوں پر نگہبان نہ تھا اس کے باوجود تو ان اشیاء کو پکڑتا تھا جن کا پکڑنا تیرے لیے حلال نہ تھا؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے پاؤں پر نگہبان نہ تھا پھر بھی تو ان جگہوں کی طرف چلتا جہاں جانا تیرے لیے حلال نہ تھا؟ تو مخلوق سے تو شرماتا تھا کیا میں ہی تیرے نزدیک سب دیکھنے والوں میں سب سے کمزور تھا؟ بندہ (شرمندہ ہو کر) عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تیری اس توبیخ سے میرے لیے زیادہ آسان یہ ہے کہ تو مجھے جہنم میں جانے کا حکم دے دے۔ **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: میرے بندے! یہ گفتگو میرے اور تیرے درمیان ہے، تیری بخشش کی جاتی ہے اور میں نے اس کلام کو محافظ فرشتوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ (پھر فرشتوں کو حکم فرمائے گا) میرے بندے کو جنت کی طرف لے جاؤ۔

اللہ پاک سے حسن ظن:

﴿863﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے بارگاہ رسالت میں حاضر

---

[1]... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۴۸، حدیث: ۲۲۱۳۳

ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بروزِ قیامت مخلوق کا حساب کون لے گا؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ۔ یہ سن کر وہ بولا: ربِّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا کیونکہ وہ اپنے حق کا مواخذہ نہیں فرمائے گا۔[1]

﴿864﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک اَعرابی نے نبی ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بروزِ قیامت مخلوق کا حساب کون لے گا؟ ارشاد فرمایا: اللہ۔ یہ سن کر اس نے کہا: ربِّ کعبہ کی قسم! ہم نجات پا گئے۔ حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے اعرابی کیسے نجات پا گئے؟ اس نے عرض کی: اس لیے کہ کریم جب قادر ہوتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اسی طرح کے اقوال حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا ابو سیف زاہد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمَا سے بھی منقول ہیں۔

باب نمبر 72: وہ لوگ جن سے اللہ پاک کلام نہیں فرمائے گا

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ یَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۚ (پ۲، البقرۃ: ۱۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے۔

جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے کا وبال:

﴿865﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگوں سے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ نہ تو کلام فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا فرمائے گا اور انکے لیے دردناک عذاب ہے (۱)...وہ شخص جو کسی جنگل میں اضافی پانی کا مالک ہو اس کے باوجود وہ مسافر کو پانی پلانے سے انکار کر دے (۲)...وہ شخص جو صرف دنیا کی خاطر کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے، اگر وہ امام اسے دنیا عطا

---

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، ۱/ ۵۹، حدیث: ۲۵

2 ...شعب الایمان، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورھم، ۱/ ۲۴۶، حدیث: ۲۶۲

کرے تب تو وہ اس کی وفاداری کرے اور اگر وہ اسے دنیا عطا نہ کرے تو بے وفائی کرے (۳)... وہ شخص جس نے عصر کے بعد کوئی سودا بیچا اور اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ ایسے ایسے یا اتنے اتنے کا ہے گاہک نے اسے سچ مان لیا حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔[1]

﴿866﴾... حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں سے نہ تو کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: (۱)... اپنے تہبند کو (تکبر کے ساتھ) لٹکانے والا (۲)... احسان جتانے والا اور (۳)... جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔[2]

﴿867﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ کریم تین طرح کے لوگوں سے نہ تو کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نَظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: (۱)... بوڑھا زانی (۲)... جھوٹا بادشاہ اور (۳)... متکبر فقیر۔[3]

﴿868﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تین طرح کے لوگوں سے اللہ پاک نہ تو کلام فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: (۱)... بوڑھا زانی (۲)... متکبر فقیر اور (۳)... وہ شخص جو اللہ پاک کے نام کو کھیل بنالیتا ہے کہ اس کی قسم کھا کر چیز خریدتا ہے اور اس کی قسم کھا کر ہی چیز بیچتا ہے۔[4]

﴿869﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کے کسی کام کا نگران بنایا گیا اور اس نے خود کو کمزوروں اور حاجت مندوں سے دور کر لیا تو قیامت کے دن اللہ کریم اس سے حجاب فرمالے گا۔[5]

1 ...بخاری، کتاب الاحکام، باب من بایع رجلا لا یبایعہ الا للدنیا، ۴/ ۴۷۸، حدیث: ۷۲۱۲
2 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ التحریم اسبال... الخ، ص ۶۵، حدیث: ۲۹۳
3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ التحریم اسبال... الخ، ص ۶۶، حدیث: ۲۹۶
4 ...معجم کبیر، ۶/ ۲۴۶، حدیث: ۶۱۱۱
5 ...مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۵۰، حدیث: ۲۲۱۳۷

مسلمانوں کی عزت افزائی:

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: حساب لیتے وقت اللہ کریم مسلمانوں کی عزت افزائی کے لیے بغیر کسی ترجمان کے ان سے کلام فرمائے گا، جبکہ کافروں سے اللہ پاک کلام نہ کرے گا بلکہ ان کا حساب فرشتے لیں گے، اللہ پاک کا ان سے کلام نہ کرنا یہ ان کی اہانت کے لیے ہو گا اور اس لیے کہ عزت والوں اور توہین کے حقدار کافروں کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔

باب نمبر 73: جس سے تفصیلی حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا

﴿870﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس سے حساب لیا جائے گا اسے عذاب ہو گا۔ اُمُّ المؤمنین نے عرض کی: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا کہ ''فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا'' (پ٣٠، الانشقاق:٨) ترجمہ کنزالایمان: اس سے عنقریب سہل (آسان) حساب لیا جائے گا۔ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ حساب نہیں ہو گا بلکہ فقط پیشی ہو گی، قیامت کے دن جس کا حساب ہو گا اسے عذاب دیا جائے گا۔[1]

آسان حساب کیا ہے؟

﴿871﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک نماز میں یہ کہتے سنا: اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا! یعنی اے اللہ پاک! تو مجھ سے آسان حساب لینا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آسان حساب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک اپنے بندے کے نامہ اعمال کی طرف نظر کرے اور درگزر فرمالے یہ آسان حساب ہے، اے عائشہ! جس کا تفصیلی حساب ہو گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور مسلمان کو پہنچنے والی ہر مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہے حتّٰی کہ اسے چبھنے والا کانٹا بھی۔[2]

﴿872﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے: جس سے حساب لیا جائے گا اسے

1 ...بخاری، کتاب العلم، باب من سمع شیئا فراجع حتی یعرفہ، ١/ ٥٥، حدیث: ١٠٣

2 ...مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ٩/ ٣٠٣، حدیث: ٢٤٢٧٠

عذاب دیا جائے گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یعنی ایسا حساب کہ ہر چھوٹی بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور کسی بھی چیز کی معافی نہ ملے گی۔

﴿873﴾... حضرت سیِّدُنا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کا تفصیلی حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔[2]

﴿874﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کوئی ایسا نہ ہو گا جس کا حساب لیا جائے اور اس کی مغفرت کر دی جائے۔ مسلمان اپنی قبر ہی میں اپنے عمل کو دیکھ لے گا، اللہ پاک فرماتا ہے:

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْــٴَـلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس دن گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہو گی کسی آدمی اور جن سے۔

اور فرماتا ہے:

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے۔[3]

﴿875﴾... حضرت سیدنا عتبہ بن عبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ پاک کی فرمانبرداری میں اپنے چہرے کے بل گرا رہے تب بھی قیامت کے دن وہ اس عمل کو حقیر سمجھے گا۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب العلم، باب من سمع شیئا فراجع حتی یعرفہ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۰۳، عن عائشة
ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة اذا السماء انشقت، ۵/ ۲۲۲، حدیث: ۳۳۴۹

2 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب فسوف یحاسب حسابا یسیرا، ۳/ ۳۷۵، حدیث: ۴۹۳۹، عن عائشة
مسند بزار، مسند عبد اللہ بن زبیر، ۶/ ۱۶۰، حدیث: ۲۱۹۸

3 ...مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/ ۴۰۲، حدیث: ۲۴۴۷۰

4 ...مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۰۳، حدیث: ۱۷۶۶۶

﴿876﴾... صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو عمیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ کریم کی فرمانبرداری میں اپنے چہرے کے بل گرا رہے تو اس (قیامت کے) دن وہ اس عمل کو بھی حقیر سمجھے گا اور ضرور تمنا کرے گا کہ اسے لوٹا دیا جائے تاکہ وہ اجر و ثواب زیادہ حاصل کر سکے۔

عبادت پر خود پسندی میں مبتلا نہ ہو:

﴿877﴾... حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: اے داوٗد! میرے صدیق بندوں کو ڈراؤ کہ وہ خود پسندی میں مبتلا نہ ہوں اور نہ ہی اپنے اعمال پر تکیہ کریں کیونکہ میں اپنے جس بندے کو بھی حساب کے لے کھڑا کروں گا اور اس کے ساتھ مکمل عدل وانصاف کروں گا تو میں اسے عذاب دوں گا اور یہ میرا اس پر ظلم نہیں ہو گا۔

﴿878﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ پاک نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی فرمائی کہ "میری عبادت کرنے والے اپنے امتیوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی عبادت پر بھروسا نہ کریں کیونکہ بروزِ قیامت میں جس بھی بندے کا حساب لوں گا اور اسے عذاب دینا چاہوں گا تو ضرور عذاب دوں گا اور میری نافرمانی کرنے والے اپنے امتیوں سے کہہ دو کہ وہ خود کو ہلاکت میں نہ ڈالیں بے شک میں بہت بڑا گناہ بھی بخشش دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔" (1)

عمر بھر کی عبادت ایک نعمت کے برابر بھی نہیں:

﴿879﴾... حضرت سیِّدُنا واثلہ بن اَسقع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ کریم ایک ایسے بندے کو اٹھائے گا جس کا کوئی گناہ نہیں ہو گا، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ان دو میں سے تجھے کیا پسند ہے کہ میں تیرے عمل کے بدلے تجھے جزاء دوں یا تجھے میں نے جو نعمتیں دی ہیں ان کے بدلے دوں؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میری عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت کا میرے بندے سے حساب لو، چنانچہ اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، وہ ایک نعمت اس کی تمام نیکیوں کو گھیر لے گی۔ بندہ عرض کرے گا: اے

---

(1)... معجم اوسط، ۳/ ۳۶۱، حدیث: ۴۸۴۴

میرے ربّ! تو اپنی نعمت اور رحمت سے مجھے بدلہ عطا فرما۔ اللہ پاک فرمائے گا: بندے کو میری نعمت اور رحمت سے بدلہ عطا کرو۔[1]

میری نعمتیں تجھے تحفہ ہیں:

﴿880﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے تین طرح کے رجسٹر نکالے جائیں گے، ایک رجسٹر میں اس کے نیک اعمال ہوں گے اور ایک رجسٹر میں گناہ ہوں گے اور ایک رجسٹر میں وہ نعمتیں ہوں گی جو اللہ کریم نے اس بندے کو دی تھیں، اللہ پاک سب سے چھوٹی نعمت سے فرمائے گا: بندے کے نیک عمل میں سے اپنی قیمت لے لے! وہ ایک نعمت اس کے نیک اعمال کو گھیر کر ایک طرف کو ہو جائے گی اور عرض کرے گی: تیری عزت کی قسم! مجھے میرا پورا حق نہیں ملا، اب اس کے گناہ ہی گناہ رہ جائیں گے اور دیگر نعمتیں ابھی باقی ہوں گی جبکہ نیک عمل سارا جا چکا ہو گا، جب اللہ کریم بندے پر رحم کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندے! میں نے تیرے لیے تیری نیکیوں کو دگنا کر دیا ہے اور تیرے گناہوں سے درگزر فرما دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرے گمان کے مطابق حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ”اور میں نے اپنی نعمتیں تجھے تحفہ دے دی ہیں۔“[2]

ایک نعمت کی قدر و قیمت:

﴿881﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کہا تو اس کلمہ کے بدلے اس بندے کے لیے اللہ پاک کے پاس ایک عہد ہو گا اور جس نے ”سُبْحٰنَ اللہ“ کہا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ سن کر صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے بعد ہم کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں؟ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بیشک قیامت کے دن آدمی ایسا عمل لے کر آئے گا کہ اگر اسے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ بھی برداشت نہ کر سکے، پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کھڑی ہو گی

---

1 ...معجم کبیر، ۲۲/ ۵۹، حدیث: ۱۴۰، بتغیر قلیل

2 ...مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۹۹، حدیث: ۶۴۶۲

اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے فضل نہ فرماتا تو قریب تھا کہ وہ ایک نعمت تمام نیکیوں کو لے جاتی۔[1]

حکایت: پانچ سو سال کی عبادت اور ایک نعمت

﴿882﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ابھی میرے خلیل حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس سے گئے ہیں، انہوں نے مجھے بتایا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! بیشک اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے سمندر میں موجود ایک پہاڑ کی تیس گز لمبی تیس گز چوڑی چوٹی پر پانچ سو سال تک اللہ پاک کی عبادت کی، سمندر نے اس پہاڑ کو ہر طرف سے چار ہزار فرسخ تک گھیرا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس بندے کے لیے انگلی برابر میٹھے پانی کا ایک چشمہ نکال دیا جس سے پانی پھوٹ کر نکلتا اور پہاڑ کی ڈھلان میں چلا جاتا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے انار کا ایک درخت بھی پیدا فرما دیا تھا، اس سے ہر شب ایک انار نکلا کرتا تھا جو اس کے دن بھر کی غذا ہوتا، جب شام ہوتی تو وضو کے لیے نیچے اترتا اور وضو کر کے وہ انار کھالیتا اور نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا، اس نے دعا مانگی کہ اللہ کریم سجدہ کی حالت میں اس کی روح کو قبض فرمائے اور زمین اور کوئی بھی دوسری چیز اس کے جسم کو خراب نہ کرے حتّٰی کہ اسے اسی طرح سجدے کی حالت میں اٹھایا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا: جب ہم نیچے آتے اور دوبارہ آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں تو ہمارا گزر اس کے پاس سے ہوتا ہے، ہم اس شخص کے بارے میں یہ جانتے ہیں کہ قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، ربّ کریم اس کے بارے میں فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو! وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے۔ اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: میں نے اپنے بندے پر جو نعمت کی ہے اسے اس کے عمل سے مقابلہ کرو چنانچہ صرف ایک آنکھ کی نعمت ہی اس کے پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی اور ابھی جسم کی دیگر نعمتیں باقی ہوں گی۔ اللہ پاک فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں لے جاؤ! پھر اسے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جایا جائے گا تو وہ پکارے گا: اے میرے ربّ! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے واپس

---

[1] ...معجم اوسط، ۱/ ۴۳۱، حدیث: ۱۵۸۱

لے آؤ! پھر اسے اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا تو اللہ پاک فرمائے گا: اے میرے بندے! تجھے کس نے پیدا کیا حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا پیدا ہونا یہ تیرے اپنی طرف سے تھا یا میری رحمت سے؟ بندہ عرض کرے گا: تیری رحمت سے۔ اللہ پاک پھر ارشاد فرمائے گا: پانچ سو سال تک عبادت کرنے کی طاقت تجھے کس نے دی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے ہی دی۔ اللہ کریم فرمائے گا: سمندر کے بیچ پہاڑ پر تجھے کس نے اتارا اور نمکین اور کھارے پانی سے تیرے لیے میٹھا پانی کس نے نکالا؟ ہر شب تیرے لیے ایک انار کس نے نکالا حالانکہ انار سال میں ایک بار نکلتا ہے؟ تو نے مجھ سے بحالتِ سجدہ روح قبض کرنے کا سوال کیا تو کیا میں نے تیرا سوال پورا نہیں کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے یہ سب کیا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: یہ سب میری رحمت سے ہے اور میں تجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا (پھر فرشتوں سے فرمائے گا:) میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو، اے میرے بندے! تو بہت اچھا بندہ ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تمام اشیاء اللہ پاک کی رحمت ہی سے ہیں۔[1]

﴿883﴾... حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے گا۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ کریم مجھے اپنے فضل و رحمت سے ڈھانپ لے گا۔[2]

بس! رحمتِ ربّ اور کچھ نہیں:

﴿884﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرو، اللہ پاک کا قرب چاہو اور اس کی بارگاہ سے خوشخبری پاؤ! تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں، مگر اللہ پاک مجھے اپنی مغفرت اور رحمت

1... نوادر الاصول، الاصل السابع، ۱/ ۴۷، حدیث: ۵۱

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، ۴/ ۲۳۷ حدیث: ۶۴۶۳

سے ڈھانپ لے گا۔[1]

﴿885﴾ ... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ ہی جہنم سے بچائے گا اور نہ مجھے مگر اللہ پاک کی رحمت سے۔[2]

ان احادیثِ مبارکہ کو اللہ پاک کے اس فرمان:

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۲﴾ ترجمۂ کنز الایمان: جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا۔

(پ۱۴، النحل: ۳۲)

کے تناظر میں دیکھیں تو اشکال وارد ہوتا ہے۔

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ جنتی جنت میں منازل و مراتب اپنے اعمال کے ذریعے پائیں گے کیونکہ اعمال کے مختلف ہونے کے اعتبار سے جنت کے درجات بھی مختلف ہیں اور رہا جنت کا داخلہ اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا تو یہ اللہ پاک کے فضل اور اس کی رحمت کے سبب ہی ہوگا مذکورہ احادیث کا یہی معنی ہے۔

﴿886﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: تم پلِ صراط اللہ کریم کے عفو و درگزر کے سبب پار کرو گے، جنت میں اللہ پاک کی رحمت سے داخل ہو گے اور جنت کی منازل تمہارے اعمال کے حساب سے تم میں تقسیم کی جائیں گی۔

عمل کا بدلہ مل گیا اب جنت سے باہر نکلو:

﴿887﴾ ... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ستر سال تک اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی، وہ یہ دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ پاک! تو مجھے میرے عمل کے مطابق اجر دینا! اس کا انتقال ہو گیا تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ جنت میں ستر سال رہا، پھر اس سے فرمایا گیا: اب باہر آ جاؤ کہ تمہارے عمل کا بدلہ تم نے پا لیا ہے۔ پس اب اس کا معاملہ پلٹ گیا تھا وہ سوچنے لگا کہ دنیا میں کس چیز پر اسے یقین تھا؟ وہ اللہ

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، ۴/ ۲۳۸، حدیث: ۶۴۶۷

2 ... مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب لن یدخل احد الجنة بعملہ... الخ، ص۱۱۵۹، حدیث: ۷۱۲۱

کریم کی طرف رغبت اور دعا سے بڑھ کر کسی چیز کو قابل یقین نہ پائے گا چنانچہ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں نے دنیا میں سنا تھا کہ تو لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے، آج کے دن میری لغزش بھی معاف فرمادے! چنانچہ دوسری مرتبہ اسے جنت میں ہی رہنے دیا جائے گا۔

﴿888﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مرفوعاً روایت ہے: قیامت کے دن جس شخص کا بھی حساب ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔(1)

علامہ ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا ظاہر سابقہ احادیث کے معارض نظر آتا ہے، دونوں طرح کی احادیث میں تطبیق یوں ہوگی کہ عذاب دینے اور جنت میں داخل کئے جانے کے درمیان کوئی منافات نہیں کیونکہ بعض مسلمانوں کو اگرچہ ان کے گناہوں کے سبب اوّلاً عذاب دیا جائے گا، بالآخر انہیں جنت کا داخلہ ضرور نصیب ہوگا۔ یہ دونوں طرح کی احادیث مبارکہ مسلمانوں ہی کے بارے میں ہیں، فقط یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس کا حساب نہیں لیا جائے گا۔

باب نمبر74: عزت کا جھنڈا یا ذلت کا جھنڈا

﴿889﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک دھوکے باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: آگاہ ہو جاؤ! یہ فلاں بن فلاں کی دھوکے بازی ہے۔(2)

دھوکے بازی کا جھنڈا:

﴿890﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن حمق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب ایک شخص دوسرے شخص کو جان کی امان دے پھر اس کو قتل کر دے تو قیامت کے دن ایسا شخص دھوکے بازی کا جھنڈا اٹھائے گا۔(3)

---

1 ...فتح الباری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۱۲/ ۳۴۴، تحت الحدیث: ۶۵۳۷

2 ...بخاری، کتاب الادب، باب ما یدعی الناس بآبائھم، ۴/ ۱۴۹، حدیث: ۶۱۷۸

3 ...ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب من امن رجلا علی دمہ فقتلہ، ۳/ ۲۹۶، حدیث: ۲۶۸۸

مسند طیالسی، عمرو بن الحمق، ص ۱۸۱، حدیث: ۱۲۸۶

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارے لیے یہ حدیث دلیل ہے کہ آخرت میں لوگوں کے پاس جھنڈے ہوں گے، کسی کے پاس ذلّت ورسوائی کا جھنڈا ہوگا تو کسی کے پاس تعریف وتوصیف اور عزت افزائی کا۔ حضور پرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حمد اور کرامت کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

﴿891﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: امرؤُالقیس (جھوٹے) شاعروں کا جھنڈا اٹھائے جہنم کی طرف جارہا ہوگا۔[1]

اولیاء کے جھنڈے:

پس اسی حدیث کی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ جو جس کام کا امام ہوگا، جس کام میں لوگوں کا سردار ہوگا، جس کام میں اسے شہرت ہوگی تو اس کے لیے بھی اس اچھے یا برے کام کا ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا، تو یہ بات بالکل جائز ہے کہ صالحین اور اولیاء کاملین کی پاکیزگی اور عزت وشرافت کے لیے ان کے پاس جھنڈے ہوں جن کے ذریعے انہیں پہچانا جائے گا اگرچہ وہ دنیا میں مشہور ومعروف نہ ہوں۔

میں (علامہ سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کہتا ہوں: اس کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

عقل مند کون ہے؟

﴿892﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے: قیامت کے دن ایک منادی پکارے گا: عقلمند لوگ کہاں ہیں؟ لوگ پوچھیں گے: عقلمندوں سے کیا مراد ہے؟ وہ منادی کہے گا:

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ (پ۴، آل عمران: ۱۹۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔

پھر ان کے لیے جھنڈا نصب کیا جائے گا، وہ لوگ اپنے جھنڈے کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔[2]

1... مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/ ۵، حديث: ۷۱۳۰

2... الترغيب والترهيب للاصبهانی، باب فی الترغيب فی التفكر... الخ، ۱/ ۳۸۷، حديث: ۶۶۷

تنگدست کے لیے تونگری کا جھنڈا:

﴿893﴾... حضرت سیِّدُنا عمیر بن سلامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جو بندہ عیالدار اور تنگ دست ہونے کے باوجود سوال سے بچتا ہے قیامت کے دن اس کے لیے غنا یعنی تونگری کا جھنڈا بلند کیا جائے گا جو اس کے آگے آگے چلے گا حتّٰی کہ اسے جنت میں داخل کرا دے گا۔

﴿894﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن سود خور سے فرمایا جائے گا: جنگ کے لیے اپنے ہتھیار سنبھال لے۔

﴿895﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ دنیا میں ریاء اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا ہو گا، قیامت کے دن اللہ پاک تمام مخلوق کے سامنے اسے مشہور (یعنی رسوا) کر دے گا۔[1]

﴿896﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کو عار دلائی جائے گی حتّٰی کہ وہ پکار اٹھے گا: اے میرے ربّ! تیرا مجھے جہنم کی طرف بھیج دینے کا حکم مجھ پر اس عار سے آسان ہو گا۔ حالانکہ وہ جہنم میں موجود عذابات کی سختی اور شدت کو جانتا ہو گا۔[2]

﴿897﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء خراسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بندے کا حساب اس کی جان پہچان والوں کے سامنے لیا جائے گا تاکہ وہ بندے پر زیادہ گراں ہو۔

﴿898﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس بندے کا پردہ رکھا ہو گا قیامت کے دن وہ اُسے عار نہیں دلائے گا۔[3]

﴿899﴾... حضرت سیِّدُنا علقمہ مزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس بندے پر اللہ پاک نے دنیا میں پردہ رکھا ہو گا آخرت میں بھی وہ اس کا

---

1 ...الزھد لابن ابی عاصم، ص۱۰۴، حدیث: ۲۱۲

2 ...مستدرک، کتاب الاھوال، باب اذا لم یبق من الحسنات... الخ، ۵/ ۷۹۶، حدیث: ۸۷۶۰

3 ...مسند بزار، مسند ابی موسی، ۸/ ۱۴۵، حدیث: ۳۱۶۴

پردہ رکھے گا۔[1]

دوسروں کا پردہ تمہارا پردہ ہے:

﴿900﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی پوشیدہ چیز کا پردہ رکھا اللہ کریم قیامت کے دن اس کے پوشیدہ گناہوں کا پردہ رکھے گا۔[2]

﴿901﴾... حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی برائی پر واقف ہو گیا، پھر اس نے اس کو چھپا دیا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس (چھپانے والے) کا پردہ رکھے گا۔[3]

زبان اور غصہ قابو میں رکھو:

﴿902﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی زبان لوگوں کی عزتیں اچھالنے سے روک رکھی اللہ کریم قیامت کے دن اس کی برائیاں اتار دے گا اور جس نے لوگوں سے اپنے غصّے کو روک لیا اللہ پاک اسے روزِ قیامت کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔[4]

﴿903﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان کے ساتھ اقالہ[5] کیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی برائیاں اتار دے گا۔[6]

تنبیہ:

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جنات بھی داخل ہیں کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ میں انسان

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلة، باب بشارة من ستر اللہ... الخ، ص۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۴، عن ابی ھریرة
معجم اوسط، ۴/ ۳۷۸، حدیث: ۶۳۰۳

2 ...ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المومن... الخ، ۳/ ۲۱۹، حدیث: ۲۵۴۶

3 ...معجم کبیر، ۱۷/ ۳۴۹، حدیث: ۹۶۲

4 ...الزھد لابن مبارک، باب اصلاح ذات البین، ص ۲۵۷، حدیث: ۷۴۵

5 ...دو شخصوں کے درمیان جو معاملہ طے پایا اسے رضامندی سے ختم کرنے کو اقالہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، اصطلاحات، حصہ ۲،۷/ ۵۵)

6 ...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالة، ۳/ ۳۶، حدیث: ۲۱۹۹

اور جن دونوں سے سوال ہے کہ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ (پ۸، الانعام: ۱۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے۔

یہاں جنات کو ضمناً ذکر کیا گیا ہے کیونکہ انسانوں میں تو انہی میں سے رسول آئے ہیں لیکن جنات میں ان کی جنس سے کوئی نبی نہیں آیا بلکہ یہ انسانوں میں سے ہی آئے رسولوں پر ایمان لانے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے پر مامور تھے۔

اگر یہ کہا جائے کہ کیا کافر اللہ پاک سے ملاقات کرے گا اور ربّ تعالیٰ اس سے پوچھ گچھ فرمائے گا؟ تو میں کہوں گا: ہاں! اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو ''اعضاء کے گواہی دینے کے باب'' میں مذکور ہوئیں اور ربّ کریم کے یہ فرامین بھی دلیل ہیں:

﴿1﴾...

فَلَنَسْــٴَـلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَ لَنَسْــٴَـلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ﴿۶﴾ (پ۸، الاعراف: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔

﴿2﴾...

وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ (پ۷، الانعام: ۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کبھی تم دیکھو جب وہ اپنے رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔

﴿3﴾...

اُولٰٓىٕكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ (پ۱۲، ھود: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے۔

اور فرماتا ہے:

وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ (پ۱۵، الکھف: ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے (صفیں بنائے) پیش ہوں گے۔

﴿4﴾...

اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ (پ۳۰، الغاشیۃ: ۲۵، ۲۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے، پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے۔

﴿5﴾...

وَلَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ (پ۲۰، العنکبوت: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ بہتان اٹھاتے تھے۔

جہاں تک اس فرمان باری تعالیٰ

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

اور اس حدیث کا تعلق ہے جس میں ہے کہ "ساتویں آگ سے ایک گردن نکلے گی" ان کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے حساب نہیں ہوگا۔ تو میں اس کے جواب میں یہ کہوں گا: یہ کفار کے مخصوص گروہ کے بارے میں ہے، جس طرح مسلمانوں میں سے بعض بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے اسی طرح جو کفار اللہ پاک کے غضب کے زیادہ قریب ہوں گے انہیں بغیر حساب فوری طور پر جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

پھر اگر یہ سوال کیا جائے کہ اللہ پاک کے یہ فرامین:

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو اس دن گناہ گار کے گناہ کی پوچھ نہ ہو گی کسی آدمی اور جن سے۔

اور

وَ لَا یُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ (پ۲۰، القصص: ۷۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور مجرموں سے ان کے گناہوں کی پوچھ نہیں۔

ماقبل ذکر کردہ ان آیات اور احادیث کے برخلاف ہیں جن میں سوال کئے جانے کا تذکرہ ہے۔ یونہی اللہ کریم کا یہ فرمان:

وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا۠ (۴۲) (پ۵، النساء: ۴۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

اللہ پاک کے اس فرمان:

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ (۲۳) (پ۷، الانعام: ۲۳) ترجمۂ کنز الایمان: ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔

اور سابقہ احادیث کے خلاف ہے جن میں ذکر ہوا کہ اوّلاً مشرکین انکار کریں گے پھر ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

ان اشکالات کا جواب وہی ہے جو حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ "بیشک قیامت کے مختلف مقامات ہوں گے، بعض میں سوال ہو گا اور بعض میں نہیں ہو گا یونہی بعض مقامات پر وہ بات چھپائیں گے اور بعض میں نہ چھپا پائیں گے۔" یہاں جس سوال کو ہم ثابت کر رہے ہیں وہ سوال بطور زجر و توبیخ ہے اور جس سوال کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد معذرت اور دلیل قائم کرنے کا سوال ہے۔ یہ یونہی ہے جیسے اللہ کریم کا یہ فرمان:

وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّاؕ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم انھیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے۔

مذکور حالات کے مخالف ہے کیونکہ گونگا بہرا ہونا اس بات کی نفی کر رہا ہے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ جواب دینگے اور اپنے گناہوں کا انکار کریں گے اور اپنے اعضا کو ملامت کریں گے۔

مرنے کے بعد کافر کی پانچ حالتیں:

حاصل کلام یہ ہے کہ کافروں کی پانچ حالتیں ہوں گی: (۱)... قبروں سے اٹھائے جانے کی حالت (۲)... میدانِ محشر تک ہانک لائے جانے کی حالت (۳)... حساب کتاب کی حالت (۴)... دارالجزاء کی طرف لے جانے کی حالت اور (۵)... دارالجزاء میں اپنے ٹھکانے میں پہنچ جانے کی حالت۔ ابتدائی تین حالتوں میں ان کے حواس اور اعضاء مکمل کام کر رہے ہوں گے، چوتھی حالت میں سابقہ آیت کے مطابق ان کی سماعت، بصارت اور قوتِ گویائی سلب کر لی جائے گی جبکہ پانچویں حالت کے پھر دو احوال ہیں: ایک ابتدا اور ایک انتہاء ابتدا میں تو انہیں

ان کے حواس لوٹا دیئے جائیں گے تاکہ وہ خوب اچھی طرح جہنم کا، اس میں اپنے لیے تیار عذابات کا اور جسے وہ جھٹلایا کرتے تھے ان سزاؤں کا مشاہدہ کرلیں، ان کی یہ حالت اللہ پاک کے ان فرامین کے مطابق ہو گی:

﴿1﴾...

وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ(۲۷) (پ۷، الانعام: ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں۔

﴿2﴾...

وَ تَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ (پ۲۵، الشوریٰ: ۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم انہیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کئے جاتے ہیں ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں۔

﴿3﴾...

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ (پ۸، الاعراف: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جب ایک گروہ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے۔

﴿4﴾...

كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ(۸) (پ۲۹، الملک: ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا۔

﴿5﴾...

وَ نَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ (پ۲۵، الزخرف: ۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کرچکے۔

اس کے علاوہ دیگر کئی ایسی آیات ہیں حتّٰی کہ پھر ان کافروں سے فرمایا جائے گا:

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ(۱۰۸) (پ۱۸، المؤمنون:۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: رب فرمائے گا دُتکارے (ذلیل ہو کر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔

پھر ان کے حواس کو سلب کر لیا جائے گا۔

(مصنف حضرت سیِّدُنا علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں: یہ جواب حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے تمام باتوں میں منقول ہے۔

﴿904﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے ایک شخص نے کہا: اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایک مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ زُرْقًا(۱۰۲) (پ۱۶، طٰہٰ:۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم اس دن مجرموں کو اٹھائیں گے نیلی آنکھیں۔

اور دوسری جگہ فرماتا ہے: "عُمْیًا" یعنی اندھا اٹھائیں گے۔ حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: قیامت کے دن مختلف احوال ہوں گے ایک حال میں کافروں کی آنکھیں نیلی ہوں گی اور ایک حالت میں وہ اندھے ہوں گے۔

﴿905﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی: میں قرآن پاک میں باہم اختلاف رکھنے والے مقامات پاتا ہوں وہ یہ ہیں:

﴿1﴾...

فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ(۱۰۱) (پ۱۸، المؤمنون:۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

﴿2﴾...

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ(۵۰) (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے۔

﴿3﴾...

وَ لَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا۠(۴۲) (پ۵، النساء:۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

﴿4﴾...

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۷، الانعام: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔

جب مشرکین قیامت کے دن دیکھیں گے کہ اللہ کریم مسلمانوں کی مغفرت فرمارہاہے اور سوائے شرک کے گناہگاروں کے تمام گناہوں کو بخش رہاہے تو مشرکین بھی مغفرت کی امید پر اپنے شرک سے انکار کریں گے اور کہیں گے: وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۷، الانعام: ۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔ تب اللہ پاک ان کے منہ پر مہر کردے گا اور ان کے ہاتھ، پیر ان کے کئے کی گواہی دیں گے، اس وقت کفر کرنے اور رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے والے تمنا کریں گے کاش! ان پر زمین برابر کردی جاتی اور وہ کوئی بات اللہ پاک سے چھپا نہ سکیں گے۔

جہاں تک درج ذیل فرامین باری تعالیٰ کی بات ہے:

﴿1﴾...

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىٕذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

﴿2﴾...

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہوجائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔

ان میں باہم تضاد نہیں جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو وہ اس وقت ایک دوسرے سے کچھ نہ پوچھیں گے نہ ان کے درمیان رشتے رہیں گے۔

(اور جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا جس کا بیان اس آیت میں ہے):

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۲۴، الزمر: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے۔

(پھر وہ باہم سوال کریں گے جس کا بیان اس آیت مبارکہ میں ہے):

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ (پ۲۷، الطور: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے۔

قرآن پاک میں باہم تعارض نہیں:

﴿906﴾...نافع بن ازرق نے حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے اللہ کریم کے ان فرامین کے بارے میں سوال کیا کہ ان آیات کے درمیان تعارض کیسا ہے؟

﴿1﴾...

هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ (پ۲۹، المرسلٰت: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ دن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے۔

﴿2﴾...

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے۔

﴿3﴾...

فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ (پ۲۹، الحاقة: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کہے گا لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔

(پہلی آیت میں ہے کہ وہ کلام نہ کرینگے، آخری دو آیات میں ہے کہ وہ کلام کرینگے۔)

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: تیرا ناس ہو! تو نے مجھ سے پہلے کسی اور سے تو یہ سوال نہیں کئے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر تو کسی اور سے یہ سوال کرتا تو ہلاک ہو جاتا۔ کیا اللہ پاک نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۱۷، الحج: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہارے ربّ کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس۔

اس نے کہا: ہاں فرمایا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: بیشک ان دنوں میں سے ہر دن کی مقدار کے لیے رنگوں میں سے ایک رنگ ہے (یعنی اس ہزار برس کے ایک دن میں احوال مختلف ہوتے رہیں گے)۔

﴿907﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس دن گناہ گار کے گناہ کی پوچھ نہ ہو گی کسی آدمی اور جن سے۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: اللہ کریم ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ کیا تم نے فلاں فلاں کام کیا تھا؟ کیونکہ وہ اس بات کو ان سے زیادہ جانتا ہے بلکہ وہ ان سے پوچھے گا: تم نے فلاں، فلاں کام کیوں کیا تھا؟

تنبیہ: حساب دو طرح کا ہے

حضرت سیِّدُنا امام نسفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ”بَحْرُ الْکَلَام“ میں فرمایا: جان لو کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے کچھ حساب کتاب نہ ہو گا، یونہی مسلمانوں کے فوت شدہ بچوں اور عشرہ مبشرہ سے بھی، یعنی: ان حضرات سے حسابِ مناقشہ نہ ہو گا، رہا حسابِ عرض تو وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھی ہو گا۔ حسابِ عرض یہ ہے کہ ان حضرات سے فرمایا جائے گا: تم نے یہ کیا اور ہم نے تمہیں معاف کر دیا جبکہ حسابِ مناقشہ یہ ہے کہ تم نے یہ کیوں کیا؟

باب نمبر75:

عزت اور ذلت والے بندے

اللہ پاک کے محبوب و دوست:

﴿908﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا اللہ پاک کے حکم سے ایک منادی پکارے گا: آگاہ ہو جاؤ! بیشک ایک نسب میں نے بنایا اور ایک نسب تم نے بنایا، میں نے تم میں زیادہ عزت والا اسے بنایا جو زیادہ پرہیز گار ہے، تم نے انکار کیا اور کہنے لگے: فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں سے زیادہ عزت والا ہے۔ پس آج میں اپنے (بنائے) نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے (بنائے) نسب کو پست کر دوں گا۔ سنو! متقی اور پرہیز گار لوگ ہی میرے محبوب اور دوست ہیں۔[1]

---

[1] ...معجم اوسط، ۳/ ۲۵٦، حدیث: ۴۵۱۱

﴿909﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ چیخنے والا وہ شخص ہو گا جس نے کوئی گمراہی ایجاد کی اور لوگ اس پر چل پڑے اور وہ شخص جس میں بری عادات پختہ ہو گئیں تھیں اور وہ فارغ شخص جس نے اللہ کریم کی نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں لگایا ہو گا۔

اللہ پاک کے لیے دوستی رکھنے کا انعام:

﴿910﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن ان آٹھ افراد کو لایا جائے گا جنہوں نے رضائے الٰہی کے لیے آپس میں دوستی اور بھائی چارہ رکھا ہو گا، ایک طرف فقیر اور غنی ہوں گے، غنی کو اس کے مال میں کئے ہوئے عمل کی وجہ سے فضیلت ملے گی اور اسے اس کے ساتھی سے بلند کر دیا جائے گا، (اس کا ساتھی) فقیر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرے گا: یاربّ! تو نے اسے مجھ پر بلند کیوں فرمایا ہے حالانکہ ہم دونوں نے تیری رضا کے لیے ایک دوسرے کی صحبت اختیار کی اور تیری خوشنودی پانے کا عمل کیا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اس کو اپنے مال میں کئے گئے عمل کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔ فقیر عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو جانتا ہے کہ اگر تو مجھے بھی مال عطا فرماتا تو میں بھی اسی کی مثل عمل کرتا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اس نے سچ کہا، اسے بھی اس کے ساتھی کے مرتبے کی طرف بلند کر دو۔

پھر ایک مریض اور ایک تندرست آدمی کو لایا جائے گا، تندرست کو اس کے زیادہ عمل کی وجہ سے بلند کیا جائے گا تو مریض عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے اس کو مجھ سے بلند مرتبہ کیوں دیا؟ ربّ تعالیٰ فرمائے گا: وہ اپنی تندرستی میں جو عمل کرتا تھا اس کی وجہ سے۔ مریض عرض کرے گا: الٰہی! تو جانتا ہے اگر تو مجھے صحت دیتا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اس نے سچ کہا اسے بھی اس کے ساتھی کے مرتبے کی طرف بلند کر دو۔ پھر ایک آزاد اور ایک غلام کو لایا جائے گا اور اسی طرح معاملہ ہو گا، پھر حسن اخلاق والے اور بد اخلاق کو لایا جائے گا، حسنِ اخلاق والے کو بد اخلاق پر بلندی دی جائے گی، بد اخلاق عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے اسے مجھ پر بلند کیوں فرمایا؟ ہم دونوں نے تیری رضا کے لیے ایک دوسرے کی صحبت اختیار کی اور تیری خوشنودی کے لیے عمل کیا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اس کے حسن اخلاق کے سبب۔ پس بد اخلاق آدمی کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا۔

باب نمبر76:

میزان کا بیان

فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔاؕ-وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَاؕ-وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِیْنَ(۴۷)

(پ۱۷، الانبیاء: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

﴿2﴾...

وَ الْوَزْنُ یَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّۚ-فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۸) وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ(۹) (پ۸، الاعراف: ۸، ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلّے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلّے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے۔

﴿3﴾...

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۶) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۸) فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌؕ(۹) (پ۳۰، القارعۃ: ٦ تا ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے۔

ایمان کیا ہے؟

﴿911﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے منقول حدیثِ جبریل میں حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کا ایمان کے متعلق یہ سوال ہے کہ ”اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، جنت، دوزخ، میزان اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر اور اس کی بنائی ہوئی اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ سائل (یعنی حضرت سیِّدُنا

جبریل عَلَیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: جب میں یہ کرلوں گا تو میں مومن ہوں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کہا: آپ نے سچ فرمایا۔[1]

میزان کس قدر بڑا ہو گا؟

﴿912-13﴾... حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا، اگر تمام آسمانوں اور زمین کو اس میں وزن کیا جائے تو وہ اس میں سما جائیں، فرشتے اسے دیکھ کر عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! تو اس سے کس کو تولے گا؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہوں گا۔ فرشتے عرض کریں گے: تجھے پاکی ہے ہم یوں تیری عبادت نہ کر سکے جیسا تیری عبادت کا حق تھا۔ یونہی پل صراط رکھا جائے گا اور وہ استرے کی دھار کی مثل (تیز) ہو گا۔ فرشتے عرض کریں گے: اس پر سے کون گزرے گا؟ ربّ کریم ارشاد فرمائے گا: میری مخلوق میں سے جسے میں چاہوں گا۔ فرشتے عرض کریں گے: تجھے پاکی ہے ہم تیری ایسی عبادت نہ کر سکے جیسے تیری عبادت کا حق تھا۔[2]

﴿914﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میزان کا ایک کانٹا اور دو پلڑے ہیں۔

﴿915﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے صاحبِ میزان حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے۔

ایک نیکی یا ایک گناہ پر فیصلہ:

﴿916﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کا حساب ہو گا تو جس کی ایک نیکی بھی گناہوں سے زیادہ ہوئی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس کی ایک بدی بھی نیکیوں سے زیادہ ہوئی وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ بیشک میزان ایک دانے کے وزن سے بھی ہلکا اور بھاری ہو گا، جس شخص کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ اصحابِ اعراف میں سے ہو گا، ایسے لوگ پل پر روک دیئے جائیں گے۔

﴿917﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ...شعب الایمان، باب فی ان القدر خیرہ... الخ، ۱/ ۲۰۲، دون قولہ: فاذا فعلت الی نعم

2 ...مستدرک، کتاب الاھوال، باب ذکر وسعۃ المیزان، ۵/ ۸۰۷، حدیث: ۸۷۷۸

فرمایا: جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا: ایک شخص کی نیکیاں اور برائیاں لائی جائیں گی اور ان کا باہم تقابل کیا جائے گا، اگر ایک نیکی بھی زیادہ ہوئی تو اللہ پاک اس بندے کے لیے جنت میں وسعت فرمادے گا۔[1]

﴿918﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جس کا ظاہر اس کے باطن سے زیادہ پاک وصاف ہو گا، قیامت کے دن اس کی تولیں ہلکی ہوں گی اور جس کا باطن ظاہر سے زیادہ پاک صاف ہو گا، قیامت کے دن اس کی تولیں بھاری ہونگیں۔

اے ہمارے ربّ! تو اس سے کس کو تولے گا؟

﴿919﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اللہ پاک نے میزان کے دو پلڑوں کو آسمانوں اور زمین کی مثل بنایا تو فرشتوں نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے ہمارے ربّ! تو اس سے کس کو تولے گا؟ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: میں اس سے جسے چاہوں گا تولوں گا۔ اللہ پاک نے پُلِ صراط کو تلوار یا استرے کی دھار کی طرح (تیز) بنایا تو اسے دیکھ کر فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے ربّ! اس پر سے کون گزرے گا؟ ارشاد فرمایا: میں جسے چاہوں گا اس پر سے گزار دوں گا۔[2]

﴿920﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کو لا کر میزان کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، میزان پر ایک فرشتہ مقرر ہو گا، اگر اس بندے کی تولیں بھاری ہوئیں تو فرشتہ اتنی بلند آواز سے پکارے کر کہے گا جسے تمام مخلوق سنے گی کہ ”فلاں ایسا کامیاب ہوا ہے کہ اس کے بعد کبھی شقی وبد بخت نہ ہو گا“ اور اگر اس کی تولیں ہلکی ہوئیں تو وہ فرشتہ ایسی بلند آواز سے ندا دے گا جسے تمام مخلوق سنے گی کہ ”فلاں شخص بد بخت ہو گیا کہ اس کے بعد کبھی بھی خوش بخت و سعادت مند نہیں ہو گا۔“[3]

﴿921﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کو میزان کے پاس لایا جائے گا تو وہ میزان کے پاس آپس میں شدید جھگڑا کریں گے۔

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۱۸۳، حدیث: ۱۲۸۳۲

2 ...مسند الفردوس، ۱/ ۳۷۳، حدیث: ۲۷۷۲، بتغیر قلیل

3 ...مسند حارث، کتاب البعث، باب ماجاء فی المیزان، ۲/ ۱۰۰۴، حدیث: ۱۱۲۵

﴿922﴾… حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت میں یوں ہے کہ "میزان کے پاس لوگ باہم جھگڑیں گے اور وہاں بھیڑ ہی بھیڑ ہو گی۔"

ایک قطرہ آنسو آگ کے سمندر بجھا دے گا:

﴿923﴾… حضرت سیِّدُنا ابو حازم انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نزول فرمایا تو اس وقت ایک آدمی بارگاہِ رسالت میں رو رہا تھا، جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص ہے۔ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ہم انسان کے تمام اعمال کا وزن کرتے ہیں سوائے رونے کے، بلاشبہ اللہ پاک آنسو کے ایک قطرے سے جہنم کی آگ کے سمندروں کو ٹھنڈا کر دے گا۔[1]

﴿924﴾… حضرت سیِّدُنا مسلم بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی آنکھ سے آنسو نہیں بہتا مگر یہ کہ اللہ کریم اس جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہے، آنسو کا قطرہ جس رخسار پر بہا ہو گا، اس چہرے پر نہ گرد پڑے گی نہ ذلّت، اگر امتوں میں سے کسی امت کا ایک فرد (خوف خدا) سے رونے والا ہو تو اس پوری امت پر رحم کیا جائے گا، ہر شے کی ایک مقدار اور وزن ہوتا ہے سوائے آنسو کے کیونکہ ایک آنسو سے آگ کے سمندروں کو بجھا دیا جائے گا۔[2]

جیسا انجام ویسا وزن:

﴿925﴾… حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ اعمال کا وزن ان کے خاتمے کے اعتبار سے ہو گا، جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ اس کے بہترین عمل پر کرتا ہے اور جب وہ بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ اس کے بدترین عمل پر کرتا ہے۔

ٹھکانے کی پہچان اعمال سے ہو گی:

﴿926﴾… حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میزان کے دو پلڑے اور ایک کانٹا ہے، اس میں

---

1 … الزھد لامام احمد، ص ۶۱، حدیث: ۱۴۴

2 … جامع معمر بن راشد ملحق مصنف عبد الرزاق، باب الغضب والغیظ وما جاء فیہ، ۱۰/ ۱۹۵، حدیث: ۲۰۴۶۰

نیکیوں اور برائیوں کو تولا جائے گا، نیکیوں کو حسین صورت میں لایا جائے گا اور اسے میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو وہ پلڑا برائیوں پر بھاری ہو جائے گا، پھر اس کی نیکیاں لے کر جنت میں اس بندے کے ٹھکانوں کے پاس رکھ دی جائیں گی پھر مومن سے فرمایا جائے گا: اپنے عمل سے مل جا۔ پھر وہ مومن جنت کی طرف چل پڑے گا اور اپنے عمل کے ذریعے اپنے ٹھکانوں کو پہچان لے گا۔ برائیوں کو بدترین صورت میں لا کر میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ پلڑا ہلکا رہے گا اور باطل بے وزن اور ہلکا ہی ہوتا ہے، پھر ان برائیوں کو جہنم میں بندے کے ٹھکانے کی طرف پھینک دیا جائے گا اور حکم ہو گا: اپنے عمل سے مل جا، چنانچہ وہ جہنم کی طرف جائے گا اور اپنے ٹھکانے کو اپنے عمل اور اپنے لیے تیار کردہ اللہ پاک کے مختلف عذابات کے ذریعے پہچانے گا۔

﴿927﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: لوگ جنت اور دوزخ میں ملنے والے اپنے اپنے ٹھکانوں کو اپنے اعمال کے سبب یوں پہچانتے ہوں گے جیسے نمازِ جمعہ کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔

بروزِ قیامت حضور کہاں ملیں گے؟

﴿928﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے التجا کی کہ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے فرمایا: میں کروں گا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھے پلِ صراط کے پاس ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کی: اگر پلِ صراط پر آپ کو نہ پاؤں تو؟ ارشاد فرمایا: پھر میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کی: اگر میزان پر بھی آپ سے ملاقات نہ ہو سکے تو؟ ارشاد فرمایا: پھر مجھے حوضِ کوثر کے پاس ڈھونڈنا کیونکہ میں ان تین مقامات سے ادھر اُدھر نہیں ہوں گا۔[1]

(مصنف حضرت سیِّدُنا علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ میزان پلِ صراط پر ہے اور حوضِ کوثر پلِ صراط اور میزان کے بعد ہے۔

وہ مقامات جہاں کوئی کسی کا نہیں:

﴿929﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الصراط، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۴۱

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! کیا قیامت کے دن آپ اپنے اہل کو یاد رکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا: (۱)... جب میزان رکھا جائے گا یہاں تک کہ بندہ جان لے کہ اس کی تولیں ہلکی پڑی ہیں یا بھاری (۲)... جب نامہ اعمال اُڑ کر آئیں گے حتّٰی کہ بندہ جان لے کہ اس کا نامہ اعمال کہاں گرتا ہے اس کے سیدھے ہاتھ میں، اُلٹے ہاتھ میں یا پشت کے پیچھے سے؟ اور (۳)... جب پلِ صراط رکھا جائے گا حتّٰی کہ بندہ جان لے کہ وہ اس سے نجات پائے گا یا نہیں؟[1]

﴿930﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن دوست دوست کو یاد رکھے گا؟ ارشاد فرمایا: تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا: (۱)... میزان رکھتے وقت حتّٰی کہ (بندہ دیکھ لے) اس کی تولیں بھاری پڑتی ہیں یا ہلکی (۲)... نامہ اعمال ملتے وقت کہ اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں میں اور (۳)... جب دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اور کہے گی: مجھے تین طرح کے افراد پر مسلط کیا گیا ہے: (۱)... مجھے اس پر مسلط کیا گیا ہے جو اللہ پاک کے ساتھ ساتھ کوئی اور خدا بھی مانتا ہے (۲)... مجھے ہر سرکش ہٹ دھرم پر مسلط کیا گیا ہے اور (۳)... اور ہر اس متکبر پر جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ پس اس وقت بھی کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔[2]

اتنا موٹا آدمی مگر وزن مچھر کے پر برابر بھی نہیں!

﴿931﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن ایک بہت بڑا اور موٹا آدمی آئے گا مگر اللہ پاک کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے برابر بھی نہ ہو گا، پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۵) ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔[3]

1... ابوداود، کتاب السنة، باب فی ذکر المیزان، ۴/ ۳۱۷، حدیث: ۴۷۵۵

مستدرک، کتاب الاھوال، باب بشارۃ النبی للمسلمین... الخ، ۵/ ۷۹۷، حدیث: ۸۷۶۲

2... مسند احمد، مسند السیدہ عائشہ، ۹/ ۴۱۵، حدیث: ۲۴۸۴۷، ملتقطاً

3... بخاری، کتاب التفسیر، باب اولئک الذین کفروا... الخ، ۳/ ۲۷۰، حدیث: ۴۷۲۹

﴿932﴾... حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن ایک لمبے چوڑے آدمی کو لایا جائے گا، پھر اسے میزان میں رکھا جائے گا تو اللہ کریم کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر برابر بھی نہ ہو گا، پھر آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔

﴿933﴾... حضرت سَیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لفظ ''عُتُل'' کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ''عُتُل'' اس شخص کو کہتے ہیں جو انتہائی طاقتور ہو اور خوب کھانے پینے والا ہو۔ ایسے شخص کو میزان میں رکھا جائے گا تو اس کا وزن جو کے دانے برابر بھی نہ ہو گا، ایسے ستر ہزار لوگوں کو فرشتہ ایک ہی بار میں جہنم رسید کر دے گا۔

﴿934﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ پاک مومن پر ظلم نہیں فرماتا وہ دنیا میں بھی اسے اس کی نیکی کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں بھی اسے اس کی جزاء دے گا۔ جبکہ کافر کو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کے بدلے کھلا دیتا ہے حتّٰی کہ جب وہ آخرت میں آئے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو گی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔[1]

وہ ذِکر جسے صرف خدا جانتا ہے:

﴿935﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسا پوشیدہ ذکر جسے محافظ فرشتے بھی نہ سن سکیں اس کی فضیلت اس کے علاوہ کسی بھی ذکر سے ستر گنا زیادہ ہے، جب قیامت کا دن ہو گا اور اللہ کریم مخلوق کو حساب کے لیے جمع فرمائے گا تو نگہبان فرشتے وہ سب لے آئیں گے جس کی انہوں نے نگرانی کی ہو گی اور جن اعمال کو انہوں نے لکھا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: دیکھو کیا اس کی کوئی چیز باقی تو نہیں رہ گئی؟ فرشتے عرض کریں گے: جو بھی ہم جانتے تھے اور ہمیں یاد تھا ہم نے اس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا سب شمار کیا اور لکھ لیا۔ اللہ پاک (بندے سے) ارشاد فرمائے گا: میرے پاس تیری ایک پوشیدہ شے ہے جس کا تجھے بھی علم نہیں ہے اور آج میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا، وہ

---

1 ... مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ، باب جزاء المومن بحسناتہ فی الدنیا ... الخ، ص ۱۱۵۵، حدیث: ۷۰۸۹

چیز ذکر خفی (پوشیدہ ذکر) ہے۔[1]

دکھاوے کا وبال:

﴿936﴾ ... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مہر لگا اعمال نامہ اللہ پاک کے حضور پیش کیا جائے گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: یہ اعمال پھینک دو اور یہ قبول کر لو۔ فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت کی قسم! ہم نے تو وہی لکھا ہے جو اس نے عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اعمال میرے علاوہ کسی اور کو خوش کرنے کے لیے تھے اور آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو صرف میری رضا و خوشنودی کے لیے کیا گیا ہو گا۔[2]

﴿937﴾ ... حضرت سیِّدُنا شمر بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن ایک شخص کو حساب کے لیے لایا جائے گا، اس کے نامہ اعمال میں پہاڑوں کی مثل نیکیاں ہوں گی، پھر رَبّ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تو نے فلاں فلاں دن ان لیے نماز پڑھی تھی کہ لوگ کہیں فلاں نمازی ہے۔ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بندگی خالص میرے ہی لیے ہے، تو نے فلاں فلاں دن اس لیے روزہ رکھا تاکہ کہا جائے فلاں روزہ دار ہے۔ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، بندگی خالص میرے ہی لیے ہے، پس یونہی ایک کے بعد ایک نیکی اس کے اعمال نامے سے مٹائی جاتی رہے گی یہاں تک کہ اس میں کچھ بھی نہ رہے گا، تب اس کے محافظ فرشتے کہیں گے: تو غَیْرُ اللہ کے لیے عمل کیا کرتا تھا۔

جس کے لیے عمل کیا اُس سے اجر مانگ:

﴿938﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو سعید بن ابو فضالہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی پکارے گا: جس نے اپنے عمل میں اللہ کریم کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا ہو تو وہ اپنا ثواب اسی سے مانگے کیونکہ اللہ پاک

1 ...مسند ابی یعلی، مسند عائشة، ۴/ ۲۱۵، حدیث: ۴۷۱۹

2 ...دار قطنی، کتاب الطهارة، باب النية، ۱/ ۷۳، حديث: ۱۲۹

سب سے بڑھ کر شرک سے بے نیاز ہے۔[1]

﴿939﴾... حضرت سیِّدُنا شداد بن اوس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اوّلین و آخرین کو ایک کشادہ زمین میں جمع فرمائے گا، سب نظر کے سامنے ہوں گے اور پکارنے والے کو سنتے ہوں گے، اللہ پاک فرمائے گا: دنیا میں جس عمل میں بھی میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا گیا میں آج اس عمل کو اپنے شریک کے لیے چھوڑتا ہوں، میں سب سے بہترین شریک ہوں اور آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو خالص میرے لیے ہو گا۔[2]

کیا لوگوں کے پاس کوئی بدلہ ہے؟

﴿940﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شرکِ اصغر سے بچو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: شرکِ اصغر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ریاکاری۔ جس دن اللہ پاک بندوں کو ان کے اعمال کی جزاء دے گا تو فرمائے گا: تم ان کے پاس جاؤ جن کے لیے تم دنیا میں دکھاوا کرتے تھے اور دیکھو کیا تم ان کے پاس کوئی بھلائی پاتے ہو؟[3]

﴿941﴾... حضرت سیِّدُنا محمود بن لبید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے۔ عرض کی گئی: شرکِ اصغر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ریاکاری۔ جب اللہ پاک بندوں کو ان کے اعمال کی جزاء دے گا (تو ریاکاروں سے) فرمائے گا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ! جن کو دنیا میں دکھانے کے لیے عمل کیا کرتے تھے اور دیکھو کیا تم ان کے پاس کوئی بدلہ پاتے ہو۔؟[4]

﴿942﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: جس نے اپنے اعمال میں سے کوئی عمل کسی کو

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، ۵/ ۱۰۵، حدیث: ۳۱۶۵

2 ...معجم کبیر، ۷/ ۲۹۰، حدیث: ۷۱۶۷

الترغیب والترھیب للاصبھانی، باب فی الترغیب من الریاء والنفاق، ۱/ ۱۲۲، حدیث: ۱۱۷

3 ...مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۶۰، حدیث: ۲۳۶۹۲، عن محمود بن لبید

الترغیب والترھیب للاصبھانی، باب فی الترغیب من الریاء والنفاق، ۱/ ۱۲۴، حدیث: ۱۲۰

4 ...مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۶۰، حدیث: ۲۳۶۹۲

دکھانے کے لیے کیا ہوگا، قیامت کے دن اللہ پاک اسے اسی کے حوالے کر دے گا اور فرمائے گا: دیکھ لے! کیا وہ تجھے کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے؟

باب نمبر 77: مِیزان کو وزنی کرنے والے اَعمال کا بیان

دو محبوب ترین کلمات:

﴿943﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ یعنی دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں (وہ یہ ہیں): سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔[1]

نصف ایمان:

﴿944﴾... حضرت سیّدُنا ابو مالک اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ یعنی طہارت (صفائی و پاکیزگی) نِصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میزان کو بھر دیتا ہے۔[2]

﴿945﴾... حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' نصف میزان کو اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' پورے میزان کو بھر دیتا ہے۔[3]

ہر چیز سے زیادہ وزنی:

﴿946﴾... سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو بُلا کر فرمایا: میں تمہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر قائم رہنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اگر زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کو میزان کے

---

1 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، ۴/ ۲۲۰، حدیث: ۶۴۰۶

2 ... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ص ۱۱۵، حدیث: ۵۳۴

3 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۶، ۵/ ۳۰۸، حدیث: ۳۵۲۹، عن عبد اللہ بن عمرو

مسند احمد، مسند الکوفیین، ۶/ ۳۵۸، حدیث: ۱۸۳۱۵، عن رجل من بنی سلیم

ایک پلڑے میں اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" والا پلڑا بھاری ہو گا۔[1]

﴾947﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! مجھے ایسی چیز سکھا جس کے ذریعے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا مانگوں۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ کلمہ تو تیرا ہر بندہ کہتا ہے۔ ارشاد فرمایا: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہو۔ عرض کی: میں ایسی چیز چاہتا ہوں جس کے ساتھ تو مجھے خاص کرلے۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! ساتوں آسمان اور میرے علاوہ ان میں موجود ہر چیز اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ایک پلڑے میں ہو تو "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" والا پلڑا بھاری ہو گا۔[2]

﴾948﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں، ان کے درمیان اور ان کے نیچے ہے سب کو لایا جائے اور میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی گواہی کو رکھا جائے تو گواہی والا پلڑا ان سب پر غالب آجائے گا۔[3]

ایک پرچے کا وزن:

﴾949﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے میری اُمّت میں سے ایک شخص کو پکارا جائے گا، پھر اُس کے نامۂ اعمال کے ننانوے دفتروں کو پھیلایا جائے گا، ہر دفتر حدِّ نگاہ تک وسیع ہو گا، پھر ربِّ کریم اُس سے ارشاد فرمائے گا: کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے میرے ربّ! اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر کچھ ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے میرے ربّ۔ ربّ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا اللہ نے تجھ پر ظلم کیا؟ یہ سن کر وہ شخص ڈر جائے گا اور عرض کرے گا: نہیں اے

---

1 ... مستدرک، کتاب الایمان، باب ان اللہ کریم یحب الکرم... الخ، ۱/ ۲۱۷، حدیث: ۱۶۰، عن عبداللہ بن عمرو

2 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب افضل الذکر وافضل الدعاء، ۶/ ۲۰۸، حدیث: ۱۰۶۷۰

3 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۹۶، حدیث: ۱۳۰۲۴

میرے ربّ۔ ربّ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پہ کوئی ظلم نہ ہو گا۔ چنانچہ اُس کے لیے ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں "اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" لکھا ہو گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! ان دفتروں سے اس کاغذ کا کیا مقابلہ؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اعمال کے دفاتر کو ایک پلڑے میں اور اس پرچے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو دفاتر والا پلڑا ہلکا ہو جائے گا۔ ارشاد فرمائے گا: بے شک تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پرچے والا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور ربِّ کریم کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔[1]

﴿950﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اعمال رکھے جائیں گے، پھر ایک شخص کو لا کر ایک پلڑے میں اور گناہوں کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو گناہوں والا پلڑا بھاری ہو گا۔ چنانچہ اُسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گا تو اللہ پاک کی طرف سے ایک منادی پکارے گا: جلدی مت کرو! جلدی مت کرو! بے شک اس کی ایک نیکی رہ گئی ہے۔ پھر ایک کاغذ لایا جائے گا جس میں "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کی گواہی ہو گی، اسے اس شخص کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا حتّٰی کہ اُس کاغذ کے سبب اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔[2]

حُسنِ اَخلاق کی فضیلت:

﴿951﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ یعنی میزان میں حُسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہو گی۔[3]

کسی کی ضرورت پوری کرنے کی فضیلت:

﴿952﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مایرجی من رحمۃ... الخ، ۴/ ۵۱۷، حدیث: ۴۳۰۰
ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت... الخ، ۴/ ۲۹۰، حدیث: ۲۶۴۸

2 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۸۷، حدیث: ۷۰۷۸

3 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۹

ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کیا ہو گا، میں اس کے میزان کے پاس کھڑا ہوں گا، اگر اس کی تولیں (نیکیاں) بھاری ہوئیں تو ٹھیک ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔[1]

دو عظیم خصلتیں:

﴿953﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ملاقات کا شرف عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں دو ایسی خصلتوں کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جو دیگر اعمال کے مقابلے میں پیٹھ پر بہت ہلکی اور میزان میں بہت بھاری ہیں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: حُسنِ اَخلاق اور طویل خاموشی کو خود پر لازم کرلو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ان کی مثل مخلوق کا کوئی عمل نہیں ہے۔[2]

﴿954﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِيْ مِيْزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُهٗ عَلٰى اَهْلِهٖ یعنی بندے کے میزان میں سب سے پہلے وہ مال رکھا جائے گا جو اس نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہو گا۔[3]

لوگوں کو بھلائی سکھانے کی فضیلت:

﴿955﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن ابوسُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن ایک شخص اس حال میں آئے گا کہ اپنے عمل کو کم سمجھ رہا ہو گا، وہ اسی حالت میں ہو گا کہ بادلوں کی مثل کوئی چیز اس کے میزان میں آگرے گی، تو کہا جائے گا: یہ وہ بھلائی ہے جو تو لوگوں کو سکھایا کرتا تھا، تیرے مرنے کے بعد لوگوں نے اس پر عمل کیا تو تجھے بھی اس کا اجر دیا گیا ہے۔

راہِ خدا میں گھوڑا باندھنے کی فضیلت:

﴿956﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

1 ... حلیۃ اولیاء، مالک بن انس، ۶/ ۳۸۹، حدیث: ۹۰۳۸

2 ... مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/ ۳۵۹، حدیث: ۷۰۰۱

3 ... معجم اوسط، ۴/ ۳۲۸، حدیث: ۶۱۳۵

جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھتے ہوئے، اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے راہِ خدا میں گھوڑے کو روکے رکھا (کہ اس پر سوار ہو کر دشمن سے مقابلہ کرے گا) تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا، اس کی لید اور پیشاب کو بروزِ قیامت (بصورتِ نیکی) بندے کے میزان میں رکھا جائے گا۔[1]

﴿957﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہِ خدا میں (جہاد کے لئے) گھوڑا باندھے رکھا تو اس گھوڑے کا چارا اور اس کے قدموں کے نشانات قیامت کے دن (بصورتِ نیکی) اس شخص کے میزان میں ہوں گے۔[2]

جنازے کے پیچھے چلنے کی فضیلت:

﴿958﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو کسی جنازے کے پیچھے چلا تو اس کے میزان میں اُحد پہاڑ کی مثل دو قیراط اجر رکھا جائے گا۔[3]

پکار سن کر اسیروں کی دوڑتے ہوں گے:

﴿959﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ پاک حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ مقام و مرتبہ عطا فرمائے گا کہ عرش کی کشادگی میں آپ کے لئے ایک مخصوص جگہ ہوگی جہاں آپ دو سبز چادروں میں ملبوس تشریف فرما ہوں گے، کھجور کے لمبے درخت کی مانند دراز قد ہوں گے، اپنی اولاد کو ملاحظہ فرما رہے ہوں گے کسی کو جنت کی طرف اور کسی کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا۔ ابھی یہ مناظر دیکھ ہی رہے ہوں گے کہ اچانک آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی نظر اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص پر پڑے گی جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا تو آپ بلند آواز سے پکاریں گے: ''اے احمد! اے احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)!'' رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: ''اے ابوالبشر میں حاضر ہوں!'' سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: یہ شخص جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے آپ کا امتی ہے۔ (حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں:) ''میں تیزی سے فرشتوں کے پیچھے

---

1 ... بخاری، کتاب الجھاد، باب من احتبس فرسا، ۲/ ۲۶۹، حدیث: ۲۸۵۳

2 ... معجم اوسط، ۱/ ۱۲۹، حدیث: ۴۰۹

3 ... معجم کبیر، ۱۱/ ۱۲۹، حدیث: ۱۱۳۶۳

جاؤں گا اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! رک جاؤ۔'' وہ عرض کریں گے: ہم سخت ہیں، ہم اللہ کریم کا حکم نہیں ٹالتے اور جو حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ فرشتوں کے اس جواب پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے بائیں ہاتھ سے ریش مبارک پکڑے ہوئے جانب عرش متوجہ ہو کر عرض کریں گے: ''اے میرے ربّ! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میری امت کے بارے میں مجھے رسوانہ فرمائے گا۔'' جانب عرش سے ایک ندا آئے گی کہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرو اور اس بندے کو دوبارہ اس کے مقام کی طرف لے جاؤ۔ پھر میں اپنی کمر کے پاس سے پورے کے برابر ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر میزان کے دائیں پلڑے میں ڈال دوں گا تو اس کی نیکیاں بُرائیوں پر غالب آجائیں گی اور پُکار پڑے گی کہ ''بندہ خوش نصیب ہو گیا، اس کی تولیں بھاری ہو گئیں۔'' فرشتے اسے جنت کی طرف لے چلیں گے تو وہ کہے گا: اے میرے ربّ کے رسولو! میں ان سے کچھ پوچھ لوں جو اپنے رب کے ہاں معزز ہیں۔ چنانچہ وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا چہرہ کس قدر حسین اور آپ کے اخلاق کتنے اچھے ہیں! آپ کون ہیں؟ یقیناً آپ نے میری بُرائیوں کو کم کیا اور میری مصیبت میں مجھ پر رحم فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''میں کہوں گا کہ میں تمہارا نبی محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں اور یہ تیرا مجھ پر پڑھا گیا درودِ پاک ہے جس سے تیری نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گیا، اس کی آج تجھے سخت ضرورت تھی۔''

2500 نیکیاں:

﴿960﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بندۂ مومن بھی ان پر ہمیشگی اختیار کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا، ان پر عمل بہت آسان مگر عمل کرنے والے کم ہیں: (۱)... ہر فرض نماز کے بعد 10 مرتبہ ''سُبْحٰنَ اللہ''، 10 مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' اور 10 مرتبہ ''اَللہُ اَکْبَر'' کہنا، یہ زبان سے تو ڈیڑھ سو بار پڑھا لیکن میزان پر پندرہ سو ہیں۔ (۲)... جب (سونے کے لیے) بستر پر آئے تو 34 بار ''اَللہُ اَکْبَر''، 33 بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' اور 33 بار ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہے، یہ زبان پر تو 100 ہیں لیکن میزان پر ہزار ہیں۔[1] بھلا تم میں سے کون ہے جو دن اور رات میں پچیس سو نیکیاں کرتا ہو؟[2]

---

[1] ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی التسبیح عند النوم، ۴/ ۴۱۰، حدیث: ۵۰۶۵

[2] ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۲۵، ۵/ ۲۶۰، حدیث: ۳۴۲۱

میزان پر بھاری پانچ چیزیں:

﴿961﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلمٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: واہ! واہ! پانچ چیزیں میزان میں کتنی بھاری ہیں: (۱)... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (۲)... اَللّٰہُ اَکْبَر (۳)... سُبْحٰنَ اللّٰہ (۴)... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور (۵)... مسلمان کی نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے۔[1]

﴿962﴾... حضرت سیِّدُنا سفینہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اور نیک پیش رو جو بندے کے کام آئے گا۔[2]

﴿963﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے 30 بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" 30 بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" اور 30 بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھا، پھر فرمایا: یہ زبان پر ہلکے جبکہ میزان میں بھاری ہیں اور بارگاہِ الٰہی کی طرف بلند ہوتے ہیں۔

استغفار کی فضیلت:

﴿964﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن بُسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: خوشخبری ہے اس کے لئے جو اپنے نامۂ اعمال میں استغفار کی کثرت پائے۔[3]

﴿965﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کرے تو وہ اس میں استغفار کی کثرت کرے۔[4]

﴿966﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: خوشخبری ہے اس کے لئے جو اپنے نامۂ اعمال میں تھوڑا سا بھی استغفار پائے۔

﴿967﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بندے کے نامۂ اعمال میں ایک تسبیح کا ہونا دنیا کے پہاڑوں کا اس کے ساتھ سونا بن کر چلنے سے بہتر ہے۔

---

1 ... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۳۱۱، حدیث: ۱۸۰۹۸، عن مولی لرسول اللّٰہ

2 ... معجم اوسط، ۴/ ۴۳، حدیث: ۵۱۵۲

3 ... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۳۸۱۸

4 ... معجم اوسط، ۱/ ۲۴۵، حدیث: ۸۳۹، عن زبیر بن العوام

قربانی کی فضیلت:

﴿968﴾... امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ”اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ آگاہ رہو کہ بے شک اسے اس کے گوشت اور خون کے ساتھ لایا جائے گا اور 70 گنا بڑھا کر تمہارے میزان میں رکھ دیا جائے گا۔“ یہ سن کر حضرت سیّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ خاص آلِ محمد کے لئے ہے یعنی اس بھلائی کے ساتھ آلِ محمد کو خاص کیا گیا ہے یا سب مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ ارشاد فرمایا: بالخصوص آلِ محمد کے لئے اور بالعموم تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔[1]

حکایت: 60 سالہ عبادت، زنا کا گناہ اور صدقہ کی روٹی

﴿969﴾... حضرت سیّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک راہب (عیسائی عابد) نے اپنی عبادت گاہ میں 60 سال عبادت کی، ایک دن اس نے آسمان سے بارش برستے دیکھ کر کہا: ابھی مجھے کوئی نظر نہیں آرہا، اگر میں یہاں سے نیچے اتروں تو پانی بھی پی لوں گا اور وضو بھی کرلوں گا، پھر اپنی جگہ لوٹ آؤں گا۔ چنانچہ (ایک روٹی لئے) وہ عبادت خانے سے نیچے اترا تو اچانک ایک عورت اس کے سامنے آئی اور خود کو اس کے سامنے برہنہ کر دیا، راہب اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکا، لہٰذا اس سے بدکاری کر بیٹھا، پھر غسل کے لئے پانی کے ایک جوہڑ (گڑھے) میں داخل ہو گیا، وہیں اس پر نزع کی کیفیت طاری ہو گئی، اسی دوران قریب سے ایک مسکین گزرا اس نے اشارے سے مسکین کو چادر کے نیچے سے روٹی لینے کا کہا، مسکین نے روٹی اٹھائی اور راہب کا انتقال ہو گیا۔ اس کے 60 سالہ اعمال کا زنا والے گناہ سے موازنہ کیا گیا تو زنا کا گناہ 60 سالہ اعمال پر غالب آگیا، پھر صدقہ میں دی گئی روٹی نیکیوں کے پلڑے میں رکھی گئی تو اس کے نیک اعمال کا پلڑہ بھاری ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی گئی۔

حضرت سیّدُنا مُغیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی روایت میں یوں ہے: پھر اس کے 60 سال کے اعمال ایک پلڑے میں

---

[1] ... سنن کبری للبیہقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/ ۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱

جبکہ گناہ دوسرے پلڑے میں رکھے گئے تو گناہوں والا پلّہ بھاری ہو گیا، پھر صدقہ کی ہوئی روٹی اس کی نیکیوں والے پلڑے میں رکھی گئی تو نیکیوں والا پلڑا گناہوں والے پلڑے پر غالب آ گیا۔

وضو کی تری کا بھی وزن ہو گا:

﴿970﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا پھر صاف کپڑے سے پونچھ لیا تو اس میں کچھ حرج نہیں اور جس نے ایسا نہیں کیا تو یہ افضل ہے کیونکہ قیامت کے دن دیگر اعمال کے ساتھ اعضائے وضو (کی تری) کا بھی وزن کیا جائے گا۔[1]

﴿971﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وضو کے بعد اعضائے وُضو کو رومال سے پونچھنا پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ "وضو کی تری کا بھی وزن کیا جائے گا۔"

خادم کے کام میں تخفیف کرنے کی فضیلت:

﴿972﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن حریث رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خادم کے کام میں جو تخفیف کرو گے قیامت کے دن اس کا اجر و ثواب تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔[2]

﴿973﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! رمی جمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنے) میں ہمارے لئے کیا ہے؟ تو دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اپنے ربِّ کریم کے پاس اس کا اجر پائے گا اس وقت تجھے اس کی سخت ضرورت ہو گی۔[3]

﴿974﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے راہِ خدا میں ایک اونٹنی دی، پھر اس کی نسل سے ایک اونٹ خریدنے کا ارادہ کیا، میں نے اس کے متعلق بارگاہِ رسالت میں عرض

---

[1] ... ابن عساکر، رقم ۷۸۱۲، ابو عمر ناشب بن عمرو الشیبانی، ۶۱/ ۳۸۰، حدیث: ۱۲۶۵۹

[2] ... مسند ابی یعلی، مسند عمرو بن حریث، ۲/ ۳۰، حدیث: ۱۴۶۸

[3] ... معجم کبیر، ۱۲/ ۳۰۶، حدیث: ۱۳۴۷۹

کی تو مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ رکھو کہ قیامت کے دن یہ اپنی تمام اولاد کے ساتھ تمہارے نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔[1]

﴿975﴾... حضرت سیِّدُنا ابوزُہیر انماری رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آرام فرمانے کے لئے اپنے مبارک بستر پر تشریف لاتے تو یوں دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدَاءِ الْاَعْلٰی یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے، میرے شیطان کو دور فرما، میرے رہن کو چھڑا دے[2]، میرے میزان کو بھاری کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما[3]۔[4]

لوگوں کو علم سکھانے کی فضیلت:

﴿976﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ بروزِ قیامت ایک بندے کے عمل کو لا کر میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا وہ ہلکا پڑے گا تو بادلوں کی مثل کوئی چیز لا کر میزان کے پلڑے میں رکھ دی جائے گی جس سے وہ بھاری ہو جائے گا، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔ تو اس سے کہا جائے گا: یہ اُس علم کی فضیلت ہے جو تم لوگوں کو سکھایا کرتے تھے۔

---

1 ... معجم اوسط، ۱/ ۳۵۲، حدیث: ۱۲۸۱

2 ... یہ لفظ ہماری تعلیم کے لیے ورنہ حُضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) گناہوں سے معصوم ہیں۔ شیطان سے مراد انسانی شیطان ہیں یا قرین شیطان ہے، ربّ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ کا قرین شیطان مؤمن ہو گیا۔ رہن گروی چیز کو کہتے ہیں یہاں مراد اپنی ذات ہے کیونکہ انسان کی ذات اپنے اعمال میں گروی ہے ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ (۲۱) (ترجمہ کنزالایمان: سب آدمی اپنے کئے میں گرفتار ہیں۔ پ۲۷، الطور: ۲۱) یعنی مجھے نیک اعمال کی توفیق دے کر میرے نفس کو گروی ہونے سے چھوڑا دے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۵)

3 ... اَعلیٰ مجلس سے مراد قُربِ الٰہی غیر شناختی ہے ورنہ حُضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تمام خَلق سے اَعلیٰ ہیں، ان سے اعلیٰ مجلس والا کون ہو گا؟ اور حضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی مجلس والے صحابہ تمام مجلس والوں سے افضل ہیں۔ اس جملہ کے اَور بھی معنیٰ کیے گئے ہیں مگر یہ معنیٰ زیادہ مناسب ہیں یا یہ دعا ہماری تعلیم کے لیے ہے تو ندیٰ (النداء) سے مراد مجلس والے ہیں یعنی خداوند مجھے ملائکہ، انبیاء، اولیاء کا مجلس والا بنا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۵)

4 ... ابو داود، کتاب الادب، باب مایقال عند النوم، ۴/ ۴۰۶، حدیث: ۵۰۵۴

نوادر الاصول، الاصل التاسع والخمسون والمائتان، ۲/ ۱۰۶۵، حدیث: ۱۳۸۲، عن ابی رمثۃ الانماری

علما کی روشنائی شہدا کے خون پر غالب:

﴿977﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ وَدَمُ الشُّھَدَآءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ عَلٰی دَمِ الشُّھَدَآءِ یعنی روز قیامت علما کی روشنائی اور شہدا کے خون کو تولا جائے گا تو علما کی روشنائی شہدا کے خون پر غالب آجائے گی۔[1]

﴿978﴾... حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جس کی ساری فکر پیٹ اور شرمگاہ ہو تو قیامت کے دن اس کا (نیکیوں کا) پلڑا ہلکا ہوگا۔

موت اور محشر کے وقت کی رسوائی:

﴿979﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ان لوگوں میں سے نہ ہونا جنہیں موت کے وقت ان کا ترکہ اور محشر کے دن ان کا میزان رسوا کر دے گا۔

﴿980﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (عیال کی کفالت میں شرعی حدود سے تجاوز کرنے والا) عیال دار شخص قابل شمار نہیں کہ بروزِ قیامت ایک شخص کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا، پھر فرمایا جائے گا: یہ وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اس کی اولاد کھا گئی۔

﴿981﴾... حضرت سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: (نیکیوں کے لحاظ سے) اُمَّتِ محمدیہ میزان میں تمام لوگوں سے بھاری ہوگی کہ ایک کلمہ ان کی زبانوں پر جاری رہے گا جو انہیں اپنے سے اگلوں پر بھاری کرنے والا ہے اور وہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ ہے۔

اولاد کی موت پر صبر کا انعام:

﴿982﴾... حضرت سیِّدُنا بُکَیر بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت کو میزان کے پاس لاکر ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں احد پہاڑ کو رکھا گیا تو عورت والا پلڑا اُحد پہاڑ والے پلڑے پر غالب آگیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ پکار اٹھے: ہم نے اس کی مثل کبھی نہیں دیکھا۔ تو بتایا گیا کہ اس عورت کے 12 بچے فوت ہوئے لیکن اس نے چیخ و پکار نہیں کی اور اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتی رہی۔

---

[1] ... جامع الصغیر، حرف الیاء، ص ۵۹۰، حدیث: ۱۰۰۲۶

فصل:

میزان خاص مسلمانوں کے لئے ہے یا کفار کے اعمال کا بھی وزن ہوگا؟

علمائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ اعمال کا تولا جانا مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے یا کفار کے اعمال کا بھی وزن کیا جائے گا۔ جو مسلمانوں کے ساتھ خاص مانتے ہیں وہ اس فرمانِ باری تعالیٰ سے استدلال کرتے ہیں:

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔

جن علمائے کرام کا نظریہ یہ ہے کہ کفار کے اَعمال بھی تولے جائیں گے انہوں نے اس آیت مبارکہ کا یہ جواب دیا ہے کہ اس سے مراد مجازاً ان کی معذرت کا قبول نہ کیا جانا ہے۔ (یہ حضرات اپنے موقف پر بطورِ دلیل یہ آیت مُقدَّسہ پیش کرتے ہیں کہ) اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۳تا۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں وہی ہیں جنھوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم انھیں جھٹلاتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا امام قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میزان ہر ایک کے لئے قائم نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہاں وہ لوگ بھی ہوں گے جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ان کے بارے میں حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ان کے لئے میزان نصب (قائم) نہیں کیا جائے گا۔“[1]

اسی طرح کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں بغیر حساب جلدی جہنم میں ڈال دیا جائے گا، ان کا ذکر اس فرمانِ باری تعالیٰ میں ہے:

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ

ترجمۂ کنزالایمان: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو

1 ... معجم کبیر، ۳/ ۹۲، حدیث: ۲۷۶۰

وَالۡاَقۡدَامِ ﴿۴۱﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۴۱) ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا یہ قول بہترین ہے کہ اس سے دونوں طرح کے اقوال وآیات کے درمیان تطبیق ہو جاتی ہے۔ پس وہ کفار جنہیں جلد جہنم میں ڈال دیا جائے گا ان کے لئے میزان قائم نہیں کیا جائے گا جبکہ بقیہ کفار کے لئے میزان نصب کیا جائے گا۔

(حضرت مصنف رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ جن کفار کے لئے میزان قائم کیا جائے گا ان میں یہ احتمال ہے کہ وہ منافقین ہوں گے کیونکہ جب ہر امت اپنے خود ساختہ معبود کی پیروی کرتے ہوئے جہنم میں چلی جائے گی تو مخلص اہل کتاب اور مسلمان باقی بچیں گے، منافقین بھی ان کے ساتھ ہوں گے جیسا کہ ماقبل ''حدیث تجلی'' میں اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ پس یہ امت باقی بچے گی ان کے ساتھ منافقین بھی ہوں گے۔

براءت نامہ:

حُجَّۃُ الۡاِسۡلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: وہ 70ہزار لوگ جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے ان کے لئے نہ تو میزان رکھا جائے گا اور نہ ہی یہ نامۂ اعمال تھامیں گے بلکہ ان کے لئے براءت نامہ ہوگا جس میں لکھا ہوگا: ''یہ فلاں بن فلاں کے لئے چھٹکارے کی سند ہے۔''

اجر وثواب کی بے حساب بارش:

﴿983﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میزان قائم کئے جائیں گے، پھر نمازیوں کو لایا جائے گا اور انہیں میزان میں ان کا اجر پورا پورا دیا جائے گا، پھر روزہ داروں کو لایا جائے گا انہیں بھی میزان میں ان کا بھرپور اجر دیا جائے گا، پھر صدقہ دینے والوں کو لایا جائے گا انہیں بھی میزان میں ان کا پورا اجر دیا جائے گا، پھر حاجیوں کو لایا جائے گا اور انہیں میزان میں ان کا مکمل اجر دیا جائے گا، پھر مصیبت زدوں کو لایا جائے گا، نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے گی اور نہ ہی ان کے لئے رجسٹر کھولے جائیں گے، ان پر اجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ مصیبت زدوں کو یہ فضیلت لے جاتے دیکھ کر عافیت میں زندگی بسر کرنے والے آرزو کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیئے گئے ہوتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[1]

عافیت والوں کی محشر میں تمنا:

﴾984﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن شہید کو لاکر حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا، پھر صدقہ کرنے والے کو لایا جائے گا اور اسے بھی حساب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا، پھر مصیبت زدوں کو لایا جائے گا، نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے گی اور نہ ہی ان کے لئے نامہ اعمال کھولے جائیں گے، ان پر اجروثواب کی بے حساب بارش ہو گی یہاں تک کہ اللہ پاک کی جناب سے مصیبت زدوں کو عطا کردہ حسنِ ثواب کو دیکھ کر عافیت میں رہنے والے میدانِ محشر میں تمنا کریں گے کہ کاش! ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیئے گئے ہوتے۔[2]

﴾985﴿... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب مصیبت زدوں کو ثواب عطا کیا جائے گا تو عافیت میں زندگی بسر کرنے والے آرزو کریں گے کہ کاش! ان کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا گیا ہوتا۔[3]

مصیبت زدوں کی آرزو:

﴾986﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مصائب وآلام میں مبتلا لوگ قیامت کے دن جب ملنے والا اجروثواب دیکھیں گے تو تمنا کریں گے: کاش! ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی گئی ہوتیں۔[4]

---

1 ... الزھد لاسد بن موسٰی، باب ذکر الموازین یوم القیامۃ، ص۵۴، حدیث: ۷۰، بتغیر
معجم کبیر، ۳/ ۹۲، حدیث: ۲۷۶۰، عن حسن بن علی
ترمذی، کتاب الزھد، باب۵۹، ۴/ ۱۸۰، حدیث: ۲۴۱۰، عن جابر

2 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۴۱، حدیث: ۱۲۸۲۹

3 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب۵۹، ۴/ ۱۸۰، حدیث: ۲۴۱۰

4 ... معجم کبیر، ۹/ ۱۵۵، حدیث: ۸۷۷۷

ایک سوال اور اس کا جواب:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر یہ **سوال** کیا جائے کہ جب کفار کے اعمال تولے جائیں گے تو دوسرے پلڑے میں کیا چیز رکھی جائے گی؟ ہم اس کا **جواب** یہ دیں گے کہ ایک پلڑے میں ان کی صلہ رحمی اور دیگر وہ اعمال جنہیں وہ نیکی سمجھتے تھے رکھے جائیں گے جبکہ دوسرے پلڑے میں ان کا کفر رکھا جائے گا تو کفر والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

(حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ جن کفار کے اعمال تولے جائیں گے اگر ان سے منافقین مراد لئے جائیں جیسا کہ مجھ پر ظاہر ہوا تو اس کی توجیہ یہ ہو گی کہ منافق چونکہ بظاہر کچھ نیک اعمال کرتا ہے جیسے نماز، حج، غزوات میں شرکت اور اسلام کا اظہار وغیرہ، جن سے اس کی نیت رضائے الٰہی کی نہیں ہوتی، انہیں میزان میں رکھا جائے گا لیکن ان کا کچھ وزن نہ ہو گا، بلکہ بدستور اُن کی تولیں ہلکی رہیں گے۔

میزان کی جمع ذکر کرنے کی وجہ:

حضرت سیِّدُنا امام نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "بَحْرُ الْکَلَام" میں فرماتے ہیں: اگر کہا جائے کہ "میزان" کی جمع (مَوَازِین کو) ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ ہر ایک کے لئے جدا جدا میزان ہو گا اس لئے جمع لائے ہیں یا پھر جمع ذکر کر کے واحد مراد لیا گیا ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۳۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو فرشتوں نے اسے آواز دی۔

یہاں لفظ "اَلْمَلٰٓىٕكَةُ" جمع ذکر کیا گیا ہے لیکن اطلاق فردِ واحد حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام پر ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

یہاں بھی لفظ "اَلرُّسُلُ" جمع مذکور ہے لیکن اطلاق فردِ واحد حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات پر ہے۔

اعمال تولنے کی کیفیت:

پھر اگر یہ **سوال** کیا جائے کہ اعمال کو تولا کیسے جائے گا؟ تو ہم اس کا **جواب** یہ دیں گے کہ ایک قول کے مطابق بندے کو اس کے عمل کے ساتھ تولا جائے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ نیکیوں اور بُرائیوں کا رجسٹر تولا جائے

گا اور ایک قول یہ ہے کہ عمل کو جسم کی صورت دے کر اس کا وزن کیا جائے گا۔

ایمان اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں:

حضرت سیِّدُنا امام نسفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ایمان کا وزن اس کی ضد سے نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کی ضد کفر ہے اور ایمان و کفر بیک وقت ایک فرد میں جمع نہیں ہو سکتے، لہٰذا دوسرا قول ہی صحیح تر ہے کہ بندے کے اچھے اور بُرے اعمال کے رجسٹروں کا وزن کیا جائے گا۔ اس پر دلیل ماقبل ذکر دہ وہ حدیث ہے جس میں کاغذ پلڑے میں رکھنے کا ذکر ہے۔ حضرت سیِّدُنا علامہ ابن عَبدُ البر اور حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے اسی قول کو درست قرار دیا ہے۔

مُتَّقِین، مُخْلِطُوْن اور کُفّار:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہمارے علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: آخرت میں لوگ تین طبقات میں تقسیم ہوں گے: (۱)... **متقین**: جو کبیرہ گناہوں سے پاک ہوں گے۔ (۲)... **مُخْلِطُوْن**: (نیکیوں کے ساتھ ساتھ) جنہوں نے بے حیائیوں اور کبیرہ گناہوں کا اِرتکاب کیا ہو گا۔ (۳)... **کُفّار**۔

﴿1﴾... **متقین**: ان کی نیکیوں کو روشن پلڑے میں اور اگر ان کے کچھ صغیرہ گناہ ہوئے تو انہیں دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا، **اللہ** کریم ان صغیرہ گناہوں کو بے وزن کر دے گا اور ان کا روشن (نیکیوں والا) پلڑا بھاری ہو جائے گا حتّٰی کہ ان کی بُرائیاں غلو (حد سے بڑھنے) والے شخص کی بُرائیوں کے پلڑے کی طرح بلند نہیں ہوں گی۔

﴿2﴾... **مُخْلِطُوْن**: (ملے جلے اعمال کرنے والوں) کی نیکیاں روشن پلڑے میں جبکہ بُرائیاں اندھیرے پلڑے میں رکھی جائیں گی، ان کے کبیرہ گناہ وزنی ہوں گے لیکن اگر ان کی نیکیاں وزنی ہوئیں تو جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اگر بُرائیاں وزنی ہوئیں تو پھر مشیتِ الٰہی میں ہوں گے (کہ وہ چاہے تو معاف فرما دے، چاہے تو عذاب دے) اور اگر دونوں برابر ہوئیں تو پھر اصحاب اعراف (جنت و جہنم کے درمیان ایک جگہ ہے وہاں ٹھہرنے والوں) میں ہوں گے۔ یہ ان گناہوں کا معاملہ ہے جو بندے اور **اللہ** تعالیٰ کے مابین ہیں۔ اگر اس کے ذمہ لوگوں کے حقوق ہوئے تو بقدرِ حقوق اس کی نیکیوں کا ثواب بطورِ قصاص مظلوموں کو دیا جائے گا، اگر نیکیاں کم پڑ گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر ان تمام خطاؤں کے بقدر اسے عذاب دیا جائے گا۔

غنی، فقیر اور غنی فقیر:

حضرت سیِّدُنا احمد بن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بروزِ قیامت اللہ کریم لوگوں کو تین گروہوں کی صورت میں اٹھائے گا: (۱)...وہ گروہ جو نیک اعمال کے سبب غنی ہو گا (۲)...وہ جو نیکیوں کے لحاظ سے فقیر ہو گا (یعنی اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی) اور (۳)...وہ گروہ جو اعمالِ صالحہ کے سبب غنی ہو گا لیکن حقوق العباد کی تلافی میں نیکیاں دیئے جانے کے سبب مفلس و فقیر ہو جائے گا۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد:

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تو بارگاہِ الٰہی میں یوں حاضر ہو کہ تیرے ذمہ 70 ایسے گناہ ہوں جو تیرے اور رب تعالیٰ کے مابین ہوں تو یہ تجھ پر اس سے زیادہ آسان ہو گا کہ تو ایک ایسا گناہ لے کر اللہ پاک سے ملے جو تیرے اور بندوں کے درمیان ہو۔

﴿3﴾... کُفّار: ان کے کفر اور دیگر گناہوں کو اندھیرے پلڑے میں جبکہ ان کے وہ اعمال جنہیں وہ نیکی سمجھتے ہوں گے دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے، دوسرا پلڑا پہلے پلڑے کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: متقی کے اَعمال کا وزن اس کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے جبکہ کافر کے اعمال کا وزن اس کی ذلت و رسوائی کے اظہار کے لئے ہو گا۔ نیز جس طرح انسانوں کے اعمال کا وزن ہو گا اسی طرح جنات کے اعمال بھی تولے جائیں گے۔

کیا گواہی توحید کا بھی وزن ہو گا؟

حضرت سیِّدُنا حکیم ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توحیدِ باری تعالیٰ کی گواہی کا وزن نہیں کیا جائے گا کیونکہ میزان کی کیفیت یہ ہے کہ اس کے ایک پلڑے میں جو چیز رکھی جائے گی دوسرے پلڑے میں اس کی ضد کو رکھا جائے گا اور مومن میں ایمان کی ضد یعنی کفر نہیں ہے کہ ایمان کو ایک پلڑے میں اور اس کی ضد کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے، ماقبل میں جو کاغذ میں لکھی گئی گواہی والی حدیث گزری ہے اس سے بندے کا ایمان لانے کے بعد ”لَااِلٰہَ اِلَّااللہُ“ (بطورِ ذکر) کہنا مراد ہے کہ بے شک ایمان لانے کے بعد اس کلمے کا پڑھنا عظیم نیکی ہے

جیسے دیگر نیکیوں کے ساتھ میزان میں رکھا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا یعنی بُرائی صادر ہوجائے تو فوراً کوئی نیکی کرلو کہ یہ بُرائی کو مٹا دے گی۔[1] عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ''لَااِلٰہَ اِلَّااللہُ'' بھی نیکی ہے؟ ارشاد فرمایا: ''ہاں! یہ عظیم ترین نیکی ہے۔''[2]

باب نمبر78: آیتِ مُبارکہ ''یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ'' کی تفسیر

﴿987﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اہلِ سنت وجماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور بدعتیوں و گمراہوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اس روایت کو خطیب بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اور حضرت سیِّدُنا امام دَیلمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

﴿988﴾... حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مذکورہ آیتِ طیبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بروزِ قیامت لوگ دو گروہوں کی صورت میں ہوں گے، جن کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا: کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے؟ اس ایمان سے مراد وہ ایمان ہے جو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت سے نکالے جانے کے وقت (یعنی میثاق کے دن) تھا اس وقت سب ایک امت تھے (سب نے توحیدِ الٰہی کا اقرار کیا تھا) اور جن کے چہرے روشن ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور اپنے دین کو ربِّ کریم کے لئے خالص کیا، ان کے چہروں کو اللہ کریم روشن کرے گا اور انہیں اپنی رضا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔

﴿989﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیاہ چہرے ان اہلِ کتاب کے ہوں گے جو پہلے پہل اپنے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تصدیق کرتے تھے اور رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی تصدیق کرتے تھے لیکن جب اللہ پاک نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا تو انہوں نے ان کے ساتھ کفر کیا (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کا انکار کردیا) اس فرمانِ باری تعالٰی کا یہی معنی ہے کہ:

---

[1] ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی معاشرۃ الناس، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴

[2] ...مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۱۱۳، حدیث: ۲۱۵۴۳، بتغیر قلیل

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۰۶) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے۔

﴿990﴾... حضرت سیِّدُنا ضَحّاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (کفار کی پہچان یہ ہوگی کہ) ان کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔

کفار کے ساتھ خاص امور:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: وہ اہلِ توحید مسلمان جو گناہِ کبیرہ کے مرتکب رہے ہوں گے نہ تو ان کے چہرے سیاہ ہوں گے، نہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی اور نہ ہی انہیں بیڑیوں میں جکڑا جائے گا۔ بلاشبہ یہ تمام امور کفار کے ساتھ خاص ہیں۔

باب نمبر79: بروزِ قیامت کام آنے والے بعض اعمال کا بیان

100 بار ''لَا اِلٰهَ اِلَّا الله'' پڑھنے کی فضیلت:

﴿991﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِيَ اللهُ عَنْه سے مروی ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی 100 بار ''لَا اِلٰهَ اِلَّا الله'' پڑھے گا تو ربِّ کریم اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند (چمک دار) ہو گا۔[1]

﴿992﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں لگنے والا غُبار بروزِ قیامت چہروں کو روشن کرے گا۔[2]

مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت:

﴿993﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مصیبت اس دن مصیبت زدہ شخص کا چہرہ روشن کرے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔[3]

1 ... مسند الشامیین، ۲/ ۱۰۳، حدیث: ۹۹۴

2 ... مسند الشامیین، ۱/ ۱۸۸، حدیث: ۳۲۸

3 ... معجم اوسط، ۳/ ۲۹۰، حدیث: ۴۶۲۲

سورج کی مانند روشن چہروں والے:

﴾994﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت میری اُمّت میں سے کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کا نور سورج کی طرح روشن ہو گا۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: فقرا مہاجرین جن کے ذریعے ناپسندیدہ و ناگوار اُمور سے بچا جاتا ہے، ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے، زمین کے مختلف کناروں سے انہیں اٹھایا جائے گا۔[1]

راہِ خدا میں زخم کھانے کی فضیلت:

﴾995﴿... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے راہِ خدا میں ایک زخم لگا، اللہ پاک اس پر شہیدوں کی مہر لگا دے گا، بروزِ قیامت اس کے لئے نور ہو گا، اس کے خون کا رنگ زعفران کی مثل اور بو مشک کی سی ہو گی، خوشبو کے سبب اگلے پچھلے اسے پہچان کر کہیں گے: فلاں پر شہیدوں کی مہر ہے۔[2]

سفید بال بروزِ قیامت نور ہوں گے:

﴾996﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفید بال نہ اکھیڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔[3]

﴾997﴿... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے حالتِ اسلام میں بڑھاپا آیا تو بروزِ قیامت یہ بڑھاپا اس کے لئے نور ہو گا۔[4]

---

1 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۹۱، حدیث: ٦٦٦٢

2 ... مسند احمد، مسند القبائل، ۱۰/ ٤۲۰، حدیث: ۲۷۵۷۳

3 ... ابن حبان، کتاب البر و الاحسان، باب ما جاء فی الطاعات و ثوابها، ۱/ ۲۷۲، حدیث: ۳۲۹

4 ... ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل من شاب... الخ، ۳/ ۲۳۷، حدیث: ۱٦٤۰، عن کعب بن مرة

باب نمبر80:

چند فرامین باری تعالٰی کی تفسیر

﴿1﴾...

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (پ۲۸، التحریم: ۸)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اوران کے ساتھ کے ایمان والوں کو اُن کانوردوڑتا ہوگا اُن کے آگے اور اُن کے دہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارانور پورا کردے۔

﴿2﴾...

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (پ۲۷، الحدید: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن تم ایمان والے مردوں اورایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کانوران کے آگے اوران کے دہنے دوڑتا ہے۔

﴿3﴾...

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ﴿۱۳﴾ (پ۲۷، الحدید: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن منافق مرداور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔

﴿998﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس فرمانِ باری تعالٰی:

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اوران کے ساتھ کے ایمان والوں کو اُن کانوردوڑتا ہوگا اُن کے آگے

بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (پ۲۸، التحریم:۸)	اور اُن کے دہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت توحید پر قائم رہنے والوں میں سے ہر ایک کو نور عطا کیا جائے گا، رہا منافق تو اس کا نور بجھ جائے گا اور جب مومن منافق کے نور کو بجھتا دیکھے گا تو عرض کرے گا:

رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (پ۲۸، التحریم:۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے۔

پل صراط پر منافقین کی پکار:

﴿999﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے انہیں ان کے ناموں سے پکارے گا اور جہاں تک پل صراط کا معاملہ ہے تو (اسے عبور کرنے کے لئے) اللہ کریم ہر مومن و منافق کو نور عطا فرمائے گا، پس جب وہ عین پل صراط کے درمیان ہوں گے تو اللہ پاک منافق مردوں اور عورتوں کا نور سلب فرمالے گا، منافقین مسلمانوں سے کہیں گے:

اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ (پ۲۷، الحدید:۱۳)	ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔

اور مسلمان کہیں گے:

رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (پ۲۸، التحریم:۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے۔

پس اس وقت کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔[1]

﴿1000﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن شَجَرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بے شک تم اپنے ناموں، علامتوں، سرگوشیوں اور مجلسوں کے ساتھ ربِّ کریم کے یہاں لکھے ہوئے ہو، جب قیامت کا دن ہو گا تو ندا دی جائے گی: اے فلاں

[1] ... معجم کبیر، ۱۱/ ۱۰۰، حدیث: ۱۱۲۴۲

بن فلاں! تیرے لئے کوئی نور نہیں ہے۔

70 ہزار کا بلاحساب جنت میں داخلہ:

﴿1001﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو پل صراط سے گزرنے کے بارے میں کئے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے سنا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: بروزِ قیامت ہم ہی دیگر لوگوں سے اوپر ہوں گے۔ پھر دیگر امتوں کو ان کے بتوں اور جنہیں وہ پوجتے تھے ان کے ساتھ ایک ایک کر کے بلایا جائے گا (اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا)۔ اس کے بعد ہمارا ربّ اپنی شان کے مطابق تجلّی فرما کر ارشاد فرمائے گا: "تم کس کے انتظار میں ہو؟" لوگ عرض کریں گے: ہم اپنے ربِّ کریم کے منتظر ہیں۔ ارشاد فرمائے گا: "میں تمہارا رب ہوں۔" لوگ عرض کریں گے: ہم تیرے ہی منتظر تھے۔ چنانچہ اللہ پاک ان کے لئے اپنی شایانِ شان تجلّی فرما کر مسکرائے گا (یعنی اپنی رضا کا اظہار فرمائے گا)۔ پس لوگ اس کی پیروی کرتے ہوئے اس کے حکم پر چلیں گے، پھر ہر انسان کو خواہ مومن ہو یا منافق ایک نور عطا ہو گا، جس کے پیچھے چل کر وہ جہنم کے پل تک پہنچیں گے، پل پر آنکڑے اور کانٹے دار جھاڑیاں ہوں گی، اللہ کریم جسے چاہے گا وہ اسے پکڑ لیں گے۔ پھر منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مؤمنین نجات پا جائیں گے۔ پہلا گروہ جو نجات پائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے، یہ 70 ہزار کی تعداد میں ہوں گے، ان سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ دوسرا گروہ جو ان کے بعد نجات پائے گا ان کے چہرے آسمان کے سب سے چمک دار ستارے کی مانند روشن ہوں گے۔ پھر اسی طرح گروہ در گروہ لوگ آتے رہیں گے۔ پھر شفاعت کی اجازت ملے گی اور شفاعت کرنے والے شفاعت کریں گے، حتّٰی کہ اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" کہا ہو گا اور اسے بھی جس کے دل میں جَو کے دانے برابر بھلائی (یعنی ایمان) ہو گا۔ جہنم سے نکالے گئے افراد کو جنت کے صحن میں ڈال دیا جائے گا، جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے، اس سے وہ یوں اگیں گے جیسے سیلاب سے آنے والی مٹی میں سے سبزہ اُگتا ہے، جلنے کا اثر ان سے دور ہو جائے گا۔ پھر ربِّ کریم ان سے ان کی خواہش پوچھے گا حتّٰی کہ پوری دنیا اور اس کی مثل دس گنا اور زیادہ ان کی مِلک کر دیا جائے گا۔

﴿1002﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ لوگ اندھیرے میں ڈوبے ہوں

گے کہ اللہ پاک ایک نور بھیجے گا، جب مؤمنین اس نور کو دیکھیں گے تو اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے، یہ نور اللہ کریم کی طرف جنت کی طرف ان کا راہنما ہوگا، جب منافق مسلمانوں کو نور کے پیچھے چلتے دیکھیں گے تو وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑیں گے۔ ربِ کریم منافقوں پر اندھیرا کردے گا تو وہ مؤمنین سے کہیں گے:

اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ (پ۲۷، الحدید: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔

کیونکہ ہم دنیا میں تمہارے ساتھ تھے۔ مؤمنین کہیں گے: تم اسی اندھیرے کی طرف لوٹ جاؤ جہاں سے چلے تھے وہاں جاکر اپنا نور تلاش کرو۔

نور بقدرِ اعمال عطا ہوگا:

﴿1003﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (پ۲۷، الحدید: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مؤمنین کو ان کے اعمال کی مقدار مطابق نور عطا کیا جائے گا جس کی روشنی میں وہ پل صراط سے گزریں گے، بعض کا نور پہاڑ کی مثل، بعض کا کھجور کے درخت کی مثل ہوگا اور سب سے کم نور والا وہ ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے میں ہوگا جو کبھی بجھے گا اور کبھی روشن ہوگا۔

ایک گھر سے دوسرے گھر:

﴿1004﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اے لوگو! تم صبح و شام اسی گھر (دنیا) میں کرتے ہو جس میں تم کبھی نیکی کرتے اور کبھی گناہ کرتے ہو اور عنقریب تم اس گھر سے ایک دوسرے گھر منتقل ہو جاؤ گے اور وہ قبر ہے جو تنہائی کا گھر ہے، اندھیرے کا گھر ہے، کیڑے مکوڑوں کا گھر ہے، تنگی کا گھر ہے مگر جس پر اللہ پاک اسے وسیع فرمادے، پھر تم قبر سے روزِ قیامت کے ٹھکانوں کی طرف منتقل کئے جاؤ گے۔ پس تم کسی ایک ٹھکانے میں ہوگے کہ لوگوں پر اللہ کریم کا اَمر چھا جائے گا، بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض سیاہ پڑ جائیں گے۔ پھر تم ایک اور ٹھکانے کی طرف منتقل کئے جاؤ گے، لوگوں پر شدید اندھیرا چھایا ہوگا، پھر نور تقسیم

کیا جائے گا، مومن کو نور عطا ہو گا جبکہ کافر و منافق کو چھوڑ دیا جائے گا، انہیں نور نہیں دیا جائے گا۔یہی مثال ہے اس کی جسے ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں یوں بیان فرمایا ہے:

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَاؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۠ (۴۰)

(پ۱۸، النور: ۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: یا جیسے اندھیریاں کسی کُنڈے کے دریا میں اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو اور جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لئے کہیں نور نہیں۔

پس کافر و منافق مومن کے نور سے روشنی نہ پاسکیں گے جیسے اندھا انکھیارے کی آنکھ کے نور سے روشنی نہیں پاتا، منافقین مؤمنین سے کہیں گے:

اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْۚ

(پ۲۷، الحدید: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔

تو ان سے کہا جائے گا:

اِرْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًاؕ (پ۲۷، الحدید: ۱۳) ترجمۂ کنز الایمان: اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو۔

یہ اللہ کریم کی خفیہ تدبیر ہو گی جو وہ منافقین سے فرمائے گا کہ ارشاد فرماتا ہے:

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْۚ

(پ۵، النسآء: ۱۴۲)

ترجمۂ کنز الایمان: (بے شک منافقین اپنے گمان میں) اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

چنانچہ منافق اس جگہ کی طرف پلٹیں گے جہاں نور تقسیم کیا گیا تھا، وہاں کچھ نہ پائیں گے تو پلٹ کر دوبارہ مسلمانوں کی طرف آئیں گے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُؕ (۱۳)

(پ۲۷، الحدید: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: (وہ لوٹیں گے) جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔

﴿1005﴾ ... حضرت سَیِّدُنا ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے یوں بھی مروی ہے کہ بروزِ قیامت ایسا اندھیرا بھیجا جائے گا جس میں مسلمان اور کافر اپنی ہتھیلی بھی نہ دیکھ سکیں گے، حتّٰی کہ اللہ کریم مؤمنین کی طرف ان کے اعمال کی مقدار نور بھیجے گا۔ منافقین ان کے پیچھے ہولیں گے اور کہیں گے:

اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ (پ۲۷، الحدید: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔

باب نمبر81: **نُور اور اَندھیرا لازم کرنے والے اَعمال**

اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت:

﴿1006﴾ ... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو بروزِ قیامت کامل نور کی بشارت دو۔[1]

نماز نور، دلیل اور نجات ہوگی:

﴿1007﴾ ... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کی حفاظت کرے (یعنی پابندی سے پڑھے) اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اُس کی حفاظت نہ کرے اس کے لئے نہ نور ہوگا، نہ دلیل اور نہ ہی نجات اور وہ شخص بروزِ قیامت قارون، فرعون اور ہامان کے ساتھ ہوگا۔[2]

سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت:

﴿1008﴾ ... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ تعالٰی کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی تلاوت کی تو بروزِ قیامت اس کے لئے اس (پڑھنے کے) مقام سے لے کر مکہ مکرمہ (کے فاصلے) تک نور ہوگا۔[3]

---

1 ... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلم، ۱/ ۲۳۲، حدیث: ۵۶۱، عن بریدۃ

2 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۷۴، حدیث: ۶۵۸۷، عن عبد اللہ بن عمرو

3 ... سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ذکر اختلاف الفاظ... الخ، ۶/ ۲۳۶، حدیث: ۱۰۷۸۸

﴿1009﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کی تو اس کے قدموں سے لے کر آسمان کی بلندی تک اس کے لئے نور روشن کر دیا جاتا ہے، جو بروزِ قیامت اسے روشنی فراہم کرے گا، نیز اس کے دو جمعوں کے درمیان ہونے والے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1]

ایک آیت پڑھنے، سننے کی فضیلت:

﴿1010﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کان لگا کر توجہ سے قرآنِ پاک کی ایک آیت سنی تو اس کے لئے بڑھنے والی ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس نے اس کی تلاوت کی تو بروزِ قیامت اس کے لئے نور ہو گا۔[2]

پُل صراط کا نور:

﴿1011﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاط یعنی مجھ پر درودِ پاک پڑھنا پل صراط پر نور ہو گا۔[3]

﴿1012﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس کی بصارت چلی گئی بروزِ قیامت اللہ پاک اسے نور دے گا بشرطیکہ وہ نیکوکار ہو۔[4]

﴿1013﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جَمَروں کی رَمی کرنا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارنا) تیرے لئے قیامت کے دن نور ہو گا۔[5]

حج میں سر مونڈانے کی فضیلت:

﴿1014﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ... الترغیب والترہیب، کتاب الجمعۃ، الترغیب فی قراءۃ سورۃ...الخ، ١/ ٣٥٣، حدیث: ١١٠٣

2 ... مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ٣/ ٢٤٥، حدیث: ٨٥٠٢

3 ... مسند فردوس، ٢/ ٤٠٨، حدیث: ٣٨١٤

4 ... معجم اوسط، ١/ ٣٣٦، حدیث: ١٢٢٠

5 ... الترغیب والترہیب، کتاب الحج، الترغیب فی رمی الجمار...الخ، ٢/ ١٠٤، حدیث: ١٨١٥

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حج کے موقع پر سر مونڈانے کی صورت میں جو بال بھی زمین پر گرے وہ قیامت کے دن تیرے لئے نور ہو گا۔[1]

﴿1015﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں بڑھاپا آیا تو وہ بڑھاپا بروزِ قیامت اس کے لیے نور ہو گا۔[2]

راہِ خدا میں تیر چلانے کی فضیلت:

﴿1016﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہِ خدا میں تیر چلایا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے نور ہو گا۔[3]

﴿1017﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمرو انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہِ خدا میں تیر چلایا خواہ نشانے پر لگا ہو یا نہ لگا ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے نور ہو گا۔[4]

نور کی دو شاخیں:

﴿1018﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی پریشانی دور کی تو بروزِ قیامت پل صراط پر اللہ پاک اس کے لئے نور کی دو شاخیں کر دے گا جن کی روشنی سے اتنے جہان مُنَوَّر ہوں گے جن کی گنتی اللہ کریم ہی جانتا ہے۔[5]

بازار میں ذِکْرُ اللہ کرنے کی فضیلت:

﴿1019﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بازار میں ربِّ کریم کا ذکر کرنے والے کے لئے بروزِ قیامت ہر بال کے عوض نور ہو گا۔[6]

1 ... معجم اوسط، ۲/ ۱۲، حدیث: ۲۳۲۰
2 ... ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل من شاب... الخ، ۳/ ۲۳۷، حدیث: ۱۶۴۰، عن کعب بن مرة
3 ... مسند بزار، مسند ابی هريرة، ۱۶/ ۱۹۰، حدیث: ۹۳۱۲
4 ... معجم کبیر، ۲۲/ ۳۸۱، حدیث: ۹۵۱
5 ... معجم اوسط، ۳/ ۲۵۴، حدیث: ۴۵۰۴
6 ... شعب الایمان، باب فی محبة اللہ عزوجل، ۱/ ۴۱۲، حدیث: ۵۶۷

﴿1020﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیوں کہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوگا۔[1]

باب نمبر82: پل صراط کے بارے میں کچھ مزید روایات

﴿1021﴾... حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل حضرت سیِّدُنا ابو القاسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے عہد لیا کہ "پل صراط پھسلنے والی جگہ ہے" اور ہمارے بوجھوں میں خرابیاں ہیں، شاید کہ ہم اس سے نجات پا جائیں۔[2]

﴿1022﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پل صراط تلوار کی دھار کی طرح تیز، قدموں کے پھسلنے اور ڈگمگانے کی جگہ ہے، اس پر کانٹے دار جھاڑیاں اور آنکڑے ہیں۔[3]

آنکڑوں اور کانٹوں والا پُل:

﴿1023﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا بیان کرتی ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس پر آنکڑے اور کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، جسے اللہ پاک چاہے گا یہ اسے پکڑلیں، لوگ اس پر سے گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض عمدہ گھوڑوں اور تیز رفتار سواروں کی طرح تیزی سے گزر جائیں گے اور فرشتے "رَبِّ سَلِّم، رَبِّ سَلِّم یعنی اے ربِّ کریم! سلامتی سے گزار، اے ربِّ کریم! سلامتی سے پار لگا۔" کی صدائیں لگا رہے ہوں گے۔ پس بعض مسلمان (صحیح سلامت) نجات پا جائیں گے، بعض زخمی ہو کر بالآخر نجات پالیں گے اور بعض چہرے کے بل جہنم میں جا گریں گے۔[4]

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۶

2 ... مستدرک، کتاب الاحوال، باب یاکل التراب کل شیء... الخ، ۵/ ۸۳۵، حدیث: ۸۸۳۸

3 ... المطالب العالیة، کتاب الفتن، باب صفة البعث، ۸/ ۶۷۹، حدیث: ۴۵۴۰

مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/ ۴۱۵، حدیث: ۲۴۸۴۷، بتغیر قلیل

4 ... مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/ ۴۱۵، حدیث: ۲۴۸۴۷

﴿1024﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔[1]

﴿1025﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: پل صراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا، اس پر سَعْدان (جھاڑی) کے کانٹوں کی مثل کانٹے ہوں گے، لوگ اس پر سے گزریں گے بعض تو صحیح سلامت نجات پا جائیں گے، بعض زخمی ہو کر نجات پالیں گے، بعض کو روک لیا جائے گا اور بعض اوندھے منہ جہنم میں گرا دیئے جائیں گے۔[2]

پل صراط سے پروانوں کی طرح گریں گے:

﴿1026﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کو پل صراط پر چڑھایا جائے گا، وہ پل صراط کے کناروں سے یوں گر رہے ہوں گے جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں۔ اللہ کریم اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا۔ پھر فرشتوں، اَنبیائے کرام، شہدائے عظام کو شفاعت کی اجازت ملے گی، چنانچہ یہ سب باری باری شفاعت کریں اور لوگوں کو جہنم سے نکالا جاتا رہے گا حتّٰی کہ اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا۔[3]

آخری شخص پر انعاماتِ الٰہیہ کی بارش:

﴿1027﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پل صراط کو جہنم کے عین بیچ میں رکھا جائے گا، جو باریک تیز دھار تلوار کی مثل ہو گا، اس پر قدم پھسلیں گے اور ڈگمگائیں گے، اس پر آگ کے آنکڑے ہوں گے جو جہنمیوں کو اُچک لیں گے، پکڑ پکڑ کر جہنم میں ڈالے اور پچھاڑے جائیں گے، لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پر سے گزریں گے، بعض بجلی کی طرح تیزی سے گزر جائیں گے حالانکہ انہیں نجات پانے کی امید نہ ہو گی، بعض ہوا کی رفتار سے حالانکہ انہیں اپنے نجات پانے کی امید نہ ہو گی، بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح،

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب معرفة طریق الرؤیة، ص ٩٨

2 ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر البعث، ٤/ ٥٠٧، حدیث: ٤٢٨٠

3 ... مسند احمد، مسند البصریین، ٧/ ٣١٩، حدیث: ٢٠٤٦٢

بعض مرد کے دوڑنے کی طرح، بعض تیز چلنے والے شخص کی طرح اور بعض درمیانی چال والے کی طرح گزریں گے، جبکہ پل صراط عبور کرنے والا آخری شخص وہ ہو گا جسے آگ نے متاثر کیا ہو گا اور آگ کا شر اسے پہنچا ہو گا حتّٰی کہ اللہ پاک اپنی رحمت سے اسے داخل جنت فرمائے گا، پھر اس سے فرمایا جائے گا: اپنی خواہش بیان کر اور سوال کر۔ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! تو مجھ سے مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو عزت والا ہے۔ اس سے کہا جائے گا: خواہش بیان کر اور سوال کر۔ (وہ خواہشات بیان کرتا رہے گا) حتّٰی کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی، پھر ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: جو تو نے مانگا وہ سب تیرے لئے ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی ہے۔[1]

پل صراط پر فرشتوں کی دعا:

﴿1028﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پل صراط جہنم پر رکھا جائے گا جو تلوار کی دھار کی مثل تیز ہے، اس پر سے پہلا گروہ بجلی کی طرح، دوسرا ہوا کی طرح، تیسرا عمدہ گھوڑوں کی طرح اور چوتھا گروہ عمدہ چوپایوں کی طرح تیزی سے گزر جائے گا، پھر دیگر لوگ گزریں گے اور فرشتے بارگاہِ الٰہی میں دعا گو ہوں گے: اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے ربِّ کریم! سلامتی سے گزار، سلامتی سے پار لگا۔[2]

﴿1029﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک پل صراط بچھانے کا حکم دے گا تو اسے جہنم پر بچھا دیا جائے گا، لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پر سے گزریں گے، پہلا گروہ بجلی کی طرح، بعد والا ہوا کی طرح، پھر تیز رفتار چوپائے کی طرح، پھر درجہ بدرجہ لوگ گزرتے رہیں گے حتّٰی کہ کوئی شخص دوڑتا ہوا اور کوئی درمیانی چال چلتے ہوئے گزر جائے گا، آخری شخص پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا پل صراط عبور کرے گا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے سست رفتار کیوں رکھا؟ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: تجھے میں نے نہیں بلکہ تیرے عمل نے سست رفتار کیا۔[3]

﴿1030﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد

---

1 ... معجم کبیر، ۹/ ۲۰۳، حدیث: ۸۹۹۲

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب شعار المسلمین علی الصراط... الخ، ۳/ ۱۲۸، حدیث: ۳۴۷۵

3 ... الزھد لھناد، باب الصراط، ۱/ ۱۹۸، حدیث: ۳۲۲

فرماتے سنا: پل صراط بال کی طرح باریک اور تلوار کی طرح تیز ہے، بلاشبہ فرشتے مسلمان مردوں اور عورتوں کو بچائیں گے جبکہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے ساتھ ہوں گے اور میں بارگاہِ الٰہی میں دعاگو ہوں گا: اے میرے ربّ! سلامتی سے گزار، سلامتی سے پار لگا۔ اس روز پھسلنے والوں اور والیوں کی تعداد بہت ہو گی۔[1]

آنکڑے کتنے بڑے ہوں گے؟

﴿1031﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم پر بنا پل صراط تلوار کی مثل ہے اور اس کے دونوں کناروں پر لوہے کے آنکڑے اور کانٹے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! ایک آنکڑے کے ذریعے قبیلہ رَبِیعہ اور قبیلہ مُضَر کی تعداد سے بھی زیادہ کی پکڑ کی جائے گی۔[2]

﴿1032﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پل صراط تلوار کی دھار کی مثل ہے، اس پر قدم پھسل، ڈگمگا اور لڑکھڑا رہے ہوں گے جبکہ فرشتے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دعاگو ہوں گے: رَبِّ سَلِّم سَلِّم یعنی اے رب! سلامتی سے گزار، سلامتی سے پار لگا۔ بعض فرشتے آنکڑوں سے مجرموں کو اُچکتے ہوں گے۔

قدموں کے پھسلنے اور ڈگمگانے کی جگہ:

﴿1033﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کو عبور کرنے کے لئے جہنم پر ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے، اس کا اوپری حصہ جنت کی طرف جاتا ہے، یہ قدموں کے پھسلنے اور ڈگمگانے کی جگہ ہے، پل کے دونوں کناروں پر آنکڑے، کانٹے دار جھاڑیاں اور آگ ہے۔ اللہ پاک اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا پل پر روک لے گا۔ اس روز پھسلنے والے مردوں اور عورتوں کی تعداد بہت ہو گی۔ فرشتے دونوں کناروں پر کھڑے صدائیں لگا رہے ہوں: اَللّٰھُمَّ سَلِّم سَلِّم یعنی اے اللہ کریم! سلامتی سے گزار، سلامتی سے پار لگا۔ پس جو حق لے کر آئے گا وہ پل صراط عبور کر لے گا، اس روز لوگوں کو ان کے اعمال و ایمان کی مقدار کے مطابق نور عطا کیا جائے گا۔ بعض

---

1 ... النھایۃ فی الفتن والملاحم، ذکر الصراط... الخ، ۲/۱۰۷

2 ... الزھد لابن مبارک، ما رواہ نعیم بن حماد، الجزء السادس عشر، ص ۱۲۰، حدیث: ۴۰۳، عن عبید بن عمیر من قولہ

بجلی کے چمکنے کی طرح، بعض تیز ہوا کے گزرنے کی طرح، بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح، کوئی تیز رفتار دوڑتے ہوئے اور کوئی تیز چال چلتے ہوئے پل پار کرلے گا۔ بعض کو قدموں تک نور عطا کیا جائے گا۔ بعض سرین کے بل گھسٹ کر پل صراط عبور کریں گے۔ بعض کو آگ ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لے گی۔ اس وقت مسلمان کہیں گے: بسم اللہ حس حس (یعنی تکلیف کے سبب آہ آہ کرنا)۔ اللہ کے نام سے۔ آگ لپٹ مارتی ہوگی، جسے ربِّ کریم چاہے گا آگ اس بندے کو گناہوں کے بقدر جلائے گی، حتّٰی کہ مسلمانوں کا پہلا گروہ نجات پا جائے گا جو 70 ہزار افراد پر مشتمل ہوگا، نہ ان سے حساب ہوگا اور نہ ہی عذاب، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، ان کے بعد نجات پانے والوں کے چہرے آسمان پر چمکنے والے سب سے روشن ستارے کی مانند ہوں گے یہاں تک کہ یہ اللہ پاک کی رحمت (جنت) میں پہنچ جائیں گے۔[1]

پل صراط پر اللہ پاک کا لوگوں سے خطاب:

﴿1034﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن لوگ پل صراط سے گزریں گے، وہ پھسلنے اور ڈگمگانے کی جگہ ہے، لوگوں کے چلنے کے سبب ہچکولے کھا رہا ہوگا، جو قابل گرفت ہوں گے آگ انہیں پکڑ لے گی، جب جہنم کی ناپسندیدہ آواز نکلے گی تو وہ برف کی طرح کوئی چیز ٹپکائے گا، لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ربِّ کریم کی طرف سے ندا آئے گی: اے میرے بندو! تم دنیا میں کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ لوگ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! تو جانتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے تھے۔ اللہ پاک ایسی آواز میں جواب دے گا جس کی مثل مخلوق نے کبھی نہ سنی ہوگی: اے میرے بندو! مجھ پر لازم ہے کہ آج میں تمہیں اپنے سوا کسی کے سپرد نہ کروں، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے، میں تم سے راضی ہوں۔ اسی وقت فرشتے شفاعت کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور لوگ اس جگہ سے نجات پا جائیں گے۔ جو لوگ نیچے جہنم میں ہوں گے وہ کہیں گے:

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ

ترجمۂ کنز الایمان: تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں اور نہ کوئی غمخوار دوست تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا کہ ہم مسلمان

[1] ... شعب الایمان، باب فی ان دار المومنین... الخ، ۱/ ۳۳۱، حدیث: ۳۶۶، بتغیر قلیل

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ (پ۱۹، الشعراء: ۱۰۰تا۱۰۲) ہوتے۔

چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ (پ۱۹، الشعراء: ۹۴) ترجمۂ کنزالایمان: تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ۔[1]

بارگاہِ الٰہی میں مقامِ مصطفٰے:

﴿1035﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بروزِ قیامت اللہ کریم ایک ایک کرکے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کی امتوں کو جمع فرمائے گا، حتّٰی کہ سب سے آخر میں مرکزی حیثیت سے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت اٹھائی جائے گی، پھر جہنم پر ایک پل بچھایا جائے گا اور ایک منادی ندا دے گا: سیِّدُنا احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی اُمَّت کہاں ہے؟ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوں گے، آپ کی پوری امت نیک و بد آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے، جب پل صراط پر پہنچیں گے تو اللہ پاک اپنے دشمنوں کی آنکھیں اندھی کردے گا، چنانچہ وہ کٹ کٹ کر پل صراط کے دائیں بائیں جانب سے جہنم میں گرتے چلے جائیں گے جبکہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے ساتھ نیک لوگ نجات پاجائیں گے، فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور جنت کی طرف ان کی راہ نمائی کریں گے کہ دائیں طرف چلیں، اب بائیں جانب چلیں۔ یہاں تک حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ربّ تعالیٰ کے قُرب خاص میں پہنچیں گے اور ایک جانب آپ کے لئے کرسی رکھی جائے گی، پھر ہر نبی کو اس کی امت کے ساتھ بلایا جائے گا اور سب سے آخر میں حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو بلایا جائے گا، ربِّ کریم کی ان پر رحمت ہو۔ (امین)

ایمان و اعمال پار لگائیں گے:

﴿1036﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن شقیق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بروزِ قیامت پل صراط سے لوگوں کا گزر ان کے ایمان اور اعمال کے اعتبار سے ہوگا، کوئی شخص پلک جھپکنے کی مقدار میں گزر جائے گا، کوئی کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح سبک رفتاری سے گزر جائے گا، کوئی تیز رفتار پرندے کی طرح، کوئی عمدہ گھوڑے کی

[1] ... حلیۃ الاولیاء، عامر بن شراحیل الشعبی، ۴/ ۳۷۱، حدیث: ۵۸۹۷

رفتار سے، کوئی آدمی کے دوڑنے کی طرح اور کوئی عمومی چال چلتے ہوئے پل صراط سے گزر جائے گا، حتّٰی کہ آخری نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جو سُرین کے بل گھسٹتے ہوئے پل صراط عبور کرے گا۔

15 ہزار سال کی مسافت:

﴿1037﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ پل صراط کی مسافت 15 ہزار سال کی ہے، پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار سال نیچے اترنے کے اور پانچ ہزار سال سیدھا چلنے کے ہیں، وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا، اسے وہی عبور کرسکے گا جو خشیت الٰہی کی وجہ سے کمزور و نڈھال ہو چکا ہو گا۔

پل صراط پر اُمَّتِ محمدیہ کی نشانی:

﴿1038﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پل صراط پر چڑھے گی تو اس کی نشانی: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ“ ہو گی۔[1]

﴿1039﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پل صراط پر مؤمنین کا شِعار یہ کہنا ہو گا: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے ربّ! سلامتی سے گزار! سلامتی سے پار لگا۔[2]

﴿1040﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس وقت تک مومن کا نہ خوف تھمے گا اور نہ ہی اضطراب ختم ہو گا جب تک وہ پل صراط کو اپنی پیٹھ پیچھے نہ چھوڑ دے گا۔[3]

شہزادیِ کونین کا پل صراط سے گزر:

﴿1041﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا دے گا: یَا اَہْلَ الْجَمْعِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ عَنْ

---

1 ... معجم اوسط، ۱/ ۶۰، حدیث: ۱۶۰

2 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی شان الصراط، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۴۰

3 ... حلیة الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، ۱۰/ ۳۱، حدیث: ۱۴۴۰۶

فَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍحَتّٰی تَمُرَّ یعنی اے اہلِ محشر اپنی نگاہیں جھکالو یہاں تاکہ حضرت فاطمہ بنت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا پل صراط سے گزر جائیں۔[1]

باب نمبر83: ثابت قدمی سے پل صراط پار کرانے والے اعمال کا بیان

جائز سفارش کرنے کی فضیلت:

﴿1042﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کو بھلائی پانے یا مشکل آسان کروانے کے لئے حاکم تک پہنچایا تو بروزِ قیامت اللہ پاک پل صراط پر قدم پھسلنے کے وقت اس کی مدد فرمائے گا۔[2]

﴿1043﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسے کمزور شخص کی حاجت حاکم تک پہنچائے جو خود اپنی حاجت حاکم تک پہنچانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو بروزِ قیامت اللہ کریم اسے (پل صراط پر) ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔[3]

حاجت پوری کرنے کی فضیلت:

﴿1044﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی کسی حاجت کو پورا کرنے کے لئے اس کے ساتھ چلا تو ربِّ کریم اس دن اس کے قدموں کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا جس دن قدم پھسلتے ہوں گے۔[4]

﴿1045﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں اچھی طرح صدقہ دیا تو وہ پل صراط پار کرلے گا اور جس نے کسی بیوہ کی ضرورت پوری کی

---

1 ... معجم اوسط، ٢/ ٢٩، حدیث: ٢٣٨٦

2 ... معجم اوسط، ٢/ ٣٧٤، حدیث: ٣٥٧٧

3 ... معجم کبیر، ٢٢/ ١٥٧، حدیث: ٤١٤، عن علی بن ابی طالب

4 ... معجم کبیر، ١٢/ ٣٤٦، حدیث: ١٣٦٤٦

تو اللہ پاک اس کے پس ماندگان (وُرَثاء) کی ضرورتیں پوری فرمائے گا۔[1]

لوگوں کو سنتیں سکھاؤ!

﴿1046﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو میری سنتیں سکھاؤ اگرچہ انہیں ناگوار گزرے اور اگر تمہیں پسند ہو کہ پلک جھپکنے جتنا بھی پل صراط پر نہ ٹھہرنا پڑے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو دین الٰہی میں اپنی رائے سے کچھ نہ کہو۔[2]

مال و دولت والوں کا پل صراط سے گزر:

﴿1047﴾... حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بروزِ قیامت اس دنیادار کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں اللہ پاک کا حق ادا کیا ہوگا، اس کا مال اس کے سامنے ہوگا، پل صراط سے گزرتے ہوئے جب بھی وہ ڈگمگائے گا تو اس کا مال اس سے کہے گا: چلتا چل کہ تو نے میرے متعلق اللہ کریم کا حق ادا کر دیا تھا۔ پھر اس دنیادار کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں حقوق اللہ ادا نہیں کیے ہوں گے، اس کا مال اس کے کاندھوں کے درمیان ہوگا، پل صراط پر چلتے ہوئے وہ جب بھی ڈگمگائے گا تو اس کا مال اس سے کہے گا: تیری خرابی ہو تو نے میرے متعلق ربِّ کریم کا حق کیوں ادا نہیں کیا تھا؟ وہ اسی حال پر رہے گا حتّٰی کہ ہلاکت و موت کو پکارنے لگے۔[3]

سب سے تیز کس کا گزر ہوگا؟

﴿1048﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے میرے ربّ! پل صراط پر سب سے زیادہ تیزی سے کون گزرے گا؟ ارشاد فرمایا: جو میرے فیصلے پر راضی رہتے ہیں اور ان کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہتی ہیں۔

﴿1049﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے عرض کی: آپ اپنے

1 ... حلیۃ الاولیاء، محمد بن کعب القرظی، ٣/ ٢٥٦، حدیث: ٣٨٧٤

2 ... تاریخ بغداد، رقم ٢٥٧٠، ابو الحسین احمد بن محمد البزار، ٥/ ١٤٤

3 ... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ٧/ ٣٨٠، حدیث: ١٠٦٥٧

مہمانوں کے لیے وہ اہتمام کیوں نہیں کرتے جو دیگر لوگ کرتے ہیں؟ تو آپ نے کہا: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جسے بھاری بوجھ والے پار نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا میں اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہنا پسند کرتا ہوں۔[1]

﴿1050﴾... مذکورہ روایت مسند بزار میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارے آگے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے ہر ہلکے بوجھ والا ہی نجات پا سکے گا۔[2]

بھاری بوجھ والا کون؟

﴿1051﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک ہمارے آگے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس پر ہلکے بوجھ والے ہی چڑھ سکیں گے۔" ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ہلکے بوجھ والوں میں سے ہوں یا بھاری بوجھ والوں میں سے؟ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: آئندہ کل کا؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: پرسوں کے لئے؟ عرض کی: جی نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا ہوتا تو پھر تم بھاری بوجھ والوں میں سے ہوتے۔[3]

﴿1052﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ "پل صراط کے پاس ایک ایسا راستہ ہے جو بہت زیادہ پھسلنے اور ڈگمگانے والا ہے۔ لہٰذا اس پر اقتدار کا بوجھ لے کر پہنچنے سے بہتر ہے کہ ہم اس سے آرام و سکون کے ساتھ نجات پا جائیں"۔[4]

مسلمان کو بدنام کرنے کا انجام:

﴿1053﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... مستدرک، کتاب الاحوال، باب موت ابن وھب بسمع کتاب الاھوال، ۵/ ۷۹۲، حدیث: ۸۷۵۳

2 ... مسند بزار، حدیث ابی الدرداء، ۱۰/ ۵۴، حدیث: ۴۱۱۸

3 ... معجم اوسط، ۳/ ۳۴۸، حدیث: ۴۸۰۹

4 ... مسند احمد، مسند انصار، ۸/ ۹۵، حدیث: ۲۱۴۷۳

ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو کسی منافق سے بچایا ہو گا تو اللہ پاک قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو بچانے والے کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی الزام لگایا تو اللہ کریم الزام لگانے والے کو پل صراط پر اس وقت تک روکے رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل نہ جائے۔[1]

پل صراط تنگ بھی ہو گا اور کشادہ بھی:

﴿1054﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن ابو ہلال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ بروزِ قیامت پل صراط بعض لوگوں کے لئے بال سے زیادہ باریک جبکہ بعض کے لئے کشادہ وادی کی مثل ہو گا۔

﴿1055﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ تستری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس پر دنیا میں راستہ تنگ ہو گا اس کے لئے آخرت میں کشادہ ہو گا اور جس پر دنیا میں کشادہ ہو گا اس پر آخرت میں تنگ ہو گا۔ وَاللہُ اَعْلَم۔

باب نمبر 84:

ایک فرمانِ باری تعالٰی کی تفسیر

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّاۚ(۷۱) ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا(۷۲)

(پ۱۶، مریم: ۷۱، ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔

مؤمنین پر جہنم کی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی:

﴿1056﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سمیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ آیتِ مبارکہ میں مذکور لفظ "وَارِدُ" کے بارے میں اختلاف ہے: بعض کا قول ہے کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہو گا جبکہ بعض کا قول ہے کہ (پل صراط عبور کرتے وقت) سب لوگ اس میں داخل ہوں گے پھر اللہ کریم مُتَّقِین کو نجات عطا فرمائے گا۔ حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے اس بارے میں عرض کی کہ ہمارے درمیان

---

1 ... ابو داود، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبۃ، ۴/ ۳۵۴، حدیث: ۴۸۸۳

”اَلْوُرُوْد“ کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے، بعض لوگ اس کے قائل ہیں کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا جبکہ بعض کا موقف ہے کہ سب اس میں داخل ہوں گے۔ یہ سن کر آپ نے اپنی دو انگلیوں سے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر میں نے یہ بات حضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہوجائیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْوُرُوْد“ کا معنیٰ ہے داخل ہونا یعنی ہر نیکوکار اور بدکار اس میں داخل ہوگا پس جہنم (کی آگ) مؤمنین پر اس طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجائے گی جیسا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی تھی حتّٰی کہ ”آگ“ یا پھر ارشاد فرمایا کہ ”جہنم“ مؤمنین کی ٹھنڈک سے پہنچنے والی تکلیف کے سبب شور و غل کرے گی، پھر اللہ پاک مُتَّقِین کو اس سے نجات بخشے گا اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے چھوڑ دے گا۔[1]

”وُرُوْد“ کے معنٰی ومفہوم کے بارے میں تین اَقوال

(1)... ”وُرُوْد“ کا معنٰی داخل ہونا ہے:

(1057)... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن اَزْرَق اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے مابین آیت میں مذکور لفظ ”اَلْوُرُوْد“ کے بارے میں تکرار ہوگئی، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: ”وُرُوْد“ بمعنٰی دخول (داخل ہونا) ہے۔ نافع بن ازرق نے اس کا انکار کیا۔ تو حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے بطورِ دلیل یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۹۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔

پھر فرمایا: وہ اس میں داخل ہوں گے یا نہیں؟ پھر آپ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ (پ۱۲، ھود: ۹۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اُتارے گا اور وہ کیا ہی بُرا گھاٹ اترنے کا۔

اور فرمایا: وہ داخل ہوں گے یا نہیں؟ بہر حال میں اور تو بلکہ سب اس میں داخل ہوں گے پھر تو دیکھنا کہ تو

[1] ... مسند احمد، مسند جابر، ۵/ ۸۰، حدیث: ۱۴۵۲۷

اس سے نکلتا ہے یا نہیں؟ میرا نہیں خیال کہ تیرے اس جھٹلانے کے سبب اللہ پاک تجھے جہنم سے باہر نکلنے دے۔ یہ سن کر نافع بے شرمی کی ہنسی ہنسنے لگا۔

﴿1058﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے درج ذیل فرمانِ الٰہی کی تفسیر میں فرمایا:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ١٦،مریم:٧١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔

نیکوکار اور بدکار سب اس میں داخل ہوں گے، کیا تم نے اللہ کریم کے یہ فرامین نہیں سنے:

﴿1﴾...

فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ (پ١٢،ھود:٩٨)

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں دوزخ میں لا اُتارے گا اور وہ کیا ہی بُرا گھاٹ اترنے کا۔

﴿2﴾...

وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿ۘ۸۶﴾ (پ١٦،مریم:٨٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

﴿1059﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ١٦،مریم:٧١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔

کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کا معنٰی ہے "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا دَاخِلُهَا" یعنی تم میں سے ہر ایک کو اس میں داخل ہونا ہے۔

﴿1060﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ١٦،مریم:٧١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہاں "وُرُوْد" بمعنٰی دخول ہے۔

﴾1061﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا اس آیت طیبہ:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ (پ۱۶، مریم: ۷۱)

کی تفسیر میں ایک قول یوں ہے کہ "کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ اس میں داخل ہو گا۔"

بیان کردہ تمام آثار اس قول کی تائید کر رہے ہیں کہ "وُرُوْد" بمعنٰی دخول ہے اور یہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں اختیار کردہ دو اقوال میں سے ایک ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ جبکہ دوسرا قول اس بارے میں یہ ہے کہ "وَارِدُ" بمعنٰی گزرنا ہے اور حضرت سیِّدُنا امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے راجح قرار دیا ہے۔ اس کے شواہد درج ذیل ہیں۔ چنانچہ

﴾2﴿... "وُرُوْد" کا معنیٰ گزرنا ہے:

﴾1062﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس آیتِ مبارکہ:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ (پ۱۶، مریم: ۷۱)

کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ جہنم پر سے گزریں گے، پھر اپنے اعمال کے اعتبار سے اس سے نکلتے جائیں گے، پہلا گروہ بجلی چمکنے کی طرح، دوسرا ہوا کی طرح، تیسرا تیز رفتار گھوڑے کی طرح، چوتھا اونٹ پر بیٹھے سوار کی طرح، پھر تیزی سے دوڑنے والے شخص کی طرح، پھر پیدل چلنے والے کی طرح پل صراط عبور کریں گے۔[1]

﴾1063﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تمام لوگ پل صراط پر آئیں گے اور ان کا آنا یوں ہو گا کہ وہ جہنم کے گرد گھڑے ہوں گے، پھر اپنے اعمال کے اعتبار سے گزریں گے۔ بعض لوگ بجلی کی طرح تیزی سے گزریں گے، بعض عمدہ گھوڑوں کی طرح، بعض عمدہ اونٹوں کی طرح، بعض تیز رفتار آدمی کی دوڑ کی طرح، حتّٰی کہ آخری گزرنے والا شخص وہ ہو گا جس کا نور اس کے دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے

---

[1] ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ مریم، ۵/ ۱۰۸، حدیث: ۳۱۷۰

مقام میں ہو گا، وہ گھسٹتے ہوئے گزرے گا اور پل صراط قدم پھسلنے اور ڈگمگانے کی جگہ ہے، اس پر قتاد نامی پودے کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، اس کے دونوں کناروں پر فرشتے ہوں گے، ان کے پاس آگ کے آنکڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو اُچکتے ہوں گے۔

﴿1064﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ (پ۱۶، مریم: ۷۱)

اور فرمایا: کفار پل صراط پر وارد ہوں گے مسلمان اس پر وارد نہیں ہوں گے۔

﴿1065﴾... حضرت سیِّدُنا غُنَیم بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے جہنم پر وارد ہونے کا ذکر کیا تو حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کو پکڑنے سے آگ کو روک دیا جائے گا اور وہ یوں ہو جائے گی گویا پگھلی ہوئی آنتوں اور چربی کا فرش ہے، حتّٰی کہ مخلوق کے قدم خواہ نیک ہو یا بد اس پر برابر جم جائیں گے، پھر ایک منادی پکارے گا: (اے آگ) تو اپنے ساتھیوں کو پکڑ لے اور میرے اصحاب کو چھوڑ دے۔ چنانچہ جہنم کا ہر حقدار اس میں دھنس جائے گا، جہنم اپنے اہل کو اس سے زیادہ جانتی ہو گی جتنا آدمی اپنی اولاد کو جانتا ہے اور مومن اپنے بدن کا میل ہی نکالیں گے۔

﴿1066﴾... کلبی کا بیان ہے کہ پل صراط پر وارد ہونے سے مراد اس پر سے گزرنا ہے۔

﴿1067﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: پل صراط جہنم پر ہو گا لوگ اس پر سے گزریں گے۔

﴿1068﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعْدان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے ربّ! کیا تو نے ہم سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ ہم جہنم پر وارد ہوں گے؟ تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تم اس پر سے گزر چکے اس حال میں کہ وہ بجھی ہوئی تھی۔

﴿1069﴾... حضرت سیِّدُنا یَعلیٰ بن مُنبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت جہنم مؤمن سے کہے گا: اے مؤمن! جلد پل صراط پار کر کہ تیرے نور نے میرے

شعلوں کو بجھا دیا ہے۔[1]

﴿1070﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''وُرُوْد'' سے مراد جہنم میں داخل ہوئے بغیر اس پر سے گزرنا ہے۔

غزوۂ بدر و حدیبیہ میں شریک صحابہ کی شان:

﴿1071﴾... اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے امید ہے کہ غزوۂ بدر و حُدَیْبِیَہ میں شرکت کرنے والے صحابہ آگ (جہنم) میں داخل نہیں ہوں گے۔ اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہتی ہیں، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ربِّ کریم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ﴿۷۱﴾ (پ١٦، مریم: ٧١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

تو حضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک نے یہ بھی فرمایا ہے:

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾ (پ١٦، مریم: ٧٢)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔[2]

﴿1072﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے تو اسے آگ فقط قسم پورا کرنے کے لئے چھوئے گی۔'' پھر اس حدیثِ پاک کے ایک راوی حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیتِ طَیِّبَہ تلاوت کی:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ١٦، مریم: ٧١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔[3]

---

1 ... معجم کبیر، ٢٢/ ٢٥٨، حدیث: ٦٦٨

2 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر البعث، ٤/ ٥٠٨، حدیث: ٤٢٨١

3 ... بخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات لہ ولد فاحتسب، ١/ ٤٢٤، حدیث: ١٢٥١

﴿1073﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن بشیر انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس کے تین بچے نابالغی کی حالت میں فوت ہو گئے (اور اس نے ثواب کی امید پر صبر کیا) تو وہ جہنم پر وارد نہ ہو گا مگر راستہ عبور کرنے والے کی طرح۔" یعنی وہ پل صراط پار کر لے گا۔[1]

﴿3﴾... "وُرُوْد" کا معنٰی جھانکنا اور قریب ہونا ہے:

تیسرا قول یہ ہے کہ "وُرُوْد" کا معنٰی جہنم میں جھانکنا، اس پر مطلع ہونا اور اس سے قریب ہونا ہے کیونکہ لوگ مقامِ حساب میں ہوں گے اور یہ مقام جہنم کے قریب ہو گا، پس بحالتِ حساب لوگ جہنم کو دیکھ رہے ہوں گے، پھر اللہ کریم متقین کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم دے کر انہیں جہنم سے نجات دے گا اور ظالموں کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے کر انہیں اس میں گھٹنوں کے بل گرے چھوڑ دے گا۔ "وُرُوْد" کا معنٰی "اَشْرَاف" (جھانکنا اور قریب ہونا) ہے، اس کی تائید اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ (پ۲۰، القصص: ۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب مدین کے پانی پر آیا۔

اور اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ

﴿1074﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاکم و سلطان سے اجرت لئے بغیر فِیْ سَبِیْلِ اللہ اپنی خوشی سے اہلِ اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی تو وہ جہنم کو نہیں دیکھے گا مگر قسم پوری کرنے کے لئے کہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ۱۶، مریم: ۷۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔[2]

پُلِ صراط سے گزرنے کا خوف:

کثیر اسلاف کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام پُلِ صراط پر سے گزرنے کے معاملے میں خوف زدہ رہتے تھے اور ڈرتے

---

[1] ... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۷۷۲۵، الا عابر سبیل بدلہ الا تحلۃ القسم
معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، رقم ۱۸۵۳، عبد الرحمن بن بشیر، ۳/ ۲۸۴، حدیث: ۴۶۶۴

[2] ... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۰۸، حدیث: ۱۵۶۱۲

تھے کہ نہ جانے سلامتی کے ساتھ پل صراط پار کرلیں گے یا نہیں؟

﴿1075﴾... حضرت سیّدنا قیس بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا سر زوجہ محترمہ کی گود میں تھا کہ اچانک آپ رونے لگے، آپ کو روتا دیکھ کر زوجہ محترمہ بھی رونے لگیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے زوجہ سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو روتا دیکھ کر مجھے بھی رونا آگیا۔ یہ سن آپ نے فرمایا: مجھے اللہ پاک کا یہ فرمان یاد آگیا تھا:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ۱۶، مریم: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔

اور میں یہ نہیں جانتا کہ پل صراط سے نجات بھی پاسکوں گا یا نہیں؟

﴿1076﴾... حضرت سیّدنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابو میسرہ عَمْرو بن شرحبیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے بستر کی طرف گئے اور فرمایا: کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی۔ یہ سن کر آپ کی زوجہ محترمہ نے عرض کی: ایسا کیوں کہتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ربِّ کریم نے ہمیں یہ خبر تو دی ہے کہ ہم پل صراط سے گزریں گے لیکن اس بات کی خبر نہیں دی کہ ہم اسے پار بھی کرسکیں گے یا نہیں؟

﴿1077﴾... حضرت سیّدنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے بھائی (کو ہنستے ہوئے دیکھ کر اس) سے کہا: (اے بھائی!) کیا تمہیں خبر ہے کہ تمہیں پل صراط سے گزرنا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر پوچھا: کیا تمہیں اس کی خبر ہے کہ تم اسے پار کرلو گے؟ اس نے کہا: نہیں۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: تو پھر یہ ہنسی کیسی؟ اس کے بعد انتقال تک کبھی اسے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

باب نمبر 85:

کچھ مسلمان جو اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کے مستحق ہوچکے ہوں گے شفاعت کے ذریعے انہیں جہنم میں جانے سے بچالیا جائے گا اور جو جہنم میں جاچکے ہوں گے انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا۔

گمراہ و بدعتی شفاعت کا انکار کرتے ہیں اللہ پاک انہیں ذلیل ورُسوا کرے۔

﴿1078﴾... امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: عنقریب اس

امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو رجم کو جھٹلائیں گے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کو جھٹلائیں گے، عذابِ قبر کو جھٹلائیں گے، شفاعت کو جھٹلائیں گے اور جن لوگوں کو خاکستر (خا۔کِس۔تَر) ہونے کے بعد جہنم سے نکالا جائے گا ان کا بھی انکار کریں گے۔

﴿1079﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو شفاعت میں اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا اور جس نے حوض (کوثر) کو جھٹلایا تو حوض میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

﴿1080﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے عرض کی گئی: بعض لوگ شفاعت کو جھٹلاتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ایسے لوگوں کی صحبت سے بچنا۔

﴿1081﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے اور ہم اس کا انکار نہیں کرتے کہ اس کا انکار اہلِ حرورہ[1] (یعنی خوارج) ہی کرتے ہیں۔

منکر حدیث کو لاجواب کردیا:

﴿1082﴾... حضرت سیِّدُنا حبیب بن ابی فُضالہ مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی موجودگی میں شفاعت کا تذکرہ کیا، تو ایک شخص نے کہا: اے ابونجید! آپ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جن کی اصل ہم قرآن میں نہیں پاتے۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ غضبناک ہوگئے اور اس شخص سے فرمایا: کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کیا تم نمازِ عشا کی چار رکعت، مغرب کی تین، فجر کی دو اور ظہر و عصر کی چار چار رکعتیں ہونا قرآنِ مجید میں پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: تم نے یہ اَحکام کس سے لئے ہیں؟ کیا یہ احکام تم نے ہم سے نہیں لئے؟ اور ہم نے تو یہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لئے ہیں۔ نیز کیا تم قرآن میں یہ پاتے ہو کہ ہر 40 درہم میں ایک درہم زکوٰۃ ہے؟ اور اتنی اتنی بکریوں اور اونٹوں میں اتنی اتنی زکوٰۃ ہے؟ کیا تم اسے قرآن میں یونہی پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: تم قرآنِ مجید میں یہ تو پاتے ہو:

---

1 ... حرورہ ایک بستی کا نام ہے قریبِ کوفہ (کوفہ کے قریب)۔ اس بستی میں خوارج کا اجتماع تھا، اس لئے خوارج کو حروری کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۵٦۸)

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ (پ۱۷، الحج: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔

کیا طواف کے سات پھیرے اور پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھنا بھی قرآن میں پاتے ہو؟ یہ احکام تم نے کس سے لئے ہیں؟ کیا ہم سے نہیں لئے اور ہم نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لئے ہیں۔ اس نے عرض کی: کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم قرآن میں یہ پاتے ہو کہ جَلَب، جَنَب[1] اور نکاحِ شِغار[2] اسلام میں نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ پھر حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: **اللہ** کریم قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (پ۲۸، الحشر: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

بے شک ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وہ احکام لئے ہیں جن کا تمہیں علم نہیں۔

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت سے محبت:

﴿1083﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآن پاک میں ذکر کردہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے اس قول کی تلاوت کی:

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اس قول کی تلاوت کی:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَۚ وَاِنْ تَغْفِرْ ترجمۂ کنز الایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے

---

1 ... گھوڑ دوڑ میں گھوڑے کے ساتھ دوسرا گھوڑا لگانا اس پر سے اس گھوڑے کو ڈانٹنا جلب ہے اور دوسرا گھوڑا خالی رکھنا کہ اس کے تھکنے پر اس پر سوار ہو جائے جنب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۱۹)

2 ... (نکاح) شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہو گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ۲/ ۶۶)

لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ (پ۷، المآئدۃ:۱۱۸) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور عرض کی: اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی میری امت، میری امت۔ پھر مبارک آنکھیں اَشکبار ہو گئیں تو ربِّ کریم نے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے جبریل! میرے محبوب کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے راضی کر دیں گے، رُسوا نہیں کریں گے۔[1]

خدا چاہتا ہے رضائے محمد:

﴿1084﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا حتّٰی کہ اللہ کریم مجھ سے فرمائے گا کہ اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا تم راضی ہو؟ میں عرض کروں گا: ہاں، اے میرے رب! میں راضی ہوں۔[2]

شفاعت کو اختیار کر لیا:

﴿1085﴾... حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک اَشجعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھے شفاعت اور آدھی امت یا ایک روایت کے مطابق دو تہائی امت کو بغیر حساب وعذاب جنت میں داخل کرنے کے معاملے میں اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا اور یہ ہر مسلمان کے لئے ہے۔[3]

﴿1086﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل اور حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھے شفاعت اور آدھی امت کو جنت میں داخل کرنے کے معاملے میں اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے۔ دونوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ...الخ، ص۱۰۹، حدیث: ۴۹۹، عن عبد اللہ بن عمرو

2 ... مسند بزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/ ۲۳۹، حدیث: ۶۳۸

3 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، ۴/ ۵۲۸، حدیث: ۴۳۱۷۔ معجم کبیر، ۱۸/ ۵۸، حدیث: ۱۰۷

اللہ پاک ہمیں بھی آپ کی شفاعت سے حصہ عطا فرمائے۔ ارشاد فرمایا: تمہیں بھی اور ہر اس شخص کو جس نے اللہ کریم کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو گا میری شفاعت سے حصہ ملے گا۔[1]

﴿1087﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور آدھی امت کو جنت میں داخل کر لینے کے معاملے میں اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ یہ زیادہ عام اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ مُتَّقِین کے لئے ہو گی؟ نہیں! بلکہ میری شفاعت گناہ گاروں، خطاکاروں اور گناہوں سے آلودہ ہونے والوں کے لئے ہو گی۔[2]

اُمّت کی حالت اور شفاعت مصطفٰے:

﴿1088﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میرے بعد جو کچھ کرے گی وہ مجھے دکھایا گیا کہ ایک دوسرے کا خون بہائیں گے، لیکن ربِّ کریم کا حکم سبقت لے جا چکا تھا جیسا کہ پہلی امتوں کے بارے میں اس کا حکم سبقت لے گیا تھا۔ چنانچہ میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ بروزِ قیامت مجھے ان کی شفاعت کا اختیار دے دیا جائے تو اس نے میری عرض قبول فرمالی۔[3]

﴿1089﴾... حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کریم نے مجھے بیدار کر کے ارشاد فرمایا: اے محمد! میں نے جس بھی نبی اور رسول کو مبعوث فرمایا اور اس نے مجھ سے کسی چیز کا سوال کیا تو میں نے اسے عطا کر دیا، اے محمد! تم بھی سوال کرو تمہیں بھی عطا کیا جائے گا۔ میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ "بروزِ قیامت مجھے امت کی شفاعت کا اختیار دے دیا جائے۔" یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! شفاعت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں اپنے ربّ سے عرض کروں گا کہ "اے میرے ربّ! میری شفاعت

---

[1] ... مسند احمد، حدیث ابی موسی الاشعری، ٧/ ١٤٨، حدیث: ١٩٦٣٧

[2] ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، ٤/ ٥٢٤، حدیث: ٤٣١١، عن ابی موسی الاشعری
مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ٢/ ٣٦٦، حدیث: ٥٤٥٣

[3] ... مسند احمد، مسند القبائل، من حدیث اُمِّ حبیبۃ، ١٠/ ٣٩٦، حدیث: ٢٧٤٧٩

جسے میں نے اپنی امت کے لئے تیرے پاس ذخیرہ رکھا تھا۔"تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: ہاں۔ پھر میرا ربّ میری بقیہ امت کو بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دے گا۔[1]

امت کے اعمال پر باخبر:

﴿1090﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میرے بعد جو کچھ کرے گی میں نے اسے دیکھ لیا، لہٰذا میں نے قیامت کے دن ان کے لئے شفاعت کو اختیار کر لیا۔[2]

بکثرت افراد کی شفاعت کا حق:

﴿1091﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ "بے شک بروزِ قیامت میں زمین پر موجود درختوں اور مٹی کے ڈھیلوں کی تعداد سے بھی زیادہ افراد کی شفاعت کروں گا۔[3]

﴿1092﴾... حضرت سیِّدُنا انیس انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میں بروزِ قیامت زمین پر موجود ہر شے یعنی درختوں اور ڈھیلوں کی تعداد برابر افراد کی شفاعت کروں گا۔[4]

ہر کلمہ گو کی شفاعت:

﴿1093﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جہنم کی طرف جا کر اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو وہ میرے لئے کھول دیا جائے گا، پس میں جہنم میں داخل ہو کر اللہ کریم کی ایسی حمد بجالاؤں گا کہ نہ تو مجھ سے پہلے کسی نے اس کی ایسی حمد کی ہو گی اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا، پھر میں جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے اخلاص کے ساتھ "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہا ہو

---

1 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۴۱۶، حدیث: ۲۲۸۳۵

2 ... مسند ابی یعلی، مسند ام سلمۃ، ۶/ ۹۲، حدیث: ۶۹۱۳

3 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۷، حدیث: ۲۳۰۰۴

4 ... معجم اوسط، ۴/ ۱۰۴، حدیث: ۵۳۶۰

گا۔ پھر قریش کے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے جو خود کو میری طرف منسوب کریں گے، میں ان کے نسب کو تو پہچان لوں گا لیکن چہروں کو نہ پہچانوں گا اور انہیں جہنم میں ہی چھوڑ دوں گا۔[1]

شفاعت جہنم سے بھی نکالے گی:

﴿1094﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان کا نام جَھَنَّمِیِّیْن رکھا جائے گا۔[2]

﴿1095﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک اللہ پاک ایک قوم کو شفاعت کے سبب جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا۔[3]

مقبول شفاعت:

﴿1096﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس قبلہ کے ماننے والے اتنے افراد جہنم میں داخل ہوں گے جن کی تعداد اللہ کریم ہی جانتا ہے، یہ وہ ہوں گے جنہوں نے اللہ پاک کی نافرمانی کی ہو گی اور اس کی نافرمانی پر جری ہو کر اس کے احکامات کی خلاف ورزی کی ہو گی۔ پھر مجھے شفاعت کی اجازت ملے گی تو میں بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر اس کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جیسے کھڑے ہونے کی حالت میں کی تھی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور سوال کرو عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔[4]

ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے:

﴿1097﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... معجم اوسط، ۳/ ۵۳، حدیث: ۳۸۴۵

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۴/ ۲۶۱، حدیث: ۶۵۶۶

3 ... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة، ص ۱۰۲، حدیث: ۴۷۰، ۴۷۱

4 ... معجم صغیر، ۱/ ۴۰، حدیث: ۱۰۳

فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بروزِ قیامت میں لوگوں کا سردار ہوں گا اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا، بروزِ قیامت تمام لوگ میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور کشادگی کے منتظر ہوں گے اور بے شک میرے ساتھ لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) ہو گا، میں چلوں گا اور لوگ بھی میرے ساتھ چلیں گے، حتّٰی کہ میں جنت کے دروازے پر آکر اسے کھلواؤں گا تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہا جائے گا: آپ کو مرحبا۔ پھر جب میں اپنے ربّ کریم کا دیدار کروں گا تو شکرانے کے طور پر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ سر اٹھاؤ! کہو تمہاری مانی جائے گی، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پھر میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے مجرموں کو رحمتِ الٰہی اور میری شفاعت کے سبب (جہنم سے) نکالا جائے گا۔[1]

شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے:

﴿1098﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والے امتیوں کے لئے ہے۔[2]

﴿1099﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن بسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابھی جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے میرے پاس آکر مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ اللہ کریم نے مجھے شفاعت کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ شفاعت خاص بنو ہاشم کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ ہم نے عرض کی: کیا آپ کی امت کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: میرے گناہ گار امتیوں اور گناہوں کا بوجھ اٹھانے والوں کے لئے ہے۔[3]

﴿1100﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے گناہ گار امتیوں کے حق میں کتنا اچھا ہوں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی نے عرض کی:

---

1 ... مستدرک، کتاب الایمان، باب لواء الحمد یوم القیامۃ معہ، ۱/ ۱۸۷، حدیث: ۹۰

مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب منہ فی الشفاعۃ، ۱۰/ ۶۸۳، حدیث: ۱۸۵۱۲

2 ... ابو داود، کتاب السنۃ، باب فی الشفاعۃ، ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۴۷۳۹

3 ... السنۃ لابن ابی عاصم، باب ۱۷۰، ص ۱۹۶، حدیث: ۸۴۴

یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس امت کے بہترین لوگوں کے لیے آپ کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میری امت کے گناہ گاروں کو اللہ پاک میری شفاعت سے جنت میں داخل فرمائے گا جبکہ نیکوکاروں کو اللہ کریم ان کے اعمال کے سبب داخل جنت فرمائے گا۔(1)

جنت میں داخل ہونے والے مختلف لوگ:

﴿1101﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری شفاعت میری امت کے بڑے گناہ گاروں کے لئے ہے۔'' حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نیکیوں میں سبقت لے جانے والے بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور میانہ روی اِختیار کرنے والے رحمتِ الٰہی سے داخل جنت ہوں گے، اپنی جان پر ظلم کرنے والے (یعنی گناہ گار) اور اَہلِ اَعراف محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔(2)

﴿1102﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی شفاعت کو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے والے امتیوں کے لئے قیامت کے دن تک ذخیرہ کر رکھا ہے۔(3)

﴿1103﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حُضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عمل کرتے رہو اور خود کو نفس کے حوالے نہ کرو! بے شک میری شفاعت ان امتیوں کے لئے ہے جو (گناہوں کے باعث) ہلاک ہونے والے ہیں۔(4)

آسان حساب والے:

﴿1104﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... معجم کبیر، ۸/ ۹۷، حدیث: ۷۴۸۳

2 ... معجم کبیر، ۱۱/ ۱۵۱، حدیث: ۱۱۴۵۴

3 ... معجم اوسط، ۴/ ۲۶۶، حدیث: ۵۹۴۲، عن ابن عمر

4 ... معجم کبیر، ۲۳/ ۳۶۹، حدیث: ۸۷۲

فرمایا: ”میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔“[1] حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جس کی نیکیاں گناہوں سے زیادہ ہوں گی وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے اس سے آسان حساب لے کر داخلِ جنت کر دیا جائے گا اور شفاعت مصطفٰے تو ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے اپنے آپ کو (نیکیوں سے) دور رکھا اور (گناہوں کے بوجھ سے) اپنی پیٹھ کو توڑ ڈالا۔[2]

﴿1105﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس کی شفاعت کریں گے؟ تو ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی امت کے کبیرہ گناہ، بڑے گناہ اور خون بہانے والوں کی۔[3]

﴿1106﴾... حضرت سیِّدُنا کعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری اُمَّت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔[4]

﴿1107﴾... حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری اُمَّت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔

امام بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی یہ روایت مرسل حسن ہے جو اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ یہ روایت تابعین میں معروف تھی۔

ربّ تعالٰی کی کرم نوازی:

﴿1108﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے ربّ کے حضور شفاعت کرتا رہوں گا اور وہ میری شفاعت قبول فرماتا رہے گا، حتّٰی کہ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کہنے والوں کی بھی سفارش کا بھی اختیار دے۔ تو اللہ کریم

---

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۱۱، ۴/ ۱۹۸، حدیث: ۲۴۴۴

2 ... ابن عساکر، رقم ۳۲۶۶، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن حماد الاملی، ۲۷/ ۴۱۳، حدیث: ۵۸۵۱

3 ... المقاصد الحسنہ، ص ۲۶۰، تحت الحدیث: ۵۹۷

4 ... ابو داود، کتاب السنۃ، باب فی الشفاعۃ، ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۴۷۳۹، عن انس

ارشاد فرمائے گا: اے محمد! یہ نہ تو تمہارے لئے ہے اور نہ ہی کسی اور کے لئے، یہ میرے لئے ہے۔ مجھے اپنی عزت و جلال اور رحمت کی قسم! میں کسی بھی "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنے والے کو جہنم میں نہیں رہنے دوں گا۔ [1]

باب نمبر 86: وہ خوش نصیب جن کی رسول اللّٰہ سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

﴿1109﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا، پھر قریش و انصار میں سے درجہ بدرجہ قربت رکھنے والوں کی، پھر اَہلِ یمن میں سے جو مجھ پر ایمان لایا اور میری پیروی کی اس کی، پھر پورے عرب کی، پھر عجمیوں کی اور سب سے پہلے میں اَہلِ فضیلت کی شفاعت کروں گا۔ [2]

﴿1109﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عباد بن جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "اپنی امت میں سے سب سے پہلے میں مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور طائف والوں کی شفاعت کروں گا۔" [3]

باب نمبر 87: شفاعت کا مستحق بنانے والے اعمال کا بیان

﴿1110﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن لوگوں میں سے آپ کی شفاعت پانے والا خوش بخت کون ہو گا؟ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے مجھ سے کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں نے احادیث سننے کا تمہارا شوق دیکھا ہے، (پھر فرمایا:) بروزِ قیامت لوگوں میں سے میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہو گا جس نے اخلاص کے ساتھ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہا ہو گا۔ [4]

1 ... السنۃ لابن ابی عاصم، باب ۱۷۰، ص ۱۹۷، حدیث: ۸۵۰

2 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۳۲۱، حدیث: ۱۳۵۵۰

3 ... معجم اوسط، ۱/ ۴۹۵، حدیث: ۱۸۲۷

4 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۴/ ۲۶۴، حدیث: ۶۵۷۰

اذان کے بعد والی دعا کی فضیلت:

﴿1111﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اذان سننے کے وقت یہ پڑھا: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ یعنی اے اللہ! اے اس دعوتِ تامہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک! تو ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وسیلہ وفضیلت عطا فرما اور اُن کو اس مقامِ محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ تو بروزِ قیامت اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔[1]

﴿1112﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کوفہ کے ایک فقیہ سے نقل کرتے ہیں: جو مسلمان بھی اذان سن کر یہ دعا پڑھے گا: ”اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْمُفْتَرِضَۃِ اَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی اے اللہ! اے اس دعوتِ تامہ اور فرض نماز کے مالک! بروزِ قیامت حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مانگ پوری فرما۔“ تو اللہ کریم اس شخص کو رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت میں داخل فرمائے گا۔

مدینہ منورہ کی تکالیف پر صبر کی فضیلت:

﴿1113﴾... حضرت سیِّدُنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے بھی مدینہ منورہ کی تکالیف اور مشقتوں پر صبر کیا ہو گا تو بروزِ قیامت میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔[2]

﴿1114﴾... مُحَدِّثِینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اس حدیث پاک کو حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت، حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے روایت کیا ہے۔

مدینہ منورہ میں مرنے کی فضیلت:

﴿1115﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، ۱/ ۲۲۴، حدیث: ۶۱۴

2 ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ... الخ، ص ۵۴۵، حدیث: ۳۳۱۸

نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا یعنی جو مدینہ میں مر سکے وہ وہاں ہی مرے کیونکہ میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا[1]۔[2]

﴿1116﴾... حضرت سیِّدَتُنا صُمَیْتَہ اور حضرت سیِّدَتُنا سُبَیْعَہ اَسْلَمِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے بھی اسی کی مثل حدیث پاک مروی ہے۔

حرمین طیبین میں مرنے کی فضیلت:

﴿1117﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین طیبین (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے اور بروزِ قیامت وہ امن والوں میں سے ہوگا۔[3]

روز جمعہ اور شب جمعہ درود پڑھنے کی فضیلت:

﴿1118﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 222** پر اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینہ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا نصیب کرے تو وہاں ہی قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بلاضرورت مدینہ پاک سے باہر نہ جائے کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دعا کرتے تھے کہ مولیٰ مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے، آپ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سُبْحٰنَ اللہ! فجر کی نماز مسجد نبوی، محرابُ النّبی، مُصَلّیٰ نبی اور وہاں شہادت۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینہ منورہ میں ہیں، حدود مدینہ بلکہ شہر مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خطرہ سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت امام **مالک** (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کا بھی یہ ہی دستور رہا۔ یہاں شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے بہت درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی ساری ہی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے کہ مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر، بعض صحابہ بعد موت مدینہ میں لاکر دفن کیے گئے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص مدینہ پاک میں مرنے دفن ہونے کی کوشش کرے وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان پر مرے گا کیونکہ اس کے لیے شفاعتِ خاص کا وعدہ ہے اور شفاعت صرف مؤمن کی ہو سکتی ہے۔

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل المدینة، ۵/ ۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳

3 ... معجم کبیر، ۶/ ۲۴۰، حدیث: ۶۱۰۴

فرمایا: اَکْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةَ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَافِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھو، جو ایسا کرے گا بروزِ قیامت میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔[1]

صبح و شام 10،10 بار دُرود پڑھنے کی فضیلت:

﴿1119﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جو صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر 10،10 بار درودِ پاک پڑھے گا، بروزِ قیامت میری شفاعت اسے پہنچے گی۔[2]

کثرتِ دُرود کی فضیلت:

﴿1119﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا ہوگا۔[3]

دُرُودِ شفاعت:

﴿1120﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود پڑھا اور یوں کہا: "اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی اے اللہ! بروزِ قیامت انہیں اپنے قربِ خاص میں ٹھہرا۔" تو اس شخص کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[4]

﴿1121﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مُؤَذِّن کو اذان دیتے سنتے تو بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کرتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی اے اللہ! اے اس دعوتِ تامہ اور صلوۃ قائمہ کے مالک! محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، ۳/ ۱۱۰، حدیث: ۳۰۳۳

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲

3 ...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴

4 ...مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۴۶، حدیث: ۱۶۹۸۸، عن رویفع بن ثابت انصاری

درود بھیج اور بروزِ قیامت انہیں ان کا سوال عطا فرمانا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو مُؤَذِّن کی اَذان سن کر یہ دعا پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کے لئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔[1]

﴿1122﴾... حضرت سَیِّدُنا امام طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ''اَلْاَوْسَط'' میں اس دعا کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: صَلِّ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی اپنے بندے اور اپنے رسول پر درود بھیج اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔[2]

﴿1123﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَاِنِ الْوَسِیْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْعٰلَمِیْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَهٗ یعنی اے اللہ! حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وسیلہ عطا فرما اور برگزیدہ لوگوں (کے دلوں) میں ان کی محبت ڈال، عالمین میں ان کو (عظیم) درجہ عطا فرما اور مقربین میں انہیں بلند مقام عطا فرما۔'' تو بروزِ قیامت اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔[3]

ان کو تو غلاموں سے ہے پیار کچھ ایسا:

﴿1124﴾... حضرت سَیِّدُنا زیاد بن ابو زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک خادمِ مصطفٰے سے روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خادم سے فرمایا کرتے تھے: ''کیا تمہاری کوئی حاجت ہے؟'' حتّٰی کہ ایک روز خادم نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری حاجت یہ ہے کہ بروزِ قیامت آپ میری شفاعت فرمائیں۔ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تو کثرتِ سُجُود[4] سے میری مدد کرو۔[5]

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب اجابة المؤذن و ما یقول عند الاذان و الاقامة، ٢/ ٩٤، حدیث: ١٨٧٨

2 ... معجم اوسط، ٢/ ٣٠٣، حدیث: ٣٦٦٢

3 ... معجم کبیر، ٨/ ٢٣٧، حدیث: ٧٩٢٦

4 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 84 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: کثرتِ سجود سے بتایا گیا کہ فقط نماز پنجگانہ پر کفایت نہ کرو بلکہ نوافل کثرت سے پڑھو تا کہ میرے قرب کے لائق ہو جاؤ، جیسے بادشاہ کہے کہ میرے پاس آنا ہے تو اچھا لباس پہنو، حاضری بادشاہ کے کرم سے ہے اور اچھا لباس دربار کے آداب میں سے۔ شعر

مالک ہیں خزانہ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خلد جناب ربیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے

5 ... مسند احمد، مسند المکیین، ٥/ ٤٣٩، حدیث: ١٦٠٧٦

روضۂ رسول کی زیارت کی فضیلت:

﴿1125﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔[1]

روضۂ رسول پر حاضری کی نیت سے سفر:

﴿1126﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی روایت میں ہے کہ (رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:) ''جو میری زیارت کو آیا کسی اور حاجت وضرورت نے اسے (اس سفر پر) نہیں ابھارا فقط میری زیارت کے لئے آیا تو مجھ پر حق ہے کہ بروزِ قیامت میں اس کی شفاعت کروں۔''[2]

﴿1127﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے میری زیارت کی تو میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا اور جس کا حرمین طیبین (مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ) میں سے کسی ایک جگہ انتقال ہو گا تو بروزِ قیامت اللہ کریم اسے امن والوں میں اٹھائے گا۔[3]

باب نمبر 88: شفاعت سے محروم لوگوں کا بیان

﴿1128﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو گروہوں کو بروزِ قیامت میری شفاعت نہیں پہنچے گی: (۱)... مُرجِئہ (۲)... قَدَرِیہ۔[4]

﴿1129﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے (اہلِ) عرب کو دھوکا دیا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہو گا۔[5]

---

1 ... دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹

2 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۲۲۵، حدیث: ۱۳۱۴۹، عن ابن عمر

3 ... مسند طیالسی، مسند عمر بن الخطاب، ص ۱۲، حدیث: ۶۵

4 ... معجم اوسط، ۴/ ۲۳۱، حدیث: ۵۸۱۷، عن جابر ـــ حلیۃ الاولیاء، محمد بن اسلم، ۹/ ۲۶۵، حدیث: ۱۳۸۳۶

5 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل العرب، ۵/ ۴۸۷، حدیث: ۳۹۵۴

﴾1130﴿... حضرت سیِّدُنا معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو طرح کے مردوں کو بروزِ قیامت میری شفاعت نہیں ملے گی: (۱)... جابر، ظالم، غاصب حکمران (۲)... دین میں غُلو کرتے ہوئے دین سے نکل جانے والا۔[1]

﴾1131﴿... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ناحق جھگڑنا چھوڑدو کہ بلاشبہ میں ناحق جھگڑنے والوں کی قیامت کے دن شفاعت نہیں کروں گا۔[2]

باب نمبر 89:

اَنبیا، عُلَما، شُہَدا، صالِحِین، مُؤَذِّنِین اور نابالغ بچوں کے شفاعت کرنے کا بیان

﴾1132﴿... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔[3]

﴾1133﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تمہارے نبی حضرت سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چار شفاعت کرنے والوں میں سے چوتھے ہیں: پہلے حضرت سیِّدُنا جبرائیل، پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم، پھر حضرت سیِّدُنا موسیٰ یا حضرت سیِّدُنا عیسیٰ، پھر تمہارے نبی حضرت سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، پھر فرشتے، پھر دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، پھر صدیقین اور پھر شُہدا۔[4]

حضرت سیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس روایت کو حضرت سیِّدُنا ابو زعراء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اس حدیث کا متابع[5] نہیں ہے،

---

❶... معجم کبیر، ۲۰/ ۲۱۳، حدیث: ۴۹۵، بتغیر قلیل

❷... معجم کبیر، ۸/ ۱۵۲، حدیث: ۷۶۵۹

❸... مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق، ص ۹۶۲، حدیث: ۵۹۴۰

❹... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الاوائل، باب اول ما فعل ومن فعلہ، ۸/ ۳۵۵، حدیث: ۲۶۹

تفسیر قرطبی، پ۲۹، المدثر، تحت الآیۃ: ۴۸، جز ۱۹، ۱۰/ ۶۶

❺... وہ حدیث جو فردِ حدیث (فردِ نسبی) کے ساتھ لفظاً و معنًی یا فقط معنًی موافقت کرے متابع کہلاتی ہے جبکہ جس کی موافقت کی جائے وہ متابَع کہلاتی ہے۔ متابعت کے لیے شرط ہے کہ دونوں حدیثیں ایک ہی صحابی کی مسند ہوں اور اگر صحابی مختلف ہو تو موافقت کرنے والی حدیث کو شاہد کہیں گے۔ (نصابِ اصولِ حدیث، ص ۵۴)

مشہور یہی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں۔ دیگر حفاظ حدیث کا بھی یہی نظریہ ہے۔

﴿1134﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قیامت انبیا، پھر علما اور پھر شہدا شفاعت کریں گے۔[1]

﴿1135﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّتی کچھ ایسے لوگوں کو نہ پاکر جنہیں وہ دنیا میں جانتے پہچانتے تھے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کا تذکرہ کریں گے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ان کی شفاعت کریں گے، شفاعت مقبول ہو گی۔ (چنانچہ انہیں جہنم سے نکالا جائے گا اور) انہیں آزاد کردہ پکارا جائے اور سب ہی آزاد کردہ ہوں گے، پھر ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا۔[2]

﴿1136﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایسے مسلمان بھی ضرور داخل ہوں گے جنہیں (اوّلاً) جہنم میں عذاب دیا گیا ہو گا، جنت میں ان کا داخلہ رحمتِ الٰہی اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے سبب ہو گا۔[3]

11 کروڑ کی شفاعت:

﴿1137﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ربِّ کریم حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شفاعت ان کی تمام اولاد میں سے 11 کروڑ کے حق میں قبول فرمائے گا۔[4]

عُتَقَاءُ اللہ:

﴿1138﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، ۴/ ۵۲۶، حدیث: ۴۳۱۳

2 ... معجم اوسط، ۲/ ۲۰۹، حدیث: ۳۰۴۴

3 ... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۴، حدیث: ۱۰۵۰۹

4 ... معجم اوسط، ۵/ ۱۳۸، حدیث: ۶۸۴۰

جنتیوں اور جہنمیوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا اور جنتی جنت میں، جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو پھر رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کھڑے ہوں گے اور شفاعت فرمائیں گے۔ ان سے فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جسے پہچانتے ہو (کہ یہ ایمان والا تھا) اسے جہنم سے نکال لو۔ چنانچہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے، ان کا حال یہ ہو گا کہ وہ جل بھن چکے ہوں گے، پھر انہیں ایک نہر میں یا نہر کے کنارے ڈال دیں گے، اسے نہر حیات کہا جاتا ہو گا، جلنے کے اثرات نہر کے کنارے پر جھڑ جائیں گے اور وہ نہر سے چھوٹی ککڑی کی مانند صاف شفاف نکلیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پھر شفاعت کریں گے تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں قیراط برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ چنانچہ وہ کئی لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ پھر شفاعت کریں گے تو **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔ پھر **اللہ** کریم ارشاد فرمائے گا: اب میں اپنے علم اور رحمت سے (گناہ گاروں کو) نکالوں گا۔ چنانچہ ربِّ کریم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نکالے ہوئے افراد سے کئی گنا زائد لوگوں کو جہنم سے نکالے گا، ان کی گردنوں میں "عُتَقَاءُ اللہ یعنی یہ **اللہ** پاک کے آزاد کردہ ہیں" لکھا ہو گا۔ پھر یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے، جنت میں انہیں جَهَنَّمِیِّیْن کہا جاتا ہو گا۔[1]

عالِم کا مقام و مرتبہ:

﴿1139﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) عالِم اور عابد کو لایا جائے گا۔ چنانچہ عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا جبکہ عالِم سے فرمایا جائے گا کہ ٹھہرے رہو حتّٰی کہ تم لوگوں کی شفاعت کرو۔[2]

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے کی روایت کے آخر میں ہے کہ "عالِم سے کہا جائے گا کہ ٹھہرے رہو حتّٰی کہ تم لوگوں کی شفاعت کرو جیسا کہ کہ تم نے انہیں اچھا ادب سکھایا تھا"۔[3]

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مرفوعاً روایت ہے کہ عالِم سے فرمایا جائے گا: اپنے شاگردوں کی

---

1 ... مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۷۴، حدیث: ۱۴۴۹۸

2 ... شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/ ۲۶۸، حدیث: ۱۷۱۷

3 ... شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/ ۲۶۸، حدیث: ۱۷۱۷

شفاعت کروا گرچہ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں جتنی ہو۔[1]

شہید کا مقام و مرتبہ:

﴿1140﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: شہید اپنے گھر والوں میں سے 70 افراد کی شفاعت کرے گا۔[2]

﴿1141﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادَہ بن صامِت اور حضرت سیِّدُنا مقدام بن مَعْدِی کرب رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے بھی اسی کی مثل حدیث مروی ہے۔

﴿1142﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بروزِ قیامت کوئی شخص ایک، دو یا تین آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔[3]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک امتی کی شان:

﴿1143﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو جَدْعاء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رَحمَتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت کے سبب بنو تمیم کے افراد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ آپ کے علاوہ کوئی ہو گا؟ ارشاد فرمایا: وہ میرے علاوہ ہو گا۔[4]

حضرت سیِّدُنا فریابی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔

﴿1144﴾... حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک شخص کی شفاعت کے سبب قبیلہ رَبیعہ اور مُضَر کے افراد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔[5]

---

1 ... مسند الفردوس، ۵/ ۴۸۵، حدیث: ۸۸۳۹، عن جابر بن عبد اللہ

2 ... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع، ۳/ ۲۲، حدیث: ۲۵۲۲

3 ... التوحید لابن خزیمة، باب ذکر کثرة من یشفع له... الخ، ۲/ ۷۴۵، حدیث: ۴۷۴

4 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۲، ۴/ ۱۹۹، حدیث: ۲۴۴۶

5 ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی اویس القرنی، ۷/ ۵۳۹، حدیث: ۱

دوزخ کے لیے جسم بڑے ہوں گے:

﴿1145﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن اُقَیْش رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بعض افراد کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور میری امت کے بعض لوگ دوزخ کے لیے ایسے بڑے کر دیئے جائیں گے کہ اس کا ایک کونا ہوں گے۔[1]

﴿1146﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”ایک شخص کی شفاعت[2] کے سبب جو کہ نبی نہیں ہو گا دو قبیلوں ربیعہ اور مضر کے افراد کی مثل لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔“ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ربیعہ، مضر میں سے نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: جو میں نے کہا ہے اسے بخوبی جانتا ہوں۔[3]

شفیع بااعتبارِ عمل شفاعت کرے گا:

﴿1147﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: میری امت کے ایک شخص کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر کے افراد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ آدمی اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا اور اپنے عمل کے اعتبار سے شفاعت کرے گا۔[4]

﴿1148﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) ایک شخص سے فرمایا جائے گا کہ کھڑا ہو جا اور شفاعت کر۔ چنانچہ وہ کھڑا ہو کر ایک قبیلے کی شفاعت کرے گا۔ کوئی اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا اور کوئی ایک یا دو افراد کی شفاعت کرے گا۔ (یہ شفاعت کرنا) بندے کے اعمال کے اعتبار سے ہو گا۔[5]

---

1 ... التوحید لابن خزیمۃ، باب ذکر کثرۃ من یشفع لہ... الخ، ۲/ ۷۴۲، حدیث: ۴۷۱، بتقدم وتأخر

2 ... علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے اس سے مراد حضرت سیِّدُنا اویس قرنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ (فیض القدیر، ۵/ ۴۴۹، تحت الحدیث: ۷۵۵۷)

3 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۷۸

4 ... معجم کبیر، ۸/ ۲۷۵، حدیث: ۸۰۵۹

5 ... التوحید لابن خزیمۃ، باب ذکر کثرۃ من یشفع لہ... الخ، ۲/ ۷۴۴، حدیث: ۴۷۳

﴿1149﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت میں ایسے افراد بھی ہیں جو لوگوں کی بڑی جماعت کی شفاعت کریں گے اور وہ ان کی شفاعت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔ کوئی ایک شخص کی اور اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

شیطان کی آس:

﴿1150﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کی شفاعت ہوتی رہے گی اور انہیں جہنم سے نکالا جاتا رہے گا حتّٰی کہ شیطانوں کا شیطان بھی امید لگا بیٹھے گا کہ اس کی بھی شفاعت ہو گی۔[2]

جس کی حضور شفاعت کریں وہ بھی شفیع ہو گا:

﴿1151﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں بروزِ قیامت اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے میں قبر انور سے باہر آؤں گا اور کوئی فخر نہیں اور سب سے پہلے میں جنت میں داخل ہوں گا اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں، لوگ گمان کرتے ہیں کہ میرے رشتے داروں کو کچھ نفع نہیں ہو گا جیسا وہ گمان کرتے ہیں ایسا نہیں ہے بلکہ میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی حتّٰی کہ میں جس کی شفاعت کروں گا وہ بھی شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت بھی قبول کی جائے گی یہاں تک کہ شیطان بھی شفاعت کی امید لگا بیٹھے گا۔[3]

ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار:

﴿1152﴾... حضرت سیِّدُنا عُتْبہ بن عَبْد سُلَمی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے ربّ کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے 70 ہزار کو بغیر

---

1 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ١٢، ٤/ ١٩٩، حدیث: ٢٤٤٨

التوحید لابن خزیمة، باب ذکر کثرة من یشفع له... الخ، ٢/ ٧٤٧، حدیث: ٤٧٦

2 ... معجم کبیر، ١٠/ ٢١٥، حدیث: ١٠٥١٣

3 ... معجم اوسط، ٤/ ٢٤، حدیث: ٥٠٨٢

حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، پھر ان میں سے ہر ہزار 70 ہزار کی شفاعت کریں گے، پھر اللہ پاک اپنے کَفِّ قدرت سے تین مٹھیاں (جہنم سے نکال کر جنت میں) ڈالے گا۔[1]

حکایت: عبادت گزار اور گناہ گار

﴿1153﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو شخص جنگل میں ایک راہ چلے، ایک عبادت گزار جبکہ دوسرا گناہ گار تھا، عبادت گزار کو پیاس نے آلیا، حتّٰی کہ شدتِ پیاس کے سبب وہ زمین پر گر گیا، گناہ گار اسے اس کیفیت میں دیکھ کر کہنے لگا: بخدا! میرے پاس پانی موجود ہونے کے باوجود اگر یہ نیک شخص پیاس سے مر گیا تو مجھے اللہ کریم کی طرف سے کوئی بھلائی نصیب نہیں ہو گی اور اگر اپنا پانی اسے پلا دیا تو خود ہلاکت میں پڑ جاؤں گا، بالآخر اس نے ربِّ کریم پر بھروسا کرتے ہوئے اسے پانی پلانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ چنانچہ کچھ پانی کے چھینٹے اس پر مارے اور باقی پانی اسے پلا دیا۔ ارشاد فرمایا: پانی پی کر عابد کھڑا ہو گیا حتّٰی کہ انہوں نے جنگل کا راستہ طے کر لیا۔ پھر ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اس گناہ گار کو حساب کتاب کے لئے روکا جائے گا اور پھر جہنم میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا، فرشتے اسے ہانک کر لے جا رہے ہوں گے کہ اچانک وہ عابد کو دیکھے گا اور کہے گا: اے فلاں! کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ عابد پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہی ہوں جس نے جنگل میں سفر کے دوران تمہیں خود پر ترجیح دی تھی۔ یہ سن کر وہ کہے گا: کیوں نہیں! میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ چنانچہ وہ فرشتوں سے کہے گا: ٹھہر جاؤ۔ پھر وہ عابد ان کے پاس آکر رکے گا اور اپنے ربِّ کریم کو پکارتے ہوئے عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو جانتا ہے کہ اس کا مجھ پر احسان ہے اور اس نے کس طرح خود پر مجھ کو ترجیح دی تھی، اے میرے رب! اسے میرے حوالے فرما دے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: وہ تیرا ہوا۔ چنانچہ عبادت گزار اس کا ہاتھ پکڑے گا اور جنت میں لے جائے گا۔[2]

پانی پلانے والے کی شفاعت:

﴿1154﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

[1] ...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ١٢، ٤/ ١٩٨، حدیث: ٢٤٤٥، عن ابی امامة۔ معجم کبیر، ١٧/ ١٢٦، حدیث: ٣١٢

[2] ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ٣/ ٤٢٩، حدیث: ٤١٩٧

ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جنتیوں میں سے ایک شخص جہنمیوں کی طرف جھانکے گا۔ ایک جہنمی اسے دیکھ کر پکارے گا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے نہیں پہچانا؟ وہ کہے گا: اللہ پاک کی قسم! میں تمہیں نہیں پہچانتا، تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہی ہوں کہ دنیا میں جس کے پاس سے تمہارا گزر ہوا تھا اور تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا۔ یہ سن کر جنتی کہے گا: میں نے تمہیں پہچان لیا۔ جہنمی کہے گا کہ پانی پلانے کے سبب تم اپنے ربِّ کریم سے میری سفارش کرو۔ چنانچہ جنتی بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا تو اللہ کریم جہنمی کے حق میں جنتی کی سفارش قبول فرمائے گا اور اسے جہنم سے نکال دے گا۔[1]

مدد کرنے والے کی سفارش:

﴿1155﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت جہنمیوں کو صف در صف پیش کیا جائے گا، پھر مؤمنین ان کے پاس سے گزریں گے، ایک جہنمی ایک مسلمان کو دیکھے گا جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا تو کہے گا: اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں کہ جب تو نے اپنی فلاں ضرورت کے لئے مجھ سے مدد مانگی تھی، پھر مسلمان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کرے گا تو وہ بھی اسے پہچان لے گا اور اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس کی شفاعت کرے گا تو اللہ پاک جہنمی کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔[2]

﴿1156﴾... یہی حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے کہ جہنمی کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں نے دنیا میں ایک دن آپ کے ساتھ بھلائی کی تھی۔[3]

نیکی و بھلائی ضرور کام آئے گی:

﴿1157﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن صفیں بنائے کھڑے ہوں گے، پھر اہلِ جنت گزریں گے، ایک جنتی کا کسی جہنمی کے پاس سے گزر ہو گا تو جہنمی کہے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد ہے کہ فلاں دن تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا تو

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۳۷، حدیث: ۳۴۷۷

2 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۳۷۳، حدیث: ۳۹۹۳

3 ... شعب الایمان، باب فی التعاون علی البر والتقوی، ۶/ ۱۲۵، حدیث: ۷۶۸۷

میں نے تمہیں پانی پلایا تھا؟ چنانچہ جنتی شخص اس کی شفاعت کرے گا۔ ایک جنتی، جہنمی کے پاس سے گزرے گا تو وہ کہے گا: کیا تمہیں یاد ہے کہ ایک دن میں نے تمہیں وضو کروایا تھا؟ اس پر وہ اس کی شفاعت کرے گا۔ ایک جنتی کسی جہنمی کے پاس سے گزرے گا تو جہنمی کہے گا: اے فلاں! کیا آپ کو یاد ہے کہ فلاں دن آپ نے مجھے فلاں فلاں کام کے لئے بھیجا تھا اور میں نے آپ کا وہ کام کر دیا تھا۔ پس جنتی اس کی شفاعت کرے گا۔[1]

جنتیوں کو شفاعت کا اختیار دیا جائے گا:

﴿1158﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ (پ۲۲، فاطر: ۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تاکہ ان کے ثواب اُنھیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اَور زیادہ عطا کرے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ان کا ثواب یہ ہے کہ اللہ پاک انہیں جنت میں داخل فرمائے گا اور "اپنے فضل سے اَور زیادہ عطا کرے گا" سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں جن لوگوں نے ان کے ساتھ بھلائی کی تھی لیکن گناہوں کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہو چکا ہے تو جنتیوں کو ان کی شفاعت کا اختیار دیا جائے گا۔[2]

حاجی اور شفاعت:

﴿1159﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 اَفراد کی شفاعت کرے گا۔[3]

اسلامی سرحد کی نگہبانی میں مرنے کی فضیلت:

﴿1160﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو راہِ خُدا میں اسلامی سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر گیا تو اس کے اس نیک عمل کا ثواب قیامت تک

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل صدقة الماء، ۴/ ۱۹۶، حدیث: ۳۶۸۵

2 ... السنة لابن ابی عاصم، باب فی ذکر من یخرج اللہ... الخ، ص ۲۰۱، حدیث: ۸۷۲

3 ... مسند بزار، مسند ابی موسی، ۸/ ۱۶۹، حدیث: ۳۱۹۶

جاری رہے گا جو وہ کرتا تھا اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا، نیز اسے فتنہ (قبر) سے امن دیا جائے گا اور بروزِ قیامت اسے اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔[1]

قرآن پڑھنے اور یاد رکھنے کی فضیلت:

﴿1161﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد رکھا، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے 10 افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا ہو گا۔[2]

﴿1162﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے مکان میں تھے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے بلوغت سے پہلے انتقال کر جائیں تو بروزِ قیامت انہیں جنت کے دروازے پر لاکر ٹھہرایا جائے گا اور فرمایا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے: ہم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک ہمارے ماں باپ جنت میں داخل نہ ہو جائیں۔ چنانچہ ان سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے ماں باپ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ (پ۲۹، المدثر: ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔

کا معنیٰ یہ ہے کہ انہیں کسی اور کی نہیں بلکہ صرف ان کے بچوں کی شفاعت نفع دے گی۔[3]

﴿1163﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔[4]

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ، ۳/ ۳۴۲، حدیث: ۲۷۶۷

2 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاریء القرآن، ۴/ ۴۱۴، حدیث: ۲۹۱۴

3 ... معجم کبیر، ۲۴/ ۲۲۵، حدیث: ۵۷۱۔ مسند اسحاق، مسند ام حبیبۃ زوج النبی، ۴/ ۲۵۱، حدیث: ۲۰۷۴

4 ... الفوائد الشھیر بالغیلانیات، باب فی اخلاق رسول اللہ... الخ، ۱/ ۶۳۰، حدیث: ۸۴۰

باب نمبر90:

اِسلام، قرآن، حجر اسود اور نیک اعمال کے شفاعت کرنے کا بیان

﴾1164﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: ''اے ربّ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روک رکھا تھا، اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔'' قرآن کہے گا: ''میں نے رات میں اسے سونے سے باز رکھا تھا، اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔'' چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔[1]

﴾1165﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی، ایسا جھگڑنے والا ہے کہ اس کی تصدیق کی جائے گی۔ پس جس نے قرآن کو آگے رکھا (اس کے احکام پر عمل کیا) تو یہ جنت کی طرف اس کی راہ نمائی کرے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈالا تو یہ اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔[2]

﴾1166﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس پتھر (حجر اسود) کو بھلائی پر گواہ بنالو کہ بلاشبہ قیامت کے دن یہ شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، جس نے اس کا اِستِلام[3] کیا ہوگا یہ اس کے حق میں گواہی دے گا۔[4]

> **بغض و کینہ کی تعریف:** کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی و بغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۲۲۳)

---

1 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/ ۵۸۶، حدیث: ۶۶۳۷

2 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب فضائل القرآن، باب من قال یشفع القرآن... الخ، ۷/ ۱۷۲، حدیث: ۱۱، عن عبد اللہ موقوفا

3 ... حجرِ اَسوَد کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۹۶)

4 ... معجم اوسط، ۲/ ۱۸۸، حدیث: ۲۹۷۱

باب نمبر91:

چند فرامین باری تعالٰی کی تفسیر

﴿1﴾...

وَلَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (پ۱۷، الانبیاء:۲۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اُس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے۔

﴿2﴾...

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ (پ۳، البقرة:۲۵۵)	ترجمۂ کنزالایمان: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

﴿3﴾...

وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـٴًـا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَرْضٰى ﴿۲۶﴾ (پ۲۷، النجم:۲۶)	ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔

﴿1167﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

وَلَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۲۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اُس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: بے شک میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔[1]

﴿1168﴾... حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا ظاہر اس بات کو لازم کرتا ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والوں کی شفاعت کا حق رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاصہ ہے نہ کہ فرشتے کا، البتہ فرشتے صغیرہ گناہوں کی معافی یا (مسلمانوں کے) درجات بڑھوانے کے لئے شفاعت کریں گے۔ اس آیت طیبہ کا مرادی معنٰی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کی شفاعت کی جارہی ہو وہ اپنے ایمان کے سبب پسندیدہ ہو اگرچہ شرک کے علاوہ

---

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الانبیاء، ۳/ ۱۳۸، حدیث: ۳۴۹۴

دیگر کبیرہ گناہوں کا مرتکب رہا ہو۔ اس صورت میں شفاعت کی نفی سے مراد یہ ہے کہ کفار کی شفاعت نہیں ہو گی، نیز ملائکہ مقربین اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے کوئی بھی کسی کافر کی شفاعت کی جرأت نہ کرے گا کیونکہ اللہ پاک ان کے عقیدوں سے راضی نہیں۔

﴿1169﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (پ۱۷، الانبیاء: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اُس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کریم ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کی گواہی دینے کے سبب پسند فرماتا ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنیٰ یہ ہو گا کہ فرشتے اس کی شفاعت کریں گے جسے ربِّ کریم پسند کرتا ہو گا یہ اسی فرمانِ باری تعالیٰ کی طرح ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

﴿1170﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ (پ۲۴، الزمر: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کوئی بھی اللہ کریم کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں کرے گا۔

نیز اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا ؕ (پ۳۰، الانفطار: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی۔

سے شفاعت کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ ملک سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو اپنی طاقت و قوت سے دور کرنا جیسے دنیا میں لوگ ایک دوسرے کے ضَرَر کو قوت سے دور کرتے ہیں، البتہ حساب کے دن ایسا نہیں ہو گا اور نہ ہی شفاعت کا اس سے کوئی تعلق ہے کیونکہ شفاعت شَافِع (سفارش کرنے والے) کا بارگاہِ الٰہی میں مَشْفُوْع (جس کی سفارش کی جارہی ہے اس کی معافی) کے لئے گڑگڑانے کا نام ہے اور عاجزی و گڑگڑانے میں شَفِیْع خود کو مَشْفُوْع لَہٗ

کے قائم مقام ٹھہراتا ہے اور اس کام (یعنی شفاعت) کے زیادہ لائق و مناسب قیامت کا دن اور احوال ہی ہے۔

باب نمبر92:

بروزِ قیامت شفیع اور گواہ بننے سے محروم افراد کا بیان

﴿1171﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: لعنت کرنے والے بروزِ قیامت نہ تو شفاعت کریں گے اور نہ ہی گواہی دیں گے۔[1]

باب نمبر93:

رحمتِ الٰہی کی وسعت کا بیان

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ (پ۱۴، الحجر: ۴۹)

ترجمۂ کنز الایمان: خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔

﴿2﴾...

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾ (پ۲۴، الزمر: ۵۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿3﴾...

وَ مَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۱۴، الحجر: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے۔

﴿4﴾...

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک

---

[1] ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب النھی عن لعن الدواب وغیرھا، ص ۱۰۷۴، حدیث: ۶۶۱۰

مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ (پ۵، النسآء: ۱۱۶)

کافر کی امید اور مومن کا خوف:

﴿1172﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جس روز اللہ پاک نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے 100 حصے کئے، 99 حصے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ ساری مخلوق کے لئے بھیج دیا، پس اگر کافر یہ جان لے کہ اللہ کریم کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان لے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے بے خوف نہ رہے۔[1]

﴿1173﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ربِّ کریم کی 100 رحمتیں ہیں اور اہلِ زمین کے مابین ایک رحمت کو تقسیم فرمایا ہے جو ان کی موت تک انہیں کافی ہے، 99 رحمتیں اپنے پاس روزِ قیامت اپنے اولیا کے لئے رکھی ہیں۔[2]

﴿1174﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم نے 100 رحمتیں پیدا فرمائیں، ایک رحمت مخلوق کے درمیان تقسیم کردی اور 99 رحمتیں قیامت کے دن کے لئے ہیں۔[3]

ایک رحمت کے نظارے:

﴿1175﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے 100 رحمتیں پیدا فرمائیں، ان میں سے ایک رحمت مخلوق کے درمیان تقسیم کردی جس کے سبب مخلوق آپس میں رحمت و شفقت کا برتاؤ کرتی ہے اور 99 رحمتیں اپنے اولیا کے لئے ذخیرہ کر رکھی ہیں۔[4]

﴿1176﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب الرجاء مع الخوف، ۴/ ۲۳۹، حدیث: ۶۴۶۹

2 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۹۴، حدیث: ۱۰۶۷۵

3 ... معجم کبیر، ۱۱/ ۲۹۶، حدیث: ۱۲۰۴۷

4 ... معجم کبیر، ۱۹/ ۴۱۷، حدیث: ۱۰۰۶

ارشاد فرمایا: ہمارے ربِّ کریم نے اپنی رحمت کو 100 حصوں میں تقسیم فرمایا، ان میں سے ایک حصہ زمین پر اتارا جس کے سبب انسان، پرند اور چوپائے آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ 99 رحمتیں اپنے پاس قیامت کے دن اپنے بندوں کے لئے رکھی ہیں۔[1]

اللہ اپنے پیاروں کو آگ میں نہیں ڈالے گا:

﴿1177﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جھرمٹ میں ایک مقام سے گزرے، راستے میں ایک بچہ تھا، بچے کی ماں نے لوگوں کو آتے دیکھا تو بچے کے کچلے جانے کے خوف سے تیزی سے بچے کی طرف یہ کہتی ہوئی دوڑی کہ میرا بچہ! میرا بچہ! اور جلدی سے اپنے بیٹے کو اٹھالیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگوں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ تو محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو رفتار کم کرنے کا کہا اور پھر ارشاد فرمایا: نہیں! بخدا! اللہ پاک بھی اپنے پیاروں کو آگ میں نہیں ڈالے گا۔[2]

پرندے کی اپنے بچے سے محبت:

﴿1178﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک غزوہ میں تھے، دورانِ سفر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ایک پرندے کے بچے کو پکڑ لیا، اس کے ماں باپ میں سے کوئی ان صاحب کی طرف لپکا حتّٰی کہ وہ بھی ان کے ہاتھ میں آگرا جنہوں نے بچے کو پکڑ رکھا تھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر تعجب کر رہے ہو کہ یہ پرند اپنے بچے کو بچانے لپکا اور پھر خود بھی پکڑا گیا؟ ربِّ کریم کی قسم! جتنا یہ پرند اپنے بچے پر رحم کرنے والا ہے اللہ پاک اس سے کہیں زیادہ اپنی مخلوق پر رحم فرمانے والا ہے۔[3]

﴿1179﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب ماجاء فی رحمۃ اللہ، ١٠/ ٧٠٠، حدیث: ١٨٥٦٧

2 ... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ٤/ ٢٠٩، حدیث: ١٢٠١٨

3 ... مسند بزار، مسند عمر بن الخطاب، ١/ ٤١١، حدیث: ٢٨٧

ارشاد فرمایا: ”اگر تم رحمتِ الٰہی کی قدر جانتے تو ضرور تم بھروسا کرتے۔“[1] راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تو تم ضرور اسی پر بھروسا کرتے۔“

کریم ذات کا کرم:

﴿1180﴾... حضرت سیِّدُنا مُسلم بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ بروزِ قیامت ایک شخص کو بارگاہِ خداوندی میں حاضر کیا جائے گا، اللہ کریم (فرشتوں سے) ارشاد فرمائے گا: ”اس کی نیکیاں دیکھو۔“ نامۂ اعمال دیکھا جائے گا تو اس میں کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ پھر ارشاد ہوگا: ”اس کی بُرائیاں دیکھو۔“ تو اس کے نامۂ اعمال میں بے شمار بُرائیاں ہوں گی۔ چنانچہ اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ مڑ مڑ کر دیکھے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اسے واپس لے آؤ۔ ”(پوچھے گا: تو نے مڑ کر کیوں دیکھا؟) بندہ عرض کرے گا: اے رب! میں تجھ سے ایسا گمان یا امید نہیں رکھتا تھا۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: ”تو نے سچ کہا۔“ چنانچہ اسے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا جائے گا۔

ربِّ کریم سے اچھا گمان رکھو:

﴿1181﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت ایک شخص کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: (اے ربّ!) میرا تجھ سے یہ گمان نہیں تھا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تیرا گمان کیا تھا؟ عرض کرے گا: یہ کہ تُو مجھے بخش دے گا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اس کا راستہ چھوڑ دو۔

﴿1182﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ایک شخص کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم فرمائے گا، جب وہ جہنم کے کنارے کھڑا ہوگا تو پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: اے رب! میں تیرے بارے میں اچھا گمان رکھتا تھا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اسے واپس لے آؤ! میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ پھر اسے بخش دے گا۔[2]

---

1 ... مسند الفردوس، ۳/ ۳۵۴، حدیث: ۵۰۶۸

2 ... شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللہ تعالی، ۲/ ۹، حدیث: ۱۰۱۵

مغفرت کے کثیر پروانے:

﴿1183﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ربِّ کریم بروزِ قیامت اس قدر مغفرتوں کے پروانے عطا فرمائے گا کہ ابلیس کو بھی امید لگ جائے گی کہ اسے بھی بخش دیا جائے گا۔[1]

باب نمبر 94: فقرا اور علما سے اللہ کریم کے درگزر فرمانے کی امید کا بیان

اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا (پ۲۲، فاطر: ۳۲، ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ۔

﴿1184﴾... حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیت علماء کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

امت محمدیہ کے تین گروہ، تینوں جنتی:

﴿1185﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا مذکورہ آیتِ طَیِّبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد اُمّتِ محمدیہ ہے جسے اللہ کریم نے اپنی نازل کردہ ہر کتاب کا وارث بنایا ہے تو ان میں جو ظالم ہے اللہ پاک اسے بخش دے گا، جو درمیانی راہ پر ہے اس کا حساب آسان لے گا اور جو بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے اسے بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔

﴿1186﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مذکورہ آیتِ مقدسہ کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ تمام اَفراد جنت میں ہوں گے۔ یا فرمایا: یہ تمام ایک ہی

[1] ... معجم کبیر، ۳/ ۱۶۸، حدیث: ۳۰۲۲

منزل میں ہوں گے۔[1]

آیت کی تفسیر نبوی:

﴿1187﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُؕ(۳۲) جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا (پ۲۲، فاطر: ۳۲، ۳۳)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ۔

پھر ارشاد فرمایا: جو لوگ نیکیوں میں سبقت لے گئے وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور جو میانہ چال پر ہیں ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور جو اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں انہیں طویل عرصہ محشر میں روکا جائے گا پھر اللہ پاک رحمت کرتے ہوئے ان سے درگزر فرمائے گا۔ یہی لوگ عرض کریں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۙﰳ(۳۴) (پ۲۲، فاطر: ۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔[2]

﴿1188﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُؕ(۳۲) جَنّٰتُ

ترجمۂ کنز الایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے

---

1 ... البعث والنشور، باب قول اللہ: ثم اورثنا الکتاب الذین... الخ، ص ۸۴، حدیث: ۵۹

2 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۱۷۰، حدیث: ۲۱۷۸۶

عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا (پ۲۲، فاطر: ۳۲، ۳۳) باغوں میں داخل ہوں گے وہ۔

پھر فرمایا: بے شک ہم میں سے جو سابق ہے وہ سبقت لے جانے والا ہے اور جو میانہ چال پر ہے وہ نجات پانے والا ہے اور جو ظالم ہے اس کے لئے بھی بخشش ہے۔

﴿1189﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَ مِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِیۡرُ ﴿ؕ۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا (پ۲۲، فاطر: ۳۲، ۳۳)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ۔

اور ارشاد فرمایا: اس آیتِ طیبہ میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ تمام ہی نجات پانے والے ہیں۔

﴿1190﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَ مِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِیۡرُ ﴿ؕ۳۲﴾ (پ۲۲، فاطر: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: میں ذاتِ باری تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ آیت میں جن لوگوں کا ذکر ہے اللہ کریم ان سب کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

﴿1191﴾... حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: آیت میں مذکور سب جنت میں جائیں گے۔[1]

﴿1192﴾... حضرت سیِّدُنا کَعْبُ اَحْبار اور حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: آیت طیبہ میں مذکورہ

---

[1] ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الملائکۃ، ۵/ ۱۵۴، حدیث: ۳۲۳۶

تینوں قسم کے افراد جنت میں جائیں گے۔

علما کی شان و عظمت:

﴿1193﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم قیامت کے دن بندوں کو اٹھائے گا اور علما کو ان سے الگ کر کے ارشاد فرمائے گا: اے گروہِ علما! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لئے تمہیں علم کی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا اور تمہیں علم اس لئے نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مبتلا کروں گا۔ جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔[1]

اہمیت و فضیلت والا علم:

﴿1194﴾... حضرت سیِّدُنا ثَعلَبہ بن حَکَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت جب اللہ پاک مخلوق کا فیصلہ فرمانے کے لئے اپنی شایانِ شان کرسی پر تجلی فرمائے گا تو علما سے ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہیں اپنا علم اور حِلم اسی لئے دیا تھا کہ تمہاری مغفرت کروں اور تم جیسے بھی ہو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔[2]

علامہ مُنذِری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں مذکور الفاظ "عِلْمِیْ وَحِلْمِیْ" میں غور کرو جس میں واضح طور پر یہ بیان ہو رہا ہے کہ ان کی اضافت ربِّ کریم نے اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے اور اس سے وہ علم ہرگز مراد نہیں جو موجودہ زمانے کے لوگوں کا ہے کہ علم تو ہے لیکن عمل اور اخلاص کا دور دور تک نام نہیں۔

﴿1195﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُمر حَفْص بن مَیْسَرہ صَنْعانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: قیامت کے دن علما کو علیحدہ کر لیا جائے گا، پھر جب اللہ پاک مخلوق کا حساب کر چکے گا تو (علما سے) ارشاد فرمائے گا: آج کے دن میرا تم سے بھلائی کا ارادہ تھا اسی لئے میں نے تمہیں اپنا حلم عطا کیا تھا، لہٰذا اس علم و حلم کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

بدعہدی کی تعریف: معاہدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنا غدر یعنی بدعہدی کہلاتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/ ۳۵۸)

[1] ... معجم اوسط، ۳/ ۱۸۴، حدیث: ۴۲۶۴، بتغیر قلیل

[2] ... معجم کبیر، ۲/ ۸۴، حدیث: ۱۳۸۱

باب نمبر95:

پل صراط سے گزرنے کے بعد لوگوں کے جھگڑنے اور قصاص لینے کا بیان

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۠(۳۱) (پ۲۳، الزمر: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر تم قیامت کے دن اپنے ربّ کے پاس جھگڑو گے۔

﴿1196﴾... حضرت سیّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیتِ طیبہ:

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ٘(۳۰) ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۠(۳۱) (پ۲۳، الزمر: ۳۰، ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے ربّ کے پاس جھگڑو گے۔

تو میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہمارے آپس کے دنیاوی جھگڑے وغیرہ بھی دیگر گناہوں کے ساتھ ہم پر پیش کئے جائیں گے؟ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں! وہ بھی تم پر پیش کئے جائیں گے یہاں تک کہ بندہ ہر حق دار کو اس کا حق دے دے۔" یہ سن کر حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: خدا کی قسم! یہ معاملہ تو نہایت ہی سخت ہے۔[1]

﴿1197﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس آیتِ مبارکہ:

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ(۴۷) (پ۱۴، الحجر: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے۔

کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آگ سے نجات پا جائیں گے تو انہیں جنت و دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا، جہاں ان سے دنیا میں ایک دوسرے کے حقوق کا بدلہ لیا جائے گا یہاں تک کہ جب پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخلے کی اجازت دے دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم

---

1 ... مسند احمد، مسند الزبیر بن العوام، ۱/ ۳۵۳، حدیث: ۱۴۳۴

جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! ان میں سے ہر کوئی دنیاوی گھر سے بڑھ کر اپنے جنتی گھر کو جانتا ہو گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنے گھروں کو لوٹنے والے لوگوں کو ان سے مشابہت دی جاسکتی ہے۔(یعنی جس طرح یہ لوگ کسی سے راہ نمائی لئے بغیر اپنے گھروں کو پہنچ جاتے ہیں اسی طرح جنتی بھی اپنے محلات تک پہنچ جائیں گے)۔

حضرت سیِّدُنا امام قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت و جہنم کے درمیان پل پر روکے جانے اور حقوق کا بدلہ لئے جانے کا معاملہ ان حضرات کے ساتھ ہو گا جو جہنم میں داخل نہیں ہوں گے اور رہے وہ افراد جو اوّلاً جہنم میں جائیں گے پھر جہنم سے نکالے جائیں گے تو اس پل پر انہیں نہیں روکا جائے گا بلکہ جب انہیں نکالا جائے گا تو جنت کی نہروں پر پھیلا دیا جائے گا۔

حضرت سیِّدُنا امام ابنِ حَجَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث پاک کے جز ''مؤمنین آگ سے نجات پاجائیں گے'' کی شرح میں فرماتے ہیں: مسلمان پل صراط عبور کر کے جہنم سے نجات پاجائیں گے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: مذکورہ پل کے بارے میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ پلِ صراط ہی کا اختتامی مقام ہو گا اور یہ وہ جانب ہے جو جنت سے ملی ہوئی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ پل صراط کے علاوہ کوئی دوسرا پل ہو گا۔ سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دوسرے قول کو ہی ترجیح دی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں: پہلا قول مختار ہے کہ پلِ صراط اور پل پر حساب والی احادیث اسی پر دلالت کرتی ہیں۔

﴿1198﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پل صراط عُبور کر لینے کے بعد جنتیوں کو روک دیا جائے گا حتّٰی کہ ان میں سے بعض کے بعض پر دنیا میں کئے گئے مَظالِم کا بدلہ لیا جائے اور وہ جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کچھ بھی کینہ نہیں ہو گا۔[2]

ہر چیز اپنے حق کے لئے جھگڑے گی:

﴿1199﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب القصاص یوم القیامۃ، ۴/ ۲۵۶، حدیث: ۶۵۳۵

2 ... الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ص ۴۹۹، حدیث: ۱۴۱۹

قیامت کے دن ہر چیز جھگڑے گی حتّٰی کہ دو بکریاں جنہوں نے ایک دوسرے کو سینگ مارا ہو گا۔[1]

﴿1200﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تمام چیزیں (اپنے حق کے لئے) جھگڑیں گی یہاں تک کہ دو بکریاں جنہوں نے ایک دوسرے کو سینگ مارا ہو گا۔[2]

میاں بیوی کا باہم اپنے حق کے لئے جھگڑنا:

﴿1201﴾... میزبانِ رسول حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے میاں بیوی باہم جھگڑیں گے، ربِّ کریم کی قسم! عورت کی زبان کلام نہیں کرے گی بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں ان امور میں اس کے خلاف گواہی دیں گے جن میں وہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تھی اور مرد کے ہاتھ پاؤں اس کے خلاف بیوی کے ساتھ کئے گئے سلوک کی گواہی دیں گے، پھر اسی طرح ایک شخص اور اس کے خادموں کو بلایا جائے گا، پھر بازار والوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی، وہاں دراہم و دنانیر نہیں ہوں گے البتہ نیکیاں ہوں گی، ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور مظلوم کے گناہ ظالم کے سر ڈال دیئے جائیں گے، پھر ظالم و جابر لوگوں کو لوہے کے گرزوں سے ہانکتے ہوئے لایا جائے گا اور حکم ہو گا کہ انہیں جہنم میں ڈال دو۔ بخدا! میں (خود سے) نہیں جانتا کہ انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا یا جہنم کے اوپر سے گزارا جائے گا، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ۚ (پ۱۶، مریم: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گذر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔[3]

قصاص کے خوف سے غلام آزاد کر دیئے:

﴿1202﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ

1 ... مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/ ۳۴۳، حدیث: ۹۰۸۲

2 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۵۹، حدیث: ۱۱۲۳۸

3 ... معجم کبیر، ۴/ ۱۴۸، حدیث: ۳۹۶۹

رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے کچھ غلام ہیں جو مجھے جھٹلاتے، میرے ساتھ خِیانت کرتے اور میری حکم عُدُولی کرتے ہیں اس پر میں انہیں بُرا بھلا کہتا اور مارتا ہوں، میرا ان کے ساتھ ایسا سلوک کرنا کیسا؟ تو رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے جو تیرے ساتھ خیانت کی، تیری حکم عدولی کی، تجھے جھٹلایا اس کا اور تیرا انہیں سزا دینا دونوں کا حساب لیا جائے گا۔ اگر تیرا انہیں سزا دینا ان کے گناہوں کے مقابلے میں کم ہو تو یہ تیری طرف سے ان پر احسان ہو گا اور اگر ان کے جُرم کے برابر ہوا تو تیرا ان پر اور ان کا تجھ پر کچھ حق نہ ہو گا اور اگر تیرا انہیں مارنا پیٹنا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوا تو جو زیادتی ہو گی اس کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر اس نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے کیا ہوا؟ اس نے یہ آیت مبارکہ نہیں پڑھی:

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـاؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَاؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِیْنَ﴿۴۷﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

یہ سن کر اس شخص نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ان غلاموں کی جدائی سے بڑھ کر کوئی چیز بہتر نہیں سمجھتا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب آزاد ہیں۔[1]

﴿1203﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کا فیصلہ کیا جائے گا[2]۔[3]

---

[1] ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الانبیاء، ۵/ ۱۱۱، حدیث: ۳۱۷٦

[2] ... مشہور مفسر مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 214 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قیامت کے دن معاملات میں سب سے پہلے خونِ ناحق کا فیصلہ ہو گا بعد میں دوسرے فیصلے اور عبادات میں پہلے نماز کا حساب ہو گا بعد میں دوسرے حسابات ہوں گے لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ قیامت کے دن پہلے نماز کا حساب ہو گا کہ یہ حدیث معاملات کے متعلق ہے اور وہ حدیث عبادات کے بارے میں خیال رہے کہ نماز کے حساب کی اولیت حقیقی ہے اور خون کے حساب کی اولیت اضافی یعنی سب سے پہلے نماز کا حساب ہے، معاملات میں پہلے خون کا حساب۔

[3] ...بخاری، کتاب الرقاق، باب القصاص یوم القیامۃ، ۴/ ۲۵٦، حدیث: ٦۵۳۳

﴿1204﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: مقتول بارگاہِ خداوندی میں یوں حاضر ہو گا کہ ایک ہاتھ میں اس کا سر لٹکتا ہو گا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے ہو گا، اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا، حتّٰی کہ عرش کے قریب پہنچ جائے گا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ ربِّ کریم قاتل سے ارشاد فرمائے گا: تیرا ناس ہو! پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔[1]

﴿1205﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یوں حاضر ہو گا کہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہو گا، مقتول عرض کرے گا: اے میرے ربّ! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ کریم قاتل سے پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ تو قاتل کہے گا: میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تاکہ فلاں کو عزت مل جائے۔ ارشاد ہو گا: عزت تو اللہ ہی کے لئے ہے۔[2]

دنیا میں ہی معافی تلافی کر لو:

﴿1206﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخرت میں چونکہ درہم و دینار نہیں ہوں گے لہٰذا جس نے اپنے بھائی پر کچھ ظلم کیا ہو تو یہیں معافی تلافی کر لے اس سے پہلے کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں اور نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں۔[3]

مُفلس کون؟

﴿1207﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ النساء، ٥/ ٢٣، حدیث: ٣٠٤٠، بتغیر۔
معجم کبیر، ١٠/ ٣٠٦، حدیث: ١٠٧٤٢

2 ... معجم کبیر، ١٠/ ١٨٧، حدیث: ١٠٤٠٧

3 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب القصاص یوم القیامۃ، ٤/ ٢٥٦، حدیث: ٦٥٣٤

فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو درہم ہوں اور نہ ہی کچھ اور سامان۔ ارشاد فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو بروزِ قیامت نماز، روزہ اور زکوۃ لے کر آئے گا مگر اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا۔ اسے بٹھایا جائے گا، پھر مظلوم باری باری آئیں گے اور بقدرِ حق اس کی نیکیوں میں سے لیتے جائیں گے، اگر نیکیاں خطاؤں کا قصاص چکانے سے پہلے ہی ختم ہو گئیں تو پھر مظلوموں کی بُرائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

﴿1208﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ہر حق دار کو اس کا حق ضرور دلایا جائے گا حتّٰی کہ بغیر سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے قصاص دلوایا جائے گا۔[2]

﴿1209﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مخلوق کا آپس میں قصاص (بدلہ) دلایا جائے گا حتّٰی کہ بغیر سینگ کی بکری کا سینگ والی سے اور ایک چیونٹی کا دوسری چیونٹی سے۔[3]

ظلم ہلاکت میں ڈالنے والا ہے:

﴿1210﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفّان، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفیٰ، حضرت سیِّدُنا ثَوبان اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان سرزمین عرب میں بتوں کی پوجا کیے جانے سے مایوس ہو گیا لیکن عنقریب وہ اس سے کمتر کاموں پر تم سے خوش ہو جائے گا اور وہ ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں لہٰذا جس قدر ہو سکے ظلم سے بچو کیونکہ بندہ قیامت کے دن بے شمار نیکیاں لے کر آئے گا اور خیال کرے گا کہ یہ اسے ضرور نجات دلا دیں گی، اتنے میں ایک شخص آکر

---

[1] ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۹

[2] ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۷۰، حدیث: ۶۵۸۰

[3] ... مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/ ۲۸۹، حدیث: ۸۷۶۴

عرض کرے گا: اے میرے ربّ! فلاں شخص نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ ربّ کریم ارشاد فرمائے گا: اس کی نیکیوں میں سے مٹادو۔ لہٰذا اسلسلہ یونہی چلتا رہے گا حتّٰی کہ اس کے پاس ایک نیکی بھی نہ بچے گی۔[1]

آخرت میں بدلہ لینے کی کیا صورت ہوگی؟

﴿1211﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن اللہ پاک لوگوں کو بے لباس بغیر ختنہ کئے اور بُہم اٹھائے گا۔ ہم نے عرض کی: بُہم سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ کوئی چیز نہیں ہوگی، پھر اللہ کریم ایسی آواز کے ساتھ ندا فرمائے گا جسے قریب و بعید والے یکساں سنیں گے کہ میں ہی حساب لینے والا حقیقی بادشاہ ہوں، جنتیوں اور جہنمیوں میں سے جس پر بھی کسی کا کوئی حق نکلتا ہے وہ اس وقت تک جنت و جہنم میں داخل نہیں ہوگا جب تک میں اس سے بدلہ نہ لے لوں حتّٰی کہ تھپڑ مارنے کا بدلہ بھی لوں گا۔ ہم نے عرض کی: یہ بدلہ کیسے ہوگا جبکہ ہم بارگاہِ الٰہی میں بے لباس اور بغیر ختنہ کئے ہوئے خالی ہاتھ حاضر ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اپنی نیکیاں دے کر اور مظلوم کی برائیاں لے کر۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

اَلْیَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَؕ (پ۲۴، المؤمن: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی آج کسی پر زیادتی نہیں۔[2]

حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیث پاک میں مذکور لفظ "صَوْت" سے مراد ایسی ندا ہے جو ذاتِ باری تعالیٰ کے شایانِ شان ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ کریم فرشتے کو ندا کا حکم دے تو یوں آواز فرشتے کی ہو گی اور فرشتہ چونکہ ربِّ کریم کے حکم سے ندا کرے گا اس لئے نسبت اللہ کریم کی طرف کر دی گئی ہے۔

اعمال نامے اللہ کے نزدیک تین ہیں:

﴿1212﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رجسٹر (اعمال نامے) اللہ پاک کے نزدیک تین طرح کے ہیں: (۱)... جس کی اللہ کریم کو

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۴/ ۳۸۱، حدیث: ۵۱۰۰، بتغیر قلیل

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ حم المؤمن، ۳/ ۲۲۴، حدیث: ۳۶۹۰

کچھ پروا نہیں (۲)... جس میں سے ربِّ کریم کچھ نہیں چھوڑے گا اور (۳)... جسے اللہ پاک نہیں بخشے گا۔ پس وہ رجسٹر جسے اللہ کریم نہیں بخشے گا وہ شرک ہے۔ وہ جس کی ربِّ کریم کو کچھ پروا نہیں وہ بندے کا ان اُمور میں اپنی جان پر ظلم کرنا جو اللہ پاک اور بندے کے درمیان ہیں، جیسے روزہ نہ رکھنا، نماز نہ پڑھنا وغیرہ، بے شک وہ جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور درگزر فرمائے گا اور وہ رجسٹر جس میں سے ربِّ کریم کچھ نہیں چھوڑے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے، اس کا یقینی طور پر بدلہ لیا جائے گا۔[1]

﴿1213﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی، حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے بھی اسی کی مثل حدیث مروی ہے۔

ہلاکت ہی ہلاکت:

﴿1214﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غلام کی طرف سے مالک کے لئے ہلاکت ہے اور مالک کی طرف سے غلام کے لئے ہلاکت ہے، فقیر کی طرف سے مال دار کے لئے ہلاکت ہے اور مال دار کی طرف سے فقیر کے لئے ہلاکت ہے، کمزور کی طرف سے طاقتور کے لئے ہلاکت ہے اور طاقتور کی طرف سے کمزور کے لئے ہلاکت ہے۔[2]

﴿1215﴾... حضرت سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (اپنے حق کی وصولی کے لئے) سب سے پہلے دو پڑوسی آپس میں جھگڑیں گے[3]۔[4]

﴿1216﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۸۲، حدیث: ۲۶۰۹۰

2 ... مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۴/ ۸۷، حدیث: ۷۵۶۲

3 ... مشہور مفسر مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ583 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے پہلے پڑوسیوں کے جھگڑے چکائے جائیں گے پہلے ان کے فیصلے ہوں گے پھر دوسروں کے یہ اَوّلیت اضافی ہے حقیقی نہیں، یعنی دوسرے جھگڑوں کے مقابلہ میں پڑوسیوں کے جھگڑے پہلے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں گے۔ خیال رہے کہ عبادات میں پہلے حساب نماز کا ہوگا، معاملات میں پہلے حساب خون ناحق کا ہوگا، اداءِ حقوق میں پہلے حساب پڑوسیوں کا ہوگا۔

4 ... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۱۳۴، حدیث: ۱۷۳۷۷

اپنی یاان کی خادمہ کو پکارا اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور پر جلال کے آثار ظاہر ہوگئے۔ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا خادمہ کو بلانے گئیں تو اسے بکری کے ساتھ کھیلتے دیکھ کر فرمایا: تم یہاں کھیل رہی ہو اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں بلا رہے ہیں۔ وہ فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق سے مبعوث فرمایا! میں نے آپ کی آواز سنی نہیں۔ رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر بدلہ لئے جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک سے تکلیف دیتا۔ ایک روایت میں ہے: اگر قصاص کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک سے مارتا۔(1)

﴿1217﴾... حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھی اپنے غلام کو مارا تو بروزِ قیامت اس سے اس کا قصاص لیا جائے گا۔(2)

﴿1218﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظلماً کسی کو کوڑا مارا ہوگا تو قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔(3)

﴿1219﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کوئی ہرگز اس حال میں نہ مرے کہ اس پر قرض ہو کیونکہ (بروزِ قیامت) نیکیاں اور برائیاں ہی ہوں گی وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے اور اللّٰہ پاک کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔(4)

قرض کے بدلے نیکیاں دینی پڑیں گی:

﴿1220﴾... ابن ماجہ کی روایت میں ہے: جو اس حال میں مرا کہ اس پر دینار یا درہم قرض تھا تو وہ اس کی نیکیوں سے ادا کیا جائے گا۔(5)

---

(1) ... مسند ابی یعلی، مسند ام سلمہ زوج النبی، ٦/ ٩٤، حدیث: ٦٩٠٨

اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب الادب، باب ما جاء فی تادیب الخادم والیتیم، ٧/ ٥١٨، حدیث: ٧٤٣٧

(2) ... مسند بزار، مسند عمار بن یاسر، ٤/ ٢٣٦، حدیث: ١٣٩٩

(3) ... مسند بزار، مسند ابی ھریرۃ، ١٦/ ٢٦٠، حدیث: ٩٤٤٦

(4) ... معجم کبیر، ١٢/ ٣١١، حدیث: ١٣٥٠٤

(5) ... ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین، ٣/ ١٤٥، حدیث: ٢٤١٤

﴿1221﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ آخرت میں قرض خواہ کا مطالبہ کرنا دنیا میں تمہارے مطالبہ کرنے سے زیادہ سخت ہو گا۔ مقروض کو قرض خواہوں کے مطالبہ پر روک لیا جائے گا اور وہ اسے پکڑ لیں گے۔ مقروض عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! کیا تو مجھے ننگے پاؤں نہیں دیکھ رہا (میں قرض کیسے ادا کروں)؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: حق دار اپنے اپنے حق کی مقدار اس کی نیکیوں میں سے لے لیں۔ اگر مقروض کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو ارشاد فرمائے گا کہ حق داروں کے گناہ مقروض کے سر ڈال دو۔

قرض، شہید کو جنت سے روک دے گا:

﴿1222﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبدُ اللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص راہِ خدا میں قتل کر دیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کر دیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کر دیا جائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو جب تک وہ قرض ادا نہ کرے جنت میں داخل نہ ہو گا۔[1]

﴿1223﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ پاک اپنی شایانِ شان تجلی فرمائے گا، پل صراط پر اسی کا قبضہ ہو گا، وہ ارشاد فرمائے گا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! کوئی ظالم مجھ سے بچ نہیں سکتا۔ پھر ربِّ کریم مخلوق میں سے بعض کو بعض سے انصاف دلائے گا حتّٰی کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے انصاف دلائے گا جس نے اسے سینگ مارا ہو گا۔[2]

مظلوم ظالم کی نیکیاں لے جائیں گے:

﴿1224﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ایک شخص نیکیاں لے کر آئے گا اور اس گمان میں ہو گا کہ ان کے سبب وہ نجات پا جائے گا، ایک شخص آئے گا جس پر اس نے ظلم کیا ہو گا تو اس کی نیکیاں (بقدرِ حق) مظلوم کو دے دی جائیں گی،

1 ... نسائی، کتاب البیوع، باب التغلیظ فی الدین، ص ۷۵۳، حدیث: ۴۶۹۳

2 ... مسند الفردوس، ۵/ ۲۶۹، حدیث: ۸۱۵۳

یہ سلسلہ چلتا رہے گا حتّٰی کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، پھر ایک مظلوم آئے گا، اب اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی باقی نہ ہوگی تو اس مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے۔[1]

﴿1225﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان نہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، وہ سمجھے گا میں نجات پا گیا، پھر اس کی نیکیوں سے لوگوں کے حقوق دیئے جائیں گے، حتی کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں بچے گی، پھر مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔[2]

سیِّدُنا ابو عثمان نہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ روایت کس سے سنی ہے؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی، حضرت سیِّدُنا سعد، حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُم۔ حتی کہ آپ نے چھ یا سات نام گنوا دیئے۔

﴿1226﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ جہنم پر ایک بڑا پل ہے اس پر سات پل اور ہیں، نافرمان و گناہ گار درمیانے پل پر ہوں گے، ایک شخص کو لایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس درمیانے پل پر پہنچے گا تو اس سے کہا جائے گا: کیا تجھ پر قرض ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربّ! مجھ پر اتنا اتنا قرض ہے۔ اس سے کہا جائے گا کہ اپنا قرض ادا کر۔ وہ عرض کرے گا: میرے پاس کچھ نہیں اور نہ ایسی کوئی چیز پاتا ہوں جس سے قرض ادا کروں۔ (قرض خواہوں سے) کہا جائے گا کہ اس کی نیکیاں لے لو۔ چنانچہ حق دار اپنے اپنے حق کے مطابق اس کی نیکیاں لیتے رہیں گے حتّٰی کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں بچے گی، جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو کہا جائے گا: اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں۔ حکم ہوگا: مطالبہ کرنے والوں کے گناہ اس کے سر ڈال دو۔

مظلوموں کے گناہ ظالم کے سر:

﴿1227﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ظالم آئے گا یہاں تک کہ جب وہ پل صراط پر اندھیرے اور سخت دشواری کے عالم میں ہوگا تو مظلوم اس سے ملے گا، ظالم اسے پہچان لے گا اور اس پر کیا گیا ظلم بھی اسے یاد آجائے گا۔ پس مظلوم

[1] ... مسند بزار، مسند سلمان الفارسی، ٦/ ٤٩٠، حدیث: ٢٥٢٤

[2] ... مستدرک، کتاب البیوع، باب ترفع اللرجل صحیفة... الخ، ٢/ ٣٤٢، حدیث: ٢٣١٥

ظالموں سے اپنا بدلہ لیتے رہیں گے حتّٰی کہ ظالموں کے پاس موجود نیکیاں ختم ہوجائیں گی، جب ان کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوموں کے گناہ ظالموں کے سر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر انہیں جہنم کے نچلے طبقے میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

﴿1228﴾... حضرت سیِّدُنا ابوبُردہ بن نِیار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک مقروض کو قرض خواہ کے لئے ایسے روک لے گا جیسے شدت وسختی سے ایک شے کو دوسری شے کی وجہ سے روکا جاتا ہے۔ مقروض عرض کرے گا: اے میرے رب! میں اس کا حق کیسے دوں جبکہ تو نے مجھے ننگے پاؤں اور ننگے بدن اٹھایا ہے، میں حق کہاں سے ادا کروں؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میں تیری نیکیاں انہیں دوں گا۔ چنانچہ اس کی نیکیاں حقداروں کے نامۂ اعمال میں ڈال دی جائیں گی۔ اگر حقوق کی ادئیگی کے لئے نیکیاں کافی ہوئیں تو ٹھیک ورنہ لوگوں کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے۔[2]

﴿1229﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ربِّ کریم اس شخص پر رحم فرمائے جس کے ذمہ اس کے مسلمان بھائی کی جان یا مال کا کچھ حق نکلتا ہو! پس وہ اس کے پاس جاکر قیامت کے دن سے پہلے معاف کروالے کہ وہاں نہ تو دینار ہوں گے اور نہ ہی درہم، فقط نیکیاں ہوں گی۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو؟ ارشاد فرمایا: پھر مظلوم کی بُرائیاں ظالم کے سر ڈال دی جائیں گی۔[3]

باپ کا بیٹے سے مطالبہ:

﴿1230﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: والدین کا بیٹے پر قرض ہوگا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے بیٹے سے چمٹ جائیں گے۔ بیٹا کہے گا: میں تو آپ کا بیٹا ہوں۔ پس اس وقت والدین پسند کریں گے یا (فرمایا:) تمنا کریں گے کہ کاش!

---

1 ...معجم اوسط، ۴/ ۲۷۶، حدیث: ۵۹۷۶

2 ...معجم اوسط، ۲/ ۳۵۴، حدیث: ۳۵۲۴

3 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الحساب والقصاص، ۴/ ۱۸۹، حدیث: ۲۴۲۷، عن ابی ھریرۃ
معجم اوسط، ۴/ ۴۵، حدیث: ۵۱۵۹

ہماری اور زیادہ اولاد ہوتی۔[1]

﴿1231﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک بندے اور بندی کا ہاتھ پکڑ کر لایا جائے گا، پھر ایک منادی سب اگلوں پچھلوں کو پکارے گا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، اس پر جس کسی کا حق نکلتا ہو وہ آکر اپنا حق وصول کرلے۔ ایک عورت خوش ہوگی کہ باپ، بیٹے، بھائی یا شوہر کے ذمہ اس کا حق نکلتا ہو۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ(۱۰۱) (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱) ترجمۂ کنزالایمان: تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

(پھر فرمایا:) ربِّ کریم اپنے حقوق میں سے جو چاہے گا معاف فرمادے گا لیکن بندوں کے حقوق میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا۔ پھر اس شخص کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: لوگوں کو ان کے حقوق دو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! دنیا تو فنا ہوچکی، میں ان کے حقوق کہاں سے ادا کروں؟ اللہ کریم فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا کہ اس کی نیکیاں لے کر ہر حق دار کو بقدر حق دے دو۔ پھر اگر یہ شخص اللہ کا ولی ہوگا تو اللہ پاک اس کی ذرہ بھر نیکی کو بڑھا کر کئی گنا کردے گا اور اس کے سبب اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍۚ (پ۵، النسآء: ۴۰) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ایک ذرّہ بھر ظلم نہیں فرماتا۔

اور اگر یہ بندہ بدبخت ہوا تو فرشتہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! اس کی نیکیاں تو ختم ہوگئیں لیکن مطالبہ کرنے والے کئی لوگ اب بھی باقی ہیں۔ تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: حق داروں کی بُرائیاں لے کر ظالم کی بُرائیوں میں ڈال دو پھر اسے دھکیل کر جہنم میں پھینک دو۔

امانت ادا نہ کرنے کا انجام:

﴿1232﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: راہِ خدا میں شہید ہونا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے سوائے قرض کے، روزِ قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا، اگرچہ وہ راہِ خدا میں قتل کیا گیا ہوگا، اس سے کہا

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث: ۱۰۵۲۶

جائے گا: اپنی امانت ادا کرو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس کی طاقت نہیں، دنیا مجھ سے چلی گئی ہے۔ حکم ہو گا: اسے (جہنم کی وادی) ہاویہ کی طرف لے جاؤ، کتنی بُری ہے اس کو جننے والی اور کتنی بُری ہے اس کی تربیت کرنے والی۔ چنانچہ اسے ہاویہ میں پھینک دیا جائے گا حتّٰی کہ وہ گرتے گرتے اس کی تہہ میں جا پہنچے گا، پھر اس کی امانت کو جسمانی صورت دی جائے گی وہ اسے اٹھا کر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ جب وہ سمجھے گا کہ اب کامیاب ہونے ہی والا ہوں تو اچانک پاؤں پھسلے گا اور اس امانت کے ساتھ ہی گر پڑے گا اور ہمیشہ (جب تک ربِ کریم چاہے) ایسے ہی گرتا رہے گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: امانت ہر چیز میں ہوتی ہے، وضو، نماز، روزہ، غُسلِ جنابت میں اور ان سب میں سخت تر لوگوں کی امانتیں ہیں۔

خیانت کا وبال:

﴿1233﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کسی کو اپنے پیچھے اپنے گھر والوں کا نگران و منتظم بنایا، اس نے اس کے گھر والوں میں خیانت کی تو خیانت کرنے والے کو قیامت کے دن نگران و منتظم بنانے والے کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا: اس نے تیرے گھر والوں میں خیانت کی تھی، تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔ چنانچہ وہ اس کی نیکیوں میں سے لیتا رہے گا حتّٰی کہ راضی ہو جائے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اس کی نیکیوں میں کوئی چیز باقی چھوڑے گا؟[1]

﴿1234﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری تھا تو بروزِ قیامت اس پر حد قائم کی جائے گی۔[2]

﴿1235﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنی پھوپھی سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے، انہوں نے خادمہ سے کھانا منگوایا، اس نے کھانا لانے میں دیر کر دی، جب وہ آئی تو پھوپھی نے کہا: اے زانیہ! جلدی کیوں نہیں آئی؟ حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے (بطورِ تعجب) سُبْحٰنَ اللہ کہتے ہوئے فرمایا: آپ نے بہت بڑی

---

1 ... مسلم، کتاب الامارۃ، باب حرمۃ نساء المجاھدین...الخ، ص ۸۱۰، حدیث: ۴۹۰۸

نسائی، کتاب الجھاد، باب من خان غازیا فی اھلہ، ص ۵۲۰، حدیث: ۳۱۸۸، بتغیر قلیل

2 ... بخاری، کتاب المحاربین، باب قذف العبید، ۴/ ۳۵۴، حدیث: ۶۸۵۸

بات کہہ دی، کیا آپ اس کے زنا کرنے پر مطلع ہیں؟ انہوں نے کہا: بخدا! نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس شخص یا عورت نے اپنی باندی کو "زانیہ!" کہا حالانکہ وہ اس کے زنا پر مطلع نہیں تو قیامت کے دن وہ باندی اسے کوڑے مارے گی۔[1]

﴿1236﴾... حضرت سیِّدُنا واثِلہ بن اَسقَع رَضِیَ اللہُ عَنہ سے مروی کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی پر زنا کی تہمت لگائی تو روزِ قیامت آگ کے کوڑوں سے اُسے حد لگائی جائے گی۔[2]

﴿1237﴾... مُتَعَدَّد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سن لو! جس نے کسی معاہد (اسلامی حکومت سے معاہد کرنے والے کافر) پر ظلم کیا یا اس کے حق میں کچھ کمی کی یا اسے طاقت سے زیادہ کام کا پابند بنایا یا اس کی رضا کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو بروزِ قیامت میں اس کا مقابل ہوں گا[3]۔[4]

کسی کو بُرے نام سے نہ پکارو:

﴿1238﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرمایا کرتے تھے: اگر کسی شخص نے دوسرے کو اے کتے! اے گدھے! اے خنزیر! کہہ کر پکارا تو بروزِ قیامت اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ میں نے اسے کتا، خنزیر یا گدھا بنا کر پیدا کیا۔

پڑوسیوں سے حُسنِ سلوک کرو:

﴿1239﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کتنے ہی پڑوسی اپنے پڑوسی سے لپٹ جائیں گے اور کہیں گے: اے ربِّ کریم! اس سے پوچھ کہ اس نے اپنا دروازہ مجھ پر کیوں بند رکھا تھا اور اپنی اضافی اور زائد چیز مجھ سے کیوں روکے رکھی تھی؟[5]

---

1 ... مستدرک، کتاب الحدود، باب ذکر حد القذف، ۵/ ۵۲۸، حدیث: ۸۱۷۱

2 ... معجم کبیر، ۲۲/ ۵۷، حدیث: ۱۳۵

3 ... یعنی میں اس ظالم حاکم کی شفاعت کرنے کی بجائے اس کی شکایت کروں گا اور عذاب سے بچانے کی بجائے اُسے عذاب میں گرفتار کراؤں گا یہ ہے اس رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن کا رحم کہ اس رحم سے کفار بھی محروم نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۲۱)

4 ... ابو داود، کتاب الخراج، باب فی تعشیر اھل الذمۃ... الخ، ۳/ ۲۳۰، حدیث: ۳۰۵۲

5 ... الادب المفرد، باب من اغلق الباب علی الجار، ص ۵۲، حدیث: ۱۱۱، بتغیر قلیل

چھینک کا جواب بھی قرض ہے:

﴾1240﴿... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کسی نے اپنے بھائی کی چھینک کا جواب نہ دیا جب اس نے چھینکا (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا)[1] تو قیامت کے دن وہ اس کا بھی مطالبہ کرے گا اور چھینک کا جواب نہ دینے کی بنا پر اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

﴾1241﴿... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کو چھینک آئی اس سننے والے نے جواب نہ دیا تو یہ اُس کا اِس پر قرض ہے جسے وہ قیامت کے دن اس سے وصول کرے گا۔

جہاں تک ہو سکے نیکی کی دعوت دو:

﴾1242﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سنا کرتے تھے کہ بروزِ قیامت ایک شخص دوسرے سے چمٹ جائے گا حالانکہ وہ اسے پہچانتا بھی نہ ہو گا، جس کے ساتھ چمٹا جائے گا وہ کہے گا: تمہارا مجھ پر کیا حق نکلتا ہے جبکہ میری اور تمہاری کوئی جان پہچان بھی نہیں ہے؟ تو چمٹنے والا کہے گا: تم مجھے گناہوں اور بُرائیوں میں مبتلا دیکھتے تھے لیکن منع نہیں کرتے تھے۔

مومن کی سزا متناہی اور جزا غیر متناہی ہے:

معلوم ہونا چاہئے کہ اہلِ سنت وجماعت کے اصول کے مطابق مومن کے گناہوں کی سزا متناہی جبکہ اس کی نیکیوں کی جزا غیر متناہی ہے، کیونکہ نیکیوں کے ثواب میں سے جنت میں ہمیشگی بھی ہے تو جو متناہی ہو وہ غیر متناہی کے بدلے میں نہیں آیا کرتی، لہٰذا اس تفصیل کے مطابق اس باب میں وارد احادیث کی توجیہ یہ ہو گی کہ مسلمان سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والوں کو مسلمان کی نیکیوں میں سے اس کے گناہوں کی سزا کے وزن برابر نیکیوں کا اجر دے دیا جائے، اگر برائیوں کے بدلے میں حق داروں کو دیا جانے والا نیکیوں کا اجر ختم ہو گیا تو اس حریف

[1] ... چھینک کا جواب دینا واجب ہے، جبکہ چھینکنے والا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہے اور اس کا جواب بھی فوراً دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے، واجب ہے۔ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ١٦، ٣/ ٤٧٦)

کی بُرائیاں اس کے سرڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور یہ اس صورت میں ہو گا کہ مقروض کو معاف نہیں کیا گیا ہو گا، یہاں تک کہ جب ان گناہوں کی سزا پوری ہو چکے گی تو صاحِبِ ایمان ہونے کے سبب اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ مسلمان کی نیکیوں کے اجر سے بڑھ کر اللہ کریم نے جو ثواب اسے عطا فرمایا ہو گا حق تلفیوں کے بدلے میں وہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ یہ اللہ پاک کا فضل ہے وہ اس سے قیامت میں آنے والے جس مومن کو چاہے گا خاص فرمائے گا۔

باب نمبر 96:

وہ خوش نصیب جن کے قرض کی اَدائیگی اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے

مقروض پر ربِّ کریم کا کرم:

﴿1243﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ پاک مقروض کو بلائے گا اور اپنی بارگاہ میں کھڑا کر کے ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! تو نے یہ قرض کیوں لیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! بے شک تو جانتا ہے کہ میں نے قرض لیا تھا، پس میں نے نہ تو اسے کھایا، نہ پیا، نہ پہنا اور نہ ہی ضائع کیا، لیکن مجھ پر مصیبت آئی یوں کہ وہ یا تو جل گیا، یا چوری ہو گیا یا پھر ضائع ہو گیا۔ تو اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا، تیرے قرض کی ادائیگی کا آج میں زیادہ حق دار ہوں۔ چنانچہ ربِّ کریم کوئی چیز اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دے گا جس سے نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی۔ پس اللہ پاک کے فضل و رحمت سے وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔[1]

﴿1244﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مرفوعاً روایت ہے: جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادا کرے گا، پھر مر گیا تو اللہ کریم اس سے درگزر فرمائے گا اور جس چیز کے ذریعے چاہے گا قرض خواہ کو راضی کر دے گا اور جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادا نہیں کرے گا پھر مر گیا تو ربِّ کریم اس سے قرض خواہوں کا بدلہ لے گا۔[2]

---

1 ... مسند احمد، حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر، ۱/ ۴۲۰، حدیث: ۱۷۰۸

2 ... مستدرک، کتاب البیوع، باب من تداین بدین... الخ، ۲/ ۳۱۹، حدیث: ۲۲۵۳

تین خوش نصیب مقروض:

﴿1245﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگوں کا قرض بروزِ قیامت اللہ پاک ادا کرے گا:(۱)...وہ شخص جو مسلمانوں کی جماعت پر دشمن کا خوف کرے لیکن اس کے پاس حفاظت کی قوت نہ ہو تو وہ قرض لے کر اسلحہ خریدے اور راہِ خدا میں اس کے ذریعے طاقت وقوت حاصل کرے، پھر قرض کی ادائیگی سے پہلے مر جائے اور ادائیگی پر قادر بھی نہ ہو تو یہ وہ شخص ہے جس کا قرض اللہ کریم ادا فرمائے گا۔(۲)...وہ شخص جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کا انتقال ہو جائے اور وہ اس کے کفن کے لئے کوئی کپڑا نہ پائے تو قرض لے کر اس کے لئے کفن خریدے، پھر اس حال میں مر جائے کہ قرض کی ادائیگی پر قادر نہ ہو تو اس شخص کا قرض قیامت کے دن ربِّ کریم ادا کرے گا۔ (۳)...وہ شخص جسے خود پر زنا کا خوف ہو اور شہوت شدت اختیار کر جائے تو وہ قرض لے کر نکاح کرے حالانکہ قرض کی ادئیگی پر قادر نہ ہو پھر مر جائے تو اس شخص کا قرض بھی بروزِ قیامت اللہ پاک ادا فرمائے گا۔[1]

﴿1246﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادا کر دے گا (لیکن ادا نہ کرپایا) تو بروزِ قیامت اس کی طرف سے اللہ کریم قرض خواہ کے حق کی ادائیگی کر دے گا اور جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادا نہیں کرے گا پھر مر گیا تو بروزِ قیامت اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: تیرا یہ گمان تھا کہ میں اپنے بندے کا حق نہیں لوں گا۔ چنانچہ اس کی نیکیوں کو قرض خواہ کی نیکیوں میں ڈال دیا جائے گا، اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو قرض خواہ کی بُرائیاں اس کے سر ڈال دی جائیں گی۔[2]

﴿1247﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرض دو طرح کا ہے، جو (مقروض) اس حال میں مرا کہ اس کی نیت قرض کی ادائیگی کی ہو تو (بروزِ قیامت) میں اس کا کفیل ہوں اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی نیت قرض ادا کرنے کی نہ تھی تو یہ وہ شخص ہے جس

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، سلمۃ بن دینار، ۳/ ۲۹۲، حدیث: ۳۹۹۲

2 ... معجم کبیر، ۸/ ۲۴۳، حدیث: ۷۹۴۹

سے اس دن اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم۔[1]

﴿1248﴾... حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے قرض لیا لیکن ادا کئے بغیر مر گئے تو ان کا قرض **اللہ** پاک ادا فرمائے گا: (۱)...وہ مقروض جو راہِ خدا میں ہو، اس کا لباس بوسیدہ ہو جائے (پھٹنے لگے) اور اسے ستر ظاہر ہو جانے کا خوف ہو۔ یا اسی کی مثل کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔ پھر قرض لینے کے بعد اسے ادا کئے بغیر مر جائے۔ (۲)...وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان انتقال کر جائے، وہ اس کے کفن کے لئے کوئی کپڑا نہ پائے اور نہ کوئی ایسی چیز پائے جس سے اس کی ستر پوشی کر سکے، وہ اس کے لئے قرض لے لیکن ادائیگی سے پہلے مر جائے۔ (۳)...وہ شخص جسے خود پر زنا کا خوف ہو، لہٰذا پاک دامن رہنے کے لئے (قرض لے کر) کسی عورت سے نکاح کرے، پھر قرض ادا نہ کر سکے تو بے شک ان لوگوں کا قرض بروزِ قیامت **اللہ** کریم ادا فرمائے گا۔[2]

آپس میں صلح رکھو کہ اللہ بھی صلح کروائے گا:

﴿1249﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) میری امت کے دو شخص بارگاہِ ربُّ العزت میں گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے، ایک عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میرے بھائی سے مجھے میرا حق دلا۔ **اللہ** پاک دوسرے سے ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کا حق دے۔ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میری نیکیوں میں سے تو کچھ بھی نہیں بچا۔ **اللہ** کریم مطالبہ کرنے والے سے ارشاد فرمائے گا: تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرو گے اس کی نیکیوں میں سے تو کچھ بھی نہیں بچا؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! یہ میرے گناہوں میں سے بوجھ اٹھا لے۔ راوی کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ بڑا عظیم دن ہے، وہ ایسا دن ہو گا جس میں لوگ محتاج ہوں گے کہ کوئی ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا لے۔ پھر **اللہ** پاک مطالبہ کرنے والے سے ارشاد فرمائے گا: اپنا سر اٹھا اور جنتوں کی طرف دیکھ۔ چنانچہ وہ اپنا سر اٹھائے گا تو عرض کرے گا: اے ربِّ

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فیمن نوی ان لایقضی دینہ، ۴/ ۲۳۷، حدیث: ۶۶۵۶

2 ... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فیمن نوی قضی دینہ واھتم بہ، ۴/ ۲۳۹، حدیث: ۶۶۶۳، عن ابن عمرو

کریم! میں سونے کے بلند و بالا شہر اور موتیوں سے آراستہ سونے کے محلات دیکھ رہا ہوں، یہ کس نبی، کس صدیق یا کس شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت دے۔ بندہ عرض کرے گا: اس کی قیمت کون دے سکتا ہے؟ ارشاد ہو گا: تو بھی دے سکتا ہے۔ عرض کرے گا: وہ کیسے؟ ربّ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کو معاف کرنے کے سبب۔ بندہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں نے اپنے بھائی کو معاف کیا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جا۔ پھر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو کہ بے شک قیامت کے دن اللہ پاک بھی مسلمانوں کے درمیان صلح کروائے گا۔[1]

﴿1250﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قیامت مخلوق آپس میں ملاقات کرے گی، جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی پکارے گا: اے اہلِ محشر! تم آپس کے مظالم چھوڑ دو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔[2]

﴿1251﴾... حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ہانی بنتِ ابو طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک بروزِ قیامت اگلوں پچھلوں کو ایک کشادہ و ہموار زمین میں جمع فرمائے گا، پھر عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے اہلِ توحید! بے شک اللہ کریم نے تمہیں معاف فرما دیا۔ پس لوگ دنیا میں کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لینے کے لئے ایک دوسرے سے چمٹ جائیں گے۔ پھر منادی پکارے گا: اے اہلِ توحید! ایک دوسرے کو معاف کرو جزا دینا میرے ذمے ہے۔[3]

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روایت ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے ظلم سے توبہ کر لی ہو اور دوبارہ ظلم کی طرف نہ لوٹے ہوں اور یہی وہ توبہ کرنے والے ہیں جن کا اس فرمانِ باری تعالیٰ میں ذکر ہے:

---

1 ... مستدرک، کتاب الاهوال، باب اذا المریبق من الحسنات... الخ، ۵/ ۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸

2 ... معجم اوسط، ۴/ ۴۱، حدیث: ۵۱۴۴

3 ... معجم اوسط، ۱/ ۳۶۶، حدیث: ۱۳۳۶

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۵)

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: یہ اچھی تاویل ہے۔ مزید فرماتے ہیں: یہ اس کے لئے ہوگا جس کا کوئی پوشیدہ نیک عمل ہوگا جس کے سبب اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس سے مطالبہ کرنے والوں کو راضی فرمادے گا۔ اگر یہ فرمان تمام لوگوں کے بارے میں عام ہوتا تو کوئی بھی جہنم میں داخل نہ ہوتا۔

روزے کا انعام:

﴿1252﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یعنی ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ کے کہ بے شک روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود ہی دوں گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے اس حدیث کا معنیٰ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”بروزِ قیامت اللہ پاک اپنے بندے کا حساب فرمائے گا اور ظلم و زیادتی کے سبب اس پر جس کا جو حق نکلتا ہوگا روزے کے سوا تمام اعمال سے اس کی ادائیگی کردی جائے گی اور بندے کو روزے کے سبب جنت میں داخل کردیا جائے گا۔“ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اس قول کی تائید بعض دیگر احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ

ہر عمل کا کفارہ ہے سوائے روزے کے:

﴿1253﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه سے مرفوعاً روایت ہے: كُلُّ الْعَمَلِ كَفَّارَةٌ اِلَّا الصَّوْمَ وَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یعنی روزے کے سوا ہر عمل کفارہ ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔[2]

﴿1254﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه سے مرفوعاً روایت ہے: ہر عمل کفارہ ہے سوائے روزہ کے۔[3]

﴿1255﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے ایک روایت ہے جس میں یہ ہے کہ ابن آدم جو بھی عمل

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب هل یقول انی صائم اذا شتم، ۱/ ۶۲۸، حدیث: ۱۹۰۴

2 ... مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۴۷۶، حدیث: ۹۸۹۵

3 ... مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۴۹۷، حدیث: ۱۰۰۳۲

کرتا ہے وہ اس کے لئے کفارہ ہے سوائے روزہ کے۔[1]

مسلمان کی جانب سے ادائیگی قرض کی فضیلت:

﴿1256﴾...امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرض کی حالت میں مرنے والا ہر شخص اپنے قرض کے سبب گرفتار ہوتا ہے اور جو بھی اس کی طرف سے قرض ادا کرے گا تو اللہ کریم قیامت کے دن اس کی پکڑ نہیں فرمائے گا[2]۔[3]

﴿1257﴾...حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بروزِ قیامت اللہ پاک حقوق کو لپیٹ کر اپنے قدمِ قدرت کے نیچے رکھ دے گا سوائے اس کے جس نے کسی مزدور کی مزدوری روک لی ہو گی یا (کسی کے) جانور کی کونچیں کاٹی ہوں گی یا کسی باکرہ (کنواری) لڑکی سے بدکاری کی ہو گی۔[4]

باب نمبر97:

اَصحابِ اعراف کا بیان

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ (پ۸، الاعراف: ۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے۔

﴿1258﴾...حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہے، اصحابِ اعراف وہ ہوں گے جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے تھے، یہ لوگ اعراف پر کھڑے ہوں گے اور جہنمیوں کو ان کے چہروں کی سیاہی کے سبب اور جنتیوں کو ان کے چہروں کی چمک کی وجہ سے پہچانیں

---

1 ...فتح الباری لابن حجر، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، ۵/ ۹۶، تحت الحدیث: ۱۸۹۴

2 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ302** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: جیسا برتاوا تم ربّ کے بندوں کے ساتھ کرو گے تمہارے ساتھ بھی قیامت میں ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا، اگر پھانسو گے تو پھنسو گے اگر پھنسے ہوؤں کو چھوڑاؤ گے تو چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ خیال رہے کہ میت کو قرض سے چھوڑانے کی دو صورتیں ہیں، اپنا قرض ہو تو معاف کر دو، دوسرے کا ہو تو ادا کر دو۔

3 ...دار قطنی، کتاب البیوع، ۳/ ۵۷، حدیث: ۲۹۶۵

4 ...نقض الامام ابی سعید عثمان بن سعید، باب الحد والعرش، ۱/ ۴۰۹

گے، جب وہ جنتیوں کو دیکھیں گے تو خود بھی جنت میں داخل ہونے کی خواہش کریں گے اور جب جہنمیوں کو دیکھیں گے تو جہنم سے اللہ پاک کی پناہ مانگیں گے، پھر اللہ کریم انہیں جنت میں داخل فرمادے گا، اسی وجہ سے ربّ تعالیٰ نے فرمایا:

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ (پ۸، الاعراف: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان کو اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤنہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم۔

اہل جنت کے مساکین:

﴿1259﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اعراف جنت و دوزخ کے درمیان ایک دیوار کا نام ہے اور یہ حجاب ہے، اعراف والے اس پر ہوں گے، پھر جب اللہ پاک انہیں معاف کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو انہیں ایک نہر تک لے جائے گا، جسے نہرِ حیات کہا جاتا ہے، اس کے دونوں کناروں پر موتی جڑے سونے کے بانس ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے، جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا وہ اس میں رہیں گے حتّٰی کہ ان کے رنگ صاف و شفاف ہو جائیں گے، پھر وہ اس سے یوں نکلیں گے کہ ان کے گلوں پر سفید رنگ کا تل ہو گا جس کے ذریعے ان کی پہچان ہو گی اور انہیں جنتیوں کے مساکین کا نام دیا جائے گا۔

والدین کی نافرمانی کا وبال:

﴿1260﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن مزنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اصحابِ اعراف کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ پاک کی راہ میں (جہاد کیا) اور شہید ہو گئے، چنانچہ والدین کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو جنت سے روک دیا گیا اور راہِ خدا میں شہادت کے سبب انہیں جہنم سے روک دیا گیا۔[1]

﴿1261﴾... قبیلہ مزنیہ کے ایک شخص نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اعراف والوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتے ہوئے ان

[1] ... البعث والنشور للبیھقی، باب ماجاء فی اصحاب الاعراف... الخ، ص۱۰۶، حدیث: ۱۰۴

کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نکلے اور پھر راہِ خدا میں شہید کر دیئے گئے۔[1]

﴿1262﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اصحابِ اعراف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے والدین کی نافرمانی کی حالت میں راہِ خدا میں قتل کئے گئے مگر ان کی شہادت نے انہیں جہنم میں داخل ہونے سے اور والدین کی نافرمانی نے جنت میں جانے سے روک دیا، یہ لوگ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار پر ہوں گے اور ان کا گوشت اور چربی پگھل جائے گی یہاں تک کہ اللہ پاک مخلوق کا حساب کرچکے، جب مخلوق کا حساب ہو چکے گا اور ان اعراف والوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا تو اللہ کریم انہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا اور اپنی رحمت سے ہی داخلِ جنت فرمادے گا۔[2]

﴿1263﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اصحابِ اعراف کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ والدین کی نافرمانی کی حالت میں راہِ خدا میں شہید ہوئے چنانچہ والدین کی نافرمانی کے سبب انہیں جنت میں جانے سے اور راہِ خدا میں شہادت کی بنا پر جہنم میں جانے سے روک لیا جائے گا۔[3]

اللہ پاک کے آزاد کردہ:

﴿1264﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زرعہ بن عمرو بن جریر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اصحابِ اعراف سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کا تمام بندوں میں سب سے آخر میں فیصلہ ہو گا، جب اللہ عَزَّوَجَلَّ دیگر بندوں کا فیصلہ فرما چکے گا تو ارشاد فرمائے گا: تم لوگوں کو تمہاری نیکیوں نے جہنم سے باہر رکھا ہے اور جنت میں بھی داخل نہ ہو سکے، اب تم میرے آزاد کردہ ہو، جاؤ! جنت میں جہاں سے چاہو کھاؤ، پیو۔[4]

---

1 ... در منثور، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۴۶، ۳/ ۴۶۵

2 ... معجم اوسط، ۳/ ۲۹۸، حدیث: ۴۶۴۴

3 ... البعث والنشور للبیہقی، باب ما جاء فی اصحاب الاعراف...الخ، ص۱۰۷، حدیث: ۱۰۷

4 ... تفسیر طبری، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۴۶، ۵/ ۵۰۲، حدیث: ۱۴۷۲۳

﴿1265﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان لوگوں کے بارے میں سوال ہوا جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ لوگ اصحابِ اعراف ہوں گے جو شدید خواہش کے باوجود جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے۔[1]

﴿1266﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا، جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں جانے کا حکم دے گا پھر اصحابِ اعراف سے فرمایا جائے گا: تمہیں کس بات کا انتظار ہے؟ وہ عرض کریں گے: الٰہی! ہم تیرے حکم کے منتظر ہیں۔ ان سے فرمایا جائے گا: تمہاری نیکیوں نے تمہیں جہنم میں داخل ہونے سے بچالیا ہے اور تمہاری بُرائیاں تمہارے اور جنت کے درمیان حائل ہوگئی ہیں لہٰذا میری بخشش اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔[2]

﴿1267﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اصحابِ اعراف وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی نیکیوں نے جہنم میں جانے سے اور برائیوں نے جنت میں داخل ہونے سے روک دیا ہوگا، پس جب ان کی نظریں جہنمیوں پر پڑیں گی تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالموں کے ساتھ مت کر۔ وہ اس حالت میں ہوں گے کہ ان کے ربّ کی رحمت ان کی طرف متوجہ ہوگی چنانچہ اللہ پاک ان سے فرمائے گا: اٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

﴿1268﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اصحابِ اعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر ہوں گی، یہ لوگ جنت و دوزخ کے درمیان ایک دیوار پر ہوں گے، جنت میں داخلے کی شدید خواہش کے باوجود اس میں داخل نہ ہوسکیں گے۔

﴿1269﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر ہوں گی وہ اعراف والوں میں ہوں گے۔

---

[1] ... تفسیر قرطبی، پ٨، الاعراف، تحت الآیۃ: ٤٦، جزء٧، ٤/ ١٥٣

[2] ... البعث والنشور للبیہقی، باب ماجاء فی اصحاب الاعراف... الخ، ص١٠٦، حدیث: ١٠٣

﴿1270﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اصحابِ اعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی، یہ جنت و دوزخ کے درمیان ایک دیوار پر ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی شدید خواہش کریں گے بالآخر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

﴿1271﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: اعراف والے نیکوکار، فقہاء اور علماء ہوں گے اور اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہے۔

﴿1272﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مجلز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اعراف ایک اونچی جگہ کا نام ہے، جس پر فرشتے ہوں گے جو جنتیوں کو ان کی علامتوں سے اور جہنمیوں کو ان کی علامتوں سے پہچانیں گے۔

﴿1273﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اعراف ایک دیوار ہے اور مرغ کی کلغی کی طرح اس کی بھی چوٹی ہے۔

امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحقیق:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اصحابِ اعراف کے تفسیر کے بارے میں جو اختلاف اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اصحابِ اعراف کے بارے میں بارہ اقوال ہیں اور ان میں پہلا قول سب سے راجح ہے۔

(۱)... یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ اس بارے میں پیچھے حدیث شریف گزر چکی۔

(۲)... اس سے مراد صالحین، فقہاء اور علماء ہیں۔

(۳)... اس سے مراد شہداء ہیں۔

(۴)... اصحابِ اعراف صاحبِ فضیلت مسلمان اور شہداء ہیں، جو اپنے بوجھ سے جان چھڑا کر لوگوں کے حالات کا مشاہدہ کرنے کے لیے فارغ ہو گئے۔

(۵)... اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو والدین کی نافرمانی کر کے جہاد کے لیے گئے اور شہید کر دیئے گئے، اب والدین کی نافرمانی کا گناہ اور شہادت کا ثواب دونوں برابر ہو گئے۔ اس بارے میں حدیث پاک گزر چکی۔

(۶)... اس سے مراد ہر امت کے وہ عادل و نیک لوگ ہیں جو بروزِ قیامت لوگوں کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(۷)... اصحابِ اعراف حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے ہوں گے۔

(۸)...یہ وہ لوگ ہوں گے دنیا میں مصیبتیں اور پریشانیاں جن کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ نہ بنی ہوں گی جبکہ ان کے نامہ اعمال میں کبیرہ گناہ نہیں ہوں گے، ان کو اعراف میں ٹھہرایا جائے گا تاکہ جنت میں وقتی طور پر داخل نہ ہونے کے سبب جو غم پیدا ہو وہ ان کے صغیرہ گناہوں کا بدلہ ہو جائے۔

(9)...وہ مسلمان ہوں گے جنہوں نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا، حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے اس کی صراحت منقول ہے۔

(۱۰)...اس سے مراد زنا سے پیدا ہونے والے بچے ہیں۔

(۱۱)...اصحابِ اعراف سے مراد اس دیوار پر مقرر فرشتے ہیں جو جنت اور دوزخ میں داخلے سے قبل مسلمانوں اور کافروں کو علیحدہ علیحدہ کریں گے۔

(۱۲)...اصحابِ اعراف سے مراد حضرت سیِّدُنا عباس، حضرت سیِّدُنا حمزہ اور حضرت سیِّدُنا علی بن ابو طالب رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں۔

ایک ضعیف قول یہ ہے کہ اصحابِ اعراف سے مراد جبلِ احد ہے جس کو اٹھا کر وہاں رکھا جائے گا۔

(علامہ سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: آٹھویں اور پانچویں قول کو پہلے قول کے ساتھ جمع کرنا ممکن ہے جیسا کہ بالکل واضح ہے کیونکہ ان سب میں مراد یہی ہے کہ ان لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی، پس اس صورت میں یہ احادیث باہم مجتمع ہو جائیں گی اور پہلے قول کی ترجیح یقینی ہو جائے گی۔

باب نمبر98:

کفار و مشرکین کے بچوں کا انجام

﴿1274﴾... حضرت سیِّدُنا براء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مسلمانوں کے بچوں سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے والدین کے ساتھ ہوں گے اور مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: وہ اپنے والدین کے ساتھ ہوں گے۔[1]

﴿1275﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں

[1] ...اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی الاطفال، ۱۰/ ۵۲۵، حدیث: ۱۰۲۹۰

جہنم میں ان کی چیخ و پکار سنوا دوں۔[1]

﴿1276﴾... امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زمانہ جاہلیت میں مرنے والے اپنے دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں جہنم میں ہیں۔ جب حضور نے ان کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر تم ان دونوں کا مقام دیکھتی تو ضرور ان سے نفرت کرتیں۔ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے پھر دریافت کیا: میری جو اولاد آپ سے ہے؟ ارشاد فرمایا: بلاشبہ مسلمان اور ان کے بچے جنت میں ہوں گے اور مشرکین اور ان کے بچے جہنم میں ہوں گے۔ پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ (پ۲۷، الطور: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔[2]

﴿1277﴾... حضرت سیّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور کی گئی جہنم میں ہیں۔[3]

﴿1278﴾... حضرت سیّدُنا سلمہ بن قیس اشجعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو ہم نے عرض کی: ہماری ماں کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوا ہے، وہ مہمان نوازی اور صلہ رحمی کیا کرتی تھیں، انہوں نے زمانہ جاہلیت میں پیدا ہونے والی ہماری ایک بہن کو زمین میں زندہ گاڑ دیا تھا ابھی وہ بالغ بھی نہ ہوئی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زندہ گاڑنے والی اور جس کو زندہ گاڑا گیا دونوں آگ میں ہیں، مگر یہ کہ زندہ گاڑنے والی اسلام کا زمانہ پائے اور اسلام قبول کرلے۔[4]

﴿1279﴾... حضرت سیّدَتُنا خَنساء بنت مُعاویہ بن صریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ ”میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنت میں کون

[1] ... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۲۵، حدیث: ۲۵۸۰۱

[2] ... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۲۸۴، حدیث: ۱۱۳۱

[3] ... ابو داود، کتاب السنۃ، باب فی ذراری المشرکین، ۴/ ۳۰۴، حدیث: ۴۷۱۷

[4] ... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۹۳، حدیث: ۱۵۹۲۳

کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا: نبی جنت میں جائیں گے، شہید جنت میں جائیں گے، بچے جنت میں جائیں گے اور جنہیں زندہ گاڑ دیا گیا تھا وہ جنت میں جائیں گے۔[1]

﴿1280﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک خواب کی جو حدیث مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ ”حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گزر ایک بزرگ کے پاس سے ہوا جو درخت کے نیچے تشریف فرما تھے اور ان کے ارد گرد کئی بچے تھے۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور یہ بچے مسلمان اور مشرکین کے بچے ہیں۔ یہ حدیث سن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مشرکوں کے بچے بھی؟ ارشاد فرمایا: ہاں مشرکوں کے بچے بھی۔“[2]

﴿1281﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی (فوت شدہ) مشرک اولاد کے بارے میں دریافت کیا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے۔ کچھ دن بعد انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔ اسلام کے مستحکم ہو جانے کے بعد انہوں نے پھر پوچھا تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ (پ۸، الانعام: ۱۶۴) ترجمۂ کنز الایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائی گی۔

تب حضور نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: وہ فطرت پر ہوں گے یا فرمایا: وہ جنت میں ہوں گے۔[3]

﴿1282﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ سے مانگا کہ وہ انسان کے چھوٹے بچوں کو عذاب نہ دے تو ربّ تعالیٰ نے ان کے حق میں

---

[1] ... ابو داود، کتاب الجھاد، باب فی فضل الشھادۃ، ۳/ ۲۲، حدیث: ۲۵۲۱

[2] ... بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، ۴/ ۴۲۶، حدیث: ۷۰۴۷

[3] ... فتح الباری لابن حجر، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین، ۴/ ۲۱۴

میری دعا پوری کر دی۔[1]

علامہ ابنِ عبدُ البر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیثِ مبارکہ میں موجود لفظ "لاھِین" (بے قصد وارادہ غفلت میں کام کرنے والے) سے مراد بچے ہیں۔ کیونکہ ان کے افعال بھی بغیر نیت وقصد کے کھیل کود ہی کی طرح ہوتے ہیں، یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ مشرکین کے بچے جنت میں جائیں گے۔

مشرکین کے بچے جنت میں یا دوزخ میں؟

﴿1283﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہ ان کی برائیاں ہوں گی جن پر انہیں عذاب دیا جائے اور جہنم میں ڈال دیا جائے اور نہ ان کی کچھ نیکیاں ہوں گی جن کا انہیں بدلہ دیا جائے اور وہ جنتی بادشاہ بن جائیں ہاں! مشرکین کے بچے جنتیوں کے غلام وخادم ہوں گے۔[2]

﴿1284-85﴾... سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مشرکین کے بچے جنتیوں کے خادم ہوں گے۔

﴿1286﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: وہ جنتیوں کے خادم ہوں گے۔[3]

﴿1287﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے جو عمل وہ کرنے والے تھے۔[4]

متقدمین ومتاخرین علما کا مشرکین کے بچوں کے بارے میں اختلاف ہے، اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

(۱)... مشرکین کے بچے جہنم میں ہوں گے، اس قول کی دلیل مذکورہ احادیث ہیں، لیکن چونکہ یہ احادیث باعتبارِ سند ضعیف ہیں اس لیے ان سے دلیل قائم نہیں کی جاسکتی یا یہ احادیث آیتِ مبارکہ سے منسوخ ہیں یا پھر یہ ان

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۴۰۸۷

2 ... مسند طیالسی، مسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۱۱

3 ... مسند بزار، مسند سمرۃ بن جندب، ۱۰/ ۳۸۴، حدیث: ۴۵۱۶

4 ... بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین، ۱/ ۴۶۶، حدیث: ۱۳۸۴

کے بارے میں ہے جن کے متعلق علم الٰہی میں تھا کہ اگر یہ زندہ رہتا تو کفر کرتا یا اس پر محمول ہے کہ جب ان کا امتحان لیتے ہوئے انہیں جہنم میں داخلہ کا حکم ہو گا تو یہ جہنم میں نہیں جائیں گے اور یوں آزمائش میں ناکامی کے سبب جہنم میں جائیں گے۔

(۲)... مشرکین کے بچے جنت میں جائیں گے، اس قول کی دلیل بھی ماقبل بیان کردہ احادیث ہیں۔

سیِّدُنا امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اسی مختار مذہب کو محققین نے اختیار کیا، کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

(پ۱۵، بنی اسراءیل: ۱۵)

جب دعوت نہ پہنچنے کے سبب اللہ پاک عاقل کو عذاب نہیں فرماتا تو غیر عاقل کو عذاب نہ دینا تو بدرجہ اولیٰ ہو گا اور اس کی دلیل یہ حدیث پاک بھی ہے جو صحیحین میں وارد ہے کہ "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔"

(۳)... مشرکین کے بچے جنتیوں کے خادم ہوں گے، اس متعلق بھی احادیث گزر چکیں۔ علمائے اہلِ سنت کے حوالے سے حضرت سیِّدُنا امام نسفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی قول کو نقل کیا ہے۔

(۴)... مشرکین کے بچوں پر صحیحین کی حدیث کی وجہ سے قطعی طور پر کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا، وہ اللہ کریم کی مرضی و مشیت میں ہیں۔

حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ اور حضرت سیِّدُنا حماد بن زید، حضرت سیِّدُنا ابن مبارک، حضرت سیِّدُنا ابن راھویہ اور حضرت سیِّدُنا امام شافع عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ کا بھی یہی قول ہے اور امام نسفی نے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بھی یہ قول نقل کیا ہے۔

(۵)... ان لوگوں کا آخرت میں امتحان ہو گا، اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو اگلے باب میں آئیں گی، امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتاب الاعتقاد میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔

مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا موقف:

(مصنف حضرت سیِّدُنا علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں) میرے نزدیک ان احادیث کے درمیان کوئی

منافات نہیں ہے، ہمارا قول وہی ہے جس کی دلیل صحیحین کی دو احادیث ہیں کہ مشرکین کے بچے مشیت الٰہی کے تابع ہیں، ان کا امتحان لیا جائے گا تو جن کے لیے سعادت لکھی ہو گی وہ جہنم میں جانے کا حکم پا کر اس کی تعمیل کریں گے تو انہیں جنت کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور جن کے لیے بد بختی لکھی ہو گی وہ حکم پر عمل کرنے سے انکار کریں گے چنانچہ انہیں جہنم کی طرف گھسیٹ لیا جائے گا۔ اس تفصیل کے مطابق احادیث و اقوال کے درمیان تطبیق ہو جائے گی۔

ایک قول یہ ہے کہ مشرکین کے بچے جنت و دوزخ کے درمیان برزخ میں ہوں گے۔

ایک قول کے مطابق مشرکین کے بچے مٹی ہو جائیں گے۔ مگر اس پر دلیل کوئی نہیں ہے۔

جہاں تک مسلمانوں کے بچوں کی بات ہے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں سب کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے بچے جنت میں ہوں گے۔ امام احمد، امام ابن ابوزید، نے نیز امام ابویعلی نے امام فراء وغیرہ سے اس پر اجماع نقل کیا ہے نیز کتابُ اللہ کی نصوص اور احادیث مبارکہ اس بارے میں صریح ہیں۔

جس نے مسلمانوں کے نابالغ بچوں کے بارے میں توقف کا قول کیا اور ان کے انجام کو مشیت الٰہی کے تحت رکھا، اس نے عجیب کام کیا اور اس سے بڑھ کر تعجب ان حضرات پر ہے جنہوں نے اس قول کو نقل کیا۔

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ قول چھوڑنے کے لائق ہے اور اجماع اور احادیث صریحہ کے سبب مردود ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: قابل اعتماد علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ مسلمانوں کے بچے جنت میں ہوں گے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی مسلم شریف کی حدیث کے سبب بعض علما نے اس میں توقف کیا ہے، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا بیان ہے: رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انصاری بچے کے جنازہ کے لیے بلایا گیا، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت کی چڑیوں میں سے اس چڑیا کے لیے خوشخبری ہے! اس نے نہ تو کوئی برائی کی اور نہ کوئی برائی پائی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی تمہیں کچھ کہنا ہے؟ اے عائشہ! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے لیے اس کے اہل کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ وہ ابھی اپنے آباء و اجداد کی پشتوں ہی میں تھے اور اللہ

پاک نے جہنم کو پیدا فرمایا اور اس کے لیے اہل کو پیدا فرمایا حالانکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام نووی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اس حدیث پاک کا جواب یہ ہے کہ شاید حضور عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ہمیں قطعی دلیل کے بغیر اس طرح کی بات کہنے میں جلدی کرنے سے منع کیا ہو یا پھر آپ نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی جب کہ مسلمانوں کے بچوں کے جنتی ہونے کا علم انہیں نہیں دیا گیا تھا۔

(مصنف فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں: اس جواب میں اتنا اضافہ کر دیا جائے کہ ہو سکتا ہے یہ آیت مبارکہ:

وَمَاۤ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ؕ (پ٢٦، الاحقاف: ٩) ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

سورۂ فتح کی آیت سے پہلے نازل ہوئی ہو اور سورۂ فتح کی آیت اس کے لیے ناسخ ہو جائے کیونکہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے طور پر کسی معین فرد کے جنتی ہونے کی گواہی دینے والے افراد کی باکثرت تردید کیا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ نے اس عورت کی بھی تردید فرمائی جس نے حضرتِ عثمان بن مظعون رَضِیَ اللهُ عَنْه کے جنتی ہونے کی گواہی دی تھی، جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔ مگر جب سورۂ فتح کی وہ آیت نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم بہت خوش ہوئے اور اس کے بعد خود معین فرما کر کئی لوگوں کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔

حضرت سیِّدُنا علامہ ماذری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ضعف کے باوجود اگر اس توقف والے قول کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی اولاد کو شامل نہیں ہو گا۔

﴿1288﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ۟ۙ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۟ؕ (پ٢٩، المدثر: ٣٨، ٣٩) ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے۔

اس کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللهُ عَنْه نے فرمایا: اس سے مراد مسلمانوں کے بچے ہیں۔

حکیم ترمذی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے یہ اضافہ کیا کہ "وہ گروی نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے کسب ہی نہیں کیا جس کے سبب گروی ہوتے۔

[1] ... مسلم، کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد... الخ، ص١٠٩٧، حدیث: ٦٧٦٨

سونا اور ریشم غفلت کا سبب ہیں:

﴿1289﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے خود کو جنت میں داخل ہوتا دیکھا اور میری نظر بلند مرتبہ جنتیوں پر پڑی تو وہ فقرا مہاجرین اور مسلمانوں کے بچے تھے جبکہ جنت میں سب سے کم عورتیں اور مالدار لوگ تھے، مجھے بتایا گیا کہ مالدار جنت کے دروازے پر ہیں، ان سے حساب لیا جارہا ہے اور عورتوں کو سونے اور ریشم نے غافل رکھا تھا۔[1]

﴿1290﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اس امت کا معاملہ موافق رہے گا یا فرمایا: معتدل رہے گا جب تک کہ وہ (فوت شدہ) بچوں اور تقدیر کے بارے میں کلام نہ کریں۔[2]

امام ابن حبان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں مشرکین کے بچے مراد ہیں۔

باب نمبر99: اہل فترت[3] اور ان بہروں، پاگلوں کے انجام کا بیان جن تک دعوت اسلام نہیں پہنچی

﴿1291﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کے معاملے کی سنگینی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو زمانہ جاہلیت کے افراد اپنے بتوں کو اپنی پیٹھوں پر لادے آئیں گے، ان کا ربّ ان سے پوچھے گا تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول نہ بھیجا اور نہ تیرا کوئی حکم ہم تک پہنچا، اگر تو ہماری طرف رسول بھیجتا تو ہم سب سے بڑھ کر تیرے مطیع و فرمانبردار ہوتے۔ اللہ پاک ان سے فرمائے گا: اب کیا رائے ہے؟ اگر میں تمہیں کوئی حکم دوں تو کیا تم میری فرمانبرداری کروگے؟ چنانچہ اللہ کریم اس بات پر ان سے وعدہ لے لے گا اور فرمائے گا: تم اس

---

1 ... الزھد الکبیر للبیہقی، فصل فی ترک الدنیا ومخالفۃ النفس والھوی، ص ۱۸۵، حدیث: ۴۴۵

2 ... ابن حبان، کتاب التاریخ، باب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یکون فی امتہ...الخ، ۸/ ۲۵۵، حدیث: ۶۶۸۹

3 ... زمانہ فترت: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیانی زمانے کا نام "زمانہ فترت" ہے۔ (صراط الجنان، پ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۲/۴۰۶)

(یعنی: جہنم) کارخ کرو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جہنم کی طرف چل پڑیں گے مگر جب جہنم کو دیکھیں گے تو اس کے خوف سے تتر بتر ہو کر واپس لوٹ آئیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہم اس کے خوف سے منتشر ہو گئے، ہم اس میں داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اللہ کریم فرمائے گا: اب دوسری مرتبہ اس میں چلے جاؤ۔ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر وہ پہلی بار میں جہنم میں داخل ہو جاتے تو وہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جاتی۔[1]

قیامت کے دن چار افراد حجّت قائم کریں گے:

﴿1292﴾... حضرت سیِّدُنا اَسوَد بن سَرِیع رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن چار طرح کے افراد اپنی حجّت قائم کریں گے: (۱)... بہرا آدمی جو سن کچھ نہیں سکتا تھا (۲)... پاگل آدمی (۳)... بڑھاپے کی انتہا کو پہنچنے والا اور (۴)... زمانہ فترت میں مرنے والا آدمی۔ بہرہ شخص عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میرے پاس اسلام اس حال میں آیا کہ میں کچھ سن نہیں سکتا تھا اور پاگل کہے گا: میرے پاس اسلام اس حال میں آیا کہ بچے مجھے مینگنیاں مار کر کھیلتے تھے۔ بوڑھا آدمی کہے گا: اے میرے ربّ! بے شک اسلام میرے پاس اس حال میں آیا کہ میری سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی جبکہ زمانہ فترت میں مرنے والا شخص عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میرے پاس تیرا کوئی رسول تشریف نہیں لایا تھا۔ پھر اللہ پاک ان سے عہد و پیمان لے گا کہ وہ ضرور اس کی فرمانبرداری کریں گے، پھر اللہ کریم ان کے پاس پیغام بھیجے گا کہ تم لوگ جہنم میں داخل ہو جاؤ! (لیکن وہ لوگ آگ میں داخل نہیں ہوں گے۔) حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! اگر وہ آگ میں داخل ہو جاتے تو وہ ضرور ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جاتی۔[2]

﴿1293﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بھی اسی طرح مرفوعًا روایت ہے مگر اس کے آخر میں ہے کہ "جو اس آگ میں داخل ہو گا وہ آگ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی اور جو اس میں داخل نہ ہو گا

---

1 ... مسند بزار، مسند ثوبان، ۱۰/ ۱۰۶، حدیث: ۴۱۶۹

2 ... مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث الاسود بن سریع، ۵/ ۴۹۶، حدیث: ۱۶۳۰۱

اسے گھسیٹ کر اس میں ڈال دیا جائے گا۔“[1]

﴿1294﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن چار افراد کو لایا جائے گا: (۱)... (کافر کے) نابالغ بچے کو (۲)... پاگل کو (۳)... زمانہ فترت میں مرنے والے کو اور (۴)... شیخ فانی کو، یہ سب اپنی دلیل کے ساتھ کلام کریں گے، اللہ کریم آگ کی گردن کو حکم فرمائے گا کہ ظاہر ہو جا! پھر ان لوگوں سے فرمائے گا: بے شک میں نے اپنے بندوں کی طرف ان ہی میں سے رسول بھیجے اور اب میں خود اپنا پیغام تم تک پہنچاتا ہوں، تم اس آگ کی گردن میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ جن کے لیے شقاوت و بدبختی لکھی ہوگی، وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! کیا ہم اس آگ میں داخل ہو جائیں ہم تو اس سے بھاگ رہے ہیں؟ اور جن کے لیے سعادت وخوش بختی لکھی ہوگی وہ آئیں گے اور تیزی سے اس میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ پاک (حکم عدولی کرنے والوں سے) فرمائے گا: تم تو میرے رسولوں کو سب سے بڑھ کر جھٹلاتے اور نافرمانی کرتے۔ چنانچہ (ماننے والے) جنت میں اور وہ (نہ ماننے والے) جہنم میں داخل ہوں گے۔[2]

﴿1295﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمانہ فترت میں مرنے والے کو، پاگل کو اور (کافر کے) نابالغ بچے کو لایا جائے گا، زمانہ فترت میں مرنے والا عرض کرے گا: نہ تو میرے پاس کتاب آئی اور نہ ہی کوئی رسول۔ پاگل عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے مجھے عقل نہیں دی جس کے ذریعے میں خیر و شر کو سمجھ سکتا۔ نابالغ بچہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں نے عقلمندی کی عمر ہی نہیں پائی۔ پھر ان کے سامنے آگ بلند کی جائے گی اور ان سے فرمایا جائے گا: اس میں داخل ہو جاؤ! چنانچہ جو علمِ الٰہی میں خوش بخت ہوگا کہ اگر عمل کا زمانہ پاتا تو عمل کرتا وہ اس میں داخل ہو جائے گا اور جو علمِ الٰہی میں بدبخت ہوگا کہ اگر عمل کا زمانہ پاتا تب بھی عمل نہ کرتا تو وہ آگ میں جانے سے رک جائے گا۔ اللہ کریم فرمائے گا: تم نے تو خاص میری نافرمانی کی ہے، اگر میرے رسول تمہارے پاس آتے تو تم ان کی فرمانبرداری کیسے کرتے؟[3] (لہٰذا اس نافرمانی کے سبب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔)

---

1 ... مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث الاسود بن سریع، ۵/ ۴۹۶، حدیث: ۱۶۳۰۲

2 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۳۳، حدیث: ۴۰۹ ۲

3 ... مسند ابن الجعد، فضیل بن مرزوق الرقاشی، ۱/ ۳۰۰، حدیث: ۲۰۳۸

﴾1296﴿... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ان افراد کو لایا جائے گا: (۱)... جس کی عقل میں خرابی تھی (۲)... زمانہ فترت میں مرنے والے اور (۳)... نابالغی میں فوت ہو جانے والے کو۔ فسادِ عقل والا عرض کرے گا: اے میرے ربّ! اگر تو مجھے بھی عقل عطا فرماتا تو کوئی بھی عقل مند اپنی عقل کی وجہ سے مجھ سے بڑھ کر خوش بخت نہ ہوتا۔ یونہی زمانہ فترت میں مرنے والا اور نابالغ اپنا اپنا عذر بیان کریں گے، اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میں تمہیں کوئی حکم دوں تو مانو گے؟ وہ عرض کریں گے: اے ربّ تیری عزت کی قسم! ہاں ہم حکم مانیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جاؤ اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر وہ حسبِ حکم جہنم میں داخل ہو جاتے تو جہنم انہیں کچھ نقصان نہ پہنچاتی، پھر دوزخ کی آگ کے ٹکڑے ان کا شکار کرتے ہوئے نکلیں گے وہ سمجھیں گے کہ یہ اللہ کریم کی تمام مخلوق کو ہلاک کر دیں گے، چنانچہ تیزی سے پلٹ کر آئیں گے اور عرض کریں گے: تیری عزت کی قسم! ہم تو یہاں سے جہنم میں داخل ہونے کے ارادے سے نکلے تھے مگر ہم پر شکاری ظاہر ہوئے کہ ہم سمجھے وہ تیری ساری مخلوق کو ہلاک کر دیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دوبارہ حکم دے گا تو پہلے کی طرح دوبارہ پلٹ آئیں گے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم کیا عمل کرو گے اور اپنے علم کے باوجود میں نے تمہیں پیدا فرمایا اور جیسا میرے علم میں تھا تم نے ویسا ہی کیا، چنانچہ انہیں آگ پکڑ لے گی۔[1]

﴾1297﴿... حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ بتایا گیا کہ قیامت کے دن ایک ایسے بندے کو اٹھایا جائے گا جو دنیا میں اندھا، بہرا اور گونگا تھا، وہ پیدائشی ہی ایسا تھا، نہ اس نے کبھی کچھ سنا نہ کچھ دیکھا اور نہ ہی کبھی کچھ بولا، اللہ کریم فرمائے گا: میں نے جن چیزوں پر تجھے ذمہ دار بنایا اور جن کاموں کا تجھے حکم دیا ان کے بارے میں تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ تیری قسم! تو نے نہ مجھے بینائی دی کہ جس سے میں لوگوں کو دیکھتا اور ان کی پیروی کرتا، نہ تو نے مجھے سننے کی طاقت دی جس سے میں سنتا کہ تو نے کس کا حکم دیا ہے اور کس سے روکا ہے اور نہ تو نے مجھے قوت گویائی دی کہ میں کوئی اچھی یا بری بات کر سکتا، میں تو بس ایک لکڑی

[1] ... معجم کبیر، ۲۰/ ۸۳، حدیث: ۱۵۸۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، ۵/ ۱۴۵، حدیث: ۶۶۳۸

کی طرح تھا۔ اللہ کریم فرمائے گا: اب میں تجھے کوئی حکم دوں تو اس کی پیروی کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ کریم فرمائے گا: خود کو جہنم میں گرا دے۔ وہ انکار کرے گا چنانچہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

باب نمبر100:

جنات کا بیان

﴿1298﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جنات کے لیے ثواب بھی ہے اور ان کی پکڑ بھی ہے۔ ہم نے ان کے ثواب اور ان کے مؤمنین کے بارے میں حضور سے پوچھا تو ارشاد فرمایا: وہ امت محمدیہ کے ساتھ جنت میں نہیں ہوں گے بلکہ وہ اعراف میں ہوں گے۔ ہم نے عرض کی: اعراف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت کی دیوار ہے، اس میں سے نہریں بہتی ہیں اور اس میں درخت اور پھل اُگتے ہیں۔[1]

﴿1299﴾... حضرت سیِّدُنا لیث بن ابو سلیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان جنات نہ جنت میں جائیں گے نہ دوزخ میں۔

﴿1300﴾... حضرت ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ کیا جنات کے لیے ثواب و عذاب ہے؟ فرمایا: ہاں ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ (پ۲۴، حم السجدة: ۲۵)	ترجمۂ کنز الایمان: اور ان پر بات پوری ہوئی ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے جن اور آدمیوں کے۔

اور فرماتا ہے:

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ (پ۸، الانعام: ۱۳۲)	ترجمۂ کنز الایمان: اور ہر ایک کے لئے ان کے کاموں سے درجے ہیں۔

مخلوق چار طرح کی ہے:

﴿1301﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مخلوق چار طرح کی ہے: (۱)... جو تمام جنت میں ہو گی، وہ فرشتے ہیں (۲)... جو تمام جہنم میں جائے گی، وہ شیاطین ہیں اور (۳-۴)... دو ایسی ہیں جن میں سے بعض جنت

[1] ... البعث والنشور للبیھقی، باب ماجاء فی اصحاب الاعراف... الخ، ص۱۰۷، حدیث: ۱۰۸

میں اور بعض جہنم میں جائیں گے، وہ جنات اور آدمی ہیں، ان کے لیے ثواب بھی ہے اور عذاب بھی۔

﴿1302﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا جنات جنت میں جائیں گے؟ فرمایا: ہاں! اور اس بات کی تصدیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان میں ہے:

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: ان سے پہلے انھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے۔

پھر فرمایا: جنوں کے لیے جنیاں ہوں گی جبکہ مردوں کے لیے عورتیں ہوں گی۔

باب نمبر101:

﴿1303﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے دوزخ کے جیسا کوئی نہ دیکھا جس سے بھاگنے والا سو رہا ہے اور نہ جنت کی مثل جس کا طلبگار سو رہا ہے۔[1]

جنت اور جہنم مکالمہ:

﴿1304﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم اور جنت کے مابین بحث ہوگئی، جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے سبب ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: مجھے کیا ہو گیا مجھ میں تو کمزور، لاچار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے؟ اللہ پاک نے جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعے میں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور جنت سے ارشاد فرمایا: تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم سے ہر ایک کو بھرنا ہے۔ بہرحال جہنم نہیں بھرے گی حتّٰی کہ اللہ پاک (اپنی شان کے مطابق) اس میں اپنا رِجْل (قدم) رکھے گا تو وہ کہے گی: بس! بس! چنانچہ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ اللہ کریم اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں فرماتا اور جنت کے لیے اللہ پاک اور مخلوق پیدا فرمائے گا۔[2]

﴿1305﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ۱۰، ۴/ ۲۷۰، حدیث: ۲۶۱۰

2 ... بخاری، کتاب التفسیر، باب وتقول ھل من مزید، ۳/ ۳۳۳، حدیث: ۴۸۵۰

ارشاد فرمایا: نافرمانوں کو جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا اور جہنم کہہ رہی ہوگی: کیا کچھ اور ملیں گے؟ حتّٰی کہ ربّ العزت جَلَّ جَلَالُہٗ (اپنی شان کے مطابق) اپنا قدم اس میں رکھے گا تو جہنم کے حصے آپس میں مل جائیں گے، جہنم عرض کرے گی: تیرے کرم اور عزت کی قسم! بس بس۔ یونہی جنت میں جگہ زیادہ بچی ہوئی ہوگی حتّٰی کہ (اسے بھرنے کے لیے) اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے بچے ہوئے حصے میں ٹھہرائے گا۔[1]

﴿1306﴾... حضرت سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم مزید کا سوال کررہی ہوگی حتّٰی کہ اللہ پاک (اپنی شایان شان) اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا بعض حصہ دیگر بعض سے مل جائے گا اور وہ کہے گی: تیری عزت اور کرم کی قسم! بس! بس۔ جبکہ جنت میں خالی جگہ باقی ہی رہے گی تو (اسے بھرنے کے لیے) اللہ کریم نئی مخلوق پیدا فرمادے گا۔[2]

جبریل امین افسردہ کیوں؟

﴿1307﴾... حضرت سیِّدُنا رباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: تم جب بھی میرے پاس آتے ہو تو تمہارا چہرہ افسردہ ہوتا ہے۔ عرض کی: جب سے جہنم کو بنایا گیا ہے میں نہیں ہنسا۔[3]

﴿1308﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: کیا بات ہے میں نے کبھی میکائیل کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: جب سے جہنم کو بنایا گیا ہے میکائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نہیں ہنسے۔[4]

جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کا رنگ کیوں متغیر ہوا؟

﴿1309﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ

1 ... مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب النار یدخلھا الجبارون... الخ، ص ۱۱۶۹، حدیث: ۷۱۷۹

2 ... السنۃ لابن ابی عاصم، باب ۱۱۵، ص ۱۲۰، حدیث: ۵۴۷

مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب النار یدخلھا الجبارون... الخ، ص ۱۱۶۹، حدیث: ۷۱۷۹، عن انس

3 ... الزھد لامام احمد، ص ۶۲، حدیث: ۱۴۵

4 ... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۴۷، حدیث: ۱۳۳۴۲

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! کیا بات ہے میں تمہارا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میرے یہاں آنے سے پہلے اللہ پاک نے جہنم کی چابیوں کا حکم دے دیا تھا۔ حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! مجھے جہنم اور اس کے حالات بتاؤ۔ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اللہ کریم نے ہزار سال تک جہنم کو بھڑکائے جانے کا حکم فرمایا حتّٰی کہ وہ سفید ہوگئی، پھر حکم دیا تو اسے ہزار برس مزید بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے ہزار سال تک بھڑکانے کا حکم دیا گیا حتّٰی کہ وہ سیاہ ہوگئی، جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے، نہ تو اس کے شرارے چمکتے ہیں اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر جہنم کو سوئی کے ناکے برابر بھی کھول دیا جائے تو زمین میں موجود ساری مخلوق اس کی گرمی سے مر جائے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر جہنم کے داروغہ میں سے ایک داروغہ دنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے اور دنیا والے اس کی طرف نظر کریں تو اس کی بدترین صورت اور سخت بدبو سے تمام اہلِ دنیا مر جائیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی جس کے بارے میں اللہ پاک نے اپنی کتاب میں بھی بیان فرمایا ہے، اسے اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور سب سے نچلی زمین پر پہنچ کر ہی قرار پائیں۔[1]

﴿1310﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا کہ وہ اتنے غمگین ہیں کہ سر بھی اوپر نہیں اٹھا رہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں غمگین کیوں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کی: میں نے جہنم کا ایک شعلہ دیکھا ہے، اس کے بعد سے مجھے راحت و سکون نہیں مل رہا۔[2]

فرشتوں کے دل لرز اٹھے:

﴿1311﴾... حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب جہنم کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کے دل لرز

1 ... معجم اوسط، ۲/ ۷۸، حدیث: ۲۵۸۳

2 ... معجم اوسط، ۴/ ۹۸، حدیث: ۵۳۴۰

اٹھے پھر جب حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا گیا تو ان کے دلوں کو سکون وراحت نصیب ہوا۔

﴿1312﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ پاک نے دوزخ کو پیدا فرمایا تو فرشتے گھبرا اُٹھے اور ان کے دل لرزنے لگے پھر جب حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا گیا تو فرشتے پُرسکون ہو گئے اور جس بات کا انہیں خوف تھا وہ جاتا رہا۔

﴿1313﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بلاشبہ جہنم روزانہ دو بار چنگھاڑتی ہے اور اس کی چنگھاڑ ہر چیز سنتی ہے سوائے جنات اور انسانوں کے حالانکہ ان پر حساب اور عذاب ہے۔

﴿1314﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: ایک شخص کو جہنم میں ڈالے جانے کا حکم ہو گا، تو جہنم کی آگ اس سے دور بھاگے گی۔ اس آگ سے کہا جائے گا: تجھے کیا ہوا؟ تجھے کیا ہوا؟ وہ کہے گی: یہ دُنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا۔ چنانچہ حکم ہو گا: اس بندے کو آزاد کر دو۔

باب نمبر102:

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ (پ۲۶، الذٰریٰت: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ (پ۲۷، النجم: ۱۴، ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: سدرۃُ المُنتہٰی کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے

﴿1315﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جنت سب سے بلند ساتویں آسمان میں ہے اور دوزخ سب سے پست ساتویں زمین میں ہے۔

﴿1316﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جہنم دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور جنت اس کے پیچھے ہے، اسی وجہ سے جنت تک جانے کا

راستہ پل صراط جہنم پر ہے۔[1]

جہنم کی پکار:

﴿1317﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: بروز قیامت جہنم کو کہاں سے لایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: اسے ساتویں زمین کے نیچے سے لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے، وہ چیخ رہی ہوگی: مجھے میرے اہل دیئے جائیں! مجھے میرے اہل دیئے جائیں۔ جب وہ بندوں سے سو سال کی دوری پر ہوگی تو ایسی چنگھاڑ مارے گی جس سے ہر مقرب فرشتہ اور ہر نبی مرسل گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بارگاہ ربُّ العزت میں عرض کرے گا: رَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ! اے میرے ربّ! مجھے بچا لے، مجھے بچا لے۔

﴿1318﴾... آیتِ مبارکہ ہے:

وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا ضحاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اور آسمان میں تمہارا رزق ہے“ اس سے مراد ”بارش“ ہے اور ”جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے“ اس سے مراد ”جنت اور دوزخ ہے۔“

﴿1319﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اور آسمان میں تمہارا رزق ہے“ اس سے مراد ”بارش“ ہے، اور ”جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے“ اس سے مراد ”جنت“ ہے۔

﴿1320﴾... حضرت سیِّدُنا یعلیٰ بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سمندر ہی جہنم ہے۔[2]

سمندری سفر سے بچو:

﴿1321﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... تاریخ اصبھان، رقم ۱۰۶۲، ابو عمر عبد اللہ بن محمد الموفق، ۲/ ۵۳

2 ... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۸۳، حدیث: ۱۷۹۸۲

فرمایا: سمندری سفر غازی، حاجی یا عمرہ کرنے والا ہی کرے کیونکہ سمندر کے نیچے جہنم ہے۔[1]

﴿1322﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: سمندر کے پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ جہنم کا ڈھکن ہے۔

﴿1323﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن ابو الحسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سمندر جہنم کا ڈھکن ہے۔

﴿1324﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو طالب کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے فلاں یہودی کو اس شخص سے زیادہ سچا نہیں دیکھا جس کا کہنا ہے کہ اللہ پاک کی (پیدا کردہ) سب سے بڑی جہنم سمندر ہے، کیونکہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ سورج، چاند اور ستاروں کو سمندر میں جمع کر دے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس پر دبور نامی ہوا بھیجے گا جو اسے بھڑکا دے گی۔

﴿1325﴾... حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور سلگائے ہوئے سمندر کی (قسم)۔

کی تفسیر میں فرمایا: سمندر کو سلگایا جائے گا تو وہ جہنم ہو جائے گا۔

کوہِ قاف سے سوال:

﴿1326﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیِّدُنا ذوالقرنین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "قاف" نامی پہاڑ پر چڑھے تو اس سے فرمایا: اے قاف! اللہ پاک کی عظمت والی کسی چیز کے بارے میں مجھے بتا۔ وہ عرض گزار ہو گا: میرے پیچھے پانچ سو سال مسافت جتنی لمبی اور اتنی ہی چوڑی برفیلے پہاڑوں والی ایک زمین ہے، وہ پہاڑ ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں، اگر وہ پہاڑ نہ ہوتے تو زمین جہنم کی گرمی سے جل جاتی۔

سمندر جہنم کا پردہ ہے:

﴿1327﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب قیامت قائم ہو گی تو سمندر کو پھٹنے کا حکم ہو گا، چنانچہ جہنم ظاہر ہو جائے گی کیونکہ سمندر جہنم کا پردہ ہے، پھر جہنم میں سے آگ نکلے گی، جب وہ آگ جہنم

[1] ... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی رکوب البحر فی الغزو، ۳/ ۱۰، حدیث: ۲۴۸۹

کے کنارے رکھے اس سمندر تک پہنچے گی جو تمام سمندروں کا سمندر ہے تو اسے پلک جھپکنے سے پہلے خشک کر دے گی، یہ سمندر ساتوں زمینوں اور جہنم کے درمیان آڑ ہے، جب وہ خشک ہو جائے گا تو ساتوں زمینوں میں آگ بھڑک اٹھے گی اور انہیں ایک دہکتا ہوا انگارہ بنا دے گی۔

باب نمبر 103:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۟ (پ۱۴، الحجر: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا (پ۲۴، الزمر: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے۔

جہنم کے دروازوں کے نام:

﴿1328﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ "اس کے سات دروازے ہیں" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (۱)...جھنم (۲)...سَعیر (۳)...لَظٰی (۴)...حُطَمَہ (۵)...سَقَر (۶)...جَحِیم اور (۷)... ھاوِیَہ جو سب سے نیچے ہے۔

﴿1329﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا "اس کے سات دروازے ہیں" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دوزخ کا پہلا دروازہ جہنم ہے، پھر لظی، پھر حطمہ، پھر سعیر، پھر سقر، پھر جحیم اور پھر ہاویہ ہے۔ ابولہب جحیم میں ہے۔

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دوزخ کے پہلے دروازے کا نام جہنم ہے، دیگر کے مقابلے میں اس کا عذاب سب سے کم ہے، یہ دروازہ اس امت کے گنہگاروں کے لیے خاص ہے، اس کو جہنم کا نام اس لیے دیا گیا کہ یہ مردوں اور عورتوں کے چہرے کی طرف رُخ کرے گا اور ان کا گوشت کھالے گا جبکہ دوزخ کا آخری دروازہ ہاویہ ہے اور یہ سب سے زیادہ گہرا ہے۔

﴿1330﴾... امیر المؤمنین سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جہنم کے دروازے اس طرح ہیں، پھر آپ نے ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کرکے ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ دیا، یعنی ایک کے اوپر ایک یوں سات

دروازے ہیں، پہلے پہلا دروازہ بھرے گا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا حتّٰی کہ سب کے سب بھر جائیں گے۔

حم والی سات سورتوں کی فضیلت:

﴿1331﴾... حضرت سیِّدُنا خلیل بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تک سورہ تبارک (سورہ ملک) اور حم سجدہ نہ پڑھ لیتے سوتے نہ تھے۔ اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا ہے: "حم" والی سات سورتیں ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں: (۱)...جهنم (۲)...سَعِير (۳)...لَظٰی (۴)...حُطَمَه (۵)...سَقَر (۶)...جَحِيم اور (۷)... هاوِيَه، فرمایا: ہر حم والی سورت قیامت کے روز آئے گی اور ان دروازوں میں سے ایک ایک دروازے پر کھڑی ہو جائے گی اور عرض کرے گی: اے اللہ کریم! جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا اور میری تلاوت کرتا تھا وہ اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔[1]

﴿1332﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کا ایک دروازہ ہے، اس سے وہی شخص داخل ہو گا جس کا غصّہ اللہ کریم کی نافرمانی کر کے ہی دور ہوتا ہے۔[2]

﴿1333﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ اس کے لیے ہے جس نے میری اُمت پر تلوار کھینچی۔[3]

﴿1334﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ غمناک، دردناک، گرم اور بدبودار دروازہ ان زناکاروں کے لئے ہے جنہوں نے علم کے باوجود اس کا ارتکاب کیا۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۲۲، ۵/ ۲۵۸، حدیث: ۳۴۱۵، عن جابر

البعث والنشور للبیہقی، باب ما جاء فی عدد ابواب جہنم ... الخ، ص ۲۶۸، حدیث: ۴۶۱

2 ...نوادر الاصول، الاصل التاسع والخمسون، ۱/ ۲۳۹، حدیث: ۳۵۲

3 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجر، ۵/ ۸۶، حدیث: ۳۱۳۴

جہنم کے دروازے کس وقت کھلتے ہیں؟

﴾1335﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سورج جہنم سے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، ابھی وہ آسمان پر مٹھی بھر بھی بلند نہیں ہوتا کہ اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے حتّٰی کہ جب دوپہر ہوتی ہے تو جہنم کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔

﴾1336﴿... حضرت سیِّدُنا امام مسروق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنم سے پناہ مانگنے کا زیادہ حقدار وہ وقت ہے جس میں جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

روزِ جمعہ کی فضیلت:

﴾1337﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم روزانہ بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں سوائے روزِ جمعہ کے کیونکہ جمعہ کے دن نہ تو دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔[1]

﴾1338﴿... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے علاوہ نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا ناپسند فرماتے تھے[2]، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جمعہ کے علاوہ تمام دنوں میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔[3]

﴾1339﴿... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نصف النہار کے وقت نماز مت پڑھو کیونکہ یہ جہنم کو بھڑکائے جانے کا وقت ہے۔[4]

﴾1340﴿... حضرت سیِّدُنا واثلہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک

---

1 ... مسند الشامیین، ۴/ ۳۲۸، حدیث: ۳۴۵۹، عن ابن عمرو

2 ... اس حدیث پاک کی سند میں انقطاع اور کچھ راویوں پر کلام ہے اصل یہ ہے کہ دیگر ایام کی طرح جمعہ کے دن بھی نصف النہار کے وقت نماز کی ممانعت ہے۔

3 ... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ یوم الجمعۃ قبل الزوال، ۱/ ۴۰۳، حدیث: ۱۰۸۳

4 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۹۲، حدیث: ۲۲۳۰۸، ملتقطاً

سائل نے عرض کی: جمعہ کے دن نصف النہار میں نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے حالانکہ دیگر تمام دنوں میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے منع فرمایا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کریم ہر دن نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکاتا ہے اور جمعہ کا دن اسے بجھا دیتا ہے[1]۔[2]

باب نمبر104:

داروغۂ جہنم کا بیان

فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىٕكَةً ۪ وَّ مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۙ (پ۲۹، المدثر: ۳۰، ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اس پر انیس داروغہ ہیں اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو۔

﴿2﴾...

وَ قَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ (پ۲۴، المؤمن: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے۔

﴿3﴾...

وَ نَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ (پ۲۵، الزخرف: ۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کرچکے۔

﴿4﴾...

سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ﴿۱۸﴾ ۙ (پ۳۰، العلق: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

﴿5﴾...

عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ (پ۲۸، التحریم: ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں۔

---

[1] ... اس حدیث کا ایک راوی بشر بن عون ہے، امام ابن حبان نے فرمایا: اس نے سو حدیثیں روایت کی ہیں اور سب کی سب موضوع ہیں، لہٰذا مذکورہ وقت میں جمعے کے دن بھی اذان نہیں دی جائے گی، جیسا کہ دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

[2] ... معجم کبیر، ۲۲/ ۶۰، حدیث: ۱۴۴

دوزخ پر مقرر فرشتے کیسے ہیں؟

﴿1341﴾...ایک تمیمی شخص کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابو عوام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس موجود تھے، انہوں نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی: عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۹، المدثر: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اس پر اُنیس داروغہ ہیں۔ پھر فرمایا: تم کیا کہتے ہو کیا انیس فرشتے ہی ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ انیس ہزار ہیں۔ انہوں نے پوچھا: تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا: اس لیے کہ خود اللہ کریم کا فرمان ہے:

وَ مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پ۲۹، المدثر: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو عوام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، وہ انیس فرشتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں دو منہ والا لوہے کا ہتھوڑا ہے، وہ اس ہتھوڑے سے جسے ایک ضرب بھی لگائیں گے وہ ستر ہزار برس تک گرتا چلا جائے گا، ان میں سے ہر فرشتے کے دونوں کاندھوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک گرز ہو گا جس میں دو شاخیں ہوں گی، فرشتہ اس سے ایک بار جہنمیوں کو دھکیلے گا تو سات لاکھ کو دوزخ میں پھینک دے گا۔

﴿1342﴾...حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنم کے داروغہ فرشتوں کے بارے میں فرمایا: ان میں سے ہر ایک کے دونوں کاندھوں کے درمیان ایسا فاصلہ ہے جیسا مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔[1]

مالک نامی فرشتہ کیسا ہے؟

﴿1343﴾...حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے اور جہنمیوں کی تعداد برابر اس کی انگلیاں بنائی ہیں، جس جہنمی کو بھی عذاب دیا جائے گا وہ مالک نامی فرشتہ اپنی انگلیوں میں سے ایک انگلی کے ساتھ اسے عذاب دے گا۔ خدا کی قسم! اگر مالک نامی فرشتہ اپنی ایک انگلی آسمان پر رکھ دے تو وہ ضرور آسمان کو پگھلا کر رکھ دے۔

[1] ...تفسیر قرطبی، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، جز ۱۸، ۹/ ۱۴۸، عن عبد الرحمن بن زید

جہنم کے فرشتوں کی طاقت:

﴿1344﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جہنم کے فرشتوں کو جہنم کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے بنایا گیا ہے اور روزانہ ان کی طاقت و قوت دگنی ہوتی جارہی ہے، جن پر انہیں مسلط کیا جائے گا یہ ان کی پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ لیں گے۔[1]

﴿1345﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جہنم کے انیس داروغہ فرشتے ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کے دونوں کندھوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے، ان کے دلوں میں رحم نامی کوئی شے نہیں، انہیں صرف عذاب دینے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، ان میں ایک فرشتہ کسی جہنمی کو ایک ضرب لگائے گا تو وہ سر سے پاؤں تک پس کر رہ جائے گا۔

﴿1346﴾... حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو جہنم لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو ایک لاکھ فرشتے اسے پکڑنے کے لیے لپکیں گے۔

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمان کہ "اس پر انیس داروغہ ہیں" اس سے مراد ان کے انیس سردار ہیں، جہاں تک سب داروغوں کی بات ہے تو ان کی تعداد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔

باب نمبر105:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ (پ۱۵، الکھف: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: جس کی دیواریں انھیں گھیر لیں گی۔

﴿1347﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جہنم کا احاطہ چار دیواریں ہیں، ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت جتنی ہے۔[2]

---

1 ... النھایہ فی الفتن والملاحم، ذکر ابواب جہنم وصفہ خزنتھا... الخ، ۲/ ۲۹۸

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ماجاء فی صفۃ شراب اھل النار، ۴/ ۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۳

باب نمبر106:

جہنم کی وادیوں، سانپوں اور بچھوؤں کا بیان

فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، الھمزۃ:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

﴿2﴾...

فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ غَیًّا ﴿ۙ۵۹﴾ (پ۱۶، مریم:۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

﴿3﴾...

وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ﴿ۙ۶۸﴾ (پ۱۹، الفرقان:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

﴿4﴾...

فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۱﴾ (پ۲۹، الملک:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

﴿5﴾...

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، الفلق:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔

﴿6﴾...

سَاُرۡہِقُہٗ صَعُوۡدًا ﴿ؕ۱۷﴾ (پ۲۹، المدثر:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں۔

﴿7﴾...

وَ جَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ (پ۱۵، الکھف:۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے۔

”وَیل“اور”صَعُود“کیا ہیں؟

﴿1348-49﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:”ویل“ جہنم کی ایک وادی ہے، کافر اس کی گہرائی تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک اس میں گرتا رہے گا اور”صعود“ جہنم میں ایک پہاڑ ہے، کافر ستر سال میں اس پر چڑھے گا اور پھر گر جائے گا، یہ عذاب اسے ہمیشہ ہوتا رہے گا۔[1]

﴿1350﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں:”ویل“جہنم میں ایک وادی ہے جس میں جہنمیوں کا پیپ بہتا ہے، اِسے جھٹلانے والوں کے لیے بنایا گیا ہے۔

﴿1351﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں:”ویل“ جہنم کی ایک بھڑکتی وادی ہے۔

﴿1352﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن یسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ویل جہنم کی وادی ہے، اس میں اگر پہاڑوں کو چلایا جائے تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں۔

﴿1353﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:”ویل“ جہنم میں ایک پیپ کی وادی کا نام ہے۔

﴿1354﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:”ویل“ جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔[2]

﴿1355﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابو وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک بہت بڑا پتھر ہے جسے”ویل“ کہا جاتا ہے، انصاف نہ کرنے والے حاکم و نگران اس پر چڑھیں گے اور پھر گر پڑیں گے۔[3]

﴿1356﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، مریم: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

---

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الانبیاء، ۵/ ۱۱۰، حدیث: ۳۱۷۵

ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ماجاء فی صفۃ قعر جہنم، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۲۵۸۵

2 ... تفسیر طبری، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۷۹، ۱/ ۴۲۳، حدیث: ۱۳۹۸

3 ... مسند بزار، مسند سعد بن ابی وقاص، ۳/ ۳۲۶، حدیث: ۱۱۲۳

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”غی“ جہنم کی ایک وادی ہے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ”غی“ جہنم میں ایک نہر ہے جو انتہائی گہری اور بدذائقہ ہے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ”جہنم میں کھولتے ہوئے پانی کی ایک نہر ہے جس میں خواہشات کی پیروی کرنے والوں کو ڈالا جائے گا۔“

﴿1357﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ”غَیّ“ جہنم کی گہری اور بدبودار وادی ہے۔

﴿1358﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ اللہ پاک کے فرمان: ”یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۶۸)“ کی تفسیر کی میں فرماتے ہیں: ”اثام“ جہنم کی ایک وادی ہے۔

جہنم کے دو کنوئیں:

﴿1359﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر دس اوقیہ وزن برابر کوئی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے تو وہ پچاس سال میں بھی اس کی گہرائی تک نہ پہنچے گی، پھر اس کی انتہاء ”غَیّ“ اور ”اثام“ پر ہوتی ہے۔ میں نے عرض کی: ”غَیّ“ اور ”اثام“ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں دو کنویں ہیں، جن میں جہنمیوں کا پیپ بہتا ہے اور ان دونوں کا ذکر اللہ کریم نے اپنی کتاب میں فرمایا:

فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، مریم: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

اور

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۶۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

﴿1360﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ (پ۱۵، الکھف: ۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے۔

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ”مَوْبِق“ جہنم میں خون و پیپ کی ایک وادی کا نام ہے۔

﴿1361﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ”مَوْبِق“ جہنم کی انتہائی گہری وادی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ

اس کے ذریعے ہدایت یافتہ اور گمراہوں کے درمیان فرق فرمائے گا۔

﴿1362﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بِکالی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”مَوْبِقْ“ جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک کی سورہ کَہف میں فرمایا ہے، وہ جہنم کی ایک انتہائی گہری وادی ہے، بروز قیامت اس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں فرق فرمائے گا۔

﴿1363﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”مَوْبِقْ“ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

﴿1364﴾... حضرت سیِّدُنا شُفَی اَصبَحِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جہنم میں ”صَعُوْد“ ایک پہاڑ ہے، کافر اس کی بلندی تک پہنچنے کے لیے چالیس سال لگادے گا، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ (پ۲۹، المدثر: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں۔“

یونہی جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام ”ھَوٰی“ ہے کافر کو اس کی بلندی سے نیچے پھینکا جائے گا تو وہ اس کی گہرائی تک پہنچنے سے قبل چالیس سال تک گرتا رہے گا، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۸۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور جس پر میرا غضب اُترا بے شک وہ گرا۔

یونہی جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”اَثَام“ ہے، اس میں بہت بڑے بڑے سانپ اور بچھو ہیں، ان میں سے ہر ایک کی پیٹھ میں ستر مٹکوں جتنا زہر ہے اور جہنم کے بچھو پالان رکھے خچر جتنے ہیں، وہ آدمی کو ڈسیں گے تو آدمی جہنم کی شدید گرمی کا عذاب پانے کے باوجود بھی اس ڈسنے کی تکلیف پاتا رہے گا کیونکہ ان بچھوؤں کو اسی کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ جہنم میں ایک ”غَیّ“ نامی وادی بھی ہے، اس میں خون اور پیپ بہتا ہے۔

﴿1365﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ (پ۲۹، الملک: ۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

اس کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”سُحُق“ جہنم کی ایک وادی ہے۔

﴿1366﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”صَعُوْد“ جہنم کی ایک چٹان ہے، جب جہنمی اس پر اپنا ہاتھ رکھیں گے تو ان کا ہاتھ پگھل جائے گا اور جب وہ اپنا ہاتھ اس سے اٹھائیں گے تو دوبارہ اپنی حالت پر آجائے گا اور اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے:

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا۔

(پ۳۰، البلد: ۱۳، ۱۴)

﴿1367﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (صَعُود) جہنم میں ایک پہاڑ ہے، جہنمی کو اس پر چڑھنے کا پابند کیا جائے گا، جب وہ اپنا ہاتھ اس پر رکھے گا تو ہاتھ پگھل جائے گا اور ہاتھ اٹھائے گا تو وہ دوبارہ اپنی حالت پر آجائے گا، یونہی جب وہ اپنا پاؤں اس پر رکھے گا تو وہ پگھل جائے گا اور جب اسے اٹھالے گا تو وہ دوبارہ اپنی حالت پر آجائے گا۔[1]

﴿1368﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: "صعود" جہنم کی ایک بہت بڑی چٹان ہے، جس پر کافر کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔

﴿1369﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فَلَق" جہنم میں ڈھانکا ہوا ایک کنواں ہے۔[2]

جہنم کی چیخ:

﴿1370﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الجبار خَوْلانی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک صحابیِ رسول ہمارے پاس دمشق تشریف لائے اور لوگوں کو دنیا میں مشغول دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ کیوں بے پرواہ ہو گئے ہیں؟ کیا ان کے پیچھے "فلق" نہیں ہے؟ عرض کی گئی: "فلق" کیا ہے؟ فرمایا: جہنم کا ایک کنواں ہے، جب اسے کھولا جائے گا تو اس سے جہنمیوں کے منہ بگڑ جائیں گے۔

﴿1371﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: "فَلَق" جہنم کا ایک کنواں ہے جب جہنم کو بھڑکانا ہوتا ہے تو اسی سے بھڑکایا جاتا ہے اور جہنم کو اس سے اتنی اذیت ہوتی ہے جتنی انسان کو جہنم سے ہوتی ہے۔

﴿1372﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن علی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے آباء و اجداد سے روایت کی کہ "فَلَق" جہنم کی گہرائی میں ایک کنواں ہے جس پر پردہ ہے، جب اس سے پردہ ہٹایا جاتا ہے تو اس سے ایسی آگ نکلتی ہے جس کی

---

1 ... معجم اوسط، ۴/ ۱۶۱، حدیث: ۵۵۷۳

2 ... تفسیر طبری، پ۳۰، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۱۲/ ۷۴۶، حدیث: ۳۸۳۴۸

گرمی کی شدت سے جہنم بھی چیخ اٹھتا ہے۔

﴿1373﴾... حضرت سیِّدُنا کعب احبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”فلق“ جہنم میں ایک کنواں ہے، جب اسے کھولا جاتا ہے تو اس کی شدتِ تپش سے جہنمی چیخ اُٹھتے ہیں۔

﴿1374﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: ”فلق“ جہنم کا ایک قید خانہ ہے۔

﴿1375﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، اُس وادی میں ایک کنواں ہے جس کو ”هَبْهَبْ“ کہا جاتا ہے، **اللہ** کریم پر حق ہے کہ ہر سرکش کو اس میں رکھے۔[1]

ریاکار علما کا عذاب:

﴿1376﴾... حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جُبُّ الْحُزْن (غم کے کنویں) سے **اللہ** کی پناہ مانگو! صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جُبُّ الْحُزْن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی ایک وادی ہے، جس سے خود جہنم بھی ہر روز ستر بار پناہ مانگتا ہے، **اللہ** پاک نے اسے ریاکار علما کے لیے تیار کر رکھا ہے۔[2]

﴿1377﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جُبُّ الْحُزْن سے **اللہ** کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: جُبُّ الْحُزْن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی ایک وادی ہے جس سے خود جہنم بھی دن میں سو بار پناہ مانگتا ہے۔[3]

ابن ماجہ میں ہے کہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اپنے اعمال کا دکھاوا کرنے والے علماء۔[4]

﴿1378﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... معجم اوسط، ۲/ ۳۶۳، حدیث: ۳۵۴۸

2 ... البعث والنشور للبیہقی، باب ماجاء فی اودیۃ جھنم، ص۲۷۷، حدیث: ۴۸۱

3 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء والسمعۃ، ۴/ ۱۷۰، حدیث: ۲۳۹۰

4 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ۱/ ۱۶۶، حدیث: ۲۵۶

فرمایا: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے ''لَمْلَمْ'' کہا جاتا ہے اور جہنم کی وادیاں اس کی گرمی سے اللہ پاک کی پناہ مانگتی ہیں۔[1]

غضبِ الٰہی کا شکار تین لوگ:

﴿1379﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیۡم سے مرفوعاً روایت ہے: تین قسم کے لوگوں پر اللہ کریم غضب فرمائے گا، ان کی طرف نظر رحمت کرے گا نہ ان سے کلام فرمائے گا، وہ لوگ ''مَنْسَا'' میں ہوں گے، ''مَنْسَا'' جہنم کا ایک کنواں ہے۔ وہ تین شخص یہ ہیں: (۱)... تقدیر کو جھٹلانے والا، (۲)... اللہ کے دین میں بدعت ایجاد کرنے والا اور (۳)... شراب کا عادی۔[2]

﴿1380﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے روایت ہے کہ حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگ بروز قیامت ''مَنْسَا'' میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا: (۱)... تقدیر کا منکر (۲)... شراب کا عادی اور (۳)... اپنی اولاد سے براءت ظاہر کرنے والا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ''مَنْسَا'' کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی گہرائی میں ایک کنواں ہے۔[3]

جہنم میں ستر ہزار وادیاں:

﴿1381﴾... حضرت سیِّدُنا حَجّاج ثُمالی رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے روایت ہے کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں، ہر کمرے میں ستر ہزار کنویں ہیں، ہر کنویں میں ستر ہزار اژدھے ہیں اور ہر اژدھے کے جبڑے میں ستر ہزار بچھو ہیں اور کافر و منافق ان تمام کا عذاب پائے بغیر نہیں رہے گا۔[4]

---

1 ... الزھد لابن مبارک ما رواہ نعیم بن حماد، باب صفۃ النار، ص ۹۵، حدیث: ۳۳۱

2 ... التذکرۃ للقرطبی، باب ما جاء ان فی جھنم جبالا... الخ، ص ۳۹۰

3 ... السنۃ لابن ابی عاصم، باب من قال القدریۃ فی المنسا... الخ، ص ۷۵، حدیث: ۳۴۲

4 ... البعث والنشور للبیھقی، باب ما جاء فی اودیۃ جھنم، ص ۲۷۵، حدیث: ۴۷۸

﴾1382﴿... حضرت سیِّدُنا عطاء بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار سوارخ اور ہر سوراخ میں سانپ ہیں جو جہنمیوں کے چہرے کھائیں گے۔

﴾1383﴿... حضرت سیِّدُنا حُمید بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ جہنم میں کثیر تندور ہیں، ان کے دہانے اتنے تنگ ہیں جتنا تمہارے زمین میں نیزہ مارنے سے سوراخ ہوتا ہے، لوگوں پر یہ تندور ان کے اعمال کے حساب سے تنگ ہوں گے۔

﴾1384﴿... حضرت سیِّدُنا کعب اَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک جہنم میں ایک کنواں ہے جس کے دروازے بند کرنے کے بعد ابھی تک کھولے نہیں گئے، اللہ پاک نے جب سے اس کنویں کو بنایا ہے اس وقت سے جہنم ہر روز اس کنوئیں کے شر سے پناہ مانگتا ہے، اس ڈر سے کہ کہیں اس میں اللہ کریم کا ایسا عذاب نہ ہو جس کو سہنے اور برداشت کرنے کی طاقت خود جہنم میں بھی نہ ہو، وہ کنواں جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔

باب نمبر 107:

جہنم کی گہرائی کا بیان

﴾1385﴿... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ اسی اثناء میں ہم نے کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا تھا؟ ہم نے عرض کی: اَللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ کریم اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ پتھر تھا جسے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اب جاکر وہ اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔(1)

﴾1386﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آواز سنی تو استفسار فرمایا: اے جبریل! یہ آواز کیسی تھی؟ انہوں نے عرض کی: یہ اس پتھر کے گرنے کی آواز تھی جسے ستر سال پہلے جہنم کے کنارے سے پھینکا گیا تھا، اب جاکر جہنم کی گہرائی میں پہنچا ہے۔(2)

﴾1387﴿... حضور سَروَرِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر سات حاملہ اونٹنیوں جتنا وزنی کوئی پتھر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر اس کی گہرائی میں پہنچے گا۔(3)

---

1 ... مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ... الخ، باب فی شدۃ حر نار... الخ، ص ۱۱۶۷، حدیث: ۷۱۶۷

2 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الذکر والنار، باب ماذکر فیما اعد لاھل النار وشدتہ، ۸/ ۹۲، حدیث: ۳۲

3 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الذکر والنار، باب ماذکر فیما اعد لاھل النار وشدتہ، ۸/ ۹۲، حدیث: ۳۱

﴿1388﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوف زدہ کر دینے والی ایک آواز سنی، پھر حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جبریل یہ آواز کیسی تھی؟ انہوں نے عرض کی: یہ اس چٹان کی آواز تھی جسے ستر سال پہلے جہنم کے کنارے سے گرایا گیا تھا، اب جا کر یہ اس کی گہرائی میں پہنچی ہے، اللہ پاک نے چاہا کہ وہ اس کی آوز آپ کو سنا دے۔ اس کے بعد رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی بھی کھل کر مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا حتّٰی کہ اللہ پاک نے آپ کی روح قبض فرمالی۔[1]

﴿1389-90﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی پتھر جہنم میں پھینکا جائے تو وہ اس کی گہرائی تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا چلا جائے گا۔[2]

﴿1391﴾... حضرت سیِّدُنا عُتْبہ بن غَزوان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے تو وہ اس میں ستر برس تک گرتی چلی جائے گی پھر بھی اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے گی۔" حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرمایا کرتے تھے: جہنم کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ اس کی گرمی شدید ہے، اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے گُرز لوہے کے ہیں۔[3]

باب نمبر 108: زبان کی آفت

﴿1392﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بندہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی سنگینی کا اسے پتا نہیں ہوتا اور اس بات کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور جا گرتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔[4]

1 ... معجم اوسط، ۱/ ۲۳۸، حدیث: ۸۱۵

2 ... مسند بزار، مسند ابی موسی اشعری، ۸/ ۹۳، حدیث: ۳۰۹۳

3 ... ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في صفة قعر جهنم، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۲۵۸۴

4 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۷

مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب التكلم بالكلمة يهوي بها في النار، ص ۱۲۱۹، حدیث: ۷۴۸۱

باب نمبر109:

جہنم کے ایندھن، شدید گرمی، سخت ٹھنڈک، اس کے رنگ اور شراروں کا بیان

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۱، البقرۃ:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔

﴿1393﴾... اللہ کریم کے فرمان کہ "اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں" کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: وہ گندھک کے پتھر ہیں جنہیں اللہ کریم نے اپنی مرضی کے مطابق بنایا۔

﴿1394﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: وہ سیاہ گندھک کے پتھر ہیں آگ کے ساتھ ساتھ جہنمیوں کو ان کے ذریعے بھی عذاب دیا جائے گا۔

﴿1395﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ گندھک کے پتھر ہیں جنہیں اللہ پاک نے آسمانوں کی تخلیق کے دن آسمانِ دنیا میں پیدا فرمایا اور ان پتھروں کو کافروں کے لیے تیار رکھا ہے۔

گندھک کے پتھر کی خصوصیات:

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کفار کو عذاب دینے کے لیے گندھک کے پتھروں کو خاص کیا گیا ہے، کیونکہ یہ پانچ قسم کے عذاب کی سبب دیگر تمام پتھروں پر فوقیت رکھتا ہے۔(۱)...یہ جلد سلگتا ہے (۲)... سخت بدبودار ہوتا ہے (۳)... اس کا دھواں بہت زیادہ ہوتا ہے (۴)...بدن سے خوب اچھی طرح چمٹ جاتا ہے اور (۵)...جب اسے تاپا جائے تو شدید گرم ہو جاتا ہے۔

بعض علماء نے فرمایا: جس آگ کا آیت میں ذکر ہے یہ صرف کافروں کے لیے ہے۔

جہنم کی آگ کا رنگ کیسا ہے؟

﴿1396﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ (پ۱، البقرۃ:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

پھر فرمایا: جہنم کی آگ کو ہزار برس تک بھڑکایا گیا حتّٰی کہ وہ سرخ ہوگئی، ہزار سال پھر بھڑکایا گیا تو وہ سفید ہوگئی اور پھر ہزار سال اسے مزید بھڑکایا گیا یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، اب جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے اور اس کے شعلے بجھتے نہیں ہیں۔[1]

﴿1397-98﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو ہزار برس تک بھڑکایا گیا حتّٰی کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار سال اور بھڑکایا گیا حتّٰی کہ وہ سفید ہوگئی اور پھر ایک ہزار سال مزید بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی اب وہ سیاہ ترین ہے۔[2]

﴿1399﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسانوں کی آگ جسے وہ جلاتے ہیں جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (عذاب کے لیے تو) یہ دنیاوی آگ ہی بہت تھی۔ نبی پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ میں دنیاوی آگ کی مثل انہتر (69) فیصد اضافہ کیا گیا ہے اور ہر فیصد کی گرمی اِس کے برابر ہے۔[3]

﴿1400﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ آگ جہنم کے سو حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔[4]

﴿1401﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ جہنم کی آگ تمہاری اس آگ کی طرح ہے، جہنم کی آگ تارکول (ڈامر) سے زیادہ سیاہ ہے اور یہ دنیاوی آگ اس کے اُنہتر (69) اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔[5]

---

1 ... البعث والنشور للبیھقی، باب ماجاء فی شدۃ حر جھنم، ص ۲۸۷، حدیث: ۵۰۶

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ۸، ۴/ ۲۶۶، حدیث: ۲۶۰۰

3 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ النار وانھا مخلوقۃ، ۲/ ۳۹۶، حدیث: ۳۲۶۵

مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ... الخ، باب فی شدۃ حر نار... الخ، ص ۱۱۶۷، حدیث: ۷۱۶۵

4 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۱۹، حدیث: ۸۹۳۲

5 ... البعث والنشور للبیھقی، باب ماجاء فی شدۃ حر جھنم، ص ۲۸۶، حدیث: ۵۰۱

سمندر میں غوطہ دی گئی آگ:

﴿1402﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے، اِس آگ کو دو مرتبہ سمندر کے پانی میں حرکت دی گئی ہے، اگر ایسا نہ کیا جاتا تو اللہ کریم اس آگ میں کسی کے لیے کوئی نفع نہ رکھتا۔[1]

﴿1403﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے، اگر اِسے دو بار سمندر میں حرکت نہ دی جاتی تو تم اس سے کچھ نفع نہ اٹھا پاتے۔

﴿1404﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: دُنیاوی آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزا میں سے ایک جز ہے، تم تک پہنچنے سے پہلے اس پر دو مرتبہ پانی بہایا گیا تاکہ یہ تمہارے لیے روشن ہو جائے اور جہنم کی آگ تو انتہائی سیاہ ہے۔[2]

﴿1405﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے، اگر اسے سمندر میں دو مرتبہ غوطہ نہ دیا جاتا تو تم اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے تھے، خدا کی قسم! اگرچہ یہی آگ عذاب کے لیے کافی ہے مگر یہ اللہ پاک سے دعا مانگتی ہے کہ اسے کبھی بھی جہنم میں دوبارہ نہ لوٹایا جائے۔[3]

﴿1406﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکار عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری آگ جہنم کی شدید گرمی کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔[4]

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ اگر دنیا میں موجود تمام ایندھن یعنی لکڑیوں وغیرہ کو جمع کر کے جلایا جائے حتّٰی کہ سب کا سب آگ ہو جائے تو اس آگ کے مقابلے میں جہنم کی آگ کا ایک جزء ستر گنا زیادہ سخت ہے۔

---

1 ... البعث والنشور للبیہقی، باب ماجاء فی شدۃ حر جہنم، ص ۲۸۵، حدیث: ۵۰۰

2 ... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۱۱۷، حدیث: ۶۴۹۷

3 ... مستدرک، کتاب الاھوال، باب ما من مسلمین یموت لھما... الخ، ۵/ ۸۱۵، حدیث: ۸۷۹۱

4 ... مسند بزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/ ۲۵۰، حدیث: ۱۸۶۴

دوزخ کی دو سانسیں:

﴿1407﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم نے اللہ کریم کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے ربّ! میرے بعض حصہ کو بعض حصے نے کھالیا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اسے دو سانس لینے کی اجازت عطا فرمائی، ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں، لہٰذا تم جو شدید گرمی پاتے ہو یہ جہنم کے سانس کی گرمی ہے اور جو تم سخت سردی پاتے ہو وہ جہنم کے زَمْہَرِیر سے ہے۔[1]

﴿1408﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاۃِ بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے پس جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرکے پڑھو۔[2]

﴿1409﴾... مسند بزار میں اتنا اضافہ ہے کہ "دوزخ نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کی: اے میرے ربّ! میرے بعض حصّہ نے بعض حصّہ کو کھالیا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم نے اُسے ہر سال دو سانس لینے کی اجازت عطا فرمادی، ایک سانس سخت سردی میں اور ایک سانس شدید گرمی میں۔[3]

سردی، گرمی میں جہنم سے پناہ مانگنے کا طریقہ:

﴿1410﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب گرم دن ہو تو بندہ کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ آج گرمی کتنی شدید ہے، اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ کی گرمی سے بچا۔ تو اللہ پاک جہنم سے فرماتا ہے: بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری گرمی سے بچنے کے لیے مجھ سے دعا کی ہے، میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو پناہ عطا کر دی ہے۔ اور جب سخت سردی کا دن ہو تو اس وقت بندہ یوں کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ آج کتنی سخت سردی ہے، اے

---

1 ... بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر، ۱/ ۱۹۹، حدیث: ۵۳۷

2 ... بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظھر فی السفر، ۱/ ۱۹۹، حدیث: ۵۳۹، عن ابی ذر

3 ... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء ان للنار نفسین... الخ، ۴/ ۲۶۶، حدیث: ۲۶۰۱، بتغیر قلیل

اللہ! مجھے جہنم کے زَمْہَرِیر سے پناہ عطا فرما۔ تو اللہ کریم جہنم سے فرماتا ہے: میرے بندے نے تیرے زمہریر سے بچنے کے لیے میری پناہ مانگی ہے اور بے شک میں نے اسے پناہ عطا کردی ہے۔ یہ سن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: جہنم کا زمہریر کیا ہے؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک کنواں ہے جس میں کافر کو ڈالا جائے گا تو اس کی سردی سے اس کے جسم کے حصے الگ الگ ہو جائیں گے۔[1]

﴾1411﴿ ... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس، حضرت سیِّدُنا ابن عمر اور حضرت سیِّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بخار جہنم کے جوش سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔[2]

﴾1412﴿ ... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے، نہ اس کے انگارے بجھتے ہیں اور نہ اس کے شعلے روشن ہوتے ہیں۔

﴾1413﴿ ... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو؟ وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

﴾1414﴿ ... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے فرمان:

اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِۚ(۳۲) (پ۲۹، المرسلٰت: ۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے جیسے اونچے محل۔

کی تفسیر میں فرمایا: سنو! جہنم کے شرارے درخت یا پہاڑ کی مثل نہیں ہیں، بلکہ وہ شہروں اور بڑے بڑے قلعوں کی مثل ہوں گے۔

باب نمبر 110: جہنم کے جوش مارنے کا بیان

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا

ترجمۂ کنز الایمان: جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا

---

1 ... عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا کان یوم شدید الحر او شدید البرد، ص ۱۳۶، حدیث: ۳۰۷

2 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ النار وانہا مخلوقۃ، ۲/ ۳۹۵، حدیث: ۳۲۶۱

وَّهِيَ تَفُوۡرُ ۝ (پ۲۹، الملک: ۷) رینکنا(چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے

﴿1415﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: جہنم کی چنگاریاں کافروں کو لے کر یوں جوش ماریں گی جیسے بہت زیادہ پانی میں تھوڑے سے دانے جوش مارتے ہیں۔

باب نمبر111: جہنمیوں کے لباس، بستر اور زیور کا بیان

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِيَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ (پ۱۷، الحج: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو جو کافر ہوئے ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

سَرَابِيۡلُهُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ وَّتَغۡشٰى وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ ۝ (پ۱۳، ابراھیم: ۵۰) ترجمۂ کنزالایمان: ان کے کُرتے رال کے ہوں گے اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی۔

بعض نے قطران کو قطرٍ اٰن پڑھا ہے اور وہ پگھلا ہوا تانبا ہے جس میں شدید حرارت ہو اور یہی حضرت سیِّدُنا ابن عباس، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عکرمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے مروی ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ ؕ (پ۸، الاعراف: ۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: اُنھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔

سب سے پہلے آگ کا لباس پہننے والا:

﴿1416﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جسے آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے، ابلیس اس کو اپنی بھنوؤں پر رکھے گا اور اسے اپنے پیچھے گھسیٹے گا، اس کی اولاد اس کے پیچھے پیچھے ہو گی، اس وقت ابلیس پکارے گا: ہائے موت! اس کی اولاد بھی اپنی موت کو پکارے گی حتّٰی کہ وہ سب دوزخ پر پہنچ جائیں گے تو ابلیس کہے گا: ہائے میری موت! اس کی اولاد بھی کہے گی ہائے ہماری موت! اس وقت ان سے کہا جائے گا جیسا کہ قرآن نے فرمایا کہ

لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۴﴾ (پ۱۸، الفرقان: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔[1]

﴿1417﴾... حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دوزخیوں کو لباس پہنایا جائے گا حالانکہ برہنہ ہونا ان کے لیے بہتر ہوتا، انہیں زندگی بھی دی جائے گی حالانکہ موت ہی ان کے لیے بھلی تھی۔

﴿1418﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مالک اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرلے تو قیامت میں اس طرح کھڑی ہوگی کہ اس پر تارکول (Tarcoal) کا لباس اور خارش کرنے والی قمیص ہوگی۔[2]

﴿1419﴾... سنن ابن ماجہ میں اس طرح ہے: بے شک نوحہ کرنے والی جب بغیر توبہ کیے مرجائے تو اللہ پاک اس کے لیے تارکول کا لباس اور آگ کے شعلوں کی چادر بنائے گا۔[3]

﴿1420﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط ترجمۂ کنزالایمان: اُنھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔ (پ۸، الاعراف: ۴۱)

حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "مِہَاد" سے مراد بچھونا اور "غَوَاش" سے مراد کمبل ہے۔

﴿1421﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے: ایک شخص لوہے کی انگوٹھی پہنے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو حُضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ تم پر دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں۔[4]

نفاق (منافقت) کی تعریف: زبان سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا **نفاقِ اعتقادی** اور زبان و دل کا یکساں نہ ہونا **نفاقِ عملی** کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۸۲)

---

1 ... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۰۸، حدیث: ۱۲۵۶۱

2 ... مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ، ص ۳۶۲، حدیث: ۲۱۶۰

3 ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب فی النھی عن النیاحۃ، ۲/ ۲۵۷، حدیث: ۱۵۸۱

4 ... ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الخاتم الحدید، ۳/ ۳۰۵، حدیث: ۱۷۹۲

باب نمبر112: # جہنم کی زنجیریں، طوق، بیڑیاں اور گرز

فرامینِ باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَۙ(۷۰) اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُؕ-یُسْحَبُوْنَۙ(۷۱) فِی الْحَمِیْمِ ﳔ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَۚ(۷۲) (پ۲۴، المؤمن: ۷۰ تا ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ عنقریب جان جائیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔

﴿2﴾...

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُۙ(۳۰) ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُۙ(۳۱) ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُؕ(۳۲) (پ۲۹، الحاقة: ۳۰ تا ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرو دو۔

﴿3﴾...

وَ تَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِۚ(۴۹) (پ۱۳، ابراھیم: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے۔

﴿4﴾...

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًاۗ(۱۳) (پ۲۹، المزمل: ۱۲، ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

﴿5﴾...

فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِۚ(۴۱) (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

﴿6﴾...

وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ(۲۱) (پ۱۷، الحج: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں۔

﴿1422﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُؕ-یُسْحَبُوْنَۙ(۷۱) فِی الْحَمِیْمِ ﳔ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَۚ(۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔

(پ۲۴، المؤمن: ۷۱، ۷۲)

پھر کھوپڑی جتنی ایک شے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اگر اس جتنا سیسہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے تو رات ہونے سے پہلے وہ زمین پر پہنچ جائے گا حالانکہ آسمان سے زمین تک پانچ سو برس کی راہ ہے اور اگر یہی سیسہ (جہنمی) زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو یہ اس کی تہہ اور گہرائی تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک دن رات گرتا رہے گا۔[1]

دوزخ کی زنجیر کیسی ہے؟

﴿1423﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اللہ کریم کے فرمان: "فَاسْلُكُوْهُ یعنی: اسے پرو دو" کی تفسیر میں فرمایا: وہ زنجیر اس کی سُرین میں داخل کر دی جائے گی حتّٰی کہ وہ اس کے منہ سے نکلے گی اور پھر وہ اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔

﴿1424﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: جہنم کی زنجیر جہنمی کی سرین میں ڈالی جائے گی، پھر منہ سے نکل آئے گی، پھر اس کو زنجیر میں یوں پرویا جائے گا جیسے ٹڈیوں کو لکڑی میں پرویا جاتا ہے، پھر اس جہنمی کو بھونا جائے گا۔

﴿1425﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُؕ(۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرو دو۔

(پ۲۹، الحاقۃ: ۳۲)

حضرت سیِّدُنا نوف شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: یہ ایک ہاتھ ستر بالشت پر مشتمل ہے اور ایک

[1] ... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ۶، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۲۵۹۷

بالشت اتنی ہے جتنا تم سے لے کر مکہ مکرمہ تک کا فاصلہ ہے۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کوفہ میں تھے۔

﴿1426﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر دنیا کا تمام اگلا پچھلا لوہا جمع کیا جائے تب بھی وہ جہنم کی زنجیر کے ایک کڑے برابر نہیں ہو سکتا۔

﴿1427﴾... حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جہنم کی جس زنجیر کا اللہ کریم نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے اس کا ایک حلقہ تمام دنیا کے لوہے کے جتنا ہے۔

﴿1428﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس نے اللہ پاک کے فرمان:

فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: کافر کے سر اور پیر کو ایک ساتھ ملایا جائے گا اور پھر یوں باندھ دیا جائے گا جیسے لکڑی کا گٹھا باندھا جاتا ہے۔

﴿1429﴾... حضرت سیِّدُنا امام ضَحَّاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جہنمی کی پیشانی اور اس کے دونوں پیر زنجیر میں باندھ کر پیٹھ پیچھے سے ایک ساتھ ملا دیئے جائیں گے۔

﴿1430﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے: "وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ" میں "سَلَاسِلُ" کے آخر اور "یُسْحَبُوْنَ" کی یاء کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہ صورت جہنمیوں پر اور بھی زیادہ سخت ہو گی کہ "جہنمی ان زنجیروں کو گھسیٹتے ہوں گے۔"

﴿1431﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ کریم کے فرمان: مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ (پ۲۳، صٓ: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: بیڑیوں میں جکڑے ہوئے۔" کی تفسیر میں فرمایا: "اَصْفَاد" بیڑیوں کو کہتے ہیں۔

﴿1432﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (سورہ مزمل میں مذکور) "اَنْکَال" سے مراد آگ کی بیڑیاں ہیں۔

﴿1433﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن یحییٰ حسنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جہنم کے ہر گھر، ہر غار، ہر زنجیر اور طوق اور بیڑی پر اس شخص کا نام لکھا ہے جو اس کا مستحق ہے۔

﴿1434﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اللہ پاک کے فرمان:

وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ (۲۱) (پ۱۷، الحج:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: فرشتے ان گرزوں سے جہنمیوں کو ماریں گے تو جہنمیوں کے جسم کا ہر حصہ علیحدہ علیحدہ ہو کر گر پڑے گا، پھر وہ موت کو پکاریں گے۔

﴿1435﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر (جہنم کے) ایک لوہے کے گرز کو زمین پر رکھ دیا جائے، پھر جن اور انسان مل کر بھی اسے اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکیں گے اور اگر لوہے کا یہ گرز پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر غبار بن جائیں گے۔[1]

﴿1436﴾... حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب آدمی کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس کی انتہاء جہنم کی گہرائی میں پہنچ کر ہی ہو گی پھر جہنم اس کو لے کر اُبلے گا یہاں تک کہ اسے بالائی کنارے تک لے آئے گا، اس کی ہڈیوں پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ ہو گی چنانچہ فرشتے اسے گرز ماریں گے جن سے وہ جہنم کی تہہ میں جا گرے گا اور اسے یونہی عذاب ہوتا رہے گا۔

طوق، زنجیریں اور انگارے برسانے والا بادل:

﴿1437﴾... حضرت سیِّدُنا یَعْلٰی بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی جہنمیوں کے لیے ایک انتہائی سیاہ بادل پیدا فرمائے گا، پھر کہا جائے گا: اے جہنمیو! تمہیں کیا چاہیے؟ اس بادل کو دیکھ کر انہیں دنیاوی بادل یاد آجائے گا، وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہم پانی پینا چاہتے ہیں پس وہ بادل ان پر طوق، زنجیریں اور انگارے برسائے گا جو دوزخیوں پر موجود طوقوں، زنجیروں اور آگ کے شعلوں میں مزید اضافہ کر دیں گے۔[2]

غضب الٰہی آگ سے بھی سخت ہے:

﴿1438﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جہنمیوں کو قسم قسم کے

---

1 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۳۔ مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۱۱۷۸۶

2 ... معجم اوسط، ۳/ ۱۳۶، حدیث: ۴۱۰۳

عذابات دیئے جائیں گے، جب بھی انہیں ایک قسم کا عذاب دیا جائے گا تو دوسری بار انہیں اس سے زیادہ شدید عذاب کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ جہنمی عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! تو جیسے چاہے اور جس چیز سے چاہے ہمیں عذاب دے مگر ہم پر غضب نہ فرما کیونکہ تیرا غضب ہمارے لیے آگ سے بھی زیادہ سخت ہے، جب تو غضب فرماتا ہے تو ہم پر بیڑیاں، زنجیریں اور طوق تنگ ہو جاتے ہیں۔

باب نمبر113:

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾ (پ۲۷، الواقعہ: ۴۳، ۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی۔

اور فرماتا ہے:

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ (پ۲۹، المرسلٰت: ۳۰، ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں نہ سایہ دے نہ لپٹ سے بچائے۔

﴿1439﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ" سے مراد دھواں ہے۔

باب نمبر114:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ﴿۱۹﴾ (پ۱۷، الحج: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔

﴿1440﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا تو وہ کھوپڑی کو چیرتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور پیٹ کے اندر کا سب کچھ کاٹ کر قدموں سے نکلے آئے گا اور یہی گلنا ہے اور بار بار یونہی کیا جائے گا۔ [1]

﴿1441﴾... فرمان باری تعالیٰ ہے:

یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ﳔ وَّ نُحَاسٌ

ترجمۂ کنزالایمان: تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ

1 ... ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء فی صفة شراب اهل النار، ۴/ ۲۶۲، حدیث: ۲۵۹۱

فَلَا تَنۡتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳۵) کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے۔

حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: ''شُوَاظٌ مِّنۡ نَّارٍ'' سے مراد سرخ شعلے ہیں اور ''نُحَاسٌ'' سے مراد پگھلا ہوا تانبہ ہے جو جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا۔

باب نمبر115: جہنمیوں کے کھانے پینے کا بیان

فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الۡاَثِیۡمِ ﴿۴۴﴾ كَالۡمُهۡلِ ۚ یَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلۡیِ الۡحَمِیۡمِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۵، الدخان: ۴۳تا۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تھوہڑ کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے۔

﴿2﴾...

ثُمَّ اِنَّكُمۡ اَیُّهَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُكَذِّبُوۡنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوۡنَ عَلَیۡهِ مِنَ الۡحَمِیۡمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡهِیۡمِ ﴿۵۵﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۵۱تا۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک تم اے گمراہو جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں۔

﴿3﴾...

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخۡرُجُ فِیۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۶۴﴾ طَلۡعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوۡسُ الشَّیٰطِیۡنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمۡ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡهَا فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمۡ عَلَیۡهَا لَشَوۡبًا مِّنۡ حَمِیۡمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرۡجِعَهُمۡ لَاۡاِلَی الۡجَحِیۡمِ ﴿۶۸﴾

(پ۲۳، الصفت: ۶۴تا۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر پھر بے شک وہ اس میں سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بے شک ان کے لیے اس پر کھولتے پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے پھر ان کی بازگشت (واپسی) ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے۔

﴿4﴾...

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝۵ؕ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۶ۙ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝۷ؕ (پ۳۰، الغاشیۃ: ۵تا۷)

ترجمۂ کنزالایمان: نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔

﴿5﴾...

وَ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝۳۶ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝۳۷ؒ (پ۲۹، الحاقۃ: ۳۶، ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ اسے نہ کھائیں گے مگر خطاکار۔

﴿6﴾...

وَ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳ۗ (پ۲۹، المزمل: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

﴿7﴾...

وَ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝۱۶ۙ يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۶، ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی۔

﴿8﴾...

وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ (پ۱۵، الکہف: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا کیا ہی برا پینا۔

﴿9﴾...

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ۝۵۷ۙ (پ۲۳، صٓ: ۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ۔

﴿10﴾...

وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝۱۵ (پ۲۶، محمد: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

﴿1442﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، اٰل عمران: ۱۰۲)

پھر فرمایا: اگر زقّوم کا ایک قطرہ دنیا کے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو دنیا والوں پر ان کے اسبابِ زندگی تباہ و برباد کر دے تو اس کا کیا حال ہو گا جس کا کھانا ہی زقّوم ہو گا؟۔[1]

﴿1443﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ تعالٰی کے فرمان:

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ (پ۲۵، الدخان: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تھوہڑ کا پیڑ۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آدمی تھوہڑ کے پیڑ سے جتنا نوچے گا اتنا ہی اس کے جسم سے بھی نوچا جائے گا۔

سب سے کڑوی، بدبودار اور گرم غذا:

﴿1444﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ضَرِیْع جہنم میں کانٹے کے مشابہ ایک چیز ہے، صبر سے زیادہ کڑوی، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا نام ضریع رکھا ہے، جب جہنمی اسے کھائے گا تو یہ پیٹ میں نہیں پہنچ سکے گا اور نہ واپس منہ کی طرف آئے گا (کہ اسے تھوک دے) وہ منہ اور پیٹ کے درمیان پھنسا رہے گا، نہ تو وہ فربہی لائے گا اور نہ بھوک دور کرے گا۔[2]

﴿1445﴾... فرمانِ باری تعالٰی ہے:

لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ﴿۶﴾ (پ۳۰، الغاشیۃ: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: ان کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے۔

---

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ما جاء فی صفۃ شراب اھل النار، ۴/ ۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۴

2 ...مسند فردوس، ۲/ ۴۳۴، حدیث: ۳۹۰۵

اس کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "ضَرِیْعٍ" سے مراد "زَقُّوْم" ہے۔

﴿1446-47﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "ضَرِیْعٍ" سے مراد شِبْرِق ہے "شبرق" زمین سے چمٹا ہوا کانٹے دار پودا ہوتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابو جوزاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "ضَرِیْعٍ" ایک کانٹے دار بوٹی ہے اور جس کی خوراک کانٹے ہوں وہ فربہ اور موٹا کیونکر ہو سکے گا۔

﴿1448﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو طلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے والد صاحب سے نقل کیا کہ "ضَرِیْعٍ" جہنم کا ایک درخت ہے۔

﴿1449﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خشک کانٹا جس کے ساتھ پتے نہ ہوں اہل عرب اسے ضریع کہتے ہیں اور آخرت میں یہ کانٹے آگ کے ہوں گے۔

﴿1450﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "ضَرِیْعٍ" پتھر ہے۔

بھوک کا عذاب:

﴿1451﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں پر بھوک مسلط کی جائے گی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں جتنی ہو گی جن میں وہ پہلے سے تھے، وہ فریاد کریں گے تو ضریع میں سے کھانا دے کر ان کی فریاد رسی کی جائے گی، وہ نہ تو انہیں موٹا کرے گا اور نہ بھوک دور کرے گا، وہ پھر کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں پھنستا کھانا دیا جائے گا، انہیں یاد آئے گا کہ دنیا میں کھانا پھنستا تھا تو وہ پانی پی کر اتار لیتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو لوہے کی بالٹیوں میں کھولتا پانی ان کی طرف بڑھایا جائے گا، جب یہ برتن ان کے چہروں کے قریب پہنچے گا تو ان کے چہرے بھون دے گا اور جب پانی ان کے پیٹوں میں داخل ہو گا تو پیٹ کے اندر کا سب کچھ کاٹ کر رکھ دے گا، وہ کہیں گے: جہنم کے داروغوں کو پکارو چنانچہ پھر خود ہی جہنم کے داروغوں کو پکار کر کہیں گے: تم اپنے ربّ سے دعا کرو کہ بس ایک دن کے لیے ہمارے عذاب میں کمی کر دے۔ داروغہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہیں لائے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں۔ داروغہ کہیں گے: تو پکارتے رہو اور کافروں کی پکاریں ہیں ہی برباد۔ پھر جہنمی

کہیں گے: (جہنم کے نگران فرشتے) مالک کو پکارو چنانچہ وہ حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام کو پکار کر کہیں گے: اے مالک! اب تو تمہارا ربّ ہمارا فیصلہ کر ہی دے۔ مالک عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: تم نے یہیں ٹھہرنا ہے۔

حضرت سیِّدُنا اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنمیوں کی پکار اور سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ السَّلَام کے جواب دینے کے درمیان ہزار سال کا عرصہ ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں: اب جہنمی کہیں گے: چلو اپنے ربّ ہی کو پکارتے ہیں کیونکہ ربّ کریم سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ پکاریں گے جیسے قرآن میں آیا کہ:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۸، المومنون: ۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کہیں گے اے ربّ ہمارے ہم پر ہماری بد بختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں۔

اللہ کریم انہیں فرمائے گا:

اِخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ (پ۱۸، المومنون: ۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: دُتکارے (ذلیل ہوکر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔

اس وقت جہنمی ہر خیر و بھلائی سے مایوس ہوجائیں گے اور حسرت وندامت اور ہلاکت وبربادی کی چیخیں ماریں گے۔[1]

﴿1452﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے فرمان:

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (پ۲۹، المزمل: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور گلے میں پھنستا کھانا۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد کانٹے ہیں جو حلق میں پھنس جائیں گے، نہ اندر جائیں گے نہ باہر آئیں گے۔

﴿1453﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ[2] اس سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

﴿1454﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: قرآن پاک میں مذکور دوزخیوں کے کھانے کے متعلق جو ”غِسْلِیْن“ فرمایا گیا میں اس کو تو

1... ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء فی صفة طعام اهل النار، ۴/ ۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۵

2... اور گلے میں پھنستا کھانا۔ (پ۲۹، المزمل: ۱۳)

نہیں جانتا مگر میرے خیال میں اس سے مراد زَقُّوم (یعنی تھوہڑ کا درخت) ہے۔

﴿1455﴾ ... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے نقل کیا کہ غِسْلِیْن سے مراد دوزخیوں کے گوشت سے بہنے والا خون اور پیپ ہے۔

پانی کا عذاب:

﴿1456﴾ ... فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍۙ(۱۶) یَّتَجَرَّعُهٗ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۶، ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا۔

حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے مذکورہ فرمان کے متعلق فرمایا: وہ پانی جہنمی کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا، مگر جب اس کے قریب کر دیا جائے گا تو اس کا چہرہ بھن جائے گا (اور) سر کی کھال بالوں سمیت گر جائے گی، جب جہنمی اس پانی کو پیئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کر اس کی سرین سے باہر نکل آئیں گی۔

وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ(۱۵) (پ۲۶، محمد: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اور فرماتا ہے:

وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ (پ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا۔[1]

﴿1457﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ" کے بارے میں فرمایا: وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا، جب وہ جہنمی کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی اور اگر غِسْلِیْن کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو تمام اہل دنیا کو

[1] ... ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء فی صفة شراب أهل النار، ۴/ ۲۶۲، حدیث: ۲۵۹۲

بدبودار کردے۔[1]

﴿1458﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرمان: "شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾[2]" کے بارے میں فرمایا اس کا مطلب ہے جیسے سخت پیاسے اونٹ پیتے ہیں (اس طرح جہنمی پئیں گے)۔

﴿1459﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾[3]" کے تحت فرماتے ہیں: یہ ایک بیماری ہے جو اونٹوں میں پائی جاتی ہے جس سے وہ پانی پیتے تو ہیں مگر سیر اب نہیں ہوتے اور "مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾[4]" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد پیپ اور خون ہے۔

سب سے زیادہ اُبلتا اور کھولتا چشمہ:

﴿1460﴾... اللہ پاک کے فرمان: "عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ﴿۵﴾[5]" کی تفسیر کرتے ہوئے سُدی نے کہا: اس چشمے کی گرمی انتہائی درجہ کی ہوگی کہ اس سے بڑھ کر کوئی گرمی نہیں ہو سکتی۔

﴿1461﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب کوئی شے اتنی گرم ہو جائے کہ اس سے بڑھ کر کوئی بھی چیز گرم نہ ہو سکے تو اس وقت اہلِ عرب کہتے تھے: "قَدْ اَنٰی حَرُّہٗ" پس اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ﴿۵﴾[6]" کہا جاتا ہے: جب سے جہنم کو بنایا گیا ہے اس وقت سے اس چشمہ کو بھڑکایا جا رہا ہے، اب اس کی شدت اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔

﴿1462﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "غَسَّاق" اس قدر شدید ٹھنڈے کو کہتے ہیں جسے جہنمی چکھ بھی نہیں سکیں گے۔

﴿1463﴾... حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرمان:

---

1 ...مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الحاقۃ، ۳/ ۳۲۷، حدیث: ۳۹۰۴

2 ...ترجمۂ کنزالایمان: جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں۔(پ۲۷، الواقعۃ: ۵۵)

3 ...ترجمۂ کنزالایمان: جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں۔(پ۲۷، الواقعۃ: ۵۵)

4 ...ترجمۂ کنزالایمان: پیپ کا پانی۔(پ۱۳، ابراھیم: ۱۶)

5 ...ترجمۂ کنزالایمان: نہایت جلتے چشمے کا پانی۔(پ۳۰، الغاشیۃ: ۵)

6 ...ترجمۂ کنزالایمان: نہایت جلتے چشمے کا پانی۔(پ۳۰، الغاشیۃ: ۵)

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًاۙ(۲۴) اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًاۙ(۲۵) (پ۳۰، النبا: ۲۴، ۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔

کی تفسیر میں فرمایا: اللہ کریم نے مشروبات میں سے "حَمِیْم" اور ٹھنڈی اشیاء میں سے "غَسَّاق" کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔

"غَسَّاق" سے مراد کیا ہے؟

﴿1464﴾... حضرت سیِّدُنا عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "غَسَّاق" جہنمیوں سے بہنے والا پیپ ہے۔

﴿1465﴾... حضرت سیِّدُنا کعب اَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "غَسَّاق" جہنم کے ایک چشمے کا نام ہے، جس میں ہر زہریلی چیز مثلاً سانپوں اور بچھوؤں وغیرہ کا زہر بہہ کر جمع ہو گا، پھر وہ زرد ہو جائے گا، پھر آدمی کو لا کر اس میں ایک غوطہ دیا جائے گا، وہ اس سے باہر آئے گا تو اس کی کھال اور ہڈیوں پر سے گوشت جدا ہو کر اس کی ایڑیوں اور ٹخنوں پر پڑا ہو گا اور وہ گوشت کو یوں کھینچتا ہو گا جیسے آدمی اپنا کپڑا اوپر کو کھینچتا ہے۔

شرمگاہوں سے جاری نہر:

﴿1466﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شراب کا عادی مرے گا اللہ پاک اسے غوطہ کی نہر سے پلائے گا۔ عرض کی گئی: غوطہ کی نہر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ نہر جو زناکار عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری ہے۔[1]

﴿1467﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر جہنم کا ایک ڈول زمین کے درمیان میں ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور گرمی کی شدت مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کے لیے تکلیف و اذیت بن جائے اور اگر جہنم کی چنگاریوں میں سے ایک چنگاری مشرق میں ہو تو اس کی گرمی مغرب میں پائی جائے۔[2]

﴿1468﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَیّ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب آدمی کو جہنم کی طرف لایا جائے گا تو اسے

---

1 ...مسند احمد، مسند الکوفیین، ۷/ ۱۳۹، حدیث: ۱۹۵۸۶

2 ...معجم اوسط، ۲/ ۴۱۱، حدیث: ۳۶۸۱

کہا جائے گا: انتظار کر! ہم تجھے تحفہ دیتے ہیں، پھر زہریلے اور سیاہ سانپوں کے زہر کا ایک جام لایا جائے گا، جب وہ اس جام کو اپنے چہرے کے قریب کرے گا تو چہرے کا گوشت الگ اور ہڈی الگ ہو جائے گی۔

اپنے منہ سے موت مانگنے والے:

﴿1469﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب جہنمیوں کو بھوک لگے گی تو کھانے کے لیے انہیں تھوہڑ کا پیڑ دیا جائے گا، وہ اس میں سے کھائیں گے تو ان کی کھال اور چہرے کٹ جائیں گے، اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرے تو انہیں ان کی کھالوں اور چہروں کی وجہ سے پہچان لے گا، پھر ان پر پیاس مسلّط کی جائے گی، وہ پانی مانگیں گے تو انہیں انتہائی سخت کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا، جب وہ اسے چہروں اور منہ کے قریب کریں گے تو چہروں کی کھالیں گر پڑیں گی اور پیٹ میں موجود سب کچھ گل جائے گا، وہ چل رہے ہوں گے اور ان کی کھال اور آنتیں گر رہی ہوں گی، پھر انہیں لوہے کے گرزوں سے مارا جائے گا چنانچہ ان کے جسم کا ہر حصّہ اپنے حال پر گر پڑے گا اور وہ موت مانگ رہے ہوں گے۔

باب نمبر 116:

جہنم کے بچھو اور مکھیاں

دو فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پ۱۴، النحل: ۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا بدلہ ان کے فساد کا۔

﴿2﴾...

سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (پ۴، اٰل عمران: ۱۸۰)

ترجمۂ کنزالایمان: عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

﴿1470﴾... فرمان باری تعالیٰ ہے:

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ (پ۱۴، النحل: ۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جہنمیوں کے لیے ایسے بچھوؤں کا عذاب بڑھایا جائے گا جن کے اگلے نوکیلے دانت بڑی بڑی چھینیوں کی طرح ہوں گے۔

﴿1471﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ تعالٰی کے فرمان:

عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾ (پ۲۳، صٓ: ۶۱) ترجمۂ کنز الایمان: آگ میں دونا عذاب۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے مراد سانپ اور اژدھے ہیں۔

اتنے بڑے سانپ اور بچھو۔۔۔!

﴿1472﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں بُختی اونٹوں کی گردنوں کی مثل سانپ ہیں ان میں سے کوئی بھی سانپ ایک مرتبہ جہنمی کو ڈسے گا تو وہ اس کی گرمی چالیس سال تک محسوس کرے گا، یونہی جہنم میں خچر کی گردن کے برابر بچھو ہیں ان میں سے کوئی بھی بچھو جہنمی کو ڈنک مارے گا تو وہ اس کی گرمی چالیس سال تک محسوس کرے گا۔[1]

جہنم کا ساحل:

﴿1473﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جس طرح سمندر کا ساحل ہے اس طرح جہنم کا بھی ساحل ہے، اس میں بختی اونٹوں کی مانند کیڑے مکوڑے اور سانپ ہیں اور بڑے بڑے خچروں کی جتنے بچھو ہیں، جب جہنمی عذاب میں کمی کا سوال کریں گے تو کہا جائے گا: انہیں ساحل کی طرف نکال دو۔ جب وہ ساحل کی طرف پہنچیں گے تو یہ کیڑے مکوڑے انہیں ان کے مونہوں اور کروٹوں سے اور جہاں سے اللہ چاہے گا پکڑ لیں گے پھر وہ ان کی کھال ادھیڑ دیں گے، چنانچہ وہ واپس لوٹیں گے اور جہنم کی طرف بھاگیں گے، ان پر خارش مُسَلَّط کر دی جائے حتّٰی کہ ان میں سے جب کوئی خود کو کھجائے گا تو اتنی شدت سے خارش کرے گا کہ اس کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی، اس سے کہا جائے گا: اے فلاں! کیا یہ خارش تجھے تکلیف دے رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اس سے کہا جائے گا: یہ اس کا بدلہ ہے جو تو مسلمان کو تکلیفیں دیا کرتا تھا۔

1... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۱۶، حدیث: ۱۷۷۲۹

چوتھی، پانچویں اور چھٹی زمین میں کیا ہے؟

﴿1474﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مرفوعًا روایت ہے: چوتھی زمین میں جہنم کا گندھک ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا جہنم کا بھی گندھک ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جہنم میں گندھک کی وادیاں ہیں، اگر ان میں اونچے اونچے پہاڑ بھی ڈالے جائیں تو ضرور پگھل جائیں۔ پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں اور ان کے منہ وادیوں کی طرح بڑے بڑے ہیں، یہ کافر کو ایسا ڈنک ماریں گے کہ اس کا گوشت ہڈیوں پر باقی نہیں رہے گا۔ چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں، ان میں سب سے چھوٹا بچھو پالان بندھے ہوئے خچر جتنا ہے، وہ کافر کو ایسی مار مارے گا کہ اس کی یہ مار کافر کو جہنم کی گرمی بھلا دے گی (یعنی یہ عذاب اس کے لیے جہنم کی آگ کے عذاب سے سخت تر ہو گا)۔[1]

﴿1475﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کافر کی کھال اور اس کے گوشت کے درمیان کیڑے ہوں گے ان کا شور اس طرح سنائی دے گا جیسے وحشی جانوروں کا شور ہوتا ہے۔

شہد کی مکھی کی فضیلت:

﴿77-1476﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام ہی مکھیاں جہنم میں جائیں گی سوائے شہد کی مکھی کے۔[2]

﴿1478﴾... حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر ایذا دینے والا جہنم میں جائے گا۔[3]

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ اس فرمانِ عالیشان کی دو تاویلیں ہیں: (۱)... جس نے بھی دنیا میں لوگوں کو اذیت دی ہو گی بروزِ قیامت اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ (۲)... تمام درندے اور موذی کیڑے مکوڑے وغیرہ جہنم میں جائیں گے اور انہیں سرکش جہنمیوں کو عذاب دینے پر مقرر کیا جائے گا۔

---

1 ...مستدرک، کتاب الاھوال، کل ارض الی التی تلیھا... الخ، ۵/ ۸۱۶، حدیث: ۸۷۹۴

2 ...مسند ابو یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۳۵، حدیث: ۴۲۱۶

3 ...ابن عساکر، حرف العین، رقم: ۴۵۸۷، عثمان بن الخطاب... الخ، ۳۸/ ۳۵۳، حدیث: ۷۶۸۸

باب نمبر117:

سورج و چاند جہنم میں جائیں گے

﴾1479﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند جہنم میں کونچیں کٹے دو بیل ہوں گے۔[1]

﴾1480﴿... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے حضور نبی پاک، صاحب لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت سورج اور چاند گہنے ہوئے دو پنیر کے ٹکڑے ہوں گے۔ یہ حدیث پاک سُن کر حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پوچھا: ان دونوں کا کیا گناہ ہے؟ تو حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خاموش ہو گئے۔[2]

﴾1481﴿... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم نے سورج اور چاند کو پیدا فرمایا، پھر بتا دیا کہ دونوں جہنم میں جائیں گے لہٰذا ان کا اور کوئی ٹھکانا نہیں۔[3]

﴾1482﴿... حضرت سیِّدُنا عطاء بن یسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ (پ۲۹، القیامۃ: ۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور سورج اور چاند ملا دیے جائیں گے۔

پھر فرمایا: بروزِ قیامت دونوں کو سمندر میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اللہ کریم کی بڑی آگ بن جائے گا۔

﴾1483﴿... حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: سورج اور چاند کو اس لیے جہنم میں ڈالا جائے گا کیونکہ اللہ کے سوا ان دونوں کی پوجا کی جاتی تھی اور یہ کافروں کو رُلانے کے لیے ہو گا۔ سورج اور چاند کے لیے آگ عذاب نہیں ہو گی کہ یہ دونوں جمادات ہیں۔

وضاحت:

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قول کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا: یہ یہودی نظریہ ہے کعب اس بات کو

1... مسند ابو یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۱، حدیث: ۴۱۰۲

2... مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ... الخ، باب صفۃ النار و اھلھا، ۲/ ۳۴۳، حدیث: ۵۶۹۲

3... العظمۃ، ذکر عظمۃ اللہ، ص ۲۲۷، حدیث: ۶۴۶

اسلام میں داخل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا کرم یہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ چاند اور سورج ہمیشہ سے اس کی اطاعت میں ہیں اور وہ انہیں عذاب میں ڈال دے۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک حدیث بیان کی کہ ”چاند اور سورج جس سے پیدا کئے گئے ہیں اسی کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے اور وہ عرش کا نور ہے چنانچہ یہ دونوں اس میں مل جائیں گے۔“

(حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں: اس حدیث کو امام ابو شیخ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ”العظمۃ“ میں اس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے: ابو عصمۃ نوح بن ابی مریم عن مقاتل بن حیان عن عکرمۃ عن ابن عباس۔ اس سند میں مذکور راوی ”ابو عصمہ“ کذّاب اور حدیثیں گھڑنے والا ہے۔

باب نمبر 118:

طبقاتِ جہنم کا بیان

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ (پ۸، الانعام: ۱۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر ایک کے لئے ان کے کاموں سے درجے ہیں۔

دَرَجات اور دَرَکات میں فرق:

لفظ ”درکات“ کا مطلب ہے طبقات اور منازل اور یہ نچلے مقام و مرتبہ کے لیے خاص ہے جبکہ بلند مقام و مرتبہ کے لیے ”درجات“ کا لفظ بولا جاتا ہے۔

﴿1484﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ (پ۵، النسآء: ۱۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: انہیں دوزخ کے سب سے نچلے حصّے میں لوہے کے تابوتوں میں تالے لگا کر ڈال دیا جائے گا۔

وہ کنواں جس سے جہنم پناہ مانگتا ہے:

﴿1485﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جہنم میں ایک کنواں ہے، اس کے دروازے جب

سے بند ہوئے ہیں کبھی نہیں کھولے گئے، جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کنوئیں کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے جہنم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں وہ اس کنوئیں کے شر سے اللہ کریم کی پناہ نہ مانگتا ہو، وہ کنواں جہنم کے سب سے نچلے حصّے میں ہے۔

باب نمبر 119: کافروں کا جسم بڑا اور کھالیں موٹی ہونے کا بیان

﴿1486﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جہنم میں کافر کے دو کاندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا تیز رفتار سوار تین دن میں طے کرتا ہے۔(1)

اس حدیث پاک کو امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی روایت کیا ہے، اس میں "پانچ دن" کا ذکر ہے۔(2)

اُحد پہاڑ جتنی ڈاڑھ:

﴿1487﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کافر کی ڈاڑھ یا فرمایا: کافر کا دانت دوزخ میں اُحد پہاڑ جتنا ہو گا اور اس کی کھال تین دن کی مسافت جتنی موٹی ہو گی۔(3)

﴿1488﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جہنم میں کافر کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ جتنی اور اس کی ران بیضاء پہاڑ جتنی ہو گی اور جہنم میں اس کی مقعد اتنی بڑی ہو گی جتنا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان فاصلہ ہے اور اس کی کھال کی موٹائی ۴۲ بیالیس ذراع ہو گی جبّار کے ذراع کے مطابق۔(4)

﴿1489﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروز قیامت کافر کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہو گی اور اس کی کھال کی چوڑائی ستر گز ہو گی، اس کی ران بیضاء

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۶۵۵۱

2... البعث والنشور، باب قول اللہ تعالٰی: ان الذین کفروا... الخ، ص ۳۱۳، حدیث: ۵۶۳، مسیرۃ خمس مئۃ عام بدلہ خمس ایام

3... مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب النار یدخلھا الجبارون... الخ، ص ۱۱۷۰، حدیث: ۷۱۸۵

4... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۲۳۱، حدیث: ۸۴۱۸، بتغیر قلیل

پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا ہمارے اور رَبذہ کے مابین فاصلہ ہے۔[1]

مذکورہ حدیث کو امام حاکم نے بھی روایت کیا جس میں یوں ہے کہ "اس کا پیٹ اَضَم پہاڑ جتنا ہوگا۔"[2]

﴿1490﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں دوزخیوں کا جسم بہت بڑا ہو جائے گا حتّٰی کہ ان میں سے ایک کے کان کی لو سے کندھے تک سات سو سال کا فاصلہ ہوگا اور اس کی کھال کی موٹائی ستر گز ہوگی اور اس کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی۔[3]

﴿1491﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کافر جہنم میں بروزِ قیامت اپنی زبان کو کھینچ رہا ہوگا اور لوگ اس کی زبان کو روندرہے ہوں گے۔[4]

ترمذی شریف کے الفاظ یہ ہیں: اس کی زبان کی لمبائی ایک یا دو فرسخ ہوگی۔[5]

﴿1492﴾... حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا بیان ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کافر کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی چالیس ذراع ہوگی جبار کے ذراع کے مطابق۔[6]

﴿1493﴾... سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ جناب احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں کافر کی مَقْعَد تین دن کی مسافت برابر ہوگی اور اس کی ہر ڈاڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی، اس کی ران وَرقان پہاڑ کے برابر ہوگی اور گوشت اور ہڈی کو چھوڑ کر صرف اس کی کھال چالیس ذراع ہوگی۔[7]

خون اور پیپ کی وادیاں:

﴿1494﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا نے

1... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ما جاء فی عظم اھل النار، ۴/ ۲۶۱، حدیث: ۲۵۸۷

2... مستدرک، کتاب الاھوال، ضرس الکافر یوم القیامۃ مثل احد، ۵/ ۸۱۸، حدیث: ۸۷۹۹

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۲۵۶، حدیث: ۴۸۰۰

4... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنھما، ۲/ ۴۰۴، حدیث: ۵۶۷۵

5... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ما جاء فی عظم اھل النار، ۴/ ۲۶۱، حدیث: ۲۵۸۹

6... مسند بزار، ۱۰/ ۱۲۴، حدیث: ۴۱۸۹

7... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۲

مجھ سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو جہنم کتنا وسیع ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ایک جہنمی شخص کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے تک ستر سال کا فاصلہ ہو گا۔ جہنم میں خون اور پیپ کی وادیاں جاری ہوں گی۔ میں نے عرض کی: وادی سے مراد نہریں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: نہیں بلکہ وادیاں ہی مراد ہیں۔[1]

﴿1495﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جہنمی شخص کا ڈیل ڈول آگ کے لیے اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ اس کی ایک ڈاڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہو گی۔[2]

﴿1496﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن اُقَیْش رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بعض لوگوں کو جہنم کے لیے بہت بڑا ڈیل ڈول دیا جائے گا حتّٰی کہ اُحد پہاڑ اس کا ایک گوشہ ہو گا۔[3]

دو سو اونٹ اٹھانے والا شخص:

﴿1497﴾... حضرت سیِّدُنا سعید مَقْبُرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: کیا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں دیکھا کہ

وَمَنۡ یَّغۡلُلۡ یَاۡتِ بِمَا غَلَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚ (پ۴، آل عمران: ۱۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا۔

اب دیکھیں کوئی شخص ہزار درہم کا دھوکا کرتا ہے اور کوئی دو ہزار کا، چلو یہ تو قیامت میں ان کو لے آئے گا مگر جو شخص سو یا دو سو اونٹوں کا دھوکا کرتا ہے وہ اتنے اونٹ کیسے اٹھا کر لائے گا؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جس شخص کی ڈاڑھ احد پہاڑ جتنی ہو، جس کی ران وَرْقان پہاڑ کے برابر ہو، جس کی پنڈلی بیضاء پہاڑ کے برابر ہو اور جس کی سرین مدینہ سے رَبَذَہ (بستی) تک ہو، کیا تمہارے خیال میں وہ اتنے اونٹ نہیں اٹھا سکے گا؟

﴿1498﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بروز قیامت کافر کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہو

1... مسند احمد، مسند الصديقة عائشة بنت الصديق، ۹/ ۴۲۷، حديث: ۲۴۹۱۰

2... مسند احمد، مسند الكوفيين، ۷/ ۷۵، حديث: ۱۹۲۸۶

3... ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة النار، ۴/ ۵۳۱، حديث: ۴۳۲۳

گی، کفار کو اس قدر بڑا جسم اس لیے دیا جائے گا تا کہ جہنم ان سے بھر جائے اور وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔[1]

﴿1499﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جب مال جمع کر کے رکھنے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو داغا جائے گا تو کوئی درہم دوسرے درہم سے اور کوئی دینار دوسرے دینار سے نہ چھوئے گا بلکہ اس کے جسم کو اتنا وسیع کر دیا جائے گا کہ اس پر ہر درہم و دینار کو علیحدہ رکھا جائے گا۔[2]

والدین کا نافرمان:

﴿1500﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک شخص کے بارے میں فرماتے سنا: اس کی ران جہنم میں اُحُد پہاڑ کے برابر ہو گی اور اس کی ڈاڑھ بیضاء پہاڑ کے برابر ہو گی۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسا کس وجہ سے ہو گا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ وہ والدین کا نافرمان تھا۔[3]

فائدہ: احد، بیضاء اور وَرْقان مدینہ طیبہ کے پہاڑ ہیں اور رَبذہ مدینہ منورہ کی ایک بستی کا نام ہے۔

تنبیہ: حدیث پاک میں مذکور ہے: "جبار کے ذراع کے مطابق" یاد رہے! جبار یمن کا بادشاہ تھا جس کا ذراع مقدار کے حوالے سے مشہور تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ جبار عَجَم کا بادشاہ تھا۔

امام بَیْہَقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث پاک میں لفظ "جبار" ڈرانے کے لیے ذکر کیا گیا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ "جبار" سے مراد قوم جبابرہ کا فرد ہو۔

امام ذَہَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے "مُخْتَصَرُ الْمُسْتَدْرَك" میں فرمایا: یہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفات میں سے نہیں ہے بلکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے تم کہتے ہو: درزی کا ذراع، بڑھئی کا ذراع۔

بخل کی تعریف: بخل کے لغوی معنیٰ کنجوسی کے ہیں اور جہاں خرچ کرنا شرعاً، عادتاً یا مروّتاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے۔ یا جس جگہ مال و اسباب خرچ کرنا ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنا یہ بھی بخل ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۲/ ۲۷، مفردات الفاظ قرآن، ص۱۰۹)

---

1 ... الزھد لابن المبارک، ما رواہ نعیم بن حماد، باب صفۃ النار، ص ۸۷، رقم: ۳۰۳

2 ... معجم کبیر، ۹/ ۱۵۰، حدیث: ۸۷۵۴

3 ... معجم اوسط، ۵/ ۱۴۳، حدیث: ۶۸۵۷

باب نمبر120:

آگ دِلوں پر چڑھ جائے گی

﴿1501﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ جہنمیوں کو کھاتی رہے گی حتّٰی کہ جب ان کے دلوں تک پہنچے گی تو ختم ہو جائے گی، جہنمی دوبارہ اسی حالت پر آجائے گا جس پر وہ تھا، وہ آگ دوبارہ انہیں کھاتے ہوئے دلوں پر چڑھ جائے گی اور یہ عذاب انہیں ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ اسی بارے میں اللہ کا یہ فرمان ہے:

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـٕدَةِ ﴿۷﴾ (پ۳۰، الھمزۃ:۶، ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔[1]

باب نمبر121:

دو آیات مبارکہ کی تفسیر

﴿1﴾...

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ (پ۵، النسآء:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم انکے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

﴿2﴾...

وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍ وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

ایک لمحے میں 100 بار بدلنے والی کھال:

﴿1502﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سامنے اس آیت مبارکہ:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ (پ۵، النسآء:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم انکے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

1... الزھد لابن المبارک، ما رواہ نعیم بن حماد، باب صفۃ النار، ص ۸۷، رقم: ۳۰۶

کی تلاوت کی گئی تو حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جہنمی کی کھال ایک گھڑی میں سو بار بدلی جائے گی۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اسی طرح سنا ہے۔[1]

﴿1503﴾... اس حدیث پاک کو امام ابنِ مَرْدُوْیَہ اور امام ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا نے نقل کیا ہے اس میں یوں ہے: جہنمی کی کھال کو ایک گھڑی میں ایک سو بیس بار بدلا جائے گا۔[2]

﴿1504﴾... حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسی روایت کو تیسرے طریق سے یوں روایت کیا کہ جہنمی کی کھال کا جلنا اور نئی کھال آنا ایک گھڑی میں چھ ہزار بار ہو گا۔[3]

﴿1505﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جب دوزخیوں کی کھال جل جائے گی تو ان کو اس کے بدلے کاغذ کی طرح سفید کھال دی جائے گی۔

﴿1506﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: آگ انہیں روزانہ ستر ہزار مرتبہ کھائے گی، جب بھی آگ ان کو بھسم کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: دوبارہ ویسے ہی ہو جاؤ، چنانچہ وہ دوبارہ پہلے جیسے ہو جائیں گے (یعنی یہ عذاب ہوتا رہے گا)۔

آگ سے بنے درندے اور کتے:

﴿1507﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: جہنم میں آگ سے بنے درندے اور کتے ہیں اور آگ کے کنڈے اور آگ کی تلواریں ہیں، اللہ پاک فرشتوں کو بھیجے گا جو ان کنڈوں سے دوزخیوں کو لٹکا دیں گے اور ان تلواروں سے ان کا ایک ایک عضو کاٹ کر ان درندوں اور کتوں کے آگے ڈالیں گے، جیسے ہی وہ ایک عضو کاٹیں گے اس کی جگہ نیا عضو بن جائے گا۔[4]

﴿1508﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

1 ...معجم اوسط، ۳/ ۲۵۸، حدیث: ۴۷۱

2 ...حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/ ۴۱۰، رقم: ۷۵۴۸

3 ...البعث والنشور، باب قول اللہ تعالیٰ: ان الذین کفروا... الخ، ص ۳۱۸، حدیث: ۵۷۷

4 ...موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ النار، ۶/ ۴۲۶، حدیث: ۱۲۱

وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حتّٰی کہ اس کے ہر بال کی جگہ سے اسے موت آئے گی (مگر وہ مرے گا نہیں)۔

باب نمبر 122: دو فرامینِ باری تعالٰی کی تفسیر

﴿1﴾...

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ (۱۰۴) (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۴) ترجمۂ کنزالایمان: اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے۔

﴿2﴾...

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (۲۹) (پ۲۹، المدثر: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: آدمی کی کھال اتار لیتی ہے۔

﴿1509﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رؤوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالٰی کے فرمان:

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ (۱۰۴) (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۴) ترجمۂ کنزالایمان: اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: آگ جہنمی کے چہرے کو بھون کر رکھ دے گی حتّٰی کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔[1]

﴿1510﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرمان: "وَ هُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ (۱۰۴)"[2] کی تفسیر میں فرمایا: جیسے سر پک کر اوپر کو چڑھے ہوں، ان کے دانت ظاہر ہو جائیں گے اور ہونٹ سکڑ جائیں گے۔

﴿1511﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جہنمیوں کو جہنم کی طرف ہانکا جا رہا ہو گا تو ایک گردن ان جہنمیوں پر جھپٹے گی اور آگ کی ایک لپٹ

1... ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء فی صفۃ طعام اھل النار، ۴/ ۲۶۴، حدیث: ۲۵۹۶

2... اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے۔ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۴)

مارے گی، جس سے ان کی ہڈیوں کا گوشت ایڑیوں پر گر پڑے گا۔[1]

﴿1512﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ[2]" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: وہ آگ ایسی لپٹ مارے گی جس سے ہر ہڈی کا گوشت جھڑ کر ایڑیوں پر گر پڑے گا۔

﴿1513﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے فرمان: "تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ[3]" کے متعلق فرمایا: جہنم کی آگ ایک شعلہ ان پر ڈالے گی تو ان کا گوشت ایڑیوں پر بہہ جائے گا۔[4]

﴿1514﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رزین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرمان: "لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾[5]" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: وہ آگ جہنمیوں کی رنگت بدل دے گی حتّٰی کہ وہ سیاہ ہو جائیں گے۔

باب نمبر 123: دوزخیوں کے چیخنے چلانے، پیپ نکلنے، منہ کے بل گرنے اور فریاد وغیرہ کرنے کا بیان

فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ

(پ۱۰، التوبۃ: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔

﴿2﴾...

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ۙ

(پ۱۲، ھود: ۱۰۶)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں (چیخیں چلّائیں) گے۔

1... معجم اوسط، ۱/ ۹۲، حدیث: ۲۷۸

2... اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی۔ (پ۱۸، المومنون: ۱۰۴)

3... اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی۔ (پ۱۸، المومنون: ۱۰۴)

4... تفسیر ابن کثیر، پ۱۸، المؤمنون، آیۃ: ۱۰۴، ۵/ ۴۳۳

5... آدمی کی کھال اتار لیتی ہے۔ (پ۲۹، المدثر: ۲۹)

﴿3﴾ ...

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ اس میں رینکیں (چیخیں چلّائیں) گے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے۔

﴿4﴾ ...

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ؕ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ (پ۱۸، الفرقان: ۱۳، ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔

﴿5﴾ ...

وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُؕ (پ۸، الاعراف:۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔

﴿6﴾ ...

وَ قَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ (پ۲۴، المؤمن:۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے۔

﴿7﴾ ...

وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَؕ (پ۲۵، الزخرف:۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے۔

﴿8﴾ ...

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا (پ۱۸، المومنون:۱۰۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کہیں گے اے ربّ ہمارے ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی۔

﴿1515﴾ ... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّ لْیَبْكُوْا كَثِیْرًاۚ (پ۱۰، التوبۃ: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔

اس کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: دنیا قلیل ہے لوگوں نے اس میں جتنا ہنسنا ہے ہنس لیں، جب یہ فنا ہو گی اور لوگ اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو رونے لگیں گے اور ہمیشہ روتے ہی رہیں گے۔

خون کے آنسو:

﴿1516﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا بیان ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا تو وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتّٰی کہ ان کے چہروں میں لمبے گڑھے بن جائیں گے، اگر ان میں کشتیوں کو چھوڑا جائے تو ضرور چلنے لگیں۔[1]

﴿1517﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن قیس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنمی اتنا روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیوں کو چلایا جائے تو وہ ضرور چل پڑیں اور بلاشبہ جہنمی خون کے آنسو روئیں گے۔[2]

﴿1518﴾... حضرت سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک دعا یہ تھی: اے اللہ! مجھے دو ایسی آنکھیں عطا فرما جو لگاتار شدت سے آنسو بہائیں اور تیرے خوف و خشیت سے شفا پائیں اس سے پہلے کہ آنسو خون ہو جائیں اور ڈاڑھیں انگارہ بن جائیں۔[3]

دوزخیوں کی فریاد:

﴿1519﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن رُفَیع رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے مرفوعاً روایت ہے: جہنمی جب جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک عرصہ تک آنسو بہاتے رہیں گے، پھر ایک عرصہ تک پیپ کے آنسو بہائیں گے، پھر جہنم کے داروغہ ان سے کہیں گے: اے بدبخت گروہ! تم نے دنیا میں آنسو نہیں بہائے جو نزولِ رحمت کی جگہ تھی اور جس کے

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ النار، ۴/ ۵۳۱، حدیث: ۴۳۲۴

2... مستدرک، کتاب الاھوال، صفۃ بکاء اھل النار، ۵/ ۸۳۱، حدیث: ۸۸۲۷

3... الزھد لامام احمد، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۴، حدیث: ۴۸

رہنے والوں پر رحم کیا جاتا تھا، کیا آج تمہیں ایسا کوئی نظر آرہا ہے جس سے مدد مانگ سکو؟ یہ سنتے ہی وہ چلاتے ہوئے کہیں گے: اے جنتیو! اے ہمارے آباء! اے ہماری ماؤں اور ہماری اولادو! ہم قبروں سے پیاسے نکلے، محشر میں لمبا عرصہ پیاسے رہے اور آج بھی ہم پیاسے ہی ہیں، ہمیں اپنے پانی کا فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ جہنمی چالیس سال تک جنتیوں کو پکارتے رہیں گے مگر جنتی جواب نہیں دیں گے، چالیس سال بعد جنتی کہیں گے: تم یہیں پڑے رہو۔ چنانچہ جہنمی ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے۔[1]

﴿1520﴾... سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ کریم کے فرمان: "وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ[2]" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کو آواز لگائے گا: اے میرے بھائی! میری مدد کر! میں بُری طرح جل گیا ہوں۔ بھائی کہے گا: اللہ تعالیٰ نے یہ کھانا پینا کافروں پر حرام کر رکھا ہے۔

﴿1521﴾... حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک روایت نقل فرمائی کہ "جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا، وہ اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چھوڑی جائیں وہ بھی چل پڑیں۔"[3]

﴿1522﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان: "لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ ۝۱۰۶[4]" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد تیز آواز اور کمزور آواز ہے۔

﴿1523﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمانِ مذکور کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کفار جہنم میں لمبا سانس لیں گے تو اللہ کریم کی حرمتوں کی پاسداری نہ کرنے کے سبب آگ ان پر بھڑکنے کی آواز نکالے گی۔

آگ کے تابوت:

﴿1524﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جب جہنم میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہوں نے ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے تو انہیں لوہے کے تابوتوں میں ڈال دیا جائے گا، ان تابوتوں میں

1... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ النار، ۶/ ۴۴۵، حدیث: ۲۱۱

2... ترجمۂ کنز الایمان: اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے۔ (پ۸، الاعراف: ۵۰)

3... البعث والنشور، باب دعاء اهل النار بالویل والثبور، ۱/ ۳۲۴، حدیث: ۵۹۲

4... ترجمۂ کنز الایمان: وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں (چیخیں چلائیں) گے۔ (پ۱۲، ھود: ۱۰۶)

لوہے کی کیلیں ہوں گی، پھر ان تابوتوں کو لوہے کے دوسرے تابوتوں میں رکھ دیا جائے گا اور پھر جہنم کے سب سے نچلے حصّہ میں پھینک دیا جائے گا، ان میں سے ہر ایک یہی سمجھے گا کہ جہنم میں اسے ہی عذاب دیا جارہا ہے، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ اس میں رینکیں (چیخیں چلّائیں) گے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے۔

﴿1525﴾... حضرت سیّدُنا سُوید بن غَفَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالٰی جہنمیوں کو ان کے آخری انجام تک پہنچانے کا ارادہ فرمائے گا تو ہر جہنمی کے لیے اس کے قد و قامت کے مطابق آگ کا ایک تابوت بنائے گا، پھر اس پر آگ کے تالے لگادے گا، جہنمیوں کی رگ رگ میں آگ کی کیلیں پیوست کر دی جائیں گی، پھر اس تابوت کو آگ کے دوسرے تابوت میں رکھ کر اسے بھی آگ کے تالے لگادیئے جائیں گے، پھر ان دونوں تابوتوں میں آگ بھڑکا دی جائے گی، اب ہر جہنمی یہی سمجھے گا کہ وہ اکیلا ہی جہنم میں ہے۔ اللہ پاک کے یہ فرامین اسی بارے میں ہیں:

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ اس میں رینکیں (چیخیں چلّائیں) گے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ (پ۸، الاعراف: ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اُنھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔[1]

دوزخی کی سانس:

﴿1526﴾... حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اس مسجد میں ہزار یا اس سے بھی زائد لوگ ہوں اور ان میں ایک جہنمی شخص آکر سانس لے اور اس سانس کا اثر لوگوں کو پہنچ جائے تو مسجد اور جو کچھ اس میں ہے سب جل جائے۔[2]

1 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، الشعبی، ۸/ ۲۸۱، حدیث: ۱۰

2 ...مسند ابو یعلٰی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۵۱۳، حدیث: ۶۶۴۰

﴿1527﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں: اگر ایک جہنمی شخص کو دنیا والوں کے سامنے ظاہر کر دیا جائے تو اس کی بد صورتی اور بدبو سے سارے دنیا والے ہلاک ہو جائیں۔[1]

﴿1528﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو اُسید رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ کریم کے درج ذیل فرمان کے بارے میں پوچھا گیا:

وَاِذَاۤ اُلۡقُوۡا مِنۡهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيۡنَ (پ۱۸، الفرقان: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! ان کو اس طرح زبردستی دوزخ میں جھونکا جائے گا جس طرح کیل کو دیوار میں ٹھونک دیا جاتا ہے۔[2]

﴿1529﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنۡہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کفار اس طرح دوزخ میں پیوست ہوں گے جس طرح نیزے کا پھل نیزے میں پیوست ہوتا ہے۔

﴿1530﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت بیان کرتے ہیں: ہم سے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا نے فرمایا: جہنم کافر پر ایسی تنگ ہوگی جیسے نیزے کا پھل نیزے میں پیوست ہوتا ہے۔[3]

دوزخیوں کا رینکنا:

﴿1531﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جہنمی حضرت سیِّدُنا مالک عَلَیۡہِ السَّلَام کو پکاریں گے: اے مالک! تیرا ربّ ہمیں تمام کر چکے۔ حضرت سیِّدُنا مالک عَلَیۡہِ السَّلَام چالیس سال تک انہیں چھوڑے رکھیں گے اور جواب نہیں دیں گے، پھر یہ جواب دیں گے: تمہیں تو (یہیں) ٹھہرنا ہے، پھر وہ اپنے ربّ کو پکارتے رہیں گے: اے ہمارے ربّ! ہم کو دوزخ سے نکال دے! پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی (عمر کی) مثل انہیں کوئی جواب نہ دے گا پھر فرمائے گا: دُھتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ راوی

1... الرقة والبكاء لابن أبي الدنيا، من وعظ وبكى، ص۹۸، رقم: ۱۰۴، عن عبد الله بن عمرو

2... تفسير ابن ابي حاتم، پ۱۹، الفرقان، تحت الآية: ۱۳، ۸/ ۲۶۶۸، حديث: ۱۵۰۰۵

3... الزهد لابن المبارك، ما رواه نعيم بن حماد، باب صفة النار، ص ۸۶، رقم: ۲۹۹

کہتے ہیں: اس کے بعد جہنمی کچھ بات نہ کر سکیں گے بس گدھے کی طرح رینکتے رہیں گے۔[1]

﴿1532﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان: "وہ پکاریں گے اے مالک" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ السَّلَام ہزار سال تک جواب دینے سے رکے رہیں گے، پھر ہزار سال کے بعد یہ جواب دیں گے: تمہیں تو یہیں ٹھہرنا ہے۔

دوزخیوں کی پکار اور ربّ تعالیٰ کا جواب:

﴿1533﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے: جہنمی پانچ بار اللہ کریم کو پکاریں گے، ربّ تعالیٰ چار بار ان کو جواب دے گا، جب وہ پانچویں مرتبہ پکار لیں گے تو اس کے بعد وہ کبھی بھی کلام نہیں کر سکیں گے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! تو نے ہمیں دو بار مردہ کیا اور دو بار زندہ کیا اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے؟ ربّ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس لیے ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے تو حکم اللہ کے لیے ہے جو سب سے بلند بڑا۔ وہ پھر کہیں گے: اے ہمارے ربّ! اب ہم نے دیکھا اور سنا ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا۔ اللہ کریم فرمائے گا: اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ہم نے تمہیں چھوڑ دیا اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کیے کا بدلہ۔ وہ پھر کہیں گے: اے ہمارے ربّ تھوڑی دیر ہمیں مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں اور رسولوں کی غلامی کریں۔ اللہ پاک جواب دے گا: اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے! ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں۔ اللہ کریم فرمائے گا: دھتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ پھر اس کے بعد وہ کبھی بھی بات نہیں کر سکیں گے۔

منہ اور ناک کے بغیر چہرے:

﴿1534﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... الزهد لهناد، باب الخلود فى النار، ١/ ١٥٨، حديث: ٢١٤، عن عبد الله بن عمرو

فرمایا: اللہ پاک جب دوزخیوں سے فرمائے گا: دھتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو تو ان کے چہرے گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہو جائیں گے جن میں نہ تو منہ ہو گا اور نہ ہی ناک، ان کی سانسیں ان کے پیٹوں ہی میں گھومتی رہیں گی اور ان پر جہنم کے سانپ اور جہنم کے بچھو حملہ کرتے ہوں گے، اگر ان میں سے کوئی سانپ مشرق میں پھونک مار دے، تو مغرب والے جل جائیں اور اگر ان میں سے کوئی بچھو کسی جہنمی کو مارے گا تو جو جہنم کے آخر میں ہوں گے وہ بھی جل جائیں گے، ان بچھوؤں کو جہنمیوں پر مسلط کر دیا جائے گا یہ ان کی کھالوں اور گوشت کے درمیان ہوں گے اور ان کے شور و غل کی آواز اس طرح سنائی دے گی جیسے گھنے درختوں میں جنگلی جانوروں کا شور ہوتا ہے۔[1]

باب نمبر 124: جہنم میں پہلے داخل ہونے والے لوگ

﴾1535﴿... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سے جو سب سے پہلے جہنم جائیں گے وہ وہ کوڑے والے ہیں۔[2]

باب نمبر 125: سب سے پہلے قاتل کا وبال

﴾1536﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جس بیٹے نے اپنے بھائی کا قتل کیا تھا، ہر دوزخی کے عذاب میں سے آدھا حصہ اسے دیا جائے گا۔[3]

باب نمبر 126: ابو طالب کے عذاب میں تخفیف

﴾1537﴿... سیِّدُنا عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے ابو طالب کو کچھ نفع پہنچایا ہے کیونکہ وہ آپ کی حمایت کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں پر غضبناک ہوتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہے، اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔[4]

---

1 ...موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ النار، ۶/ ۴۲۰، حدیث: ۹۶

2 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الاوائل، باب اول ما فعل ومن فعلہ، ۸/ ۳۴۴، حدیث: ۱۲۹، عن ابی ھریرۃ موقوفاً

3 ...شعب الایمان، الباب السادس والثلاثون، تحریم النفوس والجنایات، ۴/ ۳۴۰، حدیث: ۵۳۲۳، عن عبد اللہ بن عمرو موقوفاً

4 ...مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعۃ النبی... الخ، ص۱۱۰، حدیث: ۵۱۰

﴿1538﴾... مسلم شریف کی روایت میں یوں ہے: میں نے اسے آگ کی گہرائی میں پایا تو میں اسے نکال کر ٹخنوں تک آگ میں لے آیا۔[1]

﴿1539﴾... سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ان کے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: امید ہے میری شفاعت بروز قیامت اس کو نفع دے گی اور تھوڑی آگ میں رکھا جائے گا جو صرف اس کے ٹخنوں تک پہنچے گی اور اس سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔[2]

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب:

﴿1540﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہو گا، وہ (آگ کے) دو جوتے پہنے ہو گا جس سے اس کا دماغ یوں ابل رہا ہو گا جیسے ہنڈیا ابلتی ہے، وہ سمجھے گا مجھے ہی سب سے سخت عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہو گا۔[3]

﴿42-1541﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جہنمیوں میں جسے سب سے ہلکا عذاب ہو گا اس کے آگ کے جوتے اور تسمے ہوں گے، جس سے اس کا دماغ یوں کھولتا ہو گا جیسا کہ ہنڈیا کھولتی ہے، وہ سمجھے گا مجھے ہی سب سے سخت عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہو گا۔[4]

باب نمبر 127: جو مسلمان جہنم جائیں گے وہ اس میں مر جائیں گے

﴿1543﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی جو جہنم ہی کے اہل ہیں وہ اس میں نہ مر سکیں گے نہ جی سکیں گے، لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں

1... مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعۃ النبی... الخ، ص۱۱۱، حدیث: ۵۱۱

2... مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعۃ النبی... الخ، ص۱۱۱، حدیث: ۵۱۳

3... مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، ص۱۱۱، حدیث: ۵۱۵

4... مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، ص۱۱۱، حدیث: ۵۱۷

گے جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں پہنچے ہوں گے، انہیں اللہ تعالیٰ موت دے دے گا حتّٰی کہ جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے حق میں شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا، چنانچہ انہیں گروہ در گروہ لاکر جنتی نہروں پر بکھیر دیا جائے گا، پھر حکم ہو گا: اے جنتیو! ان پر پانی ڈالو۔ چنانچہ وہ اس طرح اُگنے لگیں گے جیسے پانی کے بہاؤ میں آنے والی مٹی میں دانہ اُگتا ہے۔[1]

جہنم میں بھی مسلمان کی تکریم:

حضرت سیّدُنا علامہ قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ موت گنہگاروں کے لیے حقیقی موت ہو گی اور ایسا ان مسلمانوں کی تکریم کے لیے ہو گا تاکہ وہ عذاب کی تکلیف محسوس نہ کریں۔ اگر یہ کہا جائے کہ جب وہ عذاب ہی محسوس نہیں کریں گے تو پھر انہیں جہنم میں ڈالنے کا کیا فائدہ؟ تو ہم کہیں گے: ممکن ہے ان کو جہنم میں داخل کرنا بطورِ تادیب ہو اگرچہ وہ اس میں عذاب کا مزہ نہ چکھیں اور رہی سزا تو جہنم میں رہنے کی مدت تک ان کا جنتی نعمتوں سے محروم رہنا ہی ان کے حق میں سزا ہو گی جیسے دنیا میں قیدیوں کے لیے قید ہی سزا ہوتی ہے اگرچہ وہ کسی طوق یا بیڑی میں نہیں ہوتے۔

مزید فرماتے ہیں: یہ بھی احتمال ہے کہ گنہگار مسلمانوں کو اوّلاً عذاب دیا جائے اور پھر ان پر موت طاری کر دی جائے اور ان کے گناہوں کے حساب سے عذاب کا دورانیہ کم یا زیادہ کر دیا جائے، یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں وہاں موت دے کر عذاب میں مبتلا رکھا جائے یوں ان کی تکلیف کفار کی تکلیف سے کم ہو کیونکہ زندہ حالت کے مقابلے میں مردہ حالت میں تکلیف کم ہوتی ہے۔ اس کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے:

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِۚ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّاۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴿۴۶﴾

(پ۲۴، المؤمن: ۴۵، ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی حکم ہو گا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

اللہ کریم نے اس بات کی خبر دی ہے کہ زندہ کیے جانے کے بعد فرعونیوں کو جو عذاب ہو گا وہ مردہ حالت

[1] ...مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ...الخ، ص۹۹، حدیث: ۴۵۹

میں ملنے والے عذاب سے سخت تر ہو گا۔

جنت کا سب سے کم حصہ پانے والے:

﴿1544﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے کم حصہ جن جنتیوں کو ملے گا یہ وہ ہوں گے جنہیں اللہ پاک دوزخ سے باہر نکال کر راحت وسکون عطا فرمائے گا کیونکہ وہ ربّ تعالٰی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، وہ لوگ برہنہ حالت میں ظاہر ہوں گے اور پھریوں اُگیں گے جیسے سبزی اُگتی ہے، حتّٰی کہ جب روحیں ان کے بدنوں میں داخل ہو جائیں گی تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! تو نے ہمیں جہنم سے باہر نکالا اور ہماری روحیں جسموں میں لوٹا دیں، اب ہمارے چہروں کو بھی جہنم سے پھیر دے! چنانچہ کریم ربّ ان کے چہروں کو جہنم سے پھیر دے گا۔[1]

باب نمبر 128: عذاب میں جہنمیوں کا کم وبیش ہونا

﴿1545﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بعض جہنمیوں کو آگ نے ٹخنوں تک پکڑ رکھا ہو گا، بعضوں کو گھٹنوں تک، بعضوں کو کمر تک اور کچھ وہ ہیں جن کے گلوں تک آگ ہو گی۔[2]

﴿1546﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر جہنم کی گرمی حمام کی گرمی جتنی ہو گی۔[3]

﴿1547﴾... سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جس نے آگ کے جوتے پہنے ہوں گے جن کی گرمی سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا، بعض جہنمی سینے تک، بعض گلے تک اور بعض پورے آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔[4]

﴿1548﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ...مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۴/ ۱۲۶، حدیث: ۷۶۲۹

2 ...مستدرک، کتاب الاھوال، باب ذکر وسعۃ المیزان، ۵/ ۸۰۷، حدیث: ۸۷۷۸

3 ...معجم اوسط، ۵/ ۶۸، حدیث: ۶۶۰۳

4 ...مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۲۹، حدیث: ۱۱۱۰۰

فرمایا: اس امت کے کچھ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے تو آگ ان کے چہروں کے علاوہ باقی جسم کو جلائے گی، بالآخر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔[1]

باب نمبر 129: جہنم میں کن کی کثرت ہوگی

﴿1549﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا کا بیان ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عورتو! تم صدقہ دیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری کثرت دیکھی ہے۔ ان میں سے ایک سمجھ دار عورت نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دوزخ میں ہماری کثرت کا سبب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم کثرت سے لعنت کرتی اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔[2]

جہنم میں عورتوں کی کثرت کیوں ہوگی؟

﴿1550﴾... حضرت سیِّدُنا حکیم بن حِزام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کو صدقے کا حکم دیا اور اس کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: تم صدقہ دیا کرو کیونکہ جہنمیوں میں تمہاری تعداد زیادہ ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسا کیوں ہے؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم بہت لعنت کرتی ہو، نیکی کرنے میں ٹال مٹول کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔[3]

﴿1551﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن شِبْل رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک فُسّاق جہنمی ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فساق کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: عورتیں۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انہیں دیا جاتا ہے تو شکر نہیں کرتیں اور جب ان پر آزمائش پڑتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔[4]

1... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا، ص ۱۰۲، حدیث: ۴۷۲

2... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان... الخ، ص ۵۷، حدیث: ۲۴۱

3... ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ... الخ، باب صفۃ النار واھلھا... الخ، ۹/ ۲۸۱، حدیث: ۷۴۳۵

4... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۲۸۸، حدیث: ۱۵۵۳۱

جنت میں اتنی کم عورتیں:

﴿1552﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک گھاٹی میں تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دیکھو! کیا تمہیں کچھ نظر آرہا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم ایک گھونسلہ دیکھ رہے ہیں جس میں سرخ چونچ اور سرخ پیروں والا ایک کوا ہے۔[1] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں سے وہی جنت میں داخل ہوں گی جو اس گھونسلے میں موجود کوے کی طرح ہوں۔[2]

﴿1553﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر سخت دل، بد اخلاق، مال جمع کرنے والا اور (حقوق میں خرچ کرنے سے) روکنے والا دوزخی ہو گا اور کمزور اور مغلوب قسم کے لوگ جنتی ہوں گے۔[3]

باب نمبر 130: گناہ گار مسلمانوں کے جہنم میں جامع احوال

﴿1554﴾... حضرت سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بروزِ قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، جہنم میں اس کی آنتیں یکدم باہر نکل آئیں گی، وہ انہیں لے کر ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، دوزخی اس کے پاس جمع ہو کر پوچھیں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کی دعوت نہیں دیا کرتے تھے اور بُرائی سے روکا نہیں کرتے تھے؟ وہ کہے گا: میں تمہیں تو نیکی کی دعوت دیتا تھا مگر خود نیکی نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں تو برے کاموں سے روکتا تھا مگر خود وہی کام کرتا تھا۔[4]

1... علامہ ابن اثیر جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غراب اعصم یعنی سرخ چونچ اور سرخ پیروں والا یا سفید پروں یا سفید پیروں والا کوا نایاب ہوتا ہے تو جنت میں عورتوں کی قلیل تعداد کے داخل ہونے کو اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(النھایۃ لابن الاثیر، باب العین مع الصاد، ۳/ ۲۲۵، ۲۲۶ ملخصاً)

2... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۳۰، حدیث: ۱۷۷۸۵

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۷۲، حدیث: ۷۰۳۰

4... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ النار، ۲/ ۳۹۶، حدیث: ۳۲۶۷

جہنم میں جانے والے واعظین:

﴿56-1555﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بعض جنتی بعض جہنمیوں کو جھانک کر دیکھیں گے تو پوچھیں گے: تم کس وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے؟ ہم تو ان باتوں پر عمل کرکے ہی جنت میں داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھی تھیں۔ جہنمی کہیں گے: ہم تمہیں تو کرنے کا کہتے تھے مگر خود عمل نہیں کرتے تھے۔[1]

﴿1557﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں ضرور کچھ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی باتوں پر عمل کرنے والے جنت میں داخل ہوں گے، یہ جنتی اُن دوزخیوں سے پوچھیں گے: تم لوگ جہنم میں کیسے داخل ہوگئے؟ ہم تو تمہاری باتیں مان کر جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ کہیں گے: ہم تم لوگوں کو جن کاموں کا حکم دیا کرتے تھے خود اس کے برخلاف کیا کرتے تھے۔

بے عمل عالم کی حسرت اور عذاب:

﴿1558﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی جس کے لیے دنیا میں علم حاصل کرنا ممکن تھا مگر اس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس سے سن کر دوسروں نے تو فائدہ اٹھایا مگر یہ خود فائدہ نہ اٹھا سکا۔[2]

﴿1559﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جسے اس کے علم نے نفع نہ پہنچایا۔[3]

﴿1560﴾... حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں میں اللہ پاک کے ہاں سب سے بدترین مقام اس عالم کا ہوگا جس نے اپنے علم سے نفع نہ اٹھایا۔[4]

---

1 ...اقتضاء العلم العمل، باب فی التغلیظ علی من ترک العمل، ص٥٠، حدیث: ٧٢

2 ...ابن عساکر، رقم ٥٩٧٨، محمد بن احمد...الخ، ٥١/ ١٣٧، حدیث: ١٠٨١١

3 ...معجم صغیر، ١/ ١٨٢، حدیث: ٥٠٨

4 ...الزھد لابن المبارک، باب التحضیض علی طاعۃ اللہ، ١/ ١٤، رقم: ٤٠

﴿1561﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا کرنے والوں سے بھی پہلے عذاب کے فرشتے فاسق عُلما پر جھپٹیں گے تو وہ علما کہیں گے: بت پرستوں سے بھی پہلے ہمیں کیوں پکڑا جا رہا ہے؟ ان سے کہا جائے گا: جو علم رکھتا ہے وہ جاہل کی طرح نہیں ہے۔[1]

شہید، عالم اور سخی دوزخ میں:

﴿1562﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بروزِ قیامت سب سے پہلے تین لوگوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا: (۱)... شہید کو لایا جائے گا، ربِّ کریم اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو شہید ان کا اعتراف کرے گا، اللہ پاک فرمائے گا: ان نعمتوں سے تو نے کیا کام کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتّٰی کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرمائے گا: تو جھوٹا ہے تیرا ارادہ یہ تھا کہ کہا جائے فلاں بہت بہادر ہے! لہٰذا وہ کہہ دیا گیا ہے، پھر اس کے بارے میں حکم ہو گا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۲)... وہ شخص جس نے علم سیکھا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا، اللہ کریم اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ اعتراف کرے گا، ربِّ تعالٰی فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کو کیسے استعمال کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے لیے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اور پڑھایا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تو جھوٹا ہے تیرا مقصد یہ تھا کہ کہا جائے: فلاں عالم ہے، فلاں قاری ہے، سو وہ کہا جا چکا۔ اللہ تعالٰی اس کے بارے میں بھی حکم دے گا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا پھر (۳)... اس شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ پاک نے طرح طرح کے مال سے نوازا تھا، اللہ کریم اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ بھی ان کا اقرار کرے گا، ربِّ تعالٰی فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے جہاں بھی خرچ کیا صرف تیری رضا کے لیے خرچ کیا۔ اللہ پاک فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے اس لیے خرچ کیا تا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے، پس وہ کہا جا چکا۔ اب اس کے بارے میں حکم ہو گا اور اسے بھی چہرے کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔[2]

1... حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ العمری، ۸/ ۳۱۶، رقم: ۱۲۳۳۶

2... مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق النار، ص ۸۱۳، حدیث: ۴۹۲۳، بتغیر قلیل

مفتی کیلئے نصیحت:

﴿1563﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حُضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں جو فتویٰ دینے پر زیادہ جَری ہے وہ آگ پر زیادہ جری ہے۔[1]

﴿1564﴾... حضرت سیِّدُنا عُقْبہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے کسی چیز کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ سائل پیچھے ہی پڑ گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم ہماری پیٹھ کو اپنے لیے جہنم میں جانے کا پل بنانا چاہتے ہو کہ اس وقت تم کہو ہمیں ابنِ عمر نے یہ فتویٰ دیا تھا۔

﴿66-1565﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن سکھانے کے عوض ایک کمان بھی لی اللہ کریم بروزِ قیامت اس شخص کے گلے میں اس کی جگہ آگ کی کمان ڈالے گا[2]۔[3]

﴿1567﴾... حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی گردن میں سونے کا ہار پہنے گی، بروزِ قیامت اس کی گردن میں اسی کی مثل آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنے گی، اللہ تعالٰی قیامت کے دن اس کے کانوں میں اسی کی مثل آگ کی بالیاں ڈالے گا۔[4]

﴿1568﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو آگ کی انگوٹھی پہنانا پسند کرتا ہے وہ اسے سونے کی انگوٹھی پہنا دے اور جو اپنی بیوی کو آگ کا ہار پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا ہار پہنا دے لیکن تم پر چاندی کا استعمال لازم ہے

---

1 ...دارمی، مقدمہ، باب الفتیا وما فیہ من الشدۃ، ۱/ ۶۹، حدیث: ۱۵۷

2 ...سیدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللہ۔ یعنی قرآن مجید سب چیزوں سے زیادہ اس لائق ہے کہ تم اس پر اجرت لو۔ امام علامہ مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تیسیر شرح جامع صغیر حدیثی میں اس حدیث کی شرح لکھتے ہیں: فَاَخْذُ الْاُجْرَۃِ عَلٰی تَعْلِیْمِہٖ جَائِزٌ۔ یعنی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن پڑھانے پر اُجرت لینا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۹/ ۶۰)

3 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الاجارۃ، باب من کرہ اخذ الاجرۃ علیہ، ۶/ ۲۰۸، حدیث: ۱۱۶۸۵

4 ...ابوداود، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الذہب للنساء، ۴/ ۱۲۶، حدیث: ۴۲۳۸

چاندی کے ساتھ کھیلو۔[1]

﴿1569﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے اپنی اولاد کو آگ کے کنگن پہنانا پسند ہو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے۔[2]

مذکورہ احادیث کا حکم:

حضرت سیِّدُنا امام مُنذری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ احادیث مبارکہ یا تو ان احادیث سے منسوخ ہیں جن میں عورتوں کے لیے سونے کی اجازت ہے یا پھر یا اس سے مراد وہ سونا ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جاتی ہو۔

﴿1570﴾... حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں اور میری خالہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں، ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے، رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم ان کی زکاۃ دیتی ہو؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنا دے۔[3]

﴿1571﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ریشمی گریبان والا ایک جبہ دیکھ کر فرمایا: بروز قیامت یہ آگ کا طوق ہوگا۔[4]

﴿1572﴾... حضرت سیِّدُنا ھُبَیب بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایک شخص کو دیکھا جو کھڑا ہوا تو اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹنے لگا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو تہبند کو تکبر سے روندے گا وہ اسے جہنم میں بھی روندے گا۔[5]

مصور کے لیے عذاب:

﴿1573﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں تھا تو بروز قیامت اسے جَو کے دو دانوں میں گرہ

1... ابوداود، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الذھب للنساء، ۴/ ۱۲۶، حدیث: ۴۲۳۶

2... معجم اوسط، ۵/ ۲۷۰، حدیث: ۷۲۹۶

3... مسند احمد، مسند القبائل، ۱۰/ ۴۴۶، حدیث: ۲۷۶۸۵

4... معجم اوسط، ۶/ ۶۲، حدیث: ۸۰۰۰

5... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۰۷، حدیث: ۱۵۶۰۶

لگانے کا پابند کیا جائے گا اور وہ ہرگز ان کے درمیان گرہ نہ لگا پائے گا اور جس نے لوگوں کی بات سننے کے لیے کان لگائے حالانکہ وہ اس کا سننا ناپسند کرتے تھے یا اس شخص سے دور بھاگتے تھے تو بروزِ قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا اور جو شخص دنیا میں (جاندار کی) کوئی تصویر بنائے گا تو قیامت کے دن اسے پابند کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونک اور وہ روح نہ پھونک سکے گا۔[1]

علم کی بات چھپانے کا عذاب:

﴿1574﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عَمرو اور حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے کہ حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے چھپائی تو بروزِ قیامت اللہ پاک اسے آگ کی لگام ڈالے گا۔[2]

دو زبانوں والا شخص:

﴿1575﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں دو زبانوں والا ہو گا بروزِ قیامت اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔[3]

﴿1576﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی جان دار کا مُثلہ[4] کیا پھر توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے مثلہ فرمائے گا۔[5]

﴿1577﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا بیان ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے (وضو میں) اپنی ایڑیوں کو نہیں دھویا تھا تو فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔[6]

1... بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمه، ۴/ ۴۲۲، حدیث: ۷۰۴۲

2... ابو داود، کتاب العلم، باب کراهية منع العلم، ۳/ ۴۴۹، حدیث: ۳۶۵۸

3... مسند الشهاب، ۱/ ۲۸۴، حدیث: ۴۶۳

4... مُثلہ یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا مونھ کالا کر دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۲۹)

5... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۴۰۳، حدیث: ۵۶۶۵

6... مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرّجلين بكمالهما، ص ۱۲۱، حديث: ۵۷۳

وضو میں پانچوں انگلیوں کا خلال:

﴿1578﴾... حضرت سیِّدُنا واثلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو پانی سے اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت آگ سے ان کا خلال کروائے گا(1)۔(2)

﴿1579﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: پانچوں انگلیوں کا خلال کرو اللہ کریم انہیں آگ میں نہیں ڈالے گا۔(3)

﴿1580﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔(4)

خودکشی کرنے والے کا عذاب:

﴿1581﴾... سیِّدُنا ثابت بن ضَحّاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں جس چیز کے ساتھ خودکشی کرے گا بروز قیامت اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔(5)

﴿1582﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور بندہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اس کے گھونٹ لیتا رہے گا، جس نے خود کو کسی لوہے کے ساتھ قتل کیا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔(6)

1... مُحقّق علی الاطلاق علامہ ابنِ ہُمام عَلَیْہِ الرَّحْمَہ فرماتے ہیں: پانی اگر انگلیوں کے درمیان تک بغیر خلال کئے نہ پہنچے تو ایسی صورت خلال کرنا واجب اور اس کے ترک پر یہ وعید ہے ورنہ خلال کرنا مستحب ہے۔(فتح القدیر، کتاب الطہارات، ۱/ ۲۶، ۲۷ ملخصاً)

2... معجم کبیر، ۲۲/ ۶۴، حدیث: ۱۵۶

3... معجم کبیر، ۹/ ۲۴۷، حدیث: ۹۲۱۳

4... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم الاستعمال الاوانی... الخ، ص ۸۸۰، حدیث: ۵۳۸۷

5... مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان... الخ، ص ۶۷، حدیث: ۳۰۳

6... بخاری، کتاب الطب، باب شرب السم... الخ، ۴/ ۴۳، حدیث: ۵۷۷۸

اہلِ مدینہ کی فضیلت:

﴿1583﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اہلِ مدینہ کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالٰی اسے آگ میں یوں پگھلا دے گا جیسے تانبہ پگھلتا ہے یا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔[1]

غیبت کا عذاب:

﴿1584﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے حضور محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں (غیبت کرکے) اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہو گا، بروزِ قیامت اسے اس بھائی کے قریب کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اب اس زندہ کو کھا جیسے مردہ کو کھاتا تھا چنانچہ وہ اس کو کھائے گا اور منہ بگاڑے گا اور چیخے چلائے گا۔[2]

دوزخیوں کی تکلیف میں اضافہ کرنے والے لوگ:

﴿1585﴾... حضرت سیِّدُنا شُفَی بن ماتِع اَصْبَحِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہوں گے جو جہنمیوں کی اس تکلیف میں اور اضافہ کر دیں گے جس میں جہنمی پہلے سے مبتلا ہیں، یہ لوگ کھولتے پانی اور جہنم کی آگ کے درمیان دوڑتے ہوئے موت مانگ رہے ہوں گے، دوزخی آپس میں کہیں گے: ان کو کیا ہو گیا ہے یہ ہماری تکلیف میں اور اضافہ کر رہے ہیں؟ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (ان چار میں سے) ایک وہ ہو گا جسے انگاروں کے تابوت میں بند کر دیا گیا ہو گا، دوسرا وہ ہو گا جو اپنی آنتوں کو کھینچتا پھر رہا ہو گا، تیسرا وہ ہو گا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہا ہو گا اور چوتھا اپنا ہی گوشت کھا رہا ہو گا، تابوت والے جہنمی سے پوچھا جائے گا: او بدبخت! کیا مصیبت ہے ہمیں اور تکلیف کیوں دے رہا ہے؟ کوئی کہے گا: یہ بدبخت اس حال میں مرا ہے کہ اس پر لوگوں کا قرض تھا جو اس نے ادا نہیں کیا تھا۔ پھر آنتیں کھینچنے والے کے بارے میں جہنمی پوچھیں گے کہ اس بُرے آدمی کو کیا ہوا یہ کیوں ہمیں مزید اذیت دے رہا ہے؟ کہا جائے گا:

1... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة... الخ، ص ۵۴۵، حدیث: ۳۳۱۹

2... معجم اوسط، ۱/ ۴۵۰، حدیث: ۱٦۵٦

یہ بُرا بندہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ پیشاب جسم ولباس میں کہاں لگا ہے اور نہ اس کو دھوتا تھا۔ جس کے منہ سے خون وپیپ بہتا ہو گا اس کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس بدقسمت کو کیا ہوا یہ کیوں ہمیں مزید تکلیف دے رہا ہے؟ کہا جائے گا: یہ بدنصیب وہ ہے جو ہر گندی بات سے یوں مزے لیتا تھا جیسے ہم بستری سے مزہ لیا جاتا ہے۔ پھر اپنا گوشت کھانے والے کے بارے میں جہنمی کہیں گے: یہ بدقسمت ہماری تکلیف کیوں بڑھا رہا ہے اس کو کیا ہوا؟ کہا جائے گا: یہ اللہ کی رحمت سے دور ایسا بندہ ہے جو غیبت کرکے لوگوں کے گوشت کھایا کرتا اور چغلیاں کرتا تھا۔[1]

جس سے جہنمی بھی پناہ مانگیں:

﴿1586﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن زاذان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: جہنم میں ڈالے جانے والے بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کی بدبو سے جہنمی بھی اذیت محسوس کریں گے، ان سے پوچھا جائے گا: تمہاری ہلاکت ہو! تم کیا عمل کیا کرتے تھے؟ کیا ہمارے لیے وہی عذاب کافی نہیں جس میں ہم مبتلا ہیں اوپر سے تیری اور تیری بدبو کی مصیبت آپڑی ہے؟ وہ کہے گا: میں عالم تھا لیکن میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔

﴿1587﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے کہ حضور تاجدار رسالت صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو جہنمیوں کو بھی اذیت وتکلیف دے گی۔[2]

دوزخیوں کا نچوڑ پینے والا:

﴿1588﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا وہ اسے طِیْنَةُ الْخَبَال میں سے پلائے گا۔ صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: طِیْنَةُ الْخَبَال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کا نچوڑ یا فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ ہے۔[3]

﴿1589﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ...معجم کبیر، ۷/ ۳۱۰، حدیث: ۷۲۲۶

2 ...مسند بزار، ۱۰/ ۳۱۰، حدیث: ۴۴۳۱

3 ...مسلم، کتاب الاشربة، باب بیان ان کل مسکر خمر... الخ، ص ۸۵۴، حدیث: ۵۲۱۷

فرمایا: جو شخص شراب پئے گا اللہ پاک اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلائے گا۔[1]

شراب کی نحوست:

﴿1590﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو ایک بار شراب پئے گا چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہ ہوگی، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ پاک قبول فرمائے گا، اگر وہ دوبارہ شراب پی لے تو اب دوبارہ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تیسری مرتبہ میں یہ فرمایا یا چوتھی مرتبہ میں کہ ”اب اگر وہ شراب پئے گا تو اللہ کریم پر حق ہے کہ بروزِ قیامت اسے دوزخیوں کا خون اور پیپ پلائے۔“[2]

اہلِ مدینہ کی عزت کرو:

﴿1591﴾... حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ جنابِ محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میری ہجرت کا مقام اور زمین میں میری آرام گاہ ہے، میری امت پر لازم ہے کہ وہ میرے پڑوسیوں کا اکرام کرتے رہیں جب تک وہ گناہِ کبیرہ سے بچتے رہیں، جس نے ایسا نہ کیا اللہ پاک اسے طِیْنَۃُ الْخَبَال سے پلائے گا۔ عرض کی گئی: طِیْنَۃُ الْخَبَال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کا نچوڑ۔[3]

﴿1592﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے رَدْغَۃُ الْخَبَال (یعنی جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوتا ہے اس) میں رکھے گا حتّٰی کہ وہ اس بات سے نکل جائے جو اس نے کہی تھی اور وہ اس سے نکل نہیں پائے گا۔[4]

﴿1593﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... معجم کبیر، ٨/ ٢١١، حدیث: ٧٨٥٢، عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2... نسائی، کتاب الاشربۃ، توبۃ شارب الخمر، ص ٨٩٥، حدیث: ٥٦٨١، بتغیر قلیل

مستدرک، کتاب الایمان، انہ من شرب الخمر... الخ، ١/ ١٨٨، حدیث: ٩١

3... معجم کبیر، ٢٠/ ٢٠٥، حدیث: ٤٧٠

4... ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب فیمن یعین علی خصومۃ... الخ، ٣/ ٤٢٧، حدیث: ٣٥٩٧۔ معجم کبیر، ١٢/ ٢٩٦، حدیث: ١٣٤٣٥

فرمایا: جس نے بھی کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات پھیلائی جو اس میں نہ ہو اور اس بات پر اس مسلمان کو دنیا میں الزام دیا گیا تو اللہ کریم پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس شخص کو جہنم میں پگھلاتا رہے گا حتّٰی کہ وہ شخص اس بات کا ثبوت لائے جو اس نے پھیلائی تھی۔[1]

کتوں کی طرح بھونکنے والیاں:

﴿1594﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بلاشبہ نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنادی جائیں گی، ایک صف جہنمیوں کی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب، وہ جہنمیوں پر یوں بھونکیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔[2]

﴿1595﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حکومتی (ظالم) کارندے، (ظالم) سپاہی اور ظالموں کے مددگار جہنم کے کتے ہیں۔[3]

باب نمبر 131: سب سے سخت عذاب کن لوگوں کو ہوگا؟

﴿1596﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ یعنی بروزِ قیامت اللہ پاک کی طرف سے لوگوں میں سب سے سخت عذاب (جاندار کی) تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔[4]

﴿1597﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں میں سخت ترین عذاب اسے ہوگا جس نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو گالی دی ہوگی، پھر اسے جس نے میرے صحابہ کو گالی دی ہوگی اور پھر اسے جس نے مسلمانوں کو گالی دی ہوگی۔[5]

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب القضاء وغیرہ، الترہیب من اعانۃ المبطل...الخ، ۳/ ۱۵۱، حدیث: ۳۴۳۹

2 ...معجم اوسط، ۴/ ۶۶، حدیث: ۵۲۲۹

3 ...حلیۃ الاولیاء، طاوس بن کیسان، ۴/ ۲۳، حدیث: ۴۶۳۵

4 ...بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیمۃ: ۴/ ۸۷، حدیث: ۵۹۵۰

5 ...حلیۃ الاولیاء، میمون بن مہران، ۴/ ۱۰۰، حدیث: ۴۸۹۴، عن ابن عباس

﴿1598﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سخت ترین عذاب ظالم حاکم کو ہوگا۔[1]

﴿1599﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے سخت عذاب انہیں ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو سخت تکلیف دیتے تھے۔[2]

باب نمبر 132:

ریاکاروں کا انجام

﴿1600﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ جناب محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم دیا جائے گا حتّٰی کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور جنت کو دیکھ لیں گے، اس کی خوشبوؤں کو سونگھیں گے، جو نعمتیں اللہ تعالٰی نے جنتیوں کے لیے تیار کی ہیں اسے دیکھیں تو تو ندا دی جائے گی: انہیں یہاں سے واپس لے جاؤ! جنت میں ان کا کچھ حصّہ نہیں ہے۔ وہ ایسے حسرت زدہ لوٹیں گے کہ ایسی حسرت کبھی کسی کو نہ ہوئی ہوگی، وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! تو اپنا ثواب اور اپنے اولیاء کے لیے جنت میں تیار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں ڈال دیتا تو ہم پر کچھ ہلکا ہوتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: میں نے تمہارے ساتھ یہی کرنے کا ارادہ فرمایا تھا، تم لوگ جب خلوت میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرکے مجھ سے مقابلہ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجزی کرتے ہوئے ملتے، جو تم اپنے دلوں سے مجھے پیش کرتے تھے لوگوں کو اس کا الٹ دکھاتے تھے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے بے خوف تھے، تم نے لوگوں کو معزز سمجھ رکھا تھا اور میری عظمت کی تمہیں پرواہ نہیں تھی، تم نے لوگوں کی خاطر تو گناہ چھوڑے مگر میرے لیے گناہ ترک نہیں کئے، لہٰذا آج میں تمہیں ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دردناک عذاب بھی دوں گا۔[3]

خیانت کی تعریف: اجازتِ شرعیہ کے بغیر کسی کی امانت میں تصرف کرنا خیانت کہلاتا ہے۔ (عمدۃ القاری، ۱/ ۳۲۸)

1... مسند ابو یعلٰی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ۴۶۴، حدیث: ۱۰۸۳

2... مسند حمیدی، حدیث خالد بن الولید، الجزء الاول، ص ۲۵۵ حدیث: ۵۶۲

3... معجم کبیر، ۱۷/ ۸۵، حدیث: ۱۹۹

باب نمبر133: لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کا انجام

﴿1601﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا مذاق اڑانے والے کو قیامت کے دن جنت کا دروازہ کھول کر کہا جائے گا: آجاؤ۔ وہ دکھ درد میں مبتلا آئے گا، جب دروازے کے پاس پہنچے گا تو بند کر دیا جائے گا، پھر دوسرا دروازہ کھول کر کہا جائے گا: آجاؤ۔ وہ تکلیف و غم کی حالت میں آئے گا، جب دروازے کے پاس پہنچے گا تو بند کر دیا جائے گا، اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا: آجاؤ، لیکن اب مایوسی کے سبب وہ نہیں آئے گا۔[1]

باب نمبر134: جہنم کی آگ کو کن الفاظ سے پکارا جائے گا؟

﴿1602﴾... حضرت سیِّدُنا بلال بن سعد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: قیامت کے دن جہنم کو چار آوازوں سے پکارا جائے گا: اے آگ! جلا، اے آگ! بھون، اے آگ! پکا، اے آگ! تکلیف دے مگر قتل نہ کرنا۔

اُمَّتِ محمدیہ کے گناہ گار اور عذابِ جہنم:

﴿1603﴾... حضرت سیِّدُنا کعب احبار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک زَبانِیہ (عذاب کے) فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا: اُمَّتِ محمدیہ کے ان افراد کو جو گناہ کبیرہ کے عادی تھے جہنم میں لے جاؤ۔ زبانیہ فرشتے مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو چوٹیوں سے پکڑ کر جہنم کی طرف لے چلیں گے۔ اُمَّتِ محمدیہ کے علاوہ جسے بھی جہنم کی طرف ہانکا جائے گا اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔ حکم ہو گا: اُمَّتِ محمدیہ کے علاوہ دیگر لوگوں کے پاؤں میں بیڑیاں اور گلوں میں طوق ڈال دیئے جائیں، اُمَّتِ محمدیہ کو اصل حالت میں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ جب یہ داروغۂ جہنم حضرت سیِّدُنا مالک عَلَيْهِ السَّلَام کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے دریافت کریں گے: تم کون سی امت ہو؟ تم جیسے اچھے چہرے والوں کا اب تک میرے پاس سے گزر نہیں ہوا۔ وہ عرض کریں گے: ہم قرآن (پڑھنے) والی امت سے ہیں۔ اللہ کریم ندا فرمائے گا: اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا کہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے۔ اے مالک! ان کے گلے میں طوق نہ ڈالنا کہ یہ جنابت سے غسل کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں بیڑیاں نہ

---

1 ... موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وأداب اللسان، باب ما نھی عنه العباد ان یسخر... الخ، ۷/ ۱۸۳، حدیث: ۲۸۷

پہنانا کہ بیت الحرام کا طواف کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں ڈامر کا لباس نہ پہنانا کہ انہوں نے احرام کے لئے اپنے کپڑے اتار دیئے تھے۔ اے مالک! جہنم کی آگ سے کہہ دے کہ انہیں ان کے اعمال کی مقدار کے مطابق ہی پکڑے۔ آگ انہیں اور ان کی سزا کی مقدار کو اس سے بھی زیادہ جانتی ہو گی جتنا ایک ماں اپنے بچے کو جانتی ہے، چنانچہ بعض کو آگ ٹخنوں تک، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو ناف تک اور بعض کو سینے تک پکڑ لے گی۔

باب نمبر 135: جہنمی ٹھکانا واجب کرنے والے اعمال

﴿1604﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ اور حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، اُسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[1]

﴿1605﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں اور اُسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے[2]۔[3]

﴿1606﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ عَلٰى مُسْلِمٍ شَهَادَةً لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جس نے کسی مسلمان کے خلاف ایسی گواہی دی جس کا وہ اہل نہیں تھا (یعنی جھوٹی گواہی دی) تو اُسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[4]

اپنی عزت کروانے والے متوجہ ہوں:

﴿1607﴾... حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جسے یہ پسند ہو کہ لوگ اس کی تعظیم

1... بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، ۱/ ۵۷، حدیث: ۱۰۸

2... یعنی جھوٹا مدعی دو گناہ کرتا ہے جھوٹ بولنا اور دوسرے کے حق مارنے کی کوشش کرنا لہٰذا وہ ہمارے طور طریقہ سے نکل جاتا ہے مومن کو ان عیوب سے پاک وصاف ہونا چاہیے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۹۷)

3... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب... الخ، ص ۵۴، حدیث: ۲۱۷

4... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۸۵، حدیث: ۱۰۶۲۲

کے لئے کھڑے ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[1]

جھوٹی قسم سے مال ہتھیانے کی وعید:

﴿1608﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن برصاء لیثی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِیْهِ بِیَمِیْنٍ فَاجِرَةٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّار یعنی جس نے جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے بھائی کا مال لے لیا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔[2]

سیِّدُنا امام اِبْنِ حِبّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت میں "مَقْعَدَهٗ" کی جگہ "بَیْتًا" ہے یعنی وہ اپنا گھر جہنم میں بنالے۔[3]

باب نمبر 136:

مؤمنین اور کفار کے دائمی ٹھکانے اور موت کے ذبح ہونے کا بیان

﴿1609﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو پھر ایک مُنادی کھڑا ہو کر اعلان کرے گا: اے جہنمیو! اب موت نہیں اور اے جنتیو! اب موت نہیں، جو جہاں ہے ہمیشہ رہے گا۔[4]

﴿1610﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں سے کہا جائے گا: اے جنتیو! اب جنت میں ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں آئے گی اور جہنمیوں سے کہا جائے گا: اے جہنمیو! اب جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں آئے گی۔[5]

﴿1611﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو پھر موت کو لا کر جنت و جہنم کے درمیان ذبح

---

1 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی قیام الرجل للرجل، ۴/۴۵۸، حدیث: ۵۲۲۹

2 ...مستدرک، کتاب الایمان والنذور، باب الاحادیث المنذرة عن یمین کاذبة، ۵/ ۴۱۹، حدیث: ۷۸۷۳

3 ...ابن حبان، کتاب الغصب، ذکر ایجاب دخول النار... الخ، ۷/ ۳۰۳، حدیث: ۵۱۴۳

4 ...مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب النار یدخلھا الجبارون... الخ، ص ۱۱۶۹، حدیث: ۷۱۸۴

5 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنة سبعون الفا بغیر حساب، ۴/ ۲۵۹، حدیث: ۶۵۴۵

کر دیا جائے گا۔ پھر ایک مُنادی اعلان کرے گا: اے جنتیو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخیو! اب موت نہیں ہے، چنانچہ جنتیوں کی خوشی بڑھ جائے گی اور جہنمیوں کے غم میں اضافہ ہو جائے گا۔[1]

موت مینڈھے کی صورت میں:

﴾1612﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت موت کو چتکبرے مینڈھے کی صورت میں لا کر جنت و جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے جنتیو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ دیکھنے کے لئے گردنیں بلند کریں گے اور دیکھ کر کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر جہنمیوں سے کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ بھی دیکھنے کے لئے گردنیں اٹھائیں گے اور دیکھ کر کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر حکم ہو گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! ہمیشگی ہے اب موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! ہمیشگی ہے اب موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ (پ۱۶، مریم: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا۔[2]

﴾1613﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن موت کو چتکبرے مینڈھے کی صورت میں لا کر جنت و جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، پھر ایک منادی ندا دے گا: اے اہلِ جنت! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہم حاضر ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا جیسے بکری ذبح کی جاتی ہے۔ پس جنتیوں کو مکمل اطمینان حاصل ہو جائے گا اور جہنمیوں کی امیدیں ختم ہو جائیں گی۔[3]

﴾1614﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۶۵۴۸

2 ...مسلم، کتاب الجنة...الخ، باب النار یدخلها الجبارون...الخ، ص ۱۱۶۹، حدیث: ۷۱۸۱

3 ...مسند ابو یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۷۱، حدیث: ۲۸۹۱

ارشاد فرمایا: قیامت کے دن موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لاکر پل صراط پر کھڑا کردیا جائے گا اور پکارا جائے گا: اے جنتیو! وہ ڈرتے کانپتے جھانکیں گے کہ کہیں جنت سے نکال نہ دیئے جائیں، پوچھا جائے گا: کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر پکارا جائے گا: اے جہنمیو! وہ خوشی خوشی جھانکیں گے کہ شاید انہیں جہنم سے نکال دیا جائے، پوچھا جائے گا: کیا اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر اس کے ذبح کا حکم دیا جائے گا تو اسے پل صراط پر ذبح کردیا جائے گا۔ پھر دونوں فریقوں (جنتیوں اور جہنمیوں) سے کہا جائے گا: جو ٹھکانا تم نے پالیا اب یہیں ہمیشگی ہے، اس میں کبھی موت نہیں آئے گی۔[1]

﴿1615﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: لّٰبِثِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَحۡقَابًا ﴿۲۳﴾[2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک حَقَب 80 سال کا اور ایک سال 360 دن کا اور ہر دن ہزار سال کا ہوگا۔

﴿1616﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بناکر) بھیجا، جب میں اہلِ یمن کے پاس پہنچا تو ان سے کہا: اے لوگو! مجھے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا نمائندہ بناکر تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تمہیں یہ خبر دوں کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، جنت یا جہنم ٹھکانا ہے، جہاں بغیر موت کے ہمیشہ رہنا ہے اور کوچ کئے بغیر ان جسموں میں رہنا ہے جنہیں موت نہ آئے گی۔[3]

﴿1617﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر جہنمیوں سے یہ کہہ دیا جائے کہ تمہیں جہنم میں دنیا کی کنکریوں کی تعداد کے برابر رہنا ہے تو وہ ضرور اس پر خوش ہوں اور اگر جنتیوں سے یہ کہہ دیا جائے کہ تمہیں جنت میں دنیا کی کنکریوں کی تعداد کے برابر رہنا ہے تو وہ ضرور غم زدہ ہوجائیں لیکن اللہ کریم نے ہمیشگی ان کے لئے مقدر کردی ہے۔[4]

1... مستدرک، کتاب الایمان، باب یذبح الموت علی الصراط، ۱/ ۲۶۶، حدیث: ۲۸۶

2... ترجمۂ کنزالایمان: اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے۔ (پ۳۰، النبآء: ۲۳)

3... معجم کبیر، ۲۰/ ۱۷۵، حدیث: ۳۷۵

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۹، حدیث: ۱۰۳۸۴

آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت:

﴿1618﴾... سیِّدُنا مُستَوْرِد بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت اتنی ہے کہ کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ کیا لے کر لوٹتی ہے۔[1]

﴿1619﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔

آگ کی دیوار:

﴿1620﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ (پ۳۰، الھمزۃ:۸) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔

کی تفسیر میں فرمایا: آگ کی ایسی بند دیوار ہو گی جس کا دروازہ نہیں ہو گا۔[2]

﴿1621﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں کچھ تنور ہیں جو ایسے تنگ ہیں جیسے تم سے کسی کے نیزے کی نوک زمین میں ڈالنے کی صورت میں تنگ سوراخ ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب اِن میں ڈال کر بند کر دیا جائے گا۔

﴿1622﴾... حضرت سیِّدُنا ابواَحوص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: کس جہنمی کو سب سے سخت عذاب ہو گا؟ ایک شخص نے کہا: منافقین کو۔ فرمایا: تم نے درست کہا۔ کیا تم جانتے ہو انہیں کس طرح عذاب دیا جائے گا؟ عرض کی: نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: منافقین کو لوہے کے تابوتوں میں ڈال کر بند کر دیا جائے گا، پھر انہیں جہنم کے سب سے نچلے حصے میں موجود ان تنوروں میں ڈال دیا جائے گا جو نیزے کے پھل سے بھی زیادہ تنگ ہوں گے، انہیں جُبُّ الْحُزْن (غم کا کنواں) کہا جاتا ہے، لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب ان میں ڈال کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے گا۔[3]

1... مسلم، کتاب الجنۃ... الخ، باب فناء الدنیا... الخ، ص ۱۱۷۱، حدیث: ۷۱۹۷

2... تفسیر ابن کثیر، پ۳۰، الھمزۃ: ۸، ۸/ ۴۵۸، بتغیر قلیل

3... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ النار، ۶/ ۴۲۲، حدیث: ۱۰۰

موت جسم ہے یا عرض؟

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ موت ایک معنوی شے اور عرض ہے اور عرض، جسم میں منتقل نہیں ہو سکتا تو موت کو مینڈھے کی شکل میں لا کر کس طرح ذبح کیا جا سکے گا؟ حضرت سیِّدُنا حکیم ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے: اس حدیث پاک کے بارے میں ہمارے اسلاف کا موقف یہ ہے کہ اس کے معنٰی میں غور خوض کرنے سے باز رہا جائے، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کا علم اللہ پاک کے سپرد کرتے ہیں۔

ایک گروہ کا موقف ہے کہ موت جسم ہے نہ کہ عرض، اسے مینڈھے کی صورت میں اور حیات (زندگی) کو گھوڑے کی صورت پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ (پ۲۹، الملک: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی۔

حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہی قول مختار ہے (کہ موت جسم ہے نہ کہ عرض) اور اسی کی طرف میں نے کتاب کی ابتدا میں "حُسْنُ الْاَعْمَال" کے باب میں اشارہ بھی کیا تھا۔[1] صورت سے متعلق طویل حدیث ہے جسے اسماعیل بن ابی زیاد شامی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس مینڈھے (یعنی موت) کو حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ذبح کریں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ اسے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام ذبح کریں گے۔

باب نمبر137:

فرمانِ باری تعالیٰ کی تفسیر

اللہ پاک دونوں فریقوں (جنتیوں اور جہنمیوں) کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ (پ۱۲، ھود: ۱۰۷) ترجمۂ کنزالایمان: وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے ربّ نے چاہا۔

جان لیجئے کہ اس استثناء کے بارے میں علمائے کرام کے چند اقوال ہیں، ان میں سے دُرستی کے زیادہ قریب یہ قول ہے کہ درحقیقت یہ استثناء نہیں بلکہ یہاں "اِلَّا" بمعنٰی "سِوٰی" ہے۔ جیسے آپ یہ کہتے ہیں: "لِیْ اَلْفُ دِرْھَمٍ اِلَّا اَلْفَانُ الَّتِیْ لِیْ عَلَیْكَ یعنی میرے پاس ہزار درہم ہیں ان دو ہزار کے سوا جو میرے تم پر نکلتے ہیں۔"

[1]... یہ بات باب نمبر: 24 کے آخر میں گزری ہے۔

آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ زمین و آسمان کے دنیا میں رہنے تک وہ اس میں رہیں گے، یہ اس اضافی مدت کے علاوہ ہے جو تمہارا رب چاہے اور یہ وہ مدت ہے جس کی انتہا نہ ہوگی، اس سے مراد ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔

آسمان و زمین کی مدت کو پہلے ذکر کرنے میں ایک لطیف نکتہ ہے۔ جو یہ ہے کہ معہود چیز کو بیان کرنے کے لئے اولاً اس چیز کو بیان کیا جاتا ہے جو ذہنوں کے زیاد قریب ہو پھر اس چیز کو لایا جاتا ہے ذہن جس کا احاطہ نہیں کر پاتے، اہلِ عرب کی عادت جاری ہے کہ وہ اپنے قول اور خبر میں کسی چیز کے دوام اور ہمیشگی کو اس طرح بیان کر دیتے ہیں، ”لَا اٰتِیْکَ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْض یعنی جب تک آسمان و زمین ہیں میں تیرے پاس نہیں آؤں گا (مراد یہ ہے کہ میں کبھی تیرے پاس نہیں آؤں گا)۔“

علامہ نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ”بَحْرُ الْکَلَام“ میں فرماتے ہیں: اگر کوئی یہ پوچھے کہ اللہ کریم جنتیوں اور جہنمیوں کے سانسوں کی گنتی جانتا ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں اگر تم کہو کہ ”نہیں۔“ تو تم نے اللہ پاک کو صفتِ جہل سے متَّصِف مانا اور اگر کہو کہ ”ہاں۔“ تو لازم آئے گا کہ جنتی اور جہنمی فنا ہو جائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ بلاشبہ ربِّ کریم جانتا ہے کہ جنتیوں اور جہنمیوں کے سانس غیر معدود اور غیر منقطع ہیں (یعنی وہ جانتا ہے کہ نہ ان کے سانسوں کی کوئی گنتی ہے اور نہ ہی وہ ختم ہوں گے)۔

پھر اگر تم یہ کہو کہ ”جنتی فنا نہیں ہوں گے“ تو یہ تم نے ان کے اور اللہ پاک کے درمیان برابری کر دی۔ تو ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ نہیں برابری ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ اللہ کریم اوَّلاً قدیم ہے بلا ابتدا (یعنی وہ اول قدیم ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں) اور آخر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں جبکہ اہلِ جنت حادث و مخلوق ہیں اور ان کا باقی رہنا، فنا نہ ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ بقا نہیں ربِّ کریم نے عطا فرمائی ہے جبکہ اللہ پاک کسی کے بقا دینے کے سبب باقی نہیں بلکہ خود سے باقی ہے۔ پس اس قول سے خالق و مخلوق کے درمیان کوئی برابری نہیں ہو رہی۔

باب نمبر 138: توحید پر قائم رہنے والے کے لئے جہنم میں ہمیشگی نہیں

﴿1623﴾... حضرت سیِّدُنا عتبان بن مالک انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اس شخص پر آگ حرام کر دی ہے جو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ''[1] کہے اور اس سے اس کا مقصد ربِّ کریم کی رضا ہو۔[2]

﴿1624﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہے پھر اسی پر اس کی موت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زنا کرے، اگرچہ وہ چوری کرے؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے[3]۔ میں نے پھر عرض کی: اگرچہ وہ زنا کرے، اگرچہ وہ چوری کرے؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے۔ میں نے تیسری بار پھر عرض کی: اگرچہ وہ زنا کرے، اگرچہ وہ چوری کرے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے، ابو ذر کی ناک خاک آلود ہونے کے باوجود[4]۔[5]

﴿1625﴾... حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سَیِّدُنا امام بزّار اور حضرت سَیِّدُنا امام طبرانی رَحِمَہُمُ اللّٰہ نے اسی کی مثل حضرت سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے حدیث پاک روایت کی ہے، اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو جائے۔[6]

﴿1626﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کے رسول ہیں، تو ربِّ کریم اس پر جہنم حرام فرما دے گا۔[7]

﴿1627﴾... حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

1... اس سے مراد سارے عقائدِ اسلامیہ کا مان لینا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ نماز میں ''اَلْحَمْد'' پڑھنا واجب ہے یعنی ساری سورت (پڑھنا واجب ہے نہ کہ فقط ''اَلْحَمْد'' پڑھنا)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۷)

2... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد فی البیوت، ۱/ ۱۶۴، حدیث: ۴۲۵

3... یعنی انہیں حرام جانتے ہوئے اپنے کو گناہ گار سمجھ کر (یہ گناہ کئے نہ کہ حلال و جائز جان کر کہ یہ تو کفر ہے)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۷)

4... یعنی اگرچہ تم ناپسندیدگی کی بنا پر سوال کرتے کرتے زمین پر ناک بھی رگڑ دو جب بھی یہی حکم رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۸)

5... بخاری، کتاب اللباس، باب الثیاب البیض، ۴/ ۵۷، حدیث: ۵۸۲۷

6... مسند احمد، ومن حدیث ابی الدرداء، ۱۰/ ۴۱۸، حدیث: ۲۷۵۶۱

7... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات... الخ، ص ۴۳، حدیث: ۱۴۲

جو بندہ بھی گواہی دے گا کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں، تو اللہ کریم اس پر جہنم حرام فرمادے گا۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟ ارشاد فرمایا: تب تو لوگ اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ پس حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس کے متعلق اپنے وصال کے وقت خبر دی تاکہ علم چھپانے کے گناہ سے بچ سکیں۔[1]

ایمان کی فضیلت اور تکبُّر کی نحوست:

﴿1628﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔[2]

﴿1629﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ اللہ پاک کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہو گا۔[3]

﴿1630﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لازم کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کریم کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو اس حالت میں مرا کہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔[4]

﴿1631﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی

1... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات... الخ، ص ۴۴، حدیث: ۱۴۸

2... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۵

3... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات لا یشرک باللہ... الخ، ص ۶۱، حدیث: ۲۷۰

4... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات لا یشرک باللہ... الخ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۹

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک میں ضرور ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جسے بندہ سچے دل سے کہے پھر اسی پر اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ کریم اس پر جہنم حرام کر دے گا، وہ کلمہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ ہے۔[1]

﴿1632﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ وہ تصدیق کرتا تھا ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں“ تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

(حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں احادیث مبارکہ حدِّ تواتُر سے بھی زائد ہیں، میں نے جو احادیث روایت کی ہیں وہ 40 سے زائد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مروی ہیں، انہیں میں نے اپنی کتاب ”اَلْاَزْھَارُ الْمُتَنَاثِرَۃُ فِی الْاَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَۃ“ میں ذکر کیا ہے۔

﴿1633﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کہا تو یہ اسے ایک دن فائدہ پہنچائے گا اس سے پہلے جو اسے (عذاب) پہنچنا ہے پہنچ کر رہے گا۔[3]

﴿1634﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: جس نے ایک دن بھی میرا ذکر کیا ہو یا کسی بھی جگہ مجھ سے ڈرا ہو اسے جہنم سے نکال دو[4]۔[5]

جوانیہ اور برانیہ کیا ہیں؟

﴿1635﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم

1... مسند احمد، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۱/ ۱۳۸، حدیث: ۴۴۷، بتغیر قلیل

2... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من مات... الخ، ص ۴۲، حدیث: ۱۳۶

3... مسند البزار، ۱۵/ ۶۶، حدیث: ۸۲۹۲

4... یعنی جو مسلمان عمر بھر میں ایک بار بھی مجھ سے ڈرا ہو اور ڈر کر گناہ سے توبہ کر لی ہو یا جسے میں ایک بار بھی گناہ کرتے وقت یاد آ گیا ہوں اور اس یاد کی وجہ سے وہ گناہ سے باز رہا ہو اسے دوزخ سے نکال لو یا بچا لو۔ یہ فرمان عالی اس آیت شریفہ کی تفسیر بھی ہو سکتی ہے: وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ (۴۰) (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۴۰، ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۵۶)

5... ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ما جاء ان للنار نفسین، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۲۶۰۳

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے دو دروازے ہیں، ایک نام ”جُوّانیہ“ اور دوسرے کا ”بُرّانیہ“ ہے۔ جُوّانیہ دروازے سے کوئی باہر نہیں نکل سکے گا جبکہ بُرّانیہ دروازے میں اللہ پاک ان گناہ گار مسلمانوں کو جو جہنم لازم کرنے والے اعمال کرتے تھے جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ پھر اللہ کریم فرشتوں، رسولوں، انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اپنے نیک بندوں میں سے جسے چاہے گا شفاعت کی اجازت دے گا، وہ لوگ شفاعت کریں گے تو گناہ گار اس حال میں نکلیں گے کہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہیں جنت کی حیوان نامی نہر کے کنارے ڈال دیا جائے گا اور ان پر اس کا پانی چھڑکا جائے گا، وہ اس طرح پروان چڑھیں گے جیسے سیلاب زدہ زمین میں دانہ اُگتا ہے۔ جب ان کے جسم مکمل و درست ہو جائیں گے تو کہا جائے گا: نہر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ نہر میں داخل ہو کر اس سے پئیں گے، غسل کریں گے پھر باہر نکلیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔[1]

﴿1636﴾... حضرت سیّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے کچھ لوگ نکلیں گے جنت میں ان کا نام جہنمی رکھ دیا گیا ہو گا، وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے کہ یہ نام ان سے ہٹا دیا جائے۔ پس ربِّ کریم یہ نام ان سے مٹا دے گا۔ جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو یوں اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔[2]

﴿1637﴾... حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال دو۔ پھر ارشاد فرمائے گا: مجھے اپنی عزت کی قسم! جو دن کی ایک گھڑی میں مجھ پر ایمان لایا تھا اسے میں اس کی طرح نہ کروں گا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا تھا۔[3]

ادنیٰ جنتی کی شان و شوکت:

﴿1638﴾... حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... الزھد لھناد، باب الخروج من النار، ۱/ ۱۵۳، حدیث: ۲۰۵

2 ... معجم کبیر، ۲۰/ ۴۲۵، حدیث: ۱۰۲۷

3 ... معجم صغیر، ۲/ ۴۱، حدیث: ۸۷۶

ارشاد فرمایا: کچھ لوگ جہنم میں ہوں گے، جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ جہنم میں رہیں گے، پھر اللہ کریم ان پر رحم فرمائے گا، پس وہ جہنم سے نکلیں گے، یہ جنت کے ادنیٰ درجے میں ہوں گے، پھر حیوان نامی نہر میں غسل کریں گے، جنتی انہیں جَھَنَّمِیِّیْن کہہ کر پکاریں گے۔ اگر ان میں کوئی دنیا والوں کی دعوت کرے، انہیں رات اپنے یہاں ٹھہرائے، کھانا کھلائے، مشروب پلائے اور اوڑھنے کے لئے لحاف دے۔ راوی کا بیان ہے: میرے خیال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تمام دنیا والوں کی شادی کرائے تو بھی اس کے پاس موجود نعمتوں میں سے کچھ کم نہ ہو۔[1]

﴿1639﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ پاک ان (موَحِّدین) لوگوں پر جنہوں نے کوئی نیکی نہ کی ہوگی کرم نوازی فرماتے ہوئے انہیں جہنم سے نکالے گا، وہ جل چکے ہوں گے، پھر اللہ کریم شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے بعد اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔[2]

غضب پر حاوی رحمت:

﴿1640﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ کریم اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرما چکے گا تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالے گا (جس میں لکھا ہوگا): ''اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَاَنَا اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن یعنی بے شک میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے اور میں سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں۔'' پھر جنتیوں کی مثل جہنم سے لوگوں کو نکالے گا یا فرمایا: جنتیوں کی دو مثل لوگوں کو جہنم سے نکالے گا جن کی آنکھوں پر لکھا ہوگا: یہ ربِّ کریم کے آزاد کردہ ہیں۔[3]

﴿1641﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نار (جہنم) پر ایک زمانہ ایسا آئے

1... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۷۲، حدیث: ۴۳۳۷

2... مسند احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۳۶۳، حدیث: ۹۲۱۲

3... الدیباج للختلی، الجزء الثالث من کتاب الدیباج، ص ۱۰۵، رقم: ۴۴، دار البشائر ۱۹۹۴ھ

گا کہ ہوا اس کے دروازوں کو ہلاتی ہوگی، اس میں کوئی مسلمان نہ ہوگا۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”نار سے مراد جہنم کا بلند جانب والا (یعنی اوپر والا پہلا) طبقہ ہے جو گناہ گار مسلمانوں کے لیے مقرر ہے۔“

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ جہنم کا وہ طبقہ ہے جس کے کنارے ”جِرْجِیْر“ نامی ترکاری اُگتی ہے۔

باب نمبر139: فرمانِ باری تعالیٰ ”رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝۲“[2] کی تفسیر

﴿1642﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس اور حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اس آیتِ مبارکہ:

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝۲ (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔

کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے، دونوں نے فرمایا: یہ اس روز ہوگا جس دن اللہ پاک گناہ گار مسلمانوں اور مشرکین کو جہنم میں جمع فرمائے گا تو مشرکین مسلمانوں سے کہیں گے: جس کی تم عبادت کرتے تھے اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ ان کی اس بات پر اللہ پاک غضب فرمائے گا اور اپنے فضل و رحمت سے مسلمانوں کو جہنم سے نکال لے گا۔

﴿1643﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ربِّ کریم شفاعت قبول کرتا اور لوگوں کو جنت میں داخل کرتا رہے گا، شفاعت قبول کرتا اور رحم فرماتا رہے گا حتّٰی کہ ارشاد فرمائے گا: جو بھی مسلمان ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے کہ

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝۲ (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔

﴿1644﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... مسند البزار، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۶/ ۴۴۲، حدیث: ۲۴۷۸

2... ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔(پ۱۴، الحجر: ۲)

ارشاد فرمایا: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کہنے والوں میں سے بعض لوگوں کو گناہوں کے سبب جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ لات وعزی کو ماننے والے (یعنی بت پرست) ان سے کہیں گے: تمہارے ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کہنے نے تمہیں کچھ نفع نہ دیا، تم بھی ہمارے ساتھ دوزخ میں ہو۔ پس اللہ پاک ان پر غضب فرمائے گا اور مسلمانوں کو جہنم سے نکال کر نہرِ حیات میں ڈال دے گا۔ چنانچہ یہ بالکل درست ہو جائیں گے جیسے چاند گہن کے ہٹنے سے درست ہو جاتا ہے۔ پھر یہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کا نام جَهَنَّمِیِّین رکھا جائے گا۔[1]

﴿1645﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دیا جائے گا، وہ جہنم میں ہوں گے، جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ اس میں رہیں گے، پھر مشرکین انہیں عار دلاتے ہوئے کہیں گے: ہم نہیں سمجھتے کہ تمہاری تصدیق اور ایمان نے تمہیں کچھ نفع دیا ہو۔ پس اللہ کریم تمام مُوَحِّدِیْن (ایمان والوں) کو جہنم سے نکال لے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿۲﴾ (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔[2]

کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے:

﴿1646﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جہنمی جہنم میں جمع ہو جائیں گے تو مشیّتِ الٰہی کے مطابق بعض اہلِ قبلہ (یعنی مسلمان) بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ کفار مسلمانوں سے پوچھیں گے: کیا تم مسلمان نہیں تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں! (بے شک ہم مسلمان ہیں)۔ کفار کہیں گے: تمہیں تمہارے اسلام نے کیا فائدہ پہنچایا، تم بھی ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ مسلمان کہیں گے: کچھ گناہوں کے سبب ہماری گرفت کی گئی۔ ان کی گفتگو سن کر ربِّ کریم اہلِ قبلہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم ارشاد فرمائے گا۔ چنانچہ انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ کفار جب یہ منظر دیکھیں گے تو کہیں

1... معجم اوسط، ۵/ ۲۶۹، حدیث: ۷۲۹۳

2... السنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الحجر، ۶/ ۳۷۳، حدیث: ۱۱۲۷۱

گے کہ کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے تو ہم بھی اس طرح نکلتے جس طرح مسلمان نکلے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ② (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔ (1)

﴿1647﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ② (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔

کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: ہاں! میں نے رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ پاک بعض مسلمانوں کو ان کے جرموں کی سزا دینے کے بعد جہنم سے نکال لے گا، اللہ کریم جب ان گناہ گاروں کو مشرکین کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا تو مشرکین ان سے کہیں گے: تم دنیا میں یہ دعویٰ کرتے تھے کہ تم اللہ کے دوست ہو پھر کیا ہوا کہ تم بھی ہمارے ساتھ دوزخ میں ہو؟ ربِّ کریم جب ان کی یہ بات سنے گا تو ان گناہ گار مسلمانوں کی شفاعت کی اجازت دے گا۔ چنانچہ فرشتے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور مؤمنین ان کی شفاعت کریں گے حتّٰی کہ اللہ پاک کے اذن سے وہ سب جہنم سے باہر آجائیں گے، جب مشرکین یہ منظر دیکھیں گے تو کہیں گے کہ کاش! ہم بھی ان کی مثل ہوتے، ہمیں بھی شفاعت مل جاتی تو اللہ کریم کے اذن سے ہم بھی ان کے ساتھ جہنم سے باہر نکل جاتے۔ ان گناہ گار مسلمانوں کے چہروں پر موجود سیاہی کی وجہ سے جنت میں ان کا نام "جَهَنَّمِيِّيْن" رکھا جائے گا۔ یہ لوگ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس نام کو ہم سے دور فرمادے۔ چنانچہ انہیں جنتی نہر میں نہانے کا حکم ہو گا، یہ اس میں نہائیں گے تو وہ نام ان سے دور ہو جائے گا۔ (2)

﴿1648﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

---

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب تواضعہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۶۲۱، حدیث: ۳۰۰۸، بتغیر قلیل

2 ... ابن حبان، باب وصف الجنۃ واھلھا، ذکر الاخبار بان من ادخل الجنۃ... الخ، ۹/ ۲۶۱، حدیث: ۷۳۸۹

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿۲﴾ (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کفار یہ بات اس وقت کہیں گے جب وہ مسلمانوں کو جہنم سے نکلتے دیکھیں گے۔

﴿1649﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿۲﴾ (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مشرکین یہ اس وقت کہیں گے جب ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہنے والوں کو جہنم سے نکالا جائے گا۔

﴿1650﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۷، الانعام: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب جہنم میں داخل ہونے والے اہلِ توحید کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا جائے گا تو جہنم میں موجود مشرکین کہیں گے: آؤ! ہم بھی ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہتے ہیں تاکہ ان کے ساتھ ہم بھی باہر نکل سکیں۔ چنانچہ وہ بھی ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہیں گے لیکن ان کی تصدیق نہیں کی جائے گی تو وہ حلف اٹھاتے ہوئے کہیں گے:

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۷، الانعام: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔

باب نمبر140:

گناہ گار مسلمان کے جہنم میں رہنے کی مدت کا بیان

﴿1651﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ كَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْكَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام امتوں کے کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمان جو بغیر توبہ وندامت کے کبیرہ گناہوں پر ہی مرگئے ان میں سے جو جہنم میں داخل ہوں گے، ان کی نہ آنکھیں نیلی ہوں گی، نہ چہرے سیاہ ہوں

گے، نہ انہیں شیاطین کے ساتھ ملایا جائے گا، نہ ان کے گلے میں طوق ڈالے جائیں گے، نہ کھولتے پانی کے گھونٹ پلائے جائیں گے اور نہ ہی انہیں تار کول کا لباس پہنایا جائے گا۔ توحید کے سبب اللہ پاک نے ان پر جہنم میں ہمیشہ رہنا اور سجدے کرنے کی وجہ سے ان چہروں پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا ہے۔ جہنم کی آگ ان میں سے بعض کو قدموں تک، بعض کو ٹخنوں تک، بعض کو رانوں تک، بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک ان کے گناہوں اور اعمالِ بد کے حساب سے پکڑے گی۔ ان میں سے کوئی جہنم میں ایک ماہ رہے گا اور نکال دیا جائے گا، کوئی ایک برس رہے گا اور نکال دیا جائے گا اور جو سب سے طویل عرصہ جہنم میں رہیں گے ان کی اس میں رہنے کی مدت دنیا کی پیدائش سے لے کر اس کے فنا ہونے تک کا عرصہ ہے۔ پھر جب اللہ کریم انہیں جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو یہود و نصاریٰ اور دیگر باطل دینوں والے اور بت پرست اہلِ توحید سے کہیں گے کہ تم اللہ، اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے تھے لیکن آج ہم اور تم دوزخ میں برابر ہیں۔ اس بات کے سبب اللہ پاک ان پر ایسا غضب فرمائے گا کہ اس سے پہلے کسی چیز پر کبھی ایسا غضب نہ فرمایا ہو گا۔ پس ربِّ کریم ان گناہ گار مسلمانوں کو جنت اور پل صراط کے مابین ایک چشمے کی طرف نکال دے گا۔ یہ اس میں ایسے پروان چڑھیں گے جیسے سیلابی مٹی میں طرثوث نامی ترکاری اُگتی ہے، پھر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا: هٰٓؤُلَآءِ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ عُتَقَاءُ اللّٰهِ یعنی یہ جہنمی اللہ کی طرف سے آزاد کردہ ہیں۔ جب تک اللہ کریم چاہے گا وہ جنت میں اسی طرح رہیں گے، پھر وہ بارگاہِ الٰہی میں اس عبارت کو مٹانے کا سوال کریں گے تو ربِّ کریم ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس عبارت کو مٹا دے گا۔ پھر اللہ پاک جہنم کے فرشتوں کو بھیجے گا ان کے پاس آگ کی کیلیں ہوں گی، جو جہنم میں باقی رہ گئے ہوں گے فرشتے ان پر جہنم بند کر کے آگ کی کیلیں ٹھوک دیں گے۔ عرش کا مالک ربِّ کریم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے گا اور اہلِ جنت جنتی نعمتوں اور لذتوں میں مشغول ہو کر انہیں فراموش کر دیں گے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے:

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔[1]

1... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۲، ۷/ ۲۲۵۶، حدیث: ۱۲۳۲۸

جہنم کے پہلے دروازے میں رہنے والے:

﴿1652﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے اور اسی حالت میں مرنے والوں کے لیے ہے۔ یہ لوگ جہنم کے پہلے دروازے میں ہوں گے، نہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے، نہ آنکھیں نیلی ہوں گی، نہ طوق پہنائے جائیں گے، نہ انہیں شیاطین کے ساتھ ملایا جائے گا، نہ لوہے کے گرزوں سے مارا جائے گا اور نہ ہی انہیں جہنم کی گہرائی میں پھینکا جائے گا۔ بعض ان میں سے جہنم میں ایک گھڑی رہیں گے پھر نکال لئے جائیں گے، بعض ایک دن رہیں گے پھر نکال لئے جائیں گے، بعض ایک مہینہ رہیں گے اور بعض ایک سال رہیں گے پھر نکال لئے جائیں گے۔ ان میں جو سب سے طویل عرصہ رہیں گے ان کے رہنے کی مدت دنیا کی پیدائش سے لے کر فنا ہونے تک کا عرصہ ہے اور یہ سات ہزار سال ہے۔[1]

باب نمبر141:

ادنیٰ درجے کا جنتی:

﴿1653﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا، وہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا، اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: جا! جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا تو اسے خیال آئے گا کہ جنت بھر چکی ہے۔ چنانچہ وہ بارگاہِ الٰہی میں لوٹ کر عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: جا اور جنت میں داخل ہو جا! بے شک تیرے لئے دنیا کی مثل ہے اور اس کی مثل 10 گنا مزید۔ وہ عرض کرے گا: کیا تو مجھ سے مزاح کرتا ہے حالانکہ تو حقیقی بادشاہ ہے؟ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: یہ بیان کرتے ہوئے میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتنا ہنستے[2] دیکھا کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اس وقت

1... نوادر الاصول، الاصل الثالث والمائۃ، ۱/ ۴۳۰، حدیث: ۴۶۱

2... ہنسنے سے مراد تبسُّم اور مسکرانا ہے نہ ٹھٹھا مارنا اور قہقہہ کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قہقہہ مار کر کبھی نہ ہنسے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۹۶)

کہا جائے گا کہ یہ سب سے ادنیٰ درجے کا جنتی ہے۔[1]

سب سے آخری جنتی کا کلام:

﴿1654﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص کبھی چلتا ہو گا، کبھی گرتا ہو گا اور کبھی آگ اسے جھلساتی ہو گی، پس جب وہ آگ سے تجاوز کر کے آگے بڑھ جائے گا تو آگ کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا: بڑی برکت والا ہے اللہ کریم جس نے مجھے تجھ سے نجات عطا فرمائی اور وہ نعمتیں عطا کیں جو اوَّلین و آخرین میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائیں، پھر اس کے لئے ایک درخت بلند کیا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں رہوں اور اس کا پانی پی سکوں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! اگر میں نے تجھے یہ عطا کر دیا تو تو اس کے علاوہ بھی مطالبہ کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! نہیں۔ وہ عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ اور نہ مانگے گا، اس کا رب اسے معذور سمجھے گا کیونکہ بندہ ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر صبر نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ اللہ کریم اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ پس وہ اس کے سائے میں رہے گا اور پانی پیئے گا۔ پھر اس کے لئے ایک اور درخت بلند کیا جائے گا جو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گا، وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ اس کا پانی پیوں اور اس کے سائے میں رہوں، میں تجھ سے کچھ اور نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تو نے مجھ سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پس اللہ کریم اسے اس کے قریب کر دے گا۔ پھر اس کے لئے جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت بلند کیا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہو گا، وہ اسے دیکھ کر عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے اس کے قریب کر دے میں اس کے سوا تجھ سے کچھ اور نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا؟ اللہ کریم اسے اس کے قریب کر دے گا۔ جب ربِّ کریم اسے اس درخت کے قریب کر دے گا تو وہ جنتیوں کی آوازیں سنے گا، پھر عرض کرے گا: اے ربّ! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ

1... مسلم، کتاب الایمان، باب آخر اھل النار خروجا، ص۹۹، حدیث: ۱۸۶

میں تجھے دنیا اور اس کے ساتھ اس کی مثل عطا کروں؟ یہ سن کر وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ تو ربُّ الْعٰلَمِیْن ہے۔ اس پر اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میں تجھ سے استہزا نہیں کر رہا بے شک میں ہر چاہے پر قادر ہوں۔[1]

﴿1655﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربِّ کریم! ادنیٰ درجے کے جنتی کا مقام کیا ہو گا؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: یہ وہ شخص ہو گا جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد آئے گا، اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! کیسے داخل ہوں حالانکہ لوگ اپنے مکانات میں اتر چکے اور اپنے لینے کی چیزیں لے چکے؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرے لئے کسی دنیاوی بادشاہ کی مثل مُلک ہو؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں راضی ہوں۔ ارشاد فرمائے گا: تیرے لئے یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور، اس کی مثل اور، اس کی مثل اور۔ پانچویں بار میں وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں راضی ہوں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: یہ سب تیرے لئے ہے اور اس کی مثل 10 گنا اور ہے۔ تیرے لئے وہ سب کچھ ہے جس کی تو خواہش کرے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں راضی ہوں۔ پھر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! اعلیٰ درجے کے جنتی کا مقام و مرتبہ کیا ہو گا؟ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی عزت و کرامت میں نے اپنے دستِ قدرت سے بڑھائی اور اس پر مہر لگا دی ہے۔ پس ان کے لئے وہ نعمتیں ہیں جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔[2]

﴿1656﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بعض لوگوں کو اللہ پاک جہنم میں داخل فرمائے گا، جہنم کی آگ انہیں جلائے گی، حتّٰی کہ وہ سیاہ کوئلہ ہو کر رہ جائیں گے، یہ جہنم کے اوپری حصے میں ہوں گے، وہ ربِّ کریم کو پکارتے ہوئے اس سے پناہ

1... مسلم، کتاب الایمان، باب أخر اهل النار خروجا، ص۱۰۰، حدیث: ۴۶۳

2... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة، ص۱۰۱، حدیث: ۴۶۵

مانگیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دیوار کی بنیاد میں جگہ دے دے۔ جب اللہ کریم انہیں دیوار کی بنیاد میں ٹھہرا دے گا تو وہ خیال کریں گے کہ وہاں انہیں کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تو عرض کریں گے: اے ربِّ کریم! ہمیں اس دیوار کے اس پار کر دے، اس کے بعد ہم تجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے (انہیں وہاں پہنچا دیا جائے گا)۔ پھر ان کے سامنے ایک درخت بلند کیا جائے گا حتّٰی کہ دوزخ کی سختی و شدت ان سے دور ہو چکی ہو گی، پھر اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: بے شک میں نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ جسے بھی جنت میں داخل کروں گا اسے وہ چیز دوں گا جس کی خواہش اس کا نفس کرے گا، جنت میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جو تم نے مانگا اور اس کی مثل اور بھی ہے۔[1]

رحمت الٰہی سے امید جنت میں داخلے کا سبب:

﴿1657﴾... حضرت سیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید اور حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک مخلوق کے درمیان فیصلہ فرما چکے گا تو دو شخص باقی ہوں گے، ان دونوں کو جہنّم میں لے جانے کا حکم ہو گا، جہنم کی طرف جاتے ان میں سے ایک پیچھے مڑ کر دیکھے گا تو ربِ کریم ارشاد فرمائے گا: اسے واپس لاؤ۔ فرشتے اسے واپس لائیں گے تو اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے امید تھی کہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے گا۔ چنانچہ حکم ہو گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ۔ وہ کہے گا: اللہ پاک نے مجھے اتنا عطا فرمایا ہے کہ اگر میں تمام جنتیوں کو کھانا کھلاؤں تب بھی میرے پاس موجود اشیاء میں کچھ کمی واقع نہ ہو۔[2]

﴿1658﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جہنم میں ہزار برس تک "یاحنّان! یامنّان!" پکارتا رہے گا۔ پھر اللہ پاک حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمائے گا کہ جاؤ اور اس بندے کو میرے پاس لے آؤ۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اسے لینے کے لئے جہنم کی طرف جائیں گے تو جہنمیوں کو اس حال میں پائیں گے کہ چہرے کے بل گرے رو رہے ہوں گے۔

1... الزھد لھناد، باب الخروج من النار، ۱/ ۱۵۵، حدیث: ۲۱۰

2... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۴۲۴، حدیث: ۲۲۸۵۷

آپ بارگاہِ الٰہی میں ملاحظہ کی گئی کیفیت کو بیان کریں تو اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اس بندے کو میرے پاس لے آؤ وہ فلاں مقام میں ہے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اسے لا کر بارگاہِ الٰہی میں کھڑا کر دیں گے۔ اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: اے بندے! تو نے اپنے مکان اور آرام گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! وہ بدترین مکان اور بدترین آرام گاہ ہے۔ ارشاد ہو گا: میرے بندے کو واپس لے جاؤ۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تو یہ امید کر رہا تھا کہ اب جبکہ تو نے مجھے دوزخ سے نکال دیا ہے تو دوبارہ اس میں داخل نہیں فرمائے گا۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کو چھوڑ دو۔[1]

﴿1659﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جہنم کی گھاٹیوں میں سے ایک شخص ہزار سال تک "یاحَنَّان! یامَنَّان!" پکارتا رہے گا۔ اللہ پاک حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم سے نکال لاؤ۔ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اس گھاٹی پر آئیں گے تو اسے بند پا کر بارگاہِ الٰہی میں لوٹ کر عرض گزار ہوں گے: اے ربِّ کریم! وہ ان پر بند کر دی گئی ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: جاؤ! اسے کھولو اور میرے بندے کو نکال لاؤ۔ چنانچہ آپ جا کر اسے کھولیں گے تو پرچھائیں کی طرح کوئی چیز نکلے گی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسے جنت کے کنارے ڈال دیں گے، حتّٰی کہ ربِّ کریم اس کے بال، اس کا گوشت اور خون دوبارہ لوٹا دے گا۔

﴿1660﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جہنم میں داخل ہونے والے دو شخص زور زور سے چیخیں گے، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: انہیں باہر نکالو۔ جب دونوں کو باہر نکالا جائے گا تو اللہ کریم ان سے ارشاد فرمائے گا: کس وجہ سے تم اس قدر چیخ و پکار کر رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: اس لئے تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے۔ ارشاد ہو گا: تم پر میری رحمت ہی یہ ہے کہ تم جاؤ! اسی مقام پر جہاں آگ میں تھے اور خود کو وہیں گرا دو۔ یہ سن کر دونوں چل دیں گے ایک تو خود کو آگ میں گرا دے گا، ربِّ کریم آگ کو اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دے گا جبکہ دوسرا شخص کھڑا رہے گا وہ خود کو آگ میں نہیں ڈالے گا، اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: تجھے خود کو آگ میں ڈالنے سے کس چیز نے

1... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۵۹، حدیث: ۱۳۴۱۰

روکا جس طرح کہ تیرے ساتھی نے خود کو آگ میں ڈالا؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں امید کر رہا تھا کہ تو مجھے دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں داخل نہیں فرمائے گا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تیرے لئے وہی ہے جس کی تجھے امید ہے۔ چنانچہ رحمتِ الٰہی سے دونوں ایک ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔(1)

جہنم میں سب سے زیادہ حسرت والا:

﴿1661﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں دو شخص جہنم سے نکالے جائیں گے، ایک سے اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اس دن کے لئے تو نے کیا تیاری کی؟ کیا کبھی کوئی نیک عمل کیا یا مجھ سے امید رکھی تھی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، اے رب! پس حکم ہو گا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔ اہلِ جہنم میں سب سے زیادہ حسرت اسے ہو گی، اب دوسرے سے ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! تو نے اس دن کے لئے کیا تیاری کی؟ کیا کبھی کوئی نیک عمل کیا یا مجھ سے امید رکھی تھی؟ وہ عرض کرے گا: ہاں، اے ربِّ کریم! مجھے یہ امید تھی کہ اگر تو نے مجھے دوزخ سے نکالا تو دوبارہ اس میں نہیں لوٹائے گا۔ پھر اس کے سامنے ایک درخت بلند کیا جائے گا جسے دیکھ کر وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے تاکہ میں اس کے سائے میں رہوں، اس کے پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں۔ وہ عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا سوال نہیں کرے گا۔ چنانچہ اللہ کریم اسے اس درخت کے قریب کر دے گا، پھر ایک اور درخت بلند کیا جائے گا جو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور اس کا پانی پہلے سے زیادہ میٹھا ہو گا، اسے دیکھ کر وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں تجھ سے کچھ اور نہیں مانگوں گا پس تو مجھے اس درخت کے نیچے رہائش دے دے تاکہ میں اس کے سائے میں رہوں، اس کے پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے سوا کچھ اور طلب نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! بس یہ عطا فرما دے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ اللہ کریم اسے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے گا۔ پھر اس کے لئے جنت کے دروازے پر ایک درخت بلند کیا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ حسین ہو گا اور اس کا پانی ان سے زیادہ میٹھا ہو گا۔ اس درخت کو

---

(1)... ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ۱۰، ۲۶۹/۴، حدیث: ۲۶۰۸

دیکھ کر وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے اس درخت کے نیچے سکونت دے دے۔ اللہ پاک اسے درخت کے قریب کر دے گا اور عہد و پیمان لے گا کہ اب وہ کسی اور چیز کا سوال نہیں کرے گا۔ اس درخت کے پاس پہنچے گا تو اسے جنتیوں کی آوازیں سنائی دیں گی، پس وہ خود پر قابو نہ رکھ سکے گا اور عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اس پر اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: مانگ اور اپنی تمنا بیان کر اور اسے ان نعمتوں کا القا فرمائے گا جو اس کے علم میں بھی نہ ہوں گی۔ چنانچہ وہ دنیاوی ایام کے مطابق تین دن تک مانگتا اور تمنائیں کرتا رہے گا۔ جب وہ اپنی معروضات پیش کر چکے گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: جو کچھ تو نے مانگا وہ سب تیرے لئے ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی روایت میں ہے: وہ اور اسی کی مثل اور بھی۔ جبکہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی روایت میں ہے: وہ اور اس کی مثل 10 گنا ہے۔[1]

﴿1662﴾... حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں داخل جنت ہو گا۔ وہ عرض کر رہا ہو گا: اے اللہ! مجھے جہنم سے دور کر دے۔ یہ نہیں کہے گا کہ مجھے جنت میں داخل فرما۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم داخل ہو چکے ہوں گے تو یہ شخص باقی رہ جائے گا، عرض گزار ہو گا: اے ربِّ کریم! مجھے کیا ہے کہ میں یہیں ہوں؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! تو نے مجھ سے اس کا سوال کیا تھا؟ یہ سن کر وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے جنت کے قریب کر دے۔ (چنانچہ اسے جنت کے قریب کر کے) اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! اس کے بعد تو مجھے سوال نہ کرنا۔ پھر اللہ پاک جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت اس کے لئے پیدا فرمائے گا، جسے دیکھ کر وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے اس کے قریب کر دے کہ اس کے پھل کھاؤں اور اس کے سائے میں بیٹھوں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ میں تجھے جہنم سے دور کر دوں (پھر تو کوئی اور سوال نہیں کرے گا)؟ پس وہ شخص اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں دیکھ کر سوال کرتا رہے گا حتّٰی کہ اس سے کہا جائے گا: جا! تیرے لئے وہ سب ہے جہاں تیرے قدم پہنچے اور جو کچھ تیری آنکھیں دیکھیں۔ یہ سن کر وہ شخص ادھر ادھر دوڑے گا، پھر اس سے کہا جائے گا: یہ سب تیرے لئے

---

[1]... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۴۸، حدیث: ۱۱۷۰۸

ہے اور اسی کی مثل اور ہے۔ ان انعامات و اکرامات کی بارشیں دیکھ کر وہ خوش ہو جائے گا اور سمجھے گا کہ اللہ پاک نے جو کچھ اسے عطا فرمایا ہے کسی اور جنتی کو عطا نہیں فرمایا۔[1]

پل صراط پر آخری جنتی کا حال:

﴿1663﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخری شخص جو جنت میں داخل ہو گا وہ پل صراط پر پیٹ اور کمر کے بل اس طرح لوٹ پوٹ ہو رہا ہو گا جیسے وہ بچہ کہ جسے اس کا باپ مار رہا ہو اور وہ اس سے بھاگنا چاہتا ہو لیکن بھاگنے سے عاجز ہو۔ وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے نجات عطا فرما۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! اگر میں تجھے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر دوں تو کیا تو میرے سامنے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرے گا۔ بندہ عرض کرے گا: ہاں، اے ربِّ کریم! تیری عزت وجلال کی قسم! اگر تو نے مجھے جہنم سے نجات عطا فرما دی تو میں ضرور اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کر لوں گا۔ پس وہ شخص پل صراط پار کر لے گا۔ پھر وہ سوچے گا کہ اگر میں نے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کر لیا تو اللہ کریم مجھے جہنم میں ڈال دے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے بندے! میرے سامنے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کر میں انہیں معاف فرما کر تجھے جنت میں داخل کر دوں گا۔ بندہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میں نے نہ تو کبھی کوئی گناہ کیا اور نہ ہی کبھی مجھ سے کوئی خطا سرزد ہوئی۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندے! میرے پاس تیرے خلاف گواہ ہیں۔ بندہ دائیں بائیں دیکھے گا، کوئی نظر نہ آئے گا تو عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو مجھے اپنے گواہ دکھا۔ اللہ پاک اس کی کھال کو حکم دے گا تو وہ اس کی برائیاں بیان کرے گی، جب بندہ یہ معاملہ دیکھے گا تو عرض کرے گا: اے ربّ کریم! تیری عزت کی قسم! یہ میرے پوشیدہ معاملات ہیں۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندے! میں انہیں تجھ سے زیادہ پہچانتا ہوں، میرے سامنے ان کا اعتراف کر لے میں تجھے مغفرت کا پروانہ دے کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پس وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر

[1]... معجم کبیر، ۱۸/۷۷، حدیث: ۱۴۳۔ مسند بزار، مسند عوف بن مالک، ۷/ ۱۹۱، حدیث: ۲۷۶۰

لے گا تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مرتبے کے اعتبار سے یہ ادنیٰ درجے کا جنتی ہو گا۔[1]

﴿1664﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کریم جنت میں داخل ہونے والے سب سے آخری شخص کے پاس اپنی شایانِ شان کرم فرما کر ارشاد فرمائے گا کہ ''کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جا۔'' وہ عجیب سے منہ بنا کر عرض کرے گا: کیا تو نے (جنت میں) میرے لئے کچھ باقی رکھا ہے؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تیرے لئے اس کی مثل ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔[2]

﴿1665﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے شخص کا تعلق قبیلہ جُہَیْنَہ سے ہو گا، اسے جنت میں داخل ہوتے دیکھ کر جنتی کہیں گے کہ قبیلہ جہینہ والے کے پاس یقینی خبر ہے، اس سے پوچھو کیا مخلوق میں سے کوئی باقی رہ گیا ہے۔[3]

باب نمبر 142:

اہلِ جنّت کی صِفات

ہم اللہ پاک سے اُس کے فضل سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ (۱۳۳) (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

﴿1666﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر پوچھا: اس جنت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کی چوڑائی میں سب زمین و آسمان آجائیں (جب وہ اتنی بڑی ہے) تو پھر جہنم کہاں ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: رات کے بارے میں تمہارا کیا خیال

1... معجم کبیر، ۸/ ۱۵۸، حدیث: ۷۶۶۹

2... معجم کبیر، ۹/ ۲۴۲، حدیث: ۹۱۸۹

3... التذکرۃ للقرطبی، ابواب المیزان، باب ذکر آخر من یخرج من النار... الخ، ص ۴۱۳

ہے جو ہر چیز کو چھپادیتی ہے اس وقت دن کہاں ہوتا ہے؟اس نے عرض کی:اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:اسی طرح اللہ کریم جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

﴿1667﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں:رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا،نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا۔ پھر آپ نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ (پ۲۱،السجدۃ:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان:تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے۔[1]

﴿1668﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک نے جنت کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا:جاؤ!جنت دیکھو۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے تو عرض کی:اے ربِّ کریم!تیری عزت کی قسم!جو بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل ہو گا۔ پھر اللہ کریم نے اسے مشقتوں سے ڈھانپ دیا اور ارشاد فرمایا:اے جبرائیل!اب جا کر دیکھو۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے تو عرض کی:اے ربِّ کریم!تیری عزت کی قسم!مجھے ڈر ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ پاک نے جہنم کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا:اے جبرائیل! جاؤ!جہنم دیکھو۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے تو عرض کی:اے ربِّ کریم!تیری عزت کی قسم!اس کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہ ہو گا۔ پھر اللہ کریم نے اسے خواہشات سے ڈھانپ دیا اور ارشاد فرمایا:اے جبرائیل!اب جا کر دیکھو۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے تو عرض کی:اے ربِّ کریم!تیری عزت کی قسم!مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل ہونے سے نہیں بچ سکے گا۔[2]

جنت و جہنم کی تخلیق کس دن ہوئی؟

﴿1669﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/ ۳۹۱، حدیث: ۳۲۴۴

2 ... ابو داود، کتاب السنة، باب فی خلق الجنة والنار، ۴/ ۳۱۲، حدیث: ۴۷۴۴

ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے جنت اور جہنم کو جمعہ کے دن پیدا فرمایا۔[1]

﴿1670﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ کریم نے جنت کو جہنم سے پہلے اور اپنی رحمت کو غضب سے پہلے پیدا فرمایا۔[2]

﴿1671﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کو مشقتوں سے اور جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔[3]

جنت و جہنم کا ربّ سے سوال:

﴿1672﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن شُراحہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب اللہ پاک نے جنت اور اس میں موجود کرامتوں، نعمتوں اور راحتوں کو پیدا فرمایا تو جنت نے عرض کی: اے ربِّ کریم! تو نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ ارشاد فرمایا: اس لئے کہ اپنی کچھ مخلوق کو تجھ میں سکونت عطا کروں۔ عرض کی: پھر تو کوئی بھی مجھ میں رہنے کو نہ چھوڑے گا، ہر ایک مجھ میں داخل ہونا چاہئے گا۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں، عنقریب میں تجھ تک پہنچنے والے راستے کو مشقتوں سے بھر دوں گا۔ پھر جب جہنم اور اس میں موجود تکالیف اور عذابات کو پیدا فرمایا تو جہنم نے عرض کی: اے ربِّ کریم! تو نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ ارشاد فرمایا: اس لئے کہ اپنی مخلوق میں سے کچھ کو تجھ میں رکھوں۔ جہنم عرض گزار ہوئی: اے ربِ کریم! تب تو کوئی بھی میرے قریب نہ آئے گا۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں، میں تجھ تک پہنچنے والے راستے میں شہوات رکھ دوں گا۔

جنت کا راستہ دشوار اور جہنم کا آسان ہے:

﴿1673﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوۡلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کا راستہ دُشوار گزار ٹیلے کی طرح ہے اور جہنم کا راستہ آسان ہے جس میں کسی قسم کی دُشواری اور ٹیڑھا پن نہیں ہے۔[4]

1... العظمة لابی الشیخ، صفة ابتداء الخلق، ص۲۹۸، حدیث:۸۸۸

2... العظمة لابی الشیخ، صفة ابتداء الخلق، ص۲۹۹، حدیث:۸۹۱

3... مسلم، کتاب الجنة...الخ، باب صفة الجنة، ص۱۱۶۲، حدیث:۷۱۳۰

4... مسند الشهاب، ۲/ ۳۰۸، حدیث:۱۴۲۳، مؤسسة الرسالة بیروت ۱۴۰۵ھ

جنَّتِ عدن کا کلام:

﴿1674﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک نے جنَّتِ عدن کو پیدا فرمایا اور اس میں وہ نعمتیں پیدا کیں جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ پھر اللہ کریم نے اس سے ارشاد فرمایا: کلام کر۔ تو اس نے کہا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔[1]

﴿1675﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ پاک نے جنَّتِ عدن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اس میں پھول لگائے، نہریں جاری کیں اور فرمایا: کلام کر تو اس نے کہا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! کوئی بخیل تجھ میں میرا قرب حاصل نہ کر سکے گا۔[2]

﴿1676﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے جنت کو پیدا فرمایا، اس کی ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی اور اس کا گارا مشک ہے اور اس سے فرمایا: کلام کر۔ تو اس نے کہا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ یہ سن کر فرشتوں نے کہا: اے بادشاہوں کے ٹھکانے! تیرے لئے سعادت مندی ہے۔[3]

﴿1677﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے فردوس کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے اور اسے ہر مشرک اور ہر نشہ کرنے والے شراب کے عادی شخص پر حرام کر دیا ہے۔[4]

مراد کو پہنچے ایمان والے:

﴿1678﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ اللہ کریم نے عدن کے باغات اپنے دستِ

1... معجم کبیر، ۱۱/ ۱۴۸، حدیث: ۱۱۴۳۹

2... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۱۴، حدیث: ۱۲۷۲۳

3... معجم اوسط، ۳/ ۷، حدیث: ۳۷۰۱

4... معجم ابن الاعرابی، ۲/ ۴۵۹، حدیث: ۸۹۷، دار ابن الجوزی ۱۴۱۸ھ

قدرت سے لگائے ہیں۔ جب جنت عدن کی تکمیل ہوگئی تو اسے بند کر دیا گیا۔ پس جنَّتِ عدن ہر روز سحر کے وقت کھلتی ہے۔ اللہ پاک اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے تو وہ کہتی ہے: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔

﴿1679﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے جنت کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، تورات شریف کو اپنے دستِ قدرت سے لکھا اور حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا، پھر جنت سے ارشاد فرمایا: کلام کر۔ تو اس نے کہا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔

جنت عدن کی تعمیر:

﴿1680﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے جنَّتِ عدن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اس کی تعمیر میں ایک اینٹ سفید موتی کی، ایک سرخ یاقوت کی اور ایک سبز زَبَرجد کی لگائی، اس کا گارا مشک، گھاس زعفران، کنکریاں موتی اور مٹی عنبر ہے۔ پھر اس سے فرمایا: بول۔ تو اس نے کہا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! کوئی بخیل تجھ میں میرا قرب نہ پاسکے گا۔[1]

وہ چیزیں جو دستِ قدرت سے بنائی گئیں:

﴿1681﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارث بن نوفل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے تین چیزیں اپنے دستِ قدرت سے بنائیں: (۱)... حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔ (۲)... تورات شریف اپنے دستِ قدرت سے لکھی۔ (۳)... فردوس کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! شراب کا عادی اور دیوث اس میں داخل نہیں ہوگا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دَیُّوث کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے بارے میں بُرائی کو روا رکھتا ہے[2]۔[3]

1... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/ ۳۱۹، حدیث: ۲۰

2... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، صفۃ الجنۃ، ۶/ ۳۲۷، حدیث: ۴۱

3... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 پر مشتمل شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی

﴿1682﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے چار چیزیں اپنے دستِ قدرت سے بنائیں: (۱)... عرش (۲)... جنت عدن (۳)... قلم اور (۴)... حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام۔ پھر ہر چیز کے لئے ''کُن'' (ہو جا) فرمایا تو وہ ہو گئی۔[1]

جنت خوفِ خدا والوں کے لیے:

﴿1683﴾... حضرت سیِّدُنا امام دِینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: جب اللہ کریم نے جنت کی تخلیق فرمائی تو اس نے عرض کی: اے ربِّ کریم! تو نے مجھے کیوں پیدا فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے تجھے ان لوگوں کے لئے پیدا کیا ہے جو اس حال میں مرے کہ ان کے دلوں میں میرا خوف تھا۔

﴿1684﴾... حضرت سیِّدُنا سعد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ پاک نے جنت کی تخلیق فرمائی تو اس سے ارشاد فرمایا: آراستہ ہو جا۔ وہ مزین و آراستہ ہو گئی۔ پھر ارشاد فرمایا: کلام کر۔ تو اس نے کہا: خوش بخت و سعادت مند ہے وہ جس سے تو راضی ہے۔

جنت کی صفات:

﴿1685﴾... حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' صفحہ 65 تا 67 پر تحریر فرماتے ہیں: جو لوگ باوجودِ قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ''دَیُّوث'' ہیں۔ دَیُّوث کے بارے میں حضرت علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''دَیُّوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی محرم پر غیرت نہ کھائے۔'' (الدر المختار، کتاب الحدود، ۶/ ۱۱۳) معلوم ہوا کہ باوجودِ قدرت اپنی زوجہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ سنٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محرم ملازموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دَیُّوث، جنت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''دَیُّوث سخت اَخْبَث فاسِق (ہے) اور فاسِقِ مُعلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی۔ اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجب۔'' (فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۸۳)

[1] ... العظمۃ لابی الشیخ، خلق آدم وحواء علیہما السلام، ص ۳۷۲، حدیث: ۱۰۳۰

ارشاد فرمایا: سنو! ہے کوئی جو جنت کے حصول کے لئے کمربستہ ہو، بلاشبہ جنت وہ مقام ہے جس کا خیال بھی کسی کو نہ گزرا ہو گا۔ ربِّ کعبہ کی قسم! جنت جگمگاتا ہوا نور، کھلتا ہوا پھول، مضبوط محل، جاری نہر، پکا ہوا پھل، خوبصورت حسین و جمیل بیوی، بہت سے حلوں والی، ہمیشہ رہنے والا سلامتی کا گھر، پھلوں سے بھرپور، سرسبز وشاداب، بلند وعالیشان اور چمک دار وروشن محلات والی نعمت ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اس کے لئے کمر کسے ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اِنْ شَآءَ الله“ کہو۔ تو لوگوں نے ”اِنْ شَآءَ الله“ کہا۔[1]

﴿1686﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے جنت روشن اور چمکدار بنائی ہے۔[2]

﴿1687﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔[3]

﴿1688﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں تم میں سے کسی کے کمان کی گولائی برابر جگہ بھی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔[4]

﴿1689﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کی بالشت بھر جگہ بھی دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔[5]

جنت وجہنم کے ایک قطرے کی تاثیر:

﴿1690﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ الجنۃ، ۴/ ۵۳۵، حدیث: ۴۳۳۲، بتغیر قلیل

2... مسند بزار، ۱۱/ ۸۵، حدیث: ۴۷۹۵

3... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۳۲۵۰

4... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الغدوۃ والروحۃ فی سبیل اللہ... الخ، ۲/ ۲۵۱، حدیث: ۲۷۹۳

5... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، ما ذکر فی الجنۃ... الخ، ۸/ ۷۹، حدیث: ۷۰

اگر جنت کا ایک قطرہ بھی تمہارے ساتھ تمہاری دنیا میں ہو تو وہ تمہاری دنیا کو میٹھا اور شیریں بنادے اور اگر جہنم کا ایک قطرہ تمہارے ساتھ تمہاری دنیا میں ہو تو وہ تمہاری دنیا کو گندا و بدبودار بنادے۔[1]

بوقتِ سحر پائی جانے والی ٹھنڈک کی حقیقت:

﴿1691﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** پاک ہر روز جنت سے ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے اہل کے لئے اچھی اور خوشگوار ہو۔ تو اس کی پاکیزگی اور خوشگواری میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہی وہ ٹھنڈک ہے جسے لوگ سحر کے وقت پاتے ہیں۔[2]

جنت و جہنم کی پکار:

﴿1692﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن ابو بشیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں جنت اور جہنم بارگاہِ الٰہی میں سوال نہ کرتی ہوں۔ جنت عرض کرتی ہے: اے ربِّ کریم! میرے پھل عمدہ اور اچھے ہیں، میری نہریں جاری و رواں ہیں اور میں اپنے اولیا سے ملاقات کی مشتاق ہوں، میرے اہل مجھے جلد عطا فرمادے۔ جہنم عرض کرتا ہے: میری گرمی شدید، گہرائی بہت زیادہ ہے اور میرے شعلے بڑے بڑے ہیں، میرے اہل مجھے جلد عطا فرمادے۔[3]

﴿1693﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابو وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر ناخن کے وزن برابر بھی جنت کا پانی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کی ہر شے مزین و آراستہ ہو جائے، اگر کوئی جنتی شخص جنت سے جھانکے اور اس کا کنگن ظاہر ہو جائے تو سورج کی روشنی ختم ہو جائے جیسے سورج ستاروں کی روشنی ختم کر دیتا ہے۔[4]

﴿1694﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... البعث والنشور للبیہقی، باب ما جاء فی طعام اہل النار... الخ، ص ۳۰۳، حدیث: ۵۴۶

2... معجم صغیر، ۱/ ۳۲، حدیث: ۷۵

3... البعث والنشور للبیہقی، باب ما یستدل بہ علی ان الجنۃ والنار... الخ، ص ۱۳۸، حدیث: ۱۷۴

4... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ اہل الجنۃ، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۲۵۴۷

ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت دنیا میں نعمتوں میں رہنے والے جہنمی کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تونے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا کوئی نعمت کبھی تیرے قریب سے گزری؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! بخدا! نہیں۔ پھر دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں رہنے والے جنتی کو لایا جائے گا اور اسے جنت میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تونے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟ کیا کوئی مصیبت کبھی تیرے قریب سے گزری؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! بخدا! نہ تو مجھ پر کبھی کوئی تکلیف گزری اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی مصیبت دیکھی ہے۔[1]

﴿1695﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں ہر دن اللہ پاک جنت کو مزین ہونے کا حکم دیتا ہے اور پھر ارشاد فرماتا ہے: عنقریب میرے نیک بندے مصائب و آلام سے چھٹکارا پا کر تیرے اندر آنے والے ہیں۔[2]

﴿1696﴾... حضرت کُلثوم بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتی پر گزرنے والی ہر گھڑی میں اسے اس نعمت سے سرفراز کیا جائے گا جسے وہ پہلے نہیں پہچانتا ہو گا اور جہنمی پر گزرنے والی ہر ساعت میں اسے ایسے نت نئے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا جسے وہ پہچانتا نہیں ہو گا۔

﴿1697﴾... حضرت سیِّدُنا عَوسَجہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے عیسیٰ! میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو نعمتیں تیار کی ہیں اگر تیری آنکھیں انہیں دیکھ لیں تو تیرا دل جنت کے شوق میں پگھل جائے اور روح جسم سے پرواز کر جائے۔

﴿1698﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت کو جتنا اس امت کے لئے مزین و آراستہ کیا گیا ہے اتنا کسی اور کے لئے نہیں کیا گیا۔

قسوت (یعنی دل کی سختی) کی تعریف: موت و آخرت کو یاد نہ کرنے کے سبب دل کا سخت ہو جانا یا دل کا اس قدر سخت ہو جانا کہ استطاعت کے باوجود کسی مجبورِ شرعی کو بھی کھانا نہ کھلائے قسوت قلبی کہلاتا ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۲/ ۴۸۴)

1... مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب صبغ انعم اھل الدنیا فی النار... الخ، ص۱۱۵۵، حدیث: ۷۰۸۷

2... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۴۴، حدیث: ۷۹۲۲

باب نمبر143:

جنتوں کی تعداد، نام اور درجات

فرامینِ باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

﴿2﴾...

وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔

﴿3﴾...

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ (پ۲۳، ص: ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بسنے کے باغ ان کے لیے سب دروازے کھلے ہوئے۔

﴿4﴾...

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے۔

﴿5﴾...

فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ﳔ وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ ﴿۸۹﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ۔

﴿6﴾...

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ (پ۸، الانعام: ۱۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں۔

﴿7﴾...

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ (پ۲۷، النجم: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

﴿8﴾...

لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ (پ۲۴، حٰمٓ السجدة:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اس میں اُنھیں ہمیشہ رہنا ہے۔

دو جنتیں چاندی کی اور دو سونے کی:

﴿1699﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن اور ان میں موجود تمام اشیاء چاندی کی ہیں۔ دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن اور ان میں موجود تمام اشیا سونے کی ہیں۔ جنّتِ عدن میں لوگوں اور ان کے ربِّ کریم کے دیدار کے مابین فقط کبریائی کی چادر ہے جو اس کے وجہ کریم پر ہوگی۔[1]

﴿1700﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّٰتُ الفردوس چار ہیں، دو سونے کی، ان کے برتن اور ان میں موجود تمام اشیاء سونے کی ہیں۔ دو چاندی کی، ان کے زیورات، برتن اور ان میں موجود تمام اشیاء بھی چاندی کی ہیں۔ جنّتِ عدن میں لوگوں اور ان کے ربِّ کریم کے دیدار کے مابین فقط کبریائی کی چادر ہے جو اس کے وجہِ کریم پر ہوگی۔[2]

کبریائی کی چادر سے مراد:

حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کبریائی کی چادر اللہ پاک کی صِفَتِ عَظمت و کبریائی سے استعارہ ہے کیونکہ اس کی کبریائی کی وجہ سے اس کے اذن کے بغیر مخلوق میں سے کوئی بھی اس کا دیدار نہیں کر سکتا، اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ کبریائی محسوس ہونے والے ملبوسات کی جنس سے نہیں ہے۔

﴿1701﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس آیت مقدسہ:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حُضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سابقین کے لئے سونے کی دو جنتیں ہیں اور ان کی پیروی کرنے والوں کے لئے

1... بخاری، کتاب التفسیر، باب: ومن دونھما جنّتان، ۳/ ۳۴۴، حدیث: ۴۸۷۸

2... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۷/ ۱۶۲، حدیث: ۱۹۷۰۲

چاندی کی دو جنتیں ہیں۔

﴿1702﴾… حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سابقین کے لئے سونے کی دو جنتیں ہیں اور دَہنی جانب والوں کے لئے چاندی کی دو جنتیں ہیں۔[1]

﴿1703﴾… حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے ایک جنت بنائی، پھر اس کے سوا ایک اور جنت تخلیق فرمائی اور اسے ایک موتی سے ڈھانپ دیا اور ارشاد فرمایا:

وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿ۚ۶۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۶۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔

یہ وہ جنت ہے جس میں موجود نعمتیں مخلوق نہیں جانتی اور اسی کے متعلق اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے۔

سیّدُنا حارثہ جنت الفردوس میں ہیں:

﴿1704﴾… حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ جنگ بدر میں شہید ہوگئے تھے، شہادت کی خبر سن کر ان کی والدہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک آپ جانتے ہیں کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی، پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر کسی اور جگہ ہے تو پھر آپ دیکھئے گا کہ میں کیا کرتی ہوں۔ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت ایک ہی نہیں، جنتیں کثیر ہیں اور وہ جنت الفردوس میں ہے۔[2]

جنتوں کی تعداد اور ان کے نام:

حضرت سیّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ جنتیں سات ہیں: (۱)… دارُ الجلال (۲)… دارُ السّلام (۳)… دارُ الخلد (۴)… جنّتِ عدن (۵)… جنّتُ الماویٰ (۶)… جنّتُ النعیم اور (۷)… جنّتُ الفردوس۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنتیں صرف چار ہیں۔ اس قول کی دلیل حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی

1… مستدرک، کتاب الایمان، باب ولمن خاف مقام ربہ جنتان… الخ، ۱/ ۲۶۸، حدیث: ۲۹۰، بتغیر قلیل

2… بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شھد بدرا، ۳/ ۱۲، حدیث: ۳۹۸۲

مذکورہ روایت ہے، جس میں چار کے علاوہ کسی پانچویں جنت کا ذکر نہیں کیا گیا اور ان چاروں کو ”ماویٰ، خلد، عدن اور سلام سے موصوف کیا جاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام حلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی قول کو اختیار کیا اور فرمایا: دو جنتیں مُقرَّبین کے لئے ہیں اور دوسری دو جنتیں داہنی جانب والوں کے لئے ہیں اور ہر جنت میں درجات، منزلیں اور دروازے ہیں۔

مجاہدین کے لئے جنت میں 100 درجے ہیں:

﴿1705﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کریم پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے، خواہ وہ راہِ خدا میں جہاد کرے یا اپنی جائے پیدائش ہی میں بیٹھا رہے۔ یہ سن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم اس کی خوشخبری لوگوں کو نہ دے دیں؟ ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں 100 درجے ایسے ہیں جو اللہ پاک نے راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ کریم سے سوال کرو تو جَنَّتُ الفردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ وسط اور اعلیٰ جنت ہے، اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے اور جنت کی نہریں اسی (یعنی فردوس) سے جاری ہوتی ہیں۔[1]

وسط کی تشریح:

وَسْطُ الْجنّہ سے مراد سب سے بہتر اور سب سے افضل جنت ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام ابن حبان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرض (یعنی چوڑائی) کے اعتبار سے یہ جنت وسط میں اور دیگر جنتیں اس کے ارد گرد اور بلندی کے اعتبار سے یہ اعلیٰ ترین جنت ہے۔

اللہ کریم سے مانگو تو فردوس مانگو:

﴿1706﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

[1]... بخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ... الخ، ۲/ ۲۵۰، حدیث: ۲۷۹۰

ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں 100 درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے مابین ہے، فردوس جنت کا بلند ترین درجہ ہے، جنت کی چاروں (پانی، دودھ، شرابِ طہور اور شہد کی) نہریں اسی سے جاری ہوتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے۔ پس جب تم اللہ پاک سے مانگو تو فردوس مانگو۔[1]

﴿1707﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک جنت میں 100 درجے ہیں، ہر درجہ اتنا بڑا جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے اور اعلیٰ ترین درجہ فردوس ہے، اس کے اوپر عرش ہے، جنت میں یہی سب سے عمدہ و افضل ہے، اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ پس جب تم اللہ کریم سے مانگو تو فردوس مانگو۔[2]

﴿1708﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فردوس جنت کا افضل، اعلیٰ اور عمدہ ترین درجہ ہے، اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ پس جب تم اللہ پاک سے مانگو تو فردوس مانگو۔[3]

﴿1709﴾... حضرت سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ کریم سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ اعلیٰ ترین جنت ہے۔[4]

﴿1710﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے فردوس مانگو کیونکہ وہ جنت کا بہترین حصہ ہے اور بے شک اہْلِ فردوس ضرور عرش کے چرچرانے کی آواز سنیں گے۔[5]

جنتی درجے کی وسعت:

﴿1711﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں 100 درجے ہیں، اگر تمام عالمین کے لوگ اس میں سے ایک درجے میں جمع ہو

1... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة، ۴/ ۲۳۸، حدیث: ۲۵۳۹

2... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة، ۴/ ۲۳۸، حدیث: ۲۵۳۸

3... معجم کبیر، ۷/ ۲۱۳، حدیث: ۶۸۸۶، بتغیر قلیل

4... مسند بزار، مسند العرباض بن ساریة، ۱۰/ ۱۳۹، حدیث: ۴۲۰۳

5... معجم کبیر، ۸/ ۲۴۶، حدیث: ۷۹۶۶

جائیں تو وہ سب سے کے لئے کافی ہو۔[1]

جنت کے تین درجات کی کیفیت:

﴿1712﴾... سیِّدُنا عُتْبہ بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں 100 درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ پہلے درجے کے مکانات، کمرے، دروازے، تخت اور تالے چاندی کے، دوسرے درجے کے مکانات، کمرے، دروازے، تخت اور تالے سونے کے، تیسرے درجے کے مکانات، کمرے، دروازے، تخت اور تالے یاقوت، موتی اور زبرجد کے بقیہ 97 درجات ایسے ہیں جن کی حقیقت اللہ کریم ہی جانتا ہے۔[2]

زبان کی حفاظت:

﴿1713﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ رضائے الٰہی کا کوئی کلمہ بول دیتا ہے جس کی پروا بھی نہیں کرتا، اس کے سبب اللہ پاک اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے اور بندہ اللہ کریم کی ناراضی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی پروا بھی نہیں کرتا، اس کے سبب دوزخ میں گر جاتا ہے۔[3]

گناہ مٹیں اور درجے بلند ہوں:

﴿1714﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا ان اعمال کی طرف میں تمہاری راہ نمائی نہ کروں جن کے سبب اللہ پاک خطاؤں کو مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: دشواری و مشقت کے وقت کامل وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور یہ سب جہاد ہے۔[4]

1... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة، ۴/۲۳۹، حدیث: ۲۵۴۰

2... التذکرة للقرطبی، باب ما جاء فی درج الجنة وما یحصلها للمؤمن، ص ۴۴۳

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۸

4... مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکاره، ص ۱۲۳، حدیث: ۵۸۷

قاریِ قرآن کے لیے جنت کے درجات:

﴿1715﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، جہاں تُو آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہے۔[1]

﴿1716﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والا جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: پڑھ اور درجہ طے کرتا جا، ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ہے حتّٰی کہ وہ آخری آیت پڑھے گا جو اسے یاد ہو گی۔[2]

گھروں کے چراغ:

﴿1717﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ قرآنِ پاک کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے اور تمہارے گھروں کا چراغ ہے۔

رات میں 10 آیات تلاوت کرنے کی فضیلت:

﴿1718﴾... حضرت سیِّدُنا فضالہ بن عُبَیْد اور حضرت سیِّدُنا تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رات میں 10 آیات تلاوت کیں اس کے لئے ایک قِنْطار اجر لکھا جائے گا اور قنطار دنیا اور اس میں موجود جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو تیرا رب ارشاد فرمائے گا: پڑھ اور ہر آیت پر ایک درجہ طے کرتا جا۔ حتّٰی کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا، تیرا رب بندے سے ارشاد فرمائے گا: قبضہ میں لے لے۔ تو بندہ اپنے ہاتھ کے اشارے سے کہے گا: اے ربِّ کریم! تو زیادہ جانتا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اس ہاتھ میں جنت خلد اور اس میں جنت نعیم ہے۔[3]

1... ابو داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، ۲/۱۰۴، حدیث: ۱۴۶۴

2... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب ثواب القرآن، ۴/۲۳۸، حدیث: ۳۷۸۰

3... معجم کبیر، ۲/ ۵۰، حدیث: ۱۲۵۳

جنت کے درجات کی تعداد:

﴿1719﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنی کی تعداد کے برابر ہے۔ پس اہلِ قرآن میں سے جو بھی جنت میں داخل ہو گا تو اس کے اوپر کوئی درجہ نہ ہو گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام خَطّابی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے پورا قرآن حفظ کیا وہ آخرت میں جنت کے آخری درجے تک پہنچے گا اور جس نے قرآن میں سے کچھ حفظ کیا آخرت میں وہ اسی قدر درجے تک پہنچے گا۔

جنتی درجات کے مابین فاصلہ:

﴿1720﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُتَوَکِّل ناجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درجہ دوسرے کے اوپر ہے اور ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے، بندہ دیکھنے کے لئے نظر اٹھائے گا تو ایسی چمک ظاہر ہو گی قریب ہے کہ وہ اس کی بَصارت کو اُچک لے، اس کی وجہ سے بندہ گھبرا کر کہے گا: یہ کیا ہے؟ تو کہا جائے گا: یہ تیرے فلاں بھائی کا نور ہے۔ وہ کہے گا: میں اور میرا فلاں بھائی دنیا میں دونوں ایک ساتھ ہی عمل کرتے تھے پھر بھی اسے مجھ پر یہ فضیلت دی گئی۔ کہا جائے گا: اس کے عمل تجھ سے زیادہ فضیلت والے تھے۔ پھر اس کے دل میں رضا و خوشنودی ڈال دی جائے گی حتّٰی کہ وہ راضی ہو جائے گا۔

﴿1721﴾... حضرت سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک ایک قوم کو جنت میں داخل فرمائے گا اور انہیں اتنی نعمتیں عطا فرمائے گا کہ وہ تھک جائیں گے، کچھ لوگ ان سے بلند درجات میں ہوں گے، نیچے والے جب انہیں دیکھیں گے تو پہچان لیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تھے، پھر تو نے انہیں کس سبب سے ہم پر فضیلت بخشی؟ تو کہا جائے گا کہ دور رہو! جب تم شکم سیر ہوتے تھے اس وقت یہ بھوکے ہوتے تھے، جب تم سیراب ہوتے تھے اس وقت یہ پیاسے ہوتے تھے، جب تم سو رہے ہوتے تھے اس وقت یہ قیام کرتے تھے اور جب تم (عبادت میں) سستی کیا کرتے تھے تو وہ چستی کیا کرتے۔

1... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن، ۲/۳۴۷، حدیث: ۱۹۹۸

مصائب و آلام کا آنا بھی رحمت ہے:

﴿1722﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے ہاں کسی شخص کے لیے ایک مقام ہوتا ہے لیکن اس تک وہ کسی عمل کے ذریعے نہیں پہنچ پاتا تو اللہ کریم اسے ناپسندیدہ امور (یعنی تکالیف) میں مبتلا کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اس تک پہنچ جاتا ہے۔[1]

﴿1723﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک درجہ ہے جسے غم و فکر سے دوچار رہنے والے لوگ ہی پاسکیں گے۔[2]

تین بہترین اعمال کا اجر:

﴿1724﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک درجہ ہے جسے تین طرح کے لوگ ہی پاسکیں گے: (۱)...عادل حکمران (۲)... رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والا (۳)...بال بچوں والا صابر شخص جو اُن پر خرچ کرکے احسان نہ جتلاتا ہو۔[3]

ربِّ کریم کی شانِ کریمی:

﴿1725﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک مسلمان کے لئے اس کی اولاد کے درجات بلند فرمادے گا اگرچہ اولاد عمل میں اس سے کم ہو، تاکہ اللہ کریم اس کے سبب مسلمان کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ پھر آپ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ (پ۲۷، الطور: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔

﴿1726﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مرفوعاً روایت ہے کہ مومن کی اولاد اسی کے درجے میں ہوگی اگرچہ اولاد کا عمل والدین کے برابر نہ ہو، تاکہ اس کے سبب والدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

1... ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر، ذکر البیان بان العبد قد یکون له عند الله المنازل...الخ، ۴/ ۲۴۸، حدیث: ۲۸۹۷

2... مسند فردوس، ۱/ ۱۳۱، حدیث: ۸۳۹

3... مسند فردوس، ۱/ ۱۳۱، حدیث: ۸۴۱

پھر آپ یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍؕ (پ۲۷، الطور:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور اُن کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

پھر اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جو کچھ ہم نے اولاد کو دیا اس کے سبب ان کے آباء کو کمی نہ دیں گے۔[1]

﴿1727﴾... یہی روایت حضرت سیِّدُنا امام اِبنِ مَرْدَوَیہ اور حضرت سیِّدُنا امام ضیاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے مرفوعاً یوں مروی ہے کہ ایک مومن جنت میں داخل ہو گا تو اپنے والدین، اولاد اور بیٹے کے بارے میں پوچھے گا تو اس سے کہا جائے گا: وہ تیرے درجے اور عمل تک نہیں پہنچ پائے۔ یہ سن کر وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میں نے اپنے لئے اور ان کے لئے عمل کئے تھے۔ چنانچہ انہیں اس کے ساتھ ملا دینے کا حکم صادر کر دیا جائے گا۔

اولاد، والدین میں سے بہتر کے ساتھ ہوگی:

﴿1728﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مسلمانوں کی اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ والدین میں سے بہتر کے ساتھ ہوں گے، اگر باپ ماں سے بہتر ہو گا تو باپ کے ساتھ ہوں گے اور اگر ماں باپ سے بہتر ہو گی تو ماں کے ساتھ ہوں گے۔

جمعہ میں حاضر ہو اور امام کے قریب رہو:

﴿1729﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب رہا کرو، بلاشبہ جو دور ہوتا ہے تو وہ دور ہی ہوتا چلا جاتا ہے حتّٰی کہ اگر اسے جنت میں داخلہ مل بھی گیا تو وہ جنت میں بھی پیچھے ہی رہے گا۔[2]

دنیا میں بلندی آخرت میں پستی:

﴿1730﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، سعید بن جبیر، ۴/ ۳۲۳، حدیث: ۵۷۵۴

2 ... ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، الدنو من الامام عند الموعظۃ، ۱/ ۴۱۰، حدیث: ۱۱۰۸

فرمایا: جو بندہ بھی دنیا میں ایک درجہ بلندی چاہے اور بلند ہو بھی جائے تو اللہ پاک آخرت میں اس کا درجہ کم کر دیتا ہے جو اس دنیاوی درجے سے بڑا اور بلند ہوتا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ۔[1]

﴿1731﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ بندہ کوئی دنیاوی نعمت پاتا ہے تو اللہ کریم کے ہاں اسی قدر اس کے درجات میں کمی ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اسے بارگاہِ الٰہی میں کتنا مقام و مرتبہ حاصل ہو۔

﴿1732﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص اور اس کا غلام جنت میں داخل ہوں گے، غلام اپنے آقا سے اعلیٰ اور بلند درجے میں ہوگا، یہ دیکھ کر آقا عرض کرے گا: اے میرے ربّ! یہ شخص دنیا میں میرا غلام تھا۔ اسے کہا جائے گا: یہ تجھ سے زیادہ اللہ پاک کا ذکر کرتا تھا۔

﴿1733﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ اپنی پسند کا لقمہ کھاتا اور پسندیدہ گھونٹ پیتا ہے تو آخرت میں اسی قدر اس کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ درجات سے محروم کرنے والی عادتیں:

﴿1734﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تین عادتیں جس میں ہوں گی وہ جنت کے اعلیٰ درجات نہ پاسکے گا: (۱)... جس نے کہانت کی (۲)... یا تیروں کے ذریعے فال نکالی (۳)... یا بدشگونی کے سبب سفر سے منہ پھیرا (یعنی سفر پر نہ گیا)۔[2]

جائز سفارش کرنے کی فضیلت:

﴿1735﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص اپنے بھائی کے لئے بھلائی پہنچانے یا بُرائی دور کرنے کے معاملے میں بادشاہ و حکمران

1... معجم کبیر، ۶/ ۲۳۹، حدیث: ۶۱۰۱

2... معجم اوسط، ۲/ ۱۰۳، حدیث: ۲۶۶۳

تک پہنچنے کا وسیلہ بنے تو اللہ پاک اس کے درجات کو بلند فرمادے گا۔[1]

راہ خدا میں تیر چلانے کی فضیلت:

﴿1736﴾... سیّدُنا کعب بن مُرّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے رَسُولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو (راہِ خدا میں) دشمن کو تیر مارے گا تو اللہ کریم اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ آگاہ رہو! وہ تمہاری والدہ کے گھر کی چوکھٹ جتنا نہیں ہے بلکہ ہر دو درجوں کے درمیان 100 سال کی مسافت جتنا ہے۔[2]

بلندیٔ درجات کا سبب بننے والے اعمال:

﴿1737﴾... حضرت سیّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنت میں) اعلیٰ عمارتیں بنائی جائیں، درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کر دے، جو محروم کرے اسے عطا کرے اور جو اس سے تعلق توڑے یہ اس سے تعلق جوڑے۔[3]

﴿1738﴾... حضرت سیّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اُن اعمال پر تمہاری راہ نمائی نہ کروں جن کے سبب اللہ پاک تمہارے درجات بلند فرما دے گا؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جی ہاں! ضرور ارشاد فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: جو تمہارے ساتھ جہالت سے پیش آئے تم اس کے ساتھ حِلم وبُردباری سے پیش آؤ، جو تم پر ظلم کرے تم اس سے دَرگُزر کرو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو۔[4]

فرمانِ خواجہ غریب نواز: نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتر ہے۔ (فیضانِ خواجہ غریب نواز، ص۱۹)

1... مسند الشامیین، ما انتھی الینا من مسند ضمضم بن شریح بن عبید، ۲/ ۴۳۸، حدیث: ۱۶۵۵

2... نسائی، کتاب الجهاد، ثواب من رمی... الخ، ص۵۱۱، حدیث: ۳۱۴۱، بتغیر قلیل

3... مستدرک، کتاب التفسیر، ومن سورۃ ال عمران، شرح آیة... الخ، ۳/ ۱۲، حدیث: ۳۲۱۵

4... مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الأخلاق... الخ، ۸/ ۳۴۵، حدیث: ۱۳۶۹۴

باب نمبر144:

جنتی دروازوں کی تعداد اور نام

اللہ کریم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ(۷۳)

(پ۲۴، الزمر: ۷۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔

بابُ الرَّیَّان:

﴿1739﴾... سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ایک دروازے کا نام "رَیَّان" ہے جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔[1]

﴿1740﴾... ایک روایت میں ہے کہ بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "رَیَّان" کہا جاتا ہے، بروزِ قیامت روزہ دار اسی سے جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو گا۔ کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ پس روزہ دار اس سے داخل ہوں گے، جب آخری روزہ دار اس سے داخل ہو جائے گا تو اسے بند کر دیا جائے گا پھر کوئی بھی اس سے داخل نہیں ہو گا۔[2]

شانِ صدیقِ اکبر:

﴿1741﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مال میں سے (کسی چیز کا) جوڑا راہِ خدا میں خیرات کرے تو جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اللہ کے بندو یہ دروازہ اچھا ہے، جنت کے بہت دروازے ہیں، نمازی کو "بَابُ الصَّلَاة" سے پکارا جائے گا، روزہ دار کو "بَابُ الرَّیَّان" سے پکارا جائے گا، صدقہ کرنے والے کو "بَابُ الصَّدَقَة" سے پکارا جائے گا اور مجاہد کو "بَابُ الْجِهَاد"

1... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابواب الجنة، ۲/ ۳۹۴، حدیث: ۳۲۵۷

2... بخاری، کتاب الصوم، باب الریّان للصّائمین، ۱/ ۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۶

سے پکارا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں مگر کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام دروازوں سے پکارا جانا عزت و کرامت کے اظہار کے لئے ہو گا، پھر اس دروازے سے داخل ہو گا جو نیک عمل وہ بکثرت کرتا تھا۔

﴿1742﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو انسان کو اس عمل کے ساتھ پکارا جائے گا جو وہ بکثرت کرتا تھا۔ اگر نماز بکثرت پڑھتا ہو گا تو نمازی کہہ کر پکارا جائے گا، اگر روزے بکثرت رکھتا ہو گا تو روزہ دار کہہ کر پکارا جائے گا اور اگر جہاد بکثرت کئے ہوں گے تو مجاہد کہہ کر پکارا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہاں کوئی ایسا بھی ہو گا جسے دو اعمال کے ذریعے پکارا جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! وہ تم ہو۔[2]

﴿1743﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لئے جنت کے دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے عمل کرنے والے کو اس عمل کے ذریعے پکارا جائے گا (جو وہ بکثرت کرتا ہو گا)۔[3]

توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے:

﴿1744﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جو سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے گا۔[4]

1... بخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، ۱/ ۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۷

2... مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۵/ ۱۷۳، حدیث: ۸۵۳۱

3... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۶۱، حدیث: ۹۸۰۷

4... مستدرک، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب للجنۃ ثمانیۃ ابوب... الخ، ۵/ ۳۷۰، حدیث: ۷۷۴۵

نمازِ چاشت پر ہمیشگی اختیار کرنے کی فضیلت:

﴿1745﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''اَلضُّحٰی'' کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پکارے گا: نمازِ چاشت پر ہمیشگی اختیار کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے، پس رحمتِ الٰہی سے تم یہاں سے داخل ہو جاؤ۔[1]

بچوں کو خوش کرنے کی فضیلت:

﴿1746﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''اَلْفَرَح'' کہا جاتا ہے، اس سے وہی داخل ہوگا جس نے بچوں کو خوش کیا ہوگا۔[2]

وضو کے بعد دوسرا کلمہ پڑھنے کی فضیلت:

﴿1747﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر یہ پڑھتا ہے: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔[3]

﴿1748﴾... حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے بندے، اس کے رسول اور اس کی بندی کے

1... معجم اوسط، ۴/ ۱۸، حدیث: ۵۰۶۰

2... مسند فردوس، ۲/ ۱۹۰، حدیث: ۵۰۲۱

3... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ص۱۱۸، حدیث: ۵۳۳

بیٹے اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا) کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف کی خاص روح ہیں اور بے شک جنت حق ہے اور جہنم بھی حق ہے۔ تو **اللّٰہ** کریم اسے جنت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے وہ چاہے گا جنت میں داخل فرمادے گا۔[1]

﴿1749﴾ ... یہی روایت حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے بھی مروی ہے، جس میں یہ ہے کہ انہوں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: (اسے کہا جائے گا:) جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔[2]

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں:

﴿1750﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا، رمضان کے روزے رکھتا، زکوۃ دیتا اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو گا تو قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔[3]

شہید تین ہیں، دو جنتی ایک جہنمی:

﴿1751﴾ ... حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مقتول تین ہیں: (۱)... وہ مسلمان مرد جو اپنی جان اور مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرے، جب دشمن سے سامنا ہو تو ان سے لڑے حتّٰی کہ قتل کر دیا جائے، یہ پرکھا ہوا شہید ہے جو (بروزِ قیامت) عرش کے نیچے **اللّٰہ** پاک کے (بنائے ہوئے خاص) خیمہ میں ہو گا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اس پر درجۂ نبوت کے سبب ہی فضیلت حاصل ہو گی۔[4] (۲)... وہ مسلمان شخص جس نے گناہوں اور خطاؤں کا اِرتکاب کر کے خود پر ظلم کیا ہو

---

[1] ... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات... الخ، ص ۴۲، حدیث: ۱۴۰

[2] ... مسند احمد، مسند عمر بن الخطاب، ۱/ ۴۶، حدیث: ۹۷

[3] ... ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب فضل صلوات الخمس، ۳/ ۱۲۲، حدیث: ۱۷۴۵

نسائی، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ص ۳۹۹، حدیث: ۲۴۳۵

[4] ... مشہور مفسر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مراٰۃ المناجیح، جلد 5، ص 463** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر حضرات انبیاء نبی نہ ہوتے تو شہید ان کے برابر ہو جاتے مگر چونکہ وہ حضرات نبی ہیں اس وجہ سے وہ ان شہیدوں سے اعلیٰ افضل ہیں۔ خیال رہے کہ نبی غیر نبی سے کروڑوں درجہ اعلیٰ ہے اور نبی کا ہر عمل غیر نبی کی ہر نیکی سے کروڑوں گنا زیادہ ہے،

گا، پھر اپنی جان اور مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کیا، جب دشمن سے مقابلہ ہو اتو ان سے لڑا حتّٰی کہ قتل کر دیا گیا، یہ شہادت دور کرنے والی ہے، پس اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیا جائے گا اور بے شک تلوار خطاؤں کو زیادہ مٹانے والی ہے، جنت کے جس دروازے سے وہ چاہے گا داخل کیا جائے گا۔ بلاشبہ جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔ جنت کے بعض دروازے دیگر بعض سے افضل ہیں۔ (۳)...وہ منافق شخص جو اپنی جان اور مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے، جب دشمن سے ٹکراؤ ہو تو ان سے لڑے حتّٰی کہ مار دیا جائے، یہ جہنم میں ہو گا کہ بلاشبہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام مُنذری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں مذکور لفظ "مُمْتَحَنٌ" کا معنٰی ہے وہ شخص جس کا شرح صدر کیا گیا ہو، اسی قبیل سے ہے جو اس فرمانِ باری تعالٰی میں آیا ہے: اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى (پ۲۶، الحجرات: ۳)۔[2]

فوت شدہ بچوں کے والدین کے لئے تسلی:

﴿1752﴾... حضرت سیِّدُنا عتبہ بن عبد سُلمی رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے رب کے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی کی حالت میں فوت ہو جائیں تو وہ بچے اسے جنت کے ہر دروازے پر ملیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔[3]

جب صحابی کا دو چار سیر جَو خیرات کرنا غیر صحابی کے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے تو نبی کی شان کا کیا کہنا، یہ فرمان ایسا ہی ہے جیسے کہا جائے انسان دوسرے جانوروں سے صرف ناطق ہونے میں اعلٰی ہے تو جیسے ناطق نے انسان کو جانوروں سے ذاتی طور پر ممتاز کر دیا کہ یہ اشرف المخلوقات ہو گیا ایسے ہی نبی کو نبوت نے ذاتی حیثیت سے امتیاز بخش دیا، ربّ تعالٰی فرماتا ہے: "قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ" (پ۱۶، الکھف: ۱۱۰، ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ ظاہر صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے) کی قید نے بھی ایسا ہی فرق کر دیا لہٰذا ان جیسی آیات واحادیث دیکھ کر دھوکا نہیں کھانا چاہئے اور حضرات انبیاء کرام (عَلَيْهِمُ السَّلَام) سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کرنا چاہئے، اس بھنور میں بہت سے بیڑے غرق ہو چکے ہیں، نبی کا ادب روحِ ایمان ہے۔

1 ... معجم کبیر، ۱۷/ ۱۲۵، حدیث: ۳۱۰

2 ... ترجمۂ کنزالایمان: وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔

3 ... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۰۰، حدیث: ۱۷۶۵۶

کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی فضیلت:

﴿1753﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جنیدہ فِہری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے دادا سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیاسے کو پانی پلا کر سیر اب کیا ہو گا تو اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا: اس سے جنت میں داخل ہو جا اور جس نے بھوکے کو پیٹ بھر کھلایا اور پیاسے کو سیر اب کیا ہو گا تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول کر کہا جائے گا: جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔[1]

﴿1754﴾... سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کو کھانا کھلایا حتّٰی کہ اسے شکم سیر کر دیا تو اللہ کریم اسے جنت کے دروازوں سے اس دروازے سے داخل فرمائے گا جس سے صرف اسی کی مثل (یعنی بھوکوں کو پیٹ بھر کر کھلانے والے) لوگ ہی داخل ہوں گے۔[2]

فرماں بردار عورت کا انعام:

﴿1755﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو عورت ربّ کریم سے ڈرے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے آٹھوں دروازے کھول کر اس سے کہا جائے گا کہ تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔[3]

﴿1756﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔[4]

فرضوں کے بعد 10 بار سورۂ اخلاص پڑھنے کی فضیلت:

﴿58-1757﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ الله رَضِیَ اللهُ عَنْه کا بیان ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

---

1 ... معرفۃ الصحابۃ، رقم ۳۱۵۲: ابو جنیدۃ الفھری، ۴/ ۴۵۰، حدیث: ۶۷۷۰

2 ... معجم کبیر، ۲۰/ ۸۵، حدیث: ۱۶۲

3 ... معجم اوسط، ۳/ ۳۱۹، حدیث: ۴۷۱۵

4 ... مسند احمد، حدیث عبد الرحمن بن عوف، ۱/ ۴۰۶، حدیث: ۱۶۶۱

نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص (بروزِ قیامت) ایمان کے ساتھ تین عمل لے کر آئے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور جنتی حور عین سے چاہے گا اس کا نکاح کر دیا جائے گا (وہ تین عمل یہ ہیں): (۱)...جو پوشیدہ قرض ادا کرے[1] (۲)...جو اپنے قاتل کو معاف کر دے[2] اور (۳)...جو ہر فرض نماز کے بعد 10 مرتبہ ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ (پوری سورت) پڑھے۔“ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر کوئی ان میں سے ایک پر عمل کرے تو؟ ارشاد فرمایا: ”ان میں سے ایک پر عمل کرنے والے کے لئے بھی یہی ہے۔“[3]

﴿1759﴾... حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور ناحق کسی کا خون نہ بہایا ہو تو ایسے شخص کو جنت کے جس دروازے سے وہ چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔[4]

40 احادیث یاد کرنے کی فضیلت:

﴿1760﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لئے جس نے 40 ایسی احادیث یاد کیں جن کے ذریعے ربِّ کریم انہیں نفع عطا فرمائے تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔[5]

﴿1761﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ... پوشیدہ قرض سے مراد یہ ہے کہ کسی مستحق کو اس قرض کی ادائیگی کر دینا جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو جیسے کسی شخص کا انتقال ہوا اور اس کا کسی پر قرض تھا بعدِ انتقال وہ قرض مقروض نے اس کے وارث کو دے دیا حالانکہ وارث کو اس کے بارے میں علم نہ تھا۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۴۶۲)

2 ... مقتول کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ قاتل کسی کو جان لیوا ضرب لگائے اور وہ مرنے سے پہلے اسے معاف کر دے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۴۶۲)

3 ... معجم اوسط، ۲/ ۳۰۲، حدیث: ۳۳۶۱

4 ... معجم کبیر، ۲/ ۳۰۹، حدیث: ۲۲۸۵

5 ... حلیۃ الاولیاء، زر بن حبیش، ۴/ ۲۱۰، حدیث: ۵۲۸۰

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیٹیاں یا دو بہنیں یا دو پھوپیاں یا دو خالائیں ہوں اور اس نے ان کی کفالت کی تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔[1]

باب نمبر145:

﴿1762﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: بے شک عنقریب اَہْلِ یمن تمہارے پاس آکر تم سے جنت کی چابی کے بارے میں سوال کریں گے، تم ان سے کہنا کہ جنت کی چابی ''لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الله'' کی گواہی دینا ہے[2]۔[3]

﴿1763﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خدا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَفَاتِیْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا الله یعنی جنت کی چابیاں ''لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الله'' کی گواہی ہے[4]۔[5]

جنتی درجات کی چابی:

﴿1764﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ الله رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوة یعنی نماز جنت کی چابی ہے[6]۔[7]

چابی دندانوں کے بغیر فائدہ نہیں دیتی:

﴿1765﴾... حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه سے عرض کی گئی: کیا ''لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الله'' جنت کی چابی نہیں

---

1 ... معجم اوسط، ۵/ ۳۳۶، حدیث: ۷۵۱۸

2 ... کلمہ سے مراد سارے عقائد اسلامیہ ہیں، لہٰذا منافقین اور مرتدین اگرچہ عمر بھر کلمہ پڑھیں مگر جنتی نہیں۔(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۶۲)

3 ... الاسماء والصفات للبیہقی، باب ماجاء فی فضل الکلمۃ الباقیۃ... الخ، ۱/ ۲۵۹، حدیث: ۱۹۲، اھل الیمن بدلہ اھل الکتاب

4 ... یعنی بغیر درستیٔ عقیدہ کوئی شخص جنت میں نہیں جاسکتا اور درستیٔ عقائد خود جنت اور وہاں کے تمام مقامات کی چابی ہے اس لئے مفاتیح جمع فرمایا گیا یعنی وہاں کے ہر مقام کی چابی کلمہ طیبہ ہے کلمہ سے مراد سارے عقائد اسلامیہ ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۶۲)

5 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۵۷، حدیث: ۲۲۱۶۳

6 ... یعنی جنت کے درجات کی چابی نماز ہے، لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ جنت کی چابی کلمۂ طیبہ ہے کہ وہاں نفسِ جنت کی چابی مراد ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۴۰)

7 ... ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء ان مفتاح الصلاۃ الطھور، ۱/ ۸۶، حدیث: ۴

ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن کوئی چابی ایسی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں اور اگر تم دندانوں والی چابی لے کر آؤ گے تو تمہارے لئے (دروازہ) کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا[1]۔[2]

والد کا مقام:

﴿1766﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یعنی والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔[3]

صدقہ کے ثواب 10 گنا اور قرض کا 18 گناہ:

﴿1767﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ ''صدقے کا ثواب 10 گنا اور قرض کا 18 گنا ہے۔'' تو میں نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: ''کیا ہے کہ قرض صدقہ سے افضل ہے؟'' تو انہوں نے کہا: (اس لئے کہ) سائل اس حال میں سوال کرتا ہے کہ اس کے پاس کچھ ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا (سخت) حاجت وضرورت کے وقت ہی قرض لیتا ہے[4]۔[5]

باب نمبر 146:

جنتی دروازوں کی کشادگی

﴿1768﴾... حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن غزوان رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنتی دروازوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان 40 سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اس پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ وہ رش کے سبب

---

1 ... سُبْحٰنَ اللہ کیا نفیس مثال ہے۔ یعنی کلمہ طیبہ چابی کی ڈنڈی ہے اور ارکانِ اسلام روزہ نماز وغیرہ اس کے دندانے جیسے چابی میں دانتوں کی ضرورت ہے ایسے ہی مسلمان کے لئے ارکانِ اربعہ ضروری ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۶۶)

2 ... بخاری، کتاب الجنائز، باب فی الجنائز ومن کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ، ۱/ ۴۱۹

3 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/ ۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶

4 ... مراد یہ ہے کہ صدقہ محتاج اور غیر محتاج دونوں کے ہاتھ میں جاتا ہے جبکہ قرض لینے کی ذلت صرف محتاج وضرورت مند ہی برداشت کرتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع فی الاحسان فی المعاملۃ، ۲/ ۱۰۴)

5 ... ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، ۳/ ۱۵۴، حدیث: ۲۴۳۱

چرچراتا ہوگا۔[1]

﴿1769﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہوگی اس کی چوڑائی عمدہ گھڑ سوار کے تین سال کی مسافت کے برابر ہے، پھر بھی وہ دروازہ (رش کی وجہ سے) اس قدر تنگ ہوجائے گا قریب ہے کہ (بھیڑ کے سبب) ان کے کاندھے نکل جائیں۔[2]

﴿1770﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دو کواڑوں کے درمیان 40 سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔[3]

﴿1771﴾... سیِّدُنا معاویہ بن حَیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کا درمیانی فاصلہ سات سال کی مسافت کے برابر ہے۔[4]

﴿1772﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن حَیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دو کواڑوں کے درمیان 40 سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے اور ضرور اس پر ایک دن ایسا آئے گا کہ (بھیڑ کی وجہ سے) وہ چرچرا رہا ہوگا۔[5]

﴿1773﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دو کواڑوں کے درمیان 40 سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے اور ضرور اس پر ایک دن ایسا آئے گا جس میں اس پر ایسا رش لگ جائے گا جیسے پانی کے حوض پر پانچ دن کے پیاسے اونٹوں کا رش ہوتا ہے۔[6]

﴿1774﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر، ص ۱۲۱۳، حدیث: ۷۴۳۵

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ ابواب الجنۃ، ۴/ ۲۴۵، حدیث: ۲۵۵۷

3 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۵۹، حدیث: ۱۱۲۳۹

4 ... مسند رویانی، حدیث معاویۃ بن حیدۃ، ۲/ ۱۱۷، حدیث: ۹۲۹

5 ... مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۲۳۶، حدیث: ۲۰۰۴۵

6 ... معجم کبیر، ۱۳/ ۱۱۶، حدیث: ۳۸۷

فرمایا: میری امت میں سے ضرور 70 ہزار یا سات لاکھ (راوی کو شک ہے کہ 70 ہزار کہا یا سات لاکھ) افراد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے جنت میں داخل ہوں گے، پہلا شخص داخل نہ ہو گا جب تک کہ آخری داخل نہ ہو جائے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔[1]

﴿1775﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے کے دو کواڑوں کے درمیان 40 سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔[2]

باب نمبر 147: جنَّت کے دروازے کب کھلتے اور کب بند ہوتے ہیں؟

زوالِ آفتاب کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت:

﴿1776﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زوالِ شمس کے بعد نماز پڑھا کرتے تھے، میں نے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس گھڑی آسمانوں اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جب تک ظہر نہ پڑھ لی جائے بند نہیں ہوتے، لہٰذا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میرا کوئی نیک عمل بلند ہو۔[3]

توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا:

﴿1777﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جنت کے سات دروازے ایسے ہیں جو تاقیامت کھولے اور بند کئے جاتے رہیں گے سوائے "بَابُ التَّوبَہ" کے کہ اسے بند نہیں کیا جاتا۔[4]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا یہ کہنا ہے کہ جنت کے سات دروازے ہیں تو یہ خاص ان دروازوں کے بارے میں ہے جو کھولے اور بند کئے جاتے ہیں اور آٹھواں دروازہ بَابُ التَّوبَہ ہے (جو بند نہیں کیا جاتا اور یہ سورج کے مغرب سے نکلنے تک بند نہیں ہو گا، یوں جنت کے دروازوں کی تعداد آٹھ ہی ہے)۔

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب، ۴/ ۲۵۸، حدیث: ۶۵۴۳

2 ... الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ص ۵۳۵، حدیث: ۱۵۲۸

3 ... الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ص ۴۵۸، حدیث: ۱۲۹۷

4 ... الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ص ۳۶۸، حدیث: ۱۰۴۳، ۱۸۹۹

رمضانُ المبارک کی ایک برکت:

﴿1778﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور جہنم کے بند کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

باب نمبر148: **جنت کی دیوار، زمین، مٹی اور کنکریاں**

جنت کا حسن:

﴿1779﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں جنت کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشا فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے، اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں، اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک اور مٹی زعفران ہے، جو اس میں داخل ہو گا خوش رہے گا غمگین نہ ہو گا، ہمیشہ رہے گا کبھی نہ مرے گا، نہ تو اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی جوانی فنا ہو گی۔[2]

﴿1780﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیسی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو اس میں داخل ہو گا زندہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی، خوش رہے گا غمگین نہ ہو گا، نہ تو اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی جوانی فنا ہو گی۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک سونے کی ہے۔ اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے۔ اس کی کنکریاں موتی و یاقوت اور مٹی زعفران ہے۔[3]

جنتیوں کی انگیٹھی اور کنگھی:

﴿1781﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان او شهر رمضان، ۱/ ۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۸

2 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعیمها، ۴/ ۲۳۶، حدیث: ۲۵۳۴

3 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعیمها، ۴/ ۲۳۶، حدیث: ۲۵۳۴، بتغیر قلیل، عن ابی هریرة

مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الجنة، باب ماذکر فی الجنة وما فیها مما اعد لاهلها، ۸/ ۶۷، حدیث: ۲

فرمایا: بے شک جنّتی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے [1]، جنتیوں کی انگیٹھیاں موتی کی اور کنگھیاں سونے کی ہوں گی، [2] جنت کی مٹی زعفران اور گارا مشک ہے۔ [3]

﴾1782﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے جنت کی دیواریں یوں بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے، پھر اس میں نہریں جاری کیں اور درخت لگائے۔ جب فرشتے جنت کے حسن، خوبصورتی اور ترو تازگی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: بادشاہوں کے ٹھکانے! تیری لئے بڑی سعادت مندی ہے۔ [4]

﴾1783﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ابن صیاد [5] نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جنت کی مٹی باریک وسفید خالص مشک ہے۔ [6]

﴾1784﴿... حضرت سیِّدُنا ابو زمیل سماک بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ

---

1 ... البعث والنشور للبیهقی، باب ماجاء فی حائط الجنة، ص۱۷۹، حدیث: ۲۵۶

2 ... الفوائد الشهیر بالغیلانیات، ومن حدیث مطر عن ابی رافع، ۱/ ۵۵۹، حدیث: ۷۲۱

3 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعیمها، ۴/ ۲۳۶، حدیث: ۲۵۳۴، ملتقطاً

4 ... البعث والنشور للبیهقی، باب ماجاء فی حائط الجنة، ص۱۸۱، حدیث: ۲۶۱

5 ... مشہور مفسر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراۃ المناجیح، 7، صفحہ 322 پر فرماتے ہیں: (ابنِ صیاد) اس کا نام عبدُ اللہ ہے لقب صاف کنیت ابنِ صیاد یا ابنِ صائد یہود مدینہ میں سے ایک یہودی کا لڑکا تھا جو بچپن میں بڑے شعبدے دکھاتا تھا بعد میں جوان ہو کر مسلمان ہو گیا عباداتِ اسلامی ادا کرتا تھا اس کے متعلق علماء کے تین قول ہیں: ایک یہ کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہو گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا حضور انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ تیسرے یہ کہ وہ دجال مشہور ہی تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں ہی مرا وہاں ہی دفن ہوا۔ مگر یہ غلط ہے وہ جنگ حرّہ تک دیکھا جاتا رہا۔ حرّہ کے دن غائب ہو گیا۔ (حضرت سیِّدُنا) تمیم داری (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) والی حدیث میں جو دجال کا ذکر ہے اس کے متعلق مرقات میں ہے کہ اس جزیرے میں دجال کا جو جسم (حضرت سیِّدُنا) تمیم داری (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے دیکھا وہ اس کا مثالی جسم ہے یہ جسم ظاہری۔ وَاللہُ اَعْلَم (اور اللہ کریم زیادہ جانتا ہے)۔

6 ... مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد، ص۱۱۹۷، حدیث: ۷۳۵۲

بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے سوال کیا کہ جنت کی زمین کیسی ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: چاندی سے بنے سفید سنگ مرمر کی گویا آئینہ ہو۔ پھر پوچھا: اس کی روشنی کیسی ہے؟ فرمایا: تم نے وہ وقت دیکھا ہے جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے (اس وقت جو روشنی ہوتی) جنت کی روشنی بھی ایسی ہی ہے، لیکن اس میں دھوپ اور سردی نہیں ہو گی۔ میں نے عرض کی: جنتی نہریں کیسی ہیں؟ کیا (دنیاوی نہروں کی طرح وہ بھی) زمین کے اندر بہتی ہوں گی؟ فرمایا: نہیں! بلکہ وہ زمین کے اوپر جاری ہوں گی پھر بھی یہاں وہاں کا رُخ نہ کرتی ہوں گی۔ میں نے پوچھا: جنتی حلے کیسے ہوں گے؟ فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس میں انار کی مثل پھل لگتے ہیں، پس جب اللہ کا دوست حلہ پہننے کا ارادہ کرے گا تو اس درخت کی ٹہنی اس کی طرف جھک جائے گی اور پھل کھل جائے گا، اس میں سے رنگ برنگے 70 حلّے نکلیں گے (جنتی جو چاہے گا پہن لے گا)، پھر وہ بند ہو کر جیسا تھا ویسا ہو جائے گا۔[1]

مشک کی چراگاہ:

﴿1785﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں مشک کی چراگاہ ہے جیسے دنیا میں تمہارے جانوروں کی چراگاہ ہوتی ہے۔[2]

﴿1786﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت کی زمین چاندی کی ہے۔

﴿1787﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جنتی دیوار کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے، اس کے درجے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی چھوٹی کنکریاں موتی اور مٹی زعفران ہے۔[3]

﴿1788﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کی زمین سفید ہے، اس کے صحن میں کافور کی چٹانیں ہیں، ریت کے ٹیلوں کی مثل مشک نے اسے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے، اس میں بہتی نہریں ہیں، ادنیٰ اور اعلیٰ سب اس میں جمع ہو کر ایک دوسرے کے حال احوال پوچھتے ہوں گے کہ اللہ پاک ان پر رحمت کی ہوا بھیجے گا، پھر ان پر مشک نچھاور کی جائے گی، جب ان میں سے

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/ ۳۴۹، حدیث: ۱۴۴

2 ... معجم اوسط، ۱/ ۴۷۷، حدیث: ۱۷۶۱

3 ... الزھد لابن مبارک، ما رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائداً، باب فی صفۃ الجنۃ وما اعد اللہ فیھا، ص ۷۲، رقم: ۲۵۲

کوئی اپنی زوجہ کی طرف لوٹے گا تو حالت یہ ہو گی کہ اس کی خوبصورتی اور خوشبو میں مزید اضافہ ہو گیا ہو گا۔ اسے دیکھ کر وہ بول اٹھے گی کہ تم میرے پاس سے گئے تھے تو مجھے تم سے محبت تھی اور اب محبت مزید بڑھ گئی ہے۔[1]

باب نمبر149: اُحُد پہاڑ کی شان

﴿1789﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُحُدٌ رُکْنٌ مِّنْ اَرْکَانِ الْجَنَّۃِ یعنی اُحُد پہاڑ جنت کے ستوں میں سے ایک ستون ہو گا۔[2]

﴿1790﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَبْس بن جَبْر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُحُدٌ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَعَیْرٌ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ النَّار یعنی ''اُحد'' پہاڑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر اور ''عَیر'' پہاڑ دوزخ کے دروازوں میں ایک دروازے پر ہو گا[3]۔[4]

باب نمبر150: جنت کے بالاخانے، محلات اور گھر وغیرہ

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌۙ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۬ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: لیکن جو اپنے ربّ سے ڈرے ان کے لئے بالاخانے ہیں ان پر بالاخانے بنے ان کے نیچے نہریں بہیں۔

(پ۲۳، الزمر: ۲۰)

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/ ۳۲۱، حدیث: ۲۸

2 ... مسند ابی یعلی، حدیث سهل بن سعد الساعدی، ۶/ ۲۹۸، حدیث: ۷۴۷۸

3 ... مکمل روایت یوں ہے: حضرت سیِّدُنا ابو عبس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُحُدٌ هٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ (وَاِنَّهٗ) عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَهٰذَا عَیْرٌ یُّبْغِضُنَا وَنُبْغِضُهٗ وَاِنَّهٗ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ النَّار یعنی یہ احد پہاڑ ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں، یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہو گا اور یہ عیر پہاڑ ہے یہ ہم سے بغض رکھتا ہے ہم بھی اسے ناپسند کرتے ہیں اور یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہو گا۔

(معجم اوسط، ۵/ ۳۷، حدیث: ۶۵۰۵)

4 ... معجم اوسط، ۵/ ۳۷، حدیث: ۶۵۰۵

﴿2﴾...

وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ (پ۲۲،سبا:۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ بالاخانوں میں امن وامان سے ہیں۔

﴿3﴾...

وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ (پ۱۰، التوبۃ:۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں۔

جنتی بالاخانوں کے نظارے:

﴿1791﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنتی اپنے اوپر بالاخانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے مشرق یا مغرب میں چمکتے تارے کو دیکھتے ہو، یہ ان کے درمیان باہمی درجات کی فضیلت کے سبب ہو گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی منازل ہوں گی جن تک ان کے سوا کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ لوگ وہاں تک پہنچ سکیں گے جو اللہ کریم کی ذات پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔[1]

﴿1792﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنتی جنت میں (اپنے سے اوپر) موجود بالاخانوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں موجود ستاروں کو دیکھتے ہو۔[2]

جنتی بالاخانوں تک پہنچانے والے اعمال:

﴿1793﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے اندر سے باہر کا اور باہر سے اندر کا منظر نظر آتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کس کے لئے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اس

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/ ۳۹۳، حدیث: ۳۲۵۶

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۴/ ۲۶۱، حدیث: ۶۵۵۵

کے لئے جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے اور عبادت میں رات گزارے جبکہ لوگ سوتے ہوں۔[1]

﴿1794﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! یہ کس کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس کے لئے جو اچھی گفتگو کرے، سلام کو عام کرے، کھانا کھلائے اور رات میں نماز پڑھے جبکہ لوگ سوتے ہوں۔[2]

﴿1795﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مالک اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے اندر سے باہر کا اور باہر سے اندر کا منظر دکھائی دیتا ہے، اللہ پاک نے یہ ان کے لئے تیار کئے ہیں جو کھانا کھلاتے، گفتگو میں نرمی سے کام لیتے، پے در پے روزے رکھتے اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سوتے ہوں۔[3]

جنتی بالاخانوں کا رہائشی:

﴿1796﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنتیوں کے بالاخانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! (ضرور ارشاد فرمایئے)۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں رنگا رنگ جواہرات کے ایسے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ ان میں وہ نعمتیں، اجر اور کرامات ہیں جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ ہم نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! یہ بالاخانے کن کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان

---

1 ... مستدرک، کتاب الایمان، باب الجنة مائة درجة... الخ، ۱/ ۲۶۳، حدیث: ۲۷۸

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی قول المعروف، ۳/ ۳۹۶، حدیث: ۱۹۹۱

3 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۴۴۹، حدیث: ۲۲۹۶۸

شعب الایمان، باب فی الزکاة، فصل ماجاء فی اطعام الطعام، ۳/ ۲۱۵، حدیث: ۳۳۶۰

کے لئے جو سلام کو عام کریں، کھانا کھلائیں، ہمیشہ روزے رکھیں اور رات میں نماز پڑھیں جبکہ لوگ سوتے ہوں۔ ہم نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون ان اعمال کو کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: میری امت ان اعمال کو کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور ابھی میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں جو ان اعمال کو کرنے کی طاقت رکھتا ہے: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کی اسے سلام کیا یا اس کے سلام کا جواب دیا تو اس نے سلام کو عام کیا اور جس نے اپنے اہل وعیال کو کھانا کھلایا حتّٰی کہ انہیں سیر کر دیا تو تحقیق اس نے کھانا کھلایا اور جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھے تو بلاشبہ اس نے ہمیشہ روزے رکھے اور جس نے عشا اور فجر کی نماز باجماعت پڑھی تو بے شک اس حالت میں نماز پڑھی کے لوگ سو رہے تھے۔“[1] یہاں سونے والوں سے مراد یہودی، عیسائی اور مجوسی ہیں۔

آسان نیکیاں:

﴿1797﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بالاخانے ہیں، جو کوئی ان میں رہائش پذیر ہو گا تو بالاخانے کے پچھلے (باہری) حصے کے مناظر اس پر مخفی نہیں ہوں گے اور جب بالاخانے کے باہر ہو گا تو اندر کے مناظر اس پر پوشیدہ نہ رہیں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کن کے لئے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: جو اچھی گفتگو کرے، ہمیشہ روزہ رکھے، کھانا کھلائے، سلام کو عام کرے اور نماز پڑھے جبکہ لوگ سوتے ہوں۔ کسی نے عرض کی: اچھی گفتگو سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحٰنَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اَللہُ اَکْبَر کہنا۔ یہ اذکار بروزِ قیامت اس حال میں آئیں گے کہ ان کے آگے، دائیں بائیں اور پیچھے فرشتے ہوں گے۔ پھر عرض کی گئی: ہمیشہ روزے رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: جو ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور پھر رَمضان پائے تو پھر روزے رکھے۔ عرض کی گئی: کھانا کھلانے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنی اولاد کو کھلائے۔ پھر عرض کی گئی: سلام کو عام کرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا اپنے بھائی سے مصافحہ کرتے ہوئے اسے سلام کرنا۔ نماز

---

[1] ... حلیة الاولیاء، محمد بن واسع، ٢/ ٤٠٤، حدیث: ٢٧٣٩، بتغیر قلیل

پڑھنا جبکہ لوگ سوتے ہوں اس سے کون سی نماز مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: عشا کی نماز۔[1]

﴿1798﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ١٩، الفرقان: ٧٥) ترجمۂ کنزالایمان: ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ دنیا میں ان کے (رضائے الٰہی کے لئے) فقر برداشت کرنے کا بدلہ ہے۔

نقص و عیب سے پاک بالاخانے:

﴿1799﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللهُ عَنْه سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ١٩، الفرقان: ٧٥) ترجمۂ کنزالایمان: ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔

کی تفسیر میں مرفوعاً منقول ہے کہ یہ بالاخانے سرخ یاقوت کے یا سبز زبرجد کے یا سفید موتی کے ہیں ان میں نہ تو کوئی ٹوٹ پھوٹ ہوگی اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی نقص و عیب۔

موتی کا ایک محل:

﴿1800﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے اس آیت مبارکہ:

وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ (پ١٠، التوبة: ٧٢) ترجمۂ کنزالایمان: اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں۔

کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جنت میں موتی کا ایک محل ہے، اس میں سرخ یاقوت کے 70 گھر ہیں، ہر گھر میں سبز زمرد کے 70 کمرے ہیں، ہر کمرے میں 70 تخت ہیں، ہر تخت پر ہر رنگ کے 70 بستر ہیں، ہر بستر پر حورِ عین میں سے ایک جنتی بیوی ہے، ہر کمرے میں 70 دستر خوان ہیں اور ہر دستر خوان پر 70 قسم کے کھانے ہیں۔ بندۂ مومن کو ہر صبح ان حوروں کے پاس جانے کی طاقت دی جائے گی۔[2]

---

1 ... البعث والنشور للبیهقی، باب ماجاء فی غرف الجنة، ص١٧٧، حدیث: ٢٥٤

2 ... معجم کبیر، ١٨/ ١٦٠، حدیث: ٣٥٣، بتغیر قلیل

چار ہزار دروازوں والا عظیم الشان محل:

﴿1801﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک عظیم الشان محل ہے، جس کے چار ہزار دروازے ہیں، ہر دروازے پر25ہزار حور عین ہیں، اس محل میں صرف نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حکمران یا وہ شخص ہی داخل ہو گا جسے قتل اور کفر کے درمیان اختیار دیا گیا تو اس نے قتل ہونا اختیار کر لیا۔

جنتی ملبوسات:

﴿1802﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جنت میں مسلمان کا گھر موتی کا ہو گا، اس گھر کے درمیان میں جنتی ملبوسات اگانے والا ایک درخت ہو گا، جنتی موتیوں اور مرجان سے منقش 70 حلوں کو اپنی دو انگلیوں سے پکڑ لے گا۔[1]

﴿1803﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہو گا جس کا پورا گھر ایک ہی موتی سے بنا ہو گا، اس کے دروازے اور بالاخانے بھی اسی موتی کے ہوں گے۔[2]

رضائے الٰہی کے لئے باہم محبت رکھنے والوں کی شان:

﴿1804﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے باہم محبت رکھنے والوں کے لئے جنت میں جو بالاخانے ہوں گے انہیں یوں دیکھا جائے گا جیسے آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں طلوع ہونے والے تارے کو دیکھا جاتا ہے۔ پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو کہا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کریم کے لئے ایک دوسرے سے محبت کیا کرتے تھے۔[3]

﴿1805﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دکھائی دیتا ہے، انہیں

1 ... الزھد لھناد، باب قصور اھل الجنۃ، ۱/ ۱۰۴، حدیث: ۱۲۵

2 ... الزھد لھناد، باب قصور اھل الجنۃ، ۱/ ۱۰۴، حدیث: ۱۲۶

3 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۷۴، حدیث: ۱۱۸۲۹

ربِّ کریم نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو محض رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے، اسی کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور اسی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔[1]

﴿1806﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں یاقوت کا ایک ستون ہے، اس پر زَبَرجَد کا ایک بالاخانہ ہے جس کے کھلے ہوئے دروازے اس طرح روشنی بکھیر رہے ہیں جیسے چمکدار ستارہ روشنی بکھیرتا ہے۔ ہم نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس میں کون رہے گا؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، اسی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے اور اسی کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے۔[2]

﴿1807﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے اسی کی مثل حدیث مروی ہے، اس کے آخر میں یہ ہے کہ ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا: هٰٓؤُلَآءِ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللہ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کریم کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے۔[3]

تکالیف اور آزمائشوں پر صبر کا انعام:

﴿1808﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے اوپر سے نہ تو کوئی زنجیر لٹکتی ہوگی اور نہ ہی نیچے سے کوئی ستون ہوگا۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے رہائشی اس میں داخل کیسے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: پرندوں کی مثل اڑتے ہوئے اس میں داخل ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کن کے لئے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: جو بیماری، دکھ درد و تکالیف اور آزمائشوں کا شکار رہے ہوں گے۔[4]

عالِم کے قلم کی شان و شوکت:

﴿1809﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ بے شک اللہ پاک کا بنایا ہوا ایک قبہ ہے

1 ... معجم اوسط، ۲/ ۱۶۶، حدیث: ۲۹۰۳

2 ... الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ص۵۲۱، حدیث: ۱۴۸۱

3 ... نوادر الاصول، الاصل الثالث والمائۃ، ۱/ ۴۳۲، حدیث: ۶۲۲

4 ... درمنثور، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۷۵، ۶/ ۲۸۶۔ التذکرۃ للقرطبی، باب ماجاء فی غرف الجنۃ ولمن ھی، ص۴۴۷

جسے فردوس کہا جاتا ہے، اس کے درمیان میں ایک عظیم الشان گھر ہے جسے دَارُ الْکَرَامَة (یعنی عزت کا گھر) کہا جاتا ہے، اس میں ایک عظیم پہاڑ ہے جسے جَبَلُ النَّعِیم کہا جاتا ہے، اس پر ایک محل ہے جسے قَصْرُ الْفَرَح (خوشی کا محل) کہا جاتا ہے، اس محل کے 12ہزار دروازے ہیں، ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک 500 سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے، ان میں سے کسی بھی دروازے کو عالِم کے قلم چلنے کی یا غازی کے طبل کی آواز سے ہی کھولا جاتا ہے اور بے شک عالِم کے قلم چلنے کی آواز اللہ کریم کے نزدیک غازی کے طبل کی آواز سے 70 گنا افضل ہے۔[1]

امام ابن عساکر عَلَیْہِ الرَّحْمَہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

اللہ کے ولی اور اس کی جنتی بیوی کی شان:

﴿1810﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ جنت میں ایک بالاخانہ ہے جسے "عالیہ" کہا جاتا ہے، اس میں ایک حور رہتی ہے جسے "غُنجہ" کہا جاتا ہے، اللہ کا ولی جب اس کے پاس جانے کا اِرادہ کرے گا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اس کے پاس آ کر اسے پکاریں گے، پکار سن کر وہ پنجوں کے بل کھڑی ہو جائے گی، اس کے ساتھ چار ہزار خادمائیں ہوں گی جو اس کی پوشاک اور زلفیں اُٹھائے (سنوارتی) ہوں گی اور اس کے پاس بے آگ کی انگیٹھی میں خوشبو سلگ رہی ہو گی۔

بَیْتُ السَّخَاء:

﴿1811﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک عظیم الشان گھر ہے جسے "بَیْتُ السَّخَاء" کہا جاتا ہے۔[2]

﴿1812﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَیّ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں سونے، چاند، یاقوت اور زبرجد کے محلات ہیں، ان کی مٹی مشک و زعفران ہے۔

فرمانِ خواجہ غریب نواز: جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ پاک سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔ (ہشت بہشت، ص۷۷)

1 ... ابن عساکر، رقم ۵۹۴۱، ابو الفتح محمد بن احمد السجستانی، ۵۱/ ۹۲، حدیث: ۱۰۷۷۶

2 ... معجم اوسط، ۴/ ۲۰۹، حدیث: ۵۷۴۲

باب نمبر151:

جنت میں گھر دلانے والے اعمال کا بیان

رضائے الٰہی کے لئے مسجد بنانے کی فضیلت:

﴿1813﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفَّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنی جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی جس سے مقصود رضائے الٰہی کا حصول تھا تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔[1]

پابندی سے نمازِ چاشت پڑھنے کی فضیلت:

﴿1814﴾... حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا صَلَّيْتَ الضُّحٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنٰى لَكَ اللّٰهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنی جب تو (پابندی سے) چاشت کی 12 رکعتیں پڑھے گا تو اللہ کریم تیرے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[2]

﴿1815﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلَّى الضُّحٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ یعنی جو (پابندی سے) چاشت کی 12 رکعتیں پڑھے گا تو اللہ پاک جنت میں اس کے لئے سونے کا ایک محل بنائے گا۔[3]

﴿1816﴾... حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی چار رکعت پڑھے اور پھر ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے تو ربِّ کریم جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔[4]

دن رات میں 12 رکعتیں پڑھنے کی فضیلت:

﴿18-1817﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمّ

---

1 ... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب من بنی مسجدا، ۱/ ۱۷۱، حدیث: ۴۵۰

2 ... سنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب ذکر خبر جامع لاعدادھا...الخ، ۳/ ۶۹، حدیث: ۴۹۰۶

3 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضحی، ۲/ ۱۷، حدیث: ۴۷۲

4 ... معجم اوسط، ۳/ ۳۳۰، حدیث: ۴۷۵۳

حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بِھِنَّ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو دن، رات میں 12رکعات پڑھے گا تو اللہ پاک ان کے سبب اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(1)

حضرت سیِّدُنا امام حاکم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔(2)

بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنے کی فضیلت:

﴿1819-20﴾... حضراتِ سیِّدُنا انس، سیِّدُنا ابن عباس اور سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم روایت کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ الْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ وَالْجُمُعَۃَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ کریم اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(3)

مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت:

﴿1821﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا بیان کرتی ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو مغرب وعشا کے درمیان 20 رکعتیں پڑھے گا تو ربِّ کریم اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(4)

﴿1822﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الکریم بن حارث رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مغرب وعشا کے درمیان 10 رکعتیں پڑھے گا تو اللہ پاک جنت میں اس کے لئے عظیمُ الشان محل بنائے گا۔ یہ سن حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے عرض کی: تب تو ہمارے محل بہت ہو جائیں گے۔

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل سنن الراتبۃ قبل... الخ، ص٢٨٦، حدیث: ١٦٩٤
ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ، ٢/ ٣٣، حدیث: ١١٤٢
مسند احمد، حدیث ابی موسی اشعری، ٧/ ١٦٧، حدیث: ١٩٧٢٩

2 ... مستدرک، کتاب صلاۃ التطوع، باب من صلی اثنتی عشرۃ... الخ، ١/ ٦١٨، حدیث: ١٢١٤

3 ... مسند الشامیین، ٢/ ٣٦٦، حدیث: ١٥٠٦۔ معجم اوسط، ١/ ٨٧، حدیث: ٢٥٣۔ معجم کبیر، ٨/ ٢٥٠، حدیث: ٧٩٨١

4 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ بین المغرب والعشاء، ٢/ ١٥٠، حدیث: ١٣٧٣

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم کا فضل بہت زیادہ اور افضل ہے۔[1]

بازار میں داخلے کی دعا اور اس کی فضیلت:

﴿1823﴾... امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ پڑھے: "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ بھلائی ہے اور اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" تو ربِّ کریم اس کے نامۂ اعمال میں 10 لاکھ نیکیاں لکھے گا، 10 لاکھ برائیاں مٹا دے گا اور اس کے لئے جنت میں عالیشان گھر بنائے گا۔[2]

عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے کی فضیلت:

﴿1824﴾... حضرت سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ بنتِ ابو سفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتی ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو عصر سے پہلے پابندی سے چار رکعتیں پڑھے گا تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[3]

فرض روزہ رکھنے کی فضیلت:

﴿1825﴾... حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے خاموشی و سکوت کی حالت میں رمضانُ المبارک کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ کریم اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا یا (فرمایا:) سبز زبرجد کا ایک گھر بنائے گا۔[4]

---

1 ... الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ص ۴۴۶، حدیث: ۱۲۶۴، بتغیر قلیل

2 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق، ۵/ ۲۷۰، حدیث: ۳۴۳۹

مستدرک، کتاب الدعاء... الخ، باب دعاء دخول السوق، ۲/ ۲۳۰، حدیث: ۲۰۱۷

3 ... مسند ابی یعلی، حدیث ام حبیبۃ بنت سفیان ام المومنین، ۶/ ۱۶۲، حدیث: ۷۱۰۱

4 ... معجم اوسط، ۱/ ۴۷۹، حدیث: ۱۷۶۸

چار خصلتیں اپناؤ جنت میں گھر پاؤ:

﴿1826﴾...(الف)اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ایک روز صبح کے وقت صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے) ارشاد فرمایا: تم میں سے روزے کی حالت میں صبح کس نے کی؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر پوچھا: تم میں سے جنازے میں کس نے شرکت کی؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر پوچھا: تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے عرض کی: میں نے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔[1]

شب جمعہ اور روزِ جمعہ سورۂ دخان پڑھنے کی فضیلت:

﴿1826﴾...(ب)حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب جمعہ اور روزِ جمعہ سورۂ دخان کی تلاوت کی تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[2]

جنتی مکانات کی تعمیر ذِکْرُ اللّٰہ سے ہوتی ہے:

﴿1827﴾...حضرت سیِّدُنا حکیم بن محمد اَخْنَسی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنت میں (مکانات کی) تعمیر ذِکْرُ اللّٰہ سے ہوتی ہے، پس جب لوگ ذِکْرُ اللّٰہ سے رک جاتے ہیں تو فرشتے تعمیر روک دیتے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے تعمیر کیوں روک دی؟ تو وہ کہتے ہیں: ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے (یعنی ذِکْرُ اللّٰہ)۔

﴿1828﴾...حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضر حارثی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: دنیا جو بھی رضائے الٰہی کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو (آخرت میں) اس کے لئے درجات بنائے جاتے ہیں، جب وہ عمل سے رک جاتا ہے تو اس کے لئے درجات بنانے والے بھی رک جاتے ہیں، ان سے کہا جاتا ہے: تمہیں کیا ہوا کہ تم رک گئے؟ تو وہ کہتے ہیں: ہمارا

---

1 ... معجم اوسط، ٢/ ٣٩٧، حدیث: ٣٦٤٠، بتغیر قلیل

2 ... معجم کبیر، ٨/ ٢٦٤، حدیث: ٨٠٢٦

ساتھی سست پڑ گیا ہے۔

بچے کی موت پر صبر کا انعام:

﴿1829﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ پاک فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہاں (اے ربِّ کریم!)۔ ارشاد فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ وہ عرض گزار ہوتے ہیں: ہاں (اے ربِّ کریم!)۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: (اے ربِّ کریم!) اس نے تیری حمد کی اور ”اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ“ پڑھا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام ”بَیْتُ الْحَمْد“ رکھو۔[1]

سورۂ اخلاص پڑھنے کی فضیلت:

﴿1830﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے 10 مرتبہ ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾“ (پوری سورت) پڑھی تو اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیا جائے گا، جس نے 20 مرتبہ پڑھی اس کے لئے دو محل بنا دیئے جائیں گے اور جس نے 30 مرتبہ پڑھی اس کے لئے تین محل بنا دیئے جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بخدا! تب تو ہمارے کئی محلات ہو جائیں گے۔ ارشاد فرمایا: اللہ کریم کا فضل اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔[2]

جنت میں تین گھروں کی ضمانت:

﴿1831﴾... حضرت سیِّدُنا فضالہ بن عُبَیْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو مجھ پر ایمان لایا، میری اطاعت کی اور راہِ خدا میں جہاد کیا تو میں اس کے لئے جنت کے

---

[1] ... ترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبة اذا احتسب، ۲/ ۳۱۳، حدیث: ۱۰۲۳

[2] ... دارمی، کتاب فضائل القران، باب فی فضل قل ھو اللہ احد، ۲/ ۵۵۱، حدیث: ۳۴۲۹

کنارے[1] پر ایک گھر، جنت کے درمیان میں ایک گھر اور بالا خانوں میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔[2]

صف کے درمیان خالی جگہ پُر کرنے کی فضیلت:

﴿1832﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِي صَفٍّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةً وَّ بَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنی جو صف کے خلا کو پُر کرے گا تو اس کے سبب اللہ پاک جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔[3]

بقدرِ کفایت رزق پر صبر کا انعام:

﴿1833﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رزق کی تنگی پر صبر کرے گا تو اللہ کریم اسے فردوس میں جہاں وہ چاہے گا ٹھکانا عطا فرمائے گا۔[4]

جنت کے اطراف، درمیان اور اوپری حصہ میں گھر:

﴿1834﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جھوٹ چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کے لئے جنت کے کنارے میں ایک گھر بنائے گا اور جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے تو اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا اور جس کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر بنایا جائے گا۔[5]

﴿1835﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو باطل پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے کنارے گھر بنایا جائے گا اور جو

---

1 ... کنارے سے مراد جنت کا اندرونی کنارہ ہے نہ کہ بیرونی جنت۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۶۰)

2 ... نسائی، کتاب الجهاد، باب مالمن اسلم وهاجر وجاهد، ص۵۰۸، حدیث: ۳۱۳۰

3 ... معجم اوسط، ۴/ ۲۲۵، حدیث: ۵۷۹۷، عن عائشة

4 ... معجم اوسط، ۶/ ۳۸، حدیث: 7912

5 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، ۳/ ۴۰۰، حدیث: ۲۰۰۰

حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے تو اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا اور جس کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر بنایا جائے گا۔[1]

﴿1836﴾... حضرت سیِّدُنا عبْدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو باطل پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے تو میں اس کے لئے جنت کے کنارے ایک گھر کا ضامن ہوں اور جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے تو اس کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور جو مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو اس کے لئے جنت کے بیچ میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور جس کا باطن اچھا ہو تو اس کے لئے جنت کے بالائی حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔[2]

15سو نیکیاں اور جنت میں سرخ یاقوت کا گھر:

﴿1837﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندۂ مومن رمضانُ المبارک کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کے ہر سجدے کے بدلے 15سو نیکیاں لکھتا اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک گھر بناتا ہے۔[3]

مسلمان کے لئے قبر کھودنے کی فضیلت:

﴿1838﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے (رضائے الٰہی کی خاطر مسلمان میت کے لئے) قبر کھودی تو اللہ کریم اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔[4]

فرمانِ خواجہ غریب نواز: خدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین خوبیاں ہوں: سخاوت دریا جیسی، شفقت آفتاب کی طرح اور تواضع زمین کی مانند۔ (خوفناک جادوگر، ص ٢٥)

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، ٣/ ٤٠٠، حدیث: ٢٠٠٠، عن انس
ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ٤/ ٣٣٢، حدیث: ٤٨٠٠

2 ... معجم اوسط، ١/ ٢٥٦، حدیث: ٨٧٨، بتغیر قلیل

3 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شهر رمضان، ٣/ ٣١٤، حدیث: ٣٦٣٥

4 ... معجم اوسط، ٦/ ٤٢٩، حدیث: ٩٢٩٢

باب نمبر152:

جنت میں سایہ ہونے نیز گرمی، سردی اور سورج، چاند کے نہ ہونے کا بیان

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ (پ۵، النسآء: ۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہو گا۔

﴿2﴾...

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں۔

﴿3﴾...

لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر۔

﴿1839﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا سایہ 70 ہزار سال کی مسافت تک ہو گا۔

جنت کا موسم:

﴿1840﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَبحاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو عالیہ ریاحی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفر پر نکلے، سورج طلوع ہونے سے پہلے ہم کھلی ہموار زمین تک پہنچ گئے، انہوں کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ جنت ایسی ہی ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت طیبہ تلاوت کی:

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں۔

﴿1841﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جنت میں موسم درمیانہ رہے گا، اس میں نہ گرمی ہو گی نہ سردی۔

باب نمبر153:

جنت کی خوشبو

عہد و پیمان والے کو ناحق قتل کرنے کا وبال:

﴿1842﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عہد و پیمان والے کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو 40 سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہو گی۔[1]

﴿1843﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عہد و پیمان والے کو قتل کیا جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ تھا تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو 40 سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہو گی۔[2]

﴿1844﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عہد و پیمان والے کو قتل کیا جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ تھا تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو 70 سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہو گی۔[3]

﴿1845﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عہد و پیمان والی جان کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو 500 سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہو گی۔[4]

رعایا کے ساتھ خیر خواہی نہ کرنے کا وبال:

﴿1846﴾... حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ کریم نے جس بندے کو کسی رعایا کا حاکم بنایا پھر اس نے ان کے ساتھ خیر خواہی نہ

---

1 ... بخاری، کتاب الدیات، باب اثم من قتل ذمیا بغیر جرم، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۶۹۱۴

2 ... ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فیمن یقتل نفسا معاھدة، ۳/ ۱۰۲، حدیث: ۱۴۰۸، اربعین بدلہ سبعین

3 ... ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فیمن یقتل نفسا معاھدة، ۳/ ۱۰۲، حدیث: ۱۴۰۸

4 ... مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۳۳۳، حدیث: ۲۰۵۲۹

کی تو ایسا شخص جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔[1]

علم دین کس نیت سے حاصل کیا جائے؟

﴿1847﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایسا علم سیکھا جس سے رضائے الٰہی طلب کی جاتی ہو لیکن اس نے کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لئے اسے سیکھا[2] تو بروز قیامت وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔[3]

نسب بدلنے کا وبال:

﴿1847﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا[4] تو جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا، بے شک اس کی خوشبو 500 سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہوگی۔[5]

خوشبوئے جنت سے محروم لوگ:

﴿1848﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کی خوشبو 500 سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہوگی، جبکہ اپنے عمل کے ذریعے احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔[6]

---

1 ... بخاری، کتاب الاحکام، باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح، ۴/ ۴۵۶، حدیث: ۷۱۵۰

2 ... علم دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ دنیا اصل مقصود ہو اور علم دین محض اس کا وسیلہ یہ سخت بُرا ہے وہی یہاں مراد ہے۔ دوسرے یہ کہ علم دین سے دین ہی مقصود ہو مگر تبعاً دنیا بھی حاصل کی جائے تاکہ فراغت سے خدمت دین ہو سکے یہ ممنوع نہیں کیونکہ اب دین مقصود ہے اور دنیا اس کا وسیلہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۰۵)

3 ... ابو داود، کتاب العلم، باب فی طلب العلم لغیر اللہ تعالی، ۳/ ۴۵۱، حدیث: ۳۶۶۴

4 ... اس طرح کہ غیر باپ کو اپنا باپ بتائے کہ فلاں کا بیٹا ہوں یا اپنے کو غیر قوم کی طرف نسبت کرے، سیِّد نہ ہو مگر کہے کہ میں سیِّد ہوں اس میں ماں کو گالی دینا ہے اور سخت لعنت و عذاب کا استحقاق۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۰۹)

5 ... ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب من ادعی الی غیر ابیہ... الخ، ۳/ ۲۵۴، حدیث: ۲۶۱۱

6 ... معجم اوسط، ۳/ ۴۰۰، حدیث: ۴۹۳۸

﴿1849﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: پہننے کے باوجود بے لباس رہنے والی،[1] مائل ہونے اور مائل کرنے والی عورتیں، جن کے سر موٹی اونٹیوں کے کوہانوں کی طرح ایک جانب کو مائل ہوں گے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو 500 سال کی مسافت سے سونگھی جاسکے گی۔[2] مسلم شریف میں یہ روایت مرفوعاً مذکور ہے۔[3]

﴿1850﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہو گی، بخدا! ماں باپ کا نافرمان، رشتہ داری توڑنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر سے تہبند گھسیٹنے (ٹخنوں سے نیچے رکھنے) والا اس کی خوشبو نہ پاسکے گا۔[4]

﴿1851﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق مانگنے والی عورت پر اللہ پاک نے جنت کی خوشبو حرام کر دی ہے۔[5]

﴿1852﴾... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: موت کے وقت جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہو تو وہ جنت میں جائے گا نہ اس کی خوشبو سونگھے گا اور نہ ہی اسے دیکھے گا۔[6]

سیاہ خضاب لگانے کا وبال:

﴿1853﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... یعنی جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصہ ننگا رکھیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عیوب آج دیکھے جارہے ہیں یا اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے ننگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ تقویٰ سے ننگی ہوں گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۵۵)

2 ... شعب الایمان، باب الحیاء، فصل فی حجاب النساء والتغلیظ فی سترھن، ٦/ ١٦٦، حدیث: ٧٨٠٠

3 ... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات... الخ، ص٩٠٦، حدیث: ۵۵۸۲

4 ... معجم اوسط، ۴/ ١٨٧، حدیث: ۵٦٦۴

5 ... ابو داود، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، ٢/ ٣٩٠، حدیث: ٢٢٢٦

6 ... مسند احمد، مسند الشامیین، ٦/ ١٣٣، حدیث: ١٧٣٧۴

نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں جو سیاہ خِضاب لگائیں گے جیسے (جنگلی) کبوتر کے سینے ہوتے ہیں یہ لوگ جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے۔[1]

باب نمبر154:

جنتی درخت

فرامین باری تعالیٰ:

طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ (پ۱۳، الرعد:۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام۔

اور فرمایا:

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: بے کانٹوں کی بیریوں میں۔

جنتی درخت کا سایہ[2]:

﴿1854﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سوار 100 سال تک چلتا رہے گا پھر بھی اس کا سایہ طے نہ کر پائے گا، اگر تم چاہو تو یہ آیت طیبہ پڑھ لو:

وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں۔[3]

﴿1855﴾... حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اس روایت کو نقل کیا ہے، اس کے آخری میں اتنا زائد ہے کہ بے شک اس کے پتوں نے جنت کو ڈھانپ رکھا ہے۔[4]

﴿1856﴾... حضرت سیِّدُنا امام ہنّاد بن سری رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی اسے روایت کیا ہے، اس کے آخر میں یہ ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا کعب احبار رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ روایت پہنچی تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے

---

1 ... ابو داود، کتاب الترجل، باب ما جاء فی خضاب السواد، ۴/ ۱۱۷، حدیث: ۴۲۱۲

2 ... سایہ سے مراد اس کے نیچے کا ایریا وہاں کا علاقہ ہے یا تجلی الٰہی اور وہاں کی نورانیت۔ اس کا سایہ ہو گا یا خود اس درخت کا نور۔ ظل دھوپ اور روشنی کو بھی کہتے ہیں۔ غرضکہ یہ سورج والا سایہ مراد نہیں کہ وہاں سورج نہیں ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۷۸)

3 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ وانہا مخلوقۃ، ۲/ ۳۹۲، ۳۹۳ حدیث: ۳۲۵۱، ۳۲۵۲

4 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۴۷۰، حدیث: ۹۲۵۴

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پر تورات اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآن نازل فرمایا! اگر کوئی شخص چار، پانچ سال کی عمر کے اونٹ پر سوار ہو کر اس درخت کی جڑ کا چکر لگائے تو چکر پورا ہونے سے پہلے اونٹ بوڑھا ہو کر مر جائے، اسے اللہ کریم نے اپنے دستِ قدرت سے لگایا ہے، اس کی شاخیں اس تک بھی پہنچیں گی جو جنت کی دیوار سے باہر ہو گا اور جنت کی تمام نہریں اسی درخت کی جڑ سے جاری ہوتی ہیں۔

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی:

﴿1857﴾... حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی[1] کا تذکرہ کرتے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی شاخوں کے سائے میں ایک سوار 100 سال تک چلتا رہے گا، یا (فرمایا:) اس درخت کے سائے کو 100 سال کی مسافت تک پائے گا، اس میں سونے کے پتنگے ہیں، اس کے پھل مٹکوں کی طرح بڑے بڑے ہیں[2]۔[3]

جنتی درخت طوبیٰ:

﴿1858﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! طوبیٰ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک درخت ہے جس کی مسافت 100 سال ہے، جنتیوں کے ملبوسات اس کے پھلوں کے غلافوں سے نکلیں گے۔[4]

---

1 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 498 پر فرماتے ہیں: یہ بیری کا درخت ہے ساتوں آسمانوں کے اوپر یہاں فرشتوں کی انتہا ہے کہ کوئی فرشتہ جو زمین پر آتا ہے، اس سے آگے نہیں بڑھتا اور عرشی فرشتے اس سے نیچے نہیں آتے حتّٰی کہ لوگوں کے اعمال فرشی فرشتے یہاں تک پہنچاتے ہیں پھر وہاں اوپر والے فرشتے لے لیتے ہیں اور اوپر پہنچاتے ہیں اس لئے اسے منتہیٰ کہا جاتا ہے، اس کا ذکر قرآنِ مجید میں بھی ہے یا اس کی انتہا جنت میں ہے یا اس کے آگے کسی کا علم نہیں بڑھتا کہ اوپر کیا ہے ان وجوہ سے اسے منتہیٰ کہا جاتا ہے۔

2 ... یہ پتنگے وہاں پر مُقرّر شُدہ فرشتے ہیں جن کے پر چمکیلے ہیں اس بیری کے پھل بڑے مٹکوں کے برابر ہیں جو ٹھنڈا میٹھے مکھن جیسے گودے سے بھرے ہوئے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۹۸)

3 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ ثمار اھل الجنۃ، ۴/ ۲۴۲، حدیث: ۲۵۵۰

4 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۴۱، حدیث: ۱۱۶۷۳

سونے کے تنوں والے درخت:

﴾1859﴿... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔[1]

جنت میں کھجور کا درخت کیسا ہو گا؟

﴾1860﴿... حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جنت میں کھجور کے درخت کا تنا سبز زمرد کا، تنے کی جڑیں سرخ سونے کی، اس کی شاخیں جنتیوں کا لباس ہوں گی، ان میں جنتیوں کے استعمال کے کپڑوں کے ٹکڑے اور حلّے ہوں گے، اس کے پھل مٹکوں کی مثل بڑے بڑے، دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہوں گے، ان میں گٹھلی نہیں ہو گی۔

﴾1861﴿... حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھا کر فرمایا: اگر جنت میں تم اتنی لکڑی بھی تلاش کرو گے تو تمہیں نظر نہیں آئے گی۔ عرض کی گئی: پھر کھجور کے اور دیگر درخت کہاں ہوں گے؟ فرمایا: ان کی جڑیں موتی اور سونے کی ہوں گی اور اوپری حصے میں پھل ہوں گے۔

جنتی بیری کا درخت:

﴾1862﴿... حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی (دیہاتی) نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ایذا دینے والے درخت کا ذکر فرمایا ہے جبکہ میرا خیال تھا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت نہیں ہو گا جس سے جنتی کو تکلیف ہو۔ یہ سن کر نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے عرض کی: بیری کا کہ اس میں کانٹے ہوتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿ۙ۲۸﴾ (پ۲۷، الواقعة:۲۸)   ترجمۂ کنزالایمان: بے کانٹے کی بیریوں میں۔

(پھر ارشاد فرمایا:) ربِّ کریم اس کے کانٹوں کو دور کر کے ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل رکھ دے گا، لہٰذا وہ درخت

---

1 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة شجر الجنة، ۴/ ۲۳۵، حدیث: ۲۵۳۳

پھل اُگائے گا اور اس کے پھل میں 72 قسم کے ذائقے ظاہر ہوں گے اور ہر ذائقہ دوسرے سے مختلف ہو گا۔[1]

﴿1863﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مذکورہ فرمانِ باری تعالیٰ میں موجود لفظ "مَّخْضُوْدٍ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ درخت پھلوں سے بھرا ہو گا اور "طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ" (پ۲۷، الوقعۃ:۲۹) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تہہ بہ تہہ لگے کیلوں کے گچھے۔

﴿1864﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ (پ۲۹، الدھر:۱۴)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بلاشبہ اہل جنت جنتی پھلوں کو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور لیٹے لیٹے جس حالت میں چاہیں گے کھائیں گے۔

جنتی درخت کی شاخوں کے پتے:

﴿1865﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت کی زمین چاندی کی اور اس کی مٹی مشک ہے، اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی اور شاخوں کے پتے زبرجد اور موتی کے ہیں، انہیں کھانے والے کو کسی قسم کی دقت و تکلیف نہیں ہو گی (چاہے وہ کھڑا ہو کر کھائے یا بیٹھ کر یا لیٹے لیٹے کہ ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:)

وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ (پ۲۹، الدھر:۱۴)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔

﴿1866﴾... حضرت سیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتی کھجور کا درخت جڑ سے لے کر شاخوں تک پھلوں سے لدا ہو گا، اس کے پھل مٹکوں کی مثل بڑے بڑے ہوں گے۔ جب بھی ان میں سے کوئی پھل اتارا جائے گا تو اس کی جگہ دوسرا آجائے گا اور اس کا گچھا 12 ہاتھ یا گز ہو گا۔

جنتی درخت کا خوشہ:

﴿1867﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہاں سے جتنا صنعاء تک کا فاصلہ ہے جنتی

---

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب سدر الجنۃ مخضود... الخ، ۳/ ۲۸۷، حدیث: ۳۸۳۰

خوشہ اس سے بھی زیادہ دور تک پھیلا ہو گا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ عمان یا شام میں تھے۔

﴾1868﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس فرمانِ باری تعالیٰ:

مُدۡهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۶۴) ترجمۂ کنز الایمان: نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ (دو جنتیں) تیز سبز رنگت کی وجہ سے سیاہ نظر آتی ہوں گی۔

جنتی درخت طوبیٰ کو حکم الٰہی:

﴾1869﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے۔ اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا: میرا بندہ جو چاہے اسے نکال کر دے۔ چنانچہ حسبِ حکم وہ درخت بندے کو لگام اور زین سمیت ایسا گھوڑا دے گا جیسا بندہ چاہتا ہو گا اور سواری کے لئے ایسی اونٹنی کجاوے اور مہار سمیت دے گا جیسی وہ چاہتا ہو گا، یونہی عمدہ سواریاں اور ملبوسات اس درخت سے برآمد ہوں گے۔

﴾1870﴿... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک طوبیٰ نامی درخت ہے، جنت کے تمام درخت اس کی شاخوں کے ہیں۔

﴾1871﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ سابط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قاصد جنتی درخت کے پاس جا کر کہے گا: اللہ پاک تجھے حکم دیتا ہے کہ اس (جنتی) کے لیے وہ چیزیں نکال جو یہ چاہتا ہے۔

﴾1872﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک فجر رات سے ہی طلوع ہو جاتی ہے مگر جنت عدن کے درخت اسے ڈھانپ لیتے ہیں۔[1]

باب نمبر 155: جنت میں درخت لگوانے والے اعمال

﴾1873﴿... حضرت سیِّدُنا جابر اور حضرت سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص "سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْم" کہتا ہے تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔[2]

1 ... المجالسۃ وجواھر العلم، ۳/ ۲۶۹، حدیث: ۳۵۹۷

2 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۵۹، ۵/ ۲۸۷، حدیث: ۳۴۷۶۔ مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۱۴، حدیث: ۱۵۶۴۵

﴿1874﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ“ کہتا ہے تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔[1]

ہر کلمے کے بدلے جنت میں ایک درخت:

﴿1875﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب سے گزرے، میں اس وقت درخت لگا رہا تھا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے درخت لگانا نہ بتا دوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہیں؟ میں نے عرض کی: وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر“ ہر کلمے کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔[2]

﴿1876﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا، انہوں نے مجھ سے کہا: اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنی امت کو میرا سلام کہئے گا اور انہیں خبر دیجئے گا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ، اس کا پانی نہایت میٹھا اور اس کی زمین چٹیل میدان ہے اور اس میں درخت لگانا ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر“ کہنا ہے۔[3]

حضرت سیِّدُنا امام طبرانی کی روایت میں ”وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ“ کے الفاظ بھی ہیں۔[4]

﴿1877﴾... حضرت سیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے عرض کی: (یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنی امت کو کہیں وہ جنت میں کثرت سے درخت لگائیں کہ اس کی مٹی پاکیزہ اور زمین وسیع ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: اس کے درخت کیا ہیں؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ“ (پڑھنا)۔[5]

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب فی ثواب التسبیح، ۷/ ۶۹، حدیث: ۲۷

2 ... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۳۸۰۷

3 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۵۸، ۵/ ۲۸۶، حدیث: ۳۴۷۳

4 ... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۳

5 ... مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۴۱، حدیث: ۲۳۶۱۱

تسبیح، تحمید اور تکبیر کہنے کی فضیلت:

﴿1878﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جو بندہ بھی ایک بار تسبیح "سُبْحٰنَ اللّٰه" یا ایک بار تحمید "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" یا ایک بار تکبیر "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہتا ہے تو اللہ پاک اس کے سبب جنت میں ایک درخت لگا دیتا ہے، جس کی جڑ سونے کی اور اوپری حصہ جواہرات کا ہے جس میں موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ اس کے پھل کنواری عورتوں کے پستان کی مانند ہیں۔ مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔ جنتی جب بھی اس میں سے کوئی پھل لے گا تو اس کی جگہ دوسرا آجائے گا، پھر آپ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ (پ٢٧، الواقعة: ٣٣) ترجمۂ کنز الایمان: جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں۔[1]

﴿1879﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص ایک بار تسبیح (سُبْحٰنَ اللّٰه) اور ایک بار تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰه) اور ایک بار تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) اور ایک بار تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَر) کہتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے ان کے بدلے جنت میں ایک درخت لگا دیتا ہے، جس کی جڑ اور اوپری حصہ موتی اور یاقوت جڑے جواہرات سے مُزَیَّن ہے، اس کے پھل کنواری عورتوں کے پستان کی مانند، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں، جنتی جب بھی اس میں سے کوئی پھل لے گا تو اس کی جگہ دوسرا آجائے گا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ (پ٢٧، الواقعة: ٣٣) ترجمۂ کنز الایمان: جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں۔[2]

﴿1879﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بلاشبہ جنت زمیں چٹیل میدان ہے، لہٰذا اس میں کثرت سے درخت لگاؤ۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے درخت کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: "سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر" (پڑھنا)۔[3]

---

1 ... معجم اوسط، ٢/ ٢٤٩، حدیث: ٣١٧١

2 ... معجم کبیر، ٦/ ٢٦٦، حدیث: ٦١٧٦، دون قوله: کلما جنی منها... الخ

3 ... معجم کبیر، ٦/ ٢٤٠، حدیث: ٦١٠٥

﴿1880﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو ایک بار تسبیح (سُبْحٰنَ الله) اور ایک بار تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰه) اور ایک بار تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ) اور ایک بار تکبیر (اَللهُ اَکْبَر) کہتا ہے تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جس کی جڑ سرخ یاقوت کی ہے جو موتیوں سے آراستہ ہے، اس کا شگوفہ کنواری عورتوں کے پستان کی مانند ہو گا، وہ شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم و ملائم ہو گا۔[1]

﴿1881﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص "سُبْحٰنَ الله"، "اَلْحَمْدُ لِلّٰه"، "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ" اور "اَللهُ اَکْبَر" کہتا ہے تو ان میں سے ہر کلمے کے بدلے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔[2]

﴿1882﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں کثرت سے درخت لگاؤ کہ اس کا پانی بے حد میٹھا اور اس کی مٹی انتہائی پاکیزہ ہے، لہٰذا "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِالله" کی کثرت کرو اور اس میں زیادہ سے زیادہ درخت لگاؤ۔[3]

مقبول دعا اور جنت میں ایک درخت:

﴿1883﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ختم قرآن کے وقت ایک مقبول دعا ہے اور جنت میں ایک درخت (لگا دیا جاتا) ہے۔[4]

﴿1884﴾... حضرت سیِّدُنا قیس بن زید جُھَنِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو ایک دن کا نفل روزہ رکھے گا تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا جس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہو گا، اس کی مٹھاس اور حلاوت شہد کی طرح ہو گی، بروزِ قیامت **اللہ** کریم

---

1 ... معجم کبیر، ۶/ ۲۶۶، حدیث: ۶۱۷۶

2 ... معجم اوسط، ۶/ ۱۹۳، حدیث: ۸۴۷۵

3 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۲۷۹، حدیث: ۱۳۳۵۴

4 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر عند الختم، ۲/ ۳۷۴، حدیث: ۲۰۸۷

اس کے پھل روزہ دار کو کھلائے گا۔[1]

جنت میں ایک درخت اور ایک گناہ معاف:

﴿1885﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے قرض خواہ کو اس کا حق دینے کے لئے چلتا ہے تو زمین کے چوپائے اور پانی کی مچھلیاں اس کے لئے دعا کرتی ہیں اور اس کے ہر قدم کے عوض جنت میں اس کے لئے ایک درخت لگا دیا جاتا اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔[2]

﴿1886﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے جنت کے باغات میں چرنا پسند ہو تو اسے چاہئے کہ اللہ پاک کا ذکر کثرت سے کرے۔[3]

باب نمبر 156: مصائب وآلام کی فضیلت

﴿1887﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا جان رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک جنت میں ایک درخت ہے جسے "شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی" (آزمائش کا درخت) کہا جاتا ہے۔ بروزِ قیامت مصیبت زدوں کو (وہاں) بلایا جائے گا، نہ تو ان کے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور نہ ہی میزان قائم کی جائے گی، ان پر خوب اجر و ثواب انڈیلا جائے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[4]

بندگیٔ نفس کی تعریف: جائز و ناجائز کی پرواہ کئے بغیر نفس کا ہر حکم مان لینا بندگیٔ نفس کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص۲۱)

---

1. ... معجم کبیر، ۱۸/ ۳۶۵، حدیث: ۹۳۵
2. ... مسند بزار، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱۱/ ۲۲، حدیث: ۴۶۹۶
3. ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب فی ثواب ذکر اللہ، ۷/ ۷۲، حدیث: ۶
4. ... معجم کبیر، ۳/ ۹۲، حدیث: ۲۷۶۰

باب نمبر157:

جنتی پھل

چند فرامینِ باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ (پ۲۶، محمد:۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔

﴿2﴾...

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔

﴿3﴾...

وَ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ (پ۲۹، المرسلت:۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میووں میں سے جو کچھ ان کا جی چاہے۔

﴿4﴾...

وَ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ (پ۲۷، الواقعة:۳۲، ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں۔

﴿5﴾...

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ (پ۱، البقرة:۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا۔

جنتی پھل کیسے ہوں گے؟

﴿1888﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود اور کئی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جنتیوں کو جو پھل دیئے جائیں گے وہ رنگ اور شکل وصورت میں تو باہم مشابہ ہوں گے لیکن ذائقے میں مختلف ہوں گے۔

﴿1889﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: دنیا میں جنتی چیزوں میں سے کچھ بھی نہیں ہے سوائے ناموں کے (یعنی جنتی اور دنیاوی چیزوں میں فقط ناموں کی مماثلت ہے)۔

﴿1890﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ (۵۲) (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا۔

کی تفسیر فرماتے ہیں: دنیا کا کوئی میٹھا و شیریں اور کڑوا و تلخ پھل ایسا نہیں جو جنت میں نہ ہو حتّٰی کہ جنت میں اِندرائن بھی ہو گا۔ (اندرائن خربوزے کی شکل کا ایک پھل جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقے میں بہت تلخ ہوتا ہے)

﴿1891﴾... حضرت سَیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نے محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اہلِ جنت میں سے کوئی جب بھی کسی پھل کو لے گا تو اس کی جگہ اسی کی مثل دوسرا پھل آجائے گا۔[1]

جنتی انگور کا خوشہ اور دانہ:

﴿1892﴾... حضرت سَیِّدُنا عُتبہ بن عَبد سُلَمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت میں پھل ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جنت میں ایک طوبیٰ نامی درخت ہے جو جنت کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس نے عرض کی: ہماری زمین کا کون سا درخت اس کے مشابہ ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ تمہاری زمین کے کسی درخت کے مشابہ نہیں ہے، لیکن کیا تم ملک شام گئے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ملک شام کے ایک درخت کے مشابہ ہے جسے "جوزہ" کہا جاتا ہے، یہ ایک ہی تنے پر اُگتا ہے، پھر اس کی شاخیں پھیلتی رہتی ہیں۔ اعرابی نے عرض کی: اس (طوبیٰ) درخت کی جڑ کتنی بڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے چار سالہ اونٹ پر سوار ہو کر اس کی جڑ کے گرد چکر لگاؤ تو پورا ہونے سے پہلے ہی بڑھاپے کے سبب اونٹ کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اس نے عرض کی: کیا جنت میں انگور ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔" عرض کی: انگور کا خوشہ کتنا بڑا ہو گا؟ ارشاد فرمایا: اتنا بڑا جتنا کالا کوا مسلسل ایک ماہ میں سفر طے کرے۔ اعرابی نے عرض کی: انگور کا دانہ کتنا بڑا ہو گا؟ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں سے کسی بڑی بکری کو کبھی ذبح کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ارشاد فرمایا: بکری ذبح کرنے کے

---

[1] ... مسند بزار، مسند ثوبان، ۱۰/ ۱۲۳، حدیث: ۴۱۸۷

بعد اس کی کھال اتار کر تمہاری والدہ کو دے کر کہا ہو کہ اس کی دباغت کر کے ہمارے لئے ایک ڈول بنادو جس سے ہم اپنے مویشیوں کو سیراب کیا کریں؟ اعرابی نے عرض کی: جی ہاں! تب تو وہ ایک دانہ مجھے اور میرے گھر والوں کو سیر کر دے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں اور تیرے خاندان والوں کو بھی۔[1]

﴿1893﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جنت پیش کی گئی، میں آگے بڑھا تاکہ اس میں سے ایک خوشہ لے کر تمہیں دکھاؤں، پس میرے اور اس کے درمیان کچھ حائل کر دیا گیا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اس کی کوئی مثال بیان کر دیجئے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک دانہ اس بڑے ڈول کی مثل ہے جتنا تیری ماں نے کبھی نہیں بنایا ہو گا۔[2]

﴿1894﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ملک شام میں تھے کہ آپ کے سامنے لوگوں نے جنت کا تذکرہ شروع کر دیا، آپ نے فرمایا: بلاشبہ جنتی انگوروں کے خوشوں میں سے ایک خوشہ یہاں سے مقام صنعاء تک کے فاصلے جتنا ہو گا۔

جنتی پھل کی لمبائی:

﴿1895﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جنتی پھل کی لمبائی 12 ہاتھ ہو گی، اس میں گٹھلی بھی نہیں ہو گی۔

جنتی انار:

﴿1896﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جنتی اناروں میں سے ایک انار کے گرد کئی لوگ جمع ہو کر اسے کھائیں گے، اچانک کسی اور چیز کا ذکر چھڑے گا، کوئی اور اسے طلب کرنا چاہتا ہو گا تو وہ جس جگہ بیٹھا کھا رہا ہو گا وہ وہیں اس کے ہاتھ میں پہنچا دی جائے گی۔

﴿1897﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... مسند احمد، مسند الشامیین، ٦/ ٢٠١، حدیث: ١٧٦٥٩

2 ... مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ١/ ٤٨٤، حدیث: ١١٤٢

ارشاد فرمایا: میں نے جنت دیکھی تو (دیکھا کہ) جنتی انار پالان لگے اونٹ کی طرح (لمبے چوڑے) تھے۔[1]

﴿1898﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما انار کا ایک ایک دانہ تناول فرماتے، ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ دنیا میں کوئی بھی انار کا درخت ایسا نہیں جسے باردار (پھل کے قابل) کرنے کے لئے اس میں جنتی اناروں کا دانہ نہ ڈالا جاتا ہو، میں اس لئے ایسا کرتا ہوں کہ شاید یہ وہی دانہ ہو۔[2]

﴿1899﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”تمہارے اناروں کا کوئی درخت ایسا نہیں جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لئے جنتی اناروں کا دانہ نہ ڈالا گیا ہو“۔[3]

﴿1900-01﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو جنت سے زمین پر اتارا تو بطورِ توشہ انہیں جنتی پھل عطا فرمائے اور انہیں ہر چیز کا ہنر سکھایا، پس تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں سے ہی ہیں مگر یہ کہ یہ پھل خراب ہو جاتے ہیں جبکہ جنتی پھل خراب نہیں ہوں گے۔[4]

باب نمبر 158: مسلمان کو کھلانے، پلانے اور پہنانے کی فضیلت

﴿1902﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو بروزِ قیامت اللہ کریم اسے جنتی پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو کچھ پلائے گا تو قیامت کے دن ربِّ کریم اسے مہر لگی شرابِ طہور سے سیراب فرمائے گا اور جو مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑے پہنائے گا تو اللہ پاک اسے جنت میں سبز جنتی لباس پہنائے گا۔[5]

قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب کام عبادت ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۰۔ غنیۃ المتملی، ص۴۹۵)

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم ۲۳۳۳، زید بن حارثۃ، ۱۹/ ۳۷۲، حدیث: ۴۵۰۴، کمثل بدلہ کجلد

2 ... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۶۳، حدیث: ۱۰۶۱۱

3 ... مسند الفردوس، ۴/ ۴۱، حدیث: ۶۱۲۹

4 ... مسند بزار، مسند ابی موسی اشعری، ۸/ ۴۵، حدیث: ۳۰۲۹

5 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۱۸، ۴/ ۲۰۴، حدیث: ۲۴۵۷

باب نمبر159:

جنتیوں کا کھانا

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌۙ(۴۱) فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَۙ(۴۲) (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۴۱، ۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے میوے اور ان کی عزت ہوگی۔

﴿2﴾...

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ(۲۲) (پ۲۷، الطور: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں۔

﴿3﴾...

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَۙ(۲۰) وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَؕ(۲۱) (پ۲۷، الواقعۃ: ۲۰، ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔

﴿4﴾...

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا(۶۲) (پ۱۶، مریم: ۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح وشام۔

خوشبودار پسینہ:

﴿1903﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کتابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو القاسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ جنتی کھائیں گے اور پئیں گے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ہر جنتی شخص کو کھانے پینے، جماع اور شہوت میں اس کی قوم کے 100 مردوں کے برابر طاقت دی جائے گی۔ اس نے عرض کی: جو کھاتا پیتا ہے تو اسے حاجت بھی ہوتی ہے۔ ارشاد فرمایا: ان کی حاجت پسینے سے پوری ہوگی جو کھال سے نکلے گا، اس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی، اس سے ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے۔[1]

[1] ... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۷/ ۷۶، حدیث: ۱۹۲۸۹

﴿1904﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک جنتی مرد کو 100 آدمیوں کے برابر شہوت اور کھانے کی طاقت دی جائے گی، جب وہ کھا چکے گا تو اسے شرابِ طہور پلائی جائے گی، اس کی کھال سے مشک کی طرح کا خوشبودار پسینہ نکلے گا پھر اس کی خواہش دوبارہ لوٹ آئے گی۔

﴿1905﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ تو پاخانہ کریں گے، نہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک سنکیں گے، ان کا کھانا ڈکار اور پسینے سے ہضم ہو گا جو مشک کی طرح ہو گا، پھر ان کی یہ خواہش دوبارہ لوٹ آئے گی۔[1]

10 ہزار خادم:

﴿1906﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بلاشبہ تمام جنتیوں میں سے ادنیٰ ترین درجے کے جنتی کی خدمت میں 10 ہزار خادم کھڑے ہوں گے، ہر ایک کے پاس دو پیالے ہوں گے، ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا، ہر پیالے میں ایسا کھانا ہو گا کہ اس کی مثل دوسرے میں نہ ہو گا، آخری پیالے میں سے بھی اسی طرح (ذوق وشوق) کے ساتھ کھائے گا جس طرح پہلے میں سے کھائے گا اور آخری میں بھی ویسی ہی خوشبو ولذت پائے گا جیسی پہلے میں پائی ہو گی، پھر یہ سب کچھ خوشبودار ڈکار سے ہضم ہو جائے گا۔ جنتی نہ تو بول وبراز کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے۔ جنتی آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔[2]

جنتی کی خواہش اور اس کی تکمیل:

﴿1907﴾... سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں کسی پرندے کو دیکھ کر ابھی اس کی خواہش ہی کرو گے کہ وہ بھنا ہوا تمہارے سامنے آجائے گا۔[3]

﴿1908﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ جنت میں جنتی شخص کو کسی جنتی پرندے کے

---

1 ... مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب فی صفات الجنة واھلھا... الخ، ص ۱۱۶۵، حدیث: ۷۱۵۴، دون قولہ ثم تعود شھوتہ

2 ... معجم اوسط، ۵/ ۳۸۰، حدیث: ۷۶۷۴

3 ... مسند بزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/ ۴۰۱، حدیث: ۲۰۳۲

کھانے کی خواہش ہوگی تو وہ بھنا ہوا اس کے سامنے آجائے گا۔

﴾1909﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جنت میں پرندہ کھانے کی خواہش کرے گا تو اس کے دستر خوان پر بختی اونٹ کی مثل پرندہ اس طرح پیش ہوگا کہ نہ تو اسے دھواں پہنچا ہوگا اور نہ ہی آگ نے اسے چھوا ہوگا۔ وہ اس میں سے کھائے گا حتّٰی کہ سیر ہو جائے گا، پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔[1]

﴾1910﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا (۶۲) (پ۱۶، مریم: ۶۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح وشام۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا میں جس وقت کی مقدار (کے وقفے) سے کھانا پیش کیا جاتا تھا آخرت میں بھی جنتیوں کو اسی وقت کی مقدار سے پیش کیا جائے گا۔

﴾1911﴿... حضرت سیِّدُنا امام ضحاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مذکورہ آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جنتیوں کو جنت میں دن رات کی مقدار کے اعتبار سے کھانا پیش کیا جائے گا۔

جنت میں رات اور دن کی پہچان:

﴾1912﴿... حضرت سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا زہیر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا (۶۲) (پ۱۶، مریم: ۶۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح وشام۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: جنت میں نہ تو رات ہے اور نہ ہی سورج و چاند، جنتی ہمیشہ نور میں رہیں گے، ان کے لئے رات اور دن کی مقدار ہوگی، رات کی پہچان انہیں پردے لٹکائے جانے اور دروازے بند کئے جانے سے ہوگی جبکہ دن کی معرفت پردے ہٹائے جانے اور دروازے کھولے جانے سے ہوگی۔

﴾1913﴿... حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنت میں رات ہوگی؟ کیونکہ

---

[1] ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/ ۳۴۶، حدیث: ۱۲۳

قرآنِ مجید میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿٦٢﴾ (پ١٦، مریم: ٦٢) ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام۔

تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہاں رات نہیں ہو گی، وہاں نور اور روشنی ہی ہو گی، اس میں صبح کو شام پر اور شام کو صبح پر لوٹایا جائے گا۔ دنیا میں جن اوقات میں وہ نماز پڑھا کرتے تھے ان میں ان کے پاس بارگاہِ الٰہی سے تحائف آئیں گے اور فرشتے انہیں سلام کریں گے۔[1]

﴿1914﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جنتیوں کو کھانا اور مشروب پیش کیا جائے گا، جب وہ کھا چکیں گے تو انہیں شرابِ طہور پلائی جائے گی، اسے پینے سے ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے اور ان کے جسم سے پسینہ نکلے گا جو مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گا، پھر آپ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ (پ٢٩، الدھر: ٢١) ترجمۂ کنزالایمان: ستھری شراب۔

باب نمبر 160:

جنت میں مچھلی کی کلیجی:

﴿1915﴾... حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: جس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدلا جائے گا تو تمام لوگ کہاں ہوں گے؟ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پُل صراط کے پاس اندھیرے میں ہوں گے۔ اس نے عرض کی: سب سے پہلے پُل صراط کون عبور کرے گا؟ ارشاد فرمایا: فقرا مہاجرین۔ اس نے پھر عرض کی: جنت میں داخلے کے بعد انہیں سب سے پہلے کیا تحفہ ملے گا؟ ارشاد فرمایا: مچھلی کی کلیجی کے ٹکڑے۔ اس نے عرض کی: اس کے بعد ان کی غذا کیا ہو گی؟ ارشاد فرمایا: پھر ان کے لئے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت میں چرتا رہتا ہے۔ اس نے پھر عرض کی: اس پر وہ پئیں گے کیا؟ تو دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ سَلْسَبِیْل نامی چشمے سے پئیں گے۔ جوابات سن کر اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔[2]

---

1 ... تفسیر قرطبی، پ١٦، مریم، تحت الآیۃ: ٦٢، الجزء الحادی عشر، ٦/ ٤٣

2 ... مسلم، کتاب الحیض، باب بیان صفۃ منی الرجل... الخ، ص١٤٢، حدیث: ٧١٦

﴿1916﴾... حضرت سیِّدُنا طارق بن شہاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ہمیں بتائیے کہ جنت میں داخلے کے بعد جنتی سب سے پہلی کیا کھائیں گے؟ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی سب سے پہلی غذا جو کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی ہو گی۔[1]

﴿1917﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں داخلے کے بعد اللہ پاک جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا: ہر مہمان کے لئے جانور ذبح کیا جاتا ہے، میں تمہارے لئے مچھلی اور بیل ذبح کروں گا۔ چنانچہ جنتیوں کے لئے مچھلی اور بیل ذبح کئے جائیں گے۔

باب نمبر161:

جنت کی نہریں اور چشمے

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ (پ۷، المآئدۃ: ۱۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

﴿2﴾...

فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ (پ۲۶، محمد: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا۔

﴿3﴾...

عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا ﴿۱۸﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں۔

﴿4﴾...

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے

---

[1] ... معجم کبیر، ۸/ ۳۲۲، حدیث: ۸۲۰۸

مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ (پ۲۹، الدھر: ۵، ۶)

جس کی مِلَونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا؟ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

﴿5﴾...

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ (پ۳۰، المطففین: ۲۷، ۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی مِلَونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مُقرَّبان بارگاہ پیتے ہیں۔

﴿1918﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد نے فرمایا: جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے بہتی ہیں۔[1]

﴿1919﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کی نہریں عدن کی جنتوں سے پھوٹ کر ایک بڑے گڑھے میں جمع ہوتی ہیں اور پھر وہاں سے نہریں بن کر منتشر ہوتی ہیں۔[2]

جنتی نہروں کی مٹی کیسی ہوگی؟

﴿1920﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شاید تم گمان کرتے ہو کہ جنت کی نہریں زمین میں کھدی ہوں گی، نہیں! خدا کی قسم! وہ نہریں زمین کے اوپر بہتی ہوں گی اور اس کے دونوں کنارے موتی کے ہوں گے اور اس کی مٹی مشکِ اَذفر ہو گی۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَذفر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اَذفر وہ مشک ہے جس کے ساتھ کوئی ملاوٹ نہیں ہو گی۔[3]

﴿1921﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے دونوں کنارے موتی، زمرد

---

1 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی اشجار الجنة، ص ۱۸۳، حدیث: ۲۶۶

2 ... سنن دارمی، کتاب الرقاق، باب فی جنات الفردوس، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۲۸۲۲

3 ... حلیة الاولیاء، ذکر طوائف من النساک والعباد، سعید بن ایاس الجریری، ۶/ ۲۲۲، حدیث: ۸۳۷۲

اور یاقوت کے ہیں، اللہ کریم نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے پہلے اس نہر کو نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ خاص فرمادیا۔

جنت کی چار نہریں:

﴿1922﴾... سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے: سَیْحَان، جَیْحَان، نِیْل اور فُرَات یہ سب جنت کی نہریں ہیں۔

چار جنتی پہاڑ:

﴿1923﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن عَوْف رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار نہریں جنت کی نہروں میں سے ہیں نیل، فرات، سیحان اور جیجان اور چار پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہیں اُحد، طور، لبنان اور وَرِقان۔[1]

﴿1924﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن حَیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بے شک جنت میں پانی کا سمندر، شہد کا سمندر، دودھ کا سمندر اور شراب کا سمندر ہے پھر جنت کی نہریں ان سمندروں سے پھوٹتی ہیں۔[2]

﴿1925﴾... سیِّدُنا کعب اَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دریائے نِیل جنت میں شہد کی نہر ہوگا، دریائے دِجلہ جنت میں دودھ کی نہر ہوگا، دریائے فرات جنت میں شراب کی نہر ہوگا اور دریائے سَیحان جنت میں پانی کی نہر ہوگا۔

﴿1926﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَطحان جنت کے حوضوں میں سے ایک حوض ہوگا۔[3]

گنبد والی نہر:

﴿1927﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بَیدَخ ہے، اس پر یاقوت کے گنبد ہیں جس کے نیچے حوریں ہیں، جنتی کہیں گے: چلو ہم بیدخ کی طرف چلیں، جب وہ وہاں

---

1 ... معجم کبیر، ١٧/ ١٨، حدیث: ١٩، دون ذکر ورقان

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ انھار الجنۃ، ٤/ ٢٥٧، حدیث: ٢٥٨٠

3 ... مسند البزار، مسند عائشۃ ام المؤمنین، ١٨/ ١٣٥، حدیث: ٩٥

پہنچیں گے تو بغور ان حوروں کو دیکھیں گے، ان میں سے کوئی مرد کسی حور کو پسند کرے گا اور اس کی کلائی پکڑے گا تو وہ اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری حور آجائے گی۔[1]

ایک عورت کا سچا خواب:

﴿1928﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوئی تو وہاں ایک آواز سنی جس سے جنت جھوم اٹھی، اچانک مجھے فلاں فلاں لوگ نظر آئے۔ اس عورت نے بارہ افراد کا نام لیا، اس سے پہلے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک لشکر جہاد پر روانہ کیا ہوا تھا۔ اس عورت نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ان افراد کو اس حال میں لایا گیا کہ ان پر خاکی رنگ کا لباس تھا اور ان کی رگوں سے خون جاری تھا، حکم ہوا کہ انہیں بیدخ نہر کی طرف لے جاؤ چنانچہ انہیں لے جایا گیا تو انہوں نے اس نہر میں غوطہ لگایا اور جب باہر نکلے تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح تھے، پھر سونے کی کرسیاں لائی گئیں اور انہیں ان پر بٹھایا گیا، پھر ان کے سامنے سونے کا تھال لایا گیا جس میں تر کھجوریں تھیں، وہ تھال جس کے سامنے بھی گیا اس نے تھال میں سے اپنی پسند کا پھل کھایا۔ اس لشکر میں سے ایک خبر دینے والا آیا اور بتایا کہ ہمارے ساتھ یوں یوں ہوا اور فلاں فلاں مجاہد شہید ہوگئے۔ اس نے بھی بارہ افراد کا نام لیا۔ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو بلاؤ۔ وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: اپنا خواب اس شخص کے سامنے بیان کرو۔ خواب سن کر اس شخص نے عرض کی: معاملہ بالکل اسی طرح ہوا ہے جیسا اس عورت نے حضور سے بیان کیا تھا۔[2]

﴿1929﴾... حضرت سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بیشک جنت میں ایک نہر ہے جو کنواری لڑکیاں اُگائے گی۔[3]

باعمل حافظِ قرآن کا محل:

﴿1930﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے: جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ریان ہے اس

---

1. ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ٦/ ٣٣٤، حدیث: ٦٩
2. ... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ٤/ ٥١١، حدیث: ١٣٦٩٩
3. ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ٦/ ٣٣٦، حدیث: ٧٩ عن ابی المعتمر

پر مرجان کا بنا ایک شہر ہے جس کے سونے، چاندی کے ستّر ہزار دروازے ہیں، یہ حافظِ قرآن کے لیے ہے۔[1]

﴿1931﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم کے فرمان:

عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ﴿۱۸﴾ (پ۲۹، الدھر:۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: سلسبیل سے مراد یہ ہے کہ اس کا خوشگوار پانی حلق سے انتہائی آسانی سے اترے گا۔

﴿1932﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تسنیم جنت کا ایک چشمہ ہے جس میں جنتی شراب کی آمیزش ہوگی۔

﴿1933﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے فرمان:

فِيهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۵۰) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں دو چشمے بہتے ہیں۔

کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں ان دو چشموں سے بہتر ہیں جن کو ''نَضَّاخَتٰنِ (یعنی چھلکتے ہوئے)'' فرمایا ہے۔

﴿1934﴾... حضرت سیِّدُنا امام ابن عساکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم کے فرمان:

فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۶۶) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے۔

کے بارے میں ذکر فرمایا: ان دونوں چشموں سے پانی چھلکتا ہے۔

﴿1935﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: جیسا کہ دنیا والوں کے گھروں پر بارش کا چھڑکاؤ ہوتا ہے اسی طرح اہلِ جنت کے گھروں پر ان دو چشموں سے مشک اور عنبر کا چھڑکاؤ ہوگا۔[2]

﴿1936﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: وہ دونوں چشمے مختلف قسم کے پھل نچھاور کریں گے۔[3]

﴿1937﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کے فرمان:

يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿۶﴾ (پ۲۹، الدھر:۶) ترجمۂ کنزالایمان: اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۶۷۳۵، محمد بن عثمان بن خراش الاذرعی، ۵۴/ ۱۹۹، حدیث: ۱۱۴۴۸

2 ... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۲۷، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ: ۶۶، ۱۰/ ۳۳۲۸، حدیث: ۱۸۷۵۷

3 ... الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص۵۳۷، حدیث: ۱۵۳۵

کی تفسیر میں فرمایا: اہلِ جنت کے پاس سونے کی چھڑیاں ہوں گی وہ ان کے ذریعے چشمے بہائیں گے۔

﴿1938﴾... حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں چار چشمے ہیں، دو چشمے عرش کے نیچے سے جاری ہیں، ان میں سے ایک کا ذکر اللہ پاک نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے:

يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾ (پ۲۹، الدھر: ۶)	ترجمۂ کنز الایمان: اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

اور دوسرا زَنْجَبِیْل ہے اور دو چھلکتے چشمے عرش کے اوپر سے جاری ہیں ان میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے سلسبیل اور دوسرے کو تسنیم فرمایا ہے۔[1]

باب نمبر 162:

جنتیوں کی شراب کا بیان

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ (پ۲۳، ص: ۵۱)	ترجمۂ کنز الایمان: ان میں تکیہ لگائے ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں۔

﴿2﴾...

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ (پ۲۹، الدھر: ۲۱)	ترجمۂ کنز الایمان: اور انھیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔

﴿3﴾...

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ (پ۲۷، الطور: ۲۳)	ترجمۂ کنز الایمان: ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری۔

[1] ... التذکرۃ للقرطبی، باب نبذ من اقوال العلماء... الخ، ص ۴۸۴

﴿4﴾...

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۟ۚ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ۟

(پ۲۹، الدھر: ۵، ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی مِلَونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

﴿5﴾...

وَ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ۟ۚ

(پ۲۹، الدھر: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی مِلَونی ادرک ہوگی۔

﴿6﴾...

وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ۟ؕ (پ۳۰، النبأ: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور چھلکتا جام۔

﴿7﴾...

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۟ۙ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ یَنْظُرُوْنَ ۟ۙ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۟ۚ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۟ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۟ؕ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۟ۙ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۟ؕ

(پ۳۰، المطففین: ۲۲تا۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے ستھری (خالص وپاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی مِلَونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مُقرّبان بارگاہ پیتے ہیں۔

جنتی شراب کے اوصاف:

﴿1939﴾... سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ کریم کے فرمان: ”وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۟ۙ (پ۲۷، الواقعۃ: ۱۸)“ کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد آنکھوں کے سامنے بہتی شراب ہے، نیز ”لَا فِیْهَا غَوْلٌ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۴۷)“ کا معنی بیان فرمایا

کہ اس شراب کو پینے سے سر درد نہ ہوگا اور ”وَ لَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۴۷)“ کا معنی یہ بیان کیا کہ اس کے پینے سے عقل زائل نہ ہوگی اور ”وَّ كَاْسًا دِهَاقًا (پ۳۰، النبأ:۳۴)“ میں مذکور لفظ ”دِهَاقً“ کے متعلق فرمایا کہ لبالب بھرا ہوا جام، اور اللہ تعالٰی کے فرمان: ”رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ (پ۳۰، المطففین:۲۵)“ کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد شراب ہے جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔

﴿1940﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ تعالٰی کے فرمان: ”وَّ كَاْسًا دِهَاقًا (پ۳۰، النبأ:۳۴)“ کا معنی یہ بیان کیا ہے وہ پے درپے دیئے جانے والے جام ہوں گے جو کہ لبالب بھرے ہوں گے۔

﴿1941﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس فرمانِ باری تعالٰی: ”خِتٰمُهٗ مِسْكٌ (پ۳۰، المطففین:۲۶)“ کی تفسیر میں فرمایا: مطلب یہ ہے کہ اس شراب میں مشک کی آمیزش ہوگی، یہ مراد نہیں کسی مہر سے بند ہوگی۔

﴿1942﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ”رَّحِیْقٍ“ بمعنی شراب ہے اور ”مَّخْتُوْمٍ“ کا معنی یہ ہے کہ وہ شراب جنت میں پئیں گے تو آخر میں انہیں مشک کا ذائقہ محسوس ہوگا۔

﴿1943﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم کے فرمان: ”خِتٰمُهٗ مِسْكٌ (پ۳۰، المطففین:۲۶)“ کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس جنتی شراب کی خوشبو مشک ہوگی۔

﴿1944﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے فرمان: خِتٰمُهٗ مِسْكٌ (پ۳۰، المطففین:۲۶) کی تفسیر میں فرمایا: وہ چاندی کی مثل سفید شراب ہوگی، جنتی اس پر اپنے پینے کا اختتام کریں گے اور اگر دنیا میں سے کوئی آدمی اس شراب میں اپنا ہاتھ ڈال کر نکال لے تو ہر جاندار کو اس کی خوشبو پہنچے گی۔

﴿1945﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: تسنیم جنتیوں کی اعلیٰ ترین شراب ہے جو مقربین بارگاہ کے لیے خالص ہوگی جبکہ دہنی جانب والوں کو اس کی آمیزش کرکے دی جائے گی اور مقربین خالص شرابِ تسنیم پئیں گے۔

﴿1946﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اللہ تعالٰی کے فرمان: قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا (پ۲۹، الدھر:۱۶) کا معنیٰ بیان کرتے ہیں کہ وہ شراب جنتیوں کے پاس ان کے حساب سے آئے گی، وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں بچائیں گے اور اسے پی لینے کے بعد مزید کسی چیز کی خواہش نہیں کریں گے۔

﴿1947﴾... حضرت ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: کوئی جنتی، جنتی شراب کی خواہش کرے گا تو پیالہ خود آئے گا اور اس کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا وہ شراب پیئے گا پھر وہ پیالہ دوبارہ اپنی جگہ چلا جائے گا۔

باب نمبر 163: جنتی شراب کسے ملے گی اور کسے نہیں؟

﴿1948﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے: جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلائے گا تو اللہ تعالٰی بروزِ قیامت اسے مہر لگی شراب سے سیراب کرے گا۔[1]

﴿1949-50﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی وہ آخرت میں اس (یعنی جنتی شراب) سے محروم رہے گا۔[2]

شرابی کے متعلق اللہ کی قسم:

﴿1951﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے ربّ نے اپنی عزت کی قسم اٹھائی کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اس کی جگہ اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا، خواہ (بعد میں) اس کو عذاب دیا جائے یا بخش دیا جائے اور میرا جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے شراب کو ترک کردے گا میں اسے حَظِیْرَۃُ الْقُدُس سے پلاؤں گا۔

﴿1952﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قدرت کے باوجود شراب چھوڑ دے گا میں ضرور اسے حَظِیْرَۃُ الْقُدُس سے پلاؤں گا۔[3]

﴿1953﴾... سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ کریم آخرت میں اسے شراب پلائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ دنیا میں اسے ترک کردے اور جس کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ پاک آخرت میں اسے ریشم پہنائے تو اسے چاہیے کہ دنیا میں ریشم چھوڑ دے۔[4]

---

1 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۲۹، حدیث: ۱۱۱۰۱

2 ... بخاری، کتاب الاشربة، باب وقول اللہ: انما الخمر والمیسر والانصاب... الخ، ۳/ ۵۷۹، حدیث: ۵۵۷۵

3 ... کشف الاستار، کتاب الاشربة، باب ثواب من ترک شرب الخمر مع القدرة علیه، ۳/ ۳۵۹، حدیث: ۲۹۳۹

4 ... معجم اوسط، ۶/ ۳۱۲، حدیث: ۸۸۷۹

باب نمبر 164:

جنتیوں کے لباس کا بیان

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ لِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ (پ۱۷، الحج: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہاں اُن کی پوشاک ریشم ہے۔

﴿2﴾...

وَ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ (پ۱۵، الکھف: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سبز کپڑے کریب (ریشم کے باریک) اور قنادیز (موٹے) کے پہنیں گے۔

﴿3﴾...

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ٞ (پ۲۹، الدھر: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے۔

جنتی پھل سے جنتی لباس:

﴿1954﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ہمیں جنتیوں کے لباس کے متعلق خبر دے دیجئے کہ وہ تیار پیدا ہوگا یا دھاگے سے بُنا جائے گا؟ یہ سن کر بعض لوگ ہنس پڑے تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ اس بات نے کہ ایک ناواقف شخص نے عالم سے سوال کیا ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: بلکہ دو بار جنت کے پھل شق ہوا کریں گے ان میں سے جنتی ملبوسات نکلیں گے۔[1]

﴿1955﴾... حضرت سیِّدُنا مرثد بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے، جس سے سُندُس نکلتا ہے جو کہ جنتیوں کا لباس ہوگا۔[2]

﴿1956﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: مومنین کا گھر خول دار موتی کا ہوگا، جس میں چالیس

---

1 ... مسند ابی داود طیالسی، الافراد عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص، الجزء التاسع، ص ۳۰۰، حدیث: ۲۲۷۷

2 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی لباس اھل الجنۃ، ص ۱۹۵، حدیث: ۲۹۶

کمرے ہوں گے، اس کے درمیان حلّے اُگانے والا ایک درخت ہو گا، جنتی اس کے پاس آئے گا اور موتی زَبرجَد اور مرجان جڑے 70 حلے صرف دو انگلیوں میں پکڑ لے گا۔[1]

سیّدُنا سعد بن مُعاذ کے جنتی رومال:

﴿1957﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سندس (یعنی ریشم) کا ایک جبّہ بطور تحفہ پیش کیا گیا جبکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ریشم پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں کو وہ جبہ بہت زیادہ پسند آنے لگا تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! سعد بن معاذ کے جنت میں جو رومال ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔[2]

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا منع ہے:

﴿1958﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: حَریر اور دِیباج کا لباس مت پہنو اور نہ ہی سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ان کے پیالوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان (یعنی کفار) کے لیے ہیں اور آخرت میں ہمارے لیے ہیں۔[3]

﴿1959﴾... حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہ پہن پائے گا۔[4]

﴿1960﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا، جو دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں نہ پی سکے گا اور جو دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ پیئے گا وہ آخرت میں ان برتنوں میں کچھ نہ پی سکے گا، پھر

---

1 ... الزھد لابن المبارک ما رواہ نعیم بن حماد، فی صفۃ الجنۃ وما اعد اللہ... الخ، ص ٧٤، حدیث: ٢٦٢

2 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل سعد بن معاذ، ص ١٠٢٩، حدیث: ٦٣٥١

3 ... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل فی اناء مفضض، ٣/ ٥٣٥، حدیث: ٥٤٢٦

4 ... بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر وافتراشہ... الخ، ٤/ ٥٩، حدیث: ٥٨٣٤

ارشاد فرمایا: جنتیوں کا لباس، جنتیوں کا مشروب اور جنتیوں کے برتن ہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث پاک کے ظاہر کے مطابق یہ اشیاء استعمال کرنے والا اگر ان سے توبہ کئے بغیر مر جائے اور جنت میں بھی چلا جائے تب بھی یہ اشیاء جنت میں اس پر حرام ہوں گی کیونکہ اس نے ان اشیاء کو استعمال کرنے میں جلدی کی جن کا استعمال اللہ پاک نے جنت میں کرنا مؤخر رکھا اور اس نے ان کاموں کا ارتکاب کیا ہے جو دنیا میں اس پر حرام تھے۔

﴿1961﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اُسے نہیں پہن سکے گا، اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے دیگر جنتی لوگ ریشم پہنیں گے مگر یہ نہ پہن سکے گا۔[2]

مذکورہ احادیث کی وضاحت:

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس باب میں اگرچہ تمام ہی احادیث مرفوعہ ہیں لیکن یہ اس بارے میں صریح نص ہے کہ دنیا میں ریشم استعمال کرکے بلا توبہ مرنے والا شخص جنت میں ریشم نہیں پہن پائے گا، اگرچہ یہ آخری جملہ راوی کا اپنا ہو، تب بھی ہمارا موقف ثابت ہے کہ راوی حدیث پاک کو زیادہ جانتا ہے اور اس کے حال سے زیادہ واقف ہے اور اس طرح کی بات راوی اپنی جانب سے بیان نہیں کرتا۔

ایک قول یہ ہے کہ حدیث مذکور اس تاویل پر محمول ہے کہ جہنم میں عذاب دیئے جانے کے وقت وہ شخص ان اشیاء سے محروم ہو گا، پس جب شفاعت اور رحمت عام کے سبب اس کو جہنم سے نکال کر داخلِ جنت کر دیا جائے گا تو مذکورہ اشیاء میں سے نہ تو شراب اس پر حرام ہو گی اور نہ ریشمی لباس وغیرہ کیونکہ جنت میں موجود شخص کا ان نعمتوں سے محروم کیا جانا ایک طرح کی سزا اور مواخذہ ہے، جبکہ جنت سزا کا گھر نہیں اور نہ اس میں کسی سے کسی طور پر کوئی مواخذہ ہو گا۔

سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ قول ضعیف ہے، سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ والی حدیث اس

1 ... سنن الکبری للنسائی، کتاب الاشربۃ المحظورۃ، باب النھی عن الشراب فی آنیۃ الذھب ... الخ، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۶۸۶۹

2 ... سنن الکبری للنسائی، کتاب الزینۃ، باب لبس الحریر، ۵/ ۴۷۰، حدیث: ۹۶۰۷

کی تردید کر رہی ہے، ان حضرات کے قول کا جواب یہ ہے کہ اس سے جنت کا عُقُوبت اور مُواخذہ کا گھر بننا لازم نہیں آتا کیونکہ یہ شخص ان نعمتوں کی خواہش اسی طرح کرے گا جیسا کہ ادنیٰ مرتبہ والا جنتی اپنے سے اعلیٰ وارفع مرتبہ والے جنتی کے مقام کو دیکھ کر اس کی تمنا کرے گا اور یہ معاملہ اس شخص کے حق میں سزا نہیں ہو گا۔

درخت ایک پھل مختلف:

﴿1962﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مدنی آقا، نور والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی جنت میں داخل ہو گا، اس کو طوبیٰ کے پاس لے جایا جائے گا، پھر اس کے لیے اس طوبیٰ نامی درخت کے شگوفے کھولے جائیں گے، وہ جس شگوفے کو چاہے گا تھام لے گا اگر سفید چاہے گا تو سفید، سرخ چاہے گا تو سرخ اور سبز چاہے گا تو سبز اور سیاہ چاہے گا تو سیاہ، وہ نعمان کی سرخ کلی کی مثل ہوں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ نرم و نازک اور حسین۔[1]

﴿1963﴾... حضرت سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر جنتیوں کا کوئی لباس آج دنیا میں کوئی پہن لے تو اس لباس کو دیکھنے والا بے ہوش ہو جائے اور لوگوں کی آنکھیں اس کی چمک دمک کو برداشت نہ کر سکیں۔

﴿1964﴾... حضرت سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے: جنتی شخص حلّہ پہنے گا تو وہ حلہ ایک ساعت میں 70 رنگ بدلے گا۔

﴿1965﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی داخلِ جنت ہو گا وہ نعمتوں میں رہے گا، نہ تو اسے تکلیف ہو گی نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی فنا ہو گی۔[2] واللہ اعلم

باب نمبر 165:

﴿1966﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مردے کو کفن پہنائے گا اللہ کریم جنت میں اسے موٹے اور باریک ریشم کا لباس پہنائے گا۔[3]

1 ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/ ۳۵۰، حدیث: ۱۴۶

2 ... مسلم، کتاب الجنۃ... الخ، باب فی دوام نعیم اھل الجنۃ... الخ، ص ۱۱۶۶، حدیث: ۷۱۵۶

3 ... مستدرک حاکم، کتاب الجنائز، فضیلۃ تغسیل المیت... الخ، ۱/ ۶۷۷، حدیث: ۱۳۴۷

﴿1967﴾... حضرت سیِّدُنامُعاذ بن انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو قدرت رکھنے کے باوجود اللہ پاک کے لیے عاجزی کرتے ہوئے (عمدہ لباس) پہننا چھوڑ دے، اللہ کریم بروزِ قیامت سب مخلوق کے سامنے اسے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ ایمان کے حلّوں میں سے جس حلّے کو چاہے پہن لے۔[1]

﴿1968﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے گا اللہ کریم اسے جنتی حلّوں میں سے دو ایسے حلّے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[2]

باب نمبر 166:

جنتیوں کے زیورات

فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ (۳۳) (پ۲۲، فاطر: ۳۳)	ترجمۂ کنزالایمان: ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے۔

﴿2﴾...

وَ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ (پ۲۹، الدھر:)	ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے۔

حضرت سیِّدُنا علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مفسرین کرام فرماتے ہیں: ہر جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے، ایک کنگن سونے کا، دوسرا چاندی کا اور تیسرا موتی کا، چونکہ دنیا میں بادشاہ کنگن اور تاج پہنتے ہیں، اس لیے اللہ کریم نے اہلِ جنت کے لیے یہ چیزیں بنائیں کیونکہ جنتی تو بادشاہ ہوں گے۔

﴿1969﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، نور والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا	ترجمۂ کنزالایمان: بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ان

[1] ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب: ۳۹، ۴/ ۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۹

[2] ... معجم الاوسط، ۶/ ۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲

مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ﴿۳۳﴾ (پ۲۲،فاطر:۳۳)

میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے۔

پھر فرمایا: بے شک جنتیوں پر تاج ہو گا، اس تاج میں لگا ادنیٰ موتی ایسا ہو گا جو مشرق و مغرب کے مابین کو روشن کر دے گا۔[1]

تمام دنیا کے زیورات ہیچ ہیں:

﴿1970﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر سب سے کم زیورات والے جنتی کے زیور کو تمام دنیا والوں کے زیورات سے تولا جائے تو آخرت میں جو زیور اس جنتی کو اللہ کریم نے عطا فرمایا ہے یقیناً وہ تمام دنیا والوں کے زیورات سے افضل ہو گا۔[2]

﴿1971﴾... حضرت سیِّدُنا کعب اَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہے جو اپنی پیدائش کے دن سے جنتیوں کے لیے زیور بنا رہا ہے اور قیامت قائم ہونے تک بناتا رہے گا، اگر جنتی زیورات میں سے ایک زیور دنیا میں ظاہر کر دیا جائے تو وہ سورج کی روشنی کو ختم کر دے۔

باب نمبر 167: جنتی زیورات کسے ملیں گے

﴿1972﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کے زیورات وہاں تک ہوں گے جہاں تک وہ وضو کرتا ہے۔[3]

﴿1973﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک تابعی سے روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ارشاد فرمایا: جو قدرت کے باوجود سونا پہننا چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اسے حَظِیْرَۃُ الْقُدُس میں سونا پہنائے گا، جو قدرت کے باوجود چاندی نہیں پہنے گا اللہ کریم اسے حَظِیْرَۃُ الْقُدُس میں چاندی پہنائے گا، جو

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء ما لادنی اھل الجنۃ من الکرامۃ، ۴/ ۲۵۴، حدیث: ۲۵۷۱
البعث والنشور، باب ما جاء فی لباس اھل الجنۃ... الخ، ص۱۹۷، حدیث: ۳۰۱

2 ... معجم الاوسط، ۶/ ۳۱۱، حدیث: ۸۸۷۸

3 ... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب تبلغ الحلیۃ حیث یبلغ الوضوء، ص۱۲۳، حدیث: ۵۸۶

قدرت کے باوجود ریشم چھوڑے رکھے گا اللہ پاک اسے حَظِیْرَۃُ الْقُدس میں ریشم پہنائے گا اور جو قدرت کے باوجود شراب نہیں پیئے گا ربّ کریم اسے حظیرۃ القدس میں شراب پلائے گا۔

﴿1974﴾... حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اہلِ خانہ کو زیورات اور ریشم سے منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: اگر تمہیں جنتی زیورات اور جنتی ریشم اچھا لگتا ہے تو دنیا میں یہ دونوں مت پہنو۔[1]

باب نمبر 168:

اہل جنت کے نگینے کس چیز کے ہوں گے؟

﴿1975﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کے اکثر نگینے عقیق کے ہوں گے۔[2]

باب نمبر 169:

جنتیوں کے بچھونے، تکیے، تخت، بالاپوش وغیرہ

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍؕ(۳۴) (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بلند بچھونوں میں۔

﴿2﴾...

فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌۙ(۱۳) وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌۙ(۱۴) وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌۙ(۱۵) وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌؕ(۱۶)

(پ۳۰، الغاشیۃ: ۱۳تا۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اس میں بلند تخت ہیں اور چنے ہوئے کوزے اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں۔

﴿3﴾...

مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍۚ(۷۶) (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر۔

---

1 ... نسائی، کتاب الزینۃ، الکراھیۃ للنساء فی اظھار الحلی والذھب، ص ۸۲۰، حدیث: ۵۱۴۶

2 ... حلیۃ الاولیاء، سالم الخواص، ۸/ ۳۱۰، حدیث: ۱۲۳۱۶

﴿4﴾...

حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿ۚ۷۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

﴿1976﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نبیِ محترم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے فرمان:

وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ ﴿ؕ۳۴﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بلند بچھونوں میں۔

کی تفسیر میں فرمایا: دو بچھونوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔[1]

اور ترمذی شریف کی روایت میں یوں ہے کہ "ان بچھونوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنا زمین و آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔"[2]

حضرت سیِّدُنا امام ترمذی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: ایک اہلِ علم نے اس کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ درجات میں بچھونے اتنے بڑے ہیں جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔[3]

﴿1977﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ ﴿ؕ۳۴﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بلند بچھونوں میں۔

کی تفسیر میں فرمایا: اگر ان کا اوپری حصّہ نیچے کی طرف گرے تو چالیس سال میں بھی نچلے حصے تک نہ پہنچے۔

﴿1978﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے: اگر اس جنّتی بچھونے کے اوپر سے کچھ پھینکا جائے تو اس بچھونے کی تہہ تک پہنچنے میں سو سال لگ جائیں۔[4]

﴿1979﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے فرمان:

بَطَآئِنُہَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ (پ۲۷، الرحمٰن:۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: جن کا استر قنادیز کا۔

کے بارے میں فرمایا: یہ تو تمہیں جنّتی بچھونوں کے اَستر کے بارے میں بتایا گیا ہے تو سوچو ان بچھونوں کا

---

1 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی لباس اھل الجنۃ، ص۲۰۱، حدیث:۳۱۱

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ ثیاب اھل الجنۃ، ۴/ ۲۴۲، حدیث:۲۵۴۹

3 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ ثیاب اھل الجنۃ، ۴/ ۲۴۲، حدیث:۲۵۴۹

4 ... معجم کبیر، ۸/ ۲۴۲، حدیث:۷۹۴۷

ظاہری حصّہ کیسا ہو گا؟[1]

﴿1980﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم کے فرمان:

بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: جن کا استر قنادیز کا۔

کی تفسیر میں فرمایا: جنتی بستروں کا اوپری حصّہ جامد نور کا ہو گا۔

﴿1981﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ کریم کے فرمان:

مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ؕ (پ۱۵، الکھف: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: وہاں تختوں پر تکیہ لگائے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ”اَرِیْکَہ“ اس تخت کو کہتے ہیں جو حجرۂ عروسی میں ہوتا ہے، جب تک تخت دلہن کے کمرے میں نہ ہو اسے اریکہ نہیں کہتے الغرض یہ کہ دلہن کا کمرہ اور تخت جب دونوں جمع ہوں تو اریکہ کہا جاتا ہے۔

﴿1982﴾... سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اللہ پاک کے فرمان: عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ (پ۲۷، الواقعۃ: ۱۵) میں لفظ ”مَّوْضُوْنَةٍ“ کی تفسیر ”مَصْفُوْفَةٍ“ سے کی ہے۔ یعنی جنتی صف در صف لگے تختوں پر ہوں گے۔ نیز آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اللہ کریم کے فرمان: رَفْرَفٍ خُضْرٍ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۶) کی تفسیر نشست گاہوں سے اور اس فرمانِ الٰہی: وَعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۶) کی تفسیر خوبصورت منقش چاندنیوں سے کی ہے اور اللہ تعالٰی کے فرمان: وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ (پ۳۰، الغاشیۃ: ۱۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد قطار سے لگے گاؤ تکیے ہیں۔

﴿1983﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”رَفْرَفٍ“ سے مراد جنت کے باغات ہیں اور ”عَبْقَرِیٍّ“ سے مراد عمدہ قالین ہیں۔

﴿1984﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی خیمہ جوف دار موتی کا بنا ہو گا، آسمان کی طرف اس کی لمبائی ساٹھ میل ہو گی، اس کے ہر گوشہ میں مومن کے لیے بیویاں ہوں گی، جنہیں دوسرا کوئی نہ دیکھ سکے گا اور وہ جنتی ان کے پاس آتا جاتا رہے گا۔[2]

﴿1985﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: جنتی خیمہ خول دار موتی ہے جو کئی فرسخ پر مشتمل

---

1 ... تفسیر الطبری، سورۃ الرحمٰن، تحت الآیۃ: ۵۵، ۱۱/ ۶۰۵، حدیث: ۳۳۱۰۶

2 ... مسلم، کتاب الجنۃ، باب فی صفۃ خیام الجنۃ... الخ، ص۱۱۶۶، حدیث: ۷۱۵۸، ۷۱۶۰

ہے اور اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہیں۔

﴿1986﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی خیمے کھوکھلے موتی ہیں۔[1]

﴿1987﴾... حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جنتی خیمہ ایک موتی ہے، جس میں موتی کے ستر دروازے ہیں۔

﴿1988﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جنتی خیمہ ایک کھوکھلا موتی ہو گا۔

﴿1989﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم کے فرمان: "مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۲﴾" یعنی آمنے سامنے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: وہ یوں آمنے سامنے ہوں گے کہ ایک دوسرے کی پشت کو نہیں دیکھیں گے۔

باب نمبر170:

جنتیوں کی بیویوں کا بیان

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۗ (پ۱، البقرۃ: ۲۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں۔

﴿2﴾...

وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۲۲، ۲۳)	ترجمۂ کنزالایمان: اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی۔

﴿3﴾...

وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۴۸، ۴۹)	ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے پاس ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے۔

[1] ... تفسیر الطبری، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۱/ ۶۱۸، حدیث: ۳۳۲۱۹

﴿4﴾...

اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءًۙ(۳۵) فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًاۙ(۳۶) عُرُبًا اَتْرَابًاۙ(۳۷) (پ۲۷،الواقعۃ:۳۵تا۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو اُنھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں اُنھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں۔

﴿5﴾...

فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌۚ(۷۰) (پ۲۷،الرحمٰن:۷۰)

ترجمۂ کنز الایمان: ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی۔

﴿6﴾...

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِۚ(۷۲) (پ۲۷،الرحمٰن:۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

﴿7﴾...

كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُۚ(۵۸) (پ۲۷،الرحمٰن:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: گویا وہ لعل اور مونگا ہیں۔

﴿8﴾...

فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّۚ(۵۶) (پ۲۷،الرحمٰن:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے۔

﴿9﴾...

وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ(۵۲)

(پ۲۳،ص:۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی۔

﴿10﴾...

وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًاۙ(۳۳) (پ۳۰،النبأ:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی۔

﴿1990﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اللہ کریم کے فرمان:

وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ (پ۱، البقرۃ:۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: وہ بیویاں حیض، بول و براز، رینٹھ نکالنے اور تھوکنے سے پاک ہوں گی۔[1]

﴿1991﴾... مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ جنتی بیوی حیض، بول و براز، رینٹھ، تھوک، بلغم، بچے جننے اور منی سے پاک ہو گی۔

چودھویں رات کے چاند جیسی صورتیں:

﴿1992﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو پہلا گروہ جنت میں جائے گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، یہ لوگ جنت میں نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ نکالیں گے اور نہ پاخانہ کریں گے، ان کے برتن اور کنگیاں سونے اور چاندی کے ہوں گے، ان کے دھونی دان عود کے ہوں گے اور انکا چھڑکاؤ مشک ہو گا، ان میں سے ہر ایک کے لیے دو ایسی بیویاں ہوں گی، جن کے حسن و خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے پار ان کی پنڈلی کا گودا بھی نظر آرہا ہو گا، جنتیوں کے مابین نہ تو کوئی اختلاف ہو گا اور نہ بغض و کینہ، ان سب کے دل یکساں ہوں گے اور وہ صبح و شام اللہ پاک کی پاکی بولیں گے۔[2]

﴿1993﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالم کے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے ستارے کی مثل ہوں گے، ان میں سے ہر شخص کے لیے دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی ستّر جنتی حلّے پہنے ہو گی اور (حُسن کے سبب) ان حلّوں میں سے اس کی پنڈلیوں کا گودا دکھائی دے رہا ہو گا۔[3]

---

1 ... صفة الجنة لابی نعیم، ذکر نکاح اهلها... الخ، ۳/ ۲۰۰، حدیث: ۳۶۳

2 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/ ۳۹۱، حدیث: ۳۲۴۵

3 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة نساء اهل الجنة، ۴/ ۲۴۰، حدیث: ۲۵۴۴

﴿1994﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: بے شک حور عین میں سے کسی عورت کی پنڈلی کا گودا ستّر حلّوں کے پار ہڈیوں اور گوشت کے نیچے سے یوں دکھائی دے رہا ہو گا جیسے کانچ کے سفید پیالے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے۔

﴿1995﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح یا شام کرنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تم میں سے کسی کی کمان برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر کوئی جنتی عورت زمین پر جھانک لے تو زمین و آسمان کے درمیان ہر گوشہ جگمگا اٹھے اور خوشبو سے معمور ہو جائے، جنتی عورت کے سر کا دوپٹا دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے بہتر ہے۔[1]

﴿1996﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالٰی کے فرمان:

كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۵۸) ترجمۂ کنز الایمان: گویا وہ لعل اور مونگا ہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جنتی اس حور کے چہرے اور گالوں کو دیکھے گا جو آئینہ سے زیادہ صاف ہوں گے اور اس حور پر سب سے ادنیٰ موتی وہ ہو گا جس سے مشرق و مغرب کا درمیانی حصّہ روشن ہو جائے، اس کے جسم پر ستّر کپڑے ہوں گے، جنتی کی نظر ان تمام کپڑوں کو عبور کر لے گی حتّٰی کہ وہ کپڑوں کے نیچے اس جنتی حور کی پنڈلی کا گودا دیکھ لے گا۔[2]

مقام بیدج کی حوروں کا سلام:

﴿1997﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں معراج کی شب جنت کے ایک مقام میں داخل ہوا جس کا نام "بَیدَج" تھا، وہاں پر موتیوں، سبز زَبَرجَد اور سرخ یاقوت کے خیمے نصب تھے۔ عرض کی گئی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ پکار کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ خیموں میں مقیم حوریں ہیں، انہوں نے اپنے ربّ سے آپ کو سلام کرنے کی

1 ... بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب الحور العين وصفتهن... الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۲۷۹۶

2 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفة حور العين والولدان والغلمان، ص ۲۱۴، حدیث: ۳۳۹

اجازت مانگی تو اس نے اجازت عطا فرمائی۔ اتنے میں حوریں کہنے لگیں: ہم ہمیشہ راضی رہنے والیاں ہیں، ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی ہلاک نہ ہوں گی۔ پھر نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔[1]

﴿1998﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے منقول چند فرامین باری تعالیٰ کی تفسیر: "قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ" یعنی اپنے شوہروں کے سوا کسی کی طرف نظر نہیں اٹھاتیں۔ "كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾" یعنی گویا حوریں چھپے ہوئے موتی ہیں۔ "لَمْ يَطْمِثْهُنَّ" یعنی ان کی بکارت کو زائل نہیں کیا۔ "عُرُبًا" یعنی اپنے شوہروں کی عاشق ہوں گی۔ "اَتْرَابًا" یعنی اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی اور "كَوَاعِبَ" کا معنی ہے: اٹھتے جوبن والیاں ہوں گی۔

﴿1999﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "اَلْعُرُب" کا معنی ہے اپنے شوہروں سے بہت زیادہ محبت کرنے والیاں، اور "اَتْرَابٌ" کا معنی ہے کہ وہ سب ہم عمر ہوں گی۔

﴿2000﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ" کی تفسیر میں فرمایا: ان کی نظرِ محبت اپنے شوہر پر ہی جمی رہے گی، وہ اپنے شوہروں کے سوا کسی اور کو بالکل نہیں دیکھیں گی۔

﴿2001﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ کریم کے فرمان: "حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ" کی تفسیر میں فرمایا: وہ اپنے خیموں ہی میں رہتی ہیں، باہر نہیں نکلتیں اور ان کے خیمے موتی اور چاندی کے ہیں۔

﴿2002﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حور کا معنی ہے جس میں نگاہ جم نہ سکے، جنتی حور کی پنڈلیوں کے مغز کو اس کے کپڑے کے اوپر سے دیکھا جا سکے گا، دیکھنے والا اس کی نرم و نازک جلد اور صاف رنگت کے سبب اپنے چہرے کو اس کے جگر میں ایسے دیکھے گا جیسے آئینے میں دیکھتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "حُوْرٌ عِيْنٌ" کی تفسیر میں فرمایا: اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی اور آنکھ کی پتلی سیاہ رنگ کی ہو گی۔

﴿2003﴾... حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور سدی نے فرمان باری: "كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ" کی

---

[1] ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفة حور العین... الخ، ص ۲۱۵، حدیث: ۳۴۰

تفسیر میں فرمایا: وہ حوریں موتی کی سی سفیدی اور یاقوت کی سی صفائی رکھتی ہوں گی۔

﴿05-2004﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: ''عُرُبًا'' کا معنی ہے اپنے شوہر کے لیے نرم مزاج اور محبت کرنے والی اور ایک معنیٰ یہ بیان کیا کہ ''محبوبانہ انداز دکھانے والی۔''

﴿2006﴾... حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ تعالٰی کے فرمان:

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان سے پہلے انھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جنّ نے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہ دنیاوی عورتیں ہی ہوں گی جنہیں اللہ کریم زبردست خلقت عطا فرمائے گا، جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۵تا۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اٹھایا تو اُنھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں اُنھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں۔

جب سے وہ اس تخلیق میں ڈھالی گئی ہیں کسی جن نے اور کسی انسان نے ان سے صحبت نہیں کی۔

﴿2007﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو اس وقت میرے پاس ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دریافت فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میری خالہ ہیں۔ پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: جنت میں تو کوئی بوڑھی داخل نہ ہوگی۔ یہ سن کر بڑھیا غمگین ہوگئی تو رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم ان بوڑھی عورتوں کو نئی اٹھان دے گا۔[1]

﴿2008﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک انصاری بڑھیا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسولَ اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے داخلِ جنت فرمائے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جنت میں کوئی بوڑھی عورت داخل نہ ہوگی۔ یہ فرما کر آپ نماز پڑھنے چلے گئے، سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ

❶ ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفۃ حور العین... الخ، ص۲۱۶، حدیث: ۳۴۳

عنہا فرماتی ہیں جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کی: آپ کے اس فرمان سے اسے مشقت اور تکلیف پہنچی ہے۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بات وہی ہے جو میں نے کی مگر جب اللہ کریم بوڑھی عورتوں کو جنت میں داخل کرنا چاہے گا تو انہیں دوبارہ جوان کر دے گا۔[1]

﴿2009﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالٰی کے فرمان:

اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہ تمہاری دنیا کی بوڑھیاں ہوں گی جن کی آنکھیں چندھیائی ہوئی کیچڑ بھری ہوتی ہیں۔[2]

﴿2010﴾... حضرت سَیِّدُنا سلمہ بن یزید رَضِیَ اللہُ عَنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ کریم کے فرمان:

اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا۔

کی تفسیر کرتے سنا کہ "ہم انہیں لڑکیاں اور کنواریاں کر دیں گے جیسا کہ وہ دنیا میں تھیں۔"[3]

﴿2011﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ یہ سن کر ایک بوڑھی عورت رونے لگی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے بتاؤ کہ وہ اس روز بوڑھی نہیں ہو گی بلکہ اس دن وہ جوان ہو گی کیونکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا۔[4]

---

1 ... معجم اوسط، ۴/ ۱۵۴، حدیث: ۵۵۴۵

2 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفۃ حور العین... الخ، ص۲۱۷، حدیث: ۳۴۴

3 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفۃ حور العین... الخ، ص۲۱۷، حدیث: ۳۴۵

4 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفۃ حور العین... الخ، ص۲۱۷، حدیث: ۳۴۶

﴿2012﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اللہ کریم کے فرمان: حُوۡرٌ عِیۡنٌ ﴿ۙ۲۲﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۲۲) کے بارے میں بتا دیجئے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: وہ گوری رنگت والی بڑی آنکھوں والی ہوگی اس حور کی پلک کی جڑ کا پھیلاؤ گدھ کے پَر کی طرح ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے اللہ پاک کے فرمان:

کَاَنَّہُنَّ الۡیَاقُوۡتُ وَ الۡمَرۡجَانُ ﴿ۚ۵۸﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: گویا وہ لعل اور مونگا ہیں۔

کے بارے میں خبر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: ان کی صفائی ان موتیوں کی طرح ہوگی جو سیپیوں میں ہوں اور انہیں کسی کا ہاتھ نہ لگا ہو۔ میں نے پھر عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

فِیۡہِنَّ خَیۡرٰتٌ حِسَانٌ ﴿ۚ۷۰﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۰) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی۔

کے بارے میں بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: وہ اچھے اخلاق والیاں اور حسین چہروں والیاں ہوں گی۔ میں نے عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

کَاَنَّہُنَّ بَیۡضٌ مَّکۡنُوۡنٌ ﴿۴۹﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۴۹) ترجمۂ کنزالایمان: گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے۔

ان کی نازکی انڈے کے چھلکے کی اندرونی سطح سے ملے ہوئے پردے کی طرح ہوگی۔ میں نے عرض کی: عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿ۙ۳۷﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۷) کے بارے میں خبر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ عورتیں ہوں گی جنہیں دنیا سے اٹھایا گیا تو وہ چندھیائی اور کیچڑ بھری آنکھوں والی تھیں، اس بڑھاپے کے بعد انہیں دوبارہ اللہ کریم کنواریاں بنادے گا، مزید فرمایا: وہ عشق کرنے والیاں (اپنے شوہروں کو) پیاریاں ایک عمر والیاں ہوں گی۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حورعین؟ ارشاد فرمایا: دنیا کی عورتیں حورعین سے افضل ہوں گی جس طرح کے کپڑے کا اوپری حصّہ اَستر سے بہتر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ کس سبب سے ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کے سبب، اللہ کریم ان کے چہروں کو نور کا اور ان کے اجسام کو ریشم کا لباس پہنائے گا، وہ گوری رنگت والیاں، سبز لباس میں ملبوس، سونے کے زیورات سے آراستہ، ان کی انگوٹھیاں موتی کی اور کنگھیاں سونے کی ہوں گی، وہ کہتی ہوں گی: آگاہ

رہو! ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، ہمیں کبھی موت نہ آئے گی۔ سنو! ہم نعمتوں میں ہیں ہم کبھی پریشان نہ ہوں گی، سنو! ہم یہیں ٹھہرنے والیاں ہیں کبھی کوچ نہیں کریں گی، سنو! ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی خفا نہ ہوں گی۔ خوشخبری ہے اس کے لیے جس کے لیے ہم ہیں اور جو ہمارے لیے ہے۔ میں نے عرض کی: وہ عورت جس نے دنیا میں دو تین یا چار چار مردوں سے شادی کی پھر وہ مرگئی اور جنت میں چلی گئی اور وہ تمام شوہر بھی جنت میں چلے گئے تو ان مردوں میں سے جنت میں اس کا شوہر کون ہو گا؟ ارشاد فرمایا: بے شک اس عورت کو اختیار دیا جائے گا تو وہ ان میں سے سب سے بہترین اخلاق والے کو چن لے گی اور عرض کرے گی: اے میرے ربّ! دارِ دنیا میں دیگر کے مقابلے میں یہ سب سے زیادہ میرے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آیا تو میرا نکاح اسی سے کر دے۔ اے اُمِّ سلمہ! اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آتا ہے۔[1]

﴿2013﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر بن حِذیَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اگر کوئی جنتی عورت جنت سے دنیا کی طرف جھانکے تو زمین مشک کی خوشبو سے بھر جائے اور وہ سورج و چاند کی روشنی کو ختم کر دے۔[2]

﴿2014﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی جنتی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو زمین و آسمان کا مابین خوشبو سے بھر دے اور زمین و آسمان کے درمیانی حصّے کو روشن کر دے اور اس کے سر کا تاج دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔[3]

﴿2015﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** تعالیٰ نے حور عین کو زعفران سے پیدا فرمایا ہے۔[4]

﴿2016﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک نے حور عین کو مٹی سے نہیں بنایا بلکہ انہیں مشک، کافور اور زعفران سے بنایا ہے۔

---

1 ...معجم کبیر، ۲۳/ ۳۶۷، حدیث: ۸۷۰

2 ...معجم کبیر، ۶/ ۵۹، حدیث: ۵۵۱۲

3 ...معجم أوسط، ۲/ ۲۴۳، حدیث: ۳۱۴۸

4 ...معجم أوسط، ۱/ ۹۵، حدیث: ۲۸۸

﴿2017﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنتی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلّوں کے نیچے سے دکھائی دے گی بلکہ اس کی پنڈلی کا گودا بھی دکھائی دے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: گویا وہ لعل اور مونگا ہیں۔

یاقوت ایک پتھر ہے، اگر اس میں دھاگا ڈال کر اسے باہر سے دیکھنا چاہو تو ضرور دیکھ لوگے۔[1]

﴿2018﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: ہر مسلمان کے لیے ایک پسندیدہ بیوی ہوگی اور ہر پسندیدہ بیوی کا چار دروازوں والا خیمہ ہوگا، روزانہ اس جنتی کے پاس وہ پسندیدہ و محبوب بیوی ایسے عظیم الشان تحائف اور بیش بہا ہدایا لے کر داخل ہوگی جو اس سے پہلے کبھی نہ آئے ہوں گے، وہ بیویاں نہ اکڑ کرنے والی ہوں گی، نہ نافرمانی کرنے والیاں اور نہ ہنسی اڑانے والیاں اور نہ بدبودار ہوں گی، وہ حور عین ہوں گی گویا وہ پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں۔[2]

﴿2019﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ نیکوکار ہوں گی، بد زبان نہ ہوں گی، غصّے اور کینے والیاں نہ ہوں گی اور نہ ایذا پہنچانے والیاں ہوں گی۔

﴿2020﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی مٹھاس سے وہ سمندر میٹھا ہو جائے۔[3]

﴿2021﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: حور عین کے بال گدھ کے پر سے زیادہ لمبے ہوں گے۔

﴿2022﴾... حضرت سیِّدُنا حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص ستّر سال تک جنت میں ایک جگہ رہے گا کہیں اور نہیں جائے گا، پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی وہ اس کے شیشے سے بھی زیادہ صاف و شفاف گال میں اپنا چہرہ دیکھے گا، اس عورت پر جو ادنیٰ ترین موتی ہوگا وہ مشرق و مغرب کے درمیان سب کچھ روشن کردے گا۔ وہ عورت اس شخص کو سلام

---

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب فی صفۃ نساء أھل الجنۃ، ۴/ ۲۳۹، حدیث: ۲۵۴۱

2 ... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۲۷، سورۃ الرحمن: تحت الآیۃ، ۱۰/ ۳۳۲۸، حدیث: ۱۸۷۶۳

3 ... صفۃ الجنۃ لابی نعیم، ذکر نکاح أھلھا وتعانقھم حورھا... الخ، ۳/ ۲۱۸، حدیث: ۳۸۶

کرے گی، وہ سلام کا جواب دے کر پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں مزید ہوں۔ اس عورت کے اوپر ستّر لباس ہوں گے اس مرد کی نظر ستّر لباسوں کو پار کر لے گی حتی کہ وہ اس کی پنڈلی کا گودا دیکھے گا، اس عورت کے سر پر تاج ہو گا، اس تاج کا سب سے ادنیٰ موتی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دینے والا ہو گا۔[1]

﴾2023﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا نے فرمایا: اگر جنتی حور آسمان و زمین کے درمیان اپنی ہتھیلی نکال دے تو مخلوق اس کے حسن کے سبب آزمائش میں پڑ جائے اور اگر وہ اپنا چہرہ ظاہر کر دے تو اس کا حسن آسمان و زمین کے درمیان سب کچھ روشن کر دے۔

﴾2024﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا نے فرمایا: اگر کوئی جنتی عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو وہ ساتوں سمندر شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں گے۔

﴾2025﴿... حضرت سیِّدُنا کعب احبار رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اگر آسمان سے کسی حور کا ہاتھ ظاہر کر دیا جائے تو اس سے زمین ایسی روشن ہو جائے جیسے دنیا والوں کے لیے سورج روشن ہوتا ہے۔

﴾2026﴿... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حَواری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو فرماتے سنا: جنت میں نہریں ہیں جن کے کناروں پر خیمے لگے ہیں، ان خیموں میں حوریں موجود ہیں، **اللہ** کریم انہیں اٹھان دیتا ہے اور جب کسی کی اٹھان پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے اس پر خیمہ نصب کر دیتے ہیں، وہ عالیشان کرسی پر بیٹھی ہوں گی جو میل در میل پھیلی ہو گی اور حور جب بیٹھے گی تو اس کی سرین کرسی کے کناروں سے باہر نکل رہی ہو گی، جنتی اپنے محلات سے نکل کر آئیں گے جب تک چاہیں گے سیر و تفریح کریں گے، پھر ان میں سے ہر جنتی ایک ایک حور کے ساتھ ساتھ خلوت اختیار کرے گا۔

﴾2027﴿... حضرت سیِّدُنا حبان بن ابو جبلہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: دنیاوی عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو دنیا میں کیے گئے اعمال کے سبب انہیں حور عین پر فضیلت عطا کی جائے گی۔

گناہوں کی معافی: جو 100 مرتبہ سُبۡحٰنَ اللہِ وَبِحَمۡدِہٖ پڑھتا ہے اس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی، ۵/ ۲۸۷، حدیث: ۳۴۷۷)

---

[1] ... مسند امام احمد مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۵۰، حدیث: 11715

باب نمبر171:

جنتی بیویوں کی تعداد

﴿2028﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: لوگوں میں بات ہو رہی تھی کہ جنت میں مردوں کی تعداد زیادہ ہوگی یا عورتوں کی؟ تو میں نے کہا: کیا نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا کہ "جنت میں ہر مرد کی دو بیویاں ہوں گی اور ان کی پنڈلی کا مغز ستّر حلّوں کے نیچے سے بھی دکھائی دے رہا ہو گا اور جنت میں کوئی بھی بغیر بیوی کے نہ ہو گا۔"[1]

ایک جنتی مرد کی طاقت:

﴿2029﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رؤوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں بندے کی شادی 70 عورتوں سے کی جائے گی۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنتی ان کی طاقت رکھے گا؟ ارشاد فرمایا: اُس کو سو مَردوں کی قوت دی جائے گی۔[2]

﴿2030﴾... حضرت سیِّدُنا حاطب بن ابوبلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جنت میں مومن کی شادی 72 عورتوں سے کی جائے گی، جن میں سے 70 عورتیں آخرت کی اور دو عورتیں دنیا کی ہوں گی۔[3]

سب سے کم مرتبہ جنتی کے خادم:

﴿2031﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے کم مرتبہ جنتی کے 80 ہزار خادم ہوں گے، بہتّر بیویاں ہوں گی اور اس کے لیے موتی، یاقوت اور زَبَرجَد کا اتنا بڑا گنبد نصب کیا جائے گا جتنا جابِیہ اور صَنْعَاء کے درمیان فاصلہ ہے۔[4]

﴿2032﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم جس بندے کو بھی جنت میں داخل فرمائے گا، 72 عورتوں سے اس کا نکاح فرمائے گا، ان میں

---

1 ... مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب اوّل زمرة تدخل الجنة... الخ، ص ۱۱۶۴، حدیث: ۷۱۴۷
2 ... مسند البزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۴۰۸، حدیث: ۷۱۲۳
3 ... ابن عساکر، رقم: ۳۷۸۱، عبدالرحمن بن حاطب بلتعة، ۳۴/ ۲۸۲، حدیث: ۷۰۰۷
4 ... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۵۱، حدیث: ۱۱۷۲۳

سے دو حور عین ہوں گی اور ستّر بیویاں دوزخیوں کی میراث میں سے ملیں گی، اس مرد اور عورتوں کی شرمگاہوں کی کوئی صفت بیان نہیں کی جاسکتی۔[1]

﴿2033﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے کم مرتبہ جنتی کے سات درجات ہوں گے، وہ خود چھٹے درجے میں ہوگا اور ساتواں درجہ اس کے اوپر ہوگا، اس کے تین سو خادم ہوں گے جو ہر روز صبح وشام کے وقت تین سو سونے کے پیالے اس کے سامنے پیش کریں گے ان میں ہر ایک پیالہ میں وہ کھانا ہوگا، جو دوسرے میں نہ ہوگا، وہ آخری کھانے میں بھی ایسی ہی لذت پائے گا جیسی پہلے کھانے میں پائی تھی، وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! اگر تو اجازت عطا فرمادے تو میں جنتیوں کو کھلاؤں پلاؤں تو بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ پھر بھی کم نہ ہو۔ 72 جنتی حوریں اس کی بیویاں ہوں گی ان میں سے ایک عورت کے بیٹھنے کی جگہ زمین کے ایک میل جتنی ہوگی۔[2]

﴿35-2034﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی مرد پانچ سو حوروں سے، چار ہزار کنواریوں سے اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں سے نکاح کرے گا اور ان میں سے ہر ایک سے اپنی دنیاوی عمر کے مطابق معانقہ کرے گا۔[3]

﴿2036﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو اوفیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر جنتی مرد چار ہزار کنواریوں، آٹھ ہزار بیواؤں اور سو حوروں سے نکاح کرے گا، یہ سب بیویاں ہر ہفتہ جمع ہو کر انتہائی خوبصورت آواز میں ایسی آواز میں جس کی مثل مخلوق نے نہ سنی ہوگی یہ کہیں گی کہ "ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، ہم ہلاک نہ ہوں گی، ہم خوش وخرم ہیں پریشان نہیں ہیں، ہم راضی رہنے والیاں ہیں، ناراض نہ ہوں گی، ہم ساتھ رہنے والیاں ہیں چھوڑ کر نہیں جائیں گی، خوشخبری ہے اس کے لیے جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں۔[4]

﴿2037﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ مجھ سے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفة الجنة، ۴/ ۵۳۹، حدیث: ۴۳۳۷

2 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۶۴۰، حدیث: ۱۰۹۳۲

3 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفة الحور العین، ص ۲۲۴، حدیث: ۳۷۳

4 ... صفة الجنة لابی نعیم، ذکر حبور اھلھا... الخ، ۳/ ۲۶۹، حدیث: ۴۳۱

فرمایا کہ مجھے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا: ”ایک شخص حور کے پاس جائے گا تو وہ معانقہ اور مصافحہ کرکے اس کا استقبال کرے گی۔“ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر تم اس کی جس انگلی کا پورا چاہو پکڑ لو، اگر اس کا ایک پورا بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کا نور ماند پڑ جائے اور اس کے گیسوؤں کی ایک لٹ دنیا میں ظاہر ہو جائے تو مشرق سے مغرب تک سب کچھ اس کی خوشبو سے بھر جائے، جنتی شخص اپنی مسہری پر ٹیک لگائے اس کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اس کے اوپر سے ایک نور ظاہر ہوگا، یہ دیکھ کر وہ سمجھے گا کہ اللہ کریم اپنی مخلوق کو اپنے دیدار سے شرف یاب فرما رہا ہے، مگر وہ حور ہوگی جو اسے پکار رہی ہوگی: اے اللہ کے دوست! کیا ہمارے لیے تیرے پاس کچھ وقت نہیں ہے؟ وہ پوچھے گا: اے حسینہ! تم کون ہو؟ وہ کہے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ کریم نے فرمایا:

وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۶، ق: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

پھر وہ اس کی طرف جائے گا تو دیکھے گا کہ جو حسن و جمال اور خوبی و کمال اس میں ہے وہ پہلی والی حور میں نہیں، وہ اپنی مسہری پر اس کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا کہ اس کے اوپر پھر ایک عالیشان نور ظاہر ہوگا، وہ ایک اور حور ہوگی جو کہے گی: اے اللہ کے ولی! کیا آپ کے پاس ہمارے لیے کچھ وقت ہے؟ وہ جنتی پوچھے گا: اے حسینہ! تم کون ہو؟ وہ کہے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔

یونہی وہ ایک بیوی سے دوسری بیوی کی طرف رخ کرتا رہے گا۔[1]

﴿2038﴾... حضرت سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”مزید“ کی نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جنتیوں پر ایک بادل کا گزرے گا، وہ بادل جنتیوں سے کہے گا: میں تم پر کس چیز کی برسات کروں؟ چنانچہ جنتی جس شے کی تمنا کریں گے بادل وہ شے ان پر برسائے گا۔ حضرت سیِّدُنا کثیر بن مرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر اللہ کریم نے مجھے یہ شرف بخشا تو میں ضرور یہ کہوں گا کہ ہم پر بناؤ سنگھار والی لڑکیوں کی بارش کر۔

[1] ... معجم اوسط، ۶/ ۳۱۱، حدیث: ۸۸۷۷

باب نمبر 172:

جنتی بیویاں دلوانے والے اعمال

﴿2039﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو غصّے کو پورا کرنے کی قدرت کے باوجود اسے پی لے گا، بروز قیامت اللہ کریم اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا حتّٰی کہ اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے لے لے۔[1]

حور عین دلانے والے کام:

﴿2040﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: تین باتوں میں سے ایک بھی جس میں ہو گی اس کی شادی حور عین سے کی جائے گی: (۱)...وہ شخص جس کے پاس کوئی مرغوب چیز پوشیدہ طور امانت رکھی گئی اور اس نے اللہ پاک کے خوف سے وہ امانت ادا کر دی۔ (۲)...وہ شخص جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا اور (۳)...وہ شخص جو ہر نماز کے بعد "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھ لیتا ہو۔[2]

مسجد کی صفائی حور عین کا مہر ہے:

﴿2041﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجد کی صفائی کرنا حور عین کا مہر ہے۔[3]

﴿2042﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قرصافہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے کوڑا کرکٹ باہر نکالنا حور عین کا مہر ہے۔[4]

رمضان کے ایک روزے کی فضیلت:

﴿2043﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مسعود غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بے شک جنت کو سال کی ابتدا سے اختتام تک رمضان کے لیے سجایا جاتا ہے، جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس سے جنتی درختوں کے پتے جھومنے لگتے ہیں، حور

1 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ۴۸، ۴/ ۲۲۲، حدیث: ۲۵۰۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الدیات، باب ما جاء فی العفو عن الجانی والقاتل، ۶/ ۴۷۳، حدیث: ۱۰۷۹۶

3 ... مسند الفردوس، ۳/ ۲۹۹، حدیث: ۴۸۹۶

4 ... معجم کبیر، ۳/ ۱۹، حدیث ۲۵۲۱

عین جب یہ دیکھتی ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتی ہے: اے ربّ! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لیے ایسا شوہر بنادے جن کے آنکھیں ہم سے اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مزید فرمایا: جو بھی بندہ رمضان کا ایک بھی روزہ رکھے گا، اللہ کریم موتی سے بنے خیمہ میں اس کی شادی جنتی حور سے کرے گا، اس حور اور خیمہ کا ذکر ربّ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

ان میں ہر عورت پر 70 حلّے ہوں گے اور ہر حلے کا رنگ دوسرے سے جدا ہو گا، ان حلوں کو 70 قسم کی خوشبوؤں میں بسایا گیا ہو گا اور ہر خوشبو دوسری سے جدا ہو گی، ان میں سے ہر عورت کی ستر ہزار کنیزیں ہوں گی جو اس کے کام کاج کریں گی، ستّر ہزار خادمین ہوں گے اور ہر خادم کے پاس سونے کا پیالہ ہو گا جس میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے، وہ ان میں سے آخری لقمے میں جو لذت پائے گی وہ اسے پہلے لقمہ میں نہ ملی ہو گی۔ ان میں سے ہر عورت کے لیے سرخ یاقوت کے 70 تخت ہوں گے، ہر تخت پر 70 بستر ہوں گے جن کے اندر ریشم بھرا ہو گا اور ہر بستر پر 70 تکیے ہوں گے، اس جنتی حور کے شوہر کو اس کی مثل سرخ یاقوت کا تخت عطا کیا جائے گا جس پر موتی جڑے ہوں گے اور وہ جنتی شوہر سونے کے دو کنگن پہنے ہو گا، رمضان کے ہر دن کے روزے کے بدلے اسے یہ سب کچھ ملے گا اور دیگر نیکیاں جو وہ کرتا ہو گا ان کا اجر و ثواب جدا ہے۔[1]

امانت داری کا انعام:

﴿2044﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ صادق و امین آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دنیا کی کوئی ایسی چیز امانت رکھی گئی جس کی اس بندے کو حاجت بھی تھی مگر اس نے وہ امانت ادا کر دی حالانکہ اگر چاہتا تو ادا نہ کرتا تو جس حور عین سے وہ چاہے گا اللہ کریم اس کی شادی کرا دے گا۔[2]

ہر رات سو حوریں:

﴿2045﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر تزیین الجنۃ لشھر رمضان، ۳/ ۱۹۰، حدیث: ۱۸۸۶

2 ... معجم کبیر، ۸/ ۲۳۸، حدیث: ۷۹۲۷

ارشاد فرمایا: رمضان کے لیے جنت کو ایک سال سے دوسرے سال تک سجایا سنوارا جاتا ہے، جب ماہِ رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت بارگاہ الٰہی میں عرض کرتی ہے: یااللہ! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے مجھے رہائشی عطا فرما اور حور عین بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتی ہیں: یااللہ! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمیں ایسے شوہر عطا کر جن کی آنکھیں ہم سے اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔ پیارے آقا، مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں اپنے نفس کو بچایا، اس میں کوئی ممنوعہ شے نہیں پی، نہ اس میں کسی مسلمان پر تہمت لگائی اور نہ اس میں کوئی گناہ کیا تو اللہ کریم ہر رات سو جنتی حوروں سے اس کی شادی فرمائے گا، اس کے لیے جنت میں موتی، یاقوت اور زمرد کا ایسا عالی شان محل بنائے گا کہ اگر پوری دنیا کو اس محل میں رکھ دیا جائے تو وہ اس میں یوں ہوگی جیسے دنیا میں بکری باندھنے کی جگہ۔[1]

روزانہ کرنے والا عمل:

﴿2046﴾... سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس آیت مبارکہ:

لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ (پ۲۵، الشوری: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں۔

کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کو پاکی ہے اور اس کے لئے حمد ہے اور میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے جو اوّل اور آخر ہے، ظاہر اور باطن ہے اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے، وہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“ جو شخص صبح کے وقت دس بار یہ پڑھے گا ابلیس اور اس کے لشکروں کے شر سے اس کی حفاظت کی جائے گی، اسے ایک قِنطار اَجر دیا جائے گا، جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا، حورِ عین سے اس کی شادی کی جائے گی اور اگر اسی روز مر گیا تو اسے شہیدوں کی سی مہر لگادی جائے گی۔[2]

---

1 ... معجم اوسط، ۲/ ۴۱۴، حدیث: ۳۶۸۸

2 ... عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، باب ما یقول اذا اصبح، ص ۳۵، حدیث: ۷۴

﴿2047﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جنت میں ایک حور ہے جسے عَیْناء کہا جاتا ہے، جب وہ چلتی ہے تو اس کے دائیں بائیں ستّر ہزار کنیزیں چلتی ہیں، وہ کہہ رہی ہوتی ہے: نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے کہاں ہیں؟

﴿2048﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: جنت میں ایک حور ہے جسے "لُعْبَہ" کہا جاتا ہے، اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو سمندر کا سارا پانی میٹھا ہو جائے، اس حور کے سینے پر لکھا ہوا ہے: جسے میرے جیسی پسند ہو اسے چاہیے کہ وہ میرے ربّ کی فرمانبرداری کرے۔

باب نمبر173:

جنتی بیویوں کے بعض احوال

﴿2049﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو حور عین میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے مارے! اس کو تکلیف مت دے، یہ تیرے پاس صرف مہمان ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔[1]

بیویوں کے لیے نصیحت:

﴿2050﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: آسمان میں موجود جنتی عورت سے کہا جاتا ہے: کیا تو چاہتی ہے کہ ہم دنیا والوں میں تجھے تیرا شوہر دکھا دیں؟ وہ عرض کرتی ہے: ہاں۔ چنانچہ اس کے لیے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور اس مرد کے درمیان سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، حتّٰی کہ وہ اسے دیکھ کر پہچان لیتی ہے اور ٹکٹکی باندھے نظر شوق سے اسے دیکھتی چلی جاتی ہے، وہ چاہتی ہے یہ جلدی سے میرے پاس آجائے اور اس کے لیے یوں مشتاق ہوتی ہے جیسے شوہر والی عورت دور گئے ہوئے شوہر کی راہ تکتی رہتی ہے۔ جب میاں بیوی میں جھگڑا ہوتا ہے جیسا کہ بیویوں اور شوہروں میں ہوتا رہتا ہے اور یہ بیوی اپنے شوہر پر برہم ہوتی ہے تو جنتی حور کو بُرا لگتا ہے اور وہ کہتی ہے: تیرا ناس ہو! اپنے شر کو اس سے دور ہی رکھ! یہ تو بس چند راتیں تیرے پاس ہے۔

[1] ... ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ۱۹، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۷

حور عین کس کی مشتاق ہیں؟

﴿2051﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے حضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ روزے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کے اعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دنیا والے سورج غروب ہونے تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں، پھر اگر وہ ایک رکعت یا دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اس کے لیے سارے آسمان نور سے منور ہو جاتے ہیں اور حور عین میں سے اس کی بیویاں بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتی ہیں: اے اللہ! اس بندے کو ہمارے پاس پہنچادے! ہم اس کے دیدار کی مشتاق ہیں۔ پھر اگر وہ بندہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" یا "سُبْحٰنَ اللہ" یا "اَللہُ اَکْبَر" کہتا ہے تو فرشتے ان کلمات کو لکھ لیتے ہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔[1]

حور عین کی دعا:

﴿2052﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حور عین کی تعداد تم دنیاوی عورتوں سے زیادہ ہے، وہ اپنے شوہروں کے لیے دعا کرتے ہوئے عرض کرتی ہیں: یا اللہ! اپنے دین پر اس کی مدد فرما، اس کے دل کو اپنی عبادت کی طرف متوجہ فرما اور تو اپنی قوت سے اسے ہم تک پہنچا، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔[2]

﴿2053﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کو ابتدائے سال سے آئندہ سال تک استقبال رمضان کے لیے سجایا اور مزین کیا جاتا ہے، جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے "مُثِیْرَہ" نامی ایک ہوا چلتی ہے جو جنتی درختوں کے پتوں کو اور جنتی دروازوں کے کنڈوں کو ہلاتی ہے، ان چیزوں کی حرکت سے ایسی سریلی آواز پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہ سنی ہو گی، پھر حوریں ظاہر ہوتی ہیں حتّٰی کہ محلّات کے کنگروں کے درمیان کھڑے ہو کر پکارتی ہیں: ہے کوئی اللہ کریم سے سوال کرنے والا کہ وہ ہمارا نکاح اس کے ساتھ کر دے؟ اور ربّ

---

1 ... معجم صغیر، باب المیم، من اسمہ محمد، ۲/ ۲۶، حدیث: ۸۴۰

2 ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/ ۳۸۲، حدیث: ۳۰۴

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دو! اے مالک! دوزخ کے دروازے بند کر دو۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام منذری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں جس کے ضعف پر اجماع ہو۔

﴿2054﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابی مریم سلولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہ حدیث پاک پہنچی ہے کہ رسولِ خدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور حور عین تیار ہو جاتی ہیں۔[2]

﴿2055﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کوئی شخص نماز قائم کرنے کے وقت اگر یوں نہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْمُسْتَمِعَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَزَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یعنی اے اللہ! اے اس سنی جانے والی، قبول کی جانے والی دعا کے ربّ! تو محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما اور میری شادی حور عین سے کر دے۔ تو حور عین کہتی ہیں: تجھے ہم میں کوئی رغبت و دلچسپی نہیں ہے۔[3]

﴿2056﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یوں نہ کہے کہ ”اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا، مجھے داخلِ جنت فرما اور میری شادی جنتی حور سے فرما“ اور نماز پڑھ کر چلتا بنے تو فرشتے کہتے ہیں: افسوس! کیا یہ بندہ اس سے عاجز تھا کہ جہنم سے اللہ کریم کی پناہ مانگ لیتا؟ اور جنت کہتی ہے: افسوس ہے اس بندے پر! کیا یہ اس بات سے عاجز تھا کہ اللہ کریم سے جنت کا سوال کر لیتا؟ اور جنتی حور کہتی ہے: اس بندے پر افسوس ہے! کیا یہ اس سے عاجز تھا کہ اللہ کریم سے جنتی حور سے شادی کا سوال کر لیتا؟[4]

﴿2057﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، ٣/ ٣٣٥، حدیث: ٣٦٩٥

2 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدعاء، الفصل الرابع، ٢/ ٤٥، حدیث: ٣٣٣٩ عن ابی امامۃ دون ذکر الحور العین

3 ... المجالسۃ وجواھر العلم، الجزء السابع عشر، ٢/ ٣٩٥، حدیث: ٢٤٥٨

4 ... معجم کبیر، ٨/ ١٠٢، حدیث: ٧٤٩٦

فرمایا: بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لیے جنتیں کھول دی جاتی ہیں، اس کے اور ربّ تعالیٰ کے درمیان سارے حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک کہ وہ ناک صاف نہ کرے یا نہ کھنکارے۔[1]

﴿2058﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو ہلکا پھلکا کھا پی کر رات نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے تو جنتی حوریں اسے اپنے جھرمٹ میں لے لیتی ہیں حتّٰی کہ وہ صبح کرے۔[2]

باب نمبر 174:

حُسنِ اخلاق کی برکت

﴿2059﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت کیا: مرد نے جس کنواری عورت سے نکاح کیا ہو گا تو جنت میں بھی وہ اسی سے نکاح کرے گا۔

﴿2060﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زوجیت میں تھیں، وہ آپ پر سختی کیا کرتے تھے، آپ نے اپنے والد کے پاس جا کر ان کی شکایت کی تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میری بیٹی! صبر سے کام لو! جب کسی عورت کا شوہر نیک ہو، پھر وہ بیوی سے پہلے انتقال کر جائے اور وہ عورت اس کے بعد دوسری شادی نہ کرے تو اللہ کریم ان دونوں کو جنت میں جمع فرمادے گا۔[3]

﴿2061﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے سنا: عورت آخرت میں اپنے آخری شوہر کے ساتھ ہو گی۔[4]

﴿2062﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: دنیا میں عورت کے یکے بعد دیگرے دو شوہر ہوتے ہیں، اگر اس عورت کا اور اس

---

1 ... معجم کبیر، ۸/ ۲۵۰، حدیث: ۷۹۸۰

2 ... معجم کبیر، ۱۱/ ۲۵ تا ۸، حدیث: ۱۱۸۹۱

3 ... الطبقات لابن سعد، رقم: ۴۱۹۸، اسماء بنت ابی بکر، ۸/ ۱۹۷

4 ... معجم اوسط، ۲/ ۲۳۸، حدیث: ۳۱۳۰

کے دونوں شوہروں کا انتقال ہو جائے اور وہ سب جنت میں جمع ہو جائیں تو وہ عورت ان دونوں میں سے کس کی بیوی ہو گی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی جو دنیا میں اس کے ساتھ زیادہ حسن اخلاق سے پیش آتا تھا، حسن اخلاق دنیا اور آخرت کی بھلائی لاتا ہے۔[1]

باب نمبر 175: صبر کرنے والا شوہر

﴿2063﴾... حضرت سیِّدُنا شُمَیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ کریم اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ایک عورت پر اکتفا کیا باوجود اس کے کہ وہ ادھیڑ عمر اور بد صورت تھی بشرطیکہ وہ جنتی بیویاں ملنے پر یقین رکھنے والا ہو۔

باب نمبر 176: جنتیوں کے جماع کا بیان

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ (پ ۲۳، یٰس: ۵۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں۔

﴿65-2064﴾... حضرت سیِّدُنا حِبْرُ الْاُمّہ عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے "فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾" کی تفسیر میں فرمایا: جنتی کنواری عورتوں کی بکارت کو زائل کرنے میں مشغول ہوں گے۔

﴿2066﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں استفسار کیا: کیا جنتی مرد جماع کریں گے؟ ارشاد فرمایا: دورانِ جماع جوش تو ہو گا لیکن نہ تو منی خارج ہو گی اور نہ موت آئے گی۔[2]

﴿2067﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں مومن کو جماع کرنے میں اتنے اتنے مردوں کی طاقت دی جائے گی۔[3]

﴿2068﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہ نبوی میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم جنّت میں اپنی عورتوں سے صحبت کریں گے؟ ارشاد فرمایا: آدمی ایک دن میں سو

---

1 ... مکارم الاخلاق للخرائطی، باب الحث علی الاخلاق الصالحة والترغیب فیھا، ۱/ ۱۸۷، حدیث: ۵۰

2 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفة الحور العین... الخ، ص ۲۲۳، حدیث: ۳۶۷

3 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة جماع اهل الجنة، ۴/ ۲۴۰، حدیث: ۲۵۴۵

کنواری عورتوں سے صحبت کرے گا۔[1]

﴿2069﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جنت میں اپنی عورتوں سے صحبت کر سکیں گے جیسے ہم دنیا میں ان سے صحبت کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! بیشک آدمی ایک دن میں سو کنواری لڑکیوں سے صحبت کر سکے گا۔[2]

﴿2070﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: کیا اہلِ جنت جماع کریں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! نہ تھکنے اور نہ ختم ہونے والی شہوت کے ساتھ بھرپور جماع کریں گے۔[3]

﴿2071﴾... حضرت سیِّدُنا سلیم بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت ہے کہ بارگاہِ رسالت میں جنت میں عورتوں کے ساتھ صحبت کے متعلق سوال کیا گیا تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خواہش جماع رکھنے والی فرج اور نہ تھکنے والی مردانگی ہو گی، آدمی جنت میں چالیس سال کی مقدار ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا، وہاں سے ہٹے گا نہ اکتائے گا، اس کے پاس وہ تمام اشیاء خود آجائیں گی جو اس کا دل چاہے گا اور جس سے اس کی آنکھوں کو لذت ملے گی۔[4]

﴿2072﴾... حضرت سیِّدُنا خارجہ عُذری رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے تبوک کے مقام پر ایک صاحب کو کہتے سنا کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا جنتی جماع کریں گے؟ ارشاد فرمایا: ایک جنتی مرد کو ایک دن میں تمہارے 70 مَردوں سے زیادہ جماع کرنے کی طاقت دی جائے گی۔[5]

﴿2073﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا جنتی اپنی بیویوں سے صحبت کر سکیں گے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ہاں! نہ مرد تھکے گا نہ عورت تھکے گی اور نہ ختم ہونے والی شہوت ہو گی۔

﴿2074﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1 ... مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۷/ ۳۱۱، حدیث: ۱۰۰۷۲

2 ... مسند ابی یعلی، مسند ابن عباس، ۲/ ۴۳۲، حدیث: ۲۴۳۰

3 ... معجم کبیر، ۸/ ۱۲۰، حدیث: ۷۶۷۴

4 ... اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب صفۃ الجنۃ، باب فی اکل اھل الجنۃ... الخ، ۱۰/ ۴۷۳، حدیث: ۱۰۲۲۳

5 ... البعث والنشور، باب ما جاء فی صفۃ حور العین والولدان والغلمان، ص ۲۲۱، حدیث: ۳۶۴

فرمایا: پیشاب اور جنابت مشکبار پسینے کی صورت میں جنتیوں کے سر سے پاؤں کی طرف نکل جائے گی۔[1]

﴿2075﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: جنت میں نہ تو منی خارج ہو گی اور نہ موت ہو گی۔

﴿2076﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جنت میں تم جتنا چاہو گے جماع کر سکو گے اور وہاں اولاد نہ ہو گی۔ (اس کی تفصیل اگلے باب میں)

﴿2077﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا گیا: کیا ہم لوگ جنت میں صحبت کر سکیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بھرپور صحبت ہو گی اور جب مرد بیوی سے پیچھے ہٹے گا تو وہ پہلے کی طرح پاک اور کنواری ہو جائے گی۔[2]

﴿2078﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی مرد جب اپنی عورتوں سے صحبت کر چکیں گے تو وہ عورتیں دوبارہ کنواری ہو جائیں گی۔[3]

﴿2079﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: مومن بندہ جب بھی اپنی بیوی کے پاس جائے گا تو اسے ہر بار کنواری دوشیزہ پائے گا۔

باب نمبر 177: جنت میں اولاد ہونے کا بیان

﴿2080﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ جب اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل پھر اس کی پیدائش اور اس بچے کی عمر ایک لمحے میں سب کچھ اس کی خواہش کے مطابق ہو جائے گا۔[4]

حضرت سیِّدُنا امام ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض علما فرماتے ہیں: جنت میں جماع تو ہو گا لیکن اولاد نہ ہو گی۔ حضرت سیِّدُنا طاؤس، حضرت سیِّدُنا امام مجاہد اور حضرت سیِّدُنا امام نخعی عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ سے یہی منقول ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام اسحاق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس حدیث پاک

---

1 ... معجم اوسط، ۵/ ۳۹۹، حدیث: ۷۷۴۱

2 ... صفة الجنة لابی نعیم، ذکر نساء اھل الجنة... الخ، ۲/ ۲۲۴، حدیث: ۳۹۳

3 ... معجم صغیر، باب الالف، من اسمه ابراھیم، ۱/ ۹۱، حدیث: ۲۵۱

4 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء ما لادنی اھل الجنة... الخ، ۴/ ۲۵۴، حدیث: ۲۵۷۲

میں ہے کہ "جب وہ خواہش کرے گا" مگر جنتی اولاد کی خواہش ہی نہیں کرے گا۔ حضرت سیِّدُنا لقیط بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی حدیث میں اسی طرح مروی ہے کہ "جنتیوں کو اولاد نہ ہوگی۔"

علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جنت میں اولاد ہوگی جبکہ انسان اس کی خواہش کرے گا، اسی کو استاد ابو سہل صعلوکی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے راجح قرار دیا ہے۔

(مصنف حضرت سیِّدُنا امام سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں: امام ہنّاد رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی "الزهد" میں حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے روایت کردہ حدیث کا ابتدائی حصہ یوں ہے کہ "ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اولاد جو آنکھوں کی ٹھنڈک اور انتہائی خوشی ہے کیا جنتیوں کو اولاد ہوگی؟ ارشاد فرمایا: جب وہ خواہش کرے گا۔" آگے مذکورہ حدیث آخر تک۔[1]

﴿2081-82﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنۡہ فرماتے ہیں: جنتی مرد اولاد کی تمنا کرے گا تو اس کا حمل، دودھ پلانا، دودھ چھڑانا اور بچے کا جوان ہونا ایک ہی ساعت میں ہو جائے گا۔

حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔[2]

﴿2083﴾... حضرت سیِّدُنا امام حاکم اور حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمَا نے کورہ حدیث کو یوں بھی روایت کیا کہ "جنتی مرد کی اولاد اس کی خواہش کے مطابق ہوگی، چنانچہ بچے کا حمل، دودھ چھڑانا اور اس بچے کا جوان ہونا سب ایک ہی گھڑی میں ہو جائے گا۔"[3]

جنت میں اولاد کیسے ہوگی؟

(حضرت مصنف رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں: پیچھے بیان کی گئی حدیثِ لقیط میں یہ بھی تھا کہ "وہ جنتی عورت اولاد جننے سے پاک ہوگی" تو یہ حدیث مذکورہ حدیث پاک کے منافی نہیں ہے کیونکہ حدیثِ لقیط میں جماع کے نتیجے میں اولاد جننے کی نفی ہے جیسا کہ دنیا میں ہوتا ہے جبکہ مذکورہ حدیث پاک میں اس بات کا ثبوت ہے کہ "جنتی کی خواہش ہوگی تو اس کو اولاد مل جائے گی" جیسا کہ جنتی کی خواہش کے وقت اس کے لیے

---

1 ... الزهد لهناد، باب جماع اهل الجنة، الجزء الاول، ص۸۸، حديث: ۹۳

2 ... البعث والنشور، باب قول الله تعالى: ادخلوا الجنة انتم ... الخ، ص ۲۳۵، حديث: ۳۹۷

3 ... البعث والنشور، باب قول الله تعالى: ادخلوا الجنة انتم ... الخ، ص ۲۳۶، حديث: ۳۹۸

زراعت آجائے گی حالانکہ جنت میں کسی بھی وقت کھیتی باڑی نہیں ہو گی۔

پیچھے گزرے ایک مقام پر یہ ثابت ہو چکا کہ اللہ کریم جنت کے لیے ایک اور مخلوق بھی پیدا فرمائے گا جنہیں جنت کے خالی حصے میں رکھے گا لہٰذا ثابت ہوا کہ جنتیوں کے اولاد ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

باب نمبر178:

جنتیوں کا سماع اور ان کا گانا

﴿2084﴾... حضرت سیِّدُنا یحیی بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ کریم کے فرمان:

فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۲۱، الروم: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: باغ کی کیاری میں اُن کی خاطر داری ہو گی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد جنت میں سماع کا ہونا ہے۔

﴿2085﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جنت کی لمبائی میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر کنواری دوشیزائیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی انتہائی حسین آواز میں گا رہی ہوں گی، جنتی لوگ اسے سن رہے ہوں گے، حتّٰی کہ وہ سمجھیں گے جنت میں اس جیسی کوئی لذت نہیں ہے۔ عرض کی گئی: اے ابو ہریرہ! وہ گانا کیسا ہو گا؟ فرمایا: ان شآء اللہ وہ ربّ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس اور تعریف ہو گی۔

﴿2086﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی جنت میں داخل ہو گا اس کے سر اور اس کے پاؤں کے پاس دو دو حوریں بیٹھ کر ایسی سریلی و حسین آواز میں گا رہی ہوں گی کہ ایسی حسین آواز جن و انس نے نہ سنی ہو گی، وہ گانا شیطانی مزامیر پر نہیں ہو گا بلکہ وہ اللہ کریم کی حمد اور تقدیس پر مبنی ہو گا۔[1]

﴿2087﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے سوال ہوا کہ کیا جنت میں گانا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: مشک کے ٹیلے پر بیٹھی دوشیزائیں ایسی دلکش و دلنشین آواز میں اللہ پاک کی بزرگی بیان کریں گی کہ اس جیسی آواز کانوں نے کبھی سنی نہ ہو گی۔

حوریں کیا کہیں گی؟

﴿2088﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ... البعث والنشور، باب السماع فی الجنۃ، ص ۲۲۸، حدیث: ۳۷۹

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کی بیویاں اپنے شوہروں کے لیے ایسی دلنشین آواز میں گائیں گی کہ ایسی آواز انہوں نے کبھی نہ سنی ہو گی، وہ جو کچھ گائیں گی اس میں یہ بھی ہو گا کہ "ہم بہترین اور خوبصورت ہیں، ہم عزّت دار لوگوں کی بیویاں ہیں، ہم آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں" اور یہ جملے بھی ہوں گے "ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، ہم کبھی بھی نہ مریں گی، ہم امن والیاں ہیں ہم کبھی بھی خوف میں نہ پڑیں گی، ہم ساتھ رہنے والیاں ہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔[1]

﴿2089﴾... سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں حور عین گانا گاتے ہوئے کہیں گی: ہم خوبصورت حوریں ہیں، ہم عزت دار شوہروں کو تحفہ دی گئی ہیں۔[2]

﴿2090﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عرش کے سائے کے پاس کھڑا کیا جائے گا، پھر ربّ کریم ان سے فرمائے گا: اے داوٗد! اپنی اس خوبصورت و شیریں آواز سے میری بزرگی بیان کرو جس سے دنیا میں میری بزرگی بیان کیا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میں اس آواز سے تیری بزرگی کیسے بیان کروں وہ آواز تو نے مجھ سے واپس لے لی ہے؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: آج ہم تجھے وہ آواز لوٹاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام ربّ تعالیٰ کی بزرگی ایسی آواز میں بیان کریں گے کہ جنتی ساری نعمتوں کو چھوڑ کر اسی میں گم ہو جائیں گے۔[3]

﴿2091﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ کیا جنت میں سماع ہو گا؟ تو آپ نے جواب دیا: جنت میں ایک درخت ہے، جو اس طرح گائے گا کہ سننے والوں نے اس جیسی آواز کبھی نہ سنی ہو گی۔

جنت وَجد میں:

﴿2092﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۲۱، الروم: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: باغ کی کیاری میں اُن کی خاطر داری ہو گی۔

---

1 ... معجم الاوسط، ۳/ ۳۹۱، حدیث: ۴۹۱۷

2 ... معجم اوسط، ۵/ ۳۴، حدیث: ۶۴۹۷

3 ... البعث والنشور، باب السماع فی الجنة، ص ۲۲۸، حدیث: ۳۸۲

کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد سماع ہے، جب جنّتی لوگ خوشی کی محفل قائم کرنے کا ارادہ کریں گے تو اللہ کریم ''ہفافہ'' نامی ہواؤں کو حکم دے گا، وہ ہوا ان باغات میں داخل ہوگی جس میں موتی کے تربانس ہوں گے، وہ انہیں حرکت دے گی تو وہ آپس میں ٹکرائیں گے، اس آواز کو سن کر جنت وجد میں آجائے گی اور جنت کا ہر درخت جھومنے لگے گا۔

﴿2093﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنت میں گانا ہوگا؟ کیونکہ مجھے گانا پسند ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ ایک درخت کو حکم دے گا کہ میرے جو بندے اپنی جانوں کو میری یاد کی بناء پر گانے باجے کے آلات ومزامیر سے دور رکھا کرتے تھے انہیں سنا۔ چنانچہ وہ درخت انہیں ایسی آوازیں سنائے گا جس کی مثل تسبیح اور تقدیس مخلوق نے کبھی نہ سنی ہوگی۔[1]

﴿2094﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑیں سونے کی اور شاخیں زَبَرجَد اور موتی کی ہیں، اس سے ایک ہوا چلے گی تو وہ درخت ہلے گا، جس سے ایسی آواز پیدا ہوگی کہ سننے والوں نے اس سے لذیذ آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔[2]

﴿2095﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو فضولیات اور شیطانی مزامیر سے دور رہا کرتے تھے؟ انہیں مشک کے باغ میں رہائش دے دو! پھر فرشتوں سے فرمائے گا: انہیں میری حمد اور میری ثناء سناؤ اور انہیں بتادو کہ ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

﴿2096﴾... حضرت سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ بروزِ قیامت ایک منادی ندا کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنی آوازوں اور کانوں کو فضولیات اور شیطانی مزامیر سے بچایا کرتے تھے؟ چنانچہ اللہ کریم انہیں مشک کے جنّتی باغات میں رکھے گا، پھر فرشتوں سے فرمائے گا: میرے بندوں کو میری بزرگی اور حمد و ثناء سناؤ اور انہیں بتادو کہ ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

---

1 ... الترغیب والترھیب لقوام السنۃ، باب فی الترھیب من الاستماع الی المزامیر...الخ، ص۲۲۵، حدیث:۳۱۸

2 ... صفۃ الجنۃ لابی نعیم، ذکر حبور اھلھا واجتماعھم علی الغناء...الخ، ۲/ ۲۷۱، حدیث: ۴۳۳

﴿2097﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کان لگا کر گانے کی آواز سنی اس کو جنت میں روحانیوں کے کلام سننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روحانی کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اہل جنت کے قاری۔[1]

﴿2098﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کانوں کو شیطانی مَزامیر سے بچایا کرتے تھے؟ ان لوگوں کو الگ کر دو! چنانچہ حسبِ حکم انہیں علیحدہ کر کے مشک و عنبر کے ٹیلوں پر لے جایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: ان لوگوں کو میری تسبیح، میری حمد و ثناء اور میری تہلیل سناؤ۔ چنانچہ فرشتے ایسی دلکش آواز میں تسبیح پڑھیں گے کہ سننے والوں نے اس جیسی خوبصورت آواز کبھی نہ سنی ہو گی۔[2]

﴿2099﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: جنت میں ایک درخت اتنے لمبے تنے پر قائم ہے کہ ایک بہترین سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے، جنتی اپنے بالا خانوں وغیرہ سے نکل کر آئیں گے اور اس کے سائے میں بیٹھے باتیں کریں گے، اسی اثناء میں ایک جنتی خواہش کرے گا اور جنتی ترنم کا ذکر کرے گا تو اللہ پاک ایک مشکبار ہوا بھیجے گا وہ درخت کو حرکت دے گی تو اس سے دنیا کے ہر قسم کے ترنم کی آواز آئے گی۔

باب نمبر 179: جنت کے برتنوں کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَاۡ ﴿۱۵﴾ قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۵، ۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہو گا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انھیں پورے اندازہ پر رکھا ہو گا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

1 ... نوادر الاصول، الاصل الثالث والعشرون والمائة، ۱/ ۴۸۹، حدیث: ۶۹۲

2 ... کنز العمال، کتاب اللھو واللعب والتغنی من قسم الاقوال، التغنی المحظور، الجزء الخامس عشر، ۸/ ۹۶، حدیث: ۴۰۶۵۸

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ (پ۲۵، الزخرف: ۷۱) ترجمۂ کنزالایمان: ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا۔

﴿2100﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ارشاد فرمایا: وہ برتن چاندی کے ہوں گے اور ان کی چمک اور صفائی شیشے کے جیسی ہوگی اور وہ جنتی فرد کی ہتھیلی کے برابر ہوں گے۔

جنتی برتنوں کی شان:

﴿2101﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اگر تم دنیاوی چاندی لے کر اسے کوٹ کوٹ کر مکھی کے پر کی طرح کردو تب بھی اس کے باہر سے پانی نہیں دیکھ پاؤ گے، جنت کے برتن سفید چاندی کے ہوں گے جو صفائی میں شیشے کی طرح ہوں گے (ان میں موجود مشروب باہر سے نظر آتا ہوگا)۔

﴿2102﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جنتی چیزوں سے کچھ نہ کچھ مشابہت رکھنے والی چیزیں تمہیں دنیا میں دی گئی ہیں سوائے چاندی کے برتنوں کے (کہ جنت میں موجود چاندی کے برتنوں سے مشابہت رکھنے والا دنیا میں کوئی برتن نہیں)۔

﴿2103﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ (پ۲۵، الزخرف: ۷۱) ترجمۂ کنزالایمان: ان پر دور ہوگا سونے کے پیالوں (کا)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جنتیوں پر سونے کے 70 پیالوں کا دور ہوگا، ہر پیالے میں مختلف رنگ کا کھانا ہوگا۔

﴿2104﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ”اَكْوَابٍ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چاندی کے گھڑے (یعنی مٹکے) ہیں۔

﴿2105﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ”اٰنِیَۃ“ سے مراد مشروب وغیرہ پینے کے برتن اور ”اَکْوَاب“ سے مراد چاندی کے گھڑے (مٹکے) ہیں اور انہیں اندازے پر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ برتن نہ تو اتنے بھرے ہوئے ہوں گے کہ چھلکیں اور نہ ہی پینے والے کی مطلوبہ مقدار سے کم۔

﴿2106﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اَکْوَاب“ ان کوزوں کو کہتے ہیں جن کے دستے (یعنی ہینڈل Handle) نہ ہوں۔

باب نمبر180:

جنت کے پھول

﴿2107﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ”حِنَّاء“ (مہندی کا پھول) جنتی پھولوں کا سردار ہے اور بلاشبہ جنت میں سبک رفتار گھوڑے اور عمدہ سواریاں ہوں گی جن پر جنتی سوار ہوں گے۔

باب نمبر181:

جنت میں لغو و بیہودگی نہیں ہوگی

تین فرامینِ باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۳، ۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

﴿2﴾...

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۲۵، ۲۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اس میں نہ سنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔

﴿3﴾...

لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ﴿۱۱﴾ (پ۳۰، الغاشیة: ۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔

﴿2108﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرمانِ باری تعالیٰ: لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ﴿۲۵﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۲۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”لَغْو“ سے مراد باطل اور ”تَاْثِیْم“ سے مراد جھوٹ ہے۔

﴿2109﴾... حضرت سیدنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمانِ باری تعالیٰ: ”لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا (پ۲۷، الواقعة: ۲۵)“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ گالم گلوچ نہیں کریں گے اور ”لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ﴿۱۱﴾ (پ۳۰، الغاشیة: ۱۱)“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ برا بھلا نہیں سنیں گے۔

﴿2110﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الکریم بن رشید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جنتی جنت کے دروازے پر پہنچنے تک ایک دوسرے کو اجنبیت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے، جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ کریم ان کے سینوں سے کینہ نکال لے گا، پھر وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے۔

باب نمبر182: جنتیوں کے خادمین اور خدمت گزار لڑکے

دو فرامینِ باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۲۴ (پ۲۷، الطور: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اوران کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے۔

﴿2﴾...

وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝۱۹ (پ۲۹، الدھر: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اوران کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔

ادنیٰ درجے کے جنتی[1] کی شان و شوکت:

﴿2111﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْھُما بیان کرتے ہیں کہ ادنیٰ درجے کے جنتی کی خدمت پر ایک ہزار خادم مامور ہوں گے، ہر خادم علیحدہ علیحدہ کام پر مقرر ہوگا، پھر آپ نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝۱۹ (پ۲۹، الدھر: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جب تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔

﴿2112﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے ادنیٰ درجے والے جنتی کی خدمت کے لئے 10 ہزار خادم مقرر ہوں گے۔[2]

﴿2113﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ادنیٰ درجے کے جنتی کی خدمت میں صبح و شام 15 ہزار خادم ہوں گے حالانکہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، ہر خادم کے پاس ایسی عمدہ شے ہوگی جو دوسرے کے پاس نہ ہوگی۔

---

[1]... یہاں ادنیٰ سے مراد کم بیویوں والا کم خُدّام والا جنتی ہے۔ جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے ورنہ وہاں ادنیٰ کوئی نہیں سب اعلیٰ ہیں، ہاں بعض بہت ہی اعلیٰ ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۵۰۹)

[2]... معجم اوسط، ۵/ ۳۸۰، حدیث: ۷۶۷۴

باب نمبر183:

جنتی گھوڑے، پرندے اور چوپائے

اُڑنے والا گھوڑا:

﴿2114﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ساعدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ پاک نے تجھے داخل جنت فرمایا تو جنت میں تیرے لئے یاقوت کا گھوڑا ہو گا، جس کے دو پر ہوں گے تو جہاں چاہے گا وہ تجھے وہاں لے اڑے گا۔[1]

﴿2115﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ کریم نے تجھے داخل جنت فرمایا اور تو نے چاہا کہ تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو جو تجھے اڑا کر وہاں لے جائے جہاں تو چاہے، تو تُو اس پر سوار ہو گا۔ ایک اور شخص نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ تو آپ نے اس سے وہ بات نہ کہی جو پہلے والے سے کہی تھی بلکہ ارشاد فرمایا: اگر ربِّ کریم نے تجھے داخل جنت فرمایا تو جنت میں تجھے ہر وہ چیز ملے گی تیرا نفس جس کی خواہش کرے گا اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی[2]۔[3]

﴿2116﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے گھوڑے پسند ہیں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا گھوڑا

---

1 ... معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، رقم: ۱۸۳۴، عبد الرحمن بن ساعدۃ الانصاری، ۳/ ۲۷۴، حدیث: ۴۶۳۵

2 ... خیال رہے کہ وہاں (جنت میں) یہ دنیا کے اونٹ یا پرندے نہ ہوں گے بلکہ خود جنت کی مخلوق ہوں گے جیسے حور و غلمان کہ جنت تو صرف انسانوں کے لئے ہے ہاں چند جانور وہاں جائیں گے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اونٹنی قصواء، اصحابِ کہف کا کُتّا، صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اونٹنی، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دراز گوش جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۰۱)

3 ... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ خیل الجنۃ، ۴/ ۲۴۳، حدیث: ۲۵۵۲

لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تجھے اس پر سوار کیا جائے گا پھر تو جہاں چاہے گا وہ تجھے وہاں لے اڑے گا۔[1]

﴿2117﴾... حضرت سیِّدُنا شُفَی بن ماتِع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کو دی جانے والی نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ سواریوں اور تیز رفتار عمدہ اونٹنیوں پر باہم ملاقات کریں گے، ان کے پاس زین کَسے اور لگام لگے گھوڑے لائے جائیں گے جو لید کریں گے نہ پیشاب، جنتی ان پر سوار ہو جائیں گے، ان کے سفر کی انتہا وہاں ہو گی جہاں اللہ پاک چاہے گا۔[2]

حلّے اور گھوڑے نکالنے والا درخت:

﴿2118﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے اوپری حصّے سے حُلّے اور نچلے حصّے سے گھوڑے نکلیں گے، جو سونے کے ہوں گے ان کی زین اور لگام موتی اور یاقوت سے بنی ہو گی، گھوڑوں کے پر ہوں گے، ان کا قدم حدِّ نگاہ تک پڑے گا، یہ لید اور پیشاب نہ کریں گے، ان پر اللہ کے ولی سوار ہوں گے، جہاں یہ حضرات چاہیں گے گھوڑے اڑ کر انہیں وہاں لے جائیں گے، ان سے نچلے درجوں والے بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے: اے ربِّ کریم! انہوں نے ہمارے نور کو ماند کر دیا ہے، یہ کون لوگ ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جو خرچ کیا کرتے تھے جبکہ تم بخل سے کام لیتے تھے، یہ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ تم بزدلی دکھایا کرتے تھے۔[3]

﴿2119﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حِنا (مہندی کا پھول) جنتی پھولوں کا سردار ہے اور بلاشبہ جنت میں تیز رفتار گھوڑے اور عمدہ سواریاں ہیں جن پر جنتی سوار ہوں گے۔

بختی اونٹوں جتنے پرندے:

﴿2120﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بختی اونٹوں کی مثل بڑے بڑے پرندے ہوں گے۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ

1... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ خیل الجنۃ، ۴/۲۴۴، حدیث: ۲۵۵۳

2... الزھد لابن المبارک ما رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب فی صفۃ الجنۃ وما اعد اللہ فیھا، ۲/۶۹، حدیث: ۲۳۹

3... الترغیب والترھیب لقوام السنۃ الاصفھانی، الترغیب فی الاستعاذۃ... الخ، ص۳۲۳، حدیث: ۵۴۲

عَنْہ نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یقیناً یہ پرندے تو بہت موٹے تازے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: جو ان پرندوں کو کھائے گا وہ ان سے زیادہ فربہ ہو گا۔ اے ابو بکر! تم ان لوگوں میں سے ہو جو انہیں کھائیں گے۔[1]

﴿2121﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں بختی اونٹوں کی مثل پرندے ہوں گے، ایک پرندہ کسی شخص کے پاس آئے گا تو وہ اس میں سے کھائے گا، پھر وہ پرندہ اس حال میں اڑ جائے گا کہ اس میں کچھ کمی نہ ہوئی ہو گی۔[2]

70 ہزار رنگ برنگے پروں والا پرند:

﴿2122﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک پرندہ ہے جس کے 70 ہزار پر ہیں، برف سے زیادہ سفید، مکھن سے زیادہ نرم اور اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے ہر پر کا رنگ دوسرے سے مختلف ہے، (جب جنتی اس میں سے کھا چکے گا) تو وہ اڑ کر چلا جائے گا۔[3]

﴿2123﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں طوبیٰ نامی ایک درخت ہے، کوئی جنتی مکان ایسا نہیں جس پر اس کی کوئی نہ کوئی ٹہنی سایہ فگن نہ ہو، اس میں مختلف رنگ کے پھل ہیں، اس پر بختی اونٹوں کی مثل بڑے بڑے پرندے بیٹھے ہوں گے، جب کوئی جنتی شخص کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو اسے بلائے گا، وہ تیار شدہ اس کے دستر خوان پر آ جائے گا، وہ اس کی ایک جانب سے بھنا ہوا گوشت اور دوسری جانب سے خشک گوشت کھائے گا، (جب وہ کھا چکے گا تو) وہ پھر مکمل پرندہ ہو کر اڑ جائے گا۔

بکری جنتی چوپایوں میں سے ہے:

﴿2124﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بکری جنتی چوپایوں میں سے ہے۔[4]

1... البعث والنشور، باب ما جاء فی طعام اھل الجنۃ، ص۲۰۶، حدیث: ۳۲۰

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی ابی بکر، ۷/۴۷۴، حدیث: ۲۵

3... الزھد لھناد، باب طیر الجنۃ، الجزء الاول، ص۱۰۰، حدیث: ۱۱۹

4... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب اتخاذ الماشیۃ، ۳/۸۸، حدیث: ۲۳۰۶

﴿2125﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بکری کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اس سے تکلیف دہ اشیاء کو دور کرو کہ بلاشبہ وہ جنتی چوپایوں میں سے ہے۔[1]

﴿2126﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بکری کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ وہ جنتی جانور ہے۔[2]

﴿2127﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بکریاں جنتی چوپایوں میں سے ہیں۔

باب نمبر 184:

جنتی بازار

﴿2128﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک بازار ہے، جس میں مشک کے ٹیلے ہیں، جنتی ہر جمعہ کو وہاں آئیں گے[3] تو شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں کو مشک سے بھر دے گی جس سے ان کے حسن و جمال میں مزید اضافہ ہو جائے گا، وہ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹیں گے تو اہل خانہ کا بھی حسن و جمال بڑھ چکا ہو گا، گھر والے ان سے کہیں گے: بخدا! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں تو اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ کہیں گے: اللہ پاک کی قسم! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی بڑھ گیا ہے۔[4]

---

1 ...مسند البزار، یحیی بن سعید عن سعید، ۱۴/ ۲۵۰، حدیث: ۷۸۲۹

2 ... معجم کبیر، ۱۱/ ۹۰، حدیث: ۱۱۲۰۱، ملتقطاً

3 ...وہاں یہ بازار کاروبار یا خرید و فروخت کا نہیں بلکہ آپس کی ملاقات کا ہے اور رب کے دیدار کا وہاں سارے جنتی جمع ہوا کریں گے اور وہاں دیدارِ یار کے سودے ملیں گے۔ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دیدار صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی ملاقات بلکہ ربُّ العالمین کا دیدار یہاں ہوا کرے گا۔ جمعہ سے مراد پورا ہفتہ ہے اور اسی سے ہفتہ بھر کی مقدار مراد ہے کہ جنت میں نہ دن رات ہے نہ ہفتہ مہینہ وغیرہ۔ مرقات نے فرمایا کہ "جنت کے بعض وقت دوسرے وقتوں سے افضل ہوں گے جسے علمائے دین ہی پہچانیں گے۔ اس افضل وقت کا نام جمعہ ہو گا۔ جنتی لوگ علماء سے وہ وقت معلوم کر کے اس بازار میں جایا کریں گے۔ وہاں ان سے رب تعالیٰ فرمائے گا: جو چاہو مانگو۔ یہ لوگ علماء سے پوچھ کر مانگیں گے لہٰذا علماء کی ضرورت وہاں بھی ہو گی۔" گویا جنت میں یہ جمعہ کا دن رب کی نعمتوں کی زیادتی کا دن ہو گا جیسے دنیا میں جمعہ زیادتی عطا کا دن ہے اس میں ایک نیکی کا ثواب سترّ (۷۰) گنا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۸۱)

4 ...مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب فی سوق الجنة...الخ، ص ۱۱۶۶، حدیث: ۷۱۴۶

خوشبوئے جنت سے محروم افراد:

﴿2129﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی، ماں باپ کا نافرمان، رشتہ داری توڑنے والا، بوڑھا زانی اور تکبُّر سے تہبند لٹکانے والا جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔ بے شک جنت میں ایک بازار ہے جس میں چیزوں کی خرید و فروخت نہ ہوگی بلکہ مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی، دنیاوی ایام میں سے ایک دن کی مقدار جنتی وہاں آئیں گے، جنتی ان صورتوں کے پاس سے گزریں گے تو جو جس صورت کی خواہش کرے گا وہ اس میں آجائے گی اور یہ اس کا مالک ہوجائے گا[1]۔[2]

حورعین کے ترانے:

﴿2130﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہے مگر مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہیں، جب کوئی شخص کوئی صورت پسند کرے گا تو اس میں داخل ہوجائے گا۔ بلاشبہ جنت میں بڑی آنکھوں والی حوروں کا اجتماع ہوگا جو ایسی دلنشین بلند آواز میں گارہی ہوں گی کہ اس کی مثل آواز مخلوق نے کبھی نہ سنی ہوگی، وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی، ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، خوشخبری ہے اسے جو ہمارا ہو اور ہم اس کی ہوں۔[3]

﴿2131﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہ ہوگی مگر صورتیں ہیں تو جو جس مرد یا عورت کی

1... ظاہر یہ ہی ہے کہ یہاں صورت سے مراد مردانی وزنانی صورتیں ہیں۔ جو نہایت حسین و جمیل و آراستہ ہوں جو جنتی مرد اور جنتی عورتیں جس صورت کو پسند کرے گا۔ خود اس کی اپنی شکل و صورت ایسی ہوجاوے گی مگر یہ تبدیلیِ ذات نہ ہوگی بلکہ تبدیلیِ صفت ہوگی جو دنیا میں بھی ہوتی رہتی ہے گورے کالے ہوجاتے ہیں کالے گورے، بچہ کی صورت ہوتی ہے جوانی کی صورت اور بڑھاپے کی کچھ اور۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۵۰۳)

2... تاریخ ابن عساکر، الربیع بن نافع، ۱۸/ ۸۱، ۸۲، حدیث: ۴۱۹۱

3... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۲۹، حدیث: ۱۳۴۲

صورت کو پسند کرے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔[1]

﴿2132﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی باہم خرید و فروخت نہیں کریں گے، اگر وہ خرید و فروخت کرتے تو کپڑے کی کرتے۔[2]

﴿2133﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ کریم جنتیوں کو تجارت کی اجازت دیتا تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کرتے۔[3]

باب نمبر185: جنتیوں کا کھیتی باڑی کرنا

﴿2134﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کی اجازت چاہے گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تیرے پاس وہ نہیں جو تو چاہتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں! لیکن مجھے کھیتی باڑی کرنا پسند ہے۔ پس وہ بیج بوئے گا۔ چنانچہ پلک جھپکنے سے پہلے پوری اُگ آئے گی، کٹائی ہو جائے گی اور لپیٹ لی جائے گی، وہ پہاڑوں کی مثل ہو گی۔[4] پھر ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کوئی چیز تجھے سیر نہیں کرتی۔[5]

﴿2135﴾... سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے کھیتی باڑی کی اجازت عطا فرما۔ اسے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ وہ بیج ڈالے گا، ابھی وہاں سے اس کی توجہ ہٹی بھی نہ ہو گی کہ فصل 12 ذراع تک اُگ آئے گی، پھر ابھی وہ اپنی جگہ سے ہٹا بھی نہ ہو گا کہ فصل پہاڑوں کی مثل تہ بہ تہ ہو جائے گی۔[6]

---

1 ...معجم اوسط، ۴/۱۸۷، حدیث: ۵۶۶۴

2 ...مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/۶۶، حدیث: ۱۰۶

3 ...معجم صغیر، من اسمه عبد السلام، ۱/۲۴۸

4 ...یعنی ان تمام کاموں میں نہ وقت لگے گا نہ اسے محنت کرنا پڑے گی۔ بیج ڈالے گا اور سامنے کھیتی کٹی ہوئی نہیں بلکہ دانہ صاف کئے ہوئے کے پہاڑ کے پہاڑ سامنے ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۱۵)

5 ... بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب كراء الارض بالذهب والفضة، ۲/۹۳، حدیث: ۲۳۴۸

6 ...معجم اوسط، ۵/۲۶۴، حدیث: ۷۲۷۲

آدمی سیر نہیں ہوتا:

﴿2136﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک شخص پشت کے بل لیٹا ہوا ہونٹوں کو حرکت بھی نہ دے گا بلکہ صرف دل میں سوچے گا کہ اللہ پاک مجھے اجازت دیتا تو میں جنت میں کھیتی باڑی کرتا۔ اسے معلوم بھی نہ ہو گا کہ جنت کے دروازوں پر مقرر فرشتے اپنی ہتھیلیوں میں بیج اٹھائے آئیں گے اور کہیں گے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ! فرشتوں کی آواز سن کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ فرشتے اس سے کہیں گے: تمہارا رب ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے اپنے دل میں کسی شے کی تمنا کی بے شک میں اسے جانتا ہوں۔ اس نے یہ بیج بھجوائے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان بیجوں کو بوؤ۔ چنانچہ وہ ان بیجوں کو دائیں بائیں، آگے پیچھے ڈال دے گا۔ پس اس کی خواہش و تمنا کے مطابق پہاڑوں کی مثل فصل اُگ آئے گی۔ پھر اس کا رب اس سے ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! کھا، بے شک آدمی سیر نہیں ہوتا۔[1]

باب نمبر186:

وسیلے کا بیان

﴿2137﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جیسا وہ کہتا ویسا ہی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو، پھر اللہ کریم سے میرے لئے وسیلہ مانگو، وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ پاک کے بندوں میں سے ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو میرے لئے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔[2]

باب نمبر187:

اَنبیا، شُہدا اور صِدِّیقین کا مَسکَن:

﴿2138﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنَّتِ عدن میں انبیائے کرام، شہدائے عظام اور صدیقین رہیں گے۔ جنَّتِ عدن میں ایسی نعمتیں ہیں

1... حلیۃ الاولیاء، عکرمۃ مولی ابن عباس، ۳/۲۸۳، رقم: ۴۳۵۳

2... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب القول مثل قول المؤذن... الخ، ص ۱۶۲، حدیث: ۸۴۹

جنہیں نہ تو کسی نے دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا۔[1]

﴿2139﴾... خاتونِ جنت حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ہماری والدہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہاں ہیں؟ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ حضرت آسیہ اور حضرت مریم کے درمیان بانس سے بنے ایک عظیم الشان گھر میں ہیں جس میں نہ تو کوئی بیہودہ شے ہے اور نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے عرض کی: کیا وہ اس (دنیاوی) بانس سے بنے گھر میں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں! وہ بانس موتیوں اور یاقوت سے مزین ہے۔[2]

باب نمبر188 (الف):

فرمان باری تعالیٰ "وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا" کی تفسیر

﴿2140﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے جنتیوں کی سواریوں کا تذکرہ کیا، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾ (پ۲۹، الدھر: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔

﴿2141﴾... حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیت طیبہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد فرشتوں کا جنتیوں سے اجازت مانگنا ہے کہ وہ ان کے پاس بغیر اجازت داخل نہیں ہوں گے۔

﴿2142﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ آیت مقدسہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "مُلْكًا كَبِیْرًا" یہ ہے کہ ربِّ کریم کا بھیجا ہوا فرشتہ جنتی کے پاس تحفے اور لطف لے کر آئے گا لیکن وہ جنتی تک نہ پہنچ پائے گا جب تک کہ اجازت نہ لے لے۔ چنانچہ وہ وہاں مقرر دربان سے کہے گا: اللہ کے ولی سے میرے داخلے کی اجازت مانگو! کیونکہ بغیر اجازت میں اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ دربان یہ بات دوسرے دربان کو بتائے گا، الغرض جنتی اطلاع ملنے پر اسے داخلے کی اجازت دے گا، جنتی کے گھر سے دَارُ السَّلَام کی طرف ایک دروازہ نکلتا

1 ... معجم اوسط، ۶/۲۳۸، حدیث: ۸۶۳۵

2 ... معجم اوسط، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۰

ہو گا جس سے وہ اپنے ربِّ کریم کے دیدار کے لئے جب چاہے گا بے اجازت داخل ہو جائے گا۔ پس ”مُلْكِ کَبِیْر“ یہ ہے کہ ربُّ العزت کا بھیجا ہوا فرشتہ بغیر اجازت اس کے پاس داخل نہیں ہو سکتا جبکہ جنتی باری تعالیٰ کے دیدار کے لئے بے اجازت (جب چاہے گا) جا سکے گا۔

﴾2143﴿...(الف) حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ادنیٰ درجے والا جنتی وہ ہو گا جو ہمیشہ رہنے والے 10 لاکھ خدمت گار لڑکوں کے جھرمٹ میں سونے کے پروں والے سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سواری کرے گا (پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی):

وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾ (پ۲۹، الدھر: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔[1]

باب نمبر 188 (ب): فرمان باری تعالیٰ ”وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ“[2] کی تفسیر

﴾2143﴿...(ب) حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **اللہ** پاک اہل جنت سے ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔ پھر ارشاد فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ کہیں گے: ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں؟ حالانکہ تو نے ہمیں وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ **اللہ** کریم ارشاد فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطا نہ کروں؟ عرض کریں گے: اس سے افضل کیا ہے؟ ارشاد فرمائے گا: میں نے اپنی رضا تمہارا مقدر کر دی، آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔[3]

﴾2143﴿...(ج) حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندو! تم مجھ سے مزید کسی چیز کا سوال کیوں نہیں کرتے؟ وہ عرض

---

1 ... التذکرۃ للقرطبی، باب ما جاء فی طیر الجنۃ وخیلها واهلها، ص۴۶۶

2 ... ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** کی رضا سب سے بڑی۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۷۲)

3 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۶۵۴۹

کریں گے: اے ہمارے رب! جو تو نے ہمیں عطا فرمایا اس سے بہتر کیا ہے (جس کا ہم سوال کریں)؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میری رضا سب سے بڑی (نعمت) ہے۔[1]

باب نمبر 189: فرمان باری تعالیٰ "وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ[2]" کی تفسیر

﴿2144﴾... امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو (دنیا میں) اپنے ربِّ کریم سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ در گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے تک پہنچیں گے تو اس کے پاس ایک درخت پائیں گے جس کے تنے سے دو چشمے جاری ہوں گے، وہ ایک چشمے کی طرف جا کر اس سے پئیں گے تو ان کے پیٹوں میں جو اذیت دینے والی چیز، گندگی یا تکلیف وغیرہ ہو گی سب دور ہو جائے گی۔ پھر دوسرے چشمے پر جا کر غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی تروتازگی آجائے گی، اس کے بعد ان کے جسم میں کبھی تغیر نہیں آئے گا، ان کے بال پراگندہ نہیں ہوں گے گویا تیل لگائے ہوئے ہوں، پھر جنت پر مامور فرشتوں تک پہنچیں گے تو وہ (استقبال کرتے ہوئے) کہیں گے: "سلام ہو تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔" پھر جنتی خدام لڑکے ان سے ملیں گے جو ان کی خاطر مدارات کریں گے جیسے دنیادار اس گہرے دوست کی خاطر مدارات کرتے ہیں جو بہت عرصے بعد آیا ہو۔ وہ جنتی سے کہیں گے: ان نعمتوں اور کرامتوں کی خوشخبری لو جو اللہ پاک نے تمہارے لئے تیار فرمائی ہیں۔ پھر ایک خادم حور عین میں سے اس کی ایک بیوی کے پاس آکر اس کا دنیاوی نام لے کر کہے گا کہ وہ آگیا ہے۔ وہ کہے گی: تو نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہے گی: ہاں! میں نے اسے دیکھا ہے۔ چنانچہ وہ بے انتہا خوشی کے عالم میں اپنی رہائش گاہ کی دہلیز پر کھڑی ہو جائے گی، جب جنتی اپنے ٹھکانے تک پہنچے گا تو دیکھے گا کہ کس چیز سے بنایا گیا ہے تو اسے موتی کی ایک چٹان نظر آئے گی جس پر سبز، زرد، سرخ اور ہر رنگ کی اینٹیں ہوں گی، پھر چھت کو دیکھنے کے لئے نظر اٹھائے گا تو وہ بجلی کی مانند جگمگاتی نظر آئے گی، اگر اللہ کریم نے مقدر نہ فرمادیا ہوتا کہ جنتیوں کو

1 ... معجم اوسط، ۶/۳۵۰، حدیث: ۹۰۲۵

2 ... ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔ (پ۲۴، الزمر: ۷۳)

تکلیف نہیں ہوگی تو یہ چمک اس کی بینائی لے جاتی، پھر سر جھکائے گا تو بیویوں، رکھے ہوئے کوزوں، پے درپے لگے قالینوں اور بچھی چاندیوں پر نظر پڑے گی، جنتی ان نعمتوں کو دیکھ کر کہیں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ (پ۸، الاعراف: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ راہ نہ دکھاتا۔

پھر ایک منادی ندا دے گا: تم زندہ رہوگے کبھی نہ مروگے، یہیں رہوگے کبھی کوچ نہ کروگے اور ہنستے مسکراتے رہوگے کبھی نہ روؤ گے۔

﴿2145﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ (پ۱۶، مریم: ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر۔

کی تفسیر پوچھی کہ وفد سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سوار کرکے لے جایا جائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! متقین جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو سفید رنگ کی اونٹنیوں کے ذریعے ان کا استقبال کیا جائے گا، ان پر سونے کے کجاوے کسے ہوں گے، جنتیوں کے جوتوں کے تسمے نور کے ہوں گے، قدم اٹھائیں گے تو حد نگاہ تک جگہ جگمگا اٹھے گی، وہ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ اس کے پٹ سونے اور کڑا سرخ یاقوت کا ہے، جنت کے دروازے پر ایک درخت دیکھیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے نکل رہے ہوں گے، ایک چشمے سے پئیں گے جس سے ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی آجائے گی، دوسرے چشمے سے وضو کریں گے جس کے بعد کبھی ان کے بال پراگندہ نہ ہوں گے، پھر وہ کڑا جنت کے پٹ پر ماریں گے (دروازہ بجائیں گے)۔ اے علی! کاش تم وہ آواز سنتے۔ دستک کی آواز اتنی بلند ہوگی کہ ہر حور کو اطلاع ہوجائے گی کہ اس کا شوہر آچکا ہے، وہ جلدی کرے گی اور اپنے نگران کو بھیجے گی جو دروازہ کھولے گا، اگر ربِّ کریم نے اسے اپنی پہچان نہ کروائی ہوتی تو وہ اس نگران کا نور اور چمک دمک دیکھ کر سجدے میں گر جاتا۔ وہ کہے گا: میں تمہارا نگران ہوں، تمہارا معاملہ میرے سپرد ہے۔ چنانچہ جنتی اس کے

پیچھے چل پڑے گا، اس کی بیوی جلدی کرے گی، اپنے شوہر کو دیکھ کر خیمے سے باہر نکلے گی اور اس سے معانقہ کرتے ہوئے کہے گی: آپ میرے محبوب اور میں آپ کی محبوبہ ہوں، میں راضی رہنے والی ہوں کبھی ناراض نہ ہوں گی، میں خوش رہنے والی ہوں کبھی غمگین نہ ہوں گی، میں ہمیشہ رہنے والی ہوں کبھی موت سے ہمکنار نہ ہوں گی۔ پھر وہ ایسے گھر میں داخل ہو گا جس کی بلندی ایک لاکھ ہاتھ ہو گی، جو موتی اور یاقوت کی چٹان پر بنا ہو گا، اس کے راستے سرخ، سبز اور زرد ہوں گے، کوئی راستہ دوسرے سے مشابہ نہ ہو گا، وہ اپنی آرام گاہ میں آئے گا، اس میں عالیشان پلنگ ہو گا، اس پر 70 بستر ہوں گے، ہر بستر پر اس کی ایک جنتی بیوی ہو گی، ہر بیوی پر 70 حلے ہوں گے، ان حلوں کے اندر سے اس کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دیتا ہو گا، لمحہ بھر میں سب سے جماع کرے گا، جنتیوں کے مکانات کے نیچے (پانی، دودھ، شہد اور شراب کی چار) ایسی نہریں رواں ہوں گی جو بند نہ ہوں گی: (۱) ایسے صاف شفاف پانی کی نہر کہ جو کبھی نہ بگڑے اور اس میں کسی قسم کا گدلا پن نہ ہو گا (۲) صاف کئے گئے شہد کی جو مکھیوں کے پیٹ سے نہیں نکالا گیا ہو گا (۳) ایسی شراب کی نہر جس کے پینے میں لذت ہے جسے مردوں نے اپنے قدموں سے نہ نچوڑا ہو گا اور (۴) دودھ کی نہر جس کا مزہ نہ بدلے جو مویشیوں کے تھنوں سے نہ نکالا گیا ہو گا۔ جنتیوں کو جب کھانے کی خواہش ہو گی تو ان کے پاس سفید رنگ کا پرندہ آئے گا جو اپنے پروں کو اٹھالے گا، جنتی اس کی کروٹوں سے جس رنگ (وذائقے) کا کھانا چاہیں گے کھائیں گے، پھر وہ اڑ کر چلا جائے گا، جنت میں قریب آنے والے پھل ہوں گے، جب جنتیوں کو پھل کھانے کی خواہش ہو گی تو شاخیں اس کی طرف جھک جائیں گی، وہ اس میں سے جو پھل چاہیں گے کھائیں گے، کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، ٹیک لگا کر جس طرح چاہیں گے کھائیں گے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو۔

کا یہی معنٰی ہے اور ان کے سامنے خدمت گزار ہوں گے جو خوبصورتی میں موتیوں کی طرح ہوں گے۔[1]

آبِ زم زم کو بنیت عبادت دیکھنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اس کو پی کر جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (المسلک المتقسط المعروف مناسک الملا علی قاری، ص ۴۹۵)

---

1 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/۳۱۵، حدیث: ۷

باب نمبر190:

جنّت میں داخِلے کااِجازت نامَہ

﴿2146﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس اجازت نامے کے بغیر جنت میں داخل نہ ہوگا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ هٰذَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ لِفُلَانِ بۡنِ فُلَانٍ اَدۡخِلُوۡہُ جَنَّۃً عَالِیَۃً قُطُوۡفُهَا دَانِیَۃٌ یعنی اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا، یہ اللہ پاک کی طرف سے فلاں بن فلاں کے لئے مکتوب (اجازت نامہ) ہے، اسے بلند باغ میں جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں داخل کردو۔[1]

﴿2147﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے دوسری سند ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ مومن کو پل صراط پر ایک اجازت نامہ دیا جائے گا جس پر لکھا ہوگا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ هٰذَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ لِفُلَانِ بۡنِ فُلَانٍ اَدۡخِلُوۡہُ جَنَّۃً عَالِیَۃً قُطُوۡفُهَا دَانِیَۃٌ یعنی اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا، یہ اللہ عزیز وحکیم کی طرف سے فلاں بن فلاں کے لئے مکتوب ہے، اسے بلند باغ میں جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں داخل کردو۔[2]

باب نمبر191:

جنت میں داخلے کے بعد جنتی کیا کہیں گے اورانھیں کیا جواب دیا جائے گا

سات فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وَ قَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِیۡنَ ﴿۷۳﴾ (پ۲۴، الزمر: ۷۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اوراس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔

﴿2﴾...

وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ صَدَقَنَا وَعۡدَہٗ وَ اَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّۃِ حَیۡثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۷۴﴾ (پ۲۴، الزمر: ۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا۔

[1] ... معجم کبیر، ۶/۲۷۲، حدیث: ۶۱۹۱

[2] ... صفة الجنة للضیاء المقدسی، ذکر ان الجنة لا یدخلها احد الا بجواز، ص۵۸، حدیث: ۱۴

﴿3﴾...

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۲، فاطر: ۳۴، ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔

﴿4﴾...

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُۚ (پ۸، الاعراف: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ راہ نہ دکھاتا۔

﴿5﴾...

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۸، الاعراف: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔

﴿6﴾...

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍۚ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِؕ ﴿۲۴﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۳، ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

﴿7﴾...

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ۠ ﴿۲۸﴾ (پ۲۷، الطور: ۲۵تا۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اُن میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے بولے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا بے شک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں اس کی عبادت کی تھی بے شک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے۔

فقرامہاجرین کی شان وعظمت:

﴿2148﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم کی مخلوق میں سے سب سے پہلے فقرامہاجرین جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے سبب سرحدوں کی حفاظت ہوتی ہے اور ناگوار وناپسندیدہ اُمور سے بچا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی کا انتقال اس حالت میں ہوتا ہے کہ اس کی حاجت وضرورت اس کے دل ہی میں رہ جاتی ہے جسے وہ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ پاک ملائکہ میں سے جنہیں چاہے گا حکم فرمائے گا کہ ان کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کرو۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم آسمانوں کے رہائشی ہیں اپنی مخلوق میں تو نے ہمیں اختیار کیا، کیا تو ہمیں حکم فرماتا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور انہیں سلام کریں؟ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں جو میری عبادت کرتے تھے، کسی چیز کو بھی میرا شریک نہیں ٹھہراتے تھے، ان کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی اور ناگوار وناپسندیدہ امور سے بچا جاتا تھا، ان میں سے کسی کا انتقال اس حال میں ہوا کہ اس کی حاجت وضرورت دل ہی میں رہی جسے وہ پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ پس اس وقت فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔[1]

جہنمی کی حسرت اور جنتی کا شکر:

﴿2149﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر دوزخی جنت میں اپنے مقام کو دیکھ کر کہے گا: کاش! اللہ کریم نے مجھے ہدایت دی ہوتی چنانچہ وہ مقام اس پر حسرت ہوگا اور ہر جنتی دوزخ میں اپنا مقام دیکھ کر کہے گا: اگر ربِّ کریم نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی (تو میں اس میں ہوتا) چنانچہ وہ مقام اس کے لیے باعث شکر ہوگا۔[2]

﴿2150﴾... حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری اور حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک منادی جنتیوں کو پکارے گا کہ (اے جنتیو!) تم تندرست رہو گے کبھی

1... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۷۲، حدیث: ۶۵۸۱

2... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۹۱، حدیث: ۱۰۶۵۷

بیمار نہ ہوگے، زندہ رہوگے کبھی نہ مروگے، جوان رہوگے کبھی بوڑھے نہ ہوگے، خوش رہوگے کبھی غمگین نہ ہوگے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی معنی ہے کہ

وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۸، الاعراف: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔[1]

جنتیوں کی صفات:

﴿2151﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم تیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جو غمزدہ نہیں اسے ڈرنا چاہئے کہ کہیں دوزخیوں میں سے تو نہیں کیونکہ جنتی یوں کہتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ (پ۲۲، فاطر: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا۔

اور جسے خوف واندیشہ نہ ہو اسے ڈرنا چاہئے کہ کہیں جنتیوں میں سے خارج تو نہیں کیونکہ جنتی کہتے ہیں:

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ (پ۲۷، الطور: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے۔

باب نمبر192:

فرمان باری تعالیٰ "اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾"[2] کی تفسیر

ہر شخص کے دو ٹھکانے ہیں:

﴿2152﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے دو ٹھکانے نہ ہوں، ایک ٹھکانا جنت میں اور دوسرا ٹھکانا جہنم میں۔ پس

---

1 ... مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب في دوام نعيم اهل الجنة، ص۱۱۲۶، حديث: ۷۱۵۷

2 ... ترجمۂ کنزالایمان: یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰، ۱۱)

جب کوئی مر کر (ہمیشہ کے لئے) جہنم میں داخل ہو جاتا ہے تو اہلِ جنت اس کے جنتی ٹھکانے کے وارث بن جاتے ہیں، (درج ذیل) فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی معنی ہے:

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰، ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے۔[1]

﴿2153﴾... حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے راہِ فرار اختیار کرے گا (یعنی اسے میراث سے محروم کرے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اسے جنت کی میراث سے محروم کر دے گا[2]۔[3]

باب نمبر 193:

جنتیوں کی صفات، ان کی عمریں، رنگت، لمبائی چوڑائی، نام اور زبان کا بیان

﴿2154﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد ہوں گے ان کے چہرے آسمان میں چمکنے والے ستارے کی مانند روشن ہوں گے، وہ نہ تو بول براز (پیشاب، پاخانہ) کریں گے، نہ ناک صاف کریں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی، پسینہ مشک اور انگیٹھیاں لوبان کی ہوں گی، ان کی بیویاں حور عین میں سے ہوں گی، ان کے اخلاق ایک شخص کی عادت پر ہوں گے، اپنے باپ

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفة الجنة، ۴/۵۴۲، حدیث: ۴۳۴۱

2... مشہور مفسر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 387 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اپنے وارث کو میراث سے محروم کرنے کی بہت صورتیں ہیں: کسی کو وصیت کرنا تاکہ وُرَثَہ کا حصہ کم ہو جائے، کسی کے لئے قرض کا جھوٹا اِقرار کر لینا تاکہ وارث کے حصے کم ہوں، بیوی کو طلاق دے دینا تاکہ وہ وارث نہ ہو سکے، اپنا کل مال کسی کو دے جانا تاکہ وارثوں کو کچھ نہ ملے، کسی وارث کو قتل کرا دینا تاکہ میراث نہ پا سکے یا اپنے بچہ کا انکار کر دینا کہ یہ بچہ میرا ہے ہی نہیں تاکہ میراث نہ پا سکے، اپنی زندگی میں سارا مال برباد کر دینا تاکہ وارثوں کے لئے کچھ نہ بچے وغیرہ، بعض اپنے کسی بیٹے کو عاق کر دیتے یا کہہ دیتے ہیں کہ ہماری میراث سے اسے کچھ نہ دیا جائے، یہ محض بے کار ہے اس سے وہ وارث محروم نہ ہو گا۔

3... ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب الحیف فی الوصیة، ۳/۳۰۴، حدیث: ۲۷۰۳

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر 60 گز بلند ہوں گے[1]۔[2]

﴿2155﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر 60 گز بلند ہوگا۔[3]

جنتی بے داڑھی ہوں گے:

﴿2156﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی اس شان سے جنت میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ہی داڑھی[4]، گورا رنگ، گھنگریالے بال، سرمگین آنکھیں اور عُمر 33 سال، آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر ہوں گے، قد کی لمبائی 60 گز اور چوڑائی سات گز ہوگی۔[5]

﴿2157﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی اس شان سے جنت میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ہی داڑھی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی، عُمر 33 سال ہوگی۔[6]

جنتی اور جہنمی ایک ہی عمر پر رہیں گے:

﴿2158﴾... حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... یعنی سارے جنتی ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے، شرعی گز ایک ہاتھ یعنی ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے وہ ہی یہاں مراد ہے آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا قد اتنا ہی تھا۔(مراٰۃ المناجیح،۷/ ۴۸۴)

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیه وذریته، ۲/۴۱۱، حدیث: ۳۳۲۷

3... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر، ص۱۱۶۷، حدیث: ۷۱۶۳

4... جنتیوں کا جسم بغیر رونگٹے والا ہوگا مگر سر بغیر بال والا نہ ہوگا کہ بغیر رونگٹے جسم حسین معلوم ہوتا ہے مگر بغیر بال کے سر گنجا بُرا معلوم ہوتا ہے۔(نیز) سواء (حضرت) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے جنت میں کسی کے منہ پر داڑھی نہ ہوگی۔خیال رہے کہ بے داڑھی ہونا اور چیز ہے اور داڑھی منڈانا کچھ اور ہے، جنتی لوگ قدرتی طور پر بے داڑھی ہوں گے، قدرتی طور پر ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی یہ سرمہ کبھی ان کی آنکھوں سے زائل نہ ہوگا۔(مراٰۃ المناجیح،۷/ ۴۹۷)

5...مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/۱۵۱، حدیث: ۷۹۳۸

6... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی سن اهل الجنة، ۴/۲۴۴، حدیث: ۲۵۵۴

ارشاد فرمایا: بڑا، چھوٹا جو بھی فرد دنیا سے انتقال کرے گا جنت میں (داخلے کے بعد) اسے 33 سال کی عمر کا کر دیا جائے گا، پھر کبھی ان کی عمریں زائد نہ ہوں گی اور یہی حال جہنمیوں کا ہو گا[1]۔[2]

﴿2159﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی اس شان سے جنت میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ہی داڑھی اور مونچھ، ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔[3]

جنتیوں کا قد، حسن، عُمر اور زبان:

﴿2160﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے قد مَلِک کے گز[4] کے مطابق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے قد کے برابر 60 گز ہوں گے، حسن میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل، عُمر میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل اور زبان حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان کے مطابق (عربی) ہو گی، نہ تو ان کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ہی داڑھی، ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔[5]

---

1 ... مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 510 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اسی عمر پر ہمیشہ رہے گا کیونکہ وہاں دن رات مہینے سال نہیں جس سے عمر بڑھے۔ (جہنمی بھی اسی عُمر پر ہمیشہ رہیں گے) اگرچہ ان کے قد بہت بڑے ہوں گے۔ یہ عُمر اس لئے تجویز کی گئی تا کہ عیش و تکلیف پوری پوری ہوں۔ خیال رہے کہ یہاں چھوٹے دوزخیوں سے مراد کفّار کے بچے نہیں بلکہ کم عُمر بالغ کافر مراد ہیں ان (کفّار) کے بچوں کے متعلق دوسری حدیث میں ہے: "ھُمْ عَصَافِیْرُ الْجَنَّۃ" (یعنی) وہ جنت کی چڑیاں ہوں گے۔ اللہ تعالٰی کفار کے بے سمجھ بچوں کو دوزخ نہ دے گا۔ (مرقات) کیونکہ دوزخیوں سے کہا: وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۳۹) "تم کو اپنے اعمال ہی کی سزا دی جاوے گی۔ چھوٹے بچے کے پاس بدعقیدگی بدعملی ہے ہی نہیں۔

2 ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء لادنی اھل الجنه من الکرامة، ۴/۲۵۴، حدیث: ۲۵۷۱

3 ... معجم صغیر، باب الیاء، من اسمه یحیی، ۲/۱۴۰

4 ... ایک روایت میں جبار کا گز مروی ہے اس سے مراد لمبائی کی زیادتی ہے یا یہاں ایک یمنی یا عجمی بادشاہ کا گز مراد ہے جس کی مقدار طویل تھی۔ (فیض القدیر، ۴/۳۳۶، حدیث: ۵۲۱۵)

5 ... موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب صفة الجنة، ۶/۳۶۳، حدیث: ۲۱۵

جہنم میں کافر کا حال:

﴿2161﴾... حضرت سیِّدُنا مِقْدام بن معدی کرب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کچے بچے سے لے کر انتہائی بوڑھے تک کا حشر قیامت کے دن حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خلقت، حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دل اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حسن کے مطابق ہو گا، داڑھی نہیں ہو گی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ ہم نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کافر کا کیا حال ہو گا؟ ارشاد فرمایا: اسے آگ کے لئے اس قدر موٹا کر دیا جائے گا کہ اس کی کھال کی موٹائی 40 گز ہو گی اور اس کے دانتوں میں سے نوکیلے دانت کا حصہ اُحد پہاڑ کی مثل ہو گا۔[1]

﴿2162﴾... حضرت سیِّدُنا مِقدام بن اَسود رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ناقص بچے سے لے کر انتہائی بوڑھے شخص تک کا حشر 33 سال کی عمر میں اور حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت، حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حسن اور حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دل کے مطابق ہو گا، سرمگیں آنکھوں اور خوبصورت بالوں والے ہوں گے۔[2]

حورانِ جنت کی عُمریں:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں اولادِ آدم کی عُمریں یکساں ہوں گی، رہیں حوریں تو جنتیوں کی خواہشات کے مطابق وہ چھوٹی بڑی عمر کی ہوں گی۔

باریش جنتی:

﴿2163﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نہ تو جنتیوں کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ہی داڑھیاں ہوں گی سوائے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے کہ ان کی ریش مبارک سینۂ اَطہر تک ہو گی۔

﴿2164﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنی داڑھی پکڑ کر فرمایا کرتے تھے: اللہ پاک اس داڑھی کو دور فرمائے! اس سے راحت و آرام کب ملے گا؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے پوچھا گیا: اس سے راحت و آرام

---

[1] ...معجم کبیر، ۲۰/ ۲۸۱، حدیث: ۶۶۴

[2] ...معجم کبیر، ۲۰/ ۲۵۶، حدیث: ۶۰۴

کب ملے گا؟ فرمایا: اس وقت جب مجھے داخل جنت کر دیا جائے گا۔

جنت میں آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی کنیت:

﴿2165﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی جنت میں داخل ہو گا نہ تو اس کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ہی داڑھی وغیرہ سوائے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے کہ ان کی داڑھی مبارک ناف تک ہو گی اور جنت میں سوائے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے کسی کی کنیت نہیں ہو گی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی کنیت ابو محمد ہو گی۔[1]

﴿2166﴾... حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں صرف حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی داڑھی ہو گی جو سیاہ اور ناف تک ہو گی کیونکہ دنیا میں آپ کی داڑھی مبارک نہ تھی کہ داڑھی آپ کے بعد لوگوں میں آنا شروع ہوئی۔ نیز جنت میں آپ کے علاوہ کسی کی بھی کنیت نہیں ہو گی اور آپ کی کنیت ابو محمد ہو گی۔

دنیا کے سیاہ فام جنتی کی شان:

﴿2167﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں (دنیا کے) سیاہ فام شخص کی سفیدی ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دے گی۔[2]

﴿2168﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیان کیا گیا ہے کہ ایک جنتی مرد کے قد کی لمبائی 90 میل جبکہ عورت کے قد کی لمبائی 80 میل ہو گی۔ جنتی عورت کے بیٹھنے کی جگہ جریب[3] جتنی ہو گی اور جنتی مرد کی شہوت اس کے جسم میں 70 سال تک جاری رہے گی جس کی وہ لذت پائے گا۔

﴿2169﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کو قیامت کے دن ان کے ناموں سے پکارا جائے گا سوائے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے کہ

1... العظمة، باب خلق آدم وحواء، ص ۳۸۴، حدیث: ۱۰۵۷

2... معجم کبیر، ۱۲/ ۳۳۴، حدیث: ۱۳۵۹۵

3... جریب کی مقدار انگریزی گز کے حساب سے 35 گز طول (لمبائی) اور 35 گز عرض (چوڑائی) ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۲۳۹)

انہیں ان کی کنیت ابو محمد سے پکارا جائے گا۔[1]

﴿2170﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ کسی کی کنیت نہ ہو گی، بطورِ تعظیم ان کی کنیت ابو محمد رکھی جائے گی۔[2]

﴿2171﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُاللہ مزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ جنت میں کسی کی کنیت نہ ہو گی، آپ کی کنیت ابو محمد ہو گی، اس کے سبب اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اکرام فرمائے گا۔

عرب سے محبت کرو کیونکہ...!

﴿2172﴾... سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین وجہ سے عرب سے محبت کرو کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی ہے اور جنتیوں کی زبان بھی عربی ہو گی۔[3]

﴿2173﴾... حضرت سیِّدُنا ابن شہاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتیوں کی زبان عربی ہو گی۔

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ جب قبروں سے نکلیں گے تو ان کی زبان سریانی ہو گی اس حوالے سے پہلے کلام گزر چکا ہے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن جنت میں داخلے سے پہلے تک لوگ سریانی زبان میں گفتگو کریں گے اور جنت میں داخلے کے بعد عربی میں گفتگو کریں گے۔

باب نمبر194: اکثر جنتی کون ہوں گے اور کس امت کی صفیں زیادہ ہوں گی؟

﴿2174﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک مجھے امید ہے کہ چوتھائی جنتی میری امت میں سے میری پیروی کرنے والے لوگ ہوں

1... الفوائد لتمام الرازی، ۱/۲۷۲، حدیث: ۶۷۱

2... دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ... الخ، ۵/۴۸۹

3... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب حب العرب... الخ، ۵/۱۱۷، حدیث: ۷۰۸۱

گے۔" (یہ بشارت سن کر) ہم نے تکبیر کہی۔ پھر ارشاد فرمایا: "مجھے امید ہے کہ ایک تہائی ہوں گے۔" ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف جنتی میری پیروی کرنے والے امتی ہوں گے۔[1]

جنتیوں کی 120 صفیں ہیں:

﴿2175-76﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ، حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری، حضرت سیِّدُنا ابن عباس، حضرت سیِّدُنا معاویہ بن حیدہ اور حضرت سیِّدُنا ابن مسعود عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کی 120 صفیں ہیں، جن میں سے 80 صفیں اس امت کی ہیں اور 40 صفیں باقی ساری امتوں کی۔[2]

جنت میں فقرا اور جہنم میں عورتیں زیادہ:

﴿2177﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر جنتی فقرا دیکھے اور جہنم میں جھانکا تو اکثریت عورتوں کی دیکھی۔[3]

﴿2178﴾... حضرت سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والے لوگ عموماً مسکین تھے مال دار (حساب کے لئے) روک لئے گئے تھے، جو جہنمی تھے انہیں جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والوں میں عورتیں زیادہ ہیں۔[4]

﴿2179﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اکثر جنتی بھولے بھالے ہوں گے۔[5]

"اَلْبُلْہُ" کی تشریح:

علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیاوی معاملات میں بھولے بھالے

---

1 ...مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۱۱۴، حدیث: ۱۴۷۳۰

2 ...معجم اوسط، ۱/۱۶۶، حدیث: ۵۳۹

3 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ وانہا مخلوقۃ، ۲/۳۹۰، حدیث: ۳۲۴۱

4 ...بخاری، کتاب النکاح، باب ۸۸، ۳/۴۶۲، حدیث: ۵۱۹۶

5 ...مسند البزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۳۲، حدیث: ۶۳۳۹

(سیدھے سادھے) اور اُخروی معاملات میں ہوشیار ہوں۔

علامہ ازہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو طبعاً بھلائی کی طرف راغب ہوں اور بُرائی سے ایسے غافل ہوں کہ اس کی معرفت بھی نہ رکھتے ہوں۔

حضرت سیِّدُنا امام ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دل بغض و کینہ سے پاک ہوتے ہیں اور لوگوں سے اچھا گمان رکھتے ہیں۔

پرندوں کے دل کی مثل دل والے:

﴿2180﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دل کی مثل ہوں گے[1]۔[2]

پرندوں کے دل کی مثل ہونے سے مراد:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالیشان کی دو تاویلیں ہیں:

﴿1﴾... وہ لوگ اللہ کریم کا ڈر اور خوف رکھنے میں پرندوں کا سا دل رکھتے ہوں گے کہ تمام حیوانات میں سے پرندے ہی زیادہ خوف رکھتے اور ڈرتے ہیں۔

﴿2﴾... وہ لوگ کمزوری و رِقَّت میں پرندوں کے دل کی مثل ہوں گے جیسے اَہْلِ یمن کے وصف کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے دل انتہائی نرم اور کمزور ہوتے ہیں۔

﴿3﴾... اس فرمانِ عالیشان کی ایک تاویل یہ بھی کی جا سکتی ہے کہ ان کے دل ہر گناہ سے خالی ہونے اور ہر عیب سے پاک صاف ہونے میں پرندوں کے دل کی مثل ہیں کہ انہیں دنیاوی امور کی سوجھ بوجھ نہیں ہوتی۔ اس تاویل کے مطابق یہ فرمانِ عالیشان پچھلی حدیث جو حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے جس میں ''اَلْبُلْہُ'' کا لفظ ہے اس کی مثل ہو جائے گا۔

---

[1]... یعنی نرم، صاف ستھرے، مہربان، بغض، کینہ، حسد اور دیگر تمام باطنی گناہوں سے پاک اور توکل علی اللہ اور خوف خدا سے لبریز ہوں گے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفتن، باب صفۃ الجنۃ و اھلھا، ۹/ ۵۹۳، تحت الحدیث: ۵۹۳، ملخصاً)

[2]... مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا و اھلھا، باب یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر، ص۱۱۶۷، حدیث: ۲۱۶۷

جنتیوں اور جہنمیوں کی صفات:

﴿2181﴾... حضرت سیِّدُنا حارثہ بن وہب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کیا میں تمہیں جنتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور جسے کمزور سمجھا جائے اگر وہ (کسی معاملے میں) اللہ پاک پر قسم کھالے تو اللہ کریم اس کی قسم ضرور پوری کر دے[1]۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سخت دل بدکار متکبر۔[2]

باب نمبر 195:

جنتیوں کا ذِکْرُ اللہ کرنا

﴿2182﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں کھائیں گے، پئیں گے لیکن نہ پیشاب پاخانہ کریں گے، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ ہی تھوکیں گے، ان کا کھانا ڈکار اور مشکبار پسینے سے ہضم ہوگا، تسبیح اور تحمید ان کے دل میں ایسے ڈالی جائے گی جیسے تم سانس لیتے ہو۔[3]

باب نمبر 196:

جنت میں علما کا فتویٰ دینا اور ان کی طرف احتیاج

﴿2183﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں بھی علما کے محتاج ہوں گے، یوں کہ جنتی ہر جمعہ دیدارِ باری تعالیٰ سے مشرف ہوں گے، اللہ پاک ان سے ارشاد فرمائے گا: اپنی خواہش و تمنا بیان کرو۔ یہ مژدہ سن کر جنتی علما کی طرف متوجہ ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے ربِّ کریم سے کیا تمنا کریں؟ تو علما کہیں گے: فلاں فلاں چیز کی تمنا کرو۔ پس یوں لوگوں

1... مشہور مفسر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 656 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہاں ضَعِیْف کے معنٰی یہ ہیں کہ اس میں تکبر، جبر، ظلم نہ ہو، یہ مطلب نہیں کہ اس میں طاقت و قوت نہ ہو۔ اللہ کو قوی اور طاقتور مسلمان پسند ہیں، یعنی اس میں طاقت تو ہو، مگر وہ اپنی طاقت مسلمانوں پر استعمال نہ کرے۔ اور مُتَضَعَّف کے معنٰی یہ ہیں کہ مسلمانوں کو اس پر امن ہو کہ یہ کسی کو نقصان نہیں پہونچاتا، اس کے شر سے مسلمان اپنے کو محفوظ سمجھیں، یہ مطلب نہیں کہ مسلمان اسے ذلیل و خوار سمجھیں، مسلمان بڑی عزت والا ہوتا ہے۔

2... بخاری، کتاب التفسیر، باب عتل بعد ذلک زنیم، ۳/۳۶۳، حدیث: ۴۹۱۸

3... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب فی صفات الجنة واهلها... الخ، ص ۱۱۶۵، حدیث: ۷۱۵۲

کو جنت میں علما کی ضرورت ہوگی جیسے دنیا میں انہیں علما کی محتاجی ہوتی ہے۔[1]

﴿2184﴾... حضرت سیّدُنا سلیمان بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جنت میں بھی لوگوں علما کے محتاج ہوں گے جیسے دنیا میں انہیں علما کی ضرورت پیش آتی ہے، یوں کہ جنتیوں کے پاس ان کے ربِّ کریم کی جانب سے فرشتے آئیں گے اور کہیں گے: اپنے ربِّ کریم سے سوال کرو۔ یہ سن کر وہ کہیں گے: ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ ہم کس چیز کا سوال کریں؟ پھر ان میں سے کوئی کہے گا: ہمیں علما کے پاس لے چلو کہ جب دنیا میں ہم پر کوئی مشکل پیش آتی تھی تو اس کے حل کے لئے ہم انہیں کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ چنانچہ وہ علما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: بے شک ہمارے پاس ہمارے ربِّ کریم کے فرشتے آئے ہیں جو ہمیں بارگاہِ الٰہی میں سوال کرنے کا کہہ رہے ہیں، ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ ہم کس چیز کا سوال کریں؟ **اللہ** پاک علما پر راہیں کھول دے گا، وہ کہیں گے: تم فلاں چیز طلب کرو، فلاں چیز کا سوال کرو۔ پس جنتی سوال کرتے رہیں گے اور انہیں عطا کیا جاتا رہے گا۔

باب نمبر197: دنیا میں ذکر کے بغیر گزارے لمحے پر جنتیوں کا حسرت کا اظہار کرنا

﴿2185﴾... حضرت سیّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں اس گھڑی پر افسوس کا اظہار کریں گے جو انہوں نے دنیا میں ذِکْرُ اللہ کے بغیر گزاری ہوگی۔[2]

﴿2186﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمَتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں وہ نہ تو **اللہ** پاک کا ذکر کریں اور نہ ہی نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پاک پڑھیں تو اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی ثواب سے محرومی کی وجہ سے انہیں اس گھڑی پر حسرت ہوگی۔[3]

---

1 ...مسند الفردوس، ۱/۱۳۸، حدیث: ۸۷۸

2 ...معجم کبیر، ۲۰/۹۳، حدیث: ۱۸۲

3 ...مستدرک، کتاب الدعاء...الخ، باب من لا یدعو اللہ یغضب علیہ، ۲/۱۶۱، حدیث: ۱۸۵۳، بتغیر قلیل

﴿2187﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم پر دنیا میں جو بھی گھڑی ایسی گزری ہو گی جس میں اس نے اللہ کریم کا ذکر نہ کیا ہو گا تو بروزِ قیامت وہ اس گھڑی پر حسرت کرے گا۔[1]

باب نمبر198:

جنت میں نیند نہیں ہوگی

﴿2188﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہما بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنتی سوئیں گے؟ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیند تو موت کی جنس سے ہے اور (جنت میں موت نہیں لہٰذا) جنتی سوئیں گے نہیں[2]۔[3]

جنت میں ہر کام راحت کا باعث ہو گا:

﴿2189﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نیند وہ چیز ہے جس کے ذریعے دنیا میں ہماری آنکھیں راحت و سکون پاتی ہیں تو کیا جنت میں نیند ہو گی؟ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیند تو موت کی ساتھی ہے اور جنت میں موت نہیں۔ اس نے عرض کی: تو پھر جنتیوں کو راحت کیسے حاصل ہو گی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ سوال گراں گزرا، پھر فرمایا: جنت میں تھکاوٹ نہیں ہو گی، ان کا ہر کام راحت کا باعث ہو گا۔ پس یہ آیتِ مقدسہ نازل ہوئی:

لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۲، فاطر: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔[4]

---

1 ...شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/ ۳۹۲، حدیث: ۵۱۱

2 ...وہاں موت، اونگھ، غشی، بے ہوشی، نشہ، غرضکہ غفلت پیدا کرنے والی عقل خراب کرنے والی کوئی چیز نہ ہو گی۔ سرور وخوشی ہو گی مگر سرور کی مستی نہ ہو گی۔ ورنہ عُشّاق وہاں ربّ (کریم) کو دیکھ کر حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے ملاقات کر کے جان دے دیتے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۱۶)

3 ...شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/ ۳۹۲، حدیث: ۵۱۱

4 ...البعث والنشور، باب قول اللہ لا یذوقون فیھا الموت الا الموتۃ الاولی، ص۲۵۸، حدیث: ۴۴۴

باب نمبر199: جنتیوں کا اپنے بھائیوں سے ملاقات کرنا اور دنیاوی حالات کے متعلق باہم گفتگو کرنا

﴿2190﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو عالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں اپنے بھائیوں سے ملاقات کا شوق ہو گا تو ایک کا تخت چلے گا حتّٰی کہ اس کے بھائی کے تخت کی سیدھ میں آجائے گا۔ پس دونوں اپنے اپنے تختوں پر ٹیک لگائے آپس میں گفتگو کریں گے اور دنیا میں پیش آنے والے امور کے بارے میں باہم بات چیت کریں گے تو ان میں سے ایک اپنے رفیق سے کہے گا: اے فلاں! تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن اللہ پاک نے ہماری مغفرت فرمائی تھی، ہم فلاں دن، فلاں مقام میں تھے اور ہم نے اللہ کریم سے دعا کی تھی تو اس نے ہماری بخشش فرما دی تھی۔[1]

﴿2191﴾... میزبانِ رسول حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنتی سفید رنگ کی یاقوتی اونٹنیوں پر سوار ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور جنت میں اونٹوں اور پرندوں کے سوا کوئی چوپایہ نہ ہو گا۔[2]

﴿2192﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی مرسل میں ہے کہ جنت میں اونٹ اور پرندوں کے علاوہ کوئی جانور نہیں ہو گا۔[3]

سیِّدُنا حارثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایمان کی حقیقت:

﴿2193﴾... حضرت سیِّدُنا حارثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے استفسار فرمایا: اے حارثہ! تم نے صبح کس حال میں کی؟ میں نے عرض کی: مومن حق ہونے کی حالت میں۔ ارشاد فرمایا: ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کی: میرا نفس دنیا سے بیزار ہے، گویا میں اپنے ربِّ کریم کے عرش کو ظاہرا دیکھ رہا ہوں، جنتیوں کو جنت میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں

---

1 ... مسند البزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۲۰۲، حدیث: ۶۶۶۸

2 ... معجم کبیر، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۴۰۶۹

3 ... الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۵۵۱، حدیث: ۱۵۷۹

اور جہنمیوں کو جہنم میں درد واَلَم سے بلبلاتے دیکھ رہا ہوں۔ یہ سن کر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن ہے جس کا دل اللہ پاک نے روشن و منور کر دیا ہے تمہیں معرفت دی گئی ہے لہٰذا اس پر ثابت قدم رہو۔[1]

﴿2194﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ جنتی بھورے رنگ کے سیاہی مائل اونٹوں پر سوار ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں گے، اونٹوں پر سیاہ رنگ کے کجاوے ہوں گے، ان کی ٹاپوں سے مشک کا غبار اڑتا ہو گا، اونٹوں کی نکیل یا رسی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

باب نمبر200: جنتیوں کا جہنمیوں کو جھانک کر دیکھنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا۔

﴿2195﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مذکورہ آیت طیبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنمیوں کو جھانک کر دیکھا، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: بے شک میں نے دیکھا کہ لوگوں کی کھوپڑیاں کھول رہی تھیں۔[2]

باب نمبر201: جنتیوں کا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور دیگر اعلیٰ درجات پر فائز حضرات کی زیارت کرنا

﴿2196﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے اپنی جان اور بیوی بچوں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں، میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور مجھے آپ کی یاد آتی ہے تو اس وقت تک صبر نہیں آتا جب تک آپ کی زیارت کا شربت نہ پی لوں۔ پس جب مجھے اپنی موت اور آپ سے جدائی کا معاملہ یاد آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے جھرمٹ میں بلند و بالا درجات میں ہوں گے جبکہ میں اگر جنت میں داخل ہوا بھی تو ڈر ہے کہ ان درجات میں نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا۔

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الامل، ۷/۳۶۲، ۳۶۳، حدیث: ۱۰۵۹۰، ۱۰۵۹۱

2 ... الزهد لهناد، باب اهون اهل النار عذابا، الجزء الاول، ص ۱۹۳، حدیث: ۳۱۰

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابھی اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا کہ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام یہ آیتِ مبارکہ لے کر نازل ہو گئے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ-وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ(۶۹) (پ۵، النسآء: ۶۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔[1]

باب نمبر 202: جنتیوں کا اپنے ربِّ کریم کی زیارت کرنے اور اسے دیکھنے کا بیان

چند فرامین باری تعالیٰ:

﴿1﴾...

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌۙ(۲۲) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌۚ(۲۳) (پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

﴿2﴾...

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِیَادَةٌؕ (پ۱۱، یونس: ۲۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی اور اس سے بھی زائد۔

﴿3﴾...

وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ(۳۵) (پ۲۶، ق: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

سب سے بڑھ کر محبوب و پسندیدہ نعمت:

﴿2197﴾... حضرت سیِّدُنا صُہیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

[1]... معجم اوسط، ۱/ ۱۴۸، حدیث: ۴۷۷

جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم پر اور زیادہ عنایت کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہ کئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر پردے اٹھا دیئے جائیں گے۔ پس جنتیوں کو ان کے ربِّ کریم کے دیدار سے بڑھ کر کوئی محبوب و پسندیدہ نعمت عطا نہ کئی گئی ہو گی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِیَادَةٌؕ (پ۱۱، یونس: ۲۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی اور اس سے بھی زائد۔[1]

حجابات اٹھالئے جانے سے مراد:

حضرت سیِّدُنا امام قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجابات اٹھالئے جانے سے مراد یہ ہے کہ آنکھوں کے لئے دیدار باری تعالیٰ سے جو کچھ مانع ہو گا اسے اٹھالیا جائے گا حتّٰی کہ وہ اس کے عظمت و جلال کے نور کا مشاہدہ کریں گے۔ نیز حجاب کا ذکر مخلوق کے اعتبار سے ہے نہ کہ خالق کے اعتبار سے۔

جنت اور دیدار باری تعالیٰ کا وعدہ:

﴿2198﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ پاک ایک منادی کو بھیجے گا جو ایسی آواز میں ندا کرے گا جسے آگے اور پیچھے والے سب سنیں گے۔ وہ کہے گا: اے جنتیو! بے شک اللہ کریم نے تم سے بھلائی اور زیادت کا وعدہ فرمایا ہے، بھلائی سے مراد جنت اور زیادت سے مراد دیدار الٰہی ہے۔[2]

"اَلْحُسْنٰى" اور "زِیَادَةٌ" کی تفسیر:

﴿2199﴾... حضرت سیِّدُنا کعب بن عُجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس

1... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب اثبات رؤية المؤمنين فى الآخرة ربهم، ص۹۵، حديث: ۴۴۹، ۴۵۰

2... تفسیر الطبری، پ۱۱، یونس، تحت الآیة: ۲۶، ۶/۵۵۰، حدیث: ۱۷۶۴۸

فرمانِ باری تعالیٰ:

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ ؕ (پ۱۱، یونس:۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی اور اس سے بھی زائد۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''زِیَادَۃٌ'' سے رحمٰن کے وجہ کریم کا دیدار مراد ہے۔[1]

﴿2200﴾... حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ ؕ (پ۱۱، یونس:۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی اور اس سے بھی زائد۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اَلۡحُسۡنٰی'' سے مراد جنت اور ''زِیَادَۃٌ'' سے رحمٰن کے وجہ کریم کا دیدار مراد ہے۔[2]

﴿2201تا2208﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس اور حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے فرمایا: ''اَلۡحُسۡنٰی'' سے جنت، ''زِیَادَۃٌ'' سے دیدارِ باری تعالیٰ اور ''قَتَرٌ'' سے سیاہی مراد ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ تفسیر صحابۂ کرام اور تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مابین انتہائی مشہور و معروف ہے اور اس طرح کی بات اپنی طرف سے نہیں کہی جاسکتی۔

یہ کئی صحابۂ کرام اور تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مروی ہے۔ مثلاً: حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن یمان، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُم، حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب، حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ، حضرت سیِّدُنا عامر بن سعید بَجَلی، حضرت سیِّدُنا ابواسحاق سَبِیعی، حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سابط، حضرت سیِّدُنا عکرمہ، حضرت سیِّدُنا امام مجاہد اور حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحِمَہُمُ اللہ۔

1 ...مسند الشامیین، کعب بن عجرۃ، ۳/۳۰۲، حدیث: ۲۳۳۰

2 ...تفسیر الطبری، پ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۲۶، ۶/۵۵۱، حدیث: ۱۷۶۲۶

ترو تازہ چہرے اور دیدارِ الٰہی:

﴿2209﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرمانِ باری تعالیٰ: ”وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (1)“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بروزِ قیامت کچھ حسین چہرے اپنے خالق کا دیدار کر رہے ہوں گے۔

﴿2210﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمانِ باری تعالیٰ: ”وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (2)“ کی تفسیر میں فرمایا: کچھ چہرے نعمتوں کی وجہ سے ترو تازہ ہوں گے اور اللہ پاک کا دیدار کر رہے ہوں گے۔

﴿2211﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مذکورہ آیت طیبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اَلنَّضْرَۃ“ سے مراد خوبصورتی ہے اور ”اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾“ سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے تو اس کے نور سے ان کے چہرے ترو تازہ ہو جائیں گے۔

﴿2212﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مذکورہ آیتِ مقدسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ کریم ان کے چہروں کو ترو تازہ رکھے گا اور اپنے دیدار سے نواز کر ان کے چہروں کو حسین و جمیل کر دے گا۔ یہی تفسیر حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بھی مروی ہے۔

﴿2213﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۶، ق: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بروزِ قیامت اللہ پاک ان کے لئے تجلی فرمائے گا۔

﴿2214﴾... مذکورہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے کہ ”ربِّ کریم ان کے لئے ہر جمعہ تجلی فرمائے گا۔“

کفار دیدارِ الٰہی سے محروم رہیں گے:

﴿2215﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

كَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

1 ... ترجمۂ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔ (پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

2 ... ترجمۂ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔ (پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو ہمارا ربّ تجلی فرمائے گا، مخلوق دیدارِ باری تعالیٰ سے مشرف ہو گی جبکہ کفار کو حجاب میں کر دیا جائے گا، وہ دیدارِ خداوندی سے محروم رہیں گے۔

﴾2216﴿... حضرت سیِّدُنا ابراہیم صائغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات سے خوشی نہیں ہو گی کہ دیدارِ باری تعالیٰ کے عوض مجھے آدھی جنت دے دی جائے۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

(پ۳۰، المطففین: ۱۵تا۱۷)

اور فرمایا: کافر دیدارِ باری تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔

﴾2217﴿... حضرت سیِّدُنا اشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سوال کیا: کیا مسلمان بروزِ قیامت اپنے ربّ کا دیدار کریں گے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر مؤمنین قیامت کے دن اپنے ربِّ کریم کا دیدار نہ کریں گے تو پھر کفار کو حجاب میں رکھ کر عار کیوں دلائی جاتی۔ پھر آپ نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت کی:

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

(پ۳۰، المطففین: ۱۵)

آپ سے عرض کی گئی: کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ اللہ پاک کا دیدار کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس کا جواب فقط تلوار ہے۔

﴾2218﴿... حضرت سیِّدُنا امام مزنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اس فرمانِ باری تعالیٰ:

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

(پ۳۰، المطففین: ۱۵)

کی تفسیر کرتے سنا کہ اس میں دلیل ہے کہ اَوْلِیَاءُ اللہ قیامت کے دن اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے۔

ان آیاتِ مبارکہ کی تفاسیر دوعالَم کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ کی طرف منسوب ہیں اور محدثین کے نزدیک یہ متواتر کے درجے تک پہنچ چکی ہیں۔ اب میں وہ احادیث مبارکہ ذکر کرتا ہوں جن میں رؤیتِ باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ چنانچہ

﴿2219﴾... حضرت سیِّدُنا مُفَضَّل بن غَسَّان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میرے نزدیک رؤیتِ باری تعالیٰ کے بارے میں 17 احادیث ثابت ہیں جو تمام کی تمام صحیح ہیں۔

رؤیتِ باری تعالیٰ کی احادیث کے رُوات:

حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رؤیتِ باری تعالیٰ کے بارے میں جن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث مروی ہیں ان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: (۱) حضرت سیِّدُنا انس بن مالک (۲) حضرت سیِّدُنا جابر بن عبْدُ اللہ (۳) حضرت سیِّدُنا جریر بجلی (۴) حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن یمان (۵) حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت (۶) حضرت سیِّدُنا صُہیب رُومی (۷) حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت (۸) حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن عباس (۹) حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن عُمَر (۱۰) حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن مسعود (۱۱) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ (۱۲) حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم (۱۳) حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر (۱۴) حضرت سیِّدُنا فضالہ بن عُبَید (۱۵) حضرت سیِّدُنا لَقیط بن عامر (۱۶) حضرت سیِّدُنا ابورزین عُقیلی (۱۷) حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری (۱۸) حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشعری اور (۱۹) حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

جمعہ کو یَوْمُ الْمَزِیْد کہنے کی وجہ:

﴿2220﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں ایک سفید آئینہ تھا جس میں ایک سیاہ نقطہ تھا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ کہا: یہ جمعہ ہے جو آپ کے ربِّ کریم نے آپ کو عطا فرمایا ہے تاکہ یہ آپ کے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید ہو۔ میں نے کہا: ہمارے لئے اس میں کیا ہے؟ عرض

کی: بھلائی ہے۔ میں نے کہا: اس میں یہ سیاہ نقطہ کیسا ہے؟ کہا: یہ وہ گھڑی ہے جس میں جمعہ قائم ہوتا ہے، جمعہ ہمارے نزدیک دنوں کا سردار ہے اور آخرت میں ہم اسے **یَوْمُ الْمَزِیْد** کہہ کر پکارتے ہیں۔ میں نے کہا: تم اسے **یَوْمُ الْمَزِیْد** کہہ کر کیوں پکارتے ہو؟ عرض کی: بے شک آپ کے رب نے جنت میں ایک کشادہ وادی بنائی ہے جو سفید مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جب جمعہ کا دن ہو گا تو **اللہ پاک** علیین سے اپنی شایانِ شان کرسی پر نزول فرمائے گا۔ پھر کرسی کے گرد نور کے منبر لگائے جائیں گے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لا کر ان منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ پھر منبروں کے گرد سونے کی کرسیاں لگائی جائیں گی، صِدِّیْقِیْن اور شُہَدا آکر ان پر رونق افروز ہوں گے۔ پھر دیگر جنتی آئیں گے جو مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ **اللہ** کریم اپنی شایانِ شان ان پر تجلی فرمائے گا حتّٰی کہ وہ اس کے وجہ کریم کا دیدار کریں گے۔ پھر ارشاد فرمائے گا: میں ہی ہوں جس نے تم سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی، یہ میری طرف سے تمہاری عزت افزائی ہے۔ تم مجھ سے جو چاہو مانگو۔ وہ **اللہ پاک** سے اس کی خوشنودی کا سوال کریں گے۔ ارشاد فرمائے گا: میری رضا ہی نے تمہیں میرے اس تیار کردہ گھر (جنت) میں ٹھہرایا ہے اور میری طرف سے تمہاری عزت اَفزائی ہے، تم جو چاہو مجھ سے مانگو۔ چنانچہ وہ سوال کریں گے حتّٰی کہ ان کی خواہشات ختم ہو جائیں گی، پھر جتنی دیر میں لوگ جمعہ کی نماز ادا کر کے گھروں کو لوٹتے ہیں اتنے وقت تک ان کے لئے وہ نعمتیں کھول دی جائیں گی جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا، **اللہ** کریم اپنی شایانِ شان کرسی پر ہو گا، انبیائے کرام اور شہدائے عظام بھی اس کے اذن سے اپنی اپنی نشستوں پر جلوہ افروز ہوں گے جبکہ بالاخانے والے اپنے بالاخانوں کی طرف لوٹ جائیں گے، وہ سفید موتی ہوں گے جن میں نہ تو شکستگی ہو گی اور نہ ہی ٹوٹ پھوٹ، بالاخانوں کے کمرے اور دروازے سرخ یاقوت کے یا سبز زَبَرجَد کے ہوں گے، ان میں نہریں جاری ہوں گی، پھل ہوں گے جھکے ہوئے، بالاخانوں میں ان کی بیویاں اور خادمین ہوں گے۔ پس جنتیوں کو جمعہ کے دن سے زیادہ کسی اور چیز کا شوق نہیں ہو گا کیونکہ اس دن ان کی عزت و کرامت میں اضافہ ہو گا اور وہ زیادہ سے زیادہ اپنے رب کے وجہ کریم کا دیدار کر سکیں گے، اسی وجہ سے اس دن کو **یَوْمُ الْمَزِیْد** کہا جاتا ہے۔[1]

[1] ...مسند البزار، مسند انس بن مالک، ۱۴/۶۸، حدیث: ۷۵۲۷

﴿2221﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے: رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتایا کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! میں جس کی دو محبوب چیزیں یعنی آنکھیں لے لوں (اور وہ اس پر صبر کرے تو) اس کی جزا کیا ہے؟ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ! پاکی ہے تجھے! ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا تونے ہمیں سکھایا۔ ارشاد فرمایا: اس کی جزا میرے تیار کردہ گھر (جنت) میں ہمیشگی اور میرے وجہ کریم کا دیدار ہے۔[1]

جنتیوں کی عزت افزائی:

﴿2222﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی عزت افزائی کی جائے گی، ان کے پاس سرخ یاقوت کے گھوڑے آئیں گے جو نہ پیشاب کریں گے نہ لید، وہ ان پر سوار ہو کر ربِّ کریم کے حضور حاضر ہوں گے۔ جب وہ اسے دیکھیں گے تو اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! اپنے سر اٹھاؤ میں تم سے راضی ہوں، کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ اے جنتیو! اپنے سر اٹھاؤ یہ دارالعمل نہیں یہ تو ہمیشگی اور نعمتوں کا گھر ہے۔ چنانچہ وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے، اللہ کریم ان پر خوشبو کی بارش برسائے گا، پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جائیں گے، وہ مشک کے ٹیلوں کے پاس سے گزریں گے تو ربِّ کریم ان ٹیلوں پر ہوا بھیجے گا جو ان کے چہروں پر مشک کا چھڑکاؤ کرے گی حتّٰی کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف اس حال میں لوٹیں گے کہ وہ اور ان کے گھوڑے مشک سے معطر و معنبر ہوں گے۔

ایک مرفوع روایت میں ہے کہ مشک سے ان کے سر پراگندہ اور قدم آلودہ ہوں گے۔[2]

ہر نعمت سے بڑی نعمت:

﴿2223﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی نعمتوں میں ہوں گے کہ ان کے لئے ایک عظیم الشان نور چمکے گا، وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ ان کے ربِّ کریم نے ان پر تجلی فرمائی ہے، وہ ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! تم پر سلام ہو۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

1... معجم اوسط، ۶/۳۰۵، حدیث: ۸۸۵۵، بتغیر قلیل

2... الشریعۃ للآجری، ۲/۱۰۲۸، حدیث: ۶۱۶

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ (پ۲۳، یٰس: ۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: ان پر سلام ہو گا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

کا یہی معنٰی ہے۔ پس اللہ پاک ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور وہ اس کا دیدار کریں گے حتّٰی کہ جب تک وہ دیدار کرتے رہیں اس وقت تک جنت کی کسی نعمت کی طرف التفات نہیں کریں گے، پھر وہ ان سے حجاب میں ہو جائے گا لیکن اس کا نور اور برکت ان پر اور ان کے گھروں میں باقی رہے گی۔[1]

اللہ کریم کا جنتیوں کو اپنا دیدار کرانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دیدار کرانا مکان اور حلول سے منزہ ہو گا۔

صادقین اور اطاعت گزاروں کو خوش آمدید:

﴿2224﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں کسی جگہ بیٹھے ہوں گے کہ جنت کے دروازے پر ایک عظیم الشان نور چمکے گا، وہ سر اٹھائیں گے تو (دیکھیں گے کہ) ان کے ربِّ کریم نے ان کی طرف خاص تجلی فرمائی ہے، وہ ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! مجھ سے مانگو۔ جنتی عرض کریں گے: ہم تجھ سے زیادت کا سوال کرتے ہیں۔ چنانچہ انہیں سرخ یاقوت کی عمدہ اونٹنیاں دی جائیں گی جن کی لگامیں سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کی ہوں گی، وہ ان پر سوار ہو کر آئیں گے، اونٹنیاں حد نگاہ تک قدم رکھیں گی۔ پھر اللہ پاک پھل دار درختوں کو (ان کی طرف جھکنے کا) حکم دے گا۔ پھر حور عین میں سے کچھ حوریں یہ کہتی ہوئی آئیں گی: ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گی، عزت و کرامت والے مؤمنین ہمارے شوہر ہیں۔ پھر اللہ کریم سفید مشک کے انتہائی خوشبودار ٹیلوں کو حکم فرمائے گا تو وہ ان پر مثیرہ نامی ہوا چلائے گا جو انہیں جنت عدن تک لے جائے گی، وہ وسطِ جنت ہے۔ پھر فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! لوگ آچکے ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: سچ بولنے والوں کو خوش آمدید! اطاعت گزاروں کو خوش آمدید! پھر حجاب اٹھا لیا جائے گا اور وہ ربِّ کریم کا دیدار کریں گے اور نورِ رحمٰن کے جلووں میں اس میں اس قدر محو ہوں گے کہ ایک دوسرے کو بھی نہ دیکھیں گے۔ رَسُوْلِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس فرمانِ باری تعالیٰ:

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ (پ۲۴، حم السجدۃ: ۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

---

1 ...ابن ماجه، كتاب السنة، باب فيما انكرت الجهمية، ۱/ ۱۱۹، حديث: ۱۸۴

کا یہی مفہوم ہے۔[1]

نماز فجر و عصر کی پابندی کرو!

﴿2225﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بجلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ ربّ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: بے شک تم اپنے ربِّ کریم کا اسی طرح دیدار کرو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیدار میں تمہیں کسی قسم کی تنگی و مشقت نہیں ہو گی، اگر تم سے ہو سکے کہ طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے کی نماز (یعنی فجر و عصر) سے مغلوب نہ ہو تو ایسا ہی کرو[2]۔[3]

سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں تشبیہ رؤیت (دیکھنے) کے لئے دی گئی ہے جو رائی (دیکھنے والے) کا فعل ہے نہ کہ مرئی (جس کو دیکھا جا رہا ہے اس) کا۔ حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ تم اپنے ربِّ کریم کو ایسے دیکھو گے جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو گا جیسے تم چاند کو دیکھتے ہو تو اسے دیکھنے میں تمہیں کسی قسم کا شک و تردد نہیں ہوتا۔

﴿2226﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ ہم چودھویں رات میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم اپنے ربِّ کریم کا دیدار کرو گے جیسے تم اسے (چاند کو) دیکھ رہے ہو، تمہیں اپنے ربِّ کریم کا دیدار کرنے میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو گا۔[4]

عظیم دن:

﴿2227﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں آئینے کی مثل کوئی چیز تھی جس کے

---

1 ... البعث والنشور، باب قول اللہ وللذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ، ص ۲۶۲، حدیث: ۴۴۸

2 ... مشہور مفسر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 518** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ جنت کی ساری نعمتیں نیک اعمال کا عوض ہوں گی۔ خواہ اپنے اعمال کا خواہ اس کے اعمال کا جس کی طفیل جنت میں گیا۔ مگر دیدارِ الٰہی کسی عمل کا عوض نہ ہو گا خاص عطاء ذوالجلال ہو گی۔ ان دو نمازوں پر پابندی اس دیدار کی لیاقت و قابلیت پیدا کرے گی۔ یعنی فجر و عصر کی پابندی۔

3 ... بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب فضل صلوۃ العصر، ۱/ ۲۰۳، حدیث: ۵۵۴

4 ... شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ، ما روی ... فی رؤیۃ الرب، ۱/ ۴۱۱، حدیث: ۸۵۴

درمیان میں ایک سیاہ نقطہ تھا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ دنیا، اس کی چمک دمک اور حسن ہے۔ میں نے کہا: یہ سیاہ نقطہ کیسا ہے؟ عرض کی: یہ جمعہ ہے۔ میں نے پوچھا: جمعہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربِّ کریم کے ایام میں سے ایک عظیم دن ہے۔ پھر انہوں نے اس کا شرف و فضل اور اُخروی نام ذکر کرتے ہوئے کہا: جب اللہ پاک جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرمادے گا تو وہاں رات اور دن نہیں ہوں گے، ان ساعتوں کی مقدار کا علم اللہ کریم کو ہے۔ پس جب جمعہ کے دن کی وہ گھڑی آئے گی جس میں جمعہ پڑھنے والے نمازِ جمعہ کے لئے نکلا کرتے تھے تو ایک منادی پکارے گا: اے جنتیو! دار المزید کی طرف نکلو۔ چنانچہ وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف آئیں گے۔ حضرت سیّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: بخدا! وہ مشک تمہارے اس آٹے سے بھی زیادہ سفید ہو گا۔ پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خدمت پر مامور غلمان ان کے لئے نور کے منبر اور مؤمنین کی خدمت پر مامور غلمان ان کے لئے یاقوت کی کرسیاں نکالیں گے۔ پس جب یہ سب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں گے تو ربِّ کریم ان پر مثیرہ نامی ہوا بھیجے گا جو ان پر سفید مشک نچھاور کرے گی، وہ مشک ان کے کپڑوں میں داخل ہو کر گریبانوں سے نکلے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت اور میرے رسولوں کی تصدیق کی تھی؟ یہ یوم المزید (زیادت کا دن) ہے۔ سب لوگ بیک زبان کہیں گے: بے شک ہم راضی ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تمہیں اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا۔ یہ یوم المزید ہے، تم مجھ سے مانگو۔ سب جنتی بیک زبان کہیں گے: ہمیں اپنے دیدار سے مشرف فرما۔ چنانچہ ربِّ کریم حجاب اٹھا دے گا اور ان کے لئے تجلی فرمائے گا، نورِ الٰہی کا فیضان انہیں ڈھانپ لے گا، اگر اللہ پاک نے یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ جنتیوں کو موت نہیں آئے گی تو سب کے سب جل جاتے۔ پھر ان سے کہا جائے گا: اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ اس حال میں اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہوں گے کہ نورِ الٰہی کے فیضان کے سبب وہ اپنی بیویوں پر اور ان کی بیویاں ان پر مخفی ہوں گی۔ پس یہ نور ان کے ساتھ رہے گا حتّٰی کہ وہ اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے۔ ان کی بیویاں انہیں دیکھ کر کہیں گی: آپ ہمارے پاس سے گئے تھے تو آپ کی صورت کچھ اور تھی اور واپس آئے ہیں تو کچھ اور ہے۔ وہ کہیں گے: ہمارے ربِّ کریم نے ہمارے لئے تجلی فرمائی تو ہم نے اس کا دیدار کیا، اس کے نور نے ہمیں

تم سے پوشیدہ کر دیا۔ پس ہر ساتویں دن وہ اسی طرح نعمتوں اور خوشبوؤں کے اضافے کے ساتھ پلٹیں گے۔[1]

دعائے مصطفٰے:

﴿2228﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بَرْدَالْعَیْشِ بَعْدَالْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِضَرَّاءِ مُضِرَّۃٍ وَّلَافِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے موت کے بعد خوشگوار زندگی کا، تیرے وجہ کریم کی زیارت کی لذت کا اور تجھ سے یوں ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں کہ مجھے نہ تو کوئی نقصان پہنچانے والی چیز پہنچی ہو اور نہ ہی گمراہ کن فتنہ۔[2]

﴿2229﴾... حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دجّال کا ذکر کیا، پھر ارشاد فرمایا: جان لو! تم اس وقت تک اپنے رب کا دیدار نہ کر سکو گے جب تک موت سے ہمکنار نہ جاؤ۔[3]

﴿2230﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنتی ہر جمعہ اس شان سے اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے کہ کافور کے ٹیلوں پر ہوں گے اور ان میں سے اللہ پاک کے قربِ خاص میں وہ ہو گا جو نمازِ جمعہ اور فجر کی نماز کے لئے سب سے پہلے جاتا تھا۔[4]

﴿2231﴾... حضرت سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی خدمت میں عرض کی گئی: جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو گا؟ فرمایا: ہاں۔

موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی خواہش اور ربِّ کریم کا جواب:

﴿2232﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... الابانة الكبرى، الرد على الجهمية، باب الايمان بأن المؤمنين يرون ربهم... الخ، ۷/۳۱، حديث: ۲۶

2... نسائی، كتاب السهو، نوع آخر من الدعاء، ص۲۲۴، حديث: ۱۳۰۳، عن عمار بن ياسر

شرح اصول اعتقاد اهل السنة، ما روى... فى رؤية الرب، ۱/۴۰۷، حديث: ۸۴۶

3... السنة لابن ابي عاصم، باب ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم انكم لن تروا ربكم حتى تموتوا، ص۹۷، حديث: ۴۳۷

4... الشريعة للآجرى، ۲/۱۰۲۲، حديث: ۶۱۱

وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

(پ۹، الاعراف: ۱۴۳)

پھر ارشاد فرمایا کہ **اللہ** پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اس خواہش کے جواب میں ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جو زندہ مجھے دیکھے گا وہ مر جائے گا، جو خشک شے مجھے دیکھے گی وہ گر پڑے گی اور جو تر شے مجھے دیکھے گی بکھر جائے گی، مجھے صرف جنتی ہی دیکھ سکیں گے کہ جن کی نہ آنکھیں موت سے ہمکنار ہوں گی اور نہ ہی جسم بوسیدہ ہوں گے[1]۔

ادنیٰ درجے کے جنتی کا مقام و مرتبہ:

﴿2233﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا وہ ہوگا جو اپنی ملکیت کو دو ہزار برس کی مسافت تک دور سے بھی اسی طرح دیکھے گا جیسے اپنے قریب والے کو دیکھتا ہے اور اعلیٰ درجے کا جنتی وہ ہوگا جو ہر روز دو مرتبہ صبح و شام **اللہ** کریم کا دیدار کرے گا۔“ پھر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌۙ(۲۲) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌۚ(۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔[2]

(پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

یہی حدیث حضرت سیِّدُنا امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ ”ادنیٰ درجے کے جنتی وہ ہوں گے جو اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت سے دیکھیں گے اور ان میں بھی بارگاہِ الٰہی میں معزز ترین وہ ہوگا جو صبح شام ربِّ کریم کا دیدار کرے گا[3]۔“ پھر نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، محمد بن علی الترمذی، ۱۰/۲۵۰، حدیث: ۱۵۱۲۰

2 ...شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ، ما روی ... فی رؤیۃ الرب، /۴۰۱، حدیث: ۸۴۱

3 ...جنتیوں کو رب (کریم) کا دیدار حسبِ مراتب ہوگا کسی کو ہفتہ میں ایک بار کسی کو روزانہ دو بار کسی کو ہر وقت جیسے دنیا میں بعض لوگ ہر وقت عشقِ الٰہی میں محو رہتے ہیں، بعض کبھی کبھی۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۵۲۰)

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿ۙ۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿ۚ۲۳﴾ (پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔ [1]

حضرتِ سیّدُنا امام دارقطنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذکورہ فرمانِ باری تعالیٰ کی تفسیر میں فرمایا: ”نَاضِرَةٌ“ کا معنیٰ سفیدی وچمک دمک ہے اور ”اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ“ کا معنیٰ یہ ہے کہ جنتی ہر روز اللہ پاک کا دیدار کریں گے۔

﴿2234﴾... حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کیا میں تمہیں سب سے کم مرتبہ جنتی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو جنت کے دروازے سے داخل ہوگا تو غلمان (اس کی خدمت پر مامور جنتی لڑکے) اس کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ہمارے سردار کی تشریف آوری مرحبا! اب ہمیں آپ کی زیارت کا شرف ملا ہے۔ پھر اس کے لئے 40 سال کی مسافت تک چاندنیاں بچھادی جائیں گی۔ وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا تو اسے باغات نظر آئیں گے، پوچھے گا: یہ باغات کس کے ہیں؟ کہا جائے گا: یہ آپ کے ہیں۔ جب وہ آگے بڑھے گا تو اس کے سامنے سرخ یاقوت اور سبز زبرجد (کا محل) بلند کیا جائے گا۔ وہ پوچھے گا: یہ کس کے لئے ہے؟ کہا جائے گا: آپ کے لئے۔ اس کے 70 درجے ہوں گے، ہر درجے میں 70 کمرے ہوں گے، ہر کمرے کے 70 دروازے ہوں گے۔ اس سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور درجات طے کرتا جا۔ چنانچہ وہ درجات طے کرتا جائے گا حتّٰی کہ اپنی سلطنت کے تخت تک پہنچ کر ٹیک لگا کر بیٹھ جائے گا، تخت کی وسعت (لمبائی چوڑائی) میں ایک میل ہوگی، پھر اس کے پاس سونے کے 70 پیالے لائے جائیں گے، ہر پیالے میں مختلف رنگ وذائقے کا کھانا ہوگا، وہ آخری سے اسی طرح لذت پائے گا جیسے پہلے سے پائی تھی، پھر اسے مختلف رنگ وذائقے کے مشروب پیش کئے جائیں گے جن سے وہ اپنی خواہش کے مطابق پیئے گا۔ پھر اللہ پاک غلمان سے ارشاد فرمائے گا کہ اسے اور اس کی بیویوں کو تنہا چھوڑ دو۔ چنانچہ غلمان وہاں سے چلے جائیں گے۔ اسی دوران حورِ عین میں سے ایک حور اس کے تخت پر بیٹھی ہوگی جو مختلف رنگوں کے 70 حلے زیبِ تن کئے ہوئے ہوگی، (اس کی خوبصورتی کا عالَم یہ ہوگا کہ) اس کے گوشت، خون، ہڈی اور کپڑوں کے اوپر سے اس کی پنڈلی کا مغز دکھائی دے گا۔ جنتی اسے دیکھ کر پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گی: میں وہ حورِ عین ہوں جسے تمہارے لئے

[1]... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی رؤیۃ الرب تبارک وتعالی، ۴/۲۴۸، حدیث: ۲۵۶۲

پوشیدہ رکھا گیا تھا۔ وہ 40 سال تک نظریں ہٹائے بغیر اسے دیکھتا رہے گا۔ پھر وہ بالا خانے کی طرف نظر اٹھائے گا تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت حور نظر آئے گی، وہ اس سے کہے گی: کیا آپ کے پاس میرے لئے وقت نہیں ہے؟ چنانچہ وہ اس کے پاس چلا جائے گا اور 40 سال نظریں ہٹائے بغیر اسے دیکھتا رہے گا، پھر نظریں اٹھائے گا تو ہر سمت نعمتیں ہی نعمتیں نظر آئیں گی، یہ (ادنیٰ درجے کے جنتی) گمان کریں گے کہ ان نعمتوں سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ پھر اللہ کریم ان کے لئے تجلی فرمائے گا تو وہ اس کا دیدار کریں گے۔ ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! میری تہلیل بیان کرو (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہو)۔ چنانچہ سب "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" پڑھنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ پھر اللہ پاک حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمائے گا: اے داود! کھڑے ہو کر میری بزرگی بیان کرو جیسے دنیا میں میری بزرگی بیان کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ربِّ کریم کی بزرگی بیان کریں گے۔[1]

جمعہ کے لئے جلدی جانے کی فضیلت:

﴿2235﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جمعہ کے لئے جلدی کیا کرو کہ بلاشبہ ہر جمعہ کو جب جنتی سفید کافور کے ٹیلوں پر ہوں گے تو اللہ پاک انہیں اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا اور اس کے قربِ خاص میں وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں جمعہ کے لئے جلدی نکلا کرتے تھے۔

﴿2236﴾... حضرت سیِّدُنا امام طبرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت کردہ حدیث میں اتنا زائد ہے کہ اللہ کریم ان کے لئے وہ کرامتیں ظاہر فرمائے گا جو انہوں نے اس سے پہلے نہ دیکھی ہوں گی، پھر وہ اپنی بیویوں کی طرف لوٹ جائیں گے اور ربِّ کریم کی عطا کردہ ان نعمتوں کا تذکرہ کریں گے۔

﴿2237﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی ہر جمعہ کو اللہ پاک کا دیدار کریں گے، وہ انہیں دی گئی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمائے گا: حجاب ہٹادو۔ چنانچہ حجابات ہٹا دیئے جائیں گے حتّٰی کہ وہ ان پر تجلی فرمائے گا۔ ان کا حال یہ ہوگا کہ گویا اس سے پہلے انہوں نے کوئی نعمت نہیں دیکھی۔ درج ذیل فرمانِ باری تعالیٰ کا یہی معنیٰ ہے۔[2]

---

1. ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ٦/٣٨٩، حدیث: ٣٣٤
2. ...شرح اصول اعتقاد اهل السنۃ، ما روی... فی رؤیۃ الرب، ١/٤١٠، حدیث: ٨٥٢

وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۶،ق:۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

کامل نعمت:

﴿2238﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: کامل نعمت جنت میں داخل ہونا اور ربِّ کریم کا دیدار کرنا ہے۔

ربِّ کریم کا سلام اور پیغام جنتیوں کے نام:

﴿2239﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ رَبّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **اللہ** کریم جب جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دے گا تو روح الامین عَلَیْہِ السَّلَام کو جنتیوں کے پاس بھیجے گا جو انہیں آکر کہیں گے: اے جنتیو! تمہارا رب تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ تم جنت کے صحن کی طرف آکر اس کا دیدار کرو۔ جنت کا صحن بلند ترین حصہ ہے، اس کی مٹی مشک اور کنکریاں موتی و یاقوت ہیں، اس میں سونے کے درخت ہیں جن کے پتے زبرجد کے ہیں۔ پس جنتی خوشی و مسرت سے جھومتے ہوئے مذکورہ مقام کی طرف نکلیں گے، پھر **اللہ** پاک کی طرف سے ان کی عزت افزائی ہوگی اور اس کا دیدار نصیب ہوگا۔ یہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ جنتیوں کو اپنا دیدار کرائے گا جسے وہ پورا فرمائے گا۔ اس وقت وہ ربُّ العالمین کا دیدار کریں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! پاکی ہے تجھے! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کرسکے۔ ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: یہ میری طرف سے تمہاری عزت افزائی ہے کہ میں نے تمہیں اپنا دیدار کروایا اور تمہیں اپنے بنائے ہوئے گھر (جنت) میں ٹھہرایا۔[1]

جنتی دستر خوان کی وسعت:

﴿2240﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب جنتی جنت میں سکونت اختیار کرلیں گے تو ایک فرشتہ ان کے پاس آکر کہے گا: بلاشبہ **اللہ** پاک تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا دیدار کرو۔ چنانچہ سب کے سب جمع ہو جائیں گے۔ **اللہ** کریم حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دے گا تو وہ

[1]... الترغیب والترھیب لقوام السنۃ، باب فی الترغیب فی الجنۃ والتشمیر لطلبھا، ص۵۳۸، حدیث: ۹۸۸

بلند آواز سے اس کی تسبیح و تہلیل (سبحٰن اللہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) کہیں گے۔ پھر جنتی دستر خوان بچھا دیا جائے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنتی دستر خوان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کے کناروں میں سے ایک کنارہ مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی بڑا ہے۔ پس جنتی کھائیں گے، پھر پئیں گے، پھر انہیں لباس پہنایا جائے گا، پھر وہ کہیں گے: اب ربِّ کریم کے دیدار کے علاوہ کوئی نعمت باقی نہیں۔ چنانچہ اللہ پاک ان کے لئے تجلی فرمائے گا تو وہ اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے، ان سے فرمایا جائے گا: (اپنے سروں کو اٹھالو!) تم دارالعمل میں نہیں دارالجزا میں ہو۔[1]

﴿2241﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رزین رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم سب بروزِ قیامت اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے؟ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض کی: (مخلوق میں) اس کی نشانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم سب اکیلے اکیلے چاند کو نہیں دیکھتے؟ عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں (بالکل دیکھتے ہیں)[2]۔ ارشاد فرمایا: (یہ تو اس کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے) اللہ پاک تو عظمت والا ہے۔[3]

باب نمبر 203:

بلا حجاب ربِّ کریم کا دیدار:

﴿2242﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ پاک سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں ملائے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا جنت میں بھی بازار ہو گا؟

1... صفة الجنة لابی نعیم، ذکر زیارة اهل الجنة معبودهم تعالی...الخ، ۲/۲۲۹، حدیث: ۳۹۷

2... مشہور مفسر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 521 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! ایک مثال میں مسئلہ حل کر دیا کہ بدر (چاند) کو تمام دنیا اپنے اپنے گھر میں اکیلے بیٹھ کر دیکھے تو وہاں بندے کی خلوت ہے اور چاند کی طرف سے جلوت، خلوت (جلوت) جمع ہیں مگر دو طرف سے، بندے کی طرف سے خلوت ہو گی، رب (کریم) کی طرف سے جلوت۔

3... ابو داود، کتاب السنة، باب فی الرؤیة، ۴/۳۰۹، حدیث: ۴۷۳۱

فرمایا: ہاں! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یہ خبر دی کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے اعتبار سے جنت (کے درجات) میں ٹھہریں گے، پھر دنیاوی ایام میں سے جمعہ کے دن کی مقدار انہیں پکارا جائے گا تو وہ اپنے ربِّ کریم سے ملاقات کریں گے اور عرشِ الٰہی ان پر ہو گا، ربِّ کریم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ان کے لئے تجلّی فرمائے گا، ان کے لئے نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور ادنیٰ جنتی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے جبکہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہو گا، انہیں یہ خیال نہ ہو گا کہ کرسیوں والے ان سے اعلیٰ مقام میں ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم اپنے ربِّ کریم کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! کیا تم سورج اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: اسی طرح تم اپنے ربِّ کریم کو دیکھنے میں بھی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں موجود ہر شخص کے لئے اللہ پاک اپنی شایانِ شان بلاحجاب ظہور فرمائے گا حتّٰی کہ ان میں سے ایک شخص سے کلام فرمائے گا کہ اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جس دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا؟ دنیا میں کی گئی اس کی بعض خطائیں اسے یاد دلائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! میری وسیع مغفرت کے سبب ہی تو اس مقام و مرتبے پر پہنچا ہے۔ پس جنتی اسی حالت میں ہوں گے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا جو ان پر ایسی خوشبو نچھاور کرے گا جس کی مثل انہوں نے کسی چیز میں نہ پائی ہو گی۔ ہمارا ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: اس عزت و کرامت کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لئے تیار کی ہے اور جو چاہو لے لو۔ چنانچہ ہم ایک ایسے بازار میں جائیں گے جسے فرشتے گھیرے ہوئے ہوں گے، اس میں وہ نعمتیں ہوں گی جنہیں نہ تو آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ ہی دلوں پر ان کا خیال گزرا ہو گا۔ پس ہم جو چاہیں گے وہ ہم تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں خرید و فروخت نہ ہو گی، بلکہ جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ چنانچہ بلند مرتبے پر فائز جنتی ادنیٰ درجے والے جنتی سے ملے گا حالانکہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، تو ادنیٰ درجے والا بلند درجے والے کا لباس دیکھے گا تو اسے پسند آئے گا، ابھی ان کی گفتگو ختم بھی نہ ہو گی کہ ادنیٰ درجے والا اپنے جسم پر اس سے زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لئے ہو گا کہ جنت میں کوئی غمگین نہ ہو گا، پھر ہم اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے تو ہماری

بیویاں ہم سے ملیں گی اور استقبال کرتے ہوئے کہیں گی: خوش آمدید! تم اس حالت میں ہمارے پاس آئے ہو کہ تمہارا حسن و جمال اس سے کہیں زیادہ اچھا ہے جس پر تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ تو ہم کہیں گے: آج ہمیں اپنے ربِّ کریم کا خاص قرب نصیب ہوا ہے پس ہمیں یہی پہنچتا تھا کہ ہم ایسے ہی لوٹیں جیسے لوٹے ہیں۔[1]

﴿2243﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا بادلوں کی عدم موجودگی میں تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: اسی طرح تم اپنے ربِّ کریم کو بھی دیکھو گے۔[2]

مشک کے ٹیلوں پر ربِّ کریم کا دیدار:

﴿2244﴾... حضرت سیّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنتی ہر جمعہ کو کافور کے ایسے ٹیلوں پر بیٹھے اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے جن کے کنارے نظر نہ آتے ہوں گے، اس میں ایک نہر جاری ہو گی جس کے دونوں کنارے مشک کے ہوں گے، اس پر (جنتی) لڑکیاں بیٹھی انتہائی خوبصورت آواز میں قرآنِ پاک پڑھتی ہوں گی جسے اوّلین و آخرین سنیں گے، جب جنتی اپنے گھروں کو لوٹیں گے تو ہر شخص ان لڑکیوں میں سے جس کا ہاتھ چاہے گا تھام لے گا، پھر وہ موتیوں کے پل سے گزرتے ہوئے اپنے گھروں کو آئیں گے۔ اگر اللہ پاک انہیں ان کے گھروں کی راہ نہ بتلاتا تو ہر جمعہ جو تجلیات و انوار اللہ کریم ان کے لئے ظاہر فرمائے گا ان کے سبب وہ گھر کی راہ نہ پاتے۔[3]

دیدارِ باری تعالیٰ اور جنتی نعمتیں:

﴿2245﴾... حضرت سیّدُنا امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے مروی ہے کہ دو عالَم کے سردار

---

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی سوق الجنۃ، ۲۴۶/۴، حدیث: ۲۵۵۸

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جہنم، ۲۶۵/۴، حدیث: ۶۵۷۳، بتغیر قلیل

3 ...التذکرۃ للقرطبی، باب رؤیۃ اھل الجنۃ، بیان قولہ تعالی ولدینا مزید، ص ۴۷۶

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں ایک طوبیٰ نامی درخت ہے، عمدہ گھڑ سوار اس کے سائے میں 100سال تک چلتے تو بھی اس کا سایہ طے نہ کر پائے، اس کے پتے دھاری دار سبز چادریں، کلیاں نرم و ملائم باریک چادریں، شاخیں باریک و موٹا ریشم، پھل سرخ حلے ہیں، اس کا گوند ادرک اور شہد ہے، اس کی کشادہ وادی سرخ یاقوت اور سبز زمرد ہے، مٹی کستوری، عنبر اور زرد کافور ہے، اس کی گھاس زعفران ہے، اس کے عود کی دھونی بے سلگائے خوشبو دیتی ہوگی، اس درخت کی جڑ سے سلسبیل اور آنکھوں کے سامنے جنتی شراب کی نہریں پھوٹتی ہیں، جنتی اس کے سائے میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے گفتگو کیا کریں گے، ایک دن اسی طرح اس کے سائے میں بیٹھے وہ باتیں کر رہے ہوں گے کہ فرشتے یاقوت کی بنی عمدہ اونٹنیوں کو ہانکتے ہوئے ان کے پاس لائیں گے، پھر ان میں روح پھونکی جائے گی، ان پر سونے کی لگامیں ہوں گی، چمک دمک اور خوبصورتی میں اونٹنیوں کے چہرے گویا روشن چراغ ہیں، ان کی سرخ ریشم اور بالوں کے نیچے والی کھال سفید ہوگی یہ سرخی و سفیدی کا ایسا اختلاط ہوگا کہ دیکھنے والوں نے ان کی مثل خوبصورت و خوش منظر سواریاں نہ دیکھی ہوں گی، وہ بغیر سرکشی اطاعت کریں گی، ان پر موتی اور یاقوت کے بنے کجاوے ہوں گے، ان پر موتی اور مونگا کے نگینے جڑے ہوں گے، فرشتے نکیل ڈالی ہوئی ان اونٹنیوں کو جنتیوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہیں گے: تمہارا رب تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور تم پر مزید انعام و اکرام فرمانا چاہتا ہے، تاکہ تم اس کی زیارت کا شرف پا سکو اور وہ تم پر خاص نظرِ کرم فرمائے، تم اس سے گفتگو کرو اور وہ تم سے کلام فرمائے، وہ اپنے فضل اور رحمت سے تمہاری نعمتوں میں اضافہ فرمائے کیونکہ وہ وسیع رحمت اور عظیم فضل والا ہے۔ چنانچہ ہر شخص اپنی اپنی سواری پر سوار ہوگا اور پھر سب معتدل صف کی صورت میں چلیں گے، کوئی تھوڑا سا بھی آگے پیچھے نہیں ہوگا، یہ جنت کے جس درخت کے پاس سے بھی گزریں گے تو وہ ان پر اپنے پھل نچھاور کرتے ہوئے سامنے سے ہٹ جائے گا تاکہ ان کی صف میں خلل نہ آئے اور کوئی شخص اپنے دوست سے جدا نہ ہو۔ پس جب وہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ پاک اپنے وجہ کریم کو ظاہر فرمائے گا اور اپنی عظیم عظمت کے ساتھ ان پر تجلی فرمائے گا، وہاں ان کا تحفہ سلام ہوگا۔ چنانچہ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب تو سلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، بزرگی و اکرام کا استحقاق تیرے ہی لئے ہے۔ ربِّ کریم ان سے فرمائے گا: میں ہی سلام ہوں، میری ہی طرف سے سلامتی ہے اور جلال و اکرام میرے ہی لائق ہے۔

خوش آمدید! میرے ان بندوں کو جنہوں نے حکم کی حفاظت کی، مجھ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کیا اور بن دیکھے مجھ سے ڈرتے رہے۔ وہ عرض کریں گے: تیری عزت وجلال کی قسم! ہم تیری تعظیم اور عبادت کا حق ادا نہ کر سکے، تو ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت عطا فرما۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میں نے تم سے عبادت کی مشقت ختم کر دی اور تمہارے اجسام کو راحت عطا فرمائی ہے کہ تم نے طویل عرصہ اپنے اجسام کو تھکایا، اپنے چہروں کو جھکائے رکھا، اب تم میرے عیش، رحمت اور عزت وکرامت کے مقام میں ہو، تم جو چاہو مجھ سے مانگو، اپنی تمنائیں بیان کرو، میں تمہاری تمنائیں پوری کروں گا، آج میں تمہیں تمہارے نیک اعمال کے مطابق نہیں بلکہ اپنی رحمت، شان، وسعت اور جلالت کے مطابق عطا کروں گا۔ چنانچہ جنتی اپنی خواہشات کا اظہار کریں گے اور بارگاہِ الٰہی سے تحائف حاصل کرنے میں مشغول رہیں گے حتّٰی کہ ان میں سب سے ادنیٰ درجے والا جنتی دنیا کی ابتدا سے اس کے فنا ہونے تک کی مثل تمنائیں کرے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تمہاری یہ خواہشات کم ہیں جو کچھ تم نے مانگا اور تمنا کی میں نے وہ سب تمہیں عطا فرمایا اور خواہشات کی کمی کے سبب جو تمنائیں تم نے نہیں کیں میں تمہیں وہ بھی عطا فرماتا ہوں، اب تم اپنے ربِّ کریم کے تحائف کو دیکھو جو اس نے تمہیں عطا کئے ہیں، وہ بلند و بالا عظیم الشان قبے ہوں گے، ان میں موتی ومرجان کے بالاخانے ہوں گے، دروازے سونے کے ہوں گے، تخت یاقوت کے ہوں گے، بچھونے باریک اور موٹے ریشم کے ہوں گے، ان کے منبر ایسے نور کے ہوں گے جن سے بالاخانوں کے دروازے اور صحن روشن ہو رہے ہوں گے اور اعلیٰ علیین میں سفید یاقوت کے عظیم الشان محلات ہوں گے جو خوب جگمگا رہے ہوں گے، اگر اللہ کریم ان کے نور کو مسخر نہ فرماتا تو وہ نور آنکھوں کو اندھا کر دیتا، سفید یاقوت کے محل میں سفید ریشم، سرخ یاقوت کے محل میں سرخ ریشم، سبز یاقوت کے محل میں سبز باریک ریشم اور زرد یاقوت کے محل میں زرد ریشم بچھا ہوا ہو گا، محلات کی لپائی سبز زبرجد، سرخ سونے اور سفید چاندی کی ہو گی، ان کی دیواریں اور ستون یاقوت کے ہوں گے، چھت موتی کے گنبد کی ہو گی، برج مرجان کے ہوں گے۔ پس جب وہ ربِّ کریم کی عطائیں لے کر لوٹیں گے تو انہیں سفید یاقوت کے گھوڑے سواری کے طور پر پیش کئے جائیں گی، ان میں روح پھونکی گئی ہو گی، ان کے ایک جانب ہمیشہ رہنے والے لڑکے ہوں گے، ہر ایک کے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام ہو گی، ان کی لگامیں سفید چاندی کی جن پر موتی اور یاقوت جڑے ہوں گے، ان کی

زینیں تہہ در تہہ باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی، گھوڑے انہیں تیز رفتاری کے ساتھ جنت کی سیر کرائیں گے، جب یہ اپنے گھروں میں پہنچیں گے تو وہ سب کچھ وہاں پائیں گے جو ان کے رب نے انہیں عطا فرمایا تھا اور جس کی انہوں نے تمنا کی تھی یا سوال کیا تھا، ان محلات میں سے ہر محل کے دروازے پر چار قسم کے باغ ہوں گے دو گھنی شاخوں والے اور دو سیاہی مائل گہرے سبز ہوں گے، جب وہ اپنے گھروں میں پہنچ کر ٹھہر جائیں گے تو ان کا رب ان سے استفسار فرمائے گا: کیا تم نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا جو اس نے تم سے کیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہاں! ہم راضی ہیں تو بھی ہم راضی ہو جا۔ ارشاد فرمائے گا: میں تم سے راضی ہوں اسی لئے تو تمہیں اپنے گھر (جنت) میں ٹھہرایا ہے، تو تم نے میرا دیدار کیا، میرے فرشتوں نے تم سے مصافحہ کیا، مبارک ہو! یہ کبھی نہ ختم ہونے والی عطا ہے، اس میں نہ تو کوئی بدمزگی ہوگی اور نہ ہی کمی۔ اس وقت جنتی عرض کریں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۙﰳ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﰴ (پ۲۲، فاطر: ۳۴، ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔[1]

باب نمبر 204: دیدارِ الٰہی کے ثبوت میں بعض روایات

دو بار ربِّ کریم کا دیدار:

﴿2246﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جنتی نہ تو پاخانہ کریں گے، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ ہی انہیں انزال ہوگا، بہر حال جنتی جو نعمتیں کھائیں گے وہ خوشبودار پسینے کی صورت میں موتیوں کی مانند ان کی کھالوں سے نکلے گا، ان کے دروازوں پر مشک کے ٹیلے ہوں گے، وہ جمعہ میں دو بار ربِّ کریم کا دیدار کریں گے، وہ سونے کی کرسیوں پر بیٹھیں گے جو موتیوں، یاقوت اور زبرجد سے مزین ہوں گی، وہ دیدارِ باری تعالٰی میں محو ہوں گے اور ربّ ان پر خاص نظرِ کرم فرمائے گا، جب وہ اپنے بالاخانوں میں سے کسی بالاخانہ کی طرف لوٹیں گے تو اس کے 70 دروازے پائیں گے جو یاقوت اور زبرجد سے آراستہ ہوں گے۔

[1]... موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب صفة الجنة، ۶/ ۳۳۰، حدیث: ۵۳

﴿2247﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک تم ہرگز اس وقت تک اپنے ربِّ کریم کا دیدار نہیں کر سکتے جب تک موت کا مزہ نہ چکھ لو۔

﴿2248﴾... سیِّدُنا طاؤس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جھگڑنے اور قیاس آرائیاں کرنے والے اپنے جھگڑوں اور قیاس آرائیوں میں لگے رہے یہاں تک کہ انہوں نے دیدارِ باری تعالیٰ کا انکار کر ڈالا اور اہلِ سُنَّت کی مخالفت کی۔

﴿2249﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ (بالفرض) اگر دنیا میں عبادت گزاروں کو معلوم ہو جائے کہ آخرت میں وہ اپنے ربِّ کریم کے دیدار سے محروم رہیں گے تو (اس صدمے سے) ان کی جانیں پگھل جائیں۔

﴿2250﴾... حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ عَنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے وجہِ کریم کا دیدار سب سے پہلے بینائی سے محروم لوگ کریں گے۔

دیدارِ الٰہی کی لذت:

﴿2251﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ کریم جنتیوں پر تجلی فرمائے گا تو جب وہ اس کا دیدار کریں گے تو جنت کی دیگر نعمتوں کو بھول جائیں گے۔

جنت کو حکمِ ربی:

﴿2252﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک جب بھی جنت کی طرف نظرِ رحمت کرتا ہے تو حکم ارشاد فرماتا ہے: اپنے رہنے والوں کے لئے پاکیزہ وطیب ہو جا۔ پس وہ پہلے سے کہیں زیادہ کشادہ ہو جاتی ہے حتّٰی کہ اس کے اہل اس میں آئیں گے۔ دنیا میں لوگوں کے لئے جو عید کا دن تھا جنتی اس دن کی مقدار جنت کے باغیچوں میں آئیں گے، ربِّ کریم ان پر تجلی فرمائے گا تو وہ اس کا دیدار کریں گے، ہوا ان پر خوشبودار مشک کا چھڑکاؤ کرے گی، وہ اللہ کریم سے جو کچھ بھی مانگیں گے وہ انہیں عطا فرمائے گا، پھر وہ اس حال میں اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹیں گے کہ ان کے حسن وجمال میں 70 گنا اضافہ ہو چکا ہوگا، وہ اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے تو ان کا حسن وجمال بھی انہیں کی مثل بڑھ چکا ہوگا۔

جنتیوں کی عزت و تکریم کا حکم:

﴿2253﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک جنتی اپنی عید کے دن کی مقدار اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے۔ گویا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مراد یہ ہے کہ وہ سات دن میں ایک بار اپنے ربِّ کریم کا دیدار کریں گے۔ جنتی سبز حلوں میں ملبوس، روشن و چمکدار چہرے لئے، موتیوں اور زمرد سے مزین سونے کے کنگن پہنے سواریوں پر سوار ہو کر بارگاہِ الٰہی میں حاضری کی اجازت چاہیں گے تو ربِّ کریم (ملائکہ کو) ان کی عزت و تکریم کا حکم دے گا۔

اللہ پاک کے مہمان:

﴿2254﴾... حضرت عبد العزیز بن مروان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ جنتی وفدوں کی صورت میں ہر جمعرات کو بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا کریں گے، ان کے لئے تخت لگائے جائیں گے، ہر جنتی اپنے تخت کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوگا جتنا تم اپنے تخت کو پہچانتے ہو، جب وہ اپنے اپنے تختوں پر بیٹھ جائیں گے تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں، میری مخلوق، میرے قربِ خاص کے سزاواروں اور میرے مہمانوں کو کھلاؤ۔ چنانچہ انہیں کھلایا جائے گا، پھر ارشاد ہوگا: اب انہیں پلاؤ۔ چنانچہ مختلف رنگ و ذائقے کے مہر لگے مشروبات انہیں پیش کئے جائیں گے، جنہیں جنتی پئیں گے، پھر ارشاد ہوگا: انہیں میوہ جات کھلاؤ۔ چنانچہ جھکے ہوئے درختوں کے پھل ان کے لئے لائے جائیں گے، وہ ان میں سے جو چاہیں گے کھائیں گے، پھر ارشاد ہوگا: انہیں ملبوسات پہناؤ۔ چنانچہ سبز، سرخ، زرد اور ہر رنگ کے درختوں کے پھل لائے جائیں گے جن سے حلے نکلیں گے، پس ان پر حلے اور قمیصیں نچھاور کی جائیں گی، پھر ارشاد ہوگا: ان پر خوشبو برساؤ۔ چنانچہ ان پر مشک اور کافور نچھاور کی جائے گی، پھر اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کھاپی چکے، پھلوں سے لطف اندوز ہو چکے، اعلیٰ ملبوسات زیب تن کر لئے اور خوشبوؤں سے معطر ہو چکے اب میں ان پر تجلی فرماؤں گا تو وہ میرے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ چنانچہ ربِّ کریم ان پر تجلی فرمائے گا تو وہ اس کا دیدار کریں گے جس سے ان کے چہرے تر و تازہ ہو جائیں گے، پھر فرمایا جائے گا: اب تم اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ۔ وہ اپنے گھر پہنچیں گے تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے تو تمہاری صورت کچھ تھی، لوٹے ہو تو کچھ اور ہی نکھار ہے۔ وہ کہیں گے: بے شک ہمارے ربِّ کریم نے

ہم پر تجلی فرمائی تو ہم اس کے دیدار سے مشرف ہوئے جس سے ہمارے چہرے تر و تازہ ہو گئے۔

﴿2255﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بھی اسی کی مثل مرفوع حدیث مروی ہے۔[1]

ربِّ کریم کے خاص بندے:

﴿2256﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو یزید بسطامی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اگر ربّ جنت میں انہیں اپنا دیدار نہ کرائے تو وہ جنت سے نکلنے کے لئے ایسے فریاد کریں گے جیسے جہنمی جہنم سے نکلنے کے لئے فریاد کرتے ہوں گے۔

افضل ترین جنتی:

﴿2257﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اعمش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک افضل ترین جنتی وہ ہو گا جو صبح وشام اللہ کریم کا دیدار کرے گا۔

ظالم وجابر حاکم دیدارِ الٰہی سے محروم رہے گا:

﴿2258﴾... حضرت سَیِّدُنا یزید بن ابو مالک دمشقی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جو بندہ بھی اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے بروزِ قیامت وہ سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دیدار کرے گا سوائے ظالم وجابر حاکم کے کیونکہ اسے اندھا اٹھایا جائے گا، اس کے لئے اللہ کریم کا دیدار حلال نہ ہو گا۔

نیکیاں چھپاؤ، دیدارِ الٰہی پاؤ:

﴿2259﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن مدینی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۱۰)	ترجمۂ کنز الایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

[1] ...تنزیہ الشریعۃ، کتاب البعث، الفصل الثالث، ۲/ ۳۸۸، حدیث: ۴۰

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس کا معنیٰ یہ ہے یہ جو اپنے خالق کا دیدار کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرتا رہے اور کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہونے دے (یعنی نیکیاں چھپاتا رہے)۔

فائدہ:

بعض ائمہ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا موقف ہے کہ مسلمان انسان ہی اللہ پاک کے دیدار کا شرف حاصل کریں گے، فرشتوں کو دیدار نہ ہو گا، ان حضرات نے بطورِ دلیل اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ (پ۷، الانعام: ۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں۔

کو پیش کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ اس آیتِ مبارکہ کے عموم کی تخصیص دیگر آیات مقدسہ اور احادیثِ مبارکہ سے ہوتی ہے جو مسلمانوں کے بارے میں وارد ہیں کہ انہیں ربِّ کریم کا دیدار ہو گا اور فرشتوں کے حق میں مذکورہ بالا آیت طیبہ بدستور اپنے عموم پر باقی رہے گی۔ حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه نے "کتابُ الرُّؤْيَه" میں اس کے برخلاف قول کو ثابت کیا ہے (یعنی فرشتے بھی دیدارِ باری تعالیٰ سے مشرف ہوں گے)۔

باب نمبر 205: فرشتوں کے دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونے کا بیان

فرشتوں کی عبادت:

﴿2260﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی عبادت کے لئے فرشتوں کو مختلف صفات پر پیدا فرمایا ہے۔ بعض وہ ہیں کہ اللہ کریم نے انہیں جب سے پیدا فرمایا ہے وہ اس وقت سے صفیں بنائے کھڑے ہیں اور قیامت تک کھڑے رہیں گے، بعض وہ ہیں کہ جب سے انہیں پیدا کیا اس وقت سے خشوع کی حالت میں رکوع میں ہیں اور قیامت تک رکوع میں رہیں گے اور بعض وہ ہیں کہ جس دن سے ربِّ کریم نے انہیں پیدا فرمایا ہے وہ سجدے میں ہیں اور قیامت تک سجدے میں رہیں گے۔ پس جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک ان کے لئے تجلّی فرمائے گا، وہ اس کے وجہِ کریم کا دیدار کریں گے اور کہیں گے: پاکی ہے تجھے! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔

﴿2261﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن ارطاہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم کے بعض فرشتے ایسے ہیں جن کے کاندھے خوفِ خدا سے کانپتے

رہتے ہیں ان میں سے جس بھی فرشتے کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ گرتا ہے اس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے جو کھڑا ہو کر اللہ پاک کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ بعض فرشتے وہ ہیں کہ جب سے ربِّ کریم نے آسمان وزمین پیدا فرمائے وہ اس وقت سے سجدے میں ہیں، کبھی سر سجدے سے نہیں اٹھائے اور قیامت تک نہ اٹھائیں گے۔ بعض فرشتے رکوع میں ہیں، وہ رکوع سے اپنے سروں کو نہیں اٹھاتے اور قیامت تک نہ اٹھائیں گے، بعض فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہیں جو وہاں سے نہ ہٹتے ہیں نہ قیامت تک ہٹیں گے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کا ربّ ان کے لئے تجلی فرمائے گا، وہ اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور عرض کریں گے: پاکی ہے تجھے! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔[1]

باب نمبر 206: راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا ثواب

﴿2262﴾... حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرے گا تو ربِّ کریم اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور جس کے لئے اللہ پاک اپنے پاس ایک نیکی لکھے گا تو اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔[2]

﴿2263﴾... حضرت سیِّدُنا معقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کی تو اللہ کریم اس کے لئے ایک نیکی لکھ لے گا اور جس کی ایک نیکی بھی مقبول ہوئی وہ جنت میں داخل ہو گا۔[3]

اختتامیہ:

حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی کتاب کا اختتام اس حدیث پاک پر کیا ہے، اس امید پر کہ ربِّ کریم ہمارے لئے اپنے پاس نیکی رکھے اور اس کے سبب ہمیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے، بے شک وہ ہم پر رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ پاک ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

---

1 ... الابانة الكبرى، الرد على الجهمية، باب الايمان بان المؤمنين يرون ربهم... الخ، ۷/۴۶، حديث: ۳۴

2 ... مسند احمد، من حديث ابى الدرداء عويمر، ۱۰/۴۱۵، حديث: ۲۷۵۴۹

3 ... الادب المفرد، باب البغى، ص۱۶۸، حديث: ۶۰۶

تفصیلی فہرست

بڑا ہو یا چھوٹا مجھ سے بہتر ہے

حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر شیطان سے تمہارا آمنا سامنا ہو اور وہ کہے کہ تجھے فلاں مسلمان پر فضیلت حاصل ہے تو غور کرو اگر وہ عمر میں تم سے بڑا ہو تو کہو: یہ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے میں مجھ سے سبقت لے گیا، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ اگر چھوٹا ہو تو کہو: میرے گناہ اور خطائیں زیادہ ہیں اور میں سزا کا حقدار ہوں، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جسے بھی تم دیکھو گے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اسے خود سے بہتر سمجھو گے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر دیکھو کہ مسلمان تمہاری تعظیم کرتے، ادب واحترام سے پیش آتے اور اچھا سلوک کرتے ہیں تو کہو: یہ ایسی فضیلت ہے جو ان کے حصے میں آئی۔ اگر انہیں جفا کرتے اور متنفر ہوتے دیکھو تو کہو: یہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے جو مجھ سے صادر ہوا۔

(حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۲۵۷، رقم: ۲۱۴۴)

بیماری، دوا اور شفا

حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شاگردوں سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوا اور شفا کیا ہے؟ شاگردوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: بیماری گناہ، دوا استغفار اور شفا یہ ہے کہ گناہ سے ایسی پکی سچی توبہ کرو کہ پھر اس کی طرف نہ لوٹو۔ (الزھد للامام احمد، زھد محمد بن سرین، ص۳۳۹، رقم: ۱۹۸۳)

ماٰخذ و مراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	❖…❖…❖
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
تفسیر ابن کثیر	امام عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تفسیر عبد الرزاق	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تفسیر القرطبی	علامۃ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر ابن ابی حاتم	حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار مصطفی الباز ریاض
در منثور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۳ھ
تفسیر ثعلبی	امام ابو اسحاق احمد المعروف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
صراط الجنان	ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینۃ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
السنۃ	امام حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
سنن کبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ

المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المسند	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
المسند	ابوالحسن علی بن الجعد بن عبید الجوہری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	مؤسسۃ نادر ۱۴۱۰ھ
المسند	امام اسحاق بن راھویہ المروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۸ھ	مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۲ھ
المسند	امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
المسند	امام حافظ ابومحمد عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۹ھ	عالم الکتب بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر عبد اللہ بن زبیر قرشی حمیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۹ھ	دار السقا دمشق
المسند	امام ابوبکر محمد بن ہارون رویانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	مؤسسۃ قرطبۃ ۱۴۱۶ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
مسند الشہاب	حافظ ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
تہذیب الآثار	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	مطبعۃ المدنی مصر
جامع معمر بن راشد	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الجامع فی الحدیث	امام عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۹۷ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۶ھ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	ملتان
البعث	امام عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۶ھ	مکتبۃ التراث الاسلامی
کتاب الدیباج	امام ابوالقاسم اسحاق بن ابراہیم بن محمد ختلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۳ھ	دار البشائر
مجمع الزوائد	امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
کشف الاستار	امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۳۹۹ھ
البعث والنشور	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ
الاسماء والصفات	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مکتبۃ السوادی جدۃ ۱۴۱۳ھ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۳ھ

العظمۃ	امام عبداللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
الترغیب والترہیب	امام قوام السنہ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۳۵ھ	دار الحدیث قاہرہ ۱۴۱۴ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	امام ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۵ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
اتحاف الخیرۃ المہرۃ	امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل بوصیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۴۰ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۹ھ
عمل الیوم واللیلۃ	امام ابوبکر احمد بن محمد دینوری ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۴ھ	دار ارقم بیروت ۱۴۱۸ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
معجم ابن الاعرابی	امام ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد ابن بشر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۴۰ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۸ھ
المعجم فی اسامی شیوخ الاسماعیلی	امام ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۷۱ھ	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ
مکارم الاخلاق	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مکارم الاخلاق	امام ابوبکر محمد بن جعفر بن سہل خرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۲۷ھ
الشریعۃ	امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الوطن الریاض ۱۴۱۸ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین ابوعبداللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الموسوعۃ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
الرقۃ والبکاء	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
اصطناع المعروف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۲ھ
الزہد	امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزہد	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزہد	امام ہناد بن السری کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۳ھ	دار الخلفاء للکتاب الاسلامی ۱۴۰۶ھ
الزہد	امام اسد بن موسی مصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۲ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۲۰ھ
الزہد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۷ھ
النہایۃ فی الفتن والملاحم	امام عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الجیل بیروت ۱۴۰۸ھ
التوحید	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	مکتبۃ الرشد ۱۴۱۴ھ

شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
نوادر الاصول	امام محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
حلیۃ الاولیاء	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
الابانۃ الکبریٰ	امام عبید اللہ بن محمد بن بطہ عکبری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۷ھ	دار الرایۃ الریاض ۱۴۱۵ھ
المطالب العالیۃ	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الامالی المطلقۃ	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۱۶ھ
مشیخۃ ابن شاذان الصغری	امام ابوعلی حسن بن احمد بن ابراھیم ابن شاذان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۲۵ھ	مکتبۃ الغرباء الاثریۃ ۱۴۱۹ھ
فتح الباری	حافظ زین الدین ابی الفرج ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۳۶ھ	مکتبۃ الغرباء الاثریۃ ۱۴۱۷ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح صحیح مسلم	محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
ابن عساکر	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
الضعفاء	امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۲ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
طبقات ابن سعد	امام محمد بن سعد بن منیع ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
شرح اصول اعتقاد اهل السنۃ	امام ہبۃ اللہ بن الحسن البصری لالکائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۸ھ	دار البصیرۃ الاسکندریۃ مصر
تاریخ بغداد	امام احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
المقاصد الحسنۃ	امام محمد عبد الرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی بعد ۹۰۲ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۵ھ
تنزیہ الشریعۃ	امام ابوالحسن علی بن محمد بن عراق کنانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
نقض الامام ابی سعید	امام ابوسعید عثمان بن سعید دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۰ھ	مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۱۸ھ
اقتضاء العلم العمل	امام احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۰۴ھ
صفۃ الجنۃ	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار بلنسیۃ ریاض ۱۴۲۳ھ
صفۃ الجنۃ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار المامون للتراث دمشق ۱۴۱۵ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
البدر المنیر	امام ابوحفص عمر بن علی بن احمد ابن ملقن شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۴ھ	دار الهجرۃ الریاض ۱۴۲۵ھ

تاریخ اصبہان	حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۰ھ
بستان الواعظین	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
المجالسۃ وجواھر العلم	علامۃ ابوبکر احمد بن مروان دینوری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۳۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الفوائد	امام ابو القاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۱۲ھ
حسن المحاضرۃ	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
التحدث بنعمۃ اللہ	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	المطبعۃ العربیۃ الحدیثیۃ
الکواکب السائرۃ	علامہ نجم الدین محمد بن محمد غزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۶۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجھودہٗ فی الحدیث وعلومہ	دکتور سید بدیع اللحام	دار قتیبۃ دمشق ۱۴۱۵ھ
فتح القدیر	امام محمد بن عبد الواحد ابن الھمام سیواسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
پردے کے بارے میں سوال جواب	علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ
نصاب اصول حدیث	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ

چھ انمول اقوال

حضرت سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (1)...جب کوئی شخص منہ پر تمہاری تعریف کرے تو اسے تسلیم نہ کرو بلکہ غصے کے ساتھ ناپسندیدگی کا اظہار کرو اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کرو کہ اے **اللہ**! جو کچھ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ فرما اور جو کچھ لوگ میرے بارے میں نہیں جانتے اس کی بخشش فرمادے۔(2)...**اللہ** پاک کا تم پر جو حق ہے پہلے اسے پورا کرو اور جو تمہارے مناسب نہیں وہ **اللہ** کریم سے جاننے کی کوشش مت کرو۔(3)...اے **اللہ**! ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا فرما، موت کا ذکر ہمارے دلوں میں راسخ فرما۔(4)...اے لوگو! غور کرو کہ آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوگے؟ آج تم گھروں میں باتیں کرتے ہو اور کل قبروں میں خاموش پڑے ہوگے، شکر گزار اور نیک لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔(5)...اے غافلو! تم مردوں کو قبروں میں اتارتے ہو اور وہ کہتے جاتے ہیں: "ہلاکت ہو تمہاری! کل تم بھی ہماری طرح ہوگے۔"(6)...اے نفس! تو نے دنیا میں جو دیکھا اور جو نہیں دیکھا وہ روحوں کی طرح ہے جو چلی جاتی ہیں اور اپنا اثر نہیں چھوڑتیں یا کولھو کے بیل کی طرح ہے جو ایک دائرے کے گرد گھومتا رہتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء، یزید بن میسرۃ، ۵/ ۲۷۲، رقم: ۷۰۹۶)

مجلس المدینۃ العلمیۃ اور اس کے تعاون سے دیگر مجالس کی 545 کُتُب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قراٰن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد اول (کل صفحات: 524)
02... تفسیر صراط الجنان جلد دوم (کل صفحات: 495)
03... تفسیر صراط الجنان جلد سوم (کل صفحات: 573)
04... تفسیر صراط الجنان جلد چہارم (کل صفحات: 592)
05... تفسیر صراط الجنان جلد پنجم (کل صفحات: 617)
06... تفسیر صراط الجنان جلد ششم (کل صفحات: 717)
07... تفسیر صراط الجنان جلد ہفتم (کل صفحات: 619)
08... تفسیر صراط الجنان جلد ہشتم (کل صفحات: 674)
09... تفسیر صراط الجنان جلد نہم (کل صفحات: 777)
10... تفسیر صراط الجنان جلد 10 (کل صفحات: 899)
11... معرفۃ القرآن جلد اوّل (پارہ 1 تا 5) (کل صفحات: 404)
12... معرفۃ القراٰن جلد دوم (پارہ 6 تا 10) (کل صفحات: 376)
13... معرفۃ القراٰن جلد سوم (پارہ 11 تا 15) (کل صفحات: 407)
14... معرفۃ القراٰن جلد چہارم (پارہ 16 تا 20) (کل صفحات: 405)
15... معرفۃ القراٰن جلد پنجم (پارہ 21 تا 25) (کل صفحات: 405)
16... آیئے قراٰن سمجھتے ہیں۔ (حصّہ 1) (کل صفحات: 147)
17... آیئے قراٰن سمجھتے ہیں۔ (حصّہ 2) (کل صفحات: 184)
18... ہدایت برائے اساتذۂ کرام (حصہ 1) (کل صفحات: 103)
19... آیئے قراٰن سمجھتے ہیں۔ (حصّہ 3) (کل صفحات: 251)
20... آیئے قراٰن سمجھتے ہیں۔ (حصّہ 4) (کل صفحات: 309)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضانِ ریاض الصالحین جلد اوّل (کل صفحات: 656)
02... فیضان ریاض الصالحین جلد دوم (کل صفحات: 688)
03... فیضانِ ریاض الصالحین جلد سوم (کل صفحات: 743)
04... فیضان ریاض الصالحین جلد چہارم (کل صفحات: 760)
05... فیضانِ ریاض الصالحین جلد پنجم (کل صفحات: 749)

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات: 40)
02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات: 199)
03... فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات: 326)
04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات: 55)
05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات: 125)
06... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
07... شریعت و طریقت (مَقَالُ عُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات: 57)
08... ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات: 60)
09... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات واصلاح) (کل صفحات: 41)
10... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات: 100)

11...حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
12...ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)
13...اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)
14... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)
15...اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)
16...کنزالایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
17...حدائقِ بخشش (کل صفحات:446)
18...بیاضِ پاک حجۃ الاسلام (کل صفحات:37)
19...اعتقادالاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)
20...فیضانِ خطباتِ رضویہ (کل صفحات:24)
21...ذوقِ نعت (کل صفحات:319)
22...شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں) کل صفحات:27)

عربی کُتُب:

23 ...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)
24...اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِى عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِى (کل صفحات:458)
25...كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74)
26...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)
27...اَلزَّمْزَمَةُ الْقُمْرِيَّة (کل صفحات:93)
28...اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِى (کل صفحات:46)
29...تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات:77)
30...اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)
31...اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)
32...انوار المنّان (کل صفحات:93)
33...الفتاوٰی المختارہ (کل صفحات:135)

﴿شعبہ تراجم کُتُب﴾

01...مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)
02... سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:28)
03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)
04... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة) (کل صفحات:54)
05...جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)
06... امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَة) (کل صفحات:46)
07... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:1) (اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:853)
08...نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَر) (کل صفحات:98)
09...فیضانِ مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ النُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)
10...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدُ وَقَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)
11...راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
12... عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)
13... عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)
14...احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْيَاء) (کل صفحات:641)
15...حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)
16...اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمُذَاكَرَة) (کل صفحات:122)
17...شکر کے فضائل (اَلشُّكْرُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)
18... حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)
19... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)
20... آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِي الدِّيْن) (کل صفحات:63)

21... اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّة شَرْحُ طَرِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّة) (کل صفحات:866)

22... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم) (اَلزَّوَاجِرعَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:1012)

23... عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَةفِي طَلَبِ الْحَدِيْث) (کل صفحات:105)

24... شاہراہ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْن) (کل صفحات:36)

25... بیٹے کو نصیحت (اَيُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

26... اَلدَّعْوَة اِلَى الْفِكْر (کل صفحات:148)

27... احیاء العلوم (جلد:1) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:1124)

28... احیاء العلوم (جلد:2) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:1400)

29... احیاء العلوم (جلد:3) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:1286)

30... احیاء العلوم (جلد:4) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:911)

31... احیاء العلوم (جلد:5) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:801)

32... قوت القلوب (اردو) جلد اوّل (کل صفحات:826)

33... 76 کبیرہ گناہ (کل صفحات:264)

34... اللہ والوں کی باتیں (جلد:1) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:896)

35... اللہ والوں کی باتیں (جلد:2) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:625)

36... اللہ والوں کی باتیں (جلد:3) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:580)

37... اللہ والوں کی باتیں (جلد:4) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:510)

38... اللہ والوں کی باتیں (جلد:5) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:571)

39... اللہ والوں کی باتیں (جلد:6) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:586)

40... اللہ والوں کی باتیں (جلد:7) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:531)

41... مختصر منہاج العابدین (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْن مُخْتَصَرمِنْهَاجِ الْعَابِدِيْن) (کل صفحات:281)

42... قوت القلوب (مترجم جلد:2) (کل صفحات:784)

43... ایک چپ سو سکھ (حُسْنُ السَّمْت فِي الصَّمْت) (کل صفحات:37)

44... شرح الصدور (مترجم) (کل صفحات:586)

45... 152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات:326)

46... فیضانِ علم و علما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء) (کل صفحات:38)

47... منہاج العابدین (کل صفحات:496)

48... دین و دنیا کی انوکھی باتیں (جلد 1) (اَلْمُسْتَطْرَف فِي كُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف) (کل صفحات:552)

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

01... مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:241)

02... الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)

03... اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات:325)

04... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)

05... نور الایضاح مع حاشیۃ النور و الضیاء (کل صفحات:392)

06... شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات:384)

07... الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل (کل صفحات:158)

08... عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو (کل صفحات:280)

09... صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات 55:)

10... دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:241)

11... مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات:119)

12... نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:175)

13... نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات:203)

14... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)

15... جامع ابواب الصرف (کل صفحات:235)

16... نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)

17...فیضانُ التجوید(کل صفحات:112)
18...المحادثة العربية(کل صفحات:101)
19...تعریفاتِ نحویۃ(کل صفحات:45)
20...خاصیات ابواب(کل صفحات:141)
21...شرح مئة عامل(کل صفحات:44)
22...نصاب الصرف(کل صفحات:343)
23...نصاب المنطق(کل صفحات:168)
24...انوارالحدیث(کل صفحات:466)
25...نصاب الادب(کل صفحات:184)
26...تفسیرالجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین(کل صفحات:364)
27...خلفائے راشدین(کل صفحات:341)
28...قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی(کل صفحات:317)
29...فیض الادب(مکمل حصہ اوّل، دوم)(کل صفحات:228)
30...منتخب الابواب من احیاء علوم الدین(عربی)(کل صفحات173:)
31...کافیہ مع شرح ناجیہ(کل صفحات252:)
32...الحق المبین(کل صفحات128:)
33...تیسیر مصطلح الحدیث(کل صفحات188:)
34...شرح الجامی مع حاشیۃ الفرح النامی(کل صفحات419:)
35...شرح الفقہ الاکبر(کل صفحات213:)
36...خلاصۃ النحو(حصہ اوّل ودوم)(کل صفحات212:)
37...ریاض الصالحین(عربی)(کل صفحات108:)
38...المرقاۃ(کل صفحات 91:)
39...مئۃ عامل(فارسی ترجمہ)(کل صفحات:22)
40...دیوانِ المتنبی مع الحاشیۃ المفیدہ اتقان المتلقی(کل صفحات:88)
41...تلخیص المفتاح مع شرحہ الجدید تنویر المصباح(کل صفحات:219)
42...الأنوار الرضویہ فی القواعد التفسیریہ ماخوذۃ من الزلال الأنقی من بحر سبقۃ الآتقی(کل صفحات:67)
43...دیوانِ الحماسۃ مع الحاشیۃ الجدیدۃ زُبدۃ الفصاحۃ(کل صفحات:206)
44...مختصر المعانی(کل صفحات:472)
45...انشاء العربیہ(کل صفحات:84)
46...تفسیر سورۂ نور(کل صفحات:135)
47...تفسیر بیضاوی(کل صفحات:392)
48...شرح تہذیب(کل صفحات:305)
49...السراجیہ(کل صفحات:114)
50...الرشیدیۃ مع الفریدیہ(کل صفحات:127)
51...الفوز الکبیر(کل صفحات:165)
52...طریقہ جدیدہ حصہ 1,2,3(کل صفحات:210)
53...مجموعۃ الازہار(کل صفحات:129)
54...المقامات العبیریّۃ(کل صفحات:128)
55...القطبی(کل صفحات:223)
56...انوار الحرمین(جلد3)(کل صفحات:523)

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

01...قسط1: وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج(کل صفحات:48)
02...قسط2: مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب(کل صفحات:48)
03...قسط3: پانی کے بارے میں اہم معلومات(کل صفحات:48)
04...قسط4: بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت(کل صفحات:48)
05...قسط5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب(کل صفحات:25)

06... قسط6: جنتیوں کی زبان (کل صفحات:31)
07... قسط7: اصلاحِ امت میں دعوتِ اسلامی کا کردار (کل صفحات:28)
08... قسط8: سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین (کل صفحات:32)
09... قسط9: یقینِ کامل کی برکتیں (کل صفحات:32)
10... قسط10: وَلِیُّ اللہ کی پہچان (کل صفحات:36)
11... قسط11: نام کیسے رکھے جائیں؟ (کل صفحات:44)
12... قسط12: مساجد کے آداب (کل صفحات:36)
13... قسط13: ساداتِ کرام کی عظمت (کل صفحات:30)
14... قسط14: تمام دنوں کا سردار (کل صفحات:32)
15... قسط15: اپنے لیے کفن تیار رکھنا کیسا؟ (کل صفحات:32)
16... قسط16: نیکیاں چھپاؤ (کل صفحات:108)
17... قسط17: یتیم کسے کہتے ہیں؟ (کل صفحات:28)
18... قسط18: تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ (کل صفحات:27)
19... قسط19: پیری مریدی کی شرعی حیثیت (کل صفحات:32)
20... قسط20: قُطبِ عالم کی عجیب کرامت (کل صفحات:40)
21... قسط21: سفرِ مدینہ کے متعلق سُوال جواب (کل صفحات:37)
22... قسط22: نظر کی کمزوری کے اسباب مع علاج (کل صفحات:30)
23... قسط23: شریر جنّات کو بدی کی طاقت کہنا کیسا؟ (کل صفحات:31)
24... قسط24: بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟ (کل صفحات:32)
25... قسط25: انبیاء و اولیاء کو پکارنا کیسا؟ (کل صفحات:41)
26... قسط26: تحفے میں کیا دینا چاہئے؟ (کل صفحات:41)
27... قسط27: تنگدستی اور رزق میں بے برکتی کا سبب (کل صفحات:37)
28... قسط28: حافظہ کمزور ہونے کی وجوہات (کل صفحات:36)
29... قسط29: صلح کروانے کے فضائل (کل صفحات:44)
30... قسط:30 دل جیتنے کے نسخے (کل صفحات:42)
31... قسط:31 جنت میں مردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟ (کل صفحات:31)
32... قسط:32 نعت خوانی کے متعلق سوال جواب (کل صفحات:36)
33... قسط:33 برائی کا بدلہ اچھائی سے دیجئے (کل صفحات:28)
34... قسط:34 شیطان کے لئے زیادہ سخت کون؟ (کل صفحات:31)
35... قسط:35 انسان کو فرشتہ کہنا کیسا؟ (کل صفحات:28)
36... قسط:36 تبرکات کا ثبوت (کل صفحات:30)
37... قسط:37 سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟ (کل صفحات:39)
38... چھٹیاں کیسے گزاریں؟ (کل صفحات:28)
39... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:39) جمعہ کو عید ہو تو کیسا (کل صفحات:33)
40... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:40) دل کی سختی کے اسباب و علاج (کل صفحات:28)
41... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:41) رفیقِ سفر کیسا ہو؟ (کل صفحات:29)
42... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:42) درزیوں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:83)
43... درخت لگائیے ثواب کمائیے (کل صفحات:24)
44... ملفوظات (قسط:7) سفرِ حج کی احتیاطیں (کل صفحات:32)
45... ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:8) بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ (کل صفحات:32)
46... ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:9) تعزیت کا طریقہ (کل صفحات:23)
47... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:43) تنگ وقت میں نماز کا طریقہ (کل صفحات:38)
48... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:44) مسجد کی صفائی کی فضیلت (کل صفحات:27)

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

05...حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)
06...حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
07...حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)
08...فیضانِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)
09...حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
10...حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01...بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے (کل صفحات:48)
02...فیضانِ حضرت آسیہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا) (کل صفحات:36)
03...فیضان بی بی ام سلیم (کل صفحات:60)
04...صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول (کل صفحات:144)
05...صحابیات اور پردہ (کل صفحات:56)
06...فیضانِ بی بی مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا) (کل صفحات:91)
07...شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)
08...صحابیات اور عشقِ رسول (کل صفحات:64)
09...فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
10...فیضانِ امہات المؤمنین (کل صفحات:367)
11...فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)
12...صحابیات اور شوقِ علم دین (کل صفحات:55)
13...صحابیات اور شوقِ عبادت (کل صفحات:76)

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

01... غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)
02...تکبر (کل صفحات:97)
03...فرامین مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
04...بدگمانی (کل صفحات:57)
05...قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)
06...نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07...اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
08... فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
09...امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
10...ریاکاری (کل صفحات:170)
11... قومِ جنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
12...عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)
14...فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16...تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17...کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)
18...ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
19...طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
20...مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
21... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
22...شرحِ شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
23...نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)
24...خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)
25...تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)
26...انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
27...آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
28...نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات:696)
29...فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
30...ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
31...جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
32...کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیاوعلما﴾

9...فیضانِ علامہ کاظمی (کل صفحات:70)
10...فیضانِ بابا فرید گنج شکر (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)(کل صفحات:115)
11...فیضانِ بہاؤ الدین زکریا ملتانی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)(کل صفحات:74)
12...فیضانِ حضرت صابر پاک (کل صفحات:53)
13...عطار کا پیارا (کل صفحات:166)
14...فیضانِ مولانا محمد عبد السلام قادری (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)(کل صفحات:70)
15...فیضانِ بابا بلھے شاہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)(کل صفحات:75)
16...فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)(کل صفحات:71)
17...فیضانِ شمس العارفین (کل صفحات:79)
18...فیضانِ پیر پٹھان (کل صفحات:64)
19...فیضانِ امام غزالی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)(کل صفحات:103)

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

1...باطنی بیماریوں کی معلومات (کل صفحات:352)
2...گلدستۂ درود و سلام (کل صفحات:660)
3...نجات دلانے والے اعمال کی معلومات (کل صفحات:312)
4...بیاناتِ دعوتِ اسلامی (حصہ 1)(کل صفحات:560)
5...اسلامی شادی (کل صفحات:202)

﴿شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات﴾

01...مسجد درس (کل صفحات:52)
02...ہفتہ وار مدنی مذاکرہ (کل صفحات:72)
03...اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کام (کل صفحات:44)
04...ہفتہ وار اجتماع (کل صفحات:80)
05...ہفتہ وار مدنی حلقہ (کل صفحات:36)
06...انفرادی کوشش (کل صفحات:48)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

1...فتاویٰ اہلسنت احکام زکوٰۃ (کل صفحات:612)
2...ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں)(کل صفحات:34)
3...مال وراثت میں خیانت مت کیجیے (کل صفحات:42)
4...کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)
5 تا 12...فتاوی اہل سنت (آٹھ حصے)
13...عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)
14...فتاویٰ اہلسنّت: احکامِ روزہ و اعتکاف (کل صفحات:34)
15...بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت (کل صفحات:135)
16...27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام (کل صفحات:205)

﴿مرکزی مجلسِ شُوریٰ﴾

1...برائیوں کی ماں (کل صفحات:112)
2...فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56)
3...جامع شرائط پیر (کل صفحات:87)
4...جنت کا راستہ (کل صفحات:56)
5...کامل مرید (کل صفحات:48)
6...مقصد حیات (کل صفحات:60)
7...موت کا تصور (کل صفحات:44)
8...پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:59)
9...پیارے مرشد (کل صفحات:48)
10...صدقے کا انعام (کل صفحات:60)

منافق کی علامات

حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور خود کو مسلمان سمجھے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کا ایک شعبہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (1)...بات کرے تو جھوٹ بولے، (2)... وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، (3)...امانت دی جائے تو خیانت کرے اور (4)... جھگڑا کرے تو گالی دے۔

(بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/ ۲۴، حدیث: ۳۴۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۱، حدیث: ۱۱۰)

علم سے محروم رہنے والے

حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دو قسم کے لوگ علم سے محروم رہتے ہیں: (1)... حصولِ علم میں حیا کرنے والا اور (2)... متکبر۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۲۵۱، رقم: ۲۱۴۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جنّت اور جہنّم میں داخلے کے 2 اسباب

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیزیں لوگوں کو کثرت سے جنّت میں داخل کریں گی؟ اللہ پاک سے ڈرنا اور خوش اخلاقی، کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیزیں لوگوں کو کثرت سے جہنّم میں داخل کریں گی؟ منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، ۴/۴۸۹، الحدیث: ۴۲۴۶)

978-969-722-110-3

01013006

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net